

امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اسکے مصنیف کا خال بیان کرنا ضرور ہوتا تاکہ
 ناواقفوں کو بصیرت حاصل ہو جیرانی نرسہ **فصل** اصطلاحات حدیث میں حدیث
 اوسکو کہتے ہیں جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے
 سامنے ہوا اور حضرت نے اوسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اوسکو حدیث قولی کہتے ہیں
 اور جو کیا اوسکو حدیث فعلی کہتے ہیں اور جو حضرت کی سامنی ہوا اوسکو حدیث تقریری کہتے ہیں
 اول اسلام میں مدت تک علم حدیث میں کسینی کتاب نہیں تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتی تھی
 پھر اول ابن جریر اور امام مالک اور ربیع بن خثیم شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا
 علماء حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھ حدیثیں پائیں فائدہ حدیث دو قسم ہی متواتر
 اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہرزمانی میں اتنا بکثرت لوگوں نے روایت کی ہو کہ عقل اور نگلی جو ٹھہ
 بولنے کو محال جانی اور آحاد وہ ہی جسکی روایت میں اتنی کثرت ہو آحاد کی میں قسین میں مشہور
 اور غریب اور غریب مشہور وہ ہی جسکو ہرزمانی میں تین یا زیادہ راویوں نے روایت کی ہو اور غریب
 وہ ہی جسکو ہرزمانی میں دو راویوں نے روایت کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے
 میں ایک ہی راوی سے ہو جو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو
 بھی اور آحاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورت میں کثرت قرائن سے اہل علم کو
 یقین بھی حاصل ہو جاتا ہی جو آحاد میں بعضی روایت تو مقبول ہی اور اوپر عمل واجب ہی اگر راوی
 کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی
 نہ ثابت ہو فائدہ مقبول آحاد کی دو قسم صحیح اور حسن صحیح اوسکو کہتے ہیں جسکو سند
 پر ہرگز کا خوب یاد رکھنے والی لوگوں نے ہرزمانی میں برابر روایت کیا ہو نہ او سین کو ہی جہا عین
 نہ اور معتبر لوگوں کی مخالف ہو جو صحیح حدیث کی سات قسین ہیں اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری
 اور صحیح مسلم دونوں میں ہوا اوسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہیں اسکی بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف
 بخاری میں ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم میں ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور ادنیٰ طور پر ہو

پانچویں وہ جو صرف بخاری کی طور پر ہو چہٹی وہ جو فقط مسلم کی طور پر ہو ساؤیہ وہ جو بخاری اور
 مسلم کی سوائی اور اہل حدیث کی اور صحیح جانا ہو حسن اور اس حدیث کو کہتی ہیں جو صحیح حدیث
 طح ہو لیکن اسکی راویوں کا حفظ اور یا صحیح کی راویوں کی برابر نہیں ہر چند مقبول اور محبت اور
 واجب العمل دونوں ہیں لیکن صحیح حسن ہی نہایت مقدم اور افضل ہے صحیح سی رتبہ میں کم ہے
 فائدہ ہر دو قسم احادیث کی جولایق حجت کی نہیں موصیف ہی ضعیف حدیث اسکو کہتی ہیں
 جو صحیح اور حسن کی مخالف ہو خواہ اسکا کوئی راوی درمیان سی ساقط ہو یا مطعون ہو مگر اگر ابتدا
 سند سی راوی ساقط ہو اسکو متعلق کہتی ہیں اور اگر انتہا سی ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہ ہو تو اسکو
 مرسل کہتی ہیں اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئی تو اسکو مقفل کہتی ہیں اور نہیں تو منقطع اور طعنہ راوی
 یہ کہ وہ چھوٹا ہو تو اسکی حدیث کو موضوع کہتی ہیں یا اسکو سپر جوڑنے کی تہمت لگی ہو تو اسکو متروک کہتی ہیں
 یا راوی غلطی بہت کرنا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اسکی روایت معتدلوگوں کی مخالف ہو یا فاسق
 یا بدعتی ہو تو اسکی حدیث کو منکر کہتی ہیں فائدہ علم حدیث میں بہت کتابیں ہیں لیکن تہہ کتابیں
 نہایت مشہور ہیں جنکو صحاح سبہ کہتی ہیں اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابوداؤد
 جو بھی ترمذی پانچویں نسائی چہٹی ابن ماجہ سوائی بخاری اور مسلم کی باقی چار کتابوں میں ہر قسم کی حدیث
 ہی صحیح ہی اور حسن بھی اور ضعیف بھی جتنی اونکی مصنفین فی بیان کر دیا ہے صحیح حسن ضعیف کا درجہ
 کرنا ہر کسی کا کام نہیں خدائی محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہے کہ وہی ادنیٰ کو خوب پہچان جاتی ہیں
 صراف کہو تاہم اگر ارادہ شدنی برکہے لیتی ہیں بدون اونکی ہدای ہر شخص نہیں جان سکتا ہر چند
 اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کی فہم میں نہیں آسکتی اسواسطی اسسید راہمال پر
 کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنی کو کافی ہے **فصل** صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ذکر میں
 ان دونوں کتابوں کو صحیحین کہتی ہیں علم حدیث کی سب کتابوں میں صحیحین منتخب ہیں انکی صحت پر
 اتفاق ہے امت کا خصوصاً صحیح بخاری کہ بعد قرآن کی اصح الکتاب ہے ان دونوں کتابیں سوائی صحیح
 حدیث کی حسن حدیث بھی نہیں ضعیف کا تو کیا ذکر ہے امام بخاری اور مسلم ایسی استاد کامل

ہوئی علم حدیث میں کہ یہ رتبہ کسیکو حاصل نہیں فی الحقیقت یہی دونوں بزرگ آسمان تحفیض کے
 آفتاب اور ماہتاب ہیں اور حق تعالیٰ فی انکی فضائل اور کمالات کو اور انکی کتابوں کو ایسی شہرت دے
 کہ کچھ بیان کی حاجت نہیں لیکن کچھ محل اور نکاحاں برکت کی واسطی مذکور ہوتا ہی تانا و افاقون کو آگیا ہے
 حاصل ہو فائدہ نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرہ ہی ایک چوراہو
 ہجری میں پیدا ہوئی طفلی میں اندھی ہو گئی تھی انکی مانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا
 کہ فرماتی ہیں کہ خوش ہو کہ حق تعالیٰ فی تیری دعا اور زاری سی تیری بیٹی کی آنکھوں میں روشنی
 عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سی بخارا میں حدیث یاد کرنا شروع کیا جب
 سولہ برس کی ہوئی تو عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکی پھر حج کی واسطی گئی اور عرب
 میں علم تحصیل کرنی لگی جب اٹھارہ برس کی ہوئی فضائل اصحاب اور تابعین میں تصنیف شروع کی آخر
 اس سب مجموعی کی مدینہ میں حضرت کی قبر مبارک کی پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سی
 روایت ہی کہ میں اور بخاری استادوں سی ساتھی علم حدیث تحصیل کرتی تھی ایک روز میں بخاری
 کہا کہ تمہاری پاس دوات قلم نہیں تم احادیث کو نہیں لکھتی یاد رہنا مشکل ہی نکو ایسی تحصیل کیا
 فائدہ ہو گا سولہ روز کی بعد بخاری نے کہا کہ متنی مجھکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت
 مقابلہ کرو اور میں اس مدت تک پندرہ ہزار حدیث لکھ چکا تھا اتنی سب حدیثوں کو بخاری نے
 مجھکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ میں اپنی حدیثوں کو انسی صحیح کر لیا پھر بخاری نے کہا
 کہ تم جانتی ہو کہ میری یہ محنت اور سہ گردانی محض بی فائدہ ہی اویسی روز میں جان چکا تھا کہ شخص
 شدنی ہی اسکی برابر کوئی نہو سکی گا اور صحیح بخاری تصنیف کرنی کا یہ منب ہی کہ ایک روز اسحق بن ابویہ
 کی مجلس میں ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثوں کو غلغلہ جمع کری تو خوب فائدہ ہو کہ بی وغدہ
 لوگ اوپر عمل کریں بخاری کی دل میں یہ بات اثر کر گئی چہ لاکھ حدیثیں انکی پاس تھیں انکا انتخاب
 شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبی میں ثابت تھی اسکو لکھتی اور باقی کو ترک کرتی اور محمول
 یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کی واسطی غیل کرتی اور ذکر رکعت نماز پڑھتی اور دعا اور استخارہ کرتی

کہ اہل مجسمی خطا نہو آخر شمس کو اس بطرح سولہ برس کی محنت سی مدینہ میں حضرت کی مسجد کی اندر منبر
 اور حضرت کی قبر مبارک کی درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثوں کو ایک کتاب میں جمع کرنا
 اول بخاری سی شروع ہوا صوبہ حدیث صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچترہین اور اگر مکرر کو حذف
 کبھی تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کی سبب سی یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات میں شہرہ
 آدمی فی بلا واسطہ اونسی یہ کتاب سند کی انام بخاری سی روایت ہی کہ فرماتی تھی کہ چھکو یہ امید ہی
 کہ قیامت میں مجسمی غنیمت کا سوال نہو گا اس واسطی کہ مٹی کبھی کسی کی غیبت نہیں کی اسی کلام سی اونکی
 تقویٰ اور پرہیزگاری کو خیال کیا جاہی جب بخاری بخاری میں آئی تو دیان کی حاکم فی کہا کہ تم اپنی تصنیف
 میری مکاتیف اگر میری بیٹی کو پڑھاؤ بخاری فی کہا کہ یہ حدیث کا علم ہی انکو میں ذلیل نہیں کرنا اگر چھکو
 غرض ہوا اپنی بیٹی کو میری مکان میں بھیجا کر جیسی اور لوگ سیکھتی ہین وہ پڑھی سیکھا کر سی حاکم فی کہا
 تو جب میرا بیٹا آدمی تو اور کوئی طالب علم تمہاری پاس نہ پا کر سی ہماری چوہ دار دروازی پر کھڑی ہین
 کیلکونہ آئی دیون گی ہم نہیں چاہتی کہ عوام خلقت ہماری بیٹی کی برابر بیٹھی بخاری فی یہ بات غامی
 اور کہا کہ حدیث کا علم بنمبر کی میراث ہی اسین تمام اثنتی محمدی شریک ہی اسین کسی خصوصیت
 نہیں ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعض دنیا دار خوش آمدی عالمون فی بخاری بر طعن تشنیع
 شروع کر کی حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخر شمس کو انام بخاری بخاری تنگ ہو کر نکلی اول نیشاپور میں گئے
 دیان کی حاکم سی بھی ناموافقت ہوئی پھر دیان سی سر قند کی اور دیان کی کہ الہی زمین باوجود کشادگی کے
 چھوٹے تنگ ہو گئی اب چھکو زندگی سی نجات دی پھر ۶۶۷ھ میں ہجری میں وہین وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ -
 تاریخ ۶۶۷ھ بھرا حوالہ بخاری ضبط کردم از ثقات + صدق تاریخ قولہ نور تاریخ وفات + عبد الواحد
 طوسی اوس زمانہ میں بڑی دلی کامل تھی انہیون فی خواب میں دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 مع چند اصحاب کی راہ میں منتظر کھڑی ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسی انتظار میں ہین فرمایا کہ تجھ میں
 اسمعیل کا میں منتظر ہوں پھر تحقیق ہوا تو اوس وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون فی خواب
 میں دیکھا کہ حضرت فی صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مخدوم زنی فی بیت اسد کی ہاں

خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوزید تو کب تک شافعی کی کتاب
 کا درس کہا کری گا ہماری کتاب کو تو کیوں نہیں پڑھنا مینی کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہے
 فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسبطر امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہے شہد
 اور خوف اور سختی مرض اور قحط ذخیرہ مصائب میں صحیح بخاری کا ختم تو یاق مجرب ہی چنانچہ حرمین
 شریفین میں اب تک معمول ہی کہ جب روم کی بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہی دمان کے
 علماء بخاری شہر وچ کرتی ہیں حق تعالیٰ فتح نصیب کرتا ہی فائدہ امام ابو الحسن مسلم بن الحجاج
 بن مسلم قشیری بنشاپوری دو سو چار ہجری میں پیدا ہوئی اور دو سو اسی ہجری میں انتقال ہوا امام
 اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کی قائل ہیں اور بڑی عمدہ محدثین اونکی شاگرد ہیں جیسی ابو حاتم راوی
 اور ترمذی علم حدیث میں بہت کتابیں اولیٰ تصنیف ہیں خصوصاً صحیح مسلم میں عجائب رنگ
 علم حدیث کی دقائق ہیں کہ اہل حدیث اونکو جانتی ہیں تین لاکھ حدیث سی اس کتاب کو منتخب کیا ہی
 اور او سین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہی سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہیں امام
 مسلم نے کبھی کسی غیبت نہیں کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم راوی نے مسلم کو خواب میں
 دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدائی تمہاری ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالیٰ نے بہشت کو میری واسطی
 صباغ کر دیا ہی جہاں چاہتا ہوں دمان رہتا ہوں ابو علی ایک بزرگ تھی جب دی مرگئی تو کسی نے اونکو
 خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدائی تمہاری کس سبب سے نجات کی او ہوں نے کہا کہ ان جزدن کی برکت
 می اور وی بخیر صحیح مسلم کی تھی فائدہ کتاب مشارق الانوار اور ادکی مصنف کی ذکر میں اس کتاب کے
 مصنف کا نام رضی اللہ عنہ حسن بن حسن صفانی ہی چغان ماوراء النہر کی ولایت میں ایک شہر کا نام
 ہی دمان پیدا ہوئی بغداد اور مکی میں علم تحصیل کیا اپنی وقت یعنی سات سو ہجری میں تمام علوم دینی
 خصوصاً علم حدیث اور لغت میں استادی نظیر تھی تصنیفات اونکی بہت ہیں از انجملہ کتاب صباغ الدہی
 من صحاح احادیث المصطفیٰ اور کتاب الشمس المسیرہ من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار
 النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلة العجلان اور کتاب و فیات صحابہ اور کتاب بدایہ

اور کتاب فرائض اور کتاب درجۃ العلم والعلما اور کتاب التکلیف لغت میں کہ جو صحاح جوہری میں غلطی
 تھی اور اسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اس میں نہ تھی اور نکوداخل کیا اور کتاب جمیع البحرین لغت میں کہ نہایت
 کلاں کتاب ہی کہ تمام لغت عرب کو شامل ہی انکی سوائی اور تصنیفات بھی ہیں کہ مصنف کی کمال علم پر
 دلیل ہی فائدہ مشارق الانوار میں مصنف نے عجیب اور غریب نجات و لطائف کی رعایت کی ہے
 اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثوں پر کفایت کی ہے حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو
 مطلق نہیں لایا اور دونوں کتابوں طرفہ خوض اور تلاش کی ہے کہ انکی اصول حدیث کو لایا شود اور
 متابعات اور روایت بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہیں کہ بی سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا
 اس دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور برا علم چاہی ہر عالم کا یہ کام نہیں اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ
 کتاب میں کہا ہے کہ یہ کتاب صحت اور متانت میں میری اور خدا کی درمیان حجت ہے وہی خوب
 جانتا ہے کہ کس قدر محنت میں اس نے اچھائی سی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہیں دریافت کر سکتا
 اسکو علم جانتی ہیں اور علمائی بھی وہی عالم جانتی ہیں جنگو علم حدیث میں بڑا ملکہ اور کمال ہمارت ہے
 دوسری یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب کیا ہے لیکن بابوں اور فصلوں میں بطور اور کتابوں کے
 اتحاد مضمون کی رعایت نہیں کی کہ مثلاً صلوة کی احادیث یکجا ہوں اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور
 حروف پر مرتب کیا ہے مثلاً جن حدیثوں کی سیر سے پر صحت ہے اول باب میں لایا اور اس کی
 حدیثوں کو دوسری باب میں اور جن پر کلام ہے اور نکو سیری باب میں اور باوجود اسکی پھر حرفت
 تہجی کی رعایت کی ہے جیسی لغت کی کتابوں میں ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ اس میں ترتیب معنوی نہیں ترتیب
 لفظی ہے عجب محنت اور استادی کی ہے کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب مرتب کیا ہے جو اسکو
 غور سے دیکھی وہ اسکا لطف پاوی ہر چند معنوی ترتیب میں یہ بڑا فائدہ ہے کہ جس مضمون کی حدیثوں کو
 چاہا انکی باب اور فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب میں بھی عجیب لطف ہے کہ جس حدیث کا سیر معلوم
 ہو انکی تحلف اسکو نکال لیا علاوہ اسکی قرآن کی طرح رنگ رنگ کی مضمون ہر وقت دریافت ہونا
 کمال نشاط انگیز ہوتا ہے گویا یہ کتاب گلدستہ ہے جسکی ہر تحریر نو رنگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی

تیسری یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑی کر کے اپنی ترتیب کی موافق چند مقام پر لایا ہے اور یہ کام عالم عایت کو درست ہے بشرطی کہ معانی میں خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا چونکہ یہ کہ بقول شارح کا ذرونی ہے سب احادیث مشارق الانوار میں دو ہزار دو سو چھالیس ہیں فائدہ معلوم کیا جا رہی ہے کہ اس کتاب کے ترجمے میں چند امور کی رعایت کی ہے اول یہ کہ مصنف نے اختصار کی واسطی احادیث کی اسناد یعنی راویوں کی نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اس حدیث کا اول راوی ہے مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث میں اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کی واسطی ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کی ترجمے میں کہہ دیا ہے کہ حضرت نے یوں فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث میں لے دیا ہے تاکہ عوام کو شبہ نہ پڑے دوسری یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہیں کیا اس واسطی کہ عرب کا محاورہ ہند کی محاورے سی اکثر مطابق نہیں بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہے مراد یہی مطلب جا بجا لکھا اور باوجود اسکی حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہے تیسری یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہے کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہاں تک حدیثیں اور عوام بھی محروم نہ رہیں اس واسطی نہایت مشکل مطالب نہیں لکھے چونکہ یہ کہ اس کتاب کی خطیبی کا ترجمہ نہیں کیا کہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطیبی کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بکرا اور اہل علم مر گئے اور کم علم نا فہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہیں عالم اور پیشوا مشہور ہوئی تو سنی اس کتاب مشارق الانوار میں اپنی تصنیف دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کر کے اور کتاب المعجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث منصر کتاب میں یکجا ہو دین صحیح بخاری کی علامت **خ** اور صحیح مسلم کی **م** اور دو دون میں متفق ہوا اسکی علامت **ق** مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب میں صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جا بجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہے چنانچہ وہاں اطلاع بھی کر دی ہے اور وہ لفظ بھی صحیح ہے سی خالی نہیں باوجود یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا نہیں بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہیں معلوم ہوتا اس واسطی حدیث کی ترجمے کے بعد

فائدہ ہیں اور سکا پورا قصہ لکھ دیا اور جہاں بطلب محفل اور شکل تھا اسکو مفصل کر دیا اور چاروں ناموں کی مذہب جابجا
مناسب مقاموں میں بی تعصب لکھی شیعہ اور اہل بدعت کی شبہات جابجا بخلاف دفع کئی غرض کہ بجا آئیں
کتاب اہل اسلام کی واسطی عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکی دریافت سی جابل عالم ہی اور عالم آراء
لطف انجائی حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طلبہ خدا کی واسطی کافی ہیں و ہندو کی حق میں
بی دونوں کتابیں گویا دو آنکھیں ہیں جنسی دونوں جہاں انکا انجام نظر پڑی یاد و پڑ ہیں جنسی عرش تک اور کسی * مضمونی *

دردانہ درج مصطفیٰ ہے
کرتی رہی اسکی خوشہ چینی
جسنی پایا بہین سے پایا
کنجبہ راز احمدی ہے
پرہم زین پنج و شلخ بدعت
مت دیکھ کے کا قول و کردار
یحان دھم و خطا کا دخل کیا ہے
خوشید کی آگ کی کیا ہی مشعل
اوسنی تھا کیا کہان سی حاصل
گو خوش و امام و معتد اتھا
ملفوظ محمدی کو اب بے
قرآن و حدیث تھکوں بس ہے
اور شان در رسول مختصر عالم
اور ہند کی لوگ اوس سی غافل
ہوا ترجمہ اس سب سے مرقوم
مشاق ہوں اسکے اہل دین سب

کیا تجسی کہوں حدیث کیا ہے
صوفی عالم حکیم دین ہے
بابائے یہان سے کون لایا
یہ شاہ و محمدی ہے
مشعل افسر و تر راہ سنت
ہوتی ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
جب اصل سے تو نقل کیا ہے
اب زیادہ تو مجھے کر نہ کل کل
بالفرض حلال تھا مرد کا مل
وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا
ملفوظ بہت ہیں تو بے دیکھے
ناحق ہے اور کچھ ہوس ہے
حق ہو گا حدیث خوان سے حرم
تھا غفلت حدیث سخت مشکل
چاہا کہ رہیں یہ سب مجھے محرم
مقبول ہو یہ کتاب یارب

۱۱ الْبَابُ الْأَوَّلُ

پہلے باب میں دی حدیثیں ہیں جنکے سب پر مبنی ہے

خ ابوہریرۃؓ مِّنْ أَمْنٍ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَأَن
حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجِرًا سَبِيلَ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ أَلَمْ يُولَدْ فِيهَا
صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ کے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے سچے دل سے خدا کو اور اس کے
پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کریم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا
خدا پر اور اسکا بہشت میں لیجانا خواہ اپنا وطن اور جسے خدا کی راہ میں جہاد کے واسطے چھوڑا ہو
یا اوسے زمین ٹھہرا یا ہو جس میں پیدا ہوا **فائدہ** اس حدیث کی بوری روایت بخاری میں یوں ہے
کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنادیں کہ بہشت جہاد اور ہجرت بر موقوف
نہیں حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں سو سو بلند درجے ہیں کہ خدا نے غازیوں کے واسطے مقرر کئے
ہیں ہر ایک درجہ میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس
مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتوں کے درمیان میں ہے اور سب سے اونچی اور اعلیٰ کے اوپر خدا کا
عرش ہے اور اوسے سے بہشت کی سب نہیں نکلی ہیں یعنی ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہیں
اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہے لیکن تم ہمت کو پست نہ کرو کہ صرف نجات پر
قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جس کے آگے سب بہشتیں پست ہیں اس
حدیث میں فرشتوں اور خدا کی کتابوں کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لازماً بیان نہیں فرمایا
اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیثیں
اور انکیا بیان موجود ہے اور نماز روزہ کے ساتھ زکوٰۃ اور حج کا ذکر نہیں فرمایا اس واسطے کہ زکوٰۃ اور
حج صرف مالدار پر فرض ہے نہ محتاج پر نہیں اور نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج خلاصہ
یہ ہے کہ یہاں حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانوں کو شامل ہو مصنف نے ایمان کی حدیث
مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیوں کی جڑ ہے بدوینے کوئی عبادت اور نیکی در نہیں

کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیجنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب میں جب درخت کا پھل نود ہو گیا تو درخت کے کٹنے سے پھل نہیں بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں بھی اکثر نسخوں میں اس حدیث پر ہم نے صرف مسلم کی علامت ہی ملاحظہ کی

ف عَائِشَةُ مِنْ ابْنَتِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ لَبِثَتْ فَاَحْسَنَ الْيَتَمَى كَمَا كَانَ سِتْرًا مِنْ النَّارِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بچہ جاوید بیٹوں سے کسی چیز میں پھر اذیت کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیاں قیامت میں اس کے آگ سے آجاوین گی اور اس کو دوزخ سے بچاؤں گی **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت دو بیٹیاں لئے میرے پاس سوال کرتی تھی اور سوچتے کچھ سوچو نہ تھا میں ایک کچھور دی اور اس نے آپ نہ کھائی دو ٹکڑے کر کے اپنی دو بیٹیوں کو دے دئے اور چلی گئی یہ حال میں حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیاں خدا کی آرائش ہیں جس نے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی نہ کہ اذیت بخوبی پرورش کرے اور ان کو دینداری سکھلائے اور بخار و درمی میں نیک بخت آدمی سے بچا کر دیوے

صرا ابو ہریرۃ عَنْ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَبِثْتُ بِهِ ثَلَاثَةَ سِنِينَ ابُو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کے ساتھ اویس کے لئے ذیر لگائی اویس کے ساتھ اوسکا نسب شبانی کچھ ٹکڑے کیگا

ف یعنی بدو نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آوی گی بے بندگی باید پیہر زادگی منظوریت **ف** اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْاَرْضِ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کو تم نے بھلا کہا اس کو بہشت واجب ہوئی اور جس کو تم نے برا کہا دوزخ اس کو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین میں تم خدا کے گواہ ہو زمین میں **ف**

صحابہ میں روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اس کی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اس کو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہیں ان کی تعریف کرنے اور بد کہنے کو رُذائل ہی اور دنیا دار اور فاسق کی تعریف اور بُرا کہنے کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث کا ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہد و تکا جہاں اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب میں غامض ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مر گیا اور خدا اس کی مدد ہی جانتا ہی اور لوگ تعریف کریں تو خدا اپنی فرشتوں سے فرماتا ہی کہ میں اپنے بندے کی گواہی قبول کی اور اس کے گناہ ویدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل شہود ہے۔

وَاللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَبُّ اَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اخْبَرْتُكَ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هَذَا صحیح بخاری اور مسلم میں انس رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا جائے سو پوچھ کر سوچھ سے جو کچھ پوچھو گے بتلا دوں گا جب تک میں اپنے اس مقام میں ہوں یعنی منبر پر **ف** بخاری اور مسلم میں پوری روایت یوں ہی کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت پہلی بڑی مصیبتیں ہوئے والین ہیں اصحاب نے اختیار خوف قیامت سے روئے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جس کو پوچھنا ہو سو پوچھ عبد اللہ بن خداؤ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ خدا ہی اور حضرت اس وقت بہت غصے میں تھے عرفار و قی نے گھٹنوں کے بھل کھڑے ہو کر کہا کہ ہم تیرا راضی ہیں خدا کی خدائی ہے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سن کر حضرت کا غصہ پچا بعضی علماء نے کہا کہ منافقوں نے کہا تھا کہ پیغمبر بخاری سوال کیے جواب میں عاجز ہی اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے ان کی طرف اشارہ کر کے کہ پوچھو جس کا جی چاہے عبد اللہ بن خداؤ اس مطلب کو نہ سمجھے عرفار و قی کی بات پوچھ گئی کہ یہ کلام حضرت کا

اصحاب سے نہیں مانتوں سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروق کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بیفائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہے

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مِّنْ أَحَبِّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا لَيَعْنِي رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ وَقُتِلَ فِي الْأَخِرِ نَفْسَهُ صَحِيحُ بَخَارِيِّ مِّنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اسی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہیے تو اس کو دیکھیے یعنی ایک شخص تھا کہ کافروں سے لڑتا تھا آخر شش او سینے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیر میں ایک شخص کافروں سے خوب لڑا حضرت نے اس کو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اس کا حال دریافت کر نیکو اس کے پیچھے لگا جب زخمیوں نے اس کو بہت چور کیا تو علیحدہ ہو کر اوسے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مر گیا تب سب کو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہیں جب تک خاتمہ بخیر نہ ہو اس کے کہ یہ شخص جو حرام موت مرا فرمان اس کا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ میں حصہ پاؤں

اسو اسے اس کا خاتمہ بخیر ہوا

صِرَافُ بْنُ مَوْسَى وَعَائِشَةُ مِّنْ أَحَبِّ لِقَاءِ اللَّهِ أَحَبُّ لِقَاءَهُ وَمِنْ كَرِهٍ لِقَاءِ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ مُسْلِمٌ مِّنْ أَوْ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا بیعنے موت چاہتا ہے خدا اس کے ملنی کو چاہتا ہے اور جو برا جائے خدا کا ملنا خدا اس کے ملنی کو برا چاہتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور بنی سنی نے یہ حدیث سنی کے کہا کہ موت تو سب کو بڑی معلوم ہوتی ہے حضرت نے فرمایا یہ اس کا مطلب نہیں بلکہ جب ایمان دار مرتا ہے تو فرشتے اس کو خدا کی رضا مندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہیں تو وہ موت کو بیکرل چاہتا ہے اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہے تو خدا بھی اس کا ملنا چاہتا ہے اور کافر کو مرے وقت غدا پر الہی نظر آتا ہے تو وہ موت کو اور خدا کے ملنی کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اس کا ملنا برا جانتا ہے یعنی

زندگی میں جو موت تجزی اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضائقہ نہیں مریے وقت کا اعتبار
سوا و سوقت ایمان دار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گہراتا ہی اور بد حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے

علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی

۱۱ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اِيْمَانًا نَابًا لِلَّهِ وَتَصَدَّقَ بِقَابِئِهِ فَإِنَّ
شِبَعَةَ وَرَافَةَ وَسَرْدُكَةَ وَبُؤْلَةَ فِي مِيزَانِهِ تَوَقُّمُ الْقِيَمَةِ بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کہ حضرتؓ فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اسکا
وعدہ سچا جان کر تو اللہ اس کے چاکر اور پانی پینے کے اور اس کے لید اور پیٹا کے برابر ثواب دے
تراز میں ہوگا قیامت کے دن **ف** یعنی جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے
نام اور شخصیت منظور تو یہ ثواب پائے

صِرْمَعْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا طَوَّعًا لِمُسْلِمٍ بَيْنَ عَمْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ
روایت ہی کہ حضرتؓ فرمایا کہ جو قحط میں غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گھنگار
ف ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ جو گرانی میں غلہ بند کرے گا خدا اور انکو کو فری
اور محتاج کر ڈالے گا اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جس نے چالیس دن قحط میں غلہ بند کیا
وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اس سے جدا ہوا قحط میں اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کی انتظار
کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہی اس واسطے کہ خلاق کی بدخواہی ہی اور جس نے غلہ
ایسے گھر کے خرچ کیے واسطے بند کیا ہوا اور سوداگری کی نیت نہ تو درست ہی اناج کی سوداگری
کرنا منع نہیں جیسا کہ عوام میں مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی میں غلہ بند کرنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا
منع ہی سوائے اناج کیے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہیں

و عَائِشَةُ مَنِ احْتَبَسَ فِيْ اَمْرٍ نَاهَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ قَبُولٌ صحیح بخاری اور مسلم میں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرتؓ فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام
ہمارے دین اور شریعت میں جو اس میں نہیں سودہ نئی بات یا اسکا نکالنے والا مردود ہے **ف**

الحمد لله
الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا
هدى الله لنا

یعنی جو دین میں وہ نئی چیز نکھائی جسکی شرع میں کچھ اصل نہیں نکھلی نہ جہی سو وہ نہایت
گمراہی ہی اور اسکی نام بدعت ہی رہا چار چیزیں اصل میں ایک تو قرآن دوسری حدیث
تیسری اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ میں ہے سو جو بات
ان چار اصولوں میں نہیں وہی بدعت ہی جتنی بدعتیں لوگوں نے خلاف شرع نکالیں ہیں اس
حدیث سے سب رد ہو گئیں تفصیل کی کچھ حاجت نہیں مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبروں پر روشنی
کرنا وغیرہ بنانا ہر گون کا میلہ کرنا یا اولیائ کی منت ماننا جہڑے نشان کھڑے کرنا ہر اس ردین کے
خلاف ہیں قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی میں انکی کچھ اصل نہیں بلکہ بعضے کام
صریح احادیث میں منع ہیں اسطرح اور بدعتوں کو خیال کرے اگر کوئی کہی کہ قیاس کرنا حاجت
درست ہوا تو ہمارے قیاس میں یہ چیزیں درست معلوم ہوتی ہیں تو اوہ کیا جواب یہ ہے کہ
یہ بخیر ہی خلوات و ردن را روئی باید قیاس کی بہت شرطیں ہیں سو اسی مجتہد کے کسیکا قیاس
مجتہد نہیں غرض کہ اس حدیث میں عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتوں کی بیج گئی ہو گئی
اگر دانا آدمی اسکی خوب سمجھ لوے سب بدعتوں کی برائی خود بوجہ جاوے زیادہ دلیل کی کچھ حاجت
نہیں اسول اللہ کے علماء حدیث سے کہا ہی کہ اس حدیث مدار اسلام ہی ہزاروں بدعتیں صرف
اسی حدیث سے رد ہوتیں ہیں + شرع + سنتی ہو کر تو بدعتی مت بن + کیونکہ بدعت ہی دین
کی برہم زن + جوڑ بدعت محمدی بن جا + شاید ہوں + تجھے نار سول خدا +
وَمِنْ أَسَافَةٍ فِي الْإِسْلَامِ أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ بَخَارِی اور سلم میں عبد اللہ بن مسعود
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام میں آیا تو جو کفر میں کیا اور سیر کرنا و انجا و یگا
اور جسے اسلام میں برائی کی تو اسکے پیچھے دو لون کرنا ہوں ہر دوں کی بکڑ ہوگی جو اچھی
طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتبے دم نکاس و سپر فایم ہوا تو اس پر
کفر سے گناہوں کا مواخذہ نہیں اور جو ظاہر میں اسلام لایا اور باطن سے نہیں یا مسلمان ہو کر

مرتد ہو گیا اور اسکے اگلے بھائی بکنا ہون پر خواہندہ ہی
 ح ابوہریرہؓ مِّنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاتُهَا أَدَّاهَا اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ
 أَخَذَهَا يُرِيدُ أَنْ يَلْقَاهَا أَلْفَهُ اللَّهُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جو
 لوگوں کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت اور اگر نیکیے ارادے پر تو خدا اس سے ادا کر دے گا
 یعنی ادا کرے گا سامان کر دے گا دنیا میں یا آخرت میں اور جو ان مال کو لوٹ کر نیکیے ارادے پر
 لیوے تو خدا اس سے سیکور یا دے گا الیگاہ ہے یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ نیت
 ادا قرض لیوے اور اس کے ادا کرنے میں کوشش کرے تو خدا اس کا مددگار بھی اور جو مال
 مردم حوری کی نیت سے لے لیا تو خود پر ادا ہو گا خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں مسلمان اور کافر کا
 قرض برابر ہی کا فر کا بھی مال دیا یا درست نہیں اس واسطے کہ اس حدیث میں مسلمان کی کچھ خصوصیت
 نہیں ابن ماجہ میں عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہے
 یہاں تک کہ قرض ادا کرے شہر طیکہ نیت بری کرے اس واسطے عبد اللہ بن جعفرؓ کی حاجت بھی
 قرض لینے تھی تاکہ خدا کا اجر ہی ساتھ رہے اور اس طرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
 کہ قرض لینے نہیں کہنے کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہیں تو کہتی نہیں کہ حضرتؓ فرمایا کہ جسکی
 نیت قرض ادا کرنے کی ہو لی ہی خدا کی طرف سے اسے اس پر ایک حافظ اور مددگار رہتا ہے اور اگر
 بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل میں بہت ہی شاید

نیت بدل جاوے تو اب کہاں بھر عذاب لگے ہے
 ف سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ مِّنْ أَخَذَ سُدْرًا مِّنَ الْأَمْوَالِ ظَلَمَ ظَوْفَهُ إِلَى سَبْعِ أَمْشُورٍ
 بخاری اور مسلم میں سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جو ہمیں الیگاہ بالشت بھر میں
 ظلم سے تو اس کی گردن میں اسی پرین کا طوق ڈالا جاوے گا زمین کے ساتوں طبق تک اف
 طبرانی اور احمد نے یعلیٰ سے روایت کی کہ حضرتؓ فرمایا کہ جو بالشت بھر میں کسی کی ظلم سے
 جہیں لے گا خدا وہی پر زور حکم کرے گا کہ اس زمین کو ساتوں طبق تک پہنچا دے پھر اس کے گلے میں

قیامت کے دن اسکا طوق ڈالا جاوے گا یہاں تک کہ حساب فراغت ہو تو اس حدیث معلوم
 ہوا کہ زمین کھد کر اویسے گلے میں مثل طوق پر لگی تاکہ وہ ظالم لب لگو کرے کہ وہ بد وضاحت ہو
 اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہی کہ ظالم زمین میں دھسا یا جاوے گا تو زمین مثل طوق ہو جاوے گی
 چنانچہ اگلی حدیث میں صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غضب کرنا نہایت سخت گناہ ہی
 ۱۷ ح ابی محمد من احمد من الارض شبرا بغیر حقہ خسف به يوم القيمة الى سبع اصبر
 بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ جو انسان زمین کا حق لے گا وہ زمین میں
 ساون طوق میں دھسا یا جاوے گا

۱۸ **باب** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت قرمانا کہ جسے نماز کی ایک رکعت باقی ہو اسے اللہ تعالیٰ
 سب نماز باقی قاف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسے ایک رکعت جماعت میں باقی ہو اسے
 جماعت کی نماز کا ثواب پامایا اور دوسرے یہ کہ جسے ایک رکعت کے بعد نماز کا وقت پامایا تو اسکی
 باقی نماز ادا ہی قضا نہیں ہے بلکہ کچھ کی نماز میں ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا غصر کے وقت
 ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہو گئی اور بھی مذہب ہی انا ہم سے افعی کا لیکن امام اعظم کے
 مذہب میں اس صورت میں حضرت کی نماز نہیں لیکن فجر کی نماز آفتاب اٹھنے سے پہلے نماز پوری ہو گئی
 ۱۹ **باب** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت قرمانا کہ جو

۱۹ **باب** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت قرمانا کہ جو
 باقی ہے اپنا جو ہو مال کسی مفلس مرد یا کسی مفلس کی یا اس مال کا وہ بھی زیادہ مال کا
 ہی اور فرض داروں کے نسبت **باب** سے اپنا مال جسکے ہاتھ سجا اور نول لینے والا
 مفلس اور فرض دار ہو گیا قیمت نہیں ہے کیا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو یا وہ تو لیلیو ہے اور
 بیع کو باطل کر دے اور فرض دار ہو گیا وہ میں حق نہیں اور بھی مذہب ہی امام شافعی کا اور
 امام اعظم کے نزدیک اس مال کا بیعنے والا مفلس فرض داروں کے برابر ہی اس مال کو بیچ کر

سب قرضدار برابر مانت لیون

ف سَعْدُ بْنُ ابْنِي وَقَاصٍ مِّنْ ادْعَى إِلَى عَصْرٍ أَمِيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ عَصْرٌ أَمِيَهُ فَالْحَمْدُ
عَلَيْهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم میں صاحب ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت ابی کہ فرمایا کہ جو اپنے آپ
کو چور کہی اور بے ناما رشتہ لگا دے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں ہی تو اس پر
بہشت حرام ہے ف یعنی جو جان بوجھ کر اس کا باپ چور دوسرے کو بابت سزا دے تو وہ جس
بہشت کے لیے نصیب ہے اس حدیث معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا متعل آگے سید بتا رہے ہیں
بہت بڑا کرتے ہیں کہ بہشت چور دوزخ کی تیاری کرتے ہیں

ف ابُو هُرَيْرَةَ مِّنْ أَمْرٍ إِذْ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَبِغُوا إِذْ أَدَّاهُ اللَّهُ لِمَا بَدَّ وَبَلَغَ فِي الْمَاءِ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی کہ فرمایا کہ جو دنگے کے رستے والوں کو پانی کا
قصد کر گناہ اور سیکو گناہ لگایا جیسے تک پانی میں گناہ ہے ف زید علیہ السلام نے بعد قتل امام حسین کے
مدینہ پر لشکر بھیجا تھا ہزاروں لوگ قتل کئے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے جو جن مضمون اس
حدیث کے اسناد و سیکو جلد مراد الا کہ کچھ اور سکامام و نشان باقی رہا

ف عَدِيٌّ بَنُ حَارِثٍ مِّنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَبْرَأَ مِنَ الْمُنَافِقِ وَلَوْ يَتَّقِي عَمْرًا فَلْيَفْعَلْ
بخاری اور مسلم میں بن عدی بن حارث طائی کے سے ہے روایت ہے کہ حضرت ابی کہ فرمایا کہ تم لوگو میں سے
جس پر سیکے دوزخ چھنا ہے بچ رہنا کھجور کی بھانک ہے دیکر بھی تو آدم کو کھانا چاہئے ف
یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچانا ہی تو ہے بہت کا خیال چاہئے یہاں تک کہ کھجور
کی بھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہے چنانچہ دوسری حدیث
میں آیا ہے کہ ایک عورت بدکاری سے پیارے گئے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی
ھر حارث مِّنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَفْعَلَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ مسلم میں حارث سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ تم لوگو میں جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہنانا تو کیا چاہئے ف
حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابی کہ فرمایا کہ ناموس فرمایا میرے بھائی کو کھجور کا منتر پانا چھنا دوسرے کہا

کہ یا رسول اللہ! اپنے منتر منع کرنا اور مجھ کو عجم کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے
تقریباً دو سو بار حضرت نے اذکار کو اجازت دی اور نہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر میں شرک
اور کفر کا مطلب نہ ہو تو وہ منتر درست ہی بشرک یہ کہ خدا کے سوا کوئی کسی اور کو حاضر ناظر جاسنے اور
اوس کے مدد مانگے جس طرح اکثر منتر و نین ہو تا ہی چنانچہ لوٹا جاری اور گلو بیڑی دوائی کہ آجے
منتر صاف کفر میں لگا کر ناہر گز ہر گز درست نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور چار ہرگز
کہ یا رسول اللہ! کہ خلاف شیعہ نہیں تو درست ہی

۲۲ مر عدی بن عمارہ من استعملنا منکم علی اعلیٰ فکمننا محطاً ما فوقہ کان علوہ
یا قتی بہ یوم القیمۃ سلم بن عدی بن عمارہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کو ہم عامل کریں
اور کچھ کام لین بھروہ چہاڑ کے جسے ایک ہوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو پسے جو زمین
داخل ہے قیامت کے دن اوس کو بے آویگا یعنی قیامت میں اوسکی چوری ظاہر ہوگی اوسکو
فضیحت کرگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیل دار یا کسی کارخانہ کے داروغہ کو مالک کہے
بدون بدنی ہوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ میں لانا درست نہیں کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت میں
خدا اور رسول کو منہ دکھلانا ہو وہ بگانی چیز ہے بھار ہے اسکو آسان نہ سمجھے

۲۵ سَخِ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهْ کَا رَاهُوْنَ اَوْ یَقْرَؤْنَ مِنْهُ صَحَّتْ فِیْ
اَدْنِیِّہِ الْاَنْتَ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان
لگا دے کسی قوم کی بات جسے بکے واسطے اور اوسکا سناؤ نکو را لگنا ہو یا وہی اوس سے
بھاگے پھرے ہوں تو اوسکے دونوں کانوں میں پگھلا شیشہ پلایا جا دیگا قیامت کے دن ف
یہ عذاب اسوا سے ہوا کہ اوسے کاٹے لوگوں کو رنج دیا

۲۶ فِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنِ اسْلَمَ فِیْ قَرْفٍ فَلِیْسَ لَہِ فِیْ کَیْلِ مَعْلُوْمٌ وَ فِیْ زَمَیْنٍ مَعْلُوْمٌ اِلٰی اَجَلٍ
مَعْلُوْمٍ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع مکرم کرے کہ جو زمین
لئے قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لو سے تو چاہے کہ نہاں ٹھہرا ہو اور تول ٹھری

ایک نہ تیسریں ایک وقت جب حضرت بلالؓ سے حدیث میں شریعت لائے تو دیکھا کہ وہ اپنے لیے لوگ
 معہ اسلم کر کے تھے قول ابو زید میں جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث میں
 کچھ کا ذکر ہی اسوا سے کہ حدیث میں ہی بہت پیدا ہوتی ہی لیکن معہ اسلم کرنا اکثر خبر میں درست ہی
 شہرہ لیکر نورانی اور مات اور لذت مقرر ہو گئی ہو اور طرح کہ ہمیں سب گہوڑوں کا جائیں مشیر ایک
 کے پیچھے ایک کے بعد یاد دہانی سے کہ بعد فقہ میں پیش کی شہرہ طین مذکور ہیں انہما و غیر کے نزدیک
 کہ مدت ہمیں بھری اور جو بعض جگہ معمول ہی کہ قیمت کی گئے مگر کہیں ہیں کہ جو فصل میں زیادہ بھا
 ہو گا وہی ہم میں سے کہ اس حدیث سے معلوم ہو کہ درست نہیں اسوا سے کہ ان میں قول مقرر کر لیا خود
 زیادہ لکھا کہ معین خبر انہیں کہیں مثلاً میں سبیر بھا ہو کہ ہی جائیں میں نہ وستان میں بیچ حکم کو
 بعض ملک میں بدین اور کوئی کہتے ہیں اس کتاب میں شارح میں اس حدیث کی روایت حضرت علیؓ کے
 کہیں ہی اسوا سے کہ بخاری اور اسلم میں اس حدیث کی حدیث میں اس سے کہ روایت ہی حضرت عائشہؓ سے ہیں
 صحیح ابو ہریرہؓ سے اشارہ الیٰ احیاء بعد الذی کہ قال اللہ تبارک و تعالیٰ و ان کان ابخا لا یتہ
 و اکملہ بخا ہی میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف
 تو ہے سے اشارہ کرے یعنی بھائی کو برا بھائی سے تو مقرر فرمیں اور مسکو لعنت کرے ہیں اگر اپنا
 لگا تھا ہی ہو وقت اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہیں کہ شاید زیادہ صحیح
 سے تو بہت مثل کی سمجھ اور سے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر میں اجماع قبل کی نہیں تو بھی اس کی
 طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا طلال نہیں اور جب کہ صرف ہتھیار سے اشارہ کرے ایسے فرستے اور لعنت
 کرے ہیں تو خیال کیا جائے کہ باجی خون کا کتنا بڑا عذاب ہے ہو گا اور

مر ابو ہریرہؓ من اشاری بطعاً ما فلا یبعہ حیٰ یکمالہ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ناج مول لوی سے تو اسکو نہ بیچے جب تک اسکو نہ قتلے اور قبضہ کرے و
 مردان ایسی جگہ میں سبھا ہو تو تنخواہ میں جہان لکھ دیا کہ اتنا ناج فلا بیچ نہ پر گئے فلا ہے
 گا توں سے لی لو سبھا ہی لوگ بدو ن ناج لیے لوگوں کے ہاتھ وہی جہان بیچ دے اپنے تب ابو ہریرہؓ

مردان سے کہا کہ قوسے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیاں بیج دیتے
ہیں میں نے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیجا درست نہیں یہ مردان نے نسخہ کو
وَابْتِغُوا حُرْمَةَ شَرِّ مَخْلُوقَةٍ قَدْ هَاقَلْبُكُمْ مَعَهَا صَدَقَ الْبَیْهَقِيُّ اور مسلم میں جلد
بن مسعود رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے گائی یا بکری مول لی جسکا دودھ اوسے
مالک ہے کئی دن نہیں دو ہاتا کہ بہت دودھ بار معلوم ہو دیکے بہر مول لینے والا اسکو بہر اچاہے تو اسے
ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور بھی دیو یہ یعنی دودھ کے بدلے ایک صاع لکھنوی کے حساب ایک چٹھیا
بن سیر ہوتا ہے امام شافعی اور احمد و مالک کا یہی مذہب ہے کہ جب قربان ثابت ہو تو بہر دیکے اور ایک
صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک نہون میں دودھ بند کر کے بیجا ایسا عیب نہیں
جس سے گائی بکری کا بہر دینا چھوٹے بلکہ بقدر تفاوت دودھ سے قیمت کو کم کر ڈالنا جائز صنفی کہتے
ہیں کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف، تو ناول لائق و انتہا علم
مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَرَّ اطَاعَ عَنِّي فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ اطَاعَ امِيرًا مِنْ
فَعَلِ اطَاعَ عَنِّي وَمَنْ عَصَى امِيرًا فَقَدْ عَصَى عَنِّي اسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی تو میرا اوسے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میرا
کیا اور کہنا نہ مانا اوسے نبی شک خدا کا کہنا نہ مانا اور جس نے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسے
نبی شہید میرا کہنا مانا اور جس نے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسے میرا کہنا نہ مانا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہیں اسوا سیطے
کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہو کہ حضرت سے معلوم ہوئی بعضی لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی صاحب کمال خدا
کس بات میں راضی ہی ہو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہیں یا پیغمبر کے سزا میں اسوا سیطے کہ تمام قرآن اور
حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہے کہ خدا کی رضا مندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے
مکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعویٰ کرے اور شریعت محمدی پر نہ سجدے وہ
شیطان ہے یہ بصورت ان ان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اسوا سیطے

حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل میں واجب نہیں اور
 حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اس واسطے کہ حضرت خطائے معصوم ہیں حاکم معصوم
 ہو اور ہرگز سے اطلع نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے یہ حدیث سنی ہے
 ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جہانکے بدون او کی اجازت
 تو البتہ او کو حلال ہی کہ او کی انکھ پھوڑا لیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت
 کسی کے گھر میں جہانکے حرام ہی اور گھر والے کے کو اسکا منع کرنا اور انیٹ نہر مارنا درست ہی اگر او کی
 انکھ پھوڑا جاوے تو امام شافعی کے نزدیک خون بہا نہیں لیکن امام اعظم کے نزدیک خون بہا ہی اون
 کے نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جہانکے والا اس لائق ہی کہ اگر نہ مائے تو او کی انکھ پھوڑا لے
 اور یہ نہیں کہ اگر انکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے

۳ ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نوہی غلام سلطان کی گردن
 آڑا کر لگا تو حق تعالیٰ بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آڑا کرے والیکہ دو رخ سے آڑا کرے
 نوہی غلام کا آڑا کرنا عمدہ عبادت ہی اور ثواب ہی کہ آڑا کرے والا دو رخ (ایسے
 آڑا ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ غلام اندایا لکرا لولا سچا ہے صحیح سالم ہوتا کہ جوڑ جوڑ
 آڑا کرے والیکہ آڑا کر دے

۴ ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ شاہنے کے غلام سے آڑا کرے تو او سیر ضروری
 اپنے مال سے او کو بالکل خلاص کر دیتا یعنی او شریکوں کی جیسے اپنے مال سے ادا کرے
 اور اگر آڑا کرے والا مال نہ ہو تو اس غلام کی واجبی قیمت پڑائی جاوے پھر پھر رخصتی اور شریکوں کے
 غلام سے نہ کرے اور ضروری کر دئی مگر او سیر جہنم دے اپنے مال سے آڑا کرے غلام کے

کئی مالک ہوں اور میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہی تو غلام اوسى وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا ہے اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہیں چاہیں اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالیں اور چاہیں آزاد کرانے والی سے قیمت کا دعویٰ کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کر دیں اور اگر آزاد کرانے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب یہی کہ اوس کے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصے کے بقدر غلام ہی اور شریکوں کو نہیں پہنچا کہ اوس سے محنت کروالیں یا آزاد کرانے والے سے قیمت کا دعویٰ کریں لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب یہی کہ اور شریک بقدر اپنے حصے کے غلام سے محنت مزدوری کروائے اسی قیمت بھر لیوں چنانچہ یہ حدیث اوس کے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جسہ نہ کریں یعنی شتابی نہ کریں اور اپنے حق سے زیادہ نہ لیں

وَابْنُ عُمَرَ مَنِ اعْتَقَ عَبْدًا بَيْتَهُ وَبَيْنَ اَحَرِّ قَوْمٍ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيَمَةٌ عَدْلًا لَمْ يَسْرِ وَلَا شَرَطَ لَمْ يَتَعَقَّ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مُوسِرًا بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صاحب کے غلام کو آزاد کرے تو اس کے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق نصفی سے قیمت بھرائی جائے گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہو گا یعنی غلام آزاد کے مرنے کے بعد اوس کے مال کا آزاد کرانے والا مالک ہی

وَجَابِرُ بْنُ اَنَسٍ رَجُلًا عَمِيَ اِلَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ اَعْمَرُ وَلِعَقِبِهِ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ جسے کسی کو گھر دے ڈالا پھر کو تو وہ شخص واد اس کے وارث اس گھر کے مالک ہو گئے سودینے والی اس بات سے اوس کے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوس کا ہو گیا جس کو دیا اور اوس کے وارثوں کا فائدہ جسے عمر پھر کو کسی کو گھر دیا تو وہ گھر اسی کا ہو گیا اوس کے مرنے کے بعد اوس کے وارث پادین گئے

دینے والا نہیں پاسکتا

سَخَّ أَبُو عَيْسَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ مِنْ أَجْلِ مَاءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى
النَّاسِ بخاری میں روایت ہے عبدالرحمن بن جبر شیعہ کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں جسے پیر گردین
بھریے خدا نے اسے پونج حرام کی ف راہ خدا میں یعنی جہاد یا حج میں یا سب عبادتوں میں
لیکن فی سبیل اللہ جہاد میں زیادہ مستعمل ہے

هَرِ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اغْتَسَلَ ثَمَّ اتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ انْصَحَتْ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْ
خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ عَفْرَاءَ مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَضَى ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
مُحَرَّمٍ بخاری میں روایت ہے ابو ہریرہ ؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہا یا پھر نماز جمعہ کے واسطے مسجد میں آیا
پھر اس سے سنتیں پڑھیں حتیٰ اوسکی قسمت میں تین پھر چپکا بیٹھا رہا یہاں تک کہ امام خطبہ پڑھ چکا
پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوسوقت سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن
اور بھی ف یعنی جسے یہ سب کام کئے اوسکے دس روز کے گناہ معاف ہوا سوا اسے کہ

أَيُّ نَكَلٍ كَادَ لَكَ ذُنُوبُ هِيَ جَمْعُكَ اغْتَسَلَ فِيهِ وَفِي قَبْلِهَا وَفِي قَبْلِهَا وَفِي قَبْلِهَا وَفِي قَبْلِهَا
وَمَنْ رَأَى فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَمَّا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَأَى فِي السَّاعَةِ الثَّالثَةِ فَكَأَمَّا
قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَأَى فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَمَّا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَأَى
فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَمَّا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْأَمَامُ حَضَرَتْ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ
الَّذِينَ بخاری اور سلم میں روایت ہے ابو ہریرہ ؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہا یا جمعہ کے دن جیسے

ناباکی کے واسطے نہاتے ہیں یعنی خوب نہایا اور ہر گنہ بانی پچایا پھر دوپہر پڑھتے اول وقت مسجد
میں آیا تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گائی سل قربانی
کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے
جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک اڈا مرغی کی راہ میں دیا پھر
جس امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سنے کو درگاہ پہنچا دیں

آجاتے ہیں فرشتے جمعہ کے دن مسجد دیکھ کر دروازوں پر لکھتے جاتے ہیں کہ گون
 آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد میں آجاتے ہیں مسلمانوں کو لازم ہی کہ جمعہ کو جلد مسجد میں
 حاضر ہوا کریں جتنا جلد جاویں گے اتنا بہت ثواب پاویں گے

خ سَلَامٌ مِّنْ اَغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ ثُمَّ اَدَّاهُنَّ اَوْ مَسَّ
 مِنْ طَيِّبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كَتَبَ لَهُ ثُمَّ اِذَا اخْرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ
 عُفْرُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرَىٰ بخاری میں سلمان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ جو نہا یا جمعہ کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی ادا کیے ہو سکی بعضے حجامت بنوائی اور
 سفید کپڑے پہنے بھر تیل لگایا یا خوشبو پھردو پھر ڈیلے مسجد میں گیا سو ڈیلے بیٹھو نکو اوسے
 نہ جھڑپ کرنا نہ بڑھائی جی اسیے قسمت میں تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتیں پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ
 حکما خطبہ سننا رہا تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی اوس وقت سے پہلی جمعہ تک بعضے
 لوگوں کی عادت ہے کہ جمعہ کے دن دیر کر آتے ہیں اور صفین چیرتے لوگوں کو تکلیف دیتے اول صف
 میں جاتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہیں یا پہلے اول صف میں بیٹھ رہے
 یا پھر جہاں جگہ پاویں وہیں بیٹھ جاویں

ہذا وَاَمَّا بَنُو حُجْرٍ مِّنْ اَقْطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لِّقِي اللّٰهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ مسلم میں روایت ہے وَاَمَّا
 بنو حُجْرٍ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چین لگا کسی کی زمین ظالم بن کر لگا اللہ سے قیامت میں اور
 خدا اوس پر نہایت غضبناک ہوگا

صِرَافُ اَمَامَةِ اِيَّاسَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ مِّنْ اَقْطَعَ حَقَّ اَمْرِ مُّسْلِمٍ يَمِينُهُ فَقَدْ
 اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا
 يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرْضِ اِيَّاسَ سلم میں روایت ہے اِيَّاسَ بْنِ ثَعْلَبَةَ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چین لگا حق کسی مسلمان کا چھوٹھی قسم کہا کہ رسول اللہ نے بیشک اسیے
 لئے دوزخ تیار کر رکھی اور بہشت اوس پر حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا تھوڑی خبر

نو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ بیلو کی ٹہنی ہو

۴۲ **وَسَفِيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُعْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا خَرْعًا فَقَضَى**
 مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا بخاری اور مسلم میں روایت ہے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کہ حضرت نے فرمایا
 کہ جو کتا رکھے نہ اس کا کھیت بچاؤ نہ بہیر بکری رکھاؤ نہ تو کھیتے جاؤ نہ بگے ہر روز ان کے نیک کام
 یا بچ یا بچ جو کے برابر ف یعنی کتا پالنا تین کام کے لئے درست ہے اب تک تو کہتے رکھاؤ نہ کھاؤ نہ
 دو سب بہیر بکری بچاؤ نہ تیرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث میں آیا ہے ان میں کا ہونے
 سوائے کتا پالنا نہیں درست کہ نیک عمل ملتے جاتے ہیں

مَرَجَابُ مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَاللُّثْمَ وَالْكَرَّاتَ فَلَا يَغْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنَادَى جَمًّا
يَتَادَى مِنْهُ بَنُو آدَمَ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور لٹن اور گٹن کھاؤ
 سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتوں کو اوس چیز سے لینے بد ہوے
 تکلیف ہوتی ہے جیسے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے

۴۳ **وَجَابِرُ بْنُ أَبِي نُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلِيَقُمْ مَدِي**
يَّتِيهِ بخاری اور مسلم میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لٹن یا پیاز کھاؤ وہ ہم سے الگ
 رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے **ف** پیاز لٹن کا کچا کھاؤ نہ کرو
 ہی اور اوس کو کھا کر مسجد میں جانا اور بھی بے امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ موی بھی
 پیاز لٹن کے برابر ہے کہ اوسکی ڈکار میں بھی بد بو آتی ہے اگر پیاز لٹن کو پکاؤ وہ یا سرکہ میں ڈال
 بودور کر کے تو کھانا درست ہے

هَرَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَنِ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَا بَيْتَهَا حِينَ يُصْبِحُ كَمَنْ نَصَرَ سَمَ حَتَّى يَمُوتَ
 مسلم میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہ جو سات کچھور صبح کو کھاؤ وہ دن درختوں کی جود دونوں
 طرف درہنہ کی پتھر علی زمین میں ہوں تو شام تک اس کو کوئی زہر نہ کرے **ف** یہ حضرت کی
 دعا کی برکت ہے

فَالتَّائِبُ وَالْمُتَذَكِّرُونَ مِنْ أَكْلِ مِمَّا هَدَاهُ الشَّجَرُ فَلَا يَقْرَبُ مُسَجِدَنَا بَخَارِی اور
 سلمین روایت ہی التَّائِبُ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت میں سے کھاوے
 وہ ہماری مسجد میں نہ آوے

فَابُو هُرَيْرَةَ مَنِ امْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِرَاطًا إِلَّا كَلْبَ حَنْثٍ
 اَوْ مَا شِئْنَا بَخَارِی اور سلمین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو رکھے گا کتے کو اس کے نیک کام یا نیک
 جو کے برابر گھٹنے جاوے لکن کہتے اور گائے بکری بکے رکھو اس کے لئے کتار کھنا درست ہی چنانچہ
 اسکا بیان اگلی حدیث میں ہو چکا

فَابُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَنْظَرَ مَعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظْلَهُ اللَّهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ
 سلمین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج فرخدار کو فرصت دے نہ کرے
 لئے کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض میں سے کچھ چھوڑ دے تو اس کو خدا اپنے عرش کے سایہ کے
 نیچے رکھے گا جس دن کہیں نہ رہے گا سوائے اس کے سایہ کے لئے قیامت کے دن

فَابُو هُرَيْرَةَ مَنْ اتَّقَى نَوَجِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَا خَزَنَةَ الْجَنَّةِ كُلَّ خَزَنَةٍ بَابٍ
 يَقُولُ إِنِّي قُلْتُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ بَخَارِی اور سلمین روایت
 ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دے گا خدا کی راہ میں بلا دینے اس کو بہشت کے چوکی دار
 سبب جو کینا بہشت کے دروازے کہیں گے اومیان فلا ہے ادھر آئی تو ابوبکر صدیق نے عرض کیا
 کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کیسی طرح توتا نہیں فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ
 مجھ کو اسبند ہی کہ تو اوہ نہیں لوگو میں ہی جنکو بہشت کے فرشتے خوشی سے بلا دین گے ف جوڑا
 خرچ کرے یعنی دواشہ فی دے یا در پی یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں
 اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا
 خ این عباس مَرَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَخَارِی اور سلمین روایت ہی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے

فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جا تو اسکو مار ڈالو **ف** امام شافعی کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بوجہ اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہیں درست اس واسطے کہ اور حدیث میں عورت کا قتل منع ہی

ف عثمان من بنی اللہ مسجداً یتبعی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ صلہ فی الجنۃ بخاری ۵۱

اور مسلم میں روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ کہ حضرت فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناؤ اور اس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہ ہو تو اللہ اس کے لئے دس گھر بہشت میں بنا دے گا **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰** **۱۰۱** **۱۰۲** **۱۰۳** **۱۰۴** **۱۰۵** **۱۰۶** **۱۰۷** **۱۰۸** **۱۰۹** **۱۱۰** **۱۱۱** **۱۱۲** **۱۱۳** **۱۱۴** **۱۱۵** **۱۱۶** **۱۱۷** **۱۱۸** **۱۱۹** **۱۲۰** **۱۲۱** **۱۲۲** **۱۲۳** **۱۲۴** **۱۲۵** **۱۲۶** **۱۲۷** **۱۲۸** **۱۲۹** **۱۳۰** **۱۳۱** **۱۳۲** **۱۳۳** **۱۳۴** **۱۳۵** **۱۳۶** **۱۳۷** **۱۳۸** **۱۳۹** **۱۴۰** **۱۴۱** **۱۴۲** **۱۴۳** **۱۴۴** **۱۴۵** **۱۴۶** **۱۴۷** **۱۴۸** **۱۴۹** **۱۵۰** **۱۵۱** **۱۵۲** **۱۵۳** **۱۵۴** **۱۵۵** **۱۵۶** **۱۵۷** **۱۵۸** **۱۵۹** **۱۶۰** **۱۶۱** **۱۶۲** **۱۶۳** **۱۶۴** **۱۶۵** **۱۶۶** **۱۶۷** **۱۶۸** **۱۶۹** **۱۷۰** **۱۷۱** **۱۷۲** **۱۷۳** **۱۷۴** **۱۷۵** **۱۷۶** **۱۷۷** **۱۷۸** **۱۷۹** **۱۸۰** **۱۸۱** **۱۸۲** **۱۸۳** **۱۸۴** **۱۸۵** **۱۸۶** **۱۸۷** **۱۸۸** **۱۸۹** **۱۹۰** **۱۹۱** **۱۹۲** **۱۹۳** **۱۹۴** **۱۹۵** **۱۹۶** **۱۹۷** **۱۹۸** **۱۹۹** **۲۰۰** **۲۰۱** **۲۰۲** **۲۰۳** **۲۰۴** **۲۰۵** **۲۰۶** **۲۰۷** **۲۰۸** **۲۰۹** **۲۱۰** **۲۱۱** **۲۱۲** **۲۱۳** **۲۱۴** **۲۱۵** **۲۱۶** **۲۱۷** **۲۱۸** **۲۱۹** **۲۲۰** **۲۲۱** **۲۲۲** **۲۲۳** **۲۲۴** **۲۲۵** **۲۲۶** **۲۲۷** **۲۲۸** **۲۲۹** **۲۳۰** **۲۳۱** **۲۳۲** **۲۳۳** **۲۳۴** **۲۳۵** **۲۳۶** **۲۳۷** **۲۳۸** **۲۳۹** **۲۴۰** **۲۴۱** **۲۴۲** **۲۴۳** **۲۴۴** **۲۴۵** **۲۴۶** **۲۴۷** **۲۴۸** **۲۴۹** **۲۵۰** **۲۵۱** **۲۵۲** **۲۵۳** **۲۵۴** **۲۵۵** **۲۵۶** **۲۵۷** **۲۵۸** **۲۵۹** **۲۶۰** **۲۶۱** **۲۶۲** **۲۶۳** **۲۶۴** **۲۶۵** **۲۶۶** **۲۶۷** **۲۶۸** **۲۶۹** **۲۷۰** **۲۷۱** **۲۷۲** **۲۷۳** **۲۷۴** **۲۷۵** **۲۷۶** **۲۷۷** **۲۷۸** **۲۷۹** **۲۸۰** **۲۸۱** **۲۸۲** **۲۸۳** **۲۸۴** **۲۸۵** **۲۸۶** **۲۸۷** **۲۸۸** **۲۸۹** **۲۹۰** **۲۹۱** **۲۹۲** **۲۹۳** **۲۹۴** **۲۹۵** **۲۹۶** **۲۹۷** **۲۹۸** **۲۹۹** **۳۰۰** **۳۰۱** **۳۰۲** **۳۰۳** **۳۰۴** **۳۰۵** **۳۰۶** **۳۰۷** **۳۰۸** **۳۰۹** **۳۱۰** **۳۱۱** **۳۱۲** **۳۱۳** **۳۱۴** **۳۱۵** **۳۱۶** **۳۱۷** **۳۱۸** **۳۱۹** **۳۲۰** **۳۲۱** **۳۲۲** **۳۲۳** **۳۲۴** **۳۲۵** **۳۲۶** **۳۲۷** **۳۲۸** **۳۲۹** **۳۳۰** **۳۳۱** **۳۳۲** **۳۳۳** **۳۳۴** **۳۳۵** **۳۳۶** **۳۳۷** **۳۳۸** **۳۳۹** **۳۴۰** **۳۴۱** **۳۴۲** **۳۴۳** **۳۴۴** **۳۴۵** **۳۴۶** **۳۴۷** **۳۴۸** **۳۴۹** **۳۵۰** **۳۵۱** **۳۵۲** **۳۵۳** **۳۵۴** **۳۵۵** **۳۵۶** **۳۵۷** **۳۵۸** **۳۵۹** **۳۶۰** **۳۶۱** **۳۶۲** **۳۶۳** **۳۶۴** **۳۶۵** **۳۶۶** **۳۶۷** **۳۶۸** **۳۶۹** **۳۷۰** **۳۷۱** **۳۷۲** **۳۷۳** **۳۷۴** **۳۷۵** **۳۷۶** **۳۷۷** **۳۷۸** **۳۷۹** **۳۸۰** **۳۸۱** **۳۸۲** **۳۸۳** **۳۸۴** **۳۸۵** **۳۸۶** **۳۸۷** **۳۸۸** **۳۸۹** **۳۹۰** **۳۹۱** **۳۹۲** **۳۹۳** **۳۹۴** **۳۹۵** **۳۹۶** **۳۹۷** **۳۹۸** **۳۹۹** **۴۰۰** **۴۰۱** **۴۰۲** **۴۰۳** **۴۰۴** **۴۰۵** **۴۰۶** **۴۰۷** **۴۰۸** **۴۰۹** **۴۱۰** **۴۱۱** **۴۱۲** **۴۱۳** **۴۱۴** **۴۱۵** **۴۱۶** **۴۱۷** **۴۱۸** **۴۱۹** **۴۲۰** **۴۲۱** **۴۲۲** **۴۲۳** **۴۲۴** **۴۲۵** **۴۲۶** **۴۲۷** **۴۲۸** **۴۲۹** **۴۳۰** **۴۳۱** **۴۳۲** **۴۳۳** **۴۳۴** **۴۳۵** **۴۳۶** **۴۳۷** **۴۳۸** **۴۳۹** **۴۴۰** **۴۴۱** **۴۴۲** **۴۴۳** **۴۴۴** **۴۴۵** **۴۴۶** **۴۴۷** **۴۴۸** **۴۴۹** **۴۵۰** **۴۵۱** **۴۵۲** **۴۵۳** **۴۵۴** **۴۵۵** **۴۵۶** **۴۵۷** **۴۵۸** **۴۵۹** **۴۶۰** **۴۶۱** **۴۶۲** **۴۶۳** **۴۶۴** **۴۶۵** **۴۶۶** **۴۶۷** **۴۶۸** **۴۶۹** **۴۷۰** **۴۷۱** **۴۷۲** **۴۷۳** **۴۷۴** **۴۷۵** **۴۷۶** **۴۷۷** **۴۷۸** **۴۷۹** **۴۸۰** **۴۸۱** **۴۸۲** **۴۸۳** **۴۸۴** **۴۸۵** **۴۸۶** **۴۸۷** **۴۸۸** **۴۸۹** **۴۹۰** **۴۹۱** **۴۹۲** **۴۹۳** **۴۹۴** **۴۹۵** **۴۹۶** **۴۹۷** **۴۹۸** **۴۹۹** **۵۰۰** **۵۰۱** **۵۰۲** **۵۰۳** **۵۰۴** **۵۰۵** **۵۰۶** **۵۰۷** **۵۰۸** **۵۰۹** **۵۱۰** **۵۱۱** **۵۱۲** **۵۱۳** **۵۱۴** **۵۱۵** **۵۱۶** **۵۱۷** **۵۱۸** **۵۱۹** **۵۲۰** **۵۲۱** **۵۲۲** **۵۲۳** **۵۲۴** **۵۲۵** **۵۲۶** **۵۲۷** **۵۲۸** **۵۲۹** **۵۳۰** **۵۳۱** **۵۳۲** **۵۳۳** **۵۳۴** **۵۳۵** **۵۳۶** **۵۳۷** **۵۳۸** **۵۳۹** **۵۴۰** **۵۴۱** **۵۴۲** **۵۴۳** **۵۴۴** **۵۴۵** **۵۴۶** **۵۴۷** **۵۴۸** **۵۴۹** **۵۵۰** **۵۵۱** **۵۵۲** **۵۵۳** **۵۵۴** **۵۵۵** **۵۵۶** **۵۵۷** **۵۵۸** **۵۵۹** **۵۶۰** **۵۶۱** **۵۶۲** **۵۶۳** **۵۶۴** **۵۶۵** **۵۶۶** **۵۶۷** **۵۶۸** **۵۶۹** **۵۷۰** **۵۷۱** **۵۷۲** **۵۷۳** **۵۷۴** **۵۷۵** **۵۷۶** **۵۷۷** **۵۷۸** **۵۷۹** **۵۸۰** **۵۸۱** **۵۸۲** **۵۸۳** **۵۸۴** **۵۸۵** **۵۸۶** **۵۸۷** **۵۸۸** **۵۸۹** **۵۹۰** **۵۹۱** **۵۹۲** **۵۹۳** **۵۹۴** **۵۹۵** **۵۹۶** **۵۹۷** **۵۹۸** **۵۹۹** **۶۰۰** **۶۰۱** **۶۰۲** **۶۰۳** **۶۰۴** **۶۰۵** **۶۰۶** **۶۰۷** **۶۰۸** **۶۰۹** **۶۱۰** **۶۱۱** **۶۱۲** **۶۱۳** **۶۱۴** **۶۱۵** **۶۱۶** **۶۱۷** **۶۱۸** **۶۱۹** **۶۲۰** **۶۲۱** **۶۲۲** **۶۲۳** **۶۲۴** **۶۲۵** **۶۲۶** **۶۲۷** **۶۲۸** **۶۲۹** **۶۳۰** **۶۳۱** **۶۳۲** **۶۳۳** **۶۳۴** **۶۳۵** **۶۳۶** **۶۳۷** **۶۳۸** **۶۳۹** **۶۴۰** **۶۴۱** **۶۴۲** **۶۴۳** **۶۴۴** **۶۴۵** **۶۴۶** **۶۴۷** **۶۴۸** **۶۴۹** **۶۵۰** **۶۵۱** **۶۵۲** **۶۵۳** **۶۵۴** **۶۵۵** **۶۵۶** **۶۵۷** **۶۵۸** **۶۵۹** **۶۶۰** **۶۶۱** **۶۶۲** **۶۶۳** **۶۶۴** **۶۶۵** **۶۶۶** **۶۶۷** **۶۶۸** **۶۶۹** **۶۷۰** **۶۷۱** **۶۷۲** **۶۷۳** **۶۷۴** **۶۷۵** **۶۷۶** **۶۷۷** **۶۷۸** **۶۷۹** **۶۸۰** **۶۸۱** **۶۸۲** **۶۸۳** **۶۸۴** **۶۸۵** **۶۸۶** **۶۸۷** **۶۸۸** **۶۸۹** **۶۹۰** **۶۹۱** **۶۹۲** **۶۹۳** **۶۹۴** **۶۹۵** **۶۹۶** **۶۹۷** **۶۹۸** **۶۹۹** **۷۰۰** **۷۰۱** **۷۰۲** **۷۰۳** **۷۰۴** **۷۰۵** **۷۰۶** **۷۰۷** **۷۰۸** **۷۰۹** **۷۱۰** **۷۱۱** **۷۱۲** **۷۱۳** **۷۱۴** **۷۱۵** **۷۱۶** **۷۱۷** **۷۱۸** **۷۱۹** **۷۲۰** **۷۲۱** **۷۲۲** **۷۲۳** **۷۲۴** **۷۲۵** **۷۲۶** **۷۲۷** **۷۲۸** **۷۲۹** **۷۳۰** **۷۳۱** **۷۳۲** **۷۳۳** **۷۳۴** **۷۳۵** **۷۳۶** **۷۳۷** **۷۳۸** **۷۳۹** **۷۴۰** **۷۴۱** **۷۴۲** **۷۴۳** **۷۴۴** **۷۴۵** **۷۴۶** **۷۴۷** **۷۴۸** **۷۴۹** **۷۵۰** **۷۵۱** **۷۵۲** **۷۵۳** **۷۵۴** **۷۵۵** **۷۵۶** **۷۵۷** **۷۵۸** **۷۵۹** **۷۶۰** **۷۶۱** **۷۶۲** **۷۶۳** **۷۶۴** **۷۶۵** **۷۶۶** **۷۶۷** **۷۶۸** **۷۶۹** **۷۷۰** **۷۷۱** **۷۷۲** **۷۷۳** **۷۷۴** **۷۷۵** **۷۷۶** **۷۷۷** **۷۷۸** **۷۷۹** **۷۸۰** **۷۸۱** **۷۸۲** **۷۸۳** **۷۸۴** **۷۸۵** **۷۸۶** **۷۸۷** **۷۸۸** **۷۸۹** **۷۹۰** **۷۹۱** **۷۹۲** **۷۹۳** **۷۹۴** **۷۹۵** **۷۹۶** **۷۹۷** **۷۹۸** **۷۹۹** **۸۰۰** **۸۰۱** **۸۰۲** **۸۰۳** **۸۰۴** **۸۰۵** **۸۰۶** **۸۰۷** **۸۰۸** **۸۰۹** **۸۱۰** **۸۱۱** **۸۱۲** **۸۱۳** **۸۱۴** **۸۱۵** **۸۱۶** **۸۱۷** **۸۱۸** **۸۱۹** **۸۲۰** **۸۲۱** **۸۲۲** **۸۲۳** **۸۲۴** **۸۲۵** **۸۲۶** **۸۲۷** **۸۲۸** **۸۲۹** **۸۳۰** **۸۳۱** **۸۳۲** **۸۳۳** **۸۳۴** **۸۳۵** **۸۳۶** **۸۳۷** **۸۳۸** **۸۳۹** **۸۴۰** **۸۴۱** **۸۴۲** **۸۴۳** **۸۴۴** **۸۴۵** **۸۴۶** **۸۴۷** **۸۴۸** **۸۴۹** **۸۵۰** **۸۵۱** **۸۵۲** **۸۵۳** **۸۵۴** **۸۵۵** **۸۵۶** **۸۵۷** **۸۵۸** **۸۵۹** **۸۶۰** **۸۶۱** **۸۶۲** **۸۶۳** **۸۶۴** **۸۶۵** **۸۶۶** **۸۶۷** **۸۶۸** **۸۶۹** **۸۷۰** **۸۷۱** **۸۷۲** **۸۷۳** **۸۷۴** **۸۷۵** **۸۷۶** **۸۷۷** **۸۷۸** **۸۷۹** **۸۸۰** **۸۸۱** **۸۸۲** **۸۸۳** **۸۸۴** **۸۸۵** **۸۸۶** **۸۸۷** **۸۸۸** **۸۸۹** **۸۹۰** **۸۹۱** **۸۹۲** **۸۹۳** **۸۹۴** **۸۹۵** **۸۹۶** **۸۹۷** **۸۹۸** **۸۹۹** **۹۰۰** **۹۰۱** **۹۰۲** **۹۰۳** **۹۰۴** **۹۰۵** **۹۰۶** **۹۰۷** **۹۰۸** **۹۰۹** **۹۱۰** **۹۱۱** **۹۱۲** **۹۱۳** **۹۱۴** **۹۱۵** **۹۱۶** **۹۱۷** **۹۱۸** **۹۱۹** **۹۲۰** **۹۲۱** **۹۲۲** **۹۲۳** **۹۲۴** **۹۲۵** **۹۲۶** **۹۲۷** **۹۲۸** **۹۲۹** **۹۳۰** **۹۳۱** **۹۳۲** **۹۳۳** **۹۳۴** **۹۳۵** **۹۳۶** **۹۳۷** **۹۳۸** **۹۳۹** **۹۴۰** **۹۴۱** **۹۴۲** **۹۴۳** **۹۴۴** **۹۴۵** **۹۴۶** **۹۴۷** **۹۴۸** **۹۴۹** **۹۵۰** **۹۵۱** **۹۵۲** **۹۵۳** **۹۵۴** **۹۵۵** **۹۵۶** **۹۵۷** **۹۵۸** **۹۵۹** **۹۶۰** **۹۶۱** **۹۶۲** **۹۶۳** **۹۶۴** **۹۶۵** **۹۶۶** **۹۶۷** **۹۶۸** **۹۶۹** **۹۷۰** **۹۷۱** **۹۷۲** **۹۷۳** **۹۷۴** **۹۷۵** **۹۷۶** **۹۷۷** **۹۷۸** **۹۷۹** **۹۸۰** **۹۸۱** **۹۸۲** **۹۸۳** **۹۸۴** **۹۸۵** **۹۸۶** **۹۸۷** **۹۸۸** **۹۸۹** **۹۹۰** **۹۹۱** **۹۹۲** **۹۹۳** **۹۹۴** **۹۹۵** **۹۹۶** **۹۹۷** **۹۹۸** **۹۹۹** **۱۰۰۰**

پھر توبہ کا دروازہ بند ہو گا **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰** **۱۰۱** **۱۰۲** **۱۰۳** **۱۰۴** **۱۰۵** **۱۰۶** **۱۰۷** **۱۰۸** **۱۰۹** **۱۱۰** **۱۱۱** **۱۱۲** **۱۱۳** **۱۱۴** **۱۱۵** **۱۱۶** **۱۱۷** **۱۱۸** **۱۱۹**

ہوگا دوزخ کی آگ میں اپنے پیٹ میں اوسکو ہونگا کر یگا ہمیشہ **ف** یعنی جس چیز سے اپنی جان
 مارے گا دوزخ میں اوس پر اسی چیز کا عذاب ہوگا اگر جان مارے گا وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ رنج
 ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور اگر حلال نہیں جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا لہذا ہر وقت کو بھی اپنے لیے
ف بَرِيدَةٌ مِّنَ الْحَصْبِ مَن تَرَكَ صَلَواتَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبَطَ عَمَلَهُ بخاری اور مسلم میں ہے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا کار تھہ ہوا **ف** قرآن اور حدیث
 میں عصر کی نہایت تاکید ہے اوسو سبطے کہ یہ وقت غفلت کا ہے لوگ اسوقت بازار میں مشغول ہوتے ہیں
 سیر کو نکلتے ہیں نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے تو مسلمان کو لازم ہے کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا ہو
 کہ عمل کا رکھ ہو اوسو سبطے کہ ہر روز فرض عصر کے وقت نامہ اعمال آسمان پر لیجائے ہیں
ف سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِّنْ تَصَبُّعٍ لِّسَبْعِ مَرَّاتٍ عَجْوَةٍ كَمْ تَصْرُفُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمِعْتُ
 وَلَا سَمِعْتُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات
 کچھ عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نہ کرے گا **ف** عجوہ ایک عمدہ قسم کچھور کی
 ہی مدینے میں

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِّنْ تَّصَدَّقَ بِعَدْلِ مَكْرَةٍ مِّنْ كَسْبِ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ
 قَدْ قَالَ اللَّهُ يَقْبَلُهَا بَيْنِيهِ تَصَدَّقَ بِهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يَنْبَغِي أَحَدُكُمْ فَلَوْهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْحَبْلِ
 بخاری میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی عنہ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دے گا کچھور کے برابر حلال روزی سے
 اور اللہ قبول بھی نہیں کرتا سوائے حلال کے سوا دیکھو خدا قبول فرماتا ہے رحمت کے دابنے ہاتھ سے پھر
 اوسکو بالا کرتا ہے دینے والے کے واسطے جسے تم اپنے پیچھے رکھو پالنے ہو بہان تک کہ اوس تھوڑی چیز
 کو بڑھاتا ہے کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے **ف** یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا میں دے تو
 اوسکا ثواب بحساب ہے اس حدیث سے کئی فائدہ معلوم ہو آدے کہ حرام مال سے اگر اکھون روٹی
 خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہیں کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لکھ روٹے
 برابر ہے اگر کسی نے بھی زیادہ قیسر سے یہ کہ مسلمان اللہ خرچے میں حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے

نفسیہ

بہت کا خیال نہ کرے

۵۸ **ہ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَضَى فَيَسْتَمِنُ مِنْ بَيْتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَايِضِ اللَّهِ كَانَتْ حُطُوطًا أَحَدُهُمَا حُطُوطُ حَبِيبَةٍ وَالْآخَرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً مُسْلِمٍ
روایت ہے ابو ہریرہؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کر کے اپنے گھر میں پاک ہوا پھر کسی مسجد
گیاں نماز فرض پڑھے کہ تو دود و دُک کا یہ حال ہو گا کہ ایک دُک سے گناہ بڑے گا دوسرے دُک سے

درجہ بلند ہو گا

۵۹ **خ** عِبَادَةُ بَنِ الصَّامِتِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَالْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَدَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّاءَ وَصَلَّى قَبِلَتْ صَلَاتُهُ
بخاری میں روایت ہے عبادہ بن صامتؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوئیے جاگا اور اپنے
لا الہ الا اللہ سے اللہم اغفر لی تک پڑھا اور کوئی دعا کی قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز تہجد بھی پڑھی
تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کہہ رہے ہوں کہ سوائے اللہ کے
کوئی لائق بندگی کے نہیں وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اوس کا سب ملک ہے کہ ہم اوس کو
سب تعریفیں ہیں اور وہ سب چیز کر سکتا ہے سب خویاں اللہ کو پاک ہے سب عبودیت ہے اور سب
بڑا بدون اوس کے مدد گناہ سے بچاؤ ہے بندگی پر طاقت اس کے بعد یوں امی میر اللہ جل جلالہ
۶۰ **ہ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّاءَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ آتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ عَفَرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ
جسے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کی فرض سنت مستحب بجا لایا پھر مسجد میں آیا پھر خطبہ سنا
اور چپکا میٹھا رہا تو اس کے گناہ بخش گئے اوس وقت سے پہلے جمعہ تک اور تین روزہ اور بھی زیادہ اور جو
خطبے کے وقت لنگریاں ٹالا کیا تو اوس سے بہرہ و کام کیا

۶۱ **ہ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّاءَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ كَمَا تَخْرُجُ مِنَ

فصلت در تہجد و وضو

تحت اظفارہ مسلمین ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ جس نے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اس کے تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں
 ۴۲ خ ابو ہریرہؓ من تَوَضَّاءَ فَلَيْسَ يَشْرُؤُ مِنْ اسْتِجْمَالِ بَخَارِي مِنْ رَوَايَتِ هِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَيْ جَو
 وضو کرے تو چاہی کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے تو چاہی کہ طاق سے لے لے تین لے

یا پنج با سات

۴۳ ف عثمان من تَوَضَّاءَ حَوْضِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَحَ رَكْعَتَيْنِ لَا يَجِدُ فِيهِمَا
 نَفْسُهُ عُفْرَةً مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ حِينَ تَوَضَّاءَ ثَلَاثًا بَخَارِي اور مسلمین روایت ہے حضرت
 عثمانؓ کے کہ حضرتؑ فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے یہ وضو کیا ہی پھر رکعت ہو کر رکعت
 حضور دل سے نماز پڑھے دل میں وہاں ہی خیال نہ کرے تو اس کے اگلے گناہ معاف ہو جاوے گا
 یہ حدیث اس وقت حضرتؑ فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرتؑ ایک دن ایک بار
 وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدو حق تعالیٰ نماز نہیں قبول کرتا پھر دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو
 دو ثواب ملتا ہے پھر تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ سب وضو کا طریقہ ہی ہے اور ان کے پیغمبروں کا
 ۴۴ خ سَمْعَلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رَجُلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لِحْيَتَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ بَخَارِي
 یہ روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ جو مجھے ضامن ہو اس کا جو اسکے دونوں پردہن میں
 جسے حرام کاری نہ کرے اور جو ضامن ہو اس کا جو دونوں چہرہ میں ہی لے لے زبان سے پھر وہ بولے
 عُيْبَتُ نَكْرَبِ حَرَامَ مَالٍ تَكْهَأُ بِي نَوْمِي اَوْ سَكَيْ دَائِي بِهَيْشَتِ كَا ضَامِنٍ هُوَ تَاهُونَ ف
 اگر گناہ انہیں دونوں مقام سے ہوئے ہیں جس نے انکو ر و کا ہشت کو پایا

۴۵ ف ابن عمر من جاء منكم الجمعة فليغتسل بَخَارِي اور مسلمین روایت ہے عبد اللہ
 بن عمرؓ کے کہ حضرتؑ فرمایا کہ جو جمعہ پاوے تو وہ نہناوے
 ۴۶ خ عثمان من جَهَّزَ حَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ بَخَارِي اور مسلمین روایت ہے حضرت عثمانؓ کے
 کہ حضرتؑ فرمایا کہ جو تنگی بے لشکر کا سامان درست کر دے تو اس کے لیے بہشت ہی ف

تو کہ ایک مقام تھا نام کے ملک میں دس بیسے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے اس لشکر کے سامان کرنے والے کو ہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے اسے لشکر کا سامان کر دیا چار سو اور اور دو ہزار اسلحہ فیاں راہ خدا میں حاضر کیں حضرت بہت راضی ہوئے اسلحہ فیکو اپنے دامن میں اچھالے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرور کر سکیگا

۴۶ **فَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْكُوفِيُّ مَنِ جَعَلَ عَائِشَةَ رَأْسَ سَيْلِ اللَّهِ فَقَدْ عَمَّا وَمَنْ خَلَفَ عَائِشَةَ رَفِئًا أَهْلَهُ خَيْرٌ فَقَدْ عَمَّا** بخاری اور مسلم میں زید بن خالدؓ کے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا میں لڑنے والے کا سامان درست کر دے تو بیشک وہ بھی غاری ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوروں کے گھر کی اچھی

۴۸ طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا بیسے غازی کے برابر ثواب پاوے گا **سَخَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَخَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ** بخاری اور ترمذی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے اسلحہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ لگاؤ کیا نہ راہ میں کسی سے جھگڑا تو گناہوں سے پاک ہو کر اپنے گھر کے برابر ثواب کی جگہ پر پید ہوا **عَافَ** حاجی کو اگر حج کی آہ میں لگا ہوئے پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی ہو

۴۹ **مَرْثُومُ بْنُ جَدْدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْخَدِّثِ وَهُوَ يَنْبَغِي أَنْهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ** مسلم میں روایت ہے ہی ہمرہ بن جندب اور ہمرہ بن شعبہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور وہ غائب ہو کر وہ جو وہی حدیث ہی تو وہ دو چیزوں میں سے ایک چیز ہو گا **ف** دو چیز ہیں یعنی مسیئہ کتاب اور مختار یا ابو ہریرہؓ جنہوں سے پیغمبرؐ کا

چہ تا دعویٰ کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک چیز ہو تھا وہ جس ناپاک نے حضرت پر جوڑی یا تہ بادوسیرا جوڑی تھا کہ اس چیز میں حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجہ کے اگر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہیں وہی تباہی حدیثیں نقل کیا کرتے ہیں جی کہ اصل نہیں جہاں کو لازم ہی کہ حدیث میں بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا بنائے جو حدیث کی معتبر کتابوں میں ہوا ہو سکتا ہے جیسے کہ یہ کتاب

مشارق الانوار ہی کہ کتب علماء اہل سنت ایک بہت صحیح لکھا جیتے ہیں۔

۷۰ **عمر عثمان** من جعفر بن عمر و ممة فله الحجة مسلم بن روايت ہی حضرت عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
 اور وہ کہ کو ان کہہ کر درشت کر دے اور اس کے لئے بہت ہی **ف** در و در تانک کو ان تھا کہ جی بن حضرت
 جی بن جی بن آسے تو وہاں بیٹھ پانی ہوا ہی اور اس کو پی لے لیا تھا اور وہ کہ کو ان بڑا گلیا تھا تو حضرت نے
 اس کے درشت کر دیئے وہ ایک پریش کا وغدہ کیا حضرت عثمان نے اس کو تڑا دیا
 ۷۱ **فرابو الدرداء** من حفظ عشر لایات من اول نبوة الکھف عصم من الدجال
 مسلم بن ابی الدرداء روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرے اس آیتین سورہ الکھف کے سب کے
 سورہ دجال کے ختم سے بجا

۷۲ **ابو ثابت بن الضحاک** من خلف اعملة غیر الاسلام کاذبا فهو کما قال بخاری
 مسلم بن روايت ہی ثابت بن الضحاک سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی
 جو وہی قسم کھا دے تو وہ دوسرا ہی ہو گیا جیسا او جیسے کہا **ف** ایسے جو چھوٹی قسم سطر کھا
 دے ایسے اگر ایسا لیا ہی کر اور ان تو وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا عیسائی ہو جیسے اس نے قسم
 کھا لی دیا ہی ہو گیا ایسا ہی ایسا ہی

۷۳ **ابن مسعود** من خلف علی مال امر مسلم بغیر تحفة لعلی اللہ وهو علیہ
 عثمان ثم قرأ علی بن ابی سہول اللہ اصبی اللہ علیہ والہ وسلم مصداقہ من کتاب
 اللہ ان الدین بسنة و بصدق اللہ و ایمان و حجة اولیاء اولیائک لا خلاف لہم فی
 الاخرة ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم ولا یرکبہم و لہم عذاب الیم بخاری و
 مسلم بن روايت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو حقائق کا مال نام نہ کرے گا
 خدا سے ملے گا اور وہ اس پر بہت غضبناک ہو گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہی اس کا
 کہا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی کتاب نہ ہے جو لوگوں کو درمیان اور پکار دے اور ان میں کھانک اور اس کا مال دینا
 لینے بن اون اگر کو ان خوات بن کچھ حصہ نہیں اور خداوند اسے ثابت کرے گا اور جو حق سے ان کی طرف

ابن عبد اللہ بن مسعود

۷۸ مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ خَرَجٍ مِنَ الطَّاعَةِ وَقَادَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مَبْنَةً جَاهِلِيَّةً
وَمَنْ قَاتَلَ نَحْتَ رَأْيَةٍ عَجْشَةٍ يَعْصِبُ يَعْصِبَةُ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً
فَقُتِلَ فَقَتْلُهُ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أَمْرٍ يَنْصُرُ بِرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَخْشَا مِنْ
مُؤْمِنِيهَا وَلَا يَنْفِي لِذِي عَهْدٍ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ مُسْلِمٌ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْثِي رِوَايَتِ هِيَ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مر گیا
تو کفر کی موت ہوا اور جو لڑا اندھا دہند جھنڈے کے تلے غصے ہوا اور دیکھے واسطے نہ خدا کے لیے لوگوں کو
کہا نکالا تو ہمارے واسطے نہ دیکھ کی تو ہمارے واسطے نہ خدا کے واسطے پھر وہ اس حالت میں مارا
گیا تو اس کا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے سستانی پر کر باندھ کر نکلا مارے ملک یا دہ کو نہ ایمان نہ
کو چھوڑا نہ قول والوں سے ایسے مطیع الاسلام لوگوں سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہی نہ میں اس کا
۷۹ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ دَخَلَ دَارَ ابْنِ سَفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْفَى السِّلَاحَ فَهُوَ
آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَى بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ بَخَّارِي أَوْ رَسُلٌ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَيْتِ
ہی کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں اُس رہا وہ پناہ میں ہی اور جسے
ہتھیار پھینک کر وہ پناہ میں ہی اور جسے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ میں ہی جب حضرت
دس ہزار کا شکریہ لیکر مکہ فتح کر نیکو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہوئے سے پہلے حضرت عباس کے
دیسے بسے ابوسفیان راہ میں مسلمان ہوئے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان اپنے
نام آورے کیو بہت چاہتا ہی کہہ ایسا کیجئے کہ میں اس کا نام ہو جائے حضرت نے مکی میں یہ فرمایا کہ جو
ابوسفیان کے گھر میں ہی وہ پناہ میں آیا

بیان غائب یحیٰن
تاریخ جماعت

۸۰ مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ دَعَى إِلَى الْهُدَى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ
ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَى إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ
لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا مُسْلِمٌ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْثِي رِوَايَتِ هِيَ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خلق کو
نیک کام کی طرف بلانے لگا تو اس کو ثواب ملے گا برابر اُن کے ثواب کے جو نیک کام میں اُس کے تابع

ہو گئے اور تباہی والی کا ثواب کرنے والوں کے ثواب کو نہ گھٹا دیگا یعنی دونوں کو پورا ثواب ملے گا یہ ہو گا کہ کچھ تباہی والی کو نیلے کچھ کرنے والوں کو اور جو گمراہی کی طرف لوگوں کو بلا دے تو اوس پر ادا نکالنا ہو گا جتنا اوس کے کہنا جائے والوں پر ہو گا اگر کہنے والی کا گناہ کرنے والوں کے گناہ کو نہیں گھٹا دیگا یعنی وہ نیکو برابر اور گناہ ہو گا

۸۱
مر ابوسمعیل بن عقیبہ بن عس وَاَلَا فُضِّلَ اِمْرَاۃُ مِنْ دَلَّ عَلٰی خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ قَاعِلِهِ مُسْلِمٌ
 ابوسمعیل انصاری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کہے جو نیکو بلا دے جو نیکو کرے
 والی کے برابر ثواب ملے گا **ف** مثلاً ایک شخص نے کسی کو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے
 جا لگا جتنا ثواب پڑھے والی کو ہو گا ادا نکالنا ہے والی کو ہو گا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کر کے کچھ
 کچھ کہیں سے دلا دے تو جتنا ثواب دے والی کو ہو گا ادا نکالنا ہے والی کو اس طرح سب نیک کام
ف اِبْنُ عَبَّاسٍ مِّنْ رَّأٰی مِنْ اَمْرِہٖ شَيْئًا يَّكْرَهُهُ فَلْيَصْبرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ مِّنْ قَارِقِ
 الْجَمَاعَةِ مَاتَ قَبْلَتْہٗ جَاهِلِیَّةً بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ جو اپنے مرد یا کوئی بڑی بات دیکھے تو اوس پر صبر کرے سو بیشک یہ مالک ہے کہ جو جماعت
 کو چھوڑے گا اور ہر گناہ تو اوس کے موٹ بطور کفر ہے **ف** یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی
 بیعت کی ہو تو اوس کے ظلم اور بری باتوں پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی ایک پر موقوف ہے پس

بھڑ ڈالنا کافروں کا کام ہے مسلمان کو ہرگز درست نہیں

۸۲
ف اِبْنُ عَبَّاسٍ مِّنْ رَّأٰی مِنْکُمْ رُؤْیًا فَلْيَقْصِرْہَا اَعْبَرْہَا لَہٗ کَانَ بِقَوْلِہٖ اَصْحَابِہٖ
 بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگوں
 جیسے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے میں اس کی تعبیر کروں

۸۳
مر ابوسعید بن مسعود مِّنْ رَّأٰی مِنْکُمْ مِّنْکُمْ اَفْلَحَ مَبْدِیْہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَلِیْسَ اِیْہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ
 فیعلیہ وَاٰلَہٗٓ اَصْحٰبُہٗ الْاٰیْمَانِ مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں میں
 بڑی بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اگر جو ہاتھ میں بگاڑ نہ

کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگوں کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو
 اوسکو دل میں بڑا جائے اور دل میں بڑا جانا بہت بُورہ ایمان ہی بعضے خلاف شرع کام کو اگر دل میں بھی
 بُرا بخانی تو اس میں کچھ بھی ایمان نہیں **ف** ایک بار مروان سے اپنی حکومت میں خطبہ عید کی نماز سے
 پہلے پڑھتا تو ایک شخص نے اسے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھتا ہی اوسنے
 کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نہ کرو لگا تو ابو سعید صحابی سے کہا کہ اس نے اوس حدیث پر عمل کیا جو
 حضرت سنی نے جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اسکو منع کر دیے اس حدیث سے صحت معلوم ہوا
 کہ سب مسلمانوں پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتوں سے لوگوں کو منع کریں خواہ کاتھہ
 خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علماء نے کہا ہی کہ ماہر سے روکنا حاکموں کا کام ہی زبان سے
 عالمن کا دل سے عوام خلقت کا

- ۱۵ **س**خ أَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ الْخَارِثِيُّ بْنُ رِئِیْحٍ مِّنْ رَّأْيِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ بَخَارِی مِنْ ابُو سَعِيدٍ
 اور قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اوس نے سچ مجھ کو دکھا
ف بعضے اوسکو واہی بتا ہی خواب نہ سمجھے اس واسطے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا
 ۱۶ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ مِّنْ رَّأْيِي فِي الْمَنَامِ قَسِيرَاتِي فِي الْقِطْعَةِ أَوْ لَكَأَمَّا رَأْيِي فِي الْقِطْعَةِ
 لَا يَمْتَلِ الشَّيْطَانُ بِي بَخَارِی اور مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے
 مجھ کو خواب میں دکھا تو وہ مجھ کو جاسگے دیکھے گا یا اوس نے مجھ کو جسے جاسگے دیکھا شیطان
 میری صورت نہیں بن سکتا **ف** اس حدیث کے راوی کو اس میں شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ
 مجھ کو جاسگے دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسے جاسگے دیکھا جاسگے دیکھے گا اس کے
 درمیان ایک یہ کہ قیامت میں دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کے زندگی تک تھی اب نہیں
 ۱۷ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ مِّنْ رَّأْيِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى أَنِ الشَّيْطَانُ لَا يَمْتَلِ بِي
 اور مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے
 مجھ کو خواب میں دکھا تو بیشک اوس نے دیکھا اس واسطے کہ شیطان مجھسا نہیں بن سکتا اور

بخاری میں یوں ہی کہ شیطان میری صورت نہیں بکھڑکاتا حضرت کو خواب میں دیکھنا

اسی طرح اور پیغمبروں کا سچ ہی اس میں کچھ شبہ نہیں

۸۸ مَرْسُلهٌ بِنُحَيْفٍ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ يَصْدُقُ بَلَّغَهُ اللَّهُ صَاحِبَ الشَّهَادَةِ

وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ سَلَّمَ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي مَسْهَلٍ بِنُحَيْفٍ كَيْفَ كُنْتُ فَرَمَا يَا كَرِيمَ جَوَاشِدُ سَبِيهِ شَهَادَتِ مَا لَيْكُ الْكَاسِبُ خَلَّ بِي تَوَاسَّلَ تَعَالَى أَوْ كُشِّهْدُ وَكَيْ مَرْتَبُونَ بِرَبِّهِمَا وَبِكَ أَرَجُ وَه

اپنے بستر پر مواہوف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہی

۸۹ مَرْأُوهُرُ بَرَّةٌ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْلَرًا فَأَمَّا هِيَ جَسْمٌ فَلَيْسَ قَلْبُهَا مِنْهُ أَوْ لَيْسَتْ كَلَرٌ

مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگوں سے مال مانگے جمع کر کے لئے اور

مالدار ہو سیکے واسطے نو ذہ مال اوسکے حق میں چکار یاں ہن دوزخ کی چاہے چکار یاں کم

کریے ہا پتہ فانی میں سوال کرنا درست ہی جمع کر کے واسطے نہیں

۹۰ مَرْصَفِيَّةٌ يَنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ مَنْ سَأَلَ عَمَّا فَالَكَ تَقْبَلُ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ كَلِمَةً مُسْلِمِينَ

روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بخومی یا فال دیکھے وہ ایک

کچھ نیک بد پوچھے نواد سیکے نماز چالیس رات تک قبول نہوگی ف غیب کی بات خدا کے

سوائی کوئی نہیں جانتا جسے بخومی یا مال یا شکوئے یا فال وایسے کچھ پوچھاوے ایمان میں خلل

۹۱ مَرْأُوهُرُ بَرَّةٌ مَنْ سَمِعَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوةٍ ثَلَاثِينَ وَحَمْدَ اللَّهِ ثَلَاثِينَ وَتَلْبِيزَ وَكَبَّرَ

اللَّهُ ثَلَاثًا وَتَلْبِيزَ ثَلَاثِينَ قِيلَ لَكَ سَعَةٌ وَسَعُونَ قَالَ تَمَامُ الْمَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَفَرْتُ لَهُ خَطَايَا وَارِثٌ

كَأَنْتَ مِثْلُ رَبِّكَ الْحَمْدُ مسلمان ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد

تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے تو یہ نیا نوے بار

ہوئے اور یہ کہہ کے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو

علی شئی قدير تو اس کے گناہ بخشے جاویں گے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہوں

خ ابوذرؓ و ابوہریرہؓ مَنْ سَلَّكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ
بخاری میں ابوذر و ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی
برکت سے اس پر بہشت کی راہ آسان کر دیگا **ف** یہ بہشت کی بنیاد ہی طالب علم اور دیندار
عالموں کے حق میں علم دین کی تفسیر حدیث فقہ ہی اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث میں کام آوے جسے علم صرف نحو
فصاحت بلاغت و وہ بھی علم دین میں داخل ہی جو نیت خالص ہو

مَرْصُومَةُ بَنِي الْأَكْوَعِ مَنْ سَلَ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا سَلِمَ بِنِ الْمَدِينَةِ الْكَرْمِ رَوَيْتُ هِيَ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کہ ہم پر تلوار کھینچے یعنی مسلمانوں پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہیں
مر ابوہریرہؓ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَلْتَمِسُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُكَلِّمْ لَارَادَ هَا اللَّهُ لَيْتَ قَاتَ
الْمَسْجِدَ لَمْ تَبْنِ لَهُذَا سَلِمَ بِنِ ابُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ هِيَ کہ حضرت نے فرمایا جو جسے کسی کو گم ہوئی
چیز مسجد میں تلاش کرنا ہی تو اس سے یوں کہ کہ خدا کے پیری چیز جو مسجد میں مسجد میں اسو اسے نہیں
بنیں کہ گم گئی چیز کو اس میں تلاش کیجئے **ف** یعنی مسجد میں عبادت کے واسطے ہیں دنیا کے کاموں کے
لئے نہیں

مَرْحُومٌ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ تَعَلَّمَهَا مِنْ بَعْدِهِ
مَنْ عَمِلَ بِهَا بَقِيَ مِنْ أَجْرِهَا مَنْ عَمِلَ بِهَا بَقِيَ مِنْ أَجْرِهَا رَوَيْتُ هِيَ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ
نکاحیہ اسلام میں اپنے طریقے کی تو اسکو اسکا ثواب ملےگا اور جو اس کے بعد اس طریقے کو لے جائے
اور اسکا ثواب بھی اسکو ملےگا بدون اس بات کے کہ اسکا ثواب کچھ کہے یعنی بدون اس کے علم و عہدہ
پورا ثواب ملےگا اور جو اسلام میں راہ نکاحیہ لے کر ہی طریقے کی تو اسکو اسکا گناہ ہوگا اور جو اس کے بعد
اس بری راہ پر چلے گئے اور نکاحیہ گناہ اسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ لوگ گناہوں سے
گہے یعنی بدون اس کے علم و عہدہ پورا عذاب ہوگا **ف** حضرت مسجد میں بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے
حضرت نے لوگوں سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمرؓ آئے بالیک انصاری صحابی آئے
اور بھی پھر درم آئے واسطے لایا جب لوگوں کے سینے اور نکلے دیکھا تو کوئی کھیر لایا کوئی کھجور کوئی مالخ

بناست علیہ السلام

امام ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اس پر بہشت کی راہ آسان کر دیگا

غرض محتاجوں کا ایسی طرح کام ہو گیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ کھالے او سکود دہر ثواب ہی
اسے کر لیا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس کی شریعت میں خوبی ثابت ہے
او سکود جو کوئی رواج دے گا تو او سکود نہایت ثواب ہی سببے خیرات کر لے گی خوبی حضرت نے فرمائی ہے
معلوم ہوئی اور حضرت عمرؓ سے او سوقت او سکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہیں کہ جسکی شریعت میں کچھ
اصل ثابت نہ ہو او سکود لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھ کر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نیکیاں بدعت

دلیل مکڑن

۹۹ مَرَأْسَةٌ مَنْ شَاءَ فَلْيَصْمِهِ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفِطِرْ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ مُسْلِمٍ مِنْ عَائِشَةَ صَدِ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشوریکے دن یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے
اور جو چاہے نہ رکھے **ف** اول عاشوریکاروزہ فرض تھا جب رمضان کاروزہ فرض ہوا تو عاشوریکار
نہایت مستحب ہے حدیث میں آیا ہے کہ او سکی روئے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں
۱۰۰ خَإِنْ عَمْسٍ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ مِنْهَا حَرَمًا فِي الْآخِرَةِ بخاری میں
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا میں شراب پئے گا اور بدو ن سوئے
مر جائے گا وہ آخرت میں بہشت کی شراب پی نصیب ہوگا

۱۰۱ مَرَأُسُ سَعِيدٍ مَنْ شَرِبَ اللَّيْلَةَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرِبْهُ رَسِيلاً فَرَدَّ أَوْ فَرَدَّ أَوْ لَسَّ فَرَدَّ
سلم بن ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں میں کوئی شراب پئے تو چاہے اکیلی
چتر کا پئے خواہ صرف میٹھے کا خواہ صرف پکئی کھجور کا خواہ فقط گدہ کھجور کا **ف** عرب کا دستور
تھا کہ کھجور کو چور کر کے بھگو رکھتے او سکا شیر پیتے اس کا نام بنید ہی سو حضرت نے دود و چیز
ملائے سے منع کیا او سب سے کہ دو کے پلنے سے نشہ جلد ہو جاتا ہے بعض علماء کے نزدیک مکروہ
ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک حلال اگر نشہ نہ کری تو حرام

۱۰۲ مَرَأُسُ سَلَمَةَ مَنْ شَرِبَ فِي إِيَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يَجُوزُ حُرْفِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ
سلم بن حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے سونے یا چاندی کے برتن میں پیا

اوسے اپنے بیٹ میں غٹ غٹ کر کے دوزخ کی آگ بھری **ف** چاندی سونپکار اور عورت کو دست بھی مرد کو نہیں اگر چہ لڑکا ہو پر چاندی سونپکے برتن میں کھانا پینا عورت مرد دونوں پر حرام ہے **ف** ابوہریرہؓ سے من شہد الجنان حتی یصلی علیہا قلہ قیراط و من شہدھا حتی تدفن قلہ قیراطان قبل و ما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین بخاری اور مسلم ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازہ پر آیا یہاں تک کہ نماز او سہرہ ہی تو اسکو قیراط بھر ثواب ہی اور جو حاضر رہا یہاں تک کہ دفن ہو چکا تو اسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگوں نے پوچھ

۱۰۳

یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بیٹے بھاڑ کے برابر

ص عبادۃ بن الصامیت من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار مسلم بن عبادہ بن صامیت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے اسکو دوزخ حرام کی

۱۰۴

ف عبادۃ بن الصامیت من شہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ وان محمد عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاھا الی مرتبہ وروح منہ والجنۃ حق والنار حق اذ خجلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل بخاری اور مسلم بن عبادہ بن صامیت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اکیلا ہی کوئی اور اسکا شریک نہیں اور گواہی دے کہ محمد اسکا بندہ ہی اور اسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسیٰ اللہ کا ہی اور اسکا پیغمبر اور اللہ کی بات ہے بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی بسنے صرف حکم خدا سے بنا اور اسکا کوئی باپ نہیں اور عیسیٰ اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ کج و نیک ہی خدا اسکو بہشت میں لیجا لگا کیسے ہی اوسکے کام ہوں **ف** یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہو وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اوسکے ہوں یا نہ خواہ حق تعالیٰ اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کر دے خواہ بقدر

نجات لگوان

گناہ و دوزخ میں بڑے بہشت میں باوہر ہر ایک مسلمان سے ادا دوزخ میں زمین کا آخرا سکون جات کلمی کی کہتے
 ۱۰۴ **ف** ابوہریرہؓ و ابو یوسفؓ من صام ثم مضان ثم اتبعه سنا من شوال كان كصيام الدهر
 مسلم میں ابوہریرہؓ اور ابو یوسفؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے رمضان کے روزے رکھے جس کے
 بعد چھ روزہ شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہیں تو اسے گویا برسوں کی زندگی ہو جائے گی۔
ف سبب اس کا یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شیخ میں ایک نیکی کا ثواب اس گنا

ہی تو پچیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہیں
 ۱۰۵ **ف** أبو سعيد من صام يوماً في سبيل الله بعد الله وجهه عن النار سبعين خيراً
 بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس کی راہ میں چھ دن ایک روزہ
 رکھیں گا خدا اسکو دوزخ سے شکر رسی راہ دور ڈالے گا

۱۰۸ **ف** أبو موسى من صلى بردين دخل الجنة بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ جو دو دن ٹہنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھے گا وہ بہشت میں جا جائے گا
ف فجر کو نیند غالب ہوتے ہے عصر کو خیرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہیں
 تو اس واسطے ان نمازوں کا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث میں نہیں نکلا کہ اس کے سوائے اور نماز کی حاجت
 نہیں اس واسطے کہ جب آدمی اپنے ایسے سخت وقت کی نماز پڑھے تو آسان وقت کی خواہ مخواہ ہی پڑھ سکے
 ۱۰۹ **ف** عن عثمان من صلى العشاء في جماعة فكأنما قام نصف الليل ومن صلى الصبح في جماعة
 فكأنما صلى الليل كله مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے عشا کی
 نماز جماعت پڑھی تو اسے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسے صبح کی نماز جماعت میں پڑھی
 تو اسے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی **ف** روایت ہے کہ حضرت ایک بار شب بیداری اور نماز
 تہجد کی خوبیاں فرماتے تھے اس میں بعض لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم محنتی لوگ ہیں دن بھر محنت
 مزدوری کر رہے ہیں ہم سے نہیں ہو سکتا کہ ہم شب بیداری کریں تو حضرت نے اس کے حق میں بعد نماز
 ۱۱۰ **ف** محمد بن عبد الله من صلى ركوة الصبح فهو في خيمة الله فلا يبلبثكم الله من

ذَمِّهِ لَشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذَمِّهِ يَشْتَرِ بِذَمِّهِ كُفْرًا لِكَلْبِهِ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
 مسلم بن حنبل بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان
 میں آگیا سو کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا نکو دہو نہ ہے کسی بات میں اپنی امان کے سبب سے بچے صبح کے نماز کو
 کسی طرح نہ چھوڑو وہ خدا کی امان میں ہی سو بیشک خدا جس کو اپنی پناہ دینے کے سبب دہو نہ دے گا ہی پکڑ
 لیتا ہی ہے اور کسا گھنگار کسی طرح بچ نہیں سکتا پھر اوسکو اوندھا موندھ کے بھل دوزخ میں ڈال دیتا
ف یعنی صبح نیت اور غفلت کا وقت ہی تھا و سوقت اوشہ کر نماز پڑھنا دلیل ہی اوسکی ہے امان
 کی اس واسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ میں لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والیکو دوزخ کا وعدہ کیا
 ۱۱۱ **مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ صَلَاتِهِ صَلَوةً كَرِيْمَةً فِيهَا يَا أَيُّهَا الْقُرْآنُ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ**
 مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جس میں الحمد کی سورت پڑھے
 سورہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی **ف** جب ابو ہریرہ نے یہ حدیث روایت کی تو کسی نے
 کہا کہ اگر ہم امام کے پیچھے ہوں تو الحمد کس طرح پڑھیں تو کہا اپنے دل میں پڑھ لیا کہ وہ سنے حضرت سے
 سنا ہی فرما سنے سچے کے حق فعلی فرماتا ہی کہ میں نماز کو اپنے اور اپنی بندگی کے سچ آؤ آؤ آؤ با شاہی
 سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے میری عزت و خیر خواہان
 کہیں اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی
 بآلک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک
 نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگے
 سو پاوے پھر جب کہتا ہی ابدنا البصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہیں
 تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے **ف**
 امام شافعی کہتے ہیں کہ الحمد پڑھنا نماز میں فرض ہی اسی حدیث کی دلیل ہے امام اعظم کی طرف سے
 یہ جواب ہے کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص نہ ہوتی
 اس کے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہو سکتی

جواب ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے

۱۱۲ خ انس من صلی صلوٰتہا واستقبل قللتنا واکل ذی یختاف ذلک المسلم الذی لہ
 ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا یخفی واللہ فی ذمۃ یحاری من انس شیعہ روایت ہی کہ حضرت
 فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا حلال کیا
 جانور کھا کر سودہ ایسا مسلمان ہی کہ جس کے واسطے اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ہی سوائے کا قول
 قرار نہ توڑے اور اس کی دی لمان میں بیٹے اور کو کچھ تکلیف نہ دے خدا کا قول نہ توڑے اور اس کے پناہ دے
 ہو بیگو چھٹروا یہ ہو اور نصاریٰ کی نماز میں رکوع نہیں قضا ہو گا اور ہی اور محسوس مسلمان کا
 حلال کیا جانور نہیں کھائے تو حسین ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا کچھ
 کھایا تو اسے سبے باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہو اب انکو رنج دیادیت نہیں
 ابو ہریرۃ من صلی علی واحدہ صلی اللہ علیہ عشرۃ مسلمین ابو ہریرۃ شیعہ روایت ہی کہ حضرت
 فرمایا کہ جو محمد پر ایک بار درود پڑھیں گا خدا اس پر دس بار رحمت کرے **گاف** درود پڑھنے کا ثواب صحابہ
 ہی اور حدیث میں حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتوں میں جب لوگ گرفتار ہوں گے تو میں ادل
 انکو بخاناؤ گا جو چھ پرہیز درود پڑھائے

۱۱۳ خ ابو ہریرۃ من صلی فی ثوب قلینا الف بین طرفیہ بخاری میں ابو ہریرۃ شیعہ روایت ہی
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسکو چاہیے کہ دونوں کھونٹ جدا کرے یعنی
 اگر لٹا کر ای تو ایک کھونٹ سے سر چھپا دے دوسرے کھونٹ کو تھمے ہون چڑھائے اسلے اور اگر چھوٹا کر لٹا ہو
 تو اسے سر ہی چھپا دے اور نماز پڑھے

۱۱۵ خ ام حبیبۃ من صلی فی یوم ثنی عشرۃ سجدۃ تطوعا میں لہ بیت فی الحجۃ بخاری میں
 حضرت ام حبیبہ شیعہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سجدہ نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اویسے
 بہشت میں کہرنا با جا **گاف** مراد ان رکعتوں سے رات دن کی معمولی سنتیں ہیں و فجر کی
 چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

۱۱۶ خ عثمان بن حصین من صلی قائما فہو افضل ومن صلی قاعدا لہ نصف اجر قائم
 ۱۱۷

۱۲۱ **و** سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ مِّنْ ظُلَمٍ قَدِ شَدِيدٍ مِنَ الْأَمْرِ طَوْفَهُ اللَّهُ مِنْ سَجْعِ
أَمْرِ هَذِهِ بَخَارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ مِّنْ عِيدٍ زَيْدٍ فِيهِ رَوَيْتُ هِيَ كَحَضْرَتِ بْنِ مَالِكٍ جَوْظُ لَمْ يَسِ بِالنَّبِيِّ هَجْرَ مِ
چین لیگا تو خدا او کیسے گلے سیرت طلق زمین کا طوق ڈالے گا

۱۲۲ **م**َرْثُوبَانُ مِّنْ عَادٍ مَّرِضًا لَمْ يَزَلْ فِي حَزْنَةٍ الْخَبَةِ مُسْلِمٌ مِّنْ ثَوْبَانٍ فِيهِ رَوَيْتُ هِيَ كَحَضْرَتِ بْنِ
فرمایا کہ جو بیمار کو پتے گا وہ ہمیشہ ہشت کے باغچے کے سب سے گھٹے کا **ف** بیمار کا جو چھنا مسلمان کا
حق کسی حضرت کی سنت ہی لازم پکڑی کہ بیمار کے پاس ٹھہرا بیٹھے زیادہ اوسکو نہ بگاڑا اور دعا کر کے جلاوا
خ النَّسِّ مِّنْ عَالٍ جَابِرِ بْنِ حَتْمٍ تَبْلُغًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَصَمَّ صَابِعَهُ
بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکوں کو اپنی ہون پائی گانی پالیگا یہاں تک
کہ وہ جو انکو پچھن تو قیامت میں وہ شخص آویگا میرے ساتھ اس طرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیاں
ملائی **ف** یعنی جسے انگلیاں پچھن ملی ہیں کچھ فرق نہیں دے ہے ہی لڑکوں کا پالنے والا بھی
قیامت میں میرے ساتھ ملا رہے گا زہے قسمت جسے لڑکوں کو بالاد اور حضرت سے ملا
۱۲۳ **ه**َرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِّنْ عَرَضٍ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْحِمْلِ طَيْبُ الرِّيحِ مُسْلِمٌ مِّنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبو دار گہاس یا پھول دبا جا دے سو اوسکو نہ ہیرے لیبو بے
اسو اسے کہ لہکا احسان ہی اور خوشبو دار چیز ہی **ف** یعنی خوشبو دار پھول کچھ بڑا احسان نہیں
کہ اوسکا عیوض دینا کچھ مشکل ہو یا عیوض نہ دے گا تو کھٹو کرے تو ایسی چیز کون رد کرے

۱۲۴ **ه**َرَّ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مِّنْ عِلَّةٍ الرَّقْبِيِّ تَوَرَّكَ فَلَبَسَ مِثْلًا مُسْلِمٌ مِّنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَوَيْتُ هِيَ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سکیے پھرا دسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہیں **ف** یعنی تیر لگانا
جہاد کا سبب ہی تو اسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی
۱۲۵ **خ**َالِثَةُ مِّنْ عَمَلٍ أَمْرًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهِيَ أَحَقُّ بَخَارِيٍّ مِّنْ حَضْرَتِ عَالِثَةَ فِيهِ رَوَيْتُ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہیں تو وہی مالکی کے لائق ہی ہے یعنی پھر
اوس زمین کا پانی ہی نہیں کر سکتا ہی

۱۲۲
سے بچنے کی نصیحت

۱۲۶ صِرَافَةٌ مِّنْ عَلَىٰ عَمَلٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ سَدُّ مُسْلِمٍ مِّنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ رِوَايَتُهَا
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہے اس حدیث
 بحث کا جزیرہ آخر کیا ہے جس میں یہ کام میں حضرت کا حکم ہو خواہ کبلا خواہ چہا وہ کام مردود ہے
 مسلمان محمد کی اسی پینا جائے

۱۲۷ اَبُو هُرَيْرَةَ مِّنْ عَدَا إِلَى السَّيِّدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ ثَلَاثًا عَشَرَ أَوْرَاقًا
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد میں آیا کرے گا تو
 خدا اوس کے واسطے ہبانی ضار کرے گا بہشت میں بر صبح شام

۲۸ صِرَافَةٌ مِّنْ عَمَلٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ سَدُّ مُسْلِمٍ مِّنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ رِوَايَتُهَا
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عیسائی یا یہودی یا مجوسی یا زرتشتی یا مانوی یا ہندی یا نسطوری یا یسائی یا سبائی یا جہا
 ایک بار حضرت بازار میں گئے ایک گھوڑی کے گھر میں تھوڑا سا ناسٹریڈا یا سبائی یا جہا
 اوس سے کہا کہ یا حضرت باقی یہ ایک گھوڑی حضرت نے فرمایا کہ یہ گھوڑی اور کون نہ کہے کہ سب
 لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغا بازی کری وہ کھائے وہ مسلمان نہیں
 صِرَافَةٌ مِّنْ عَمَلٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ سَدُّ مُسْلِمٍ مِّنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ رِوَايَتُهَا
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہی تو جسے اوس کے جو روٹ کے اور مال چھین گیا
 ۱۲۹ صِرَافَةٌ مِّنْ عَمَلٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ سَدُّ مُسْلِمٍ مِّنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ رِوَايَتُهَا
 ۱۳۰ اَبُو هُرَيْرَةَ مِّنْ عَمَلٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ سَدُّ مُسْلِمٍ مِّنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ رِوَايَتُهَا
 یَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْلِمٌ مِّنْ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ رِوَايَتُهَا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بہائی مسلمان کی شکل
 آسان کر دے دنیا کی شکلوں سے تو اللہ اوسکی شکل آسان کر دے گا قیامت کی شکلوں سے

۱۳۱ صِرَافَةٌ مِّنْ عَمَلٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ سَدُّ مُسْلِمٍ مِّنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ رِوَايَتُهَا
 اللہ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے اپنے
 کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہے ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے
 لڑتے ہیں نام کے واسطے لڑتے ہیں عزت کے واسطے لڑتے ہیں سوائے یہ خدا کی راہ کا

لڑنے والا کہ نہ ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ میں ہی
 ۱۳۳۲ خ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اَنَا حَبِیرٌ مِّنْ یُّوْسُفَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَّبَ بَخَارِی مِّنْ رَّوَايَتِی ابُو ہریرہؓ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے میں بہتر ہوں یونسؑ سے بہتر ہے وہ جو ٹاہنی **ف** اس حدیث کے مطلب
 ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئیں حضرت یونسؑ سے بہتر جانے لے یونسؑ کی سمجھے کہ حضرت یونسؑ اپنے قوم کی
 تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور سبے حکم خدا کے و مان سے چلیکے اور چھل سکے پٹ میں قید ہو
 تو میں اپنے صبر میں بہتر ہوں تو وہ شخص جو ٹاہنی اسواسطے کہ پیغمبرؐ کو ہی بہتر نہیں ہو سکتا
 دوسرا یہ مطلب کہ حضرت یونسؑ کو حضرت یونسؑ سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبروں سے افضل
 ہیں سوا اسکو حضرت نے ازراہ انکسار منع کیا یا حضرت اس بات سے ڈرے کہ مبادا ناذان لوگ مجھکو
 افضل کہتے کہتے کہیں یونسؑ کو برا نہ کہنے لگیں تو کا فر ہو جاوین جسے ہو دیوں نے حضرت موسیٰ کی
 بڑا بیان کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ کو برا کہا اور کا فر ہو گئے

۱۳۳۲
 کتاب
 مناقب

مَرْسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِّنْ قَالَ حَبِیرٌ لِّیَسْمَعَ الْمُؤَدِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِیکَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مَرْضِیْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِعَمَلِهِ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ
 دِینًا خَفِیرًا لَهُ دُئِبَةُ مُسْلِمٍ بِنِ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَّاصٍ شَیْءٌ رَوَايَتِی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مودن سے
 اذان سن کر یوں کہے میں بھی گوئی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی سب کے نہیں وہ اکیلا
 ہی کوئی اور شریک نہیں اور محمدؐ اللہ کا بندہ ہی اور اس کا رسول میں ہوں اللہ کی مالکی اور محمدؐ
 کی پیغمبری اور مسلمان کی دین سے نواہیکے گناہ بخشے جائیں گے

۱۳۳۲

خ حَابِرٌ مِّنْ قَالَ حَبِیرٌ لِّیَسْمَعَ الْبِذَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامَّةُ وَالصَّلَوةُ الْفَائِمَةُ
 ابْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْوَسِيلَةِ وَالْفَضِيلَةِ وَابْنِ عَمَّةٍ مَّقَامًا مَّحْمُودًا ابْنِ الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتُهُ
 یَوْمَ الْقِیَمَةِ بَخَارِی میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا
 یعنی اللہم سے وعدہ تک پڑھے تو اسکو قیامت میں میری شفاعت پہنچے یعنی حضرت اسکو
 بخشا دیں گے اس دعا کے یہ معنی کہ اے خدا اس پوری بیکار اور سدا رہنے والے نماز کی دعا

محمدؐ کو سید اور بڑائی پہنچاؤ سکھو سہا ہی مکان پر جسکا تو آدمی وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی ثواب کی تاثیر میں پوری ہی شد اس لیے والی نماز سے قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا و سب سے بہت میں بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا تشریح جب قیامت کی مصیبتوں میں لوگ گرفتار ہوں گی اور سب پیغمبر جواب دہ بن گئے کسی کی سفارش نہ کر سکیں اس وقت ہمارے حضرت در تک خدا کے سامنے سجدہ میں جائیں گے پھر لوگوں کو بخشنا ہوں گے

اسکا نام مقام محمود ہی

ابو ہریرہؓ مَن قَالَ حِينَ تَصْبِحُ وَحِينَ تُمْسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً لَنِيَّانِ أَحَدُهُمَا بِالْفَضْلِ فَمَا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور سلم بن ابو ہریرہؓ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جو صبح نام سبحان اللہ و بحمدہ سوا پڑھا کرے گا تو قیامت کے دن لڑی بہتر کوئی عبادت نہ لادے گا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اس کی طرح یا اسے کچھ بڑھ کے یعنی اس کے پڑھنے والے کے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ و بحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اس کے سوا ہی اور کوئی اس کے برابر نہیں سبحان اللہ کیا رہے ہی سبحان اللہ و بحمدہ پڑھنے کا

ابو ایوبؓ مَن قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَيَاةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اخْتَقَى أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِّنْ قُلْدِ اسْمِعِيلَ بخاری اور سلم بن ابو ایوبؓ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سبحانہ و تعالیٰ عشاء تک دس بار پڑھے گا تو اسکا ثواب اس کے برابر ہوگا جس نے چار غلام حضرت اسمعیلؑ کی آزاد کر کے دیے ہوں گے یا تو اس کے برابر نہین کوئی سوا خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا کسی کوئی اور سکا شریک نہیں اس کو بادشاہی ہی اور اسی کو سب خوبیاں اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی غلام کوئی ہو اس کے آزاد کرنے میں ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیلؑ کی اولاد ذات میں سب سے افضل ہے تو اس کے آزاد کرنے میں زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت اور حضرت اسمعیلؑ کی اولاد

یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی

احادیث فضائل
۱۳۵
نہیں

۱۳۷

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتب له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة وكانت له حررا من الشيطان يومه ذلك حتى ينسي ولم يات احدا افضل مما جاء به الا رجل عمل الترمي ومن قال سبحان الله و بحمده في يوم مائة مرة حط خطاياہ وان كانت مثل نبد الهمج بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایک دن سو بار پڑھے تو اسکو دس غلام آزاد کرے گئے برابر ثواب ملے گا اور نیکیاں اوسکے لئے لکھی جاویں گی اور سو بار ایمان اوسکی مٹائی جاویں گی اور اوس دن شام تک اسکو شیطان سے پناہ رہے گی اور اسیے بہتر کوئی نہیں مگر جسے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ و حمد کو ایک دن سو بار پڑھا کر بچا اوسکے گناہ جہیل ڈالے جاویں گے اگر چہ سمندر کے پھس برابر ہوں یعنی اگر چہ بہت ہوں معاف ہوں گے

صراط بن اشمم سے روایت ہے کہ قال لا اله الا الله وكفر بما يعبد من دون الله حرم ماله ودمه وحسابه على الله مسلم بن طارق بن شمس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے زبان سے لا الہ الا اللہ کہے اور جو غیر کہے خدا کے بوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اوسے انکار کرے تو اسکا مال اور خون حرام ہی اور اسکا حساب اللہ پر ہی ہے یعنی جو مسلمان ہو اور اسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اوسے مکر کیا ہو گا اسے بچے سکے واسطے تو خدا اسکو سچ لکھا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ پڑھنا ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہنا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو ماننا تھا اذہ براس حدیث کا مطلب نہیں کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے مسلمان ہی خواہ حضرت کو اور قیامت کو ماسے یا مانے اسوا سے کہ ایمان اسکا نام ہی کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی

خ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قام رمضان ايماننا واحساننا غفر الله ما تقدم من ذنوبنا

ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہی جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتوں میں نماز پڑھنا
خواہ ترویج خواہ اور نماز تو اس کے اگلے گناہ بخشے جاویں گے

۱۲۰ خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ
صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَرِوَايَةٌ اَلَا فُلَيْسِي مَنْ يَغْمُرُ
لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِخِجَارٍ مِنْ اَبُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
شَبَقَ قَدْرَيْنِ جَالِيًا وَرَمَى نَارًا بِهَا تَوَادَّ سَيِّئَاتُهُ وَغُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَرِوَايَةٌ اَلَا فُلَيْسِي
ثَوَابُ كَبِّهِ وَاسْطِ رَمَضَانَ كَبِّهِ رُزْءٌ رَسَخَ لَكَ تَوَادُّ سَيِّئَاتِهِ وَغُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَرِوَايَةٌ
جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث میں من قام لیلۃ القدر کی جگہ من یغمر لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی
لیکن مطلب دونوں کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی

۱۲۱ ہر ابو ہریرہ عن قیل فی ذلک ما لہ فهو شہید مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو اپنے مال کے ورے اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہے یہ حدیث
بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہوٹی اور ابو ہریرہ کی
طرف ایسی روایت کی نسبت خطا ہی کتاب کی تصانیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت ایک
شخص نے چوہا کو بار رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو میں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ اپنے مال کو نہ
پھرا دے نہ کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑی حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اس سے لڑ بھرا دے نہ کہا بھلا
اگر وہ سینے مار ڈالے حضرت نے فرمایا کہ تو شہید ہو گا پھرا دے نہ کہا کہ اگر میں اس کو مار ڈالوں حضرت
فرمایا کہ وہ ظالم تھا ورنہ ہو ا دوسرے حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو اپنے مال بچانے کے سبب سے
مارا جاوے وہ شہید ہی

۱۲۲ ہر ابو ہریرہ عن قیل فی سبیل اللہ فهو شہید ومن مات فی سبیل اللہ فهو شہید
ومن مات فی الطاعون فهو شہید ومن مات فی البطن فهو شہید ومن غرق
هو شہید مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں بیٹھے جہاد میں

بجائے جہاد

مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج میں اپنی موت مر گیا وہ شہید ہی اور جو دہان
 مر گیا وہ شہید ہی اور جو بیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور
 جو ڈوب گیا وہ شہید ہی **ف** مصباح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا
 کہ تم شہید کس کو جانتے ہو اصحاب نے عرض کی کہ جو راہ خدا میں مہذب ہو رہے اور مارا جاوے حضرت نے
 فرمایا تو میری امت کے شہید بہت ہو رہے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری
 حدیث میں فرمایا ہے کہ جو آگ میں جلے اور جس پر دیوار گر پڑے اور جو عورت کو لڑکھائیے ہو یا بے
 مہربانی اور جو ذات الجنب یعنی پانچجر کے درمے مرے اور جس کو سل کی بیماری ہو تو وہ بے بھی نہیں
 ہر خدا اعلیٰ رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ میں مارا جاوے لیکن ان لوگوں کو بھی شہید و نکلی طرح
 کچھ ثواب آخرت میں ملیگا اور مرتبہ بلند ہو گا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید درست نہیں
ف ابو قتادہؓ مَن قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَكْبَةٌ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہؓ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد میں کسی کافر کو مارے اور اس کے مارنے کے گواہ بھی
 ہوں تو اسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارے والا ہی **ف** امام اعظم کے مذہب میں
 قاتل اسباب کو اس وقت ہاد بگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک
 امام کا حکم کچھ شرط نہیں

سَخَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَنْ قَتَلَ مَعَ هَذَا الْمَرْجُوعِ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحًا تَوَجَّدَ مِنْ
 مَسِيرَةِ قَاتِلَيْهِ عَامًا بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قاتل فرار
 والیکو مار ڈالے گا وہ بہشت کی بونہ ہو لیکن اگر وہ بہشت کی خوشبو چالیں برسی راہ سے معلوم ہوتی ہے
ف معاہدہ درذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو مطیع الاسلام ہو اور امام نے اس کو بنا دی ہو
 اس کا قتل کرنا نہایت گناہ ہے قول کا توڑنا کسی طرح نہیں درست

مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَن قَتَلَ وَرَعَةً فِي أَوَّلِ صَرِيَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَ فِي الصَّرِيَةِ
 الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدَيْنِ الْأَوَّلَى دَانِ قَلَّتْهَا فِي الصَّرِيَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا

بَحْسَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ سَلَّمَ مِنْ ابُو هريره رَوَيْتُ هِيَ كَحَضْرَتِے فرمایا کہ جو مار ڈالے گا گرگٹ کو پھیلے مار
تو اسکو اتنا ثواب ہی اور جو اسکو دوسری بار میں مارے گا تو اسکو اتنا ثواب ہی مگر کھلی بار سے
کم اور جو تیسری بار میں مارے گا تو اسکو اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم **ف** یعنی اول بار
گرگٹ مارے گا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اس سے بھی کم گرگٹ نہ ہر دار جا نور اور موزی سے
تو جیسے موزی کو مارا تو اس سے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا جا ہے اور بخاری میں روایت
ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھا بنے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک
پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بد ذات کے مارنے میں ثواب ہی

ف ابُو هريره رَوَيْتُ عَنْ سَلَّمَ مِنْ ابُو هريره رَوَيْتُ هِيَ كَحَضْرَتِے فرمایا کہ اپنے غلام کو حرام کاری کا بدلہ
قال بخاری اور سلم بن ابو هريره رَوَيْتُ هِيَ كَحَضْرَتِے فرمایا کہ اپنے غلام کو حرام کاری کا بدلہ
عیب لگا دے گا تو قیامت کے دن اسکو کوڑے لگیں گے اور اگر اس سے حرام کاری کی ہوگی
نہ لگیں گے **ف** جو کسی کو حرام کا عیب لگا دے اور چار گواہ بلا شک سے تو حاکم اسکو آٹھ کوڑے
مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگا دے تو دنیا میں نہ مارا جاوے گا لیکن قیامت میں کوڑے کھاوے گا

ف ابُو مسعود عَقِبَةُ بْنُ عَمْرِوٍ وَالْأَنْصَارِيُّ مَنِ قَرَأَ بِأَلَايَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
۱۳۷ فی لَیْلَةٍ كَفَّ نَأَاهُ بخاری اور سلم بن عقبہ بن عمرو روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ
بقرہ کی نامی کی دو آیتیں پڑھے گا اسے اسے رسول سے آخر تک دو بے کفایت کرنی ہیں **ف**
یعنی سویتے دفن قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جیسے اسے رسول پڑھا تو کافی تھا
یا بجای تہجد کفایت کرتا ہی

ف الرِّبْعُ بِنْتُ مَعُوذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَتَصَوِّمَهُ وَمَنْ كَانَ
۱۳۸ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيَتَصَوِّمَهُ يَوْمَهُ بخاری اور سلم بن ربعی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسے صبح سے روزہ توڑا ہو تو با
دن کو نام کرے یعنی کچھ کھاوے **ف** فریش کیے میں عاشور بیکار روزہ رکھتے تھے حضرت

بھی رکھتے تھے جب مہینہ میں حضرت آیتہ تو عاشق کے روز کا حکم کیا لوگوں کو اور یہ حدیث فرمائی
بھڑکتی رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشق بیکار روزہ فرض نہ کرنا چاہتے تھے کہ آیتہ نے سنت
جائے اور بیٹھے نہ کہتے تھے

۱۳۹ **ف** ابوسعید من کان اعتکف فلیرجع الی معتکفه فانی رأیت هذه الليلة
وہا لینی اللیلۃ فی ماء و طین بخاری اور سلم بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو
اعتکاف سمجھا ہو وہ پھر اسے اپنے اعتکاف کے مقام پر سوئے مگر شب قدر کو خواب میں
دیکھا ہی اور چمکو دکھا دیا ہے کہ میں مسجد کرتا ہوں بانی اور میں نے اپنے شب قدر و ہرات میں
اس میں بانی برسکا اور میں کچھ میں مسجد کرتا ہوں صحیح بخاری میں اسکا پورا قصہ ابوسعید سے
ہوئے روایت ہے کہ ہم ایک سال رمضان میں شب قدر کے واسطے دسویں تاریخ سے اٹھویں
تک حضرت کے ساتھ مسجد میں اعتکاف کیے تھے تو حضرت نے میں کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر چمکو
معلوم ہوئی تھی سو میں پہلی لیلہ اپنی پہلی دسویں میں تلاش کرنے کو طاق راویوں میں اور میں نے خواب
میں شب قدر کو دیکھا ہے کہ بانی اور میں میں مسجد کرتا ہوں سو جسے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد میں
اگر اعتکاف کرے ابوسعید کہتے ہیں کہ اس وقت آسمان پر کہیں بلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بلی ہوئی اور
جہاں تک بانی رسالہ حضرت امیر کے تھے پھر حضرت ابوسعید کے چرخ میں ہمارے ہی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ شب قدر کیوں رات کو ہوئی تھی

۱۵ **ح** ابوہریرۃ من کان من عندہ مطلبہ لاجتہ من عرصۃ او یوم فلیکمل منہ الیوم
من قبل ان لا یكون دینا روا لا درہم انکان لہ عمل صالح اُخذ منہ بقدر مطلبہ
وان لم تکن لہ حسنات اُخذ من سننات صاحبہ فحل علیہ بخاری میں ابوسعید سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جس پر یہ مطلب ہو اسے بھائی مسلمان کا خواہ اسکی ابرو کا ہو یا کسی اور پر کا
یعنی جان مال کا تو جائے کہ آج اسے بخشا ہو اس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اسے
پاس ہوگی ضرور دیا اگر ظالم کچھ نیک کام ہوں گے تو اسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا جاوین گے

اور اگر ظالم کے کچھ بھی انکسار نہ ہو تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لا دے جاؤں گے
 بسے بھراؤں گناہوں کو لا دے تیرے واسطے دوزخ میں جا دیکھا ف گناہ دوسرے
 میں خدا کے گناہ اور بندہ کے گناہ سو خدا کے گناہ تو بے کر ہے با دیکھے فضل ہے معاف
 ہوئے ہیں اور بندہ کو لے لے گناہ ہے اور اس کے معنی نہیں معاف ہوئے تو جسکو قیامت کا درد ہوا
 لازم ہے کہ جبکہ قصور سے ہوں اور اسے معاف کر اسے خواہ منت عاجزی کر کے خواہ لاو یہ
 پیادہ کے اگر گھبراہٹ کسب کا جس لیا ہو یا کسی جو رسی کی ہو رشتہ کی ہو یا عابری سے کسی کا
 مال دیا ہو تو اسکو ہر گز اور اگر کسی کو مارا کو مارا ہو ہے عزت کیا ہو تو اسکو جس طرح ہو سکے راضی
 رہے گی کہ غنیمت جاسے ابھی اس کا علاج ممکن ہے قیامت میں کچھ دیر ہو سکے گی کہ وہ مال پاس
 ہو گا نہ اس حساب

میں سے کچھ بھی انکسار نہ ہو تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لا دے جاؤں گے

۱۵۱ **ف** ابو ہریرہؓ میں کانث الہ ارض فلیز رعا اور لیکن احاء فان ابی قلیمہ
 ارضہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہے وہ زمین
 کہیں کرے یا چاہے اسے بھائی مسلمان کو عاریت سے دے کہ وہ کہیں کرے سو اگر وہ عاریت سے
 تو ابی زمین کو رہے **ف** بخاری میں روایت ہے کہ حدیث کے لوگ زمین کو سوائے ہر
 اسے سب سے آدھائی جو چاہی ہر اسے بھرتا ہے وقت پہلے کہ وہ بھرتا تو حضرت اسے چاہی ہے
 منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا اب کہیں کرے یا مانگے پس باز میں کو بے کہیں کرے
 اسے سوائے ہر گز اور ہی مہرب **ف** صحیح امام اعظم کا اور امام شافعی اور ابی یوسف اور محمد بن زید
 سوائے ہر میں دینا درست ہے

۱۵۱

۱۵۲ **ح** ابن عمرؓ میں کانث حالفا فلیخلف باللہ اولی صحت بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
 ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو قسم کھا یا چاہے تو اللہ کی کھا وہ یا جس سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ سوا خدا کے کسی قسم نہیں درست نہ قرآن کی نہ اسے بیابان وادوں کی چنانچہ اور حدیث میں صاف منع کیا ہے
ف الترس من کان ذبح قبل الصلوۃ فلیعد بخاری اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ

۱۵۲

میں سے کچھ بھی انکسار نہ ہو تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لا دے جاؤں گے

باند ہے رہے حج کر کے اور تار سے اور جس کے پاس فرمائی ہو وہ عمرہ کر کے احرام کھول دے اسے
یہ حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھ سکے حج کر کے لیکن حضرت کے ساتھ فرمائی تھی تو حضرت عمر کے
احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اوتار دیا۔

۱۴۰ **و** ابوہریرہؓ من کان منکم ما دحا الخا ولا محالة فليقل احسب فلا نا والله
حسينه ولا اركب على الله احدا احسب كذا وكذا لان كان يعلم ذلك بخاري او مسلم
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جو کوئی اسے بھائی مسلمان کی ضرورت تعریف کیا جائے
تو وہ کہے کہ میں فلا سے لوگ مان کر تا ہوں اور خدا ہی او کو خوب جانتا ہے میں خدا کے پاس
کسکو سے عیب نہیں کہیں سنا محکمہ بگمان ہی کہ فلا نا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر دوس بات کو پہنچ جائے
ہو تو کہے **و** حضرت کے دو برابر ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرتؓ فرمایا کہ تو سے
اسے یا کسی گردن کاٹی دیتے وہ اپنی تعریف سن کر پھول جاگا اور ایک ہنر سمجھے گا تو خدا اس سے
ناخوش ہو گا پھر حضرتؓ یہ حدیث فرمائی اور تعریف کر نیکا طریقہ سکھا یا جسے اول تو تعریف کرنا سلیح
پھر نہیں پھر اگر تعریف کرنا ضرور جائے لیے اوس میں کچھ فائدہ دین کا ہے تو جو باطن اوس میں تھی
سچی ہوں انکو سلیح سے کہے کہ میرے گمان میں فلا نا شخص دیندار ہی سچا ہی ہی خوش آدمی ہی
دوستی میں پورا ہی آگے اللہ جائے کہ وہ کیا ہی اور دوسری حدیث میں ہوں آیا ہی کہ جسے
فاسق کی کوئی تعریف کر لائی تو خدا غضب میں آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ مرگنا
ہی اس دماغ میں اکثر لوگوں کی عادت ہی یہ فائدہ تعریف کر نیکی خصوصاً امیر و بزرگ کی صاحب
خوش آمد ہے کیا کیا ترافات بنا کر کہتے ہیں جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے
خواہ اچھی خواہ بری تو خوش آمدی کہتے ہیں ای سبحان اللہ کیا کہنا ہے یہ اسطو کو بھی نہ سمجھی
تھی ان چوٹی تعریفوں سے اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں اور امیر کی جو بگاڑ ہے ہیں
۱۴۱ **و** ابوہریرہؓ من کان منکم مصلیا بعد الجمعة فليصل بعد ذلك اسلم من ابوہریرہؓ
روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جو تم لوگوں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھا جائے تو جا رہے تعریف سنت پڑھے

۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

اور یہی غیب ہی عالم اعظم کا اور بعد جمیع کے چہرہ کھنوں کی یہی روایت آئی ہے
 ۱۶۲ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور جسے دن کا سب سے
 قیامت کا وقت کسی کام میں حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ ہو جسے ناقصہ فیصلہ کرے اور دوسرے
 جاسے کہ ایک بات ہو لے یا جب اسے

۱۶۳ حضرت فضالہ بن عسیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا
 سب سے پہلے کبریا پر ایمان دین سے لے کر عامی سب کے سب جابری قبول سب
 تو دن میں دو دن برابر جائیں اور اس طرح سب سے دو دن برابر ہوں مگر دن میں کوئی
 زیادہ ہو گا تو وہ سود ہی **ف** مصباح میں فضالہؓ سے روایت ہے کہ بیٹے خبر کی فتح میں سب
 کی جڑا ہل مارا اللہ کی کو ہل لی پھر جسے سب کے جوہرات کو ادا کھاڑا تو اسکا سونا اور زمین
 بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا سے یہ حال حضرت سے کہنا حضرت نے حدیث فرمائی

۱۶۴ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہو سکا وہ اسی پروردگار کے ساتھ ملو کر
 ۱۶۵ **ف** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہو سکا وہ اسی پروردگار کے ساتھ ملو کر

بُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْنِيْ رَحْمَةً وَمِنْ كَانَ بُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْنِيْ رَحْمَةً وَمِنْ كَانَ بُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْنِيْ رَحْمَةً وَمِنْ كَانَ بُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْنِيْ رَحْمَةً

۱۶۶ حضرت فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہو سکا وہ اسی پروردگار کے ساتھ ملو کر
 ۱۶۷ حضرت فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہو سکا وہ اسی پروردگار کے ساتھ ملو کر
 ۱۶۸ حضرت فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہو سکا وہ اسی پروردگار کے ساتھ ملو کر
 ۱۶۹ حضرت فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہو سکا وہ اسی پروردگار کے ساتھ ملو کر
 ۱۷۰ حضرت فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہو سکا وہ اسی پروردگار کے ساتھ ملو کر

بُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْنِيْ رَحْمَةً وَمِنْ كَانَ بُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْنِيْ رَحْمَةً وَمِنْ كَانَ بُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْنِيْ رَحْمَةً وَمِنْ كَانَ بُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْنِيْ رَحْمَةً

شریک خان کیا تو وہ دوزخ میں رہ گیا یعنی خود ہی کو مالک بنا لیا۔ پھر پستی ہی اور جو خدا کے کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا وہ شریک دوزخ میں ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ اور دوزخ میں جانے کے کیا سبب ہیں تب حضرت نے یہ حدیث منسرد فرمائی
 صرحا من لم یجد علیہ اقلیلس حقین ومن لم یجد اراہرا فلیکلس سراً وعل
 سلم میں جا بروئے سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جسکو دوزخ میں لے جائیں وہ اسکو دوزخ میں لے جائے اور جسکو نہ لے جائیں وہ اسکو دوزخ میں نہ لے جائے یہ جا جو کو فرمایا کہ جو احرام باندھے ہو تو موزا دار
 یا بجامہ نہ پہنے اور جسکو میرا ہوتا تو لا جا رہیں درست ہی لیکن موزے کو اور سے استحا کاٹ ڈالے
 کرشت یا کھل جائے

ح ابوہریرۃ من لم یدع قول الذمیر والعلم بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعاعہ
 وشرابہ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو روزہ میں بہتان کرنا اور
 جوئی دہائی تباہی بائیں چھوڑ دے اور اس کے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اس کے
 کھانے سے چھوڑ دے لیکن اگر وہ اس سے روئے نہ کرے تو روزہ رکھنے سے اس کو عذر ہے کہ وہی
 ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب وہی تباہی قول فعل کرنا یا نہ کھانے سے اس کے چھوڑ دینے
 سے وہ عذر حاصل ہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن فی لطف

خ ابوذر من مات من احمی لا یشرائے باللہ شدا دخل الجنة وان رنی وان من
 بخاری میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا جو میری امت سے اس طرح برہم گیا کہ خدا کے
 ساتھ کسی کو سا جی بھانا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہو گا اگرچہ حرام کاری اور جویری کی ہو
 ہے مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا یا بعد نماز کے بہشت
 میں جاوے گا یا نرا خدا کے فضل سے بہشت یا دگاف صورت نجات ہی خاتمہ بخیر جائے
 عائشہ من مات دعلکہ صہام صہام عنہ ولیہ بخاری اور سلم میں حضرت
 عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا جو شخص کہ مر جاوے اور اس پر دوزخ میں ہوں قصا نکر کا ہو

اور اس کی طرف سے اس کا وارث نہ ہو نہ یہ کہ **ف** ایام شافعی کا یہی مذہب اور امام اعظم کے
مذہب میں ہر روز کے چار صدقہ فطر کے برابر وارث ہر ایک کی طرف سے اور اگر بچہ یا عورت
اعظم کی اور حدیث و دلیل ہی

مراوہ ہریرہ من مایات و کونین و النور محمد بن یوسف یغزا و مایات علی شعبہ من
تفاق مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جو تم گناہ سے بچو گے تم کو بھی اللہ سے جہاد
کیا اور نہ بھی راہ خدا میں لڑائی میں کی تو وہ منافقوں کے و نیز یہ ہر مرفیع جو سب
مسلمان ہو گا وہ دین محمد کا علیہ السلام کا ہو گا ورنہ اس سے اللہ کے واسطے لڑے گا اور اگر سامان
ہو گا تو دل میں اللہ اس کا قصدر کھگا اور جو دل میں بھی جہاد کا بھی خیال نہ کرے گا معلوم ہو گا منافق
کی طرح اور اس کا ایمان زبانی ہی ایمان کامل نہیں

ف ابن مسعود من مایات و هو یذبح عن دون الله لئن اذجل النار
بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جو تم گناہ سے بچو گے تم کو بھی اللہ سے جہاد
کہ وہ بچاؤ تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اس کا شریک مانو تو وہ لاد و زخ میں گیا **ف** یعنی جو
خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے لے اور اس کو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ منافق
نہیں ہے

مر عتقان من مایات و هو یعلم ان لا اله الا الله و جعل الجنة اسم من حضرت عثمان
عظیہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جو تم گناہ سے بچو گے تم کو بھی اللہ سے جہاد
کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہاد کا مالک لافنی بند کی اور جو جسے اللہ وہ بہشت میں گیا **ف**
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو لوگ جو لوگ طاعت نہ تھے لہذا لا اله الا الله
کہتے ہیں اور بتو لگو برحق ہیں اولیاء و علی قرو و لگو عیدہ کرنی ہیں یہ طبیعت میں اور لگو نفع ضرر کا مختار
خاکر بکار نہ ہیں وہ مشرک ہیں جو مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں اضافہ
فرمایا کہ جو دل سے سوا خدا کے کسی کو مالک سمجھے لافنی نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہی اور

نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمان کا دم مارین ہوشہرہ کی بھی کریں تو لازم ہی مسلمان کو
 کہ جس زبان سے بولنا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے نبی محمدی مسلمان ہو
 ۱۷۷ صر اوہرہ من صبح منخہ عذات بصدقہ وراحت بصدقہ صوصحا وعبقروما
 ن علم من ابوہریرہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جو دو روز روزت باگاہے بائیکری کسیکو
 دو روزہ پہلے کر عاریت ابگا تو ہر روز اس کے صبح تا م کے دو روزہ کے بعد تھے کا تو اس
 دے دے واسے کہ ہوا کرے گا

۱۷۸ صر عن من نام عن حدیثہ من اللیل او عن شعی منہ فقرناہ ما بین صلوة الفجر و صلوة
 الظہر کنت لہ کا نماز آہ من اللیل سلم من عرفادوق سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا
 کہ جو اسے رات کے وظیفہ سے سو گیا یعنی نوب وظیفہ بعد کے سب قضا ہوا تو ہر اس کے
 صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اس کا ثواب ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا
 ہے اور سو فہن کرے جسے اس کا ثواب دے گئے گا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ قضا پڑھے کو بھی وقت پہنچ رہی

۱۷۹ صر عائشہ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ
 بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جسے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت
 کی وہ اسکو ادا کرے اور جسے نذر مانی ہو خدا سے لگا ہ کی سوا اسکو نکرے یعنی نذر
 اگر بوافق شیعہ کے ہو جسے عہدہ نماز روزہ حج تو اسکا ادا کرنا واجب ہی اور اگر خلاف
 شرع کی نذر اور ہمت مانی ہو جسے باآپ سے بولنا دعوت قبول کرنا قرون پر جہد سے
 نشان چڑانا و ان جراحان کرنا بر شہید کی چوٹی سے پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا
 تغیر کے نام سے رات بھر ایک یا دو سب کھر سے رہنا و ہول بجا کر رت جگا کرنا سبطیج اور
 خرافات کرنا سراسر خلاف شیعہ ہیں اول تو ان کاموں کی منت ماسبیہ اور اگر انکی منت
 مانی ہو تو ہر گز ہر گز نہ کرے

۴۵۱
مجلس ششم

مَرْخُولَهُ نَسْتُ حَكْمًا مِنْ تَزَلُّ مَدْلًا لَمْ يَكُنْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ شَيْءٍ مَا
خَلَقَ لَهُ بَصِيرَةٌ شَيْءٌ يَخْشَى رِجْلَيْهِ مِنْ مَذْبُوحِهِ ذَلِكَ سَلَّمَ مِنْ خَوْفِهِ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَهْ تَوَاضَعُ كَيْ تَمُوتَ بِرَبِّهِ وَغَابَ رُبُّهُ عَوْدَ بَيْتِ عِلْقٍ نَكَّ تَوَادُّسَ مَنَزَلٍ مِنْ كَوْنِ بَيْتِ وَفْتٍ نَكَّ
كُوِي حَبْرٍ صُرَّ رُزْهَمًا يَكِي كِي اس رَعَا بَيْتِ يَدِ بَيْتِ كِي مَن بِنَاهُ مَانِكَا هُون بُو سَبْدِ خَدَا كِي كَلَامِ كِي
جَسَلِ بِلَا رِي تَانِ بَرِي هَر بَرِي جَوَادِ كِي بِنَا ي وَفْتٍ اِيَكِ مَنَزَلٍ مَن اِيَكِ شَخْصٍ بَيْتِ كَا كِي بَرِي
مَحْمُوكِ كِي بُو بَيْتِ كَلَامَاتِ حَصْرٍ بَيْتِ يَدِ فَرَمَا

۸۱

ابو هريرة من شئني وهو صائم فاكل او شرب فليترك صومه فاما اطعمه
الله وسقاه بخاري اور سلم بن ابو هريرة روایت ہی کہ حضرت فرمایا جو روزہ دار ہو جائے
کچھ کھلیا یا پانی کیا تو وہ اپنا روزہ پورا کر لے لیجئے روزہ نہیں گیا خدا نے اس کو کھلا یا لایا
یعنی خائے اس کی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کرم ہی ہو جو کچھ ہر کس
عاشئہ من توفیق الحساب عدت بخاری اور سلم بن حضرت عائشہ سے روایت

۱۸۱

ای کہ حضرت فرمایا کہ جس حساب میں جھگڑا اڑا دس پر عذاب ہوا حضرت ایک بار فرمایا کہ
خدا نے جس بندے حساب کیا وہ عذاب میں گرفتار ہوا تو حضرت عائشہ سے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ خدا قرآن میں فرماتا ہی کہ جس تک لوگوں کے نامہ اعمال داسے نامہ میں ہونے آئے
بھی آسان حساب ہوگا اور آپ فرماتے ہیں کہ جس کا حساب ہوا وہ عذاب میں پڑا حضرت
فرمایا کہ نیکو لوگوں کے نامہ اعمال نقطہ کھلا دے جا دیں گے اور کچھ پوچھا جائے گا اگر جس
حساب میں جھگڑا اڑا لیے فلا نامہ کام کیوں کیا تھا اور فلا نامہ کام کیوں کیا تو وہ مقرر عذاب میں پڑا
یہ سب کچھ مال مال گنہگار ہی کیا طاقت ہی کہ جواب دہی کر سکیگا الہی عن حضرت مصطفیٰ ایکو حساب
میں نہ کرے جو محض اپنے کرم سے باز لگا تو آمین

۲۸۱

خ عمر بن یحییٰ علیہ السلام بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت
فرمایا کہ جس روزہ دار کو اس پر عذاب آئے تو وہ جسے سب سے کفار عرب کی عادت

نہی کہ مرتے وقت وصیت کرنے سے پہلے کہ ہلو خوب پرونا اور ہماری خوبان کرنا تو اسوے سے
حضرت نے فرمایا کہ نوحہ سے عذاب ہوتا ہی ہے جسے نوحہ کی صیت و نصبت کر جاوے اور دوسرا
مطلب کہ جسکے خاندان میں نوحہ کر کے روئنی عادت ہو اور وہ منع کرے تو اسکے مرتے کے
بعد جو اس پر نوحہ ہوگا تو اس پر اسکا عذاب ہوگا اس سے کہ وہ منع کرے پر قادر تھا کہ اس منع
کر گیا اور اگر بعد اس کے منع کر کے لوگ نہ مائے سے تو اسکا کچھ قصور نہیں اسوے سے کہ خدا عادل
ہی ایک کا گناہ دوسری گردن پر نہیں ڈالتا۔

۱۸۳۰ حضرت محمد بن محمد بن الرقی محمد بن الخیر مسلم بن خریض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو

بے نصیب ہو وہ سب خوبوں سے بی نصیب رہا ہے یعنی مسلمان کو لازم ہے کہ

زنی اختیار کرے اور اگر زنی نہیں تو کچھ بھی نہیں جو ہر بات میں سنجی کرے وہ آدمی نہیں نکلی

۱۸۳۱ حضرت ابو ہریرہؓ من بدخل الجنة یعمل بنوئس ولا یبکی شیاء ولا یقنی شیاء مسلم بن

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت میں جاویگا چین کرے گیاتے غم نہ بیگانہ کہی

کرتے گلے نہ جوابی اسکی مے کی یعنی سدا جان ہی رہے گا نہ باکبھی ہوگا نہ

۱۸۳۲ حضرت ابو ہریرہؓ من بدخل الجنة خیرا نصیب منہ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیرا دے پڑی کیا جائے ہی تو اس پر کچھ مصیبت ڈالنا نہیں

۱۸۳۳ مسلمان کو لازم ہے کہ مصیبت سے نہ گھبراے مصیبت کہ خدا کا غضب سے بچے اور سکون

خدا کا کرم جائے کہ مصیبت میں گناہ گئے ہیں درجے بلند ہوئے ہیں ہر دم خدا یاد آتا ہی آرام میں

اگر آدمی خدا کو بھولنا چاہی اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق میں بہتر ہوئی تو خدا سے مغفروں پر

۱۸۳۴ ہر نیک بندوں پر ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق میں اگر بھی ہوئے جائے ہی کہ اگر وہ لکھا جائے

ہیں تو اسکو آگ سے گلاسنے ہیں لیکن اس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کا فر ہوگا

۱۸۳۵ حضرت ابو ہریرہؓ من بدخل الجنة خیرا یفقه فی الدین بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے

ما خدا کو ہوئے اور اسکا گلہ کرے

۱۸۳۶

روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جسکے ہاتھ خدا نیکی کیا جا رہا ہے تو اسکو دین میں بوجہ دیتا ہے

شیرعت کا ہیدا و سیر کھولنا ہی

۱۸۷
مرأوه ربه من لیسو علی معبر لیسو علی اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن یستر مسلماً ستر اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه ورواہ
القضا عی ومن ستر علی اخیه مسلم بن ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جو محتاج

فرصد اور آسانی کرے گا تو خدا اور سیر دین اور دنیا میں آسانی کرے گا اور جو مسلمان کو کسے پہنا دے گا یا دیکھے غیب چھپا دے گا خدا دیکھے غیب میں اور دنیا میں چھپا دے گا اور خدا بندگی میں دیکھے جب تک بند ہے بھائی مسلمان کی مدد پر ہی اور قضا عی کی روایت میں یہاں ستر مسلمان کے ستر علی ہے

آیا ہی لیکن دونوں عبارت کا مطلب ایک ہی لفظ کا فرق ہی

۱۸۸
مجاہد من یصد الثنیۃ ثنیۃ الم ارفانہ یخط عنہ ما خط عن بنی اسرائیل مسلم
میں جا رہے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جو شخص نیلے پر چڑھ جاوے گا جسکا نام ثنیۃ المراری

اوسکے گناہ گناہ کے جاوے گی جسے گناہ بنی اسرائیل کے کہتے ہیں
حضرت ابوبکر مدینے سے ملے کہ جیلے راہ میں ایک شلا اس کے آیا جسکا نالہ المرام تھا وہاں کافر
مسلمانوں کے مارنے کے واسطے چھے بیٹھے تھے نبی حضرت فرمایا کہ جو اس نیلے پر چڑھے
وہ ہمارے واسطے چڑھ جاوے گا اوسکے گناہ معاف ہوں گے پھر یہ اصحاب اور چڑھ گئے
بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے وہ کو حکم ہوا تھا کہ کافروں
شہر کے دروازہ میں داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہوں اسی قصے کو حضرت یہاں یاد فرمایا
وَمَنِ اسْتَقْصَمَ مِیَّہ

۱۸۹
یہاں سے وہ حد میں شروع ہوئے جسکے سب سے زیادہ استقامت یعنی بوجہ کی لفظ
مرأوه ربه من اصبح منکم الیوم صائماً قال ابو بکر انا قال من تبع منکم الیوم
خارۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم منسکینا قال ابو بکر انا قال

اور تلواریسے اور سکومار کر اذیت کو منع اسباب آمانیہ حضرت سے اسکا اسباب سب محکم دیا
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانوں کے ملک میں ہے ان سے ڈرو کا قتل کرنا درست ہے
ف جَابِرُ بْنُ الْكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ أَذَى اللَّهُ وَمِنْ سُوْلِهِ بَخَارٍ اور مسلمین
 جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی جو کعب بن اشرف کو مار دے اس کے بیشک
 اور ایسے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اس کے رسول کو **ف** کعب بن اشرف ہر دیوں کا
 سر دار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی جو کرتا تھا کافر دیکھو حضرت کے
 خاتمہ لڑنے کے واسطے خوب دلاتا تھا اس واسطے حضرت نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن
 مسلمہ اور چند اصحاب اس کے قلعہ میں جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اسکو دم دیکر باہر لا
 پھر محمد بن مسلمہ نے اسکو سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس صبح سے
 معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کیے اور کافلو کرنا واجب ہے
 ۱۹۳ **م** رَأْسُ مَنْ يَأْخُذُ مِمَّنْ هَذَا قَتْلُ يَأْخُذُ حَقَّهُ يَعْنِي سَبْقًا وَأَحَدَهُ أَبُو حَنَانَةَ
 قالہ یوم اُحُدِ سلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھے تلوار لیگا اسکو
 وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے مجھے خوب لڑے پھر اس تلوار کو اود جانے لے لیا یہ حضرت
 حنک احد میں دریا تھا **ف** جب اُحد میں لڑائی سخت بڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ میں
 لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگوں نے اٹھلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے
 جو خوب لڑے اس نے تلوار جانے لے حضرت نے لیکر دو وزن صفوئے نیک اندر میزب سے لے
 لے اور اکر لے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس جال کو خدا سوا کچھ دے اور کہیں دوست نہیں رکھنا
 پھر اود جانے لے خوب تلوار کی یہاں تک کہ لڑائی آخر ہوئی
 ۱۹۳ **م** رَأْسُ مَنْ يَأْخُذُ مِمَّنْ هَذَا قَتْلُ يَأْخُذُ حَقَّهُ يَعْنِي سَبْقًا وَأَحَدَهُ أَبُو حَنَانَةَ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کوئی ہی جو کافر دین کو ہمارے اوپر سے ہٹا دے یہ حضرت
 سات بار فرمایا جنگ احد میں **ف** اُحد ایک پہاڑی مدینے سے تین کوس دامن حضرت کے

لڑائی ہوئی شہد کین مکر تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے سچا سچ تبرائے لڑوں کا
عبداللہ بن جبر کو سہ ہزار کیا اقد یہاں تک گھائی پڑاؤ کو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہاں سے
نہ بیٹو بھرا لائی ہوئے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کا فرو کیا اسباب لوٹے گئے تبرائے لڑوں
بھی ارادہ لوٹ سکا کیا عبداللہ بن جبر نے منع کیا کہ ہکو یہاں سے ہلنیکا حکم نہیں لوگوں نے
نما نا لوٹ میں بڑے ناکا خالی ہو گیا خالد بن ولید اور سوقت تک مسلمان ہوئے سچے اور سچے
ناکے سے لڑا اسلام پر گیسٹ لڑائی لگو گئی حضرت پر کا فرو کیا هجوم ہوا بیانی اور درخت
سارک زخمی ہوا انکے دانتوں پر پھر لگا کر گئے اور سوقت حضرت فرمایا کہ جو ہمارے اور ہے
کا فرو لگو ہٹاؤ وہ وہ ہشت پاؤ ایک صحابی نکلے اور کا فروں سے لڑ کر شہید ہوئے
جو کا فرو لگو ہجوم ہوا بھر حضرت فرمایا کہ جو انکو ہٹاؤ وہ وہ ہشت پاؤ دوسری صحابی
اور لڑ کر شہید ہو اسبطر سات بار حضرت فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر
ہو گئی اسے نعمت ہوئی جو حضرت پر ہوا ہوئے

سخ عثمان من یستوی بدو ومہ فیكون دلوہ فیھا لک لاء المسلمین بخاری
حضرت عثمان نے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ کون ہی کہہ دے کہ انکو مول لڑے پھر
اوسکا ڈول اس کو سے میں ایسا ہو جسے اور مسلمانوں کے ڈول سے مول لیکر اوسکو خدا کی
راہ میں وقف کر دے اپنی ملکیت سے کہے حضرت جب انکے سے دے میں آئے
تو زبان سوا ایک کو ہی کے بیہانی نہ تھا سو وہ گواہ لگا تھا حضرت فرمایا کہ جو اس کو ہی
کو صاف کر آؤ اسکو ہشت ملکا حضرت عثمان نے ایسا مال لگا کر اوسکو صاف کر دیا پھر جب
طیار ہوا تو کا فروں نے مسلمانوں کو بائی پھر سے ر د کا تب حضرت اوسکے مول لئے کو فرمایا
تو حضرت عثمان نے آئمہ ہزار اور ایک روایت میں پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ میں اوسکو
وقف کر دیا

ف الس من بنظر لما صنع ابو جھل قالہ یوم بدیر فاطلق لہ اب مسعود

۱۹۵

۱۹۶

۱۶۶ صَاسُّ اِنَّ اِذَا هُنَّ اُنْتَبِیْنَ وَ اِنَّهٗ مَاتَ فِی الْمَدِیْنَةِ وَ اِنَّهٗ لَطَیْفٌ بَیْنَ نَکِحَاتٍ

۱۶۷ صَاعَةً فِی الْجَنَّةِ سلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہنکھار ابراہیم میرا بیٹا ہے
شہر خوارگ میں رہا اور اسکے واسطے دو دایمان ہیں بہشت میں خود وہ بلائی کی مدت کو
پورا کرتے ہیں **ف** حضرت ابراہیم انہوں میں سال بھر ہی کے حضرت سے کہ حرم سے چمکا
مارہ قوطیہ نام خانبہا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر مر گئے شاید لڑکی شبہ کرنا کہ نمبر
کا بیٹا حرم سے کیا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقبرہ میں بیٹھا ہی اور خدا کے نزدیک
ادسکا انسا رہے ہی کہ بہشت میں اسکو دایمان خود وہ بلائی ہیں

۲۰۰ **س** اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ اِذَا هُنَّ اُنْتَبِیْنَ اَمَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْعَصْرَةُ وَالْقُدْرَةُ اَبُو هُرَيْرَةَ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام اپنے باپ کو دیکھیں گے
کہ اس پر خاک دھول پڑی ہے سیاہی اور کولہ سی ہی **ف** بخاری میں ایک اور واقعہ دون
ہی کہ جب قیامت میں حضرت ابراہیم اپنے باپ کو چمکا اور نام مشہور ہی عذاب میں گرفتار
دیکھیں گے تو کہیں گے کیوں سے نہ کہا تھا کہ ت پرستی مگر میرا کہنا مان تو ہے نہ مانا آؤ
لہجہ جو ہوا سو ہوا اب میں تمہارا کہنا مانوں گاتب حضرت ابراہیم جناب الہی میں عرض
کریں گے کہ اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہی کہ میں تجھکو قیامت میں نصیحت
نکروں گا اور اس کے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے باپ کا یہ حال ہی خدا فرما لگا کہ بہشت
کو کافروں پر حرام کر چکا ہے یہ ممکن نہیں کہ یہ دوزخ سے سکل بہشت میں جاوے پھر حضرت
ابراہیم کو کم ہوگا کہ اسے مانوں کے سئلے دیکھو تو دیکھیں گے کہ آؤ خاک آلودہ جانور ہو گیا
بھرفرشتے اور سکلے بلونکو بکر گسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیں گے یعنی تبدیل صورت کے
عارضہ دور ہوئی کہ کوئی اسکو نہ پہچانے گا اس حدیث سے صفات معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے مانا نہیں
کیہ کام نہ آوے گا سبحان اللہ چمکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا خود وہ دوزخ میں پڑے

۲۰۱ **ف** عَالَمَةٌ اِنَّ اَبْعَضَ الرَّجَالِ اِلَى اللّٰهِ اَلَّذِیْ اَلْخَصْمُ نَخَارِیْ اَوْرَ سَلَمُ بِنِ حَضَرِ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کا جہاد
 مرحا بر ان اللہ یضع عمرہ عنہ کل الباء لیس یضع سوا باہ فاد باہر منہ منزلة اعظم
 فیتہ عنی الحد ہر مقول فقلت لکذا اولکذا مقول ما ضعف شتا عنی واحد ہر
 مقول انما ترکہ حتی فرقت بینہ و بین امراءہ فید بینہ منہ مقول نعم انت
 مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر شیطان اپنا تخت پائی پر رکھتا ہے جہاں
 لشکر و کوعالم میں فساد کرے گا لیکن یہاں ہی ہوا اس سے غریب ہے کہ وہ قریب وہ ہوتا ہی جو
 بڑا فساد دے اسے کوئی شیطان لڑ نہیں دے اگر کہتا ہے کہ میں نے فلا فلا نام کا میں نے فلا
 چوری کر دی فلا نیکو شہید ہوا ہی تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے لکھ لکھ بھی نہیں لکھا تو کوئی
 کہتا ہے کہ میں نے فلا نیکو چھوڑا یہاں تک کہ خدا ہی کہتا ہے اسے اس میں اور اس کی جوار و زمین اور اس کو
 اسے پاس کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ان تو سب بڑا کام لکھا ہی تو مرا بہت سیارا ہی
 جو ر و طاوند کی خدا ہی میں بڑے بڑے فلا وہیں ایک تو اول دہونا تو قوت ہوا اور اس کے اگر اول
 ہو ہی تو خیرام سے ہو ہی تو سب بڑے کئی پہلی اسو اسے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہی سنا تو کو
 اس میں احتیاط لازم ہی ایسا نہ ہو کہ غصی میں اطلاق یا دوسکے ناسد کو ہی اور بات سونہ کے محل
 اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو

ابو موسیٰ الأشعریؓ ان ابواب الجنة تحت ظلال الشجر جباری
 اور مسلم بن ابی موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص کے دروازے تینوں اولادوں کے
 جہان میں ہے **ف** یہ راہ خدا میں لڑنے والوں کو اور شہید و کوشاںات ہی کے علیہ
 دین کے واسطے راہ خدا میں اپنی جان قربان کرے ہی کنوں نہ بہشت پاؤں
 مرسلین ان انی و ابائک فی النار قال لرجل سألہ انی انی سلم میں اللہ سے روایت ہے
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا لہجہ بدلتی ہے لیکن ہی ایک آدمی نے پہلے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے
 تب حضرت نے فرمایا **ف** اس آدمی نے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ میں ہے

جب وہ غلبن ہو کر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونوں دوست خدائیں
 ہیں تاکہ اوس کے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ بون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو میں
 کیا چیز ہوں سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کیا قرآن کو
 مغفرت نہیں بعض احادیث میں آیا ہے کہ حضرت کی خاطر یہ حضرت کے والدین کو حق تعالیٰ نے
 فراموش نہ کیا سو بے ایمان لایے لیکن محدثین کے نزدیک یہ احادیث معتبر نہیں اسلام
 مرا بی محمد ان احب الی اللہ وکمل الی اللہ وعبداً للرحمن مسلم بن عبد اللہ بن عمر
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے ماموں میں بہت پیارا نام اللہ ہے نزدیک عبد اللہ اور
 عبد الرحمن ہی **ف** یہ نام مقبول اس واسطے ہوئے کہ ان میں اپنی بندگی اور خدا کی خدائی کا
 اقرار ہے اور عبد الباقی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہیں خدا کی بندگی چھوڑنے کے بندھا
 بندہ ہونا ایماندار کو لائق نہیں

۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

۴۴
ق ابوہریرہؓ ان الحدیث اذا قام یصلی جاء الشیطان فلیس علیہ حتی
 لا یدری کما یصلی فان وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدة ثانیة وهو جالس بخاری

اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے
 کہ نہ ہوتا ہی تو شیطان اوس کے پاس آتا ہی بھر اوس پر دو کا ڈال دیا ہی یہاں تک کہ اوس کو
 نہیں یاد رہتا کہ کی رکعتیں پڑھیں تو جسکو ایسا ہو گا اُس پر وہ سے سے سو کے دو سجد کرے

۴۵
ق ابن مسعودؓ ان احدکم یجمع حلقة فی یصلی اربعین یوما ثم
 یكون علقه مثل ذلک ثم یكون مضغہ مثل ذلک ثم یسئل اللہ علیہ المات
 فیخرج فیہ الروح ویومر ما راج کلمات ینکب برزقہ واحلہ وعلمہ وشفیہ او
 یسجد قولہ الذی لا الہ غیرہ ان احدکم یعمل یعمل اهل الجنة حتی یموت یسئلہ
 وینہا الا ذراع فیسئل علیہ الکتاب فعمل یعمل اهل النار قد خلجوا وان احدکم یعمل یعمل اهل
 النار حتی یموت یسئلہ وینہا الا ذراع فیسئل علیہ الکتاب فعمل یعمل اهل الجنة قد خلجوا بخاری اور

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوس کے
 مائے پیت میں چالیس دن جمع رہتا ہی پھر چالیس دن لوٹو کی پہلی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن
 کوشت کی ٹوٹی ہوئی جاتا ہی پھر ذرا اوس کی طرف فرستے کو ہینچا ہی دیا اوس میں روح ہونگیا ہی اور
 جا رہا تو نکلا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوس کی روزی لکھا ہی ہے محتاج ہوگا یا مالدار اور اوس کی عمر لکھا ہی
 کہ کتنا جھگڑا اور اوس کے عمل لکھا ہی کہ کیا کیا کرے گا اور یہ لکھا ہی کہ تک سخت ہشتی ہوگا یا بہت
 دوزخی ہوگا سو میں قسم کھاتا ہوں اوس کی جسے سوا کوئی معبود نہیں کہ جسک تم لوگوں میں سے
 کوئی ہشتیوں کے کام لکھا کر مائی یہاں تک کہ اوس میں اور بہت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جائے
 جسے بہت قریب ہو جاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اور غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخ میں جسے کام
 کرے گا لکھا ہی پھر دوزخ میں جاتا ہی اور مقرر کوئی آدمی نہ ہوگا جو دوزخ میں کام لکھا کر مائی یہاں تک
 کہ دوزخ میں اور او میں موائی ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اور

غالب ہوتا ہی سو ہشتون کے کام کرنے لگتا ہی پھر ہشت بن جاتا ہی **ف** اس حدیث میں
 انسان کی ابتدا آٹھ اور تقدیر کا بیان ہی عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا نہیں سمجھ سکتے
 اسکے تو سمجھنے کو بہت علم اور صاف دہن چاہئے لیکن اتنا دریافت کیا جائے کہ جب جائے
 نہ اضر ہو کوئی ایسی عبادت اور بندگی پر کھنڈ نہ کرے اسوا سیکے کہ خالص حال کیا معلوم ہے
 کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو بعضی روز بھی بخانا جائے شاید کہ مرنے وقت اسکا خاندان بخیر
 بعضے ناذان کہتے ہیں کہ جب جائے پر بات رہی تو جو الی میں عیش کر لیا جائے بعضی میں
 تو برکھن کے سو یہ شیطان نے اونکو دھوکا دیا ہی اسوا سیکے کہ بعضی تک جسے کا
 کہاں ہے بعض براست بدحوالی میں موت آجائے بلکہ ہر دم موت سے پر کھڑی ہندی
 عاقل آدمی اگر غور کرے تو اونکو کسی وقت جدایے عامل ہونا لازم نہیں اسوا سیکے کہ
 مسرور و شاد ہیں نفس نفس دہیں بود و ابی اسے گرم سے ہو کہ نفس اور ہر طرف
 حال سے نکال اور ہمارا خاندان بھر کر آئیں

۲۰۸

خ ابن عباس ان احق ما اخذتم علیہ اخر اکتاب اللہ جاری میں حدیث
 بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا میں کا مون پر غم مزدوری سے لیتے ہو تو زمانہ کی
 مزدوری لےنا اور بے زیادہ تر باقی ہی **ف** حضرت کے اصحاب ایک گاؤں میں
 گئے کہ کسی نے انکی عیافت کی اونکے زمدار کو اسنے کا اہوا بہرہ کی اراہ ہوا
 تو وہ لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم میں کسیکو سزا ہو تو اسکو چاہے ابو سعید خدری کی
 کہا کہ نال ہو کہ سزا ہی بھر کر لے ہم یہ ہیں کے ہم نے ہماری صاف کی میں کہ ہر بخا وعدہ
 ٹھرا ابو سعید احمد او سر بری وہ فوراً اچھا ہو گیا میں کہ اسنے بعضے اصحاب کے اونکے
 کھانے میں نال کیا اور قرآن پر سخت لیا دست بخانا حضرت کے رو پر دیکھ نصہ کہا خیر
 فرمایا کہ سنئے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لیا زیادہ زردست ہی ان کہ یو میں ہمارا بھی حصہ لگاؤ
 پھر حضرت نے فرمایا کہ مگر بھلا معلوم ہو گیا کہ احمد صاحب کا مسرور ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

محتاجوں کو کھلائے سبچے اور نیکے ساتھ کیا اور کافروں نے راہ میں دغا سے اور کوشش سے
 کیا شہدوں نے بعد شہادت کے حد ایسے عرض کیا کہ ہمارے خیر حضرت کو پہنچا دو تو پھر سب
 یہ نصرت حضرت کے کہا تب حضرت نے یہ حدیث اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز ان کافروں پر درود
 ۲۱۲ **ق** جَابِرُ ابْنِ أَخُوْفٍ مَا أَحَافَ عَلَى أَمْنِي عَلَى قَوْمٍ لَوْ جِئْتَهُمْ فِي سِلَاحٍ
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ راجح ہے کہ جھکنا اپنی امت پر اور لگا ہی قوم لو طے کے کام

کا ہے تو آپ ماری کا امت میں برادر ہی **ف** ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں ہے
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم غلام کرے تو کہو تود و لون کو طے و دل کو

۲۱۳ **ق** هَذَا أَبُو سَعِيدٍ رَأَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ عَدَا مَا شَعَلَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَنِي نَعْلٍ فِي مَاءٍ مِنْ
 حِوَارِ كَعْلَةٍ فِي مَسْجِدٍ مِنْ بَنِي سَعِيدٍ هِيَ رَوَايَةُ هِيَ كَرِيبَةُ هِيَ كَرِيبَةُ
 سب دوزخوں کے وہ شخص ہو گا کہ دو آگ کی جوتیاں پہنے ہو گا جس سے بھجا دے گا
 ہاتھ کی طرح جو تون کی کر می کے **ق** ابھی یہاں دوزخ کا کتراؤ ملتا عذاب یہ ہی سخت
 عذاب کہ اسی پر قیاس کیا جائے

۲۱۴ **ق** هَذَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ عَدَا مَا شَعَلَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَنِي نَعْلٍ فِي مَاءٍ مِنْ
 مَعْنَى فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمْنَيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمْنَيْتَ وَجِئْتَهُ
 معنی یہاں ابو ہریرہ ہنسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفرغہ لوگوں میں کم سے
 کم کہشتی کا یہ مہر ہو گا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ اے مانگ جو تیری آرزو ہو سو عیدہ مانگے گا
 بھر دے گی بار بار سے گا پھر خدا فرما کہیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ یان مانگ چکا جتنا چھو
 مانگنا تھا پھر اوس سے فرما کہیگا کہ بے رہے چھو دیا جتنا تو سے مانگا ملے اور کے ساتھ اور تنہا
 اور بھی **ق** ابھی یہاں دوزخ کا کتراؤ ملتا عذاب یہ ہی سخت
 مری والو کہ خدا ہی جاسے کہ کیا کیا کرے

ق هَذَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ عَدَا مَا شَعَلَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَنِي نَعْلٍ فِي مَاءٍ مِنْ
 مَعْنَى فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمْنَيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمْنَيْتَ وَجِئْتَهُ

ذَكَرَهُ أَفَلَيْتِي وَأَخْصَرَهُ وَالرَّوَايَةُ أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُصِرَ لَهَا
مَا دَبَّلَ مَعَهُ لَعْنَةُ بِالْعَرَشِ تَسْرُحُ مِنَ الْحَتَّةِ حَتَّى سَاعَتْ تَبْرَأُوا وَيُؤْتَى إِلَى تِلْكَ
الْفَنَاءِ دَبْلٌ فَأُطْلِعَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ أُطْلِعَهُ فَعَالَ هَلْ يَسْتَهْوُونَ سَبًا فَالَوْ أَيْ سَتَيْ
تَسْتَهْوِي وَيَحْنُ تَسْرُحُ مِنَ الْحَتَّةِ حَتَّى سَبْنَا فَعَلَّ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا
رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يَبْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسَالُوا فَالَوْ أَيْ رَبِّ رَبِّدْ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي
أَجْسَادِنَا حَتَّى نُفْعَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَوْا أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ يَبْرَكُوا

مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدوں کی روحوں بزرگ جہان ہیں
بہشت کے درختوں کے میوے کھاتی ہیں اقلیشی بے اتنی ہی روایت کی ہے کہ کم کر کے
اور بوری روایت یہ ہے کہ سفر شہیدوں کی روحوں بزرگ جہان کے پست میں ہیں اور ان کے
واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکے ہیں کھاتے پھرتے ہیں بہشت میں جہان اور نکاحی
چاہتا ہے اور اس کے اوہیں قندیلون میں آکر ٹھہرتے ہیں سو ان کے رب نے ان کو دیکھا اور فرمایا
کہ بھلا کوئی چیز کو تمہارا جی بکھے چاہتا ہے شہیدوں نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم نو
اس جہن میں ہیں کہ بہشت میں کھاتے پھرتے ہیں جہان چاہتے ہیں پھر خدا نے تین بار
اس طرح سے پوچھا جب شہیدوں نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہیں بیٹھتے تو کہا ای
رب ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں ہمارے بدنوں میں پھر ڈالیں جاوین تو ایک بار اور بھی نری
راہ میں مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہوں پھر جب خدا نے دیکھا کہ ان کو اب کسی چیز کی
ہوس اور آرزو باقی نہیں رہی تو پھر اس نے پوچھا چھوڑا **ف** عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہیدوں کو مردہ
نہ سمجھو ویسے زندہ ہیں روزی پاتے ہیں خوشیاں کر رہے ہیں خدا کے فضل سے سو اس
آیت کا کیا مطلب ہے اور شہیدوں کا مفصل حال کیونکر ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث
کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہیں بدن کے مرنے سے روح نہیں مرنی دوسرے

یہ کہ شہید مرتے ہوئے بہشت میں داخل ہو سکتے ہیں اور زندوں کی طرح کھائے پیئے
اور دنگویر تہہ حاصل نہیں کہ وہ قیامت میں بعد حساب کتاب کے بہشت میں جاویں گے
بڑے بڑے بہشتی بالفضل موجود ہیں اور یہی مذہب ہی الہمت کا چوسٹھے یہ کہ بعد نمبر سیکھ
شہیدوں کے نہایت بڑے رستے ہیں :

۲۱۱ مرثیہ بان ان اسمی محمد بن النبی سنانی یہ اہل مسلمین ثوبان سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگوں کے میرا نام رکھا ہی **ف** ثوبان سے
روایت ہی کہ میں حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک ہودیون کا عالم آیا اسے کہا السلام علیک
یا محمد بیٹے اے سکود کھیل دیا کہ بے ادب سے نام کہن لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہیں کہتا ہی
تب حضرت نے فرمایا کہ میرے لوگوں کے میرا ہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اسے میرا نام
لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں

۲۱۲ **ف** ابن مسعود ان اشد الناس عذاباً یوم القیمة عند اللہ المصورون
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میںک سب لوگوں کے
نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت میں تصور بنائے والوں کو ہو گا
۲۱۳ **ف** عائشۃ ان اصحاب هذه الصور یعدون یوم القیمة ویقال لھم
احبوا ما خلقتم بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر ان تصور بنائے والوں پر عذاب ہو گا قیامت کے دن اور انکو حکم
ہو گا کہ جلاؤ جنکو تم نے بنایا **ف** حضرت عائشہ رضی عنہا روایت ہی کہ میں ایک چادر
مولیٰ جس میں تصویر بن نہیں اوسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکا یا تھا حضرت نے جواد سکود کیا
تو باہر کھڑے رہے گھر میں نہ آئے تو چھکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی خیر بری معلوم ہوئی ہے
تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں توبہ کرتی ہوں جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہی تب حضرت نے
فرمایا کہ یہ چادر کسی ہی سے لیا کہ مولیٰ ہی آپ کے بیٹے کے واسطے تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان میں تصویریں ہوں اور اس میں جالکار
 ہی مسلمانوں پر واجب ہی کہ اپنے مکانوں میں تصویریں نہ لکھیں اور نفیس سیاح چیزیں کیا کم ہیں جو
 تصویروں سے مکان کو تجماد بنا دے اور دوسرے خدا کی کھٹ کرے

۱۹ **فَسَبَّحْنِ ابْنِ وَقَاصٍ إِنَّهُ أَكْبَرُ الْمُسْلِمِينَ** حُرَّمَا مِنْ سَأَلِ عَنْ سَبِّ
 لَمْ يَحْرَمِ عَلَى النَّاسِ فَحَرَّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ ابْنِ وَقَاصٍ ابْنِ سَبَّحْنِ ابْنِ سَبَّحْنِ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانوں میں بزرگوار کا مسلمان وہ ہے کہ جسے وہ بات
 بوجہی کہ حرام نہ تھی پھر اویس کے بوجہ سے حرام ہو گئی **فَسَبَّحْنِ ابْنِ وَقَاصٍ** اس کا
 ایک نذرہ ہے کہ اس کی حاجت بڑھی اور وہ بات معلوم نہیں تو دریافت کے واسطے اس کا
 یہ تو درست ہے بلکہ اس کا حکم ہے کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحی سے حاجت بوجہ اور
 کرنا یہ منع ہی سو اس کو حضرت نے منع کیا کہ ناحی سے حاجت بامین نہ بوجہا کہ درست یا بد حلال خبر
 ہمارے بقائدہ سوال سے حرام ہو خدا وادرم لکھا

۲۰ **مَنْ مَرَّ بِأَنْ نَحْصِينَ إِنَّ أَقْلَ سَائِلِي الْحِمَّةِ النَّسَاءِ** عَزَّ وَجَلَّ ابْنِ سَبَّحْنِ ابْنِ سَبَّحْنِ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہت سے رہے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں **فَسَبَّحْنِ ابْنِ سَبَّحْنِ**
 بہت میں مرد بہت ہیں دنیا کی عورتیں نہایت کم ہیں اس واسطے کہ عورتوں میں دینداری
 اور عقلمندی کم ہوتی ہے اور خاوندوں کا کہنا کم نامی ہیں

۲۱ **خَالِ السُّبَّانَ أَفْوَامًا خَلَفْنَا بِالْمَدِينَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًّا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا**
 حَبَسَهُمُ الْعُدُسُ عَزَّ وَجَلَّ ابْنِ سَبَّحْنِ ابْنِ سَبَّحْنِ ابْنِ سَبَّحْنِ ابْنِ سَبَّحْنِ
 کردہ میں رہ گئے تھے پھاڑوں کے اور بھی نیچی راہ چلنے میں جو ہکو نواب ہوا وہیں
 رہے بھی ہمارے ساتھ شہر تک ہوئے ناچاری سے اون کو روکا **فَسَبَّحْنِ ابْنِ سَبَّحْنِ**
 حضرت نے جنگ جوگ کا ارادہ کیا تو چند مسلمانوں کے پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تھا
 وہ حضرت کے ساتھ نہ جاسکے ناچار ہو کر دینے میں رہ گئے جب حضرت وہاں سے

پھر بے نیاز رہا میں یہ حدیث فرمائی ہے اس سفر کی تکلیف میں جتنا چاہیے سہا ہوں کو
 نواب ہوا اور کو بھی ہوا اس واسطے کہ دسے دل سے ساتھ تھے اگر چہ ناجاری سے ظاہر میں
 چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو دین میں بڑا دخل ہے
و أَبُو مُوسَى إِنَّ الْأَشْعَرِيَّ إِذَا رَمَلَ فِي الْغَزَا وَقَلَ طَعَامُ عِيَالِهِمْ
 بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أَقْسَمُوا بَيْنَهُمْ فِي إِيَّائِهِ
 وَاحِدٍ بِالتَّسْوِيَةِ فَهُمْ مِثْلِي وَأَنَا مِثْلُهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب رومی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ادب کے مورد و ملوک کا
 کھانا کم ہو جاتا ہے تو ایک کپڑے میں جو ادب کے پاس پہنایا کچا کر کے دین بھر ایک برتن سے لے کر
 برابر باٹتے ہیں سو دس مہری طور پر دین میں ادب نے راضی ہوں **ف** اشعری ایک
 یمن کی قوم ہے جنہیں ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہیں ادب کی یہ حضرت بنے عادی

۲۲۲

بیان کر کے پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اس طرح آپس میں اتفاق کریں
خ أَبُو ذَرٍّ إِنَّ الْأَنْزِينَ هُمُ الْأَقْلُونَ الْأَمْنُ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا
 بخاری میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالہ اور دین و دینی نیامت میں
 نواب سے غفلت ہیں چھینے مال کو خرچ کیا اس طرح اور اس طرح یعنی داسے
 اور بائیں اور آگے سب طرف پڑا **ف** یعنی جس مالدار نے راو حذ میں نواب
 دیا وہ البتہ بہت نواب پاوے گا اور جس نے بخیلی کی اور مال کو دوبار کہا وہ نیامت میں
 غفلت ہو گا نہ تو مال ہی پاس ہو گا نہ نواب

۲۲۳

خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ الْأَمَانَ لِيَأْمُرَ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْمُرُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا بخاری
 میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سے گد مدینہ کی طرف جیسے
 سانپ سمٹتا ہے اس سے بل کی طرف **ف** مدینہ ایمان کا گھر ہے ہر وقت میں ایمان کو
 وہاں جانیے کی حاجت رہتی جب تک حضرت جیسے رہے تو مسلمان ہر طرف سے

نیز زینبہ سے
 کہتے ہیں کہ
 اگرچہ یہ حدیث
 صحیح ہے لیکن
 اس میں
 بعض چیزیں
 غریب ہیں

دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر غلیون کے وقت میں اسطرح لوگ جایا کیے اور وہاں شریے
 برٹے عالم ہوا کہ ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو جایا کیے پھر حضرت کی قربانک
 کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہیں غرض مسلمانوں کو مدینے جاتے کی ہمیشہ حاجت
 ہی اور قیامت کے قریب کھر کا ہر طرف غلبہ ہوگا ازخرب ملکوں کے اہلدار لوگ سب
 طرف سے سمت کر مدینے میں امام مہدی کے پاس جمع ہوں گے تو جہان سے ایمان
 نکلنا خدا میں سمت کر جاوے گا

۲۲۵ **ق** جَابِرٌ وَعَائِشَةُ إِنَّ النَّبِيَّ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

بخاری اور مسلم میں جابر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر میں
 تصویریں ہوں تو وہاں فرشتے رحمت کے نہیں جاتے **ف** جب رحمت کے
 فرشتے نہ آتے تو مقرر اس گھر میں کوئی پھیلے گی

۲۲۶ **ق** إِنَّ عُمَرَ وَعَائِشَةَ إِنَّ التَّلْبِيْنَ مُحَمَّدٌ قُوَادِ الْمَيْيُضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ

الحزب بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 جو کافر حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہچانا ہی اور کچھ غم بھی کھوٹا ہے **ف** تلپینے سے
 چھتے جوئے کے آسکے حریرہ کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دینا ہی اور سعد کو مواد سے صاف
 کرنا ہی تو ان لوگوں بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر الشعادۃ میں روایت ہے کہ حضرت
 عائشہ کا معمول تھا کہ اہل بائم کو جو کافر حریرہ کھلائی تھیں تاکہ ہنسیک ٹریے اور غم دور ہو

۲۲۷ **ق** التَّعَانُ بْنُ بَشِيرٍ أَنَّ الْحَلَالَ يَنْ وَأَنَّ الْحَرَامَ يَنْ وَيَسْتَبْهَاتُ

لَا يَعْلَمُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ عِلْدِيْنِهِ وَعِزَّتْهِ وَ
 مَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ
 يَدْخُلَ فِيهِ الْآوَانَ لِكُلِّ مِلَاتٍ حِمَى الْآوَانَ حِمَى اللَّهِ تَحَارُمُهُ الْآوَانَ فِي الْحَسَدِ
 مُضْغَةٌ إِذَا صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ الْحَسَدُ كُلَّهُ وَإِذَا قَسَدْتَ قَسَدْتَ الْحَسَدُ كُلَّهُ الْآوَانَ

وہی الْقَلْبُ بخاری اور مسلم میں ثمان بن ثبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفر حلال کھانا
 ہے اور حرام بھی کھانا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفہ فاطمی ہوئے شیبے کی چیزیں
 ہیں انکو بہت لوگ نہیں جانتے سو جو شہوہوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سزا دے
 لگتا اور جو شہوہوں میں چڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چراسے والا کہ رتبے
 سے ملنے والی ہوی زمین کے آس پاس چرانا ہی فریب ہے کہ کبھی رتبے کو بھی چرنے سے
 جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رتنہ ہونا ہی جان لو کہ خدا کا رتنہ اذسکی حرام کی ہوئے
 چیزیں ہیں جان رکھو کہ بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب
 بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یا در کہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے **ف** یہ
 حدیث بڑے کام کی ہے ایمن شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھا
 چلے کہ دنیا کی سب چیزیں میں طرح پر ہیں حلال اور حرام اور شبہ دار جو چیزیں حلال ہیں دیکھ
 قرآن اور حدیث میں صاف کھلی ہیں سب مسلمانوں میں مشہور ہیں جیسے کہیت سواگری
 مرد وری گائبے بکری اونٹ و دودھ شہد مویبے اور جو حرام ہیں وہ بھی مشہور ہیں جیسے
 ناحق قتل شراب سوڑا حرام کاری بوری دعا بازی چوٹ اسپط اور چیزیں انکو سب حرام
 جانتے ہیں جاہل تک بھی اور جو شبہ دار چیزیں سب سے کچھ حلال سے بھی میل کہیں ہی اور حرام سے
 بھی جیسے کوئی چکر لٹا اپنے گھر میں پاؤسے لیکن بجو بہ معلوم نہیں کہ وہ چیز تیری ہے یا
 کسی اور کی انکو بہت لوگ نہیں جانتے سوا اسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز میں شبہ
 بڑے کہ بہ حلال ہے یا حرام ہے یا عالموں کا اوہمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام
 تو انکو چھوڑ دے ہرگز نہ کہے اسی میں دین کا بچاؤ ہے اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور
 نہیں تو جب شبہ والی چیز دین آدمی پڑا تو ہوتے ہوئے حرام پر دین میں بھی گرفتار
 ہو جانا ہی تقویٰ اور ہر ہر گارسی سیکانام ہی کہ آدمی شبہوں سے بچے پھر حضرت نے
 فرمایا کہ تقویٰ فقط ظاہری کی صفائی کا نام نہیں تقویٰ کا مقام دل ہی تلے جب دل میں با

رجا اور اسکی ناراضماندی کا خوف جی میں سما یا تو آنکھ کان ہاتھ پونچھ کر سنبھرتا ہوں۔
 اسوا سے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا جسے حرص اور فتنہ و خجورادین
 جتا تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیاں گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہن زبان لقمہ
 حرام چٹ کر رہی تھی نہ موت کا کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الہی اپنا خوف ہمارے دلوں میں ڈال
 اور ان ملاؤں سے ہلکو نکال آئیں

۲۲۸
 صِرَافُ عَنَابٍ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَلَسْتَ عَيْنُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ
 فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 أَمَّا بَعْدُ فَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْكُمْ فَسَمِعُوا مِنْكُمْ فَاسْمِعُوا مِنْهُمْ هَذِهِ السُّنَّةُ
 اللَّهُ يَنْشِئُ عَلَى يَدَيْ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ رَوَيْتَ عَنْهُ
 حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیاں اللہ کے واسطے ہیں ہم اور کوسہ اسہمے ہیں اور اوسے
 ہر کام میں مدد مانگتے ہیں جسکو اوسے راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہیں پہنکا سکتا اور جسکو اوسے
 پہنکایا اوسکو کوئی راہ پر نہیں لاسکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی لائق پوچھنے نہیں خدا کے
 سوا وہ اکیلا مالک ہے کوئی اوسکا سا جہی نہیں اور بیشک محمد اوس کا بندہ ہی اور اوس کا پیام
 والا بعد اس کے یہ خطبہ حضرت نے اوس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضما د نام منتر والا آیا تھا سوا
 کہا تھا کہ جسکو آسیب اور دیوانگی پہاڑ نے کامنتر آنا ہی اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو چاہتا ہے
 آرام دیتا ہے سو جسکو بھی اگر خواہش ہو تو میں تجھے چھاڑوں **ف** ضما د از دی بن کا ایک شخص تھا
 چھاڑ ہونک میں اوسکو دخل تھا جب وہ یکے میں آیا تو ٹیکے کا درد میں اس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد
 دبانہ ہو گیا ہے کچھ آسیب کا اوس پر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے چھاڑ وہ حضرت کے پاس آیا
 اور حضرت سے چھاڑ نیکو پوچھا تب حضرت نے ابا بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نصرت کے کہ
 اور فرمایا جاسے تھے اوسے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھے حضرت نے اوسکو
 دوبارہ پڑھا اوسے کہا پھر پڑھے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضما د نے کہا کہ میں بخوبی

اور جادوگروں کے اور شاعروں کے بہت کلام سن چکا ہوں ایسا عمدہ کلام تو مجھے کبھی نہیں سنا و اللہ اس کلام کے فصاحت کی سمندر کی طرح تھا نہیں ملتی با حضرت ایسا بابتہ بڑا عظیمین معیت اور تو بکرنا ہوں پھر خدا دسلمان ہوا سبحان اللہ اسبب جہاڑے اسے آت ہی جہاڑے گئے

۲۲۹ مَرَأَتْهُ سَعِيدَاتُ الدِّينِ خَلْوَةُ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَظَرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ

مسلمین ابو سعید رضیے۔ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ دنیا بیٹھی ہری ہری ہے اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لانا ہی پھرنا کرتا ہے کہ کیا کیا کام کرے ہو فنیے شریعی دل کو اور سہری آنکھ کو بھلی معلوم ہونی ہی ویسی ہی دنیا کی لذت اور اسباب برآمدی لو یوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اٹھا کر دوسرے گروہ کو دیا جاتا ہے جانچنیکی واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام میں پھنسا دے دیکھو کھا کھایا ذہ کو بھولا اور جو دنیا کی بوفانی جا کر اگلے لوگوں پاس یہ کب رہی جو تھکے پاس رہی پھر اسکو لڑکھا کھلونا جانا کر اور بھانسی کا سوانگ سمجھ کر ایکے جال میں پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دوزخ اندیش ہو شہار ہی او اور اوسے کا نام دیندار ہی حضرت نے ایک بار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان پھر اور دنیا کے پھندے سے نکلیں

مَرَأَتْهُ خَيْرُ نَزْوَةِ الدِّينِ بَدْعُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْهُ الدِّينُ كَمَا بَدَأَ قَطُوْبِيْ لِلْغُرَبَاءِ

مسلمین ابو ہریرہ رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو دیا ہی ہو جادو بگا جیسا پھلے تھا سو خوشی ہو جو مسافر دن کو فنیے مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اویسکا یا رادر مددگار نہ تھا جسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں پوچھنا پھر ہوتے ہوئے اسلام سارے عالم میں پہلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پھلے تھا نوادہ سو قیامت کے مسلمان مسافر دنی کی طرح صبیہ یار

بہت صفا اسلام
دنیا سے نکلان میں

و مددگار بوجہ دین بگے جیسا اس وقت میں کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہی کوئی آدمی نہیں سنتا
کافروں کی طرف کلمہ گواہی دے کر حضرتؑ فرمایا کہ جو ایسے محنت میں اسلام پر مضبوط رہا اسکو
خوشی ہو جو بہشت کی

۲۳۱ **فَعَالَمَةٌ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَخْرَمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ** بخاری
اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہو تو ایسا نہ
کہتا ہی تو جو ہٹ بولتا ہی اور قرضداروں سے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہیں کرتا **فَإِنْ خَصِرَ**
نماز میں قرض سے بہت پناہ مانگنے سے کہیں کہ یا حضرت آپ قرض سے کیوں
بہت پناہ مانگا کرتے ہیں تب حضرتؑ یہ حدیث فرمائی
۲۳۲ **مَنْ مَنَعَ ابْنَ الرَّجُلِ أَنْ يَصُدُقَ حَتَّى يَكْتَبَ صَدِيقًا وَيَكْذِبَ حَتَّى يَكْتَبَ**
کہا یا رسول اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ آدمی سچ بولا کر تانا
یہاں تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جو ہٹ بولا کر تانا ہی یہاں تک
کہ بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اس میں
کامل ہو جاتا ہی

۲۳۳ **مَنْ أَبْهَرَ بَصَرَهُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَحْتَمِلُهُ عَمَلُهُ**
يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ ثُمَّ يَحْتَمِلُهُ عَمَلُهُ
نیک ہستیوں کے کام کیا کرتا ہی پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہی اور بعض آدمی
نیک دراز تک دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہی پھر اس کا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہی
فَإِنْ بَعِثَ خَاتِمَهُ كَأَعْتَابِ ہی اول کاموں پر کچھ اعتقاد نہیں تو علم عبادت پر گہند سچا ہے
۲۳۴ **أَبْهَرَ بَصَرَهُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَتْ وَصَلَتُهُ**
مَنْ قَطَعَتْ قَطَعَتْهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ اگر

کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسے تجھے میل رکھا اوس سے
 بیخ میل رکھا اور جسے تجھ کو تو حرام اور مکروہ ہے تو **حرام** کے معنی برابر پروری ہیں
 فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہی یعنی جو حرم رحم میں ہیں وہی رحمن میں ہیں پھر فرمایا کہ جو
 برابر پروری کرے گا اوس میں کرم کروں گا اور جو برابر پروری نہ کرے گا اوس میں کرم نہ کرے گا
 ۲۳۵ **سُخَّ عَائِشَةُ أَنَّ الرِّضَاعَةَ تُخْرِتُهُمْ مَا تَحْتَ مَرِّ الْوَلَدَةِ** بخاری میں حضرت عائشہ رضی
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرنا ہی جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرنا
 ہی **ح** یعنی نہان نہان نسب کس نکاح نہیں درست دمان دودھ پینے کی جہت سے
 بھی نکاح نہیں درست جیسے ما اور بہن سے نکاح حرام ہی دسب سے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے
 بھی نکاح منع ہی اسبطح اور بھی قیاس کر لیا جائے دودھ پلایا نکاح باحق ہی دایہ اور اوبہ
 لوگوں سے سلوک کرنا سنت ہی

۲۳۶ **مَرَامُ سَلَمَةَ أَنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ تَبِعَهُ الْمُبْصَرُ** مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوئی ہی تو آنکھ بھی اوکلی چھپی لگی چلی جاتی ہی **ف**
 حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی
 رہ گئی ہی جیسے مردوں کے ہوتے ہی پھر حضرت نے اسے اتھہ سے آنکھ کر دی اور
 حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد سے کی آنکھ بند کر دینا جائز ہے
 ۲۳۷ **وَابْنُ بَكْرَةَ أَنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيئَةِ يَوْمٍ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ**
وَالْأَرْضَ السَّنَةَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مِّنَ اللَّيَالِ ثَلَاثُ الْفَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْحَرَمُ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ يَمَادَى وَسَعْبَانَ بخاری اور مسلم
 ابوبکر رضی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر دیا ہو گیا جیسا
 اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنا کئے برس بارہ مہینے کا ہی اوٹھیں سے چار
 مہینے حرام ہیں یعنی اوٹھیں لڑا بھڑا درست نہیں مین مہینے تو برابر سب سے ہوئے ہیں

سوزی فقہ اور ذی الحجہ اور محرم میں اور چوتھا مفرکار رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے
 بیچ میں ہی **ف** ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے جلی آتی تھی سو یکے کا روز نکالتو
 تھا کتبہ انکو زبانا لکھنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں اٹھتے تو صفر کا
 محرم نام رکھتے اسبطرچ اور کمبختون بنے مہینوں کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل
 حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینہ
 دونوں حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے
 بھی تب حضرت نے حج کے موسم میں عرفہ کے دن ہزاروں آدمی کے رو برو یہ حدیث
 فرمائی میں نے اب زمانہ گزشتہ کہا کہ اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہی اب کوئی اس حساب
 کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا وہ رجب کو بہت مانتے تھے اس واسطے
 رجب کو انکی طرف نسبت کیا

مِنْ أَجْلِ هَذِهِ الْقِسْمَةِ الْعَفَارِي إِنْ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرَ آيَاتٍ
 بَارِقٍ وَخَسَفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفٌ بِمَجْزِيَةِ الْعَرَبِ
 وَالذُّخَانُ وَالذَّجَانُ وَدَايَةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ
 مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ الْعَدَنِ يَرْتَحِلُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
 الْعَاشِرَةَ وَهِيَ فِي غَيْرِهَا تَزُولُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ صُلْبِهَا مِنْ حَيْثُ رُودِهَا
 کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہیں ہونے کی جب تک دس نشانیاں پہلے نہ ہوں گی ایک تو
 برب میں زمین کا دھس جانا دوسرے کچھ میں زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپوں میں زمین
 کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم میں پہیلے گا پانچویں دجال کا نکلتا ششم زمین کا جانور نکلتا
 ساتویں یاجوج ماجوج کا نکلتا آٹھویں سورج کا کچھ کی طرف سے پھلکا نوین آگ جو شہر عدن کے
 کنارے سے نکلیگی اور لوگوں کو مانتے ہوئی شام کے ملک میں بجاوگی مسلم نے اس حد
 میں دسویں نشانی روایت نہیں کی لیکن اس حدیث میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ کا آسمان سے

۱۲۳۸

بہارِ حیات
 غفرلہ فی القیامت

۱۱۱ ہجری **ف** حضرت بکے اصحاب دیانت کا کچھ ذکر کرتے تھے اسنے بن حضرت
تشریف لایے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علیٰ مرفعی ہے روایت ہی کہ دیانت سے پہلے
دُہوان عالم میں پہلے گام لیا تو گنڈو کام ہو جاویگا اور کانزدن کا سر پٹس جاوے گا بکے مین
زمین ہے ایک جانور بکے گاساٹھ گز کا بنا سارا سکا بکسل کا اور انگہ جیسے سوری اور کان
جیسے باغی کے اور رنگ جیسے پٹاری بکے بکے سینہ جیسے بٹر کا اور کوکھ جیسے پٹی
کی اور دم جیسے بڈ ہے کی اور رنگ جیسے جینے کا ہاتھ پانو جیسے اونٹ بکے اور بکے
پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلوان کی انگوٹھی ہوگی سلمان اور کافر کو سونگہ کر بلا دے
گا اور کھگا اسلام کا دین سچائی اور بک بن جہوٹ بن

۲۳۹ **و** الْمُعِزَّةُ بْنُ سَعْدَةَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آتَاَنِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ كَمَا يَكْسِفَانِ
بِلُؤَبِ أَحَدٍ وَلَا يَحْيَوْنَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا لِحَسْبِ تَجَلٍّ - بخاری اور سلم
بن مخرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں ہمیشہ زمین سے کی
نشانوں سے کسی کے مرنے جیسے ان میں کہیں تیز خدیفہ ہو جائے یا کسی کے مرنے
تو اللہ سے دعا کیا کر دو اور نماز پڑھا کر جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے **ف** جس دن
ابراہیم حضرت نے سچے کیا انتقال ہوا اسی دن کہیں پڑا لوگوں سے کہا کہ کہیں ابراہیم کی موت
پڑا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہے تمہارا گمان غلط ہے کیسے مرنے جیسے ہر کہیں
موقوف نہیں اس حدیث معلوم ہوا کہ جو لوگوں میں شہور ہے کہ جب کہیں پڑا تو کوئی سردار مرنے
ہی سو غلط بات ہے کہیں کی نماز درگت سنت ہی بڑی سور میں او میں ہر ہے جب تک کہ مرنے
نہو ذکر اور دعائیں مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے

۲۴۰ **ه** جَابِرُ بْنُ الشَّهْرِ يَكُونُ لِسَعَا وَعِشْرِينَ مُسْلِمًا جَابِرٌ يَسِيْرُ رَوَاتِ هِيَ كَ حَضْرَتِ
فرمایا کہ ہنہ او تیس دن کا بھی ہونا ہی **ف** ایک با حضرت نے قسم کھائی کہ ہنہ بھری یوں
کے پاس نجد میں پھر او تیس دینے کے بعد او بکے پاس تشریف لگے لوگوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ

آپ نے یہی خبر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا کہ کیا ہوا یہیہ اونٹیں دن کا بھی ہوتا ہے
 ۲۴۱ **مَرْجَأُ بَرَاءِ الشَّيْطَانِ إِذَا سَمِعَ الدِّعَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَاتِ**
الرَّوْحَاءِ مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان
 سننا ہی تو وہاں سے بھاگ جاتا ہی جتنی دور روٹھائی **ف** رَوَّحَا ایک مکان

ہی مدینہ سے چلتی ہیں

۲۴۲ **مَرْجَأُ بَرَاءِ الشَّيْطَانِ فَدَبَّسَ أَنْ يَغْبِطَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ**
 وَلَكِنْ فِي الْعَرَبِ بَيْنَهُمْ مُسْلِمٌ جَابِرٌ مِنْ رِوَابِ هِيَ كَهْرُتِ فَمَا كَهْرُتِ مَقَرِّ شَيْطَانِ
 کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب غازی لوگ عرب کے ٹاپو میں اوسکو بوجھیں لیکن اون میں فتنہ
 فساد ڈالنے کا قابو ہی **ف** یعنی عرب میں اسلام قائم رہے گا بستی پرستی وہاں نہ ہوگی
 شیطان اپرستی سے مراد بستی پرستی ہی سوچ ہی کہ عرب میں اب تک فصل سے بستی
 کوئی نہیں جاتا تھینے فساد بستی اس سے آدمی کا زمین ہو جاتا اس حدیث سے

عرب کی بڑی ثابت ہوئی

۲۴۳ **وَأَنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَدَمَ حَتَّى الدَّ مِ نَخْرِي** اور
 مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن میں چڑھا

ہی خون کی طرح **ف** جسے شیطان کا آدمی پر غلبہ قابو ہی بد حال ڈالنے میں

۲۴۴ **مَرْحُوقُهُ أَنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَعْلِي الطَّعَامَ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَارْتَهَ**
جَاءَ بِهِذِهِ الْجَارِيَةِ لَيَسْتَعْلِي بِهَا فَاحْذَرْتُ بِيَدِهَا فَاغْتَا هَذَا لَعْنَتِي لَيَسْتَعْلِي بِهِ
فَاَحْذَرْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا مسلم بن
 حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جاتا ہی اوس کھانے کو حیر

حذا کا نام لیا جاوے اور شیطان اس لڑکی کو بے آمانھا کہ اس کے سبب سے کھانا حلال
 کرے سوچئے اور کھانا نہ پڑ گیا پھر اس چنگی گوار کو بے آمانھا کہ اس کے سبب سے کھانے کو

حلال کرے سوا دسکا بھی ہاتھ میں نہ لے کر لیا قسم ہی اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہی کہ شیطان
 کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہی اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ **ف** حدیث ہے روایت ہی
 کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ دلاتے جب تک حضرت نہ کھاتے سوا ایک
 کھانا آیا ایک لڑکی ڈوڑنی آئی جسے اسکو کوئی کہنے لانا ہی سوا دینے چاہا کہ کھانے میں نہ ہوں
 بسم اللہ کہے ہاتھ دے حضرت نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گلوڑا طرح ڈوڑنا آیا اسکا بھی ہاتھ
 حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث زمامی سے ہے شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گلوڑا نے خدا
 کا نام نہ لے کھاتے بلکہ پوچھیں بھی کھاؤں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھانے کو
 بسم اللہ کرنا ضروری نہیں تو شیطان ساتھ کھانا ہی

۲۴۵ **ف** بَابُ مَنْ مَسَّحَ بِرَأْسِهِ فِي الْمَسْجِدِ
 وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصُدُّهُ حَتَّى يَكْتَبَ بِصَدِّيقَاوَرٍ الْكَذِبَ لِيَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ
 الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا بَخِيلًا
 مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنے کی کوچھانا ہی اور
 بیکار ہشت میں پہچانی ہی اور اللہ عزوجل بولا کرنا ہی یہاں تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا
 جانا ہی اور جھوٹ بولنا نافرمانی کو چھانا ہی اور نافرمانی و دوزخ میں پہچانی ہی اور مرد جھوٹ بولا
 کرنا ہی یہاں تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹ لکھا جانا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے
 کا انجام بہشت ہی اور جھوٹ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے کہ بولنے کو سچ بولنا
 خ ابوہریرہؓ رَوَى أَنَّ الْعَبْدَ لَيَسْجُدُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَلَاءًا وَلَا رَفْعَةً
 اللَّهُ هَادٍ رَجَائٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَسْجُدُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَلَاءًا وَلَا يَهْوِي
 بِهَا فِي نَارٍ جَهَنَّمَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضا کی
 کی کوئی بات بول جائے اور دل میں اسکو کوئی ٹیڑھی چیز نہیں سمجھنا چاہا کہ اوسے بات کے
 سبب سے خدا اوسکے دے پلٹ کر نہ لے اور سقر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول

بَابُ مَنْ مَسَّحَ بِرَأْسِهِ فِي الْمَسْجِدِ
 ۲۴۶

جائانی اور دل میں اوسکو کچھ بڑی بات نہیں سمجھتا حالانکہ اوس بات کے سبب دوزخ میں گرتا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا کر کے
 ۲۳۷ مرأبوسعید و ابوہریرۃ ان العبد لیسکلم بالکلمۃ ینزل بها فی النار ابعدا
 ما بین المشرق والمغرب مسلم بن ابوسعید اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولنا ہی کہ جسکے سبب دوزخ میں گر جائنا ہی اتنی دور بھی زیادہ

جنا مشرق و مغرب میں فرق ہی

ف ابوہریرۃ و ابن عباس ان العین حق بخاری اور مسلم بن ابوہریرہ اور
 ۲۳۸ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ ہے **ف** یعنی
 بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا سے اوس میں تاثیر رکھی ہی

ف ابی بن کعب ان العلام الذی قتلہ الخضر طبع کافر او کواش
 ۲۳۹ لا رھق ابویہ طغیاناً و کفر بخاری اور مسلم بن ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجه خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدا نش کافر تھا اور اگر جینا رہتا
 تو اپنے ماباب کو بلایں ڈالتا کفر اور نافرمانی سے **ف** حضرت موسیٰ اور خضر کا قصہ ان
 میں مذکور ہے اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو حکم خدا مارا تھا بدوین

ف ابن عمر ان الفتنۃ ہرنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال
 ۲۴۰ الصغانی مؤلف هذا الكتاب هذا حدیث سمعته من النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فی المنام قالہ وھو کثیر الی المشرق بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد دہری جہان سے شیطان کا سینک ہے آفتاب
 نکلنا ہی کہا حسن صفائی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ میں خواب میں یہ حدیث
 حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف **ف** اور حدیث
 میں آیا ہے کہ جب آفتاب نکلنا ہی تو شیطان اپنے دو سینک اوس میں لگا دیتا ہی تاکہ

چودھویں پشت میں ہیں اور بیسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہی نصر بن کلاب کا حضرت کی چودھویں پشت میں ہیں اور ہاشم حضرت کے پردادا ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اور اولاد بیسے شرافت میں افضل ہی پھر ان میں سے قریش افضل ہیں اور قریش ہی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہیں تو گویا حضرت بارے عرب کے عطر ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت میں سارے عالم سے افضل ہیں اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوائے حضرت فاطمہ علیہا السلام کے اور کسی سے باقی نہیں رہی حضرت کا پشت نامہ یوں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نصر بن کنانہ بن خضیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ عدنان تک

اتفاق ہی آگے اختلاف ہی

۳۵۴ **وَالنَّسَبُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَهُ لَا تَنْتَ كَعَبٍ فَقَالَ ابْنِي وَسَيَاتِي قَالَ تَعْرِفَنِي بِنَجَارِي** اور مسلم بن انس بھیسے روایت ہی کہ حضرت ابی بن کعب سے کہا کہ حدیث مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں سو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا حدیث میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں پھر ابی بن کعب توحشی کے ماریے رہ گئے **ف** ابی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن کے بڑے فارسی سو حضرت نے اوکلی اور سنائی سند کر دی تاکہ اور مسلمان اوکلو اور سناد جانکر

اور بے قرآن سیکھیں اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی

۳۵۵ **خ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَأَسَاءَ بِنَفْسِهِ وَمَعَالِهِ فَقُلْتُ أَنْتَ نَارُ كُونْ لِي صَاحِبِي** بخاری میں ابو الدرداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ مجھ کو حدیث تمہاری طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو اول سے کہہ کہ تو جھوٹا ہے اور ابو بکر نے کہا کہ تجا ہی ہے اور ادو سے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی

بیشک صحیح

فضیل صدیق

کو بری خاطر ہے چہرہ دیکھ لے کس طرح کا اور سکون بخینہ پہاؤف بخاری بن ابو درد
روایت ہی کہ ایک بار ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ میں کچھ گفتگو ہے رخ آگیا صدیق اکبرؓ حضرت کے
پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمرؓ کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی ہے ان دونوں
خصمے ہو چکے ہیں شرمندہ ہوا عمرؓ سے بیٹے اپنا قصہ معاف کرنا سوا ہونے سے معاف نکلیا سو
میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرت نے فرمایا کہ خدا معاف کرے گا اور تم کو بخشے گا پھر
عمرؓ بھی اس گفتگو سے بچنا سے معاف کرنا انکو صدیق اکبرؓ کے گھر گئے وہاں سنا کہ دے حضرت
پاس گئے ہیں جب عمرؓ حضرت پاس گئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا صدیق اکبرؓ نے تو گفتگو
بھل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمرؓ کا کچھ قصہ نہیں زیادتی میری
طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبرؓ کا حضرت کے
اصحاب بہت خیال رکھنے لگے کسی نے انکو رخ نہیں دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت
صدیق اکبرؓ کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمائیے سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت پہلے وہی ایمان لائے
اور اپنے جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسے صدیق اکبرؓ عداوت رکھی اوسے

مقرر حضرت کو رخ دیا

وَأَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَأَى مَنِيَّ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهُمَا لَوْلَا تَنَكَّرَ بِهِ
أَوْ تَعَلَّى بِهِ بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہؓ نے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ جو جو خطر ہے اور
خیال دل میں آئے ہیں سو خدا نے اُس کے گناہ میری امت سے معاف کر دے جسک
اوسکو نہ بولے یا اوس پر عمل نہ کرے **ف** بعض جس سے کام کا خطرہ دل میں آوے
سو معاف ہی اور اگر اوسکو شہد ہے نکالا یا وہ کام کیا تو گناہ ثابت ہوا
مَا أَبَوَ الدِّمْرُ دَاعِ ابْنَ اللَّهِ جَرَّ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَعَلَّ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جُزْءٌ
مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ مسلم بن ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے
قرآن کو تین ٹکڑے کیا یہی سول ہوا شہادہ کو قرآن کے حصوں سے ایک حصہ ہر ایاف

۳۵۴
عدم مواخذہ و ساری
بدون قول و فعل

فَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَتَّبِعُ مَسْلَمِينَ أَبُو سَعِيدٍ سَبَّ رَوَايَتُ هِيَ كَهَضْرَتِ فَرَمَا يَكُ مَيْسَكُ خَدَايْنِ شَرَابِ
 كُحْرَامِ كَمَا سَوَّجَكَ شَرَابُ كِلِ حُرْمَتِ كِلِ آيَتِ بَچِ گئی ہوا اور اسکی کچھ شراب باقی ہو سوا و سکو نہ ہے
 اور نہ سچے ف جب شراب کی حرمت میں آیت اثری تب حضرت نے یہ حدیث سنہر مائی
 مَرَعَاثُہُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ يٰلٰهَہُ اَہْلًا وَّ اَہْلًا وَّ اَہْلًا
 مسلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفر خدایہ بہشت پیدا کی اور دوزخ
 پیدا کی پھر ایک واسطے بھی لوگ بنائے اور اس کے واسطے بھی ف اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا

۳۴۱

۳۴۱

ف أَبُو ہُرَیْرَہُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰی اِذَا فَرَّخَ مِنْہُمْ قَامَتِ الرَّجْمُ فَقَالَتْ
 هَذَا مَقَامُ الْعَاذِ مِنَ الْقَطِیْعَةِ فَاَلْ لَعْمَ اَمَّا تَرْضٰی اَنْ اَصِلَ مِنْ وَصَلَتِ فَاَقْطَعَ
 مَنْ قَطَعَتْ قَالَتْ بَلٰی ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَؤْ اِنْ شِئْتُمْ
 اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تَقْسِدُوْا فِی الْاَمْرِیْنَ وَتَقْطَعُوْا اَمْرَ حَاکِمِکُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعْنَتْہُمْ
 اللّٰهُ فَاَصْحَبَتْہُمْ وَاَعْمٰی اَبْصَا بَاہُمْ غَاہِی اور مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنا یا پھر جب اس کے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیوں کے
 قرابت لینے اپنا بیٹے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اس کا ہے جو قطع
 برادری سے فریاد چاہیے خدا نے فرمایا کہ مان کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں اس سے
 ملوں جو تجھے ملے اور اس سے کانون جو تجھے کاٹے قرابت لینے کہا کہ اب راضی ہوں
 پھر حضرت نے فرمایا کہ جا ہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھو خدا منافقوں سے فرماتا ہے
 کہ اگر تم حاکم ہو تو یقیناً میں فساد کروا دوں اور برادر یکا حق مانو یہ لوگ وہی ہیں کہ جن پر خدا نے لعنت کی
 ہے پھر اذ کو کھجور کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہے ف اس حدیث سے
 ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے سلوک کرنا فرض ہے کہ خدا نے دنیا بنائی
 مَرَعَاثُہُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ اَہْلًا خَلَقَہُمْ لَهَا وَہُمْ فِیْ اَصْلَابِ اَبَائِہُمْ وَخَلَقَ

سید بن زید بن جابر
 جابر بن عبد اللہ

۳۴۲

اُمّتی مَدَوٰی لَی مِثْلَاسْلَمِیْنِ ثَوْبَانِ شَبِیْہِ رَوَاہِیْتِ ہِیْ کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا
میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا ہے جسے سب نے کو سمیٹ کر میرے سائے کر دیا سو میرے
زمین کا یورب پچھم ہے جہاں آفتاب نکلنا ہی اور ڈوبنا ہی دیکھ لیا تو جہاں تک سب نے
دیکھا ہی وہاں تک میری امت کی بادشاہت پہنچے گی **ف** مدینہ میں جنگ خندق جب
ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب
خدا نے وہاں تک زمین کو جہاں تک اسلام پہنچا مقدر تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی کہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ فوج اسلام کی آئندہ خبر دی سوا وسیطہ بلا لغات
واقع ہوئی

واقع ہوئی

۳۴۶ **م**رَحَابُ اَبْنِ سَمْعَةَ اَنَّ اِلٰهَ سَمْعَةَ الْمَدِيْنَةِ طَابَتْ لَهَا مِنْ جَابِرِ بْنِ سَمْعَةَ شَبِیْہِ رَوَاہِیْتِ ہِیْ
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینہ کا نام طاب رکھا ہے جسے پاک ہی تو میں ناپاکی نہیں **ف**
ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرد ہو کر مدینہ سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ
پاک ہی ناپاک کو رہنے نہیں دیتا

۳۴۷ **و**اَلنَّاسُ اِنْ اَللّٰہَ عَنْ تَعَذُّیْبِ هٰذَا اَنْفُسَہٗ لَعَنَیْ جُبَّارِیْ اور مسلم میں الناس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لی مشہرہ خدا کے تکلیف دینے سے بے پرواہ ہی **ف**
حضرت نے ایک بار دیکھا کہ ایک بڑا اپنی دو بیٹیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتا چلا جاتا تھا
حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیوں رنج اٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اوسے پیادہ حج کر لینی نذر نانی تھی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے اسے جو اپنی ذات کو تکلیف میں ڈالا خدا کو اسکی حاجت
نہیں ہے جو پیادہ نہ چل سکے اگرچہ نذر نانی ہو تو بولد ہو کر بے

۳۴۸ **س**خ أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِیْعٍ اَنَّ اِلٰهَ قَبْضَ اَرَوَاحِکُمْ حِیْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا
عَلَيْکُمْ حِیْنَ شَاءَ یَا بَلَاءُ قُمْ فَاَدْرِ النَّاسَ بِالْصَّلٰوۃِ بخاری میں ابو قتادہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا تمہاری جان کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا

ہاں بلال! اہل اور لوگوں کو خبر کر دیے نماز کی بسے اذان کہہ ف ایک بار حضرت نے رات کو سفر کیا
جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہریں تو لوگ تھوڑا سولہویں حضرت نے
فرمایا کہ کہیں نماز قضا نہ ہو جاوے تب بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ میں جاگتا ہوں گا نماز کے
وقت جگاؤں گا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا سکیے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو
ٹپک دیکر بیدار گئے پھر سو گئے پہلی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے
نہیں اٹھے جاکے پھر فرمایا کہ اہی بلال کہ ہر گناہ جو تو نے کیا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسی
نہیں جھکو کہہ رہی ہیں اہی میں ناچار ہوں پھر حضرت نے فرمایا کہ یہاں سے اڑھویں شیطان کا مقام
کہ غافل ہو گئے پھر اٹھے بڑھ کے قضا کی نماز جماعت پڑھی اس رات کو لیلۃ القریس کہتے ہیں
فرعبد اللہ بن عمرؓ اَنَّ اللہَ قَدْ بَرَّاهُمْ مِنْ ذٰلِكَ یَعْنٰی اَسْمَاءُ بَدَتْ بِحَمْلِ اَبْنِیْ
اَبْنِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مسلمین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
خدا اپنے ابو کو پاک کیا ہے اوس سے یہ حدیث اسماء کے حق میں فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ
کی بی بی نہیں ف ایک بار صدیق اکبر اپنے گھر میں گئے دیکھا کہ جند بنی ہاشم بی بی کے
پاس بیٹھے ہیں صدیق کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء
کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہے یہ حدیث اوصوفت کی ہے جب عورتوں کو برے کا
علم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے کھاج میں تھیں جب وہ شہید ہوئے تو صدیق کے کھاج میں
آئیں پھر ان کے بعد علی مرتضیٰ کے کھاج میں آئیں

ف زید بن کثیرؓ اَنَّ اللہَ قَدْ صَدَّقَتْ قَالَهُ حِیْنَ نَزَلَتْ سُورَةُ الْمُنَافِقِیْنَ
وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ عَبْدُ اللہِ بْنِ اَبْنِیْ لَا تَنْفِقُوا
عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا وَقَوْلُهُ لَئِنْ رَاجَعْنَا اِلٰی الْمَدِیْنَةِ لَنُخْرِجَنَّ
اِلَّا عِزَّتُمْہَا اِلَّا ذٰلِکَ جَاہِیْ اَوْ سَلَمِیْنَ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حصہ نے فرمایا کہ مقرر
خدا اپنے ٹھکو سچا کیا یہ حضرت زید بن ارقمؓ سے فرمایا جب سورہ منافقین اتری اور زید بن ارقمؓ نے

حضرت کو خبر دی تھی کہ عبداللہ بن ابی منافق بھی لوگوں سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیوں کو
 خرچ نہ دے تاکہ شہوت پہنک جاویں اور کہتا تھا کہ ہم جب مدینہ کو لوٹ جاویں گے تو عزت والا
 ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تنہا اور ذلیل حضرت کو **ف** زید بن ارقم سے
 روایت ہے کہ بنی مضطیق ایک کافروں کا قوم تھا حضرت اوس سے لڑنے لگے وہاں بنی
 کے اہل مدینہ واسیلے لوگوں سے چمکڑا ہوا عبداللہ بن ابی منافق تھا مدینہ کا سردار
 وہ بڑے دالوں پر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمہاری وہی مثل ہی کہنے کو پال تو
 بھوکو کاٹ کھا دے اور اپنے لوگوں سے کہا کہ محمد کے ساتھیوں کو کھانا پانی نہ دے تاکہ وہ
 بھاگ جاویں اور کہا کہ اگر اب ہم مدینہ کو پھر جا دیں گے تو حضرت کو نکال دیں گے زید
 بن ارقم کہتے ہیں کہ میں نے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم
 ہونیں اوس منافق کی گردن اڑا دوں حضرت نے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ لوگ کہیں کہ محمد
 اپنے ساتھیوں کو مار ڈالے ہیں پھر عبداللہ بن ابی اور اوس کے یاروں نے حضرت کے سامنے
 قسم کھائی کہ ہم نے یہ نہیں کہا حضرت نے انکو سچا جانا مجھو جو جانا اس بات کا مجھو نہایت سچ ہے
 پھر جب ہم مدینہ میں پہنچے تو خدا نے سورۃ منافقین اناری اور وہ سب حال اوس میں بفضل پان

کیا پھر حضرت نے مجھو بلا اور یہ حدیث فرمائی

مَرَّ سَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَاحْسِنُوا
 الْفِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَاحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلَیْجِدَ أَحَدُكُمْ سَفْرَتَهُ وَلَیْجِدَ ذَیْبُحَتَهُ
 سلم بن سداد بن اوس نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر بذا اپنے احسان کرنا فرض
 کیا ہے ہر چیز پر سوئم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو
 تو جلدی فراغت کرو ترسا ترسا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا جاوے تو اچھی طرح
 ذبح کرو اور چاہئے کہ اپنی چوڑی نیز کر لیا کرو اور چاہئے کہ راحت پہنچاؤ حلال کر سکیے
ف ایسے خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہے یہاں تک کہ قتل

۳۷۱
 منہجین فضیلت احسان

اور فرج میں بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھوڑ دیکو سپہیہ تیر کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہ ہو

۳۷۲ **وَابُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّانِ أَدْرَكَ ذَلِكَ لَحَالَةً**
فَرَى الْعَيْنَيْنِ النَّظْرَ وَزَى اللِّسَانِ النُّطْقَ وَالنَّفْسَ مَمْنًى وَلَشْتَعِي وَالْفَرْجَ يُصَدِّقُ
 ذَلِكَ أَوْ يَكْذِبُهُ بخاری اور مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ خدا نے آدمی کے
 واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اس کو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بچانی عورت
 کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرنا
 اور چاہا کرنا ہے اور شہ نگاہ کبھی اوسکو شکار دیتی ہے اگر اوسے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو
 جھوٹا کرنی ہے جی حرام کاری کئی شہوت سے دیکھنے اور بات کر کے اوسکو اس

زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہیں

۳۷۳ **مَرَّ عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَحْشَ وَالْفَحْشَ مُسْلِمٌ مِّنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ بِسَبْعِ رَوَايَتٍ هِيَ**
 کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہیں بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس یہودی آیا کہ حضرت سے السلام علیک کے
 بدلے زبان داب کے اَلَسَّامُ عَلَیْکَ کہا یعنی نیچہ پر مری سے مشرت عائشہ نے غصے ہو کر
 اون سے کہا کہ اَلَسَّامُ عَلَیْکُمُ وَاللَّعْنَةُ یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت ہے تب حضرت نے یہ حدیث
 فرمائی یعنی تم نے گالی کے بدلے کیوں گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیوں کی خدا کو پسند نہیں آتا

۳۷۴ **وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ نِتْرًا نَّتْرًا يَنْتَرِعُهُ مِنَ النَّاسِ**
وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ مَرُوءًا وَسَا
جُهُلًا فَاسْتَبَلُّوا فَأَقْوَمُوا يَعْرِضُونَ عَلَيْهِمْ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اڑھالے گا کہ لوگوں سے علم نکال لے لیکن
 علم اڑھالے گا علم کو اڑھالے گا یہاں تک کہ جب کسی عالم دیندار کو نیچوڑے گا تو لوگ جاہلون کو عالم اور

پروردگار دین کے بھروسہ ہی پوچھے جاوین گے یعنی اگر کچھ لوگ ہوں گے جو اس کے
 سوا کوئی دین کے مسند یا دین کے بے علی اور نابالائی سے سوا پے نہ لگے اور وہ گمراہ کیا
 ہوں تو وہ بھی کہ لا یغفر لی ان الله لا یغفر الذنوب الا لیہ **ف** لا یغفر الذنوب الا لیہ **ف** لا یغفر الذنوب الا لیہ
و یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ
و یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ
 کہ حضرت فرماتا کہ یہ سب خدا نہیں سوتا ہی اور ان کی زبان کے نہایت ہی سزا چمکانا
 ہی براہ و گنہ اور اوٹھا یا ہی سے ہندوں کے علی تو لیا ہی سے قبول کرنا ہی سے رو کرنا ہی
 بار دہی کم زیادہ کرنا ہی اوٹھنا ہے ہیں اور کسی طرف رات کے کام دین کے کاموں کے
 پہلے اور دن کے کام رات کے کاموں سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اس پر دیکھو
 اوٹھا ہے تو اس کی ذات پاک کی بدوشنیاں جلا دیں ساری خلق کو جہان تک خدا
 کی نصیحت کام کرے یعنی تمام عالم کو **ف** اس حدیث میں خدا کے جلوہ اور اس کی عظمت اور جلال کا بیان ہے
و یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ
و یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ
 سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرماتا کہ میرے خدا تمہاری صورتوں اور تمہارے سب مالوں کو
 نہیں دیکھتا ہی لیکن تمہارے دلوں کو اور کاموں کو دیکھتا ہی **ف** یعنی بدلوں طفائی ذل
 اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث میں تقویٰ اور درویشی کے
 مضمون بھرے ہیں آدمی غور کرے تو بوجہ ہے
و یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ **و** یغفر الذنوب الا لیہ
 کہ حضرت فرماتا کہ میرے خدا نظر رحمت سے نہیں دیکھتا اور اس کی طرف جو اسے اپنا کر غور سے لکھا
 کہ کتنا جانا ہی **ف** یعنی جسے غور سے باجماعہ نازا رہے یعنی نہ بدلتا جسے سب سے سچے
 لکھا نا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا باجماعہ بجا کر ناحہ غور سے ہو خواہ ہی خود حرام ہی
 جانچے دوسری حدیث میں صاف آیا ہے

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

سَخَّ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ
عَظَمَتِي بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب حد آئے خلق کو پیدا کیا عرش پر
اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے عجب پر **ف** یعنی غیب سے
خدا کی رحمت زیادہ ہے اسی سبب سے کافرون اور گنہگاروں کو جلد نہیں پکڑتا اور عذاب میں
شدائی نہیں کرتا گناہ دیکھنا ہی اور پردہ ڈالنا ہی روزی بند نہیں کرتا

و عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ لَمَّا مَرَّ بِأَنَّ لَشَرَّ الْحَجَّارَةِ وَالطِّينِ بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حد آئے ہلکے اسکا حکم نہیں کیا کہ ہم پہنچا اور عیسیٰ کو
کپڑا لپیٹیں **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک بار لڑائی کو نشر لے گئے
اور میں دروازہ پر پہنچے مٹا جب حضرت تشریف لائے تو اسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ
حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قرون پر چادر ڈالنا اور اسے بے گرد

فرش کرنا شریعت محمدی میں بہتر نہیں

و عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ لَمَّا بَعَثَنِي مُعْتَمِدًا وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعْتَمِدًا مَيْتَرًا مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حد آئے جھکے نہیں بھیجا ہی سختی کرے والا لیکن جھکے بھیجا ہی
سکھا بنے والا آسانی کرے **و** الاما **ف** ایک بار حضرت کے ازواج طاہرات نے ان لقمہ
فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اُتری ازواج کو حکم ہوا کہ مادیات قبول کرین یا آخرت اور
اللہ اور اس کے رسول کو تو پہلے حضرت نے عائشہ صدیقہ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب
میں جلدی نہ کرو اپنے ماباپ سے صلاح لیں تو عائشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے
مقدور میں ماباپ کے پوچھنے کیا حاجت ہے میں نے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول کو آخرت
کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہے کہ اور ازواج سے اسکی خبر نیکی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی میرا کام تو یہی ہے کہ میں آسانی سے سکھلاؤں اور سختی نہ کروں جو بلال مجھ سے
پوچھے گی کہ عائشہ نے قبول کیا میں بتلاؤں گا تاکہ وہ بھی قبول کرے

تو وہ دونوں ہشتی ہون گئے

۳۸۵ **و** أَبُو مُوسَى إِنَّ اللَّهَ لَيَمْلِكُ لِلظَّالِمِ إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ لَإِيَّامُ شَدِيدٌ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور دہل دیا کرتا ہے پھر جب اسکو پکڑتا ہے تو نہیں ٹھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرمانا ہی کہ اسبطح یتیم رب کی پکڑی جب ظالم استیون کے لوگوں کو پکڑا بیشک اسکی ہر سخت دردناک ہے **ف** یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہے تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اسے پکڑ پھر نہیں چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہونا ہی بردیا میں بھی خالک سیاہ ہو جاتا ہے

۳۸۶ **و** جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ حُرَّ مَبِيعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخَزِيرِ وَالْأَصْنَامِ قَالَ عَامُ الْفَتْحِ وَهُوَ مَكَّةُ بخاری اور مسلم میں جابر رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اس کے رسول سے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور ہونکا بیچنا یہ حدیث مکہ میں

فرمائی جس سال مکہ فتح فرمایا یعنی آٹھویں سال ہجری کے

۳۸۷ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصِدِّقَانِكُمْ وَيُعِذُّرَانِكُمْ قَالَ لِّلْأَنْصَارِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصار میں اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اسکا رسول تمکو سچا جانتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں **ف** جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو اہل انصاریان کے گھر گیا اسکو پناہ دے تو بعض انصاریوں نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطنی برادران کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اسباب سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریوں کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہنے ہو کہ مجھکو برادران کی محبت غالب ہوئی ہے میں خدا کا بندہ ہوں اور اسکا رسول اپنا وطن چھوڑ کر میں تمہاری بستی میں گیا میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے انصاریوں نے عرض کی یا رسول اللہ قسم بھی خدا کی کہ ہماری ثوابات طعنہ کے واسطے

مذبحی فقط ہو کہ یہی خوف ہو کہ کہیں حضرت ہماری بستی مدینہ پہنچ کر کہہ دیں نہ رہ جاؤں سوا ب ہمارے
خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری بات میں تباہی نہیں
ہر ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰهَ يَسْطُرُ لَكَ بِاللَّيْلِ لِنُوبٍ مِّسْبِي الْقَهَارِ وَيَسْطُرُ لَكَ بِالنَّهَارِ
لِنُوبٍ مِّسْبِي اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا سَلَّمَ مِنْ ابُو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو ہیلانا ہی تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی
رحمت کا ہاتھ ہیلانا ہی تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج چھم سے نیچے
یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہی رات دن جھومتا

۳۸۸

جاسے توبہ کرے

ہر ابو ہریرہ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِجَالًا مِنْ الْاِيْمَانِ الْاَقْبَضَةِ سَلَّمَ مِنْ ابُو ہریرہ سے روایت ہے
ای کہ حضرت فرمایا کہ البتہ خدا چلا دیگا ہر اکو جس کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو
ہلکے دل میں دانہ برابر ہی ایمان ہو گا اور ایک روایت میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا اور سو
پہنچو گی شمار سے سب ایمان دار مردوں کے یہ قیامت کے قریب ہو گا چنانچہ
ای حدیث میں آیا ہے کہ قیامت بدکار کا فردن پر قائم ہوگی اور سقوت ایمان دار کوئی نہ ہو گا
ہر عائشہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہے ہر کام میں اس حدیث کا قصہ
اگلی حدیث میں ہو چکا ہے بنو دیون کا سخت کہنا اور حضرت عائشہ کا جواب دینا اچھے

۳۸۹

۳۹۰

حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا

ہر سعد بن ابی وقاص اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْخَفِيَّ سَلَّمَ مِنْ ابُو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہے بہر کار مالدار
بچھے گناہ بندے کو ف یعنی مالدار کے ساتھ بہر کار مالدار اور گناہ گری سے

۳۹۱

چیزی اسواسطے خدا کو پسند ہی جب اسلام بن خنہ فساد پسلا دے سعد بن ابی وقاص صحابی
شہر جوڑا اپنے اونٹ پر میان لیکر جنگل میں جا بسے ادھیکے بیٹے کے کہا کہ تم جنگل کو نہ
نباؤ ہوں بیٹے یہ حدیث بڑی ہی امن حدیث ہے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گری بہتر ہی
۲۹۲ خ ابوہریرہؓ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَّائِيْنَ وَيَكْرَهُ التَّائِبِيْنَ فَاِذَا غَطَسَ مُحَمَّدٌ اللّٰهَ
حَقُّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يُّسْتَمَنَّهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؓ فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جھپٹائی کو برا جانتا ہے سو جو چھینکے
پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اسکو سب سے اوپر واجب ہی کہ اوہ سب سے حق میں دعا کرے
یعنی رحمت اللہ کہے وہ چھینکے سے بدین لگا ہوتا ہے تو آج ہی زندگی کر سکتا ہے اسواسطے
خدا کو پسند ہی اور جھپٹائی گرانی سے آتی ہی اور غفلت اور سستی لاتی ہی اسواسطے خدا کو

بڑی معلوم ہوتی ہے

۳۹۳

فَإِنْ عَمَرَ أَنْ اللّٰهُ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَفَّهُ وَيَسْتَرُّهُ وَيَقُولُ أَعْرِفْ
ذَنْبَكَ كَذَا أَعْرِفْ ذَنْبَكَ كَذَا يَقُولُ نَعْمَ أَيْ رَبِّ حَتَّىٰ تَرُدَّهُ بِدُنُوِّهِ وَرَأَىٰ فِي
نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَابْتَغِهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيَقْطَعُ كَمَا
خَسِبَتْهُ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ
كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا كَعْتَبَةُ اللّٰهُ عَلَى الظَّالِمِينَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ خدا ایمان دار کو نزدیک کر لیگا یعنی قیامت میں پھر اسکو اپنی
رحمت کے سایہ میں چھپا لیگا اور فرما دیگا کہ تو ایسا فلاں گناہ پہچانتا ہے فلاں نقصان دہی
سو مسلمان کہیگا کہ اے میرے رب ہاں یاد ہی یہاں تک کہ اس سے اس کے گناہ قبول کر او لیگا
وہ اپنے جی میں جا لیگا کہ اب میں برباد ہوا خدا فرما دیگا کہ تیرے گناہ میں سے دو میں چھپا
ہم آج بھی اوکو بخشے ہیں پھر نیکو نکاحا نامہ اعمال اسکو دیا جاو لیگا اور کافراور جو فقط باہمی
مسلمان تھے سواوٹے گناہ یعنی پیغمبر اور فرشتے باادائے ہاتھ پاؤں اوکو کہیں گے یہ

سب سے جنت الیٰ بن
وہ اسکی کافریہ و منافقین

لوگ ہیں جو خدا پر تہو ہر ہاندہ سے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالموں پر ہے جو حد سے بڑھ کر
 بندگی کے بدلے نافرمانی کی

۳۹۸

مَرْوَةُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ بَرَّحَى لَكُمْ نَلْنَا وَبَكْرَهُ لَكُمْ وَبَرَّوَى وَنَسِطَ لَكُمْ نَلْنَا فَرَضَى لَكُمْ
 أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَقْصُوا الْجَحْلَ اللَّهُ جَمِيعًا وَلَا تَقْرُقُوا وَأَنْ
 تَأْخُذُوا مِنْ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْرَكُمْ وَبَكْرَهُ لَكُمْ قَبْلَ وَقَالَ وَكَذَلِكَ السُّؤَالُ وَإِصَاعَةُ الْمَالِ
 مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہارے واسطے تین کام پسند
 رکھتا ہے اور مکروہ جانتا ہے تمہارے واسطے اور ایک روایت میں یوں ہی کہ غصے ہونا تین
 چیزیں سوچتے ہیں تمہارے واسطے پسند ہیں اور تین سے اول یہ ہے کہ تم آدم کی مذکر کرد
 اور کیا اور کیا اور دو سے یہ ہے کہ خدا کی رسی کو مضبوط کر دو یعنی قرآن اور حدیث
 ہی پر چلو اور ہوتے ہو ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز
 یہ کہ خیر خواہی کرو اور اس کی حکومت سے تم پر جاؤ کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور تین
 چیزیں خدا نے تمہارے واسطے مکروہ رکھیں ہیں سوا دین سے اول میل و قال ہی یعنی
 بغائدہ باتیں کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتیں پوچھنا تیسرے جو
 مال کو ضائع کرنا جسے بہت عمارت بے حاجت بنانا یا ج رنگا شکاری میں مال کا برباد کرنا
 مَرْوَةُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ بَرَّحَى لَكُمْ نَلْنَا وَبَكْرَهُ لَكُمْ وَبَرَّوَى وَنَسِطَ لَكُمْ نَلْنَا فَرَضَى لَكُمْ
 ۳۹۵ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرنا ہی اس قرآن سے یعنی لوگوں کا اور
 بعضوں کو اسی سے گرا دینا ہے **ف** یعنی جن لوگوں نے قرآن کو پڑھا اور اوپر عمل کیا
 اور کما مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اوپر عمل کیا دیے بے قدر ہوئے
 مَرْوَةُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ بَرَّحَى لَكُمْ نَلْنَا وَبَكْرَهُ لَكُمْ وَبَرَّوَى وَنَسِطَ لَكُمْ نَلْنَا فَرَضَى لَكُمْ
 ۹۶ مسلم بن ہشام بن حکیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کرے گا ان پر جو لوگوں
 عذاب ناحق کرے ہیں دنیا میں

وَأَبُو سَعِيدٍ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ
 رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ مِنِّي يَذَلِكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى
 بِأَرْبِ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ
 مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَآتِنِي شَيْءَ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانًا
 فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اللہ
 خدا فرما دیگا بہشتی لوگوں سے کہ اے بہشتیوں سو کہیں گے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں
 اور سب بھلائی تیرے قابو میں ہے پھر خدا فرما دیگا کہ کیا تم راضی ہو بے سود کہیں گے کیوں
 نہ ہم اضی ہوں اے رب اور تو بھلا کرنا کچھ دے گا کہ اسکو کہیں دیا پھر خدا فرما دیگا کہ ہلا ہم تمکو
 اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوں سو کہیں گے اے رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہے
 پھر خدا فرما دیگا اب سب سے اتاری تم پر اپنی رضا مندی سو کہیں گے بعد اب میں تم پر کبھی غصہ
 نکر دوں گا معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتوں سے عمدہ خدا کی رضا مندی ہی جو سب
 نعمتوں کے بعد ملے گی

صَالِحٌ عُبَّاسٍ أَنَّ الَّذِي حَرَّمَ شَرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا يَعْنِي الْخَمُّ مُسْلِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ رَوَيْتَ هِيَ أَنَّ هَذِهِ قَدْ فَرَمَا بِهَا مَقْرَبِ عِيسَى اَوْ سَكَا بِهَا حَرَامٌ كَمَا اَوْسَى فِي يَدِ سَكَا بِهَا
 بَعِي حَرَامٌ كَمَا يَلْعَنُ شَرَابٌ كَافٍ اَيْك شخص حضرت کے واسطے میٹک پھر شراب لایا حضرت نے
 فرمایا کہ کیا تمکو معلوم نہیں کہ شراب حرام ہے اویس نے کہا کہ میں اسواسطے لایا ہوں کہ آپ اسکو
 بیج لبوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

وَأَمْرٌ سَلَمَةُ أَنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي رَأْيِ الْفَضَّةِ فَإِنَّمَا يَجْرُحُ فِي بَطْنِهِ نَارَ
 جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہے پتھر کے
 برتن میں وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ کر کے ڈالتا ہے
 هَذَا أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شَفَعَاءَ بَوْمَ الْقِيَامَةِ

مسلمین اور کفار کے درمیان روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مفر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے
 روز ابونہین ہوں گے۔ سفارش کرنے والوں میں سے مسلمان پر لعنت کرنا نام لیسکر
 سب طرح درست نہیں سو جس لوگوں کی عادت پڑ گئی لعنت کرنے کی اونہی کو ابھی اور سفارش
 قیامت میں معجز ہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور
 فاسق کی گواہی درست نہیں اور سفارش کر نیکو رحمت درکار ہی سوائے حمت کہاں انکو لعنت کی عادت پر
وَالْأَنسُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَأَتَمَّ بَأَجْحَىٰ رَبِّهِ فَلَا يَتَذَكَّرُ فِيهَا
بَدَنَهُ وَلَا عَنِّي يَمِينَهُ وَلَكِنْ عَنِ لِسَانِهِ وَتَحْتَ قَدَمَيْهِ بخاری اور مسلم میں انس رضی عنہ روایت
 ہے کہ حضرت فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب کے بات حیت کرنا ہی سو
 نہ ہو کہ اپنے آپ کے اور نہ اپنے واسطے لیکن اپنے بائیں طرف پیڑ کے نیچے تھوک لے
ثُمَّ اول تو نماز میں تھوک نہ ٹھہرتا ہے نہیں اور اگر تھوک آ جا دے تو آگے تھوک کے اس واسطے
 قبلہ ہی اور دایبے فرشتہ ہی بائیں قدم کے نیچے تھوک کے اگر جھگل میں ہوا اور اگر مسجد
 میں ہو یا بائیں طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے
وَأَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَتَخَسَّرُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے
 کہ حضرت فرمایا کہ مفر مسلمان ناپاک نہیں ہوتا **فَ** ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ جھکو
 ایک بار نہانکی حاجت ہوئی راہ میں حضرت بلے میں اس راہ سے پلٹ کر نہانے کے حضرت
 اس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہاں تھامنے عرض کی کہ جھکو غسل کی حاجت تھی اسلئے
 غسل خدمت میں حاضر ہونا جھکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایما نذر ناپاک
 نہیں ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد میں جانا البتہ بے غسل درست نہیں لیکن ملاقات درست ہے
مَرَجَأُ رُؤْيَا الْمَرْءِ أَنَّهُ يُقْبَلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ مسلم میں جابر رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ مفر عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے **فَ** پوری حدیث ہون ہی
 کہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پھرتی ہے تو

جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی حور و سیے صحبت کر لے تاکہ دل بے اوسکا خطرہ دور ہو عورت
 کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بھگانا ہی ویسے عورت بھی
و أَبُو مَسْعُودٍ عَقِبَهُ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَبْدِ النَّضَارِ بْنِ إِبْنِ الْمُسَلِّ إِذَا انْفَقَ عَلَى
 أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْسِبُهَا كَأَنَّهُ صِدْقَةٌ بَخَّارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ مِنْ أَوْ مَسْعُودٍ رَوَاهُ ابْنُ
 کَاصِرٍ فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے حور و لڑکوں کے کہائے پئے کا کچھ مال خرچ کرنا ہی
 ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقہ کے برابر ہی ثواب میں **و** اپنے اپنے گھر کے
 خرچ میں اگر یوں نیت کرے کہ خدا سے مجھ پر فرض کیا ہی اوسی کے حکم سے میں خرچ
 کرتا ہوں تو اس میں بھی خیرات کے برابر ثواب ملے گا اور اگر نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب
مَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمِقْصِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ
الْوَحْيِ وَكَانَتْ يَدَا يَهُ يَمِينِ الَّذِينَ يَلْعَنُونَ فِي حُلُمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْ
 مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے
 خدا کے نزدیک نور کے میروں پر ہوں گے رحمن کے واسطے طرف اور خدا کے دونوں
 ہاتھ وہاں ہیں یعنی خدا کے کرم میں نقصان نہیں منصف و لوگ ہیں جو انصاف کرتے
 ہیں اپنے حکم میں اور اپنے قریب لوگوں میں اور جس پر ظلم ہوئی ہیں **و** اپنے منصف
 ہیں جو اپنے برادر دن کی رو رعایت نہیں کرتے اپنے بیگاہے میں برابر انصاف کرتے ہیں
خ. عَالِيَةً إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَمَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَدْرُكُ الْأَمْرُ قَضَى
فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرْقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَلَتَمْعُهُ فَيُوجِّهُهُ إِلَى الْكُفَّانِ فَيَكْذِبُونَ
 معہا جاثیہ کذابہ من عند انفسہم بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ فرشتے ان سے نہیں بدلی میں سوائس میں بات چیت کرتے ہیں
 اوسکام کی حکمت آسمان میں خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہاں جا کر جھکے
 سن آتے ہیں بھراؤ سکو کا ہنوں یعنی جو غیب کی بات بتلائے ہیں اوسکے دل میں ڈال

نقد ابن عباس و ابن مسعود
 اس نکتہ پر نسبت دینی فرمائی

انصاف کا مکان عادل
 ۴۰۵

حسبِ اہلِ شریعت ہے دل سے سوچو بھی باتیں جو رکے اور یکے ساتھ کہتے ہیں **ف**
 عرب میں ایک قوم تھی جن اور شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ اور ایسے حال در بات
 کر کے لوگوں سے کہتے تھے لوگ اور ایسے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگوں نے حضرت سے
 اذکحال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اوہ کی کچھ حقیقت نہیں بھر لوگوں نے عرض کی کہ اوہ کی کبھی بات

سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

خ جَابِرُكَانَ الْمَوْتِ قَرَعَ فَإِذَا سَمِعَ أَيْدِيَّ الْجَنَازَةِ فَهَوَّ مَوَاخِرَ بَنِي جَابِرٍ رَوَيْتُ ۴۰۷

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت ڈرے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اڑھٹہ کھڑے ہو

ف اول جنازہ دیکھ کر اڑھٹنا سنت تھا پھر شروع ہوا اب جنازہ دیکھ کر اڑھٹنا سنت نہیں

ع اَنَّ النَّاسَ اِنْ اَلْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نَعَالِ الْهَرَجِ اِذَا اَنْصَرَفُوا ۴۰۸

سلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہی تو جو تون

کی جب سنائی جب لوگ اوسکو دفن کرنے پھرے ہیں

خ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ الْمَيِّتَ لَيَعَذِّبُ بِنِكَاحِ الْحَمِيٍّ جَارِيٍّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُ ۴۰۹

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردہ پر عذاب ہوتا ہی زندہ سیکے روئے سے **ف**

یہ اوس صورت میں ہی کہ مردہ اپنے روئے سے بیٹے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ یگانہ گدرا

خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّازِلَ لَيَعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللَّهُ جَارِيٍّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ۴۱۰

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب نہیں کرنا آگ سے مگر خدا ایسے آگ سے جائز کر

جلا نا ہرگز نہیں درست یہ خدا کو خاص ہی **ف** حضرت نے ایک بار کہیں لشکر بھیجا اور فرمایا

کہ اگر فلا نا شخص ملے تو اسکو جلا دیجیو پھر جب یہ روانہ ہوئے تو اوہ کو بلایا اور جلا سکے

سنا کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اس کے قتل کا حکم کیا

ع اَنَّ النَّاسَ اِنْ اَلْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نَعَالِ الْهَرَجِ اِذَا اَنْصَرَفُوا ۴۱۱

سلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سوئے گئے اور

ہمیشہ تم نماز ہی میں ہو جب تک تم نماز کے منتظر ہو گے **ف** ایک بار حضرت نے عشا کی نماز دیر کر کے پڑھی تھائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

۴۱۲ **ف** حُجَّاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لَا هَاجِلًا وَلَا كِنَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بَخَّارِی اور مسلم میں حُجَّاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا ہمارے جن پر لیکن بیعت کر اسلام کی اور جہاد کی اور تک کا منوں کی **ف** حُجَّاشِعُ سے روایت ہے کہ جب مکہ منسوخ ہوا تو میں نے چاہا کہ میں ہجرت کی بیعت کروں جسے حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے اب اسلام غالب ہوا اور بس طرح کی ہجرت اس پر قرض نہیں ہے

۴۱۳ **ف** ابُو هُرَيْرَةَ أَنَّ الْبُهَوَّ وَالْثَّهَارِيَّ لَا يَصْبَغُونَ فَنَالِقُوهُمْ بَخَّارِی میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاریٰ خضاب نہیں کر سکتے ہیں تم ان کا خلاف کرو **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو ہندی کا خضاب تو بے سنت ہے اور دوسرے بھی درست ہی لیکن اور خضاب جو سیاہ بال کر دین درست نہیں

۴۱۴ **ف** ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَمَّا مَكْرَهُ حَوْضًا لِمَا بَيْنَ جَرَبَاءَ وَأَذْرَجَ بَخَّارِی اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے سے قیامت میں ایک حوض ہے جسے حوض کوثر انا بڑا جتنا فرق ہے **ف** جَرَبَاءَ اور أَذْرَجَ کے دو گاؤں ہیں شام میں تین رات دن کی راہ اون کے درمیان میں ہے مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا جوڑا ہے

۴۱۵ **ف** ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَمَّا مَكْرَهُ حَوْضًا لِمَا بَيْنَ جَرَبَاءَ وَأَذْرَجَ بَخَّارِی اور مسلم میں ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزوں سے تم دو کر سکتے ہو انہیں ہتھ دوا پہننے لینا اور دریائی کوٹ **ف** کوٹ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اس واسطے اسکو دھندلی بھی کہتے ہیں ہندوستان سے جہاز پر عرب میں جاتا تھا اس واسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سردی کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور پھپھون سے خون فاسد نکل جاتا ہے اس واسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث میں آیا ہے

امح علاج ججججج
وقسط یعنی کوٹ

کہ جسکے درد سے ہوتا تھا اوسکو حضرت پیچھے فرماتے تھے اور تیرہویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ اور شگل ام بدہ اور ہفتہ میں خون نکالنا حدیث میں منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف نہیں

۴۱۶ **و** ابُوہریرَہُ اِنَّ امْرَاةً بَغِيَّتْ رَاَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يَطْفِئُ سِرْقًا اَدْخَلَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَزَعَتْ لَهُ بِمَوْقِعِهَا فَخَفِرَ لَهَا وَقَالَ الْحَارِثِيُّ فَزَعَتْ حَقًّا فَاَوْثَقَتْهُ لِحِمَارِهَا فَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَعَفِرَ لَهَا بِذَلِكَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مگر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن میں ایک کتے کو دیکھا کہ گوبیں کے آس پاس گھومتا ہے اپنی زبان نکالے ہے پیاس کے مارے سوا سے اپنا سوزہ اسی کے واسطے اوتا رہا اسنے پانی پلانے کو پھرا دیکھا گناہ معاف ہو گئے اور بخاری میں روایت کی ہے کہ اوس عورت نے اپنا سوزہ اوتا رہا پھر اوسکو اپنی اور بہنی سے باند بھجراتی نکال کے اوسکو پلایا سوا دیکھا گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب **و** اس شخص سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت میں باند اس کے ساتھ احسان کرنا خدا اس کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہے

مصرعہ + دل بدست اور کج الکرامت +

۴۱۷ **و** فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِيكَ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْاَوْلَونَ فَاَنْطَلِقُ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمَى فَاَنْتَا اِذَا وَضَعْتَ حِمَارَكَ لَمْ يَذَلِكْ قَالَتْ لَهَا جِئْتِ اَرَأَيْتِ اَنْ تَعْتَدُوْا قَدْ طَلَعَهَا زَوْجُهَا ابُو عَمِي وَبْنُ حَفْصٍ اَلْبَنَةُ بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آنے جاتے ہیں سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر میں سو تو اپنی اور بہنی جب و تار رکھے گی وہ تجھ کو دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اس نے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اس کے خاوند ابو عمرو بن حفص سے اوسکو تین بار طلاق دیا تھا **و** فاطمہ بنت قیس کو اس کے خاوند نے طلاق دیا حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر میں عدت بیٹھ چھڑائے

فرمایا کہ اویسے گھر میں لوگ آسے جاتے ہیں وہاں نہیں عبد اللہ نہ رہا ہی اویسے گھر میں جا لیجئے
اوسکو کچھ سوچتا نہیں تو آرام سے وہاں رہیں

و ابُو سَعِيدٍ اِنْ اَقْبَهُ مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ مَسَيْتُ فَلَا آذِرِيْ اَيُّ اللّٰهِ وَاَبِ
مُسْتَحْتَبِ بَخَارِی اور مسلم بن ابوسعید رضیہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر حضرت کی اولاد
ایک گروہ کی خدا سے صورت بدل ڈالی ہی سو میں نہیں جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر
ہو گئے **ف** بَخَارِی اور مسلم بن پوری روایت ہے کہ ایک گوزار حضرت کے پاس آیا
اوسے نے کہا کہ یا حضرت میں اس کو چل میں رہتا ہوں کہ وہاں کے لوگوں کی خوراک سوسا رہی سما
رہ جانور ہی جسکو ہندی میں گوہ کہتے ہیں حضرت اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسے پوچھا پھر
حضرت جب سچے قبری بار میں حضرت سے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ رخصا بنے
لغت کی اور انکی صورت بدل ڈالی مجھکو نہیں معلوم کہ وہ گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی
اور جانور ہو گئے سو میں تو اوسکو نہیں کھانا اور منع بھی نہیں کرتا امام اعظم کے نزدیک سوسا
کہانا درست نہیں اسی دلیل سے امام شافعی کے مذہب میں درست ہے

و عَائِشَةُ اِنْ اُولَئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمْ الرَّجُلُ الصَّالِحُ مَاتَ بَنُوْا عَلٰی قَبْرِهٖ
مُسْجِدًا وَّصُوْرُوْا فِيْهِ نَتِیْلَ الصُّوْرِ اُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِيَامَةِ
یعنی کنیسہ بانیسۃ کان یقال لہا ماریۃ بخاری اور مسلم بن حضرت عائشہ رضیہ روایت
ہی کہ حضرت فرمایا کہ البتہ وہی لوگ جب اونہیں کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد
بناتے تھے اور اوسر مسجد میں تصویریں بناتے تھے وہی خدا کے نزدیک قباست بن ہزن
خلق ہیں بلکہ جس کی نصاری کو فرمایا اون لوگوں سے دیاں ماریۃ نام عبادت خانہ بنایا تھا
ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی سے
جس کے عبادت خانہ کی تعریف کی سیعۃ اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر دینا ہی بنا دیتے تب
حضرت نے کہ یہ سزاؤ تھا کہ حدیث فرمائی سے دے برا کہتے ہیں تم میرے قبر کو مسجد گاہ نہ ٹھہرانا

مَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوَّلُ الْأَبَاتِ خُرُوجًا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجَ
الدَّائِيَةِ عَلَى النَّاسِ عَمِيٍّ وَأَتَتْهَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْآخَرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا سَلَمَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتَ هِيَ كَرِهُتَ فِي فَرَايَا كَالْبَنَةِ ظَاهِرَ هَوْنِكِي رَاهِ بَسَ قِيَامَتِ كِي نَشَانِي
پہلے آفتاب کا ٹکنا ہی مغرب کی طرف سے اور دن جڑے لوگوں کے رو بہ زرین کے جانور
کا ٹکنا اور ان دو جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اویسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی **ف** دس نشانیا

قیامت کی آگے بیان ہو چکیں

مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ أَوَّلَ رُفْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرِ وَالَّتِي يَلْبِثُهَا
عَلَى أَصْوَعِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ كُلِّ امْرِيٍّ مِنْهُمْ رَوْحَانِ اشْتَانِ بَرِيٍّ مَحْ سَوْفَهُمَا
مِنْ وَرَاءِ الْحِمَى وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعَزَّ بَسَلَمَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَيْتَ هِيَ كَرِهُتَ فِي فَرَايَا كَالْبَنَةِ
پہلا گروہ جو بہشت میں جاوے گا وہ چور ہوین رات اس کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اس کے

بعد جاوے گا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اور ان میں سے ہر مرد کے واسطے
دو دو جو زرین ہیں جن کے ہڈیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا مای اور بہشت میں کوئی
بے جوہر نہیں **ف** یعنی اون کی ہڈیاں مثل بلور کے شفاف ہیں کہ اندر تک صاف دکھائی
دیتا ہی پھر جب ہڈیوں کا یہ حال ہی تو اویسکے بانی بن کا حسن اسی پر قباس کیا جاتے

ف أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاوْنَ أَهْلَ الْعَرْفِ مِنْ قَوْفِهِمْ كَمَا تَرَاوْنَ
الْكُوكَبَ الدَّرِّيَّ الْعَاقِرِيَّ الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِقَا ضَلِّ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْبِثُهَا غَيْرُهُمْ قَالَتْ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
برجال اُصَوُّوا يَا اللَّهُ وَصَدِّقُوا الْمُسْلِمِينَ بخاری اور سلم بن ابوسعدی سے روایت ہے کہ حضرت

فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہیں اور بچے محل والو کو اپنے اوپر جسے تم دیکھتے ہو وہ روشن
سینارہ کو آسمان کے کنارہ پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ کچھم کی طرف اتنا لفرق ان میں
زیادتی مراتب کے سب سے ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبروں میں

ہونے اور بے سواری کوئی دہان نہ پہنچ سکیگا حضرت فرمایا کہ کیوں نہیں قسم ہی او سکی جبکہ
قابو میں میری جان ہی کہ اوں مکان میں نہ رہے پھر گے جو اجماع لائے ہیں اللہ کا اور سچا جانا
پیغمبروں کو

۴۲۳ **وَالْعَمَانُ ثَمَرَاتُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مِّنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكًا مِّنْ نَّارٍ يَّعْلِيْ مِثْمَهِمَا دَمَاعُهُ كَمَا يَّعْلِي الْمِنْ جَلِّ مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَآيَةٌ لَهُ أَنَّهُ هُوَ نَهْرُ عَذَابِ نَّحَارٍ** اور سلم بن عثمان بن شمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
کہ مقررہ درختوں میں پتے ہلکا عذاب والا وہ ہی جسکے پیر و نہیں آگ کی دو جوانی ہیں جسے
اوسکا دماغ ابلتا ہی جیسے دیکھی ابلتی ہی اور وہ جانتا ہی کہ مجھ سے زیادہ کسی پر عذاب نہیں
اور حالانکہ اور دوسرے اور بہت ہلکا عذاب ہی

۴۲۴ **عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّ بَالِدَ بْنَةَ جَاءَتْ قَدْ اسْلَمُوا فَإِذَا رَأَتْهُمْ سَبَّحَتْهُمُ شَيْئًا فَأَذْنُوهُ لَكُلِّهِمْ**
أَيَّامُ فَإِنَّ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَقْبِلُوا فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ سلم بن ابوسعید سے روایت ہے
کہ حضرت فرمایا کہ مقررہ مدینہ میں جن ہیں کہ مسلمان ہوئے ہیں پھر جب تم دیکھو اور بے کوئی چیز
بے نیوے سانپ اگر بن جاوین تو انکو تین دن اطلاع کر دو پھر ہی اگر ظاہر ہوں یا یکے بعد
تو اسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے بے وہ کافر جن ہی **ف** مدینہ میں ایک صحابی کی بیوی
شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازہ پر کھڑی ہی سبب پوچھا اور بے کہا
کہ گھر میں سانپ نکلا ہی اس صحابی نے اسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب
حضرت یہ قصہ سنا تو یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث میں بون آیا ہی کہ جب سانپ کو
اپنے گھر میں دیکھو تو تین دن بون کہو کہ ہم بوسیدہ تو لقرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے
تم یہ یہ مانگے نہ کہ ہمارے بچ نہ دو پھر اس کے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو

۴۲۵ **عَائِشَةُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي قَالَ لِي قَالَ لِي قَالَ لِي قَالَ لِي**
نحاری اور سلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ البتہ پلال رات کو ادا

دیتا ہی سوئے کھانا یا پا کر وجہ تک عبد اللہ بن اُمّ مکتوم اذان دے دے **ف** بلال کہہ
رات رہی اذان دے تھے تاکہ لوگ تہجد کی ناز کو ادھار نہ کر پڑیں اور جو جاگائے ہوں وہ
سورہن اور عبد اللہ صبح کو اذان کہنے تھے وہ اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے
کہ فجر ہوئی وہ اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھا یا کہ **بلال**
کی اذان کا خیال نہ کریں

ف ابْنُ مَسْعُودٍ اَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَبُرْفُ فِيهَا
الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَجْعُ وَالْهَجْعُ الْقَتْلُ عَمَّارِي اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفر قیامت سے پہلے ایسے دن ہوں گے کہ ادمن جہالت
اور ترکی سے پہلے کی اور علم اور ٹہنگا اور قتل بہت ہوگا **ف** یعنی دنیا کی حرص البسی
غالب ہوگی کہ لوگوں کو علم دین سے کہنے کی پرواہ نہ رہے گی رات دن سواری طلب دنیا کے اور کچھ
مطلب اور نہ ہوگا بلکہ قیامت یہ ہی کہ اگر علم بھی پڑھیں گے تو بھی دنیا ہی کے واسطے توڑیں
وہ علم نہیں ہی وہ جہالت ہی اس واسطے کہ علم وہ ہی جس سے دنیا سر ہو اور آخرت باد پڑے

مرحوم ابن مسعود اَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابِينَ فَاحْذَرُوا هُمْ سَلَمٌ مِّنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہوں گے اور سے چھو
ف مراد اس حدیث سے منسلک کذاب اور اسود اور سجاج اور طلحہ اور مختار ہیں چھوٹے
جھوٹی میسر ہی کے دعوے کے بھر خدائے اوں کو برباد کیا بادے لوگ ہیں جنہوں سے بعضی

حدیثیں بنائیں اور حضرت کی طرف نسبت کریں اور علماء حدیث اوں کو بین ہیں نہ کمال ڈالا
ف ابُو هُرَيْرَةَ اَنَّ لَلَّهٖ فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ
فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ حَسَنًا وَجَدْتُ
حَسَنًا وَيَدَّ هَبْ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَسَمِعَهُ فَدَهَبَ عَنْهُ وَقَذَرَهُ
وَاُعْطِيَ كَوْنًا حَسَنًا وَجَدَّ احْسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ وَقَالَ الْبَقَرُ

سَكَتَ اسْتَحْيَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَحَدُ رَوَاهُ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَفْرَعَ قَالَ
 أَحَدُهُمَا الْأَيْلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقْرُ فَأَعْطَى نَاقَةَ عَشْرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا
 فَأَتَى الْأَفْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي
 قَدْ قَدَّرَ بِي النَّاسُ مَسِيحُهُ فَذْهَبَ عَنْهُ وَأَوْتَى شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَتَى الْمَالَ أَحَبُّ
 إِلَيْكَ قَالَ الْبَقْرُ فَأَوْتَى بَقْرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى
 فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي فَأَبْصُرَ بِهِ النَّاسُ فَالْمَسْحُوهُ
 فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَهُ قَالَ فَأَتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَوْتَى شَاةً وَالِدًا فَانْتَبَحَ
 هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ
 الْغَنَمِ قَالَ ثَمَرَاتُهُ إِلَى الْأَبْرَصِ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ
 بِي الْحِمَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثَمَرَاتُكَ أَسْأَلُكَ يَا الَّذِي أَعْطَاكَ الْوَنَ
 الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا اسْتَبْلَغَ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحَقُوقُ لِي بَعِيرَةٌ فَقَالَ
 إِنَّهُ كَانِي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَذْهَبُ النَّاسُ فَيَقْدِرُكَ النَّاسُ فَيَقْدِرُكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا
 وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَادِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ
 وَأَتَى الْأَفْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ
 هَذَا قَالَ إِنْ كُنْتُ كَادِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ
 فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَأَبْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِي الْحِمَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا
 بِاللَّهِ ثَمَرَاتُكَ أَسْأَلُكَ يَا الَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاةً اسْتَبْلَغَ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ
 كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي فَخُذْ مَا شِئْتُ وَدَعْ مَا شِئْتُ فَوَاللَّهِ لَا أَجْحَدُكَ
 الْيَوْمَ شَيْئًا اتَّخَذَتْهُ اللَّهُ وَبَرَوِي لَا أَجْحَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اتَّخَذَتْهُ اللَّهُ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ
 فَإِنَّمَا اسْتَلَيْتُمْ قَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخَطَ عَلَيَّ جَنَّتِكَ نَجَارِي أَوْ سَلِمَ مِنْ أَوْ هَرَبَ مِنْ هَرَبِي وَهَبَ
 بِي كَحَضْرَتِ فَرَمَا بَا كَحَضْرَتِ يَعْقُوبَ كُلِّ أَوْلَادِ دِينَ تَيْنِ آدَمِي تَعْمِي ائِيك كُورُ بِي سَفِيدِ دَاغِ وَالَا

سَبَّحَ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ
 الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

دو سرالکچر فرشتہ اندامو خدا بنے جاہا کہ اونکو ازاد سے تو اسنے پاس فرشتہ پہنچا سودہ سفید
 داغ والے پاس آیا پھر اوسنے کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پیاری ہی اوسنے کہا کہ اچھا رنگ
 اور اچھی کھال اور مجھے یہ بیماری دور ہو جاوے جسے سب لوگ مجھے گناہیہتے ہیں حضرت نے
 فرمایا کہ فرشتے تھے اور سپر تہ ملا سواوے کے کہن دور ہو اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال
 دی گئی فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھکو بہت پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گایا لیکن سفید داغ والے
 اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوسنے اونٹ مانگایا گایا لیکن سفید داغ والے
 یا اندھے سنے نہیں ایک نے اونٹ کہا دوسرے گایا سواوے کو دس مہینے کی گاہن اونٹنی دی
 پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گئے پاس آیا سواوے کو
 چیز تجھکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسے سب لوگ مجھے
 گناہیہتے ہیں پھر اوسنے سپر تہ ملا سواوے کی بیماری دور ہو گئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے
 کہا کہ کون مال تجھکو بہت بھانا ہی اوسنے کہا کہ گایا سواوے کو گاہن گایا ملی فرشتے کہا کہ
 خدا تیرے مال میں برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سواوے کو کہ تجھکو کون
 چیز بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اوسکے سب لوگوں کو
 دیکھوں حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اور سپر تہ ملا سواوے کو خدا نے روشنی دی فرشتے
 کہا کہ کون سا مال تجھکو بہت پسند ہی اوسنے کہا ہیر بکری تو اوسکو گاہن بکری ملی سواوے نے
 اور گایا بھی بیائی اور بکری بھی جی پھر ہوئے ہوئے سفید داغ والے کے چغل بھرا اونٹ ہو
 اوسنے گئے کے چغل بھرا گایا بیل ہو گئے اور اندھے کے چغل بھرا بکریاں ہو گئیں حضرت نے فرمایا
 بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا سواوے نے کہا
 کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے سب سب کٹ گئے سو آج منزل پر پہنچا تجھکو ممکن نہیں
 بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کئے میں تجھے مانگتا ہوں اوسنے نام پر جسے تجھکو
 شہزاد رنگ اور ستہری کہا ل دی اور مال اونٹ دے ایک سواری مانگتا ہوں جو میرے

سفر میں کام آویسے کہا تو گوئیے حق چہر پر بہت ہیں یعنی فرزند ہوں یا گھر بار کے خرچے
 مال زیادہ نہیں جو بھگودون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ میں بھگودکچھ پہچانتا سا ہوں ہلا کہا تو محتاج
 کوڑھی نہ تھا کہ تجھے لوگ گناہ نے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسے جواب دیا
 کہ سنے بر مال بابا ہی اپنے باب دادا جو پستہا پشت کے نامی سردار سے سو فرشتے نے
 کہا کہ اگر تو چھوٹا ہو تو خدا بھگود بسا ہی کر ڈا لے جیسا تو تھا حضرت فرمایا پھر فرشتہ گھٹکے
 پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اوس کے کہا جیسا سفید داغ والے کہا اوسے بھی جواب
 دیا جیسا اوسے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو چھوٹا ہو تو خدا بھگود بسا ہی کر ڈا لے
 جیسا تو تھا حضرت فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل میں پھر فرشتے
 کہا کہ میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو بھگود
 پہچان بفرمہ دالہی اور اسکے بعد بدون شکر کرم کے مشکل ہی سو میں تجھے اوس خدا کے نام
 جسے بھگود آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آویسے کہا کہ مقرر
 میں اندھا تھا سو خدا نے بھگود آنکھ دی سو لیجا ان بکریوں سے جتنا تیراجی چاہیے اور چھوٹا
 جتنا تیراجی چاہیے سو قسم خدا کی آج جو چیز و راہ خدا میں لیو بگا میں بھگود مشکل میں نہ ڈالو نگا یعنی
 تیرا ہاتھ نہ پکڑو نگا اور دوسری روایت میں ہوں ہی کہ رشید لے میں اگر کچھ تو چھوٹا بگا تو میں تیری
 تعریف نہ کرو نگا یعنی میں نہ لے سے کچھ خوش نہو نگا اور تیری بے پرداہی کی تعریف نہ کروں گا
 سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھ تم تینوا آدمی صرف آزمائے گئے تھے سو تجھے تو البتہ
 خدا راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث میں سید شکر گڑا
 اور ناحق شناس کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہی لے
 ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت کی جان مال صحت علم حکومت محض اوس کے کرم سے سب کو ملی سو چھوٹا
 ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجہ کر شکر گزار ہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا
 کرم کو بھول کر اپنے سلیقہ اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے تو خطہ دور ہے

صَمُوْنَةُ اَنَّ جَدْرِيْلَ كَانَ وَعَدَنِي اَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقِنِي اَمَّا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِي
 مُسْلِمٌ مِّنْ حَضْرَتِ مَيْمُونَةَ يَوْمَئِذٍ سِوَايَ رَوَايَتِ هِيَ كَهَضْرَتِ قُرْبَايَا كَهَضْرَتِ جَبْرِئِلَ بِنِي جَمِيْعَ مَلَاَقَاتِ كَا
 اَنَّهُ كِي رَاَتِ وَعَدَهُ كَيَا تَحَا سَوِجْ جَمِيْعَ مَلَاَقَاتِ نَهِيْنِ كِي يَهَا نُوْكَ قَسْمِ خُدَا كِي كِهَا دُيْسِيْنِ جَمِيْعِيْ
 وَعَدَهُ خِلَافِ نَهِيْنِ كَيَا **ف** حَضْرَتِ مَيْمُونَةَ يَوْمَئِذٍ سِوَايَ رَوَايَتِ هِيَ كَهَضْرَتِ اَبِيْ كَهَضْرَتِ اَبِيْ رُوْرُ عَمِيْنِ
 اَوْرُ مَلُوْلِ اَوْنِيْ يَمِيْ عَرْضِ كِي يَارَسُوْلُ اَسْدِ اَحْ حَضْرَتِ كُوْنِ رَجِ يَمِيْ نَبِ حَضْرَتِ يَهَا حَثْ
 فَرَا مِيْ سُوْدَهْ دِنِ اَوْسِيْ طَرَحِ كُذْرَا بَحْرِ حَضْرَتِ كِي حَمِيْنِ اَكْبَا كِهَا جَارِ بَا يِيْ كِي سِيْجِيْ كَتِيْ كَا بِلَا يِيْ
 بَحْرِ حَضْرَتِ يَمِيْ اَوْسُوْ كِي كُوْ اَدِيَا بَحْرِ اَبِيْ هَا تَهْ سِيْ وَهَانِ بَا يِيْ چَرُ كَا جَوَا تِ هُوِيْ جَبْرِئِلَ سِيْ
 مَلَاَقَاتِ هُوِيْ حَضْرَتِ اَوْنِيْ نَهَا اَنِيْكََا سَبَبِ دُوْچَا جَبْرِئِلَ بِنِي كِهَا كِهَا كُوْ حَكْمِ نَهِيْنِ اَوْسِ كِهَرِيْنِ
 جَا يَمِيْكََا جِهَانِ نَصُوْرِ اَوْرُ كَتِيْ هُوِيْ سِيْ بَحْرِ حَضْرَتِ صَبِيْحِ كُوْنُوْنِ كِي مَارُوْ اَلْبِيْ كَا حَكْمِ دَا
 صَرَامُ سَلَمَةُ اَنَّ حَمِيْنِ اَحْمَدِ مِّنْ الرِّضَا عَ مُسْلِمٌ مِّنْ حَضْرَتِ اُمِّ سَلَمَةَ يَمِيْ رَوَايَتِ هِيَ كِه
 حَضْرَتِ قُرْبَايَا كَهَضْرَتِ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ
 لُوْ كُوْنِ بِنِي حَضْرَتِ كِهَا كِهَا اَبِ حَمْرَهْ كِي سِيْ يَمِيْ نَحَا كِي كِهِيْ نَبِ حَضْرَتِ يَهَا حَثْ فَرَا مِيْ

ف يَمِيْ دُوْدَهْ كِي رَشْتِيْ سِيْ دِهْ مَبْرِيْ بِيْنِيْ هُوِيْ نُوْ كِي حَا وَرَسْتِ نَهِيْنِ

صَحْدُ يَفِيْعُ اَلْاِيْمَانِ اَنَّ حَوْضِيْ لَا يَعْدُ مِنْ اَيْلَةٍ مِنْ عَدَنَ وَلِلَّذِيْ نَفْسِيْ بِيْدِهِ
 اِنِّيْ لَا ذُوْدَ عَنْهُ الرِّجَالُ كَمَا يَلُوْدُ الرَّجُلُ الْاَيْلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهِ مُسْلِمٌ مِّنْ حَضْرَتِ
 يَمِيْ رَوَايَتِ هِيَ كَهَضْرَتِ قُرْبَايَا كِهَا اَلْبِيْ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ مَيْمُونَةَ
 جَمِيْعِيْ شَهْرَا يَمِيْ شَهْرُ عَدَنَ يَمِيْ دُوْرِ نَهِيْنِ هِيَ اَوْسِيْ جَمِيْعِيْ قَابُوْ مِيْنِ مَبْرِيْ جَانِ هِيَ كِهِيْ مَقْرُوكَا
 لُوْ كُوْنِ كُوْ اَوْسِ حَوْضِ يَمِيْ هَا كُوْنِ كَا جَمِيْعِيْ مَرُوْ اَبِيْ خَوْضِ يَمِيْ بِيْجَا يَمِيْ اَوْنِ كُوْ نَا كُنَا هِيَ
ف اَلْيَمَامِ مِيْنِ اَبِيْكََا شَهْرُ كَا نَامِ هِيَ اَوْرُ عَدَنَ مِيْنِ اَبِيْكََا شَهْرُ كَا نَامِ هِيَ اَبِيْكََا
 اَيْلَهُ عَدَنَ يَمِيْ هَمْدِ دُوْرِ هِيَ وَبِيْ كَا فَرِيْ مَبْرِيْ حَوْضِ يَمِيْ دُوْرِ نَهِيْنِ كِي اَوْسِيْ كَا يَانِيْ اَوْ
 نَصِيْبِ مِيْنِ نَهِيْنِ يَا يَمِيْ مَطْلَبِ كِهَا مَيْمُونَةَ اَتَا لِنَا چُوْ رَا هِيَ جَمِيْعِيْ اَيْلَهُ يَمِيْ عَدَنَ نَكِ بَعْنِ

باوجود اس وسعت کے کافرادس سے بی نصیب ہیں

۳۱ حضرت عائشہؓ اِنَّ حَيْضَتِي لَيْسَتْ فِي يَدَيَّ قَالَهُ لَهَا مُسْلِمٌ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ سِیَے روایت
ہی کہ حضرتؓ فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیری ہاتھ میں نہیں لگا ہی ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا
ایکبار حضرتؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ جھکو چٹائی کی جاننا زاد مسجد ہے حضرت عائشہؓ نے
کہا کہ جھکو حیض کی حالت ہی ہے اس حالت میں مسجد کے اندر کیونکر جاؤں تب حضرتؓ نے یہ حدیث
فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جاننا زاد مسجد سے

۱۲۳۳

۳۲ مَحْمُودُ بْنُ عَزْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْعِمَدَةِ فِي حَيْلِ قُرَيْشٍ
طَلِيعَةَ فَخْدُ وَأَذَاتِ الْعِمَنِ قَالَهُ رَمَى الْحَدَّ بِيَدَيْهِ بَخَارِي مِّنْ مَّسْرُورٍ أَوْ مَرْوَانَ سِیَے روایت
ہی کہ حضرتؓ نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولیدؓ قریش کے سواروں کو کسے انعم بن اگا
روکے پڑا ہی سوئم گزرا چلو داسے طرف کی راہ لوف غنیم اور حدیبیہ دو مقام ہیں یکے کے
پاس حضرتؓ نے فتح کیے سے پہلے عمر کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے کئے میں آجائے
داخل ہو دین راہ میں حضرتؓ کو خالد کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اس سال کافرادس نے
حضرتؓ کو یکے جائے سے روکا صلح کر کے حضرتؓ پلٹ گئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہو گا خالد بن ولید
اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان ناصبی مذہب سے ہے مخالف اہلبیت تھا لیکن
بخاری میں اس کی روایت ضعیف آئی ہے یعنی مسرور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث میں علاوہ اسکے

یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھ مقام تہمت نہیں

۳۳۴

۳۳۴ مَحْمُودُ بْنُ عَزْرَمَةَ أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ
عَمَلِ يَدِهِ بَخَارِي مِّنْ ابُو هُرَيْرَةَ سِیَے روایت ہی کہ حضرتؓ فرمایا کہ داؤدؑ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
نہیں کہا ہے مجھے مگر اسے ہاتھ کے کام سے **ف** روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگوں سے پوچھتے پھر بنے تھے اگر
کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڑی عورت سے پوچھا کہ داؤدؑ

کیا آدمی ہی اویسی کہہ کہ ملک کے محصول سے کہا تا ہی آدمی تو خوب ہی اگر اپنے ہاتھ
 کی محنت سے کہا یا کہ یہ پھر اوس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا
 اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے اوسکی ذرہ بنائے اور بیج کر کھا سیتے
 صرخابان دماء کرموا لکم حرام علیکم کرمۃ یومکم هذا فی شہرکم هذا
 فی بلدکم هذا الا کل شیء من امر الجاہلیۃ تحت قدمی موصوع محمد ماء الجاہلیۃ
 موصوعہ وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربیعۃ بن الحارث کان مسترضعا
 فی بنی سعد فقتلہ ہزل وری الجاہلیۃ موصوع واول ربی اضع من رباء سا
 ربی العباس بن عبد المطلب فایتہ موصوع کلہ فأتقوا اللہ فی النساء فانکم
 أخذتموهن بآمان اللہ واستحلنم فروجھن بکلمۃ اللہ ولکم علیہن ان لا یطعن
 فرسکم احدا نکرھونہ فان فعلن ذلک فاضربوهن ضربا غیر مبرج ولکن علیکم
 برزقھن وکسوتھن بالمعروف وقد رکت فبیکم ما لکن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم
 بہ کتاب اللہ وانتم لتسألون عنی فما انتم فائولون قالوا الشہد انک قد بلغت و
 اذیت وخصت فقال باضبعہ السبابة یرفعہا الی السماء وینبئہا الی الناس اللہم
 اشہد اللہم اشہد مسلم بن جابر سے روایت ہی کہ حج میں عذہ کے دن حضرت فرمایا کہ مقرر
 تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہی اس تمہارے
 سہنے میں اس تمہاری بستی میں یعنی جیسے مکہ میں اور ذی الحجہ کے مہینے میں عذہ کا دن حرام
 ہی اس میں زیادتی کسی طرح درست نہیں اس طرح اپنی جانوں اور مالوں کو حرام جانو کیسے دوسرے
 مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہیں جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز پر
 دونوں قدموں کے نیچے وہ کئی یعنی کفر کی باطل زمین جیسے ذبح کرنا نجس کھانا
 نسب میں طعن کرنا موقوف ہو گئیں اور جو کفر کی حالت میں خون ہوئے دبا ڈالے گئے یعنی
 اب اسکا دعویٰ کرنا درست نہیں اور البتہ اپنی برادری کے خون سے پہلا خون جسکو میں

۴۳۵

نکاح عام و مجبور الیہ

دہائیے ڈالتا ہوں ربیع بن حاتم کے بیٹے کا خون بھی جو دوزخہ پیتا تھا اپنی سحر سے کہ تو میں اور
 او سکودہ ڈالتا تھا ہیل کی قوم سے اور وقت کفر کا بیابان دہایا گیا اور اسے خاندان کے بیابان
 جو اول بیابان کو میں دہاتا ہوں سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیابان ہی سو دہا سب دہا ڈالا گیا ہے
 بیابان کا اب لیسا دینا حرام ہو گیا صرف اصل قرص لٹنا دینا چاہیے سو دہا واشد سے عورتوں کے
 مقدسہ میں لیجئے اور نہ کہ حق پرچ نہ دہا سوا اسلئے کہ تم سے اونکو اپنے قابو میں کیا ہی خدا کی
 امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تم سے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمہارا حق اون پر یہی کہ
 جسکو تم نہ چاہو او سکودہ تمہارے گھر میں نہ آئے دیوین سو گز دسیئے ایسا کرین سو او سکودہ ایسی بار بار
 جس سے ہلاک ہو جاویں اور عورتوں کا تم پر دستور کے موافق لکھا نا کرا دینے کا حق ہی اور مقرر
 میں تم لوگو میں وہ چیز جو ڈیے جاتا ہوں کہ او سے بعد تم کہیں گراہ نہو گے اگر او سکودہ خوب پڑے
 رہو گے اور او سر عمل کرو گے وہ چیز خدا کی کتاب ہی لیجئے قرآن شریف اور تم لوگ قیامت میں
 مجھے پوچھے جاؤ گے سو تم کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ خدا کا پیغام
 ہو کہ بھایا اور بخوبی لدا کیا اور نصیحت کی سو حضرت علی کی اٹھلی آسمان کی طرف اونٹھا کر اور لوگو
 کی ہتھکڑا کر فرمایا کہ خداوند گواہ ہو خداوند گواہ رہو خداوند گواہ رہو **ف** ہجرت کے دسویں
 سال حضرت علیؓ کی عوب کے ہزاروں آدمی جمع تھے اور وقت حضرت علیؓ پر خطبہ پڑھانا ہی خون اور
 پر اسے مال لینے سے روکا اور کفر کی دھمکی سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے
 بیابان باطل کے بلکہ اسے خاندان سے پہلے اونکو موقوف کیا پھر جو روز خاندان کے حق بتلائے
 پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلو گے تو گراہ نہو گے پھر لوگوں سے اسے
 پیغام مسمانی کا اقرار لیا اور خدا کو لو سمجھو کہ کیا اس خطبہ کے بعد حضرت خدا سے جسے اور میں نے
 اور سالم سے پھر آخر صفر میں بیمار ہوئے باد ہوین ربیع الاول کے انتقال کب اللہ تعالیٰ
 ح شَوْلَةُ يَنْتُ ثَامِرًا رَجَا لَا يَخْوَضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ يَغْيِرُ حَقَّ قَلْبِهِ الْمَاءَ زَوْمَ الْقَبْرِ
 بخاری میں بخوبی ثابت ہے روایت ہی کہ حضرت علیؓ فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گئے ہیں خدا کے

مال میں ناحق بے ناحق لوٹے کھاتے ہیں ان کے لئے قیامت میں آگ ہی ف سبب
میت المال کو اسے مستحق بنے اور سیکو لینا درست نہیں

خ ابوہریرہؓ اَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ التُّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَاحْذَرَهُ الرَّجُلُ حَقَّهُ
فَجَعَلَ يَحْرِفُ لَهُ حَتَّى آذَوَاهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَادْخَلَهُ الْجَنَّةَ بخاری میں ابوہریرہؓ نے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ ایک مرغی کے گوشت دیکھا کہ پیاس کے مارے کچھ کھانا تھا سو اس مرغی
اپنا منہ لیکر اوس میں پانی بھر کر اوسکو پلا یا یہاں تک کہ اوسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت
لکھا ہے لگائی بھرا اوسکو بہشت میں داخل کیا

خ ابوہریرہؓ اَنَّ رَجُلًا رَأَى آخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَمْرًا صَدَّقَ اللَّهُ عَلَى مَدْرَجِهِ مَلَكًا
أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تَرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ بَعْضِ
مَرْبُوحٍ قَالَ لَا غَيْرَ إِنِّي أَحْبَبْتُ فِي اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ يَا نَ اللَّهُ قَدْ أَحْبَبْتَ
كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ سَلَّمَ میں ابوہریرہؓ نے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ ایک مرد کھا اوس
اُسے بھائی سیلان کی جو دوسری بستی میں رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ
میں ایک فرشتہ بھیلا رکھا جب اوسکے پاس آیا تو فرشتہ نے پوچھا کہ تو کہہ رہا یا چاہتا
اوسنے کہا اس بستی میں اسے بھائی کو ملا چاہتا ہوں فرشتہ نے کہا کچھ تیرا دوسرا احسان
جسکو بڑا یا چاہتا ہی اوسنے کہا نہیں صرف میں اوس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہوں
فرشتہ نے کہا میں خدا کا پہچا ہوں تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجھکو دوست
رکھا جیسا تو اوسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ نبی دنیا کے لگا و کسی دیندار سے شدہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہے

خ ابوہریرہؓ اَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ
فِيمَا اسْتَهَيْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَدْرِعَ فَأَسْرَعَ وَبَدَرَ فَبَادَرَ الظَّرْفُ بَابَهُ
وَأَسْنَوَاهُ وَاسْتَحْصَادَهُ وَتَكْوِيرَهُ أَصْنَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ ذُنُوكَ يَا نَ اذْمُ فَإِنَّهُ

لَا تَسْبِغَاتُ شَيْءٌ نَحَارِي مِنْ ابُو هريره ^{سے} روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے
 اپنے رب سے کہنی کر لی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجھ کو حاصل نہیں جو تیرا جی چاہتا ہے
 اور کہے کہ کون نہیں کچھ موجود ہے لیکن کہتی ہی کرنا بہت بھانپنا ہے اور سینے جلدی کی اور پیچ بویا
 سوا دیکے جیسے اور زور پکڑے اور کہے اور پہاڑوں برابر ڈھیر لگ جائے سبے پاک مارے
 ہی شبانی کی بسے ہنوز پاک نہ چمکی تھی کہ یہ ب کام ہو گئے پھر خدا فرما دیا اسکو یہ ای آدم کے
 بسے تیرے بسے کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی چاہے کچھ چاہے
س ابُو هريره قَالَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ
 فَقَالَ ابْنِي بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ هُوَ قَالَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا قَالَ فَأَتَى بِالْكَفِيلِ قَالَ كَفَى بِاللَّهِ
 كَفِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَدْ فَعَلْنَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فُخِّجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ انْمَسَ
 مَرْكَبًا يَرْكَبُ بَقْدَمٍ عَلَيْهِ لِأَجَلِ الَّذِي أَجَلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَحْدَ خَشَبَةً فَقَرَّبَهَا قَدْ
 فِيهَا أَلْفٌ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ رَجَعَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ
 اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّي تَسَلَّفْتُ مِنْ قَلَانِ أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَعَلْتُ كَفَى بِاللَّهِ
 كَفِيلًا فَرَضِي بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَعَلْتُ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا فَرَضِي بِكَ وَإِنِّي جَاهِدُ
 أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثَ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي اسْتَوْدَعْتُكَ فَرَضِي بِهَا فِي الْبَحْرِ
 حَتَّى وَجَّعْتُ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فُخِّجَ الرَّجُلُ
 الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَا لَهُ فَأَذَابَ الْخَشَبَةَ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا
 لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا أَشْرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ
 دِينَارٍ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لَا تَبِيكَ بِمَا لَكَ مَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا
 قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ شَيْءًا قَالَ أَخْبَرْتُكَ إِنِّي لَأَجِدُ مَرْكَبًا قَبْلَ
 الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْوَى عَنْكَ الْمَالَ الَّذِي بَعَثْتَ وَالْخَشَبَةَ فَأَضْرَبْ
 بِالْأَلْفِ دِينَارٍ رَأْسًا نَحَارِي مِنْ ابُو هريره ^{سے} روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ قوم ہی پر

ابن ابی شیبہ نے
 حضرت سے روایت کیا ہے

میں ایک مرد دینے دو سربے بنی اسرائیل میں ہزار اشرفیان قرض مانگیں سواو سینے کہا گواہوں کو
 کہ انکو قرض کا گواہ کروں تو او سینے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے واسطے
 کہا تو کوئی ضامن ہی کو لا او سینے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی او سے کہا تو نے سچ کہا
 پھر او سکو ہزار اشرفیان کچھ مدت ہڑا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر میں گیا
 سوا نے کام سے فراغت کر چکا پھر او سینے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقررہ مدت کے اندر
 قرض دینے واسطے پاس آوے سواو سے کوئی جہاز نہ پایا تو ایک لکڑی کو لیکر گریڈا پھر اس میں
 ہزار اشرفیوں کو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے واسطے لیکے نام کا دھن ڈالا پھر اسکی ہری کو
 خوب بند کیا اور سمندر پر لیے آیا پھر کہا کہ خداوند اتوجانتا ہی کہ میںے فلا نے سے ہزار اشرفیان
 قرض لین تھیں سواو سینے مجھ سے مانگا تھا میںے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ
 تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر او سے گواہ مانگا میںے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہی
 سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور میںے بہت دھڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤں نا او کا
 قرض ہیچ نہ سو میںے نہ پایا اب تمکو میں اس لکڑی کو امانت سپرد کرنا ہوں پھر او سکو سمندر میں او کے
 ڈال دیا یہاں تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہاں سے ہٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی
 تلاش میں رہا تھا تا او کے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز
 او کا قرض مال لانا ہو سواو سے بچا ایک اس لکڑی کو دیکھا حسین مال تھا سواو سکو اپنے
 گھر والوں کے جلائیے واسطے لیا پھر جب او سکو حیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد کے جسے قرض
 تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی میں ہمیشہ جہاز کی تلاش میں دھڑا ہوا کہ
 کہ میں تیری پاس تیرا مال لاؤں سو اسوقت کے آسے سے پہلے میںے کوئی جہاز پایا قرض دینے
 واسطے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا او سے کہا میں تمکو جو دیا ہوں کہ میںے اپنے
 آسے سے پہلے کوئی جہاز پایا قرض دینے واسطے کہ اخیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا کی تیری
 طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بھیجا تھا سو بھیجا دیا سواو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر

وَرَسُولُهُ فَارْتَحِمْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ هِيَ كَعَمَلِ مَسْلُومٍ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 حَصَّةً أَلَا رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 بَيَانُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 آيَا هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 وَهِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 دَاخِلُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 دَاخِلُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ

سَخَّرَ عَمَلُهَا مَسْلُومًا لَهَا أَرْبَعَةٌ نَفَرٌ خَيْرٌ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْنَا وَائْتَانِ
 فَتَالِ وَائْتَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ لَهُ عَزَّ الْوَلِيُّ بِدِ بَخَارِي مَن عَمْرَارُوقِ رَضِيَ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ
 حَضْرَتِ يَنْ فَرِيَا كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 عَمْرَارُوقِ مَن كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 فَرِيَا أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 كَوَايِ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 فَصَلِّ

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جن کے سربر نام ہیں

خَالِدُ بْنُ سَعْدٍ أَيْ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 مَن كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 وَرَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ
 تَمَّ مَن كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ أَوْ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْتُ بَسْتِي مَن كَهَيْتُ

کہ حضرتؑ فرمایا کہ عثمان نہایت مرد ستم والا ہی اور میں اس کی حالت میں ڈرا کر اوسکو
 بٹاؤں شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہنچا سکے حضرتؑ عاید یہ روایت ہی
 کہ حضرت ایک روز گہرین دو وزن پٹلیاں کہو لیے لیے تھے اسنے میں صدیق اکبرؓ کو روایہ
 پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور دیکھ لے لے رہے پھر عمر فاروقؓ آئے اونکو بھی دیکھ لے
 میں بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت نے اوٹھ کر اپنے کپڑے پہن اونکو بلایا جب وہ
 سب باہر گئے تو میں پوچھا یا حضرت صدیق اکبرؓ آپ دیکھ لے لے رہے ہی لیے رہے
 عمر فاروقؓ آئے تو بھی دیکھ لے لے رہے ہی لیے رہے عثمانؓ کے آئے ہی آپ کپڑے پہنے
 اسکا کیا سبب ہی تب حضرتؑ یہ حدیث فرمائی یعنی عثمانؓ حیا کے سبب اتنا بدن نہیں کہتا
 ہی مبادا میرا کہلا بدن دیکھ کر اپنا مطلب خیال نہ کر سکے

صَابُوا لَدَرْءِ اَنْ عَدَّ وَاللّٰهُ اَلَيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلَعَنْتَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَخِرْ
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَخَذَهُ وَاللّٰهُ لَوْ اَدْعُوهُ اَخْبَيْنَا سُلَيْمَانَ لَا صَبَحَ مُؤْتَقَا
 يَلْعَبُ بِهِ وَلَئِنْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَلِمَ مِنْ اَبُو دُرَّاسٍ رَوَيْتُ هِيَ كَهَضْرَتِؑ فرمایا کہ البتہ
 خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے مومنین لگا دیے سو مجھے تین بار
 کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے پھر میں تین بار کہا کہ میں خدا کی پوری لعنت تجھ پر
 بہجتا ہوں پھر بھی نہ ہٹا پھر میں اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان بجائی دعا کر
 گئے ہوتے تو وہ صبح کو بند پاڑا ہوتا کہ میں نے کے لڑکے اوس سے کہیے حضرتؑ
 سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث میں آتا ہی

وَابُو هُرَيْرَةَ اِنْ عَفِرْتُمْ مَنِ الْجَنِّ سَعَلَتْ عَلَى النَّارِ سَحَةً لِيَقْطَعَ عَنِّي صَلَوَاتِي
 فَاَمَكَّنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَاحْذَرْتُهُ فَارَدْتُ اَنْ اَرْيَطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي
 الْمَسْجِدِ حَتَّى نَنْظُرُ وَاللّٰهُ كَلَّمَكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ اَعْفِرْ سِيْرِي

وَهَبَ لِي مَلَكًا لَا يَسْبَغُ وَلَا يَحْدِي مِنْ بَعْدِي قَرَدٌ ذَكَرْتُكَ حَاسِسًا بَخَارِي أَوْ مَسْلَمِينَ أَوْ بَطْرِي
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنوں میں سے ایک راکش رات کو میرے آگے گھس پڑا میری
 نماز توڑ دیتے کہ سو خدا اپنے اوسکو میرے قابو میں کر دیا پھر بیٹے اوسکو کھڑک لیا سو بیٹے جا
 کہ مسجد کے کہنوں سے کسی کہنے میں باغہ دون تاکہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر جھکوا و پڑ
 گئی اسے سلیمان بجائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ اسی میرے رب میری مغفرت کرا دے
 جھکوا ایسی بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نہ ملے حضرت نے فرمایا پھر بیٹے اوسکو کھڑک لیا
 دُؤ کا زیکے **ف** جن اور دو حضرت سلیمان کے قابو میں نیچے اور انہوں نے خدا سے
 دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نہ ملے اسوا سیٹے حضرت نے اوس شیطان کو
 چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے
 پڑ نہیں ہو سکتا اسوا سیٹے کہ اوس مردود کی اتنی جرات ہی کہ حضرت کے ساتھ ملے اوسکو
 تبار ہوا تھا اللہ بجاوے تو اوس سے بچے آدمی سچا رہے کی کیا طاقت ہے
خ عَائِشَةُ اَنَّ عَيْنِي تَنَامَانُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي بَخَارِي مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ شَيْخِ رَوَايَتِ
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوئی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا **ف** حضرت
 عائشہ شے روایت ہی کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھ کے سو گئے جب
 بِلَال شے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نکلیا تب میں عرض کی یا رسول اللہ
 آپ سو گئے تھے وضو کیوں نکلیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے سوئے ہیں اب اپنے
 بدن کے حال سے غافل نہیں ہوتا سبکا سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اس میں خاص ہیں

ف الْمَسْوُورُ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ طَلَبْتُ مَتْنِي وَإِنِّي أَخْشَوُ أَنْ تُغْفَرَ لِي دِينِي فَأَوْرَانِي
 لَسْتُ أَحْرِمَ حَلَاكَ وَلَا أَحِلَّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَبَيْنِ
 عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا بَخَارِي أَوْ مَسْلَمِينَ أَوْ بَطْرِي رَوَايَتِ هِيَ كَيْ حَضْرَتِ
 فرمایا کہ فاطمہ بی بی ہی اور البتہ جھکوا خوف آتا ہی کہ کہیں اوس کے دین میں فتنہ نہ ڈالا جاوے

اور مقرر میں ایسا نہیں ہوں کہ حلال چیز کو حرام کر دوں اور حرام کو حلال بناؤں لیکن خدا کی قسم
 کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کبھی جمع نہوں گی **ف**
 ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
 رنج سے کہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت میں توقف نہ کریں تو دین میں غلطی پڑے اس واسطے کہ خاوند
 کی اطاعت جو رہیہ فرض ہی اس واسطے حضرت نے منع کیا

۴۵۱

مَرْعَىٰ وَبَنِي الْعَاصِ إِنَّ فَضْلَ مَا بَيْنَ صِبْيَانِنَا وَصِبْيَانِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْثَرُ الشَّحَا
 مسلم بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزوں میں اور کتاب
 والوں کے روزوں میں سحری کے لئے کافرق ہی **ف** کتاب واسطے یعنی یہود اور
 نصاریٰ کے نزدیک روز میں سحر کا کھانا درست نہیں اور اسلام میں درست ہی بلکہ سنت ہی
 مَرْعَىٰ اللَّهِ بْنِ عَمِيٍّ وَإِنَّ قُرَاءَةَ الْمَاجِرِينَ يَسْتَعُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ
 بَابِ بَعِيْنِ خَرِيْفَا سَلَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑے
 والے مالدار وطن چھوڑے والوں سے قیامت کے دن چالیس برس ہشت میں سے ایک جاؤنگے
 حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ ہیں جو مکہ فتح ہوئے سے پہلے
 اپنے وطن چھوڑے اللہ کے واسطے رہنے میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
 انصار وہ ہیں جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہیں اور مہاجرین
 میں محتاج افضل ہیں مالداروں سے اس واسطے کہ محتاجوں نے پڑوس میں محتاجی کے سبب
 خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں اس واسطے دس چالیس برس ہشت میں مالداروں سے
 آگے جا دیں گے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ پانچ سو برس آگے ہشت میں جا دیں گے اوسکا
 مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوا مالدار مسلمانوں سے پانچ سو برس آگے جا دیں گے تو دونوں
 حدیثوں میں کچھ خلافت نہ رہا

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ ابْنُ الصَّائِمِينَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ
غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا اَعْلَقُوا فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ بخاری اور مسلم بن سہل بن سعد روایت ہی
کہ حضرت فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک دروازہ ہی جسکو ریّان کہتے ہیں سے پہنچا دینے والا
پیارا جہاں سے والا دسین روزہ دار بجاوین گے قیامت کے روز کوئی اوس سے بخا دیگا
اوس کے سوا کسی کہا جاوے گا کہان میں روزہ دار سوکوا و تہہ کھڑے ہوں گے بخا دیگا کوئی اوس سے اوبے
سوا کسی جب وہ جا چکیں گے تو وہ دروازہ بند کیا جاوے گا سو کوئی اوس سے بخا دیگا
وَلَوْ سَعِيدٌ اَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً لَيْسَ بِالرَّازِكِ الْخَوَّادِ الْمُصْمِي الشَّرِيعِ مِائَةَ عَامٍ
مَا يَقْطَعُهَا بخاری اور مسلم بن ابوسعید روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک درخت
ہی کہ اسے گورے پلاؤ تیز قدم کا نولہ سو برس چلے اوسکو تام نہ کر سکے گا مقرر ہی کہنا
کہ یہ درخت سدرۃ المنتہی ہی جس کے پر سے برابر ادر پتے نہ تھجے کے کان برابر ہیں اور
بعضے اوسکو طوطی کہتے ہیں

مَرَّ اَنْسُ اَنَّ فِي الْجَنَّةِ اَسْوَاقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ حُمْصَةٍ فَتَهْتَ رِيحُ الشَّمَالِ فَتُخَوِّنِي وَجُوهُهُمْ
وَشِبَابُهُمْ فَيَنْدَادُونَ حَسَنًا وَجَمَلًا فَيَرْجِعُونَ اِلَى اَهْلِيهِمْ وَقَدْ اَزَادُوا حَسَنًا
وَجَمَلًا فَيَقُولُ لَهُمْ اَهْلُوهُمْ وَاللّٰهُ لَقَدْ اَزَادَكُمْ بَعْدَنَا حَسَنًا وَجَمَلًا فَيَقُولُونَ وَاَنْتُمْ
وَاللّٰهُ لَقَدْ اَزَادَكُمْ بَعْدَنَا حَسَنًا وَجَمَلًا مسلم بن انس سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ مقرر
بہشت میں ایک بازار ہی جس میں بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کریں گے پھر اترگی ہول چلے گی
سوداں کا گرہ اور خبار جو مشک اور زعفران ہی اوس کے چہرون اور کپڑوں پر پڑے گا سوا و نکاح حسن
اور جمال زیادہ ہو جاوے گا پھر پلٹ آئیں گے اسے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن
اور جمال بڑھ گیا ہو گا سوا دن سے اوس کے گھر واسے کہیں گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال
ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وہی جواب دوہیں گے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن اور جمال تیار

بعد زیادہ ہو گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہشتون کا حسن ہمیشہ بڑا کرے گا
 ۲۰۰۵ **ح** أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْحَاجِّ هَدِيَّتَيْنِ فِي سَبِيلِهِ كُلِّ حَجَّاجٍ
 مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلَ اللَّهَ فَأَسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ
 الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَهُوَ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَصِنَةُ تَجْرِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری میں ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر بہشت میں سو درجے ہیں کہ خدا نے اپنی راہ میں لڑنے
 والوں کے واسطے تیار کر رکھے ہیں دود و درجون میں اشافرق ہی جتنا آسمان اور زمین
 میں سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت اور
 اونچی بہشت ہے اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوس سے بہشت کی نہرین پہون تکلیں
 ہیں **ف** فردوس اوس باغ کو کہتے ہیں جس میں رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے
 میوے ہوں بہشت کی نہرین چار ہیں ایک نہریانی کی دوسری دودہ کی تیسری شہد کی چوتھی
 عمدہ مشاب کی یہ حدیث اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہے

۲۰۰۴ **ق** رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ فِي الْقِبْلَةِ لَشَعْلًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر نماز میں تو ایک دھن ہی ہے یعنی نماز میں سوای نماز کے کس طرح
 توجہ نہایت ہے **ف** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم پہلے حضرت کو نماز میں سلام کیا کرتے
 تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد عرض کے سفر سے حضرت نماز میں
 تھے ہم نے سلام کیا حضرت نے جواب دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی ہے یعنی وہ حکم اب موقوف
 ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کرنا جواب دینا ہی سب کھانا خدا اوراد و ہر دیکھنا

نماز میں درست نہیں

۲۰۰۸ **م** عَمَّا أَوْحَدِيْفُهُ شَكَتْ شَعْبَةً إِنَّ فِي أُمِّي أَشَاعِرَ مَنَافِعًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
 وَلَا يَخْرُجُونَ مِنْهَا حَتَّى يَلْجَأَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَّ يَأْتِيهِ مِنْهُمْ تَغْنِيَهُمُ الدُّسْلَةُ
 بِرَأْسِهَا مِنَ النَّارِ يَطْفِئُهَا كَمَا يَطْفِئُ نَارَ الْخَبْثِ مِنْ صَدْرِهِمْ سَلَمٌ مِنْ عَمَارٍ بِأَمْرِ

۴۶۱
 (تذکرہ حضرت علیؓ)

وَأَبُو سَعِيدٍ إِنَّ فَيْتَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْإِنَاءَةُ قَالَ لَا شَيْخَ
 عَبْدُ الْقَيْسِ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ مقرر تہمین دو خویں
 ہیں جنکو خدا دوست رکھتا ہے ایک غصے کا پچا و دوسرے گرواویہ حضرتؓ اوس آدمی کے کہا جسکا
 قوم عبد القیس میں شیخ لقب تھا **ف** عبد القیس ایک قوم کا نام ہے وہ قوم حضرتؓ کی خدمت
 میں حاضر ہوئی اس کے سب آدمی اپنی سواریاں چھوڑ جلدی سے حضرتؓ کی ملاقات کو آئے
 لیکن شیخ نے جلد بازی کی اپنی اونٹ کو پہلے باندھا پھر کڑیے پہن کے حضرتؓ پاس حاضر
 جمع سے حاضر ہوا تب حضرتؓ یہ حدیث فرمائی اور اسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات
 میں غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام میں بد و ن غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانور کی
 خوبی اس کے خد کو غصے کا پچا و اور گرواویہ پسند ہے

۴۶۲

وَالنَّاسُ إِنْ قُرِئَتْ أَحَدُ بَيْتِ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمَصْنُوعَةٍ وَلَوْ لَمْ يَدْرُوا أَنَّ أَجْرَهُمْ
 وَأَنَّا لَفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالذِّنْبِ وَتَرْجِعُوا بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَىٰ بَيْتِكُمْ
 لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكْتُمَا لَأَنْصَارُ سَعْبًا كَسَلْتُ شُعْبًا الْأَنْصَارُ بخاری
 اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ انصاریوں سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نبی
 مصیبت پڑی ہے تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو بیٹے چاہا کہ انکو انعام دون اور اسے لگا وٹ کر دن
 تم کیا اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھریں اور تم اپنے کھروں کی طرف خدا کے
 رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلیں اور انصاری اصحاب اور راہ چلیں تو میں انصاریوں
 ہی کی راہ چلوں **ف** فصاحج میں انسؓ سے روایت ہے

۴۶۳

کہ جب فتح مکہ کے بعد جنگ جُتین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا حضرتؓ قریش
 یعنی مکہ کے رہنے والوں کو سوسو اونٹ و کتب بعضے زوجان انصاریوں کے لیا کہ حضرتؓ کو
 بخشے قریش کو آپؐ نے نہیں چھوڑ دیا ہے ہیں حالانکہ اوسنے خون ہمارا ہاں سے ٹپک رہا ہے
 یعنی ہماری تلواروں کے زور سے وہ مسلمان ہوئے ہیں جب یہ خبر حضرتؓ کو معلوم ہوئی تب

بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہی لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ گہرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اسواپے علماء حدیث نے خدیثوں کے پرکھنے میں بڑی محنتیں اور جان فشانیاں کیں موضوع خدیثوں کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھریے اور کھوے کو پہچان جاتا ہی دیکھنے علماء حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب میں دیکھے اوس حدیث کو سچا سمجھائے جب تک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ دیکھے یا علماء حدیث سے اوسکی صحت نہ دیکھے

خ عَائِشَةُ اَنَّ لِبَصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا بَخَارِيٍّ اَوْ رَسْمًا مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ بِضَعِ رَوَايَتِ هِيَ
کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والیکو کہنا چھتا ہی **ف** حضرت پر کہیںکا قرض تھا اوسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنیکا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض نہ والا حق دار ہی کہنا چاہیے اوسکی بات کا برا ماننا چاہیے

خ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ اَجْرًا رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ قَالَهُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عثمان بن عفان سے فرمایا کہ مقرر ہوا ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہی غنیمت کے مال کا اون لوگوں سے جو جنگ بدر میں تھے **ف** حضرت جب جنگ بدر کو پہلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار تھیں تب حضرت نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمار داری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں ان سے ایک مرد کے برابر ثواب آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں لیکھا

ف النَّسَبُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَانْ اَمِيْنُنَا اَيْسَا اَلْاَمَّةُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُرَّاحِ
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت داری اور ہمارا معتمد امانت داری امت میری ابو عبیدہ ہی جراح کا بیٹا **ف** ابو عبیدہ ہر امتی حضرت کے دس بارون میں ہیں اونکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہر چند سب اصحاب

امانت دار تھے لیکن حسین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوس صفت اوسکی تعریف کرتے تھے
جیسے صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ میں کڑا اور حضرت عثمان کو حیا مند اور علی رضی
قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا

وَبَجَاءِ بَرِّانٍ لِّكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّةٍ الْيَهُودِ بَخَارِيٍّ اَوْ رَسُلًا مِنْ جَابِلِيٍّ رَوَّابٍ
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی
جان نثار رہی ہے **ف** مصابیح میں یہ روایت ہے کہ جب مدینہ میں جنگ خندق ہوئی اور
کافروں کے گروہ ہوٹ پھٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاؤ
زبیر نے کہا یا حضرت میں جانا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور انکی فضیلت بیان کی
زبیر حضرت کے بہو بھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس صفت
ثابت ہوا

وَالنَّاسُ اِنْ لِّكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دُوَلِيٍّ اِخْتَبَأَتْ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّمَا مَتَّى يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بخاری اور مسلم میں اس شبہ روایت ہے کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک دعا ہے اور میں نے اپنی دعا چاہی
ہی اپنی امت بختانی کے واسطے قیامت کے دن **ف** اس حدیث میں بشارت ہے
امت کی بخشش کی جو ایمان سے مراد اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا
امت کے واسطے رکھی اپنی امت کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم پر

صِرَاطِيْ بَنِي كَعْبٍ اِنَّ لَكَ مَا اَجْتَسَبْتَ قَالَ لَوْ جَلَّ كَانَ يَمْشِيْ اِلَى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ وَلَا يَرْكَبُ وَيَرْجُوْنِيْ اَثَرُهُ الْاَجْمَعُ سلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ مجھ کو بیگا جس کا تو ثواب چاہتا ہے حضرت نے اس مرد سے فرمایا جو میدان حضرت کی مسجد میں
آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم میں ثواب کی امید رکھتا تھا **ف** ایک شخص تھا اس کا
گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد میں آتا تھا کسی نے اس سے کہا
کہ اندھیر سے اور گرمی میں سوار ہو کر آیا کرو اس سے کہا میں پیادہ آئیے میں ثواب کی امید رکھتا ہوں

عظیم الشان گہنڈ والا الخالق عدم سے پیدا کرنے والا الباری بے نمونہ دیکھ عالم کا
بناسیہ والا المصور صورت گر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا العفا
اپنے بندوں کے عیب اور گناہ کا ڈکھنے والا احمق بنا کر توبہ بر غالب الوهاب
بے عوض کثرت سے دینے والا الکریم روزی بخش النشاح رزق اور رحمت کے
دروازے کو کھلنے والا العلیٰ ہر چیز کا دانا القابض بند کرنے والا ارواح اور درزیک
الباسط کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا ارواح کا ابدان میں الخافض
بت کرنے والا مغرور و نکالنے والا رفیع بلند کرنے والا مومنین بنکرین کا المصلح عزت و والا
المذل ذلیل کرنے والا الشیخ ہر آواز کو سننا البصیر ہر چیز کو دیکھنا العدل
مستحق حاکم اللطیف تہران باریک دانہ الخبیر اگلی پہلی ہر چیز سے خبر دار
الحکیم بردبار بڑی سائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہیں بکھڑا الخفیہ بزرگ کسی بڑی
وہم و خیال سے باہر الہمور پردہ پوشش آشکارا شکر گزار و بخاقدار العلی
سب سے اونچا الکبیر سب سے بڑا الخسیہ فیض اپنے نعمات کا نگہ دار اور محافظ
المقیت حافظ با قدرت خدایں کا قدرت دینے والا المستغنیب تمام عالم کو کافی ہو سکے
سوائے دوسرے کی حاجت نہیں الجلیل بری شان والا الکرم صاحب کرم جسکے
عطا کی انتہا نہیں الرقیب ہر شے کا نگہبان المجیب حاجت رواد کا قبول کرنے والا
الواسع کشادہ رحمت کشادہ عطا الحکیم حاکم با حکمت استوار کار الخیر و نیکی کا
محبوب اہل معرفت کا محبوب الحمید بزرگ ذات نیکی کار الباعث قیامت میں تہرون سے
مردوں کا اوٹھانے والا الشہید ہر چیز اور جگہ کے سامنے حاضر الحق سچ جسکے
ذات اور صفات میں کچھ بھی نہ ہو کا نہیں الوکیل سایہ عالم کا کار ساز و رزی کا خدایں
القوی زبردست المتین استوار کار جسکو ہکا وٹ اور مانگ نہیں الولی
مدد کار عالم کا کار ساز الحمید ہر کام کا سرانجام دہ عالم کا محمود المحصى ہر چیز کا

گہرینے والا ذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہیں اَلْمُبْدِیُّ جیسے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا
 اَلْمُعْبُدُ دنیا میں زندوں کا ماریے والا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا
 اَلْمُحْيِیُّ جلّالینے والا اَلْمُمِیْتُ ماریے والا اَلْحَیُّ بذات خود زندہ
 اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قائم جہان کا تھا نہیں والا اَلْوَاحِدُ غنی جسکو کچھ احتیاج نہیں
 اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاحِدُ اِکّا جسکا کوئی دوسرا نہیں اَلصَّهْدُ سردار دہلی
 جو نہ کہا وہ بے نیویں سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز اَلْفَاذِرُ
 صاحب قدرت اَلْمُقَدِّرُ ربّیے اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ
 تجھے ڈالنے والا اَلْاَوَّلُ پہلا کرئی اوسکے قبل نہیں اَلْاٰخِرُ چھلکے بعد کچھ نہیں
 اَلظَّاهِرُ قدرت کی راہ سے کھلا حسین کچھ شک نہیں اَلْبَاطِنُ غلق کی نظر اور
 اور وہم سے چھا اَلْوَالِیُّ مالک صاحب حکومت اَلْمُتَعَالٰی بلند شان جسکا ضعف
 نہوے اَلْبَسُّ اسے بندوں پر مہربان نیکو کار اَلتَّوَابُ توبہ قبول کرنے والا
 اَلْمُنْتَقِمُ بدکاروں کا سزا دینے والا اَلْعَفُوُّ گناہوں کا مٹانے والا گنہگار روخا
 بخشنے والا اَلْوَرُوْفُ نہایت مہربانی والا اَلْمَالِکُ اَلْمَلِکُ سب جہاں کا مالک جو چاہے
 سو کرے ذُو اَلْحِلَالِ اَلْاَکْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم و تکریم اَلْمُقْسِطُ
 عادل بالصفات اَلْجَامِعُ قیامت میں خلائق کا جمع کرنے اَلْغَنِیُّ سب سے
 بے نیاز اَلْمُعْنٰی جسکو چاہے بے پرواہ بناوے اَلْمَانِعُ روکے والا
 اَلضَّارُّ ضرر پہچانے والا اَلنَّافِعُ نفع رسان اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور
 غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے ایمان کا ظہور ہی اَلْهَادِیُّ نیک راہ بتانے والا
 مطلب پر پہچانے والا اَلْبَدِیْعُ خود بے نظیر اور نئی اُچھ کا لینے والا بے نمونہ
 اختراع کرنے والا اَلْبَاقِیُّ موجود دائمی ہمیشہ قائم اَلْاَوَّلُ اَوَّلُ فناء عالم کے
 بعد قائم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ راہ نما اَلصَّبُوْرُ بڑا سہارا والا جو بدکاروں کو جلد سے نکالنا

فَاسْمُهُ بْنُ زَيْدٍ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ
مُسَمًّى جَارِئِی اور مسلم بن زید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا
جو اویسے لیا اور اویس کا ہی جو اویسے دیا اور ہر چیز کی اویسے نزدیک مدت مقرر ہی
فَاسْمُهُ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی بی بی نے حضرت
کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مر رہا ہے آپ تشریف لائے تب حضرت یہ کہلا بھیجا سہنے لڑکا خدا کی آیت
تھا خدا نے لیا تو صبر کیا جاسیے بگانی خبر پر کچھ دعوی نہیں اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہے
ہر چیز کی ایک مدت ہی آخر اوست کو فنا ہے

چین رشتہ جنت
۲۷۵

مَرَّ سَلَامٌ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةً رَحْمَةً فَبَنَاهَا رَحْمَةً يَبْرَأُهَا الْحَقُّ بَيْنَهُمْ وَسِعَ وَسِعُونَ
لِعَوْمِ الْقَبْرِ سلم بن سلمان سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا کی سو رحمتیں ہیں ان میں
ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپس میں الفت اور محبت کرتی ہی اور سنا دے رحمتیں خدا
کی قیامت کے دن کے واسطے ہیں فَاسْمُهُ سے خدا نے اپنی رحمت کے سوا حق کے
ایک حصہ تمام خلق کو دیا اسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچوں کو پالنے میں آپ ہو نیک رہتے
ہیں انکو کہلا دیتے ہیں اویس کا اثر ہے کہ ما باپ اپنی اولاد کو پالنے میں اور انکی مصیبتیں
اوتھاتے ہیں اور سنا دے جسے خدا کی رحمت قیامت میں ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت
اور گنہ گاروں کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتیں اور ان رحمتوں کا اثر ہی اس حدیث کے
ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہیں

فَإِذَا وَجِدُ وَاقَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَبَادُلًا وَاهْلِكُوا إِلَى جَاحِدِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُونَ مَا جِئْتُمْ
إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ
مِنْهُمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ
رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ تَنَاقَلُوا عِبَادِي قَالُوا السَّيِّئُونَ وَكَذِبُونَ وَكَانُوا يَتْلُونَ

وَيَحْيِدُونَكَ قَالَ يَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ يَقُولُ كَيْفَ
لَرَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ لَرَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَحْيِيدًا وَلَكِنَّكَ
تَسْتَعِينًا قَالَ يَقُولُ مَا يَسْتَلُونَنِي قَالُوا يَسْتَلُونَكَ الْحَيَّةُ قَالَ يَقُولُ دَهْل رَأَوْهَا
قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَرَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ
لَرَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ
فَمَا يَتَعَوَّدُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ
يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَرَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَرَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ
مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا خَافَةً قَالُوا وَتَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ يَقُولُ فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ
عَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَبِّ فِيهِمْ فَلَا نَافِي عَنْهُمْ مِمَّا جَاءَ
لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَتَّقِي جَلِيسُهُمْ بَخَارِي أَدْرَسُ مِنْ أَبَوَيْهِ شَيْءٌ رَوَيْتُ عَنْهُ
حَصْرَةً فَمَا يَكُ مَقْرُودًا سِوَاكَ فَرَسْتُمْ هُنَّ كَهْوِيَّةٌ يَهْرَبْنَ هُنَّ رَاهُوْنِيْنَ دُهْرِيَّةٌ هُنَّ خَدَا
يَادُ كَرِيَّةٌ وَالْوَنُّ كُوْ يَهْرَجُ بَسِيَّةٌ هُنَّ أَوْسُ كَرْدُ كُوْ خَدَا كُوْ يَادُ كَرِيَّةٌ هُنَّ تَوَاسِمِيْنَ بَخَارِي
هُنَّ جَلْدُ أَوْسِيَّةٌ مَطْلَبُ كُوْ حَضْرَتِيْ فَرَمَا يَسُوْادُ كُوْ يَهْرَبْنَ هُنَّ سَبِيَّةٌ پَرُوْنِيَّةٌ سَبِيَّةٌ
آسْمَانُ تَكُ جَبُ لُوْ كُ ذَكَرُ كَرِيَّةٌ جَدَا هُوْ جَابِيَّةٌ هُنَّ تَوَفَرَسْتُمْ آسْمَانُ پَرُ جَرُ جَابِيَّةٌ هُنَّ حَضْرَتِيْ
فَرَمَا يَهْرَجُ وَنِيَّةٌ أَوْسُ كَرْدُ بَخَارِيْ پَرُ جَهْتَا هُنَّ حَالَانُ كُوْ هَاوُ كَا حَالُ أَوْنِيَّةٌ زِيَادَةُ جَانَتَا هُنَّ كَرْمُ كَرْدُ
سَبِيَّةٌ سَبِيَّةٌ تَوَدِيَّةٌ كَهْنِيَّةٌ هُنَّ هَمُ تَرِيَّةٌ بَنْدُوْنِيَّةٌ كِيَّةٌ پَاسِيَّةٌ سَبِيَّةٌ هُنَّ جَزِيْنِيَّةٌ پَرُ هُنَّ
حَضْرَتِيْ فَرَمَا يَهْرَجُ وَنُكَارُ بَخَارِيْ هُنَّ پَرُ جَهْتَا هُنَّ حَالَانُ كُوْ هَاوُ كَا حَالُ أَوْنِيَّةٌ زِيَادَةُ جَانَتَا هُنَّ
كُوْ كَلِيَا كَهْنِيَّةٌ هُنَّ مَرِيَّةٌ بَنْدِيَّةٌ فَرَسْتِيَّةٌ كَهْنِيَّةٌ هُنَّ كُوْ سَجَانُ أَشَدُّ كَهْنِيَّةٌ هُنَّ يَتْنِيَّةٌ هَرُ عَيْبُ
أَوْرُ فِقْصَانُ سَبِيَّةٌ نَجْمُ كُوْ پَاكُ بَلَابِيَّةٌ هُنَّ أَوْرُ أَشَدُّ أَكْبَرُ كَهْنِيَّةٌ هُنَّ يَتْنِيَّةٌ تَجْمُكُ سَبِيَّةٌ سَبِيَّةٌ جَرُ جَانَتَا هُنَّ
أَوْرُ أَكْبَرُ أَشَدُّ كَهْنِيَّةٌ هُنَّ سَبِيَّةٌ تَرِيَّةٌ خَرِيَا لُ كَرِيَّةٌ هُنَّ أَوْرُ لَالُ لَالُ أَشَدُّ كَهْنِيَّةٌ هُنَّ يَتْنِيَّةٌ سَبِيَّةٌ
سَوَايُ كَسْبُ كُوْ لَابِقُ بَنْدُ كِيَّةٌ كِيَّةٌ نَهْنِيَّةٌ جَابِيَّةٌ أَوْرُ لَاحَوْلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَهْنِيَّةٌ هُنَّ يَتْنِيَّةٌ بَدُوْنُ

تفسیر کے اسرار
محببت اہل سنت

تیری مدد کے انا کسی بات میں اختیار نہیں جانتے تیری بڑی بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا
 پھر خدا فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھ کو دیکھا اہی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم
 نہیں دیکھا اہی حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا اونکا حال ہو جو مجھ کو دیکھیں حضرت نے فرمودے
 کہتے ہیں اگر وہ مجھ کو دیکھیں تو بہت تیری بندگی کریں اور نہایت تیری بڑائی بیان کریں
 اور بہت تیری پاکی بولیں حضرت نے کہا پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے سو وہ کیا سمجھے مانگتے ہیں فرشتے
 کہتے ہیں کہ وہ یہ بہشت مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے یہ بہشت کو
 دیکھا اہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں قسم خدا کی ای رب نہیں اور مجھ کو دیکھا اہی حضرت نے فرمایا
 پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے سو اونکا کیا حال ہو جو اسکو دیکھیں حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ
 اسکو دیکھ پاویں تو اونکے بڑے لالچی بن جاویں اور بہت اسکو مانگیں اور نہایت اسکی بخشش
 کریں خدا فرماتا ہے پھر کس سے پناہ مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ دوزخ سے
 پناہ مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا اہی حضرت نے
 فرمایا فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم ای رب نہیں اور انہوں نے اسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا
 فرماتا ہے سو کیا اونکا کیا حال ہو جو اسکو دیکھیں حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو
 دیکھیں تو بہت اس سے بھاگیں اور بہت اس سے فرشتوں سے کہتے ہیں کہ اس سے بھاگتے
 گئے ہوں کی بخشش چاہیے ہیں حضرت نے فرمایا پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے سو تم کو یمن گواہ کرتا ہوں کہ
 میں نے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ای رب ان
 اون میں تو غلام آدمی بھی تھا وہ اس گروہ میں نہیں صرف اپنے کسی کام کو آتا تھا حق تعالیٰ نے
 فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ اونکے ساتھ کامیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا یعنی اونکے پاس
 پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر تھا اس حدیث سے
 ذکر الہی کی نہایت بڑی ثابت ہوئی اور اولیا کے اور جورات دن ذکر خدا میں رہتے ہیں
 اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکوئی صحبت آخرت میں کام آوے گی

۴۷۷ **و** ابوموسیٰ ان المؤمنین فی الجنة یخیمون من لؤلؤة واحدة یخوفون طولها فی السماء وعرصها ستون منیل المؤمنین فیها اهلون یطوف علیهم المؤمنون فلا یرى بعضهم بعضا بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان دار اپنے واسطے بہشت میں ایک خیمہ ہی ایک پوسے موسے کا لٹاؤ اور اسکا آسمان میں اور روایت ہے کہ چڑھاؤ اسکا سائہ کوس کا ایمان دار کی اوسمین بی بیان ہوں گی کہ اومین گھوما کر یکساں ایک دو مرکبہ دیکھ کا لینے کشادگی کے سبب ہے

۴۷۸ **م** انش ان لنا ظنبہ منی کان ظہرہ حاضرًا فلیرکب معًا قال عند حروجه الی بدر مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی لینے ہم کسی تاک میں جاتے ہیں سو جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا **ف** فریش کا قافلہ جب شام کی سو اگر کسی سے بھرا تو حضرت نے وہاں جا برس لگا کر گئے تھے جب جا برس سے حضرت کو آو گئے آپ کی جہر ہی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف طلب نہ کیا تاکہ خبر مشہور نہ ہو جاوے

۴۷۹ **و** ابن عباس ان لہ دسما قال حین شرب لبنا ثم د عایما فمضمض بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس میں جگہی ہے یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیاتھا پھر پانی منگا کر گلی کی **ف** اس حدیث معلوم ہوا کہ جب جگہی خیر کا وہب تو گلی کرنا سنت ہے

۴۸۰ **و** رافع بن خدیج ان لہذہ البھا ثم اراید کا واید الوحش بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چر پاسے پلاؤ میں بھی بھر گئے دالے ہوئے ہیں جسے جنگلی بھر گئے دالے ہوئے ہیں **ف** روایت ہے کہ کسیکا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی سے اسکو تیرے مار لیا پھر اسکا مسلہ حضرت سے

پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی جب بلاؤں جانور وحشی ہو جائیں گے اور ہاتھ نہ لگے گا اسکو
 نفع کیجئے تو بسم اسد کہہ کر جہاں زخم لگاویے تو وہ حلال ہو جائیگا جیسا کہ جنگلی جانور میں ہی حکم
 اور اسطرح جو جانور کو بے مین اور ہڈیاں گر پڑے تو جہاں قابو پڑے حلال ہے
 ۴۱۱ مَرَّ النَّاسُ إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَيْضٌ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقيقٌ أَصْفَرُ مَنْ أَيْتَهُمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ
 يَكُونُ مِنْهُ الشُّبُهَةُ سلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں مرد کی کارہی
 سفید ہے اور عورت کی سنی پتلی زرد ہے سو ان دونوں میں سے جو غالب پڑے گی یا جو پہلے نکلی
 تو اسی سبب مشابہت ہوتی ہے **ف** یہودیوں نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ لڑکا
 کہی مائی صورت ہوتا ہے کہی باپ کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی سنی غالب پڑی
 یا جسکی پہلے نکلی اسی کی صورت پڑا کا ہوتا ہے

۴۱۲ **ف** ابو موسیٰ اِنْ مِثْلَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمِثْلِ عَنِيٍّ أَصْلًا
 اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ فَلَبِثَ الْمَاءُ وَأَنْتَبَتِ الْكَلَاءُ وَالْعُشْبُ الْكَثِيرُ
 وَكَانَتْ مِنْهَا أَحَادِبٌ أَمْسَكَتْ الْمَاءَ فَفَعَّ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا
 وَزَرَعُوا وَأَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى أَمَّا هِيَ فَبِغَاءٌ لَا تُمَسِّكُ مَاءً وَلَا تُنْثِي
 كَلَاءً فَذَلِكَ مِثْلُ مَنْ فَعَّ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ اللَّهُ بِمَا بَعَثَنِي بِهِ فَعِلْمٌ وَعِلْمٌ وَمِثْلُ مَنْ
 لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کیا تو اسکی جس واسطے خدا نے بھجوا دیا تھا یا ہی رہنمائی
 اور علم سکھانے کو جسے کہا تو بیشہ کی جو پہچازمین پر سواد زمین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی
 وہ پانی کو سوک گئی اور چار اور بہت سا سبزہ جمایا اور اس زمین سے جو کڑی سخت تھی اور
 پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور چھل سو خدا نے اس سے آدمیوں کو نفع پہچایا پھر زمین
 نے اس سے پانی بیا اور جانور و کتبہ پلا یا اور کھیتی کو سبھا اور کچھ دوسرے لکڑیے زمین کو پانی پہچا
 سو وہ تو چھیل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارہ جمائے سو یہ کہا تو ہی اسکی جو خدا کے

دین کو بوجھا اور خدا اپنے اسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اسے علم سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہی اوسکی جسے ایدھر کو سسہ نہ اٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نہ کیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے میں بھیجا کیا **ف** یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مہذبہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہیں ایک قسم زمین کہ جو عمدہ ہی اوسین پانی پر بسنے سے چاوا سبزہ خوب جمنا ہی اسبطرح جو دانالوگ ہیں دوسرے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں دوسری قسم زمین کی وہ جسین سبزہ نہیں جمنا لیکن پانی بھر رہا ہی تو ہر خدا اسکو خود نفع نہیں لیکن اور وہ کو فائدہ ہی اسبطرح بعض آدمی ہیں کہ علم دین اونکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہیں جو اوسمین سے مطالب نکالیں تو اسے اور وہ کو فائدہ ہی خود کو اوتا نہیں تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اوسین پانی بھر رہے نہ سبزہ نہ اسبطرح وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کی طرف کچھ دھیان نہ کیا نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہو کہ ہدایت پیغمبر اور مہذبہ اپنی تاثیر میں خوب پورے ہیں اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہ ہو تو اسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہی **شعر** باران کہ در لطافت

طبعش خلاف نیت * در باغ لاله روید و در شترہ بوم خس *

۴۶۳

ف ابوہریرہؓ اَنَّ مَثَلًا وَمَثَلًا لَا يَنْبَاءُ مِنْ قَبْلِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا نَافِئًا خَسَنَةً وَاجْلَهُ اَلَمْ يَوْضِعْ لِكِنَّةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَاوِيَا جَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وَضَعْتَ هَذِهِ اللَّيْنَةَ فَاَنَا اللَّيْنَةُ وَاَنَا خَاطِرُ الْبَيْتَيْنِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھ سے اگلے پیغمبر کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسے ایک مکان بنا یا سو اسکو بہت ستہرا اور اچھا بنا یا مگر اوجیکے کونوں میں سے کسی کو بنے کو ایک اینٹ کے برابر نہ تمام رہا سو آدمی اوسین دیکھے کو گہوڑے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں جمائی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں ہوں پیغمبروں کا تمام اوپر کر کے والا **ف** یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا

میرے ہوئے یہ سب کمالات ختم ہو چکے اس میں اشارہ یہی کہ حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہو گا اور
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آویں گے تو اپنا دین نہ جاری کریں گے حضرت
 دن کے تابع ہوں گے تو جسے حضرت کے اور خلیفہ ہو گئے ہیں دیکھتے ہی وہ بھی ہوئے
 ﴿أَبُو مُوسَى إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ آتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ
 إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِثْنِي وَإِنِّي أَنَا الَّذِي يُرَاوِيكُمْ فَالْحَمْدُ مَا ظَاهَرَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ
 فَأَذْجُوا فَأَنْطَقُوا عَلَى مَهْلِكِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَا نَهُمْ فَخَصِبَتْهُمْ
 الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلٌ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلٌ
 مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ بِنَارِي أَوْ مَسْمُومِي يَسِيرُ رَوَايَتِي
 کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اس مرد کی مثل یہی خواہ ایک
 قوم کے پاس آیا پھر اوسے کہا اسی قوم میں بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنے دونوں انگلیوں سے
 دیکھ آیا ہوں اور میں نیٹکا ڈھائیے والا ہوں سو جلدی بھاگو سو اس کی قوم سے کچھ لوگوں نے
 اوسکا کہا مانا سو وہ شام ہوئے یہی بجائے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگوں نے
 جھوٹا جانا دیے فجر تک اپنے مکانوں میں ٹھہرے رہے صبح ہوئے ان پر لشکر
 ٹوٹ پڑا تو انکو ہلاک کیا اور انکو جڑیے اوکھاڑا سو یہی مثل ہے اس کی جسے میرا کہنا مانا
 اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اس کی جسے میرا کہنا مانا اور جھٹھلایا سچے دین
 عرب میں دستور تھا کہ جسے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کر نیکو آتا ہی تو وہ نیٹکا ہو گے اپنے
 کپڑے لکڑیے پر اٹھا کر چلتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو نیٹکے ہوئے یہ
 غرض یہ تھی کہ اسکو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اسکو سچا جان کر جلد بھاگیں
 ﴿حَذِيقَةُ إِنَّ مَبْعَهُ مَاءٌ وَنَارًا فَتَارَهُ مَاءٌ وَمَاءٌ نَارًا سُبْحَانِي أَوْ مَسْمُومِي يَسِيرُ رَوَايَتِي
 روایت یہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اسکی آگ تو پانی ہی اور
 پانی آگ ہی ہے قیامت کے قریب ایک کافر ہودی نیٹکے گا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا

۴۸۴

۴۸۵

اور کھانا دجال ہی اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا دہندہ ہندی ہے آگ پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رہے گا اور پانی کا نام بہشت رہے گا جو اس کے تابع ہوگا اوسکو بہشت میں ڈالے گا اور منکر کو دوزخ میں سوہرے فرمایا کہ اوسوف کے مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت میں پانی ہی اور اسکا پانی آگ ہی

۸۶۶

ابو سیرین الخزازی ان مکہ حرمتها لله ولم یخرج منها الناس فلاحل لامرؤ یؤمن بالله والیوم الاخر ان لیسفک ہادما ولا یغصد بها سحرۃ فان احد رخص لیسال رسول الله فقولوا ان الله قد اذن لرسوله ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیہا ساعۃ من ہزار ثم عادت حرمتها الیوم کحرمتها بالامس ولیلعل الشاہد العائم بخاری اور مسلم میں ابوسیرین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا سے حرام کیا ہی آدمیوں نے اوسکو نہیں حرام کیا سو جو مرد خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اس میں خون کو نہ بہا دے یعنی کسی کو نہ مارے اور نہ کاد دخت نہ کاٹے اور اگر کوئی بے بین خون کرنا درست طے سمجھد ایک قتل کرے کی دلیل سے سو اس سے کہہ دو کہ اللہ خدا ہے اسے رسول کو حکم دیا تھا اور تم کو حکم نہیں دیا اور تم کو بھی دن کی ایک بیعت میں اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت ملت آئی آج جسے گل بچے اور جائے کہ جو لوگ اسوقت حاضر ہیں دسے غائب لوگوں کو یہ حکم بھاریوں

۸۶۷

انس ابن اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویظہر الجہل ویفسد الذکر وکثر الخمر ویذهب الرجال ویبقی النساء حتی یكون الخمسين امراة قدیم وحاد بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہی کہ علم اٹھالیا جائے عوام جاوین گے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرام کاری پھیل جائے گی اور شراب پی جاوے گی اور مرد جائے رہیں گے اور عورتیں باقی رہیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک خیر لینے والا رہ جاوے گا

۴۸۸ خ وَإِنَّهُ مِنَ الْإِسْفَعِ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْغُرَى أَنْ يَدْعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ آبِيهِ أَوْ بَرِي
عَيْنِيهِ مَا لَهُ تَرَبًا أَوْ يَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مَا لَهُ يَقُلُ بِنَارِي مِنْ وَائِلِ بْنِ إِسْفَعٍ جِسْمِ رَوَيْت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانوں میں سے بڑا بہتان یہ ہے کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑے اور

رشتہ نانا لگا دے اور اپنی آنکھوں کو وہ دکھلا دے جو آنکھوں کے نہیں دکھایا ہے جہوٹا خواہ
بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہیں کہی ہے حضرت کی طرف سے کبھی حدیث بنا کر کہے
۴۸۹ ح عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْكَبَّانِ السُّخْرَاءِيُّ بِنَارِي مِنْ حَضْرَتِ عَلِيِّ بْنِ رَوَيْتَ هِيَ كَحَضْرَتِ لِي فَرَمَا بَا كَمَقَرَّ

بعض بیان تو جاودہ ہوتا ہی ہے جسے جاودہ سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ویسے بعض
آدمی کی تقریر ہوتی ہی ہے فصاحت میں، روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے انہوں نے
حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا لوگوں کو ان کی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی علماء حدیث نے کہا ہے کہ اگر باطل بات میں خوش تقریری کرے تو حرام ہی

اور حق بات میں پسند ہی

۴۹۰ خ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا ثَمَرُهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ بِنَارِي مِنْ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختوں سے ایک ایسا درخت ہی ہے جسکے
پتے نہیں جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی ہے عبداللہ بن عمر سے روایت

ہی کہ ایک بار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہے کہ جسکے پتے نہیں جھڑتے اصحاب کا درمیان
جنگی درختوں میں گیا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہ نہ کجا بھر حضرت نے
فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مرا وہ ہے مسلمان ہی کہ اس کا نقصان کسی طرح نہیں

ہوتا راجست میں شکر کرنا ہی اور حج میں صبر کرنا ہی تو اس کو وہ نوطح ثواب ہوتا ہے

۴۹۱ ح جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لَيْسَ اللَّهُ خَيْرًا إِلَّا أَنْعَاهُ آيَةً
وَرَوَى خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَنْعَاهُ آيَةً وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ مُسْلِمٍ بِنَارِي مِنْ

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات میں ایک ساعت وہ ہے کہ مسلمان بندہ خدا سے

مسلم بن ابوسعید رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیوں سے بہت بُرا آدمی خدا کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن اور ایک روایت میں یوں ہی کہ امانت کا بڑا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جوڑے صحبت داری کرے اور جوڑا اس سے صحبت داری کرے پھر اویس کے ہمد کو مشہور کرے **ف** یعنی لوگوں بیان کرے کہ مجھے اسے بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال حیا ہی اور نہایت گناہ **و** **أَبُو سَعِيدٍ** اِنِّ مِنْ ضَعِيفٍ هَذَا قَوْمًا يَفْرُقُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُ حَاجِرًا يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْبَانِ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَقْتُلُونَ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَنْ أَدْرَكَهُمْ لَا قَتَلْتَهُمْ قَتْلَ عَادٍ قَالَهُ لَدَى خُوَيْرٍ جَبْنٍ قَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ حِينَ قَسَمَ ذَهَبَةً فِي تَرْبَتِهَا كَانَ بَعَثَ عَلِيٍّ مِنَ الْيَمَنِ بَيْنَ الْأَعْرَابِ وَعَيْنِيَّةَ وَعَلَقَةَ وَنَارِدِينَ الْخَيْلِ بَخَارِيٍّ اور مسلم بن ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہو گی کہ قرآن کو پڑھیں گے کہ وہ گلوں سے بچے نہ اون پر لگائے دلیں قرآن کی تاثیر نہ ہو گی زبان سے پڑھیں گے اور سچے عمل نہ کریں گے مسلمانوں کو قتل کریں گے بت پرستوں کو چوڑھویں گے دیے لوگ کھانچے اسلام سے جیسے تیرکل جاتا ہی نشانے سے اگر بے ادب کو یا یا تو مقرر ادب کو قتل کر دینا تو قوم عاد کا قتل یہ حدیث اویس کے حق میں فرمائی کہ جسکا نام ذی الخویفہ تھا جب اسے کہا تھا خدا سے ڈراؤ محمد جب حضرت گچا سونا تمہی ملا ہوا جسکو حضرت علیؑ نے یمن سے بھیجا تھا اپنے تھے چار آدمیوں کے درمیان ایک اقرباع دوسرا عینہ فیسرا علقہ چوتھا ذی الخویفہ **ف** یہ چار دن عرب میں سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسوا سیطہ وہ گچا سونا حضرت نے اونہیں کو دیا دلدار سی کے واسطے نبی تمہیم کی قوم میں ایک شخص منافق تھا ذی الخویفہ اسکا نام اویس نے کہا اسی پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہمکو بھی دیے تب حضرت نے فرمایا کہ ابے کبھی اگر میں عدل نہ کرونگا تو پھر دنیا میں کون عادل پیدا ہو گا عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت

ابوسعید

اگر حکم ہو تو میں گردن اسکی کاٹ ڈالوں یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ میں لوگ بدنام کریں گے کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو مارتا ہی جب وہ وہاں سے اٹھ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل بے میدان لوگ پیدا ہوں گے ابو سعید اس حدیث کے راوی سے بخاری میں روایت ہے کہ دیکھ قوم خارجی پیدا ہوئے جنہوں نے حضرت علی کی امامت نہائی اور حضرت علی نے انکو قتل کیا اور میں بھی اوس لڑائی میں موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ اوہیں موجود تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں ظاہر کی عبادت کرتے ہیں اور دل میں اونکے ایمان نہیں یعنی دل میں شرک اور بدعت بھرا ہی تھا اونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہیں دانا مسلمان کہ چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نہ کھاوے

خ انس ان من عباد اللہ من لو اقصہ علی اللہ کا بڑا بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کہا بیٹھیں خدا کے بھروسے تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھا دیں کہ فلاں بات ایسی ہوگی تو وہی ہی خدا کر دیتا ہے ہ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ ہماری بہو بھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے معاف نکلیا پھر خون دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی مانا پھر اوسنے حضرت سے فرمایا کہ حضرت نے اوسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس بن نضر ہمارے چچا نے حضرت کے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسے جھکو سچائی کیا ہے کہ میری بہن کا دانت توڑا جاوے گا حضرت نے فرمایا اے اللہ خدا کا حکم تو بدل لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم یہاں لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اسکی قسم سچی کی

خ ابو مسعود عقیقہ بن عجمی قال انصار ی ان مما ادرک الناس من کلام النبوة الاولى اذ امرت لستحی فاصنع ما شئت بخاری میں ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت

فرمایا کہ اچھے پیغمبر کے کلام سے جو لوگوں نے باتیں پائی ہیں اور جن سے ایک بات یہی
 کہ جب تجھ کو شرم نہ رہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دل میں آوے سو کر و ف
 یعنی حیا اور شرم سب پیغمبروں کے دین میں پسند ہی اسکا حکم کہیں موقوف نہیں ہوا اب
 آدمی کی بدکاروں کو جانتی ہی شرم کے سبب بدکاروں سے روکتا ہی آدمی میں شرم نہیں نور
و اِنِّیْ بُنَّ کَعْبَ اِنَّ مُوسٰی قَامَ خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ
 اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا لَمْ یُرَدْ اِلَیْهِ فَاَوْحٰی اللّٰهُ اِلَیْهِ اِنَّ لِیْ عَبْدًا
 عِجْمَ الْخَرْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسٰی یَا رَبِّ وَکَیْفَ لِیْ بِہٖ قَالَ نَاْخُذْ مَعَكَ حُوْتًا
 فُجْعَلْہٗ فِیْ مِکْتَلٍ فَمِیْثَمًا فَقَدَّتِ الْحُوْتُ فَهَوَتْ فَخَذَّ حُوْتًا فُجْعَلْہٗ فِیْ مِکْتَلٍ ثُمَّ اَنْطَلَقَ
 وَاَنْطَلَقَ مَعَہٗ یُسَٰعَ بَنُیْ نُوْنٍ حَتّٰی اِذَا اَتٰی الصَّخْرَۃَ وَضَعَارَ وَوَسَّهَمًا مَّا مَآ وَاضْطَرَّ
 الْحُوْتُ فِی الْمِکْتَلِ فَخَرَجَ مِنْہٗ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا وَاَمْسَكَ اللّٰهُ
 عَنِ الْحُوْتُ جَرِیۃَ الْمَآءِ فَصَارَ عَلَیْہِ مِثْلُ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَقْبَضَ لَیْسَی صَاحِبُہٗ اَنْ یَّخْبِرَہٗ
 بِالْحُوْتُ فَانْطَلَقَا بَقِیَّۃَ یَوْمَہُمَا وَلَیْلَتَہُمَا حَتّٰی اِذَا کَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسٰی لِفَتَاہُ اِنَّا
 عَدَاۗءُ نَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَضْبًا قَالَر وَلَمْ یُعِیْدْ مُوسٰی النَّصَبَ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَکَانَ
 الَّذِیْ اَمَرُہُ اللّٰهُ بِہٖ قَالَ لَہٗ فِتْنَہٗ اِذَا رَاَیْتَ اِذَا وِیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ لَنَسِیْتُ الْحُوْتُ وَمَا
 اَسَآءَیْنِیْہٗ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ اَذْکُرَہٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ فِی الْبَحْرِ عِجْمًا قَالَ فَاَکَانَ لِلْحُوْتُ
 سَرَبًا وَلَوْ سَیْ وَلِفَتَاہُ عِجْمًا فَقَالَ مُوسٰی ذٰلِکَ مَا کُنَّا بَعِیْ فَاَمَرْتَنَا عَلٰی اَنَارِہَا قَصَصًا
 قَالَ فَرَجَعَا یَقْضٰی اَنَارَہَا حَتّٰی اَنْتَہٰی اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِذَا رَجَلٌ مُّسَبِّحٌ ثَوْبًا مُّسَلَّمٌ عَلَیْہِ
 مُوسٰی فَقَالَ الْخَضِرُ وَاِنِّیْ بِاَمْرِ رَبِّکَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوسٰی قَالَ مُوسٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ
 قَالَ نَعَمْ اَنْتَ لَکَ لِعَلْمِیْ مِمَّا عَلِمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیْ صَبْرًا یَا مُوسٰی
 اِنِّیْ عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَمٌ بِہٖ لَا تَعْلَمُہٗ وَاَنْتَ عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَمٌ لَّہٗ لَا اَعْلَمُ
 فَقَالَ مُوسٰی سَجِدْ لِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِیْ لَکَ اَمْرًا فَقَالَ لَہٗ الْخَضِرُ

فَإِنْ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَأْتِنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا مِمَّشِيَارٍ عَلَى
 سَاحِلِ الْبَحْرِ فَثَرَّتْ سَفِينُهُ فَكَلَنُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بَغِيرَ تَوَلٍّ فَلَمَّا رَكِبَا
 فِي السَّفِينَةِ وَلَمْ يَهَيَّا إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ الْأَوَاجِ السَّفِينَةَ بِالْقُدُومِ فَقَالَ لَهُ
 مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ عَمِدَتِ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَّقَتْهَا لَتَغْرَقَ أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتَ
 شَيْئًا أَمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ نَوَاحِذِي عَمَّا لَسِيْتَ
 وَلَا تَرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِي عَسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 فَكَانَتْ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عَصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ
 فَتَفَرَّقِي الْبَحْرَ نَفْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عَلَيَّ وَعِلْمَكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا تَقْصُ هَذَا
 الْعَصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا مِمَّشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا بَصُرَ
 الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَامِ فَآخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ بِيَدِهِ فَأَقْبَلَهُ بِيَدِهِ فَقَبَّلَهُ
 فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقْبَلْتَ نَفْسًا رَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نَكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ
 إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَسَدٌ مِنْ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا
 فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَظَّهَمَا
 أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُصَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُصَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ الْخَضِرُ
 بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يَطْعَمُوا وَلَمْ يُصَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ
 لَأَخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا مِنْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأْنِيكَ يَتَاوَلُّ مَا لَمْ تَسْتَطِيعْ
 عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنْ مُوسَى كَانَ
 صَبْرًا حَتَّى يَقْصُ عَلَيْنَا مِنْ حَدِيثِهِمَا بَخَارٍ أَوْ سَلَّمَ مِنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كَعْبٍ
 فَرَمَا يَكُ الْبَنِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي إِسْرَائِيلَ كِي قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ يَهُدَا بَطِيحِي سَوِيحِي سَوِيحِي
 كَبْرًا دِيُونِ يَنْ كُونِ بَرَا عَالَمِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَنِي كَهَا كِي يَنْ سَوِيحِي أَوْنِ بَرِغْصِي كِيَا
 اسْوَا سِيْلِي كِي هَذَا كِي طَرَفِ عِلْمِ كُونِ بِهَرَا يَحْضِي يُونِ نَكِهَا كِي دَا شَرَا عِلْمِ بِهَرَا يَحْضِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 جلد اول

کو حکم پہنچا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم پاس وہ تجھے زیادہ عالم ہی سو
 موسیٰ علیہ السلام نے کہا ابی رب میرا اور اسکا کیونکر ملاپ ہو خدا سے فرمایا کہ تو اپنے
 ساتھ ایک چھٹی چھٹی کو لیے پھراؤ سکو ایک زنبیل یعنی ڈوکر میں رکھ سو جہاں وہ پہنچلی تجھے
 چھوٹ رہے تو وہ اوسی مکان میں ہوگا تو موسیٰ علیہ السلام نے ایک چھٹی لی پھراؤ سکو
 زنبیل میں رکھا پھر روانہ ہوا اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہاں تک کہ
 سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونوں صاحب دہان سرٹیک کر سو گئے اور چھٹی آب حیات کی
 تاثیر نے زنبیل میں پھڑکی اور اس سے نکل آئی پھر گر بڑی دریا میں اور اوسے دریا میں اپنی
 راہ لی تڑنگ بنا کر اور خدا نے جہاں سے چھٹی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا
 ہو گیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جگہ تو اوسکے ساتھ ہی یعنی حضرت یوشع چھٹی کا قصہ کہنا آویسے
 بھول گئے اور حضرت یوشع جب چھٹی نکل گئی تھی جا گئے تھے پھر دونوں چلے جتنا کہ رات
 اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھ
 گا ملک کھانا دالہ ہے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اوس مکان
 جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ ٹھکے سنبھلے کہ اوسکے خادم نے یہ تو بتلائے کہ جب
 ہم آئے تھے پھر پاس سو میں بھول گیا چھٹی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہیں بھولایا مجھکو چھٹی
 کی یاد ہے مگر شیطان نے اور راہ لی چھٹی کی مجھکو تعجب ہی ہے یعنی چھٹی کا زندہ ہو کر چلنا
 عجب کی بات ہے حضرت نے فرمایا کہ چھٹی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اوسکے خادم کو تعجب سے موسیٰ
 علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اوسکے قدموں پہلے حضرت نے فرمایا سو دونوں
 پتھر سے قدم پر قدم ڈالے یہاں تک کہ پھر پاس پہنچے تو آجائیک وہاں دیکھا کہ ایک مرد وہی
 کہہ رہے ہے سر لپیٹے پھر سلام کیا اوسکو موسیٰ علیہ السلام نے سو حضرت نے کہا کہ تیرے ملک میں
 سلام کہاں یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیوں کر کیا تو موسیٰ نے کہا کہ میں
 موسیٰ ہوں حضرت نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہی موسیٰ ہے کہا کہ ہاں میں تیرے

پاس آیا ہوں تو مجھکو تو سکھلا دے جو خدا ہے مجھکو علم سکھایا ہی خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو سفر نہ کرے گا ای موسیٰ خدا کے پیشتر علم ہے مجھکو ایک علم ہی خدا ہے مجھکو سکھایا ہی کہ تو اس علم کو نہیں جانتا اور مجھکو خدا کے علم سے ایک علم ہی خدا ہے مجھکو سکھایا ہی کہ میں اوسکو نہیں جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا ہے جانا تو مجھکو تو ثابت پاویگا میں تیرے علم خلاف نکروں گا پھر خضر نے اون سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہی تو مجھے کوئی بات نہ پوچھو جب تک میں اوسکا ذکر نکروں پھر دونوں روانہ ہوئے کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سواودھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والوں سے تیغوں آدمی کے چڑھائے کی بات چیت کی سو وہ پہچان گئے خضر کو تو وہ بدوں کرایہ سے لے چڑھائے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسوئے بے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے اون سے کہا ان لوگوں نے مجھکو سے کرایہ چڑھایا تو بے انکی ناؤ کو قصد کر کے بھاڑ ڈالنا کہ لوگوں کو تو ڈبو دے البتہ عجیب بات تھی ہوئی خضر نے کہا میں نے تجھے نہ کہا تھا کہ مفرد مجھکو میرے ساتھ رہا سجاویگا موسیٰ نے کہا مجھکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھ پر مشکل نہ ڈال لیجئے یہ ہوئے سے کہا معاف کیجئے تک نہ پکڑئے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے ہوئے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑھایا ناؤ کے کنارے بیٹھا پھر اوسے چونچ ڈالی دریا میں ایک بار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہیں ہی میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر قنا اس چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا لیکن خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا علم قطر ہے کے برابر قنا چڑے نے اپنی چونچ میں اٹھا یا پھر دونوں ناؤ سے بچنے سو جس حال میں کہ وہ دریا کے کنارے پہنچے جاتے تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھل رہا ہی لڑکوں کے ساتھ سو خضر نے اوسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اودکھا ڈالا سو اوسکا مڑا ڈالا

تو موسیٰ نے کہا کیا تو بے بار ڈالا معصوم جان کو بدو ن بدیے جان کے یعنی اسے
 کس کا خون نکلتا تھا جس کے بدلے تو اسکو مارتا البتہ بڑا کام تجھے ہوا حضرت نے کہا بھلا ہے
 تجھے نہ کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہرے گا حضرت نے فرمایا کہ دو سر اسوال پہلے سے بہت
 کڑا ہی موسیٰ نے کہا کہ اگر اب میں تجھے کوئی بات پوچھوں اس کے بعد تو چھکوا ہے ساتھ
 نہ کہو تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی والوں پاس
 اون لوگوں سے کھانا مانگا اون لوگوں سے اونکی مہمانی مکی سودو دونوں نے ایک
 دیوار کو پایا کہ اگر چاہتی تھی راہی ہے کہا کہ وہ ٹھنک رہی تھی سو حضرت نے اپنے ہاتھ سے
 اوکی طرف اشارہ کیا سو اسکو سیدھا لکڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ قوم ہیں کہ ہم ارسکے پاس آئے
 سو ہوئے کہا نا کہلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی فردوری
 لیتا حضرت نے کہا اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہی سواب میں بتلاؤں پیراون
 تینوں باتوں کا جسے تو صبر کر سکا پھر غیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے
 جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرے اور ہر بات کی وجہ پوچھتے تو بہت قصہ لگا
 ہو کہ معلوم ہوتا اور خدا کے کاموں کی حکمتیں بہت لوگوں کو معلوم ہوتیں **ف** پورا قصہ
 قرآن شریف میں دن ہی کہ حضرت حضرت موسیٰ نے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ
 وہ ناؤ محتاج لوگوں کی تھی کہ دریا میں محنت کر کے اوسیکے کرایہ سے اوقات بسر کرتے
 سو میں نے چاہا کہ اوسمیں عیب لگا دوں اسواسطے کہ وہاں ایک ظالم بادشاہ تھا کہ
 دست ناؤں کو زبردستی پھینے لیتا تھا تو اسکو ناقص جانکر نہ لویے اور لڑکے مارے کا
 سب یہ ہے کہ وہ لڑکا پیدائشی کا فر تھا اور اس کے مایا پ ایماں دار تھے سو ہم ڈرے کہ
 کہیں اون بجا روں گواپنے کفر اور بد ذاتی سے بلا میں نہ ڈالے سو ہم نے چاہا کہ خدا اس کے بدلے
 اوس سے اچھا نیک پیدا کر دے اور دیوار کا قصہ یہی کہ وہ دیوار دوشیم لڑکوں کی تھی اور
 اوسکے نیچے بہت مال تھا اور انکا باب نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ دسے اپنی بولی کو

پڑھے تاکہ اور کام چمکے کر سکے

ف ابو مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری ان هذا اشعثا فان شئت ان
 نادته وان شئت رجع قال بل اذن له يا رسول الله قال لا في شعيب
 الانصاري دعه حارس خسة فاشبهه رجل بخاري اور سلم بن ابوسعود انصاری
 روایت ہے کہ ابو شعیب انصاری سے جب بائج آدمیوں کی دعوت کی چار صحابی بائج
 حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت ابو شعیب انصاری
 فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہے تو اگر چاہے تو اسکو بھی کھانا کھا سنے کی اجازت
 دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ میں اسکو بھی اجازت
 کھانہ کی دیتا ہوں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جی آدمیوں کی دعوت ہو
 اوستے ہی عادیں زیادہ اس سے بخا دین اگر کوئی ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرے
 واسیلے اسکی اطلاع کرے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آئے
 ف جابر ان هذا اخضرط علی سفي وانا نائم فاستيقظت وهو في يد
 صلنا فقال من يمنعك مني فقلت الله لئلا يخاري اور سلم بن جابر سے روایت ہے
 کہ حضرت فرمایا کہ اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار کہنچی سو میں جاگ پڑا اور اس کے ہاتھ
 میں نگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تجھ کو اب کون بچا دیگا میرے ہاتھ سے میں تین بار
 کہا اللہ بچا دیگا ف عرب میں نجد ایک ملک ہی حضرت وہاں جہاد کر گئے تھے
 جب اذہر بے پھرے تو ایک جنگل میں جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اوترے
 حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار او سین لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب
 اور درختوں کے نیچے جا کر سو رہے اتنے میں ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کہنچ کر
 حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجھ کو کون بچا دیگا حضرت نے فرمایا کہ خدا تجھ کو بچا دیگا سو
 خوف کے مارے اسکی ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اٹھالی اور اس سے کہا

۵۰۳
 بیان صحیح
 حضرت صلعم

کہ بھلا چھکو اب کون بچا دیکھا اوسے عاجزی اور ہمت کی حضرت نے معاف کر دیا
پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی

۵۰۴ خ مَعُوذَةُ بَنِي سَفْيَانَ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَتَبَهُ
اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ بخاری بن معویہ بن سفیان شبے روایت کی حضرت
فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم میں رہے گی جن تک یہ لوگ دین کو
قائم رکھیں گے جو انہیں دشمنی کرے گا خدا اوسکو مونہہ کے بھل ڈھکیل دے گا **ف**
یعنی سرداری قریش کا حق بھی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہیں ہے حضرت کا
فرمانا سچ ہوا کہ جن تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اون پر غالب نہ آئے گا جو ہر سو ہر
سلطنت ظفار غنا سبت کی قائم رہی جب وہ دین میں شست ہوئے تو ہلاک خواں کے
ہاتھ سے برباد ہو گئے

۵۰۵ **ف** عَمْرٍَاَنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَأَقْرَبُوا مَا تَسِيرُ رِصْدُهُ
بخاری اور مسلم بن عمر فاروق شبے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتار اگیا
عرب کی سات بولیوں میں سواد میں سے پڑھو جو تمکو سچ معلوم ہو **ف** عمر فاروق
روایت ہی کہ سنے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح پڑھنے سنا اور چھکو
اور طرح سے یاد تھا سو میں اوسکو حضرت کے پاس لایا کہ چھکو آپ جس طرح سورہ
فرقان سکھایا ہی اوسیکے خلافت ہشام پڑھتا ہے حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اوسے پڑھا
جس طرح اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن ہی پھر مجھے لیا کہ پڑھو جس طرح
معلوم تھا میں نے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن اُتر آیا ہے حدیث فرمائی
عرب کی سات بولیاں عمدہ جن میں قرآن اُتر آیا ہے وہ یہ ہیں پہلے قریش کی بولی دوسرے
ہاشم کی بولی تیسرے ہوازن کی بولی چوتھے یمن کی پانچویں نکی کی بولی چھٹے تقیف
کی بولی ساتویں بنی نضیم کی بولی اس حدیث کے مطلب میں اختلاف ہی محض کہتے ہیں

۵۰۲

کہ سات قرأتیں مراد ہیں یعنی کچھ اور کہتے ہیں لیکن ٹھیک بات یہی ہے کہ سات ہولیاں امین
و عَائِشَةُ اَنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْبَضِي مَا يَقْضِي الْحَاجَّ
 غَيْرَ اَنْ لَا يَتَكَلَّمَنِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَغْتَسِلِي قَالَتْ لَهَا جِئْنِي حَاضَةً لَسِرْفَ عَامٍ حُجَّةَ
 الْوُدَّ اِذْ جَاءَ بَخَارَى اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز
 ہے کہ خدائے اہم کے بیٹوں کو ٹھہرا دیا ہے یعنی اس میں کچھ اختیار نہیں پیدائشی بات یہی
 سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرے ہیں مگر اتنا ہی کہ بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف تکبیر یعنی اس کے
 گرد نہ گھومو یہ بات حضرت سے حضرت عائشہ رضی عنہا سے فرمائی جب انکو حیض آیا سرف کے منزل میں
 حُجَّةُ الْوُدَّ کے سال **ف** حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے
 جو سرف کی منزل میں پہنچے تو چھ کو حیض ہوا تو میں دوسرے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس
 حالت میں حج کیونکر ہو گا حضرت نے چہرے سے پوچھا کہ کیوں رونی ہو میں نے یہ حال کہا تب
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی طہالت میں حج کے سب کام درست ہیں
 سوائے طواف کے سوا دیگر بعد غسل کے کر لینا

۵۰۷

و أَبُو مُوسَى اَنَّ هَذَا قَدْرَدَ الْبَشْرَى فَأَقْبَلَا اِنَّمَا قَالَ لَآئِي مَوْسَى بِبَلَالٍ
 جِئْنِي قَالَ اَلَا عَرَأَيْتُ اَنْزَلْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبَشْرٍ بَخَارَى اور مسلم میں ابو موسیٰ رضی عنہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونوں بشارت کو قبول کرو یہ بات
 حضرت نے ابو موسیٰ اور بلال رضی عنہما سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ
 یہی چہرے بہت کہتے ہو کہ بشارت کے **ف** ابو موسیٰ رضی عنہ سے روایت ہے کہ ایک
 گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دسے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کر و حضرت نے فرمایا
 کہ تو بہشت کی بشارت ہے اور جس نے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتی ہو کچھ مال دو تب
 حضرت نے یہ حدیث ابو موسیٰ اور بلال رضی عنہما سے فرمائی دونوں نے کہا کہ یا حضرت ہم نے
 بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک بانی کا یا لہ نگوایا اور ہاتھ موہنا اور سینہ دھونا

کئی اوسین ڈالی پھران دونوں سینے پائی جاؤ سوویے پی گئے حضرت اہم سکے شیعے
 پردے کے اندر سے کہا کہ اوسین سے کچھ ترک اپنی مانگو بھی دو جو باقی رہا تھا ملاؤ لکڑیا
 صرید بن ثابتؓ ان ہذہ الاثمۃ تبطل فی قبورہا فلو لا ان لا نکد قوالد عوبے
 اللہ ان یسجعکم من عذاب القبر الذی اسمع منہ قالہ لما مر بقبور المشرکین
 مسلمین زید بن ثابتؓ شیعے روایت ہی کہ حضرت جب مشرکوں کی قبروں پر گزرے تو فرمایا
 کہ یہ گروہ اپنی قبروں کے اندر بلا میں گرفتار ہیں اگر چھکوا کا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب
 قبر دیکھ کر مردوں کا دفن کرنا کہیں چھوڑ دو تو میں خدا سے دعا کر کے تمکو عذاب قبر کا
 سزا دیتا جیسا میں سنتا ہوں **ف** حضرت مدینہ کے ایک باغ میں حجر بر سوار
 چلے جاتے تھے قبروں کے پاس عذاب قبر دیکھ کر حجر بھر کا حضرت نے فرمایا
 یہ کسی قبر میں ایک آدمی ہے کہا کہ یہ کافر دلی قبر میں ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 صر ابو بصیرۃ الغفاریؓ ان ہذہ الصلوۃ عسر صحت علی من کان قبلکم فصبغوا
 من حافظ علیہا کان اجرہ مکتوبین ولا صلوۃ بعدہا حتی یطلع الشاہد یعنی
 صلوۃ العصر مسلم میں ابو بصیرۃ شیعے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ عصر کی نماز
 اون بھی فرض ہو چکی ہی ہو لوگ تم سے آگے چھپکے ہیں سوا وہوں سے ضایع کیا بعضے
 دنیا کے کاہل بار میں رہے اور سکون پڑا سو جو اسکی محافظت کرے گا اور اسکو تائب کرے گا
 اور سکون نمازوں سے اسکا دوزخا تو اب ملے گا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز
 نہیں جب تک کہ تارا نہ نکلے

صر معویہ بن الحکم السلمیؓ ان ہذہ الصلوۃ لا یصلح فیہا شیء من کلام الناس
 ائماہی السنیج والکبیر وقرآۃ القرآن مسلم معویہ بن حکم شیعے روایت ہی کہ حضرت نے
 فرمایا کہ مقرر نماز ہی اس میں مناسب نہیں کچھ آدمیوں کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح
 اور تکبیر اور قرآن پڑھنے کا نام ہی **ف** مصابیح میں معویہ بن حکم شیعے روایت ہی

کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اسے بین ایک آدمی نے پھینکا میں نے کہا رکھ لوگوں نے مجھے گھر گائے کہا کہ تم کو کیا ہوا ہے جو چھکو دیکھتے ہو تو وہ لوگ اپنی انہیں کو تھے لگے تب میں سمجھا کہ چھکو چھکا ہے میں تو لین چپٹا لایا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت کے قربان بنے ایسا نرمی سے بتائیے والا نہیں دیکھا قسم خدا کی یہ جھٹکوا مارا نہ کالی دی نہ چھکارا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ سبک کا

جواب دینا بات کرنا نماز میں درست نہیں

۹۱۱ صر ابوہریرۃ ان ہذہ القیوۃ فمما توضع علی اہلہا وان اللہ یورثہا لہم بصلوۃ علیہم مسلم بن ابی ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بقرہ قبرین اندھری ہے بھریں ہیں مردوں کے حق میں اور البتہ خدا ان کو روشنی کر دینا ہے پھر حج عاکب ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اس کی حضرت کو خبر ملی صبح کو جب آپ نے اوسکی قبر کو دیکھا تو بوجھایہ کسی قبر ہی لوگوں نے حال کہا کہ فلا ہے آدمی کی ہی حضرت نے فرمایا ہلکو کیوں نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کی واسطے بلانا لوگوں کو سخت ہے

۵۱۴ **ف** انس ان ہذہ المساجد لا تفضل فی شیء من ہذا البویل والقدر ائما ہی لذلک لہ واللہ والصلوۃ وقرآۃ القرآن بخاری اور مسلم میں انس رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ مسجدیں اس لائق نہیں کہ اس میں کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجد بن تو صرف بناؤ خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہیں **ف** ایک گنوار مسجد میں آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے میں پیشاب کر کے لگا اصحاب نے اس کو لکھا کہ حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی نادانی سے اسے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہیں پھر بانی ہے اوس مکان کو دھلاؤ والا پھر اوس گنوار کو ہلا کر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کی بارحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد میں سوائے عبادت کے اور کچھ کام نہیں
اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ شخانیہ ہوا وہی حصہ چاہیے

و ابوموسیٰ ان ہذہ النائمۃ ایما ہی عبد واکرم فاذا ائمتہ فاطمہ وھا عتکم
بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ سے یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ ایک توہاری میں
ہی یعنی جلاوی ہی تھی تو تم جب سورسے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اسکو بچا دیا
کرو **و** ایک بار مدینہ میں ایک گھر مٹا گھر والوں جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورسے کے وقت آگ ہو یا چراغ بچا دینا سنت ہی
لیکن اگر چراغ قبیل میں ہو اور آگ نکلے گا اس سے خوف ہو تو بچا جائے ضرور نہیں
مر عبد اللہ بن محمد وان ہذہ من لباس الکفار فلا تلبسھا قال لہ حیٰ مرآی
علیہ توین معصقرین و فی روایۃ ائہ قال املت امر نک بهذا قلنا
اعس لہما قال بل اخر فہما سلم بن عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اللہ یہ لباس کافروں کا ہی سوتا و سکو نہ ہیں یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمر سے
فرمایا جب اون پر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت میں یوں ہی
کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری ماں نے تجھ کو کسم کا رنگ لکھا تھا یا نہیں
عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں انکو دھو ڈالوں حضرت نے فرمایا بلکہ انکو حلا دے
ف جلا بنے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اسکی برائی خوب دل میں ثابت ہو جاوے
جلا دینا کچھ ضرور نہیں چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ تو نے اسکو کیوں جلا دیا یہی
عورتوں کو دینا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگ کبر امر کو حرام ہی عورت کو درست
فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سرے پرانی کی لفظ ہی ہے
مر ابو ہریرۃ انی اخرا لاسیاء وان مسجدا ایخرا المساجد سلم بن ابی ہریرہ

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں سب پیغمبروں سے پہچلا پیغمبر ہوں اور مقررہ ہر
 مسجد سب پیغمبروں کی مسجد سے پہچلی مسجد ہی **ف** یعنی میں سب پیغمبروں کے
 بعد آیا ہوں میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین بخاری ہو گا تو میرا دین اور میری مسجد کی
 تعظیم قیامت تک بنی رہے گی

۵۱۶

مَرَجَدْتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِي أَبْرُو إِلَى اللَّهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ
 اخْتَارَنِي خَلِيلًا كَمَا اخْتَارَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا مُسْلِمٌ مِنْ جَدُّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ هِيَ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ میں انکار کرتا ہوں خدا کے روبرو کہ تم لوگوں میں سے کوئی
 میرا جانی پیارا نہیں اس واسطے کہ خدا مجھ کو اپنا دوست بنا لیا ہی جیسا ابراہیم علیہ السلام
 کو دوست بنایا تھا **ف** خلیل اوس دوست کو کہتے ہیں جس کے محبت بالکل دل کے
 اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل میں سوائے خدا کے کسی کی نہ تھی لیکن
 امت پر شفقت اور رحمت سب سے حد و حساب تھی بعض روایت میں آیا ہے کہ جب
 حضرت کی وفات کے باوجود باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو بہت
 چاہتا ہوں اب بھی مجھ کو کہہ چاہتے ہیں کہ حضرت نے حدیث سنائی

۵۱۷

مَرَسَعْدُ بْنُ أَبِي قَاصٍ ابْنِي أَخْرَجَ مَا بَيْنَ كَابِي الْمَدِينَةِ أَنْ تُقَطَّعَ عِصَابُهَا
 اور قتیل صبیڈھا سلم میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 میں مدینہ کے دو فون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا
 اور اوس میں شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہوں یعنی جیسے مکہ میں درخت کاٹنا اور شکار
 کرنا درست نہیں ویسے ہی مدینہ میں بھی درست نہیں بعض عالموں کا یہی مذہب ہے
 امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینہ کی تعظیم ہی وہاں کا درخت
 کاٹنا اور شکار کرنا مکہ کی طرح حرام نہیں اوس کے مذہب کی اور دلیلین ہیں
 مَا لَنَا ابْنِي أَرْحَمَهَا نِيلَ أَخُوَهَا مَعِيَ يَعْنِي أُمَّ سَلِيمٍ أُمَّ آتِشِ بْنِ مَالِكٍ بخاری اور مسلم

۵۱۸

۵۱
 میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مفرام سلیم پر رحم کرتا ہوں جو کما
 بھائی بڑے ساتھ مارا گیا ہے ام سلیم انس بن مالک کی ما کا نام تھا ف حضرت
 مدینہ میں سوائے ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نہ جاتے تھے کہ سب اس کا
 پوچھتا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن عثمان تھا
 ف ابوسعیدؓ اِنِّیْ اَعْتَمَلْتُ الْعَشْرَةَ الْاُولٰٓئِیْنَ هَذِهِ اللَّیْلَةُ ثُمَّ اَعْتَمَلْتُ
 الْعَشْرَةَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُنْتُکَ فِقِیْلَ لِّیْ اِنِّہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَّلِیْنَ اَحْتَضَرْتُکُمْ اَنْ
 یَعْتَمَلْتُ فَلِیَعْتَمَلْتُ بَخَارِی اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ البتہ میں رمضان کے پہلے دس راتوں میں اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس ات
 کو یہ قدر کہ پھر میں درمیان کی دس راتیں اعتکاف بیٹھا بھر حکم ہوا مجھ کو کہ شب قدر
 پہلی دس راتوں میں ہی سوئم لوگوں میں جو اعتکاف بیٹھا جا ہے وہ اعتکاف ہیجے
 ف شب قدر کا بیان پہلے باب میں ہو چکا

۵۲
 ف عَالِشَةُ اِنِّیْ ذَاکُمْ لَکَ اَمْرًا فَاَلَا عَلَیْکَ اَنْ تَسْتَعِیْلَ حَتّٰی تَسْتَأْمِرَیْ اَبُو بَکْرٍ
 قالَ لَهَا بَخَارِی اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پہلے سے
 ایک بات کہتا ہوں سوچو کہ اس کے جواب میں جلدی مناسب نہیں بدوں آپے ان باب کے
 صلاح لیے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے فرمائی ف حضرت کی بی بیوں سے کہا
 کہ اگر معمول سے ایک بار زیادہ مانگا حضرت کب رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اُتری
 کہ بی بیان یاد دنیا اختیار کریں یا دین کو تب حضرت نے پہلی یہ بات حضرت عائشہؓ
 کہی حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس میں ان باب کی صلاح کی کیا حاجت ہے
 میں نے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش
 ہوئے پھر اسی بی بیوں سے بھی اس طرح کہا

۵۳
 مَرَّ عَالِشَةُ اِنِّیْ عَلَی الْخَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ یَرِدُ عَلَیْ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَیَقْطَعَنَّ دُوْنِیْ مِرْحَالًا

فَلَا قَوْلَ لَآ اٰیَ تَرٰبَ مِیَّی وَ مِنْ اُمِّیْیَی فِیْ قَوْلِیْ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحَدٌ نُوْا بَعْدَ لَآ
مَا ذَا لُوْا اِنْ جَعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ سَلِمَ مِنْ حَضْرَتِ بَابِیْیَی رُوَا یَیْتِیْیَی کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں اپنے حوض کوثر پر دیکھوں گا یا دیکھنا ہوں اوں کو جو تم لوگوں سے میرے
پاس آدین کے قسم خدا کی کچھ میرے پاس آئے یہ رے روئے کے جادین کے سوین کہوگا
ای رب یہ لوگ میرے ہن میری امت سے ہن سو خدا فرماوے گا تو نہیں جانتا ہے
کہ انہوں نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہی سداں پھرتے رہے ایزون کے
بھلے دین سے پھر گئے **ف** اس حدیث سے وہ لوگ مراد ہیں جو
چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق
نے قتل کیا یا وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے دین میں نئی باتیں نکالیں اور عین
عالم میں پہلے ہیں

۵۲۲

ف عَصْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَآیَ قُرْطُ لَکُمْ وَاَنَا شَهِدٌ عَلَیْکُمْ وَاِلٰی وَاللّٰهُ لَا نَظَرَ اِلٰی
حَوْضِیْ اَلَا نَ وَاِلٰی اَعْطِیْتَ مَعَ اَخِیْیَی اَلْاَرْضِیْیَی اَوْ مَعَ اَخِیْیَی اَلْاَرْضِیْیَی
وَاللّٰهُ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرَکُوْا بَعْدِیْ وَلَکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافِسُوْا فِیْهَا
بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں تمہارے
دائے ہر اول اور پیشوا ہوں لیکن تمہارے آخرت کا قریب ہی تمہاری مغفرت کا سامان
درست کر لینے جاتا ہوں اور تمہارا کواہ ہوں قیامت میں اور میں خدا کی قسم البتہ اپنے
حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور
ایک روایت میں ہے کہ زمین کی کنجیاں یعنی میری امت کا سب ملکوں میں عمل ہوگا
اور میں واسطہ تم پر اس سے نہیں دڑتا کہ تم مشرک ہو جاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے
دڑتا ہوں کہ دنیا کی لالچ میں کہیں نہ پڑو اور آپس میں حسد نہ کرے لگوف وفات کے
قریب حضرت نے یہ حدیث منبر پر فرمائی

۵۲۱
 در حدیث غفر
 ستر بار

و این عجمی را قَدْ حُذِرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّي اِنْ زِدْتُ عَلَى السَّيِّئَاتِ
 يَغْفِرُ لَهُ زِدْتُ عَلَيْهِا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ جبکو منافقوں کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو میں نے اختیار کیا مغفرت مانگا
 اگرچہ مجھکو معلوم ہوتا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگو تو اسکی مغفرت ہوتو میں
 ستر بار سے زیادہ مانگنا ہا عبد اللہ بن ابی بدینہ میں ایک منافق تھا حضرت
 کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مر گیا اسکی بیٹے نے حضرت کا کرتہ اسکی کفن کے
 واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اسنے جنازہ کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز
 واسطے اسنے مجھے تب عمر فاروق سے حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کریے
 ہیں حالانکہ خدا وین فرماتا ہئی اَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ
 سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ یعنی منافقوں کے توبخشش مانگ یا مانگا اگر تو
 ستر بار بخشش مانگے گا خدا انکو نہیں بخشے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 یعنی خدا اپنے چھکو اس آیت میں مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے میں اختیار دیا ہئی صاف
 مع نہیں کیا آیت میں تو خدا نے ہی فرمایا ہئی کہ ستر بار مغفرت مانگے سے مغفرت
 نہوکی میں ستر بار سے زیادہ مانگوں گا اگر اسکی مغفرت تھا تو پھر حضرت نے دوسر
 منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اتری وَاَنْصِلْ عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا یعنی نماز
 مست پڑھ کہیں اوپر جو کافر مر معلوم ہوا کہ کافر کے حق میں بغیر کی بھی دعا کچھ فائدہ
 نہیں کرتی

۵۲۲
 فَاَنْزَلْنَا اِنِّي قَدْ وَجَّهْتُ لِي اَرْضُ نَدَاتٍ تَحِلُّ لَكَ اَرَأَيْتَ اَلَا يَتُوبُ فَهَلْ اَنْتَ
 مُبْلَغٌ عَنِّي فَوَيْلٌ لَّكَ عَنِ اللَّهِ اَنْ يَنْفَعَهُ حُرَاكُ وَبَايَحْرُكُ فَيُحْمَرُّ قَالَهُ لَهُ عَمْدًا نَصْرًا
 اِلَى اَهْلِهِ مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے میرے جواب میں
 کہو دون والی زمین نمودار ہوئی اسی نے اوس میں زمین میں ہم جا کر رہیں گے سوا

مدینہ کے ویسے کوئی اور زمین میرے کمان میں نہیں آتی سو تو کیا میری طرف سے
اپنی قوم کو پیغام پہنچا دے گا کہ ویسے ایمان لاوین شاید خدا اونکو تیرے سبب
فائدہ پہنچا دے اور تجھکو اونین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابو ذر سے
فرمائی جب ویسے اپنے گھر کو پہلے تھے ابو ذر کی قوم کا نام غفار ہی
اونکا ملک مکہ مدینہ کے درمیان ہی جب ابو ذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی
تب حضرت پاس مکہ میں آئے اور ایمان لائے جب گھر جائے کا ارادہ کیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور پہنی برادریکو
خدا کا حکم سنا دے

۵۲۵
خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي كُنْتُ أَمْرْتُكُمْ أَنْ تَحْرِقُوا فَلَانًا وَفَلَانًا وَإِنَّ النَّارَ
لَا يَعْذِبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَأَقْتُلُوهُمَا قَالَ الصَّغَانِيُّ
مَوْلَيْ هَذَا الْكِتَابِ أَجَدُ الرَّجُلَيْنِ هَبَّارُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْآخَرُ

بخاری میں ابو ہریرہ رضیہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں تمکو حکم کیا
تھا کہ فلا نے فلا نے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوائے
خدا کے کسیکو نچا ہیے سو تم اگر اون دونوں کو پانا تو قتل کرنا کہا صغانی اس
کتاب کے بنانے والے نے کہ اون دونوں آدمیوں سے ایک تو ہببار
بن اسود بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد القیس تھا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہی لیکن بیماری میں
داغنا جب کوئی اور علاج نہ ہو سکے تو ناجاری سے درست ہی

۵۲۶
مَرْجَا بَرَّاتِي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقِّ مُسْلِمٍ مِنْ جَابِرِ رَضِيَ رَوَايَتُ هِيَ كَحَضْرِيْ فَرَمَا يَا كَمِينَ
گواہ نہیں ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ کو براہ رہے کہ سینے

اسنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت نے فرمایا تیرا ایک سوا بے کوئی اور بیٹا بھی
 اسی اور سننے کہا کہ مان بھی حضرت نے فرمایا تو سبے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہے
 اوسنے کہا نہیں حضرت نے فرمایا جا میں ناحق پرکواہ نہیں ہوتا اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے

۵۷۷ **وَعَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ ابْنَةُ لَاقَتَا كَرَّمَ اللَّهُ وَاحْتَبَا كَرَّمَ لَهُ وَيُزَوِّجُ**
وَأَعْلَمُكَ فَخَرَّ لِحَدِّهِ بِخَارِی اور سلم بن عمرو بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہ
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررین تم سے زیادہ پرہیزگار ہوں خدا کا
 اور بڑا ڈرینے والا اوس جیسے اور ایک روایت یوں ہی اور خدا کے حکمون کو تم سے
 زیادہ جانتا ہوں **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے
 حضرت سے پوچھا کہ جھکو غسل کی حاجت ہوتی اور نماز کا وقت آجاتا ہی اور اس طرح
 روزہ کا حال ہی حضرت نے فرمایا کہ جھکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اوسنے کہا کہ میں اور
 آپ برابر نہیں یا رسول اللہ خدا نے لکھ لکھے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تھے حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی ہی لیکن میں تم سے زیادہ
 زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں عبادت میں مجھ سے زیادتی کا ارادہ نہ کرو * **شعر**
 بورع و تقی کو شہ صدق و صفا * **و** لیکن مفسر ابے بر مصطفیٰ
 اور اعلیٰ کلمہ بخند و دہ کی روایت سلم بن نہیں امام مالک کی مؤلف میں ہے
 ۵۷۸ **وَأَنَّ ابْنَةَ لَاقَتَا كَرَّمَ لَهُ وَابْنَةُ لَاقَتَا كَرَّمَ لَهُ**
فَأَسْمَعُ بَعْكَ أَلْقَبِي فَأَسْتَوِرُ فِي صَلَواتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةٍ وَخَبَرٍ
 اوسنے کہا کہ میں نے ابھی کہہ دیا ہے کہ خدا نے لکھ لکھے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تھے
 فرمایا کہ البتہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ البتہ نماز پڑھوں پھر
 سننا ہوں لڑنیک کے کاروانا تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں اوس سبب سے

کہ میں جانتا ہوں اوسکے مان کی شدت رنج اور قلق کو اوسکے روینے کے سبب سے
حضرت کے وقت میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور عورت کو محبت
اولاد کی بہت ہوتی ہی اونکار و ناان پر نہایت شاق ہی تو اس واسطے حضرت نماز کو
ہلکا کر دیتے تھے کہ مباح عورتیں طول نماز سے اپنے لڑکوں کا رونا سن کر مقرر
ہو کے کہیں نماز نہ توڑ دیوں یا جماعت کا آنا پھوڑیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام
پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہی نہ ہے اور لڑکے اور بیمار دن کا ضرر در خیال رکھے
اسی لہٰذا نماز نہ پڑھیے کہ اونکو تکلیف ہو

۵۲۹

مَرَّ ابْنُ مَسْعُودٍ اِتَى لَا عَرَفَ اَسْمَاءَ لَهْمُ وَاَسْمَاءُ اَبَا نَهْمُ وَالْوَانُ حُمُو لَهُمْ هُمْ خَيْرُ
قَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ قَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ
بَعَثَ عَشْرَةَ قَوَارِسَ يُبْعَثُونَ طَلِيعَةً بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِينِيَّةَ حِينَ يُقَالُ إِنَّ الدَّجَالَ
قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِئِهِمْ مُسْلِمٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَوَى عَنْهُ رَوَايَتٌ هِيَ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ
كُهَيْلٍ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
جَانَتَا هُوْنُ وَبِئْسَ زَمِيْنٌ بِرَبِّهِمَا سَوَارِ هُوْنُ هُوْنُ اَوْ سَ وَنَ يَارِ مِيْنَ پَرَاوَسَدَن دَبَّ بَهْرَزَن
سَوَارِ وَنَ بِيْ هُنْ مُرَادَانِ سَوَارِ وَنَ يَسَ وَبِ سَوَارِ هِنْ جَوْلَا وَبِ كِيْ دَا بِيْ
نَبِيْجَ جَاوِيْنَ كِيْ قُسْطَنْطِينِيَّةَ كِيْ فَتْحَ هُوِيْنِيْ كِيْ بَعْدَ جَبَاوَنُكُوْ خَبْرَ هُوْگِيْ كِيْ دَجَالِ وَنِيْ
تَبِيْجِيْ لَرَبِّ كِيْ بَالُوْنَ پَرَا پَرَا فِ مَصَابِيْجَ وَغِيْرَه مِيْنَ رَوَايَتِ هِيَ كِيْ اِيْكَبَارُ كُوْبِيْ مِيْنَ سَمَخَ
آئِدَ هِيَ آئِيْ كِيْسِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سِيْ كِيْ كَا كِيْ قِيَامَتِ آئِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سِيْ كِيْ كَا كِيْ
قِيَامَتِ اَوْ سَوَفَ اَوِيْ كِيْ كِيْ جَبْ لُو كُوْنَ مِيْنَ بِهْتِ مَالِ بِيْ كَا اَوَاوَنُكُوْ كِيْ خُشِيْ نَهُوْ كِيْ اَوَاوَنُ
نَقْصَ هِيَ هِيَ كِيْ كَا فَرُوْنَ كَا شَكْرِيْ عِنْفَرُ نِيْگِيْوْنَ كَا شَمَامِ كِيْ مَلِكِ مِيْنَ جَمْعِ هُوْگَا اَوَاوَنُكُوْ
بِيْ شَكْرِ دِيَانِ جَمْعِ هُوْگَا يَعْنِيْ قِيَامَتِ كِيْ قَرِيْبَ پَهْرِ شَمَامِ تَكْ لَرَايِ هُوْگِيْ كُوْ يَ غَالِبِ
نَهُوْگَا اِسی طَرَحِ مِيْنَ وَنَ لَرَايِ هُوْگِيْ لُوْگِ بِهْتِ مَارِ بِيْ جَاوِيْنَ كِيْ جَوْتَحِيْ وَنَ سِلْمَانِ بِهْتِ

مرجاء بن سُمَيَّةَ اِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْرَ اِمْلَكَةٍ كَانَ يُسَلِّوْهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي
لَأَعْرِفُهُ الْاَنَ مُسْلِمٌ مِّنْ جَابِرٍ رَّسِيٍّ رَوَايَتُ هِيَ كَهَضْرَتِ بِنِ فَرَمَا يَكَمِنْ مَقْرَبِي مِّنْ اَوْسِ
بَتَرِكُو بِهَاجِنَا هُونِ جُو بِخَيْرِ هُوَ بِنِ سَبِيْلِي جَهْلُو سَلَامُ كَرْتَا تَحَا اَوْرَمِيْشِكُ اَسْبَجِي اَوْسَكُو مِّنْ
بِهَاجِنَا هُونِ فِ عُلِّيَّ رَضِيَّ سِي رَوَايَتُ هِيَ كَمِنْ حَضْرَتِ كِي سَا تَهْ سَبِيْلِي مِّنْ
كُسِي طَرَفِ كِيَا سُو جُو بِتَهْر اَوْر دَرِخْتِ رَا هِ مِّنْ مَلَا تَحَا وَهْ حَضْرَتِ كُو السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هُوَلِ اَللّٰهُ كَبْرَا تَحَا

۵۳۲

وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ اِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَعَيْزُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً
اَنْ يَكْتُبَ فِي النَّارِ عَلَيَّ وَجْهَهُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں بعض آدمی کو دیتا ہوں اور میرے نزدیک اس کے سوا
اور شخص بہت پیارا ہوتا ہے اس سے دے دیتا ہوں کہ کہیں وہ دوزخ میں اوندھا نہ ڈالا
جائے۔ **ف** یعنی اگر اس کو میں نہ دوں تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اس
وے لوگ ہیں جو نو مسلم تھے اور ایمان ان کے دلوں میں خوب نہیں رہا تھا۔

۵۳۳

وَسَلِيمَانُ بْنُ أَصْحَدٍ اِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَ لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ
اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم میں سلیمان بن
صُرْدِيسَ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں وہ بات جانتا ہوں کہ اگر اس کو وہ
ادس کا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں
شیطان مردود ہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ **ف** دو شخص آپس میں لڑتے رہے
ادب میں سے ایک کا چہرہ غصہ کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھل گین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہے
پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہے

۵۳۴

وَبْنُ مَسْعُودٍ اِنِّي لَأَعْلَمُ اَخْرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَاَخْرَ اَهْلَ الْجَنَّةِ
دُخُولًا الْجَنَّةِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اَللّٰهُ اَذْهَبْ فَاَدْخُلِ الْجَنَّةَ

فَمَا يَسْأَلُ فَيُجِبُّهُ إِلَهِهَا مَلَأْنِي فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَحَدَّثَهَا مَلَأْنِي فَيَقُولُ اللَّهُ
لَهَا أَذْهَبَ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَمَا يَسْأَلُ فَيُجِبُّهُ إِلَهِهَا مَلَأْنِي فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ
وَحَدَّثَهَا مَلَأْنِي فَيَقُولُ اللَّهُ لَهَا أَذْهَبَ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّرِّ
وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوَّلَ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ السَّخَرِيُّ وَأَصْحَابُ
بَنِي وَانْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَلَقْنَاهُ رَأَيْتُ سَعْدَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
صَحَّحَكَ حَتَّى بَدَأَتْ تَوَاجِدُهُ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مِثْلَ
بِخَارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ
كَدَمِزْجٍ وَالْوَلَدُ بِسَبْعِينَ سَبْعِينَ دَرَجَةً سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ
بَعْدَ بَهْتِ مَن جَاوِيكَ إِيَّاهُ دَرَجَةً سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ
بَعْدَ بَهْتِ مَن جَاوِيكَ إِيَّاهُ دَرَجَةً سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ سَبْعِينَ
مِنْ أَوَّلِكَ أَوَّلِكَ خِيَالِ مَن إِيَّاهُ أَوَّلِكَ بَهْتِ بِالْكَفْلِ بَهْرِي هِيَ بَعْدَ نَكْبِ الْوَسْمِ جَهَنَّمَ
نَهْنِ سَوِيحْرٍ أَوَّلِكَ بَهْرٍ كَيْسَ يَدَبِ مَن تَوَادَّ سَوِيحْرٍ أَوَّلِكَ بَهْرٍ كَيْسَ يَدَبِ مَن تَوَادَّ سَوِيحْرٍ
بَهْتِ مَن بَهْرٍ بَهْرٍ بَهْرٍ مَن أَوَّلِكَ تَوَادَّ سَوِيحْرٍ مَن بَهْرٍ مَن بَهْرٍ مَن بَهْرٍ مَن بَهْرٍ مَن بَهْرٍ
بَهْرٍ كَيْسَ يَدَبِ مَن تَوَادَّ سَوِيحْرٍ أَوَّلِكَ بَهْرٍ كَيْسَ يَدَبِ مَن تَوَادَّ سَوِيحْرٍ
سَوَالِ تِيرِ لَبِ تَوَدَّ نِيَابَرٍ جَهَنَّمَ هِيَ أَوَّلِكَ دَسْ كُنْ دُنْيَا كِي يَابُونِ تَوَادَّ مَقَرِّ تِيرِ
دُنْيَا كِي دَسْ كُنْ جَهَنَّمَ مَوْجِدِ سَوِيحْرٍ أَوَّلِكَ بَهْرٍ كَيْسَ يَدَبِ مَن تَوَادَّ سَوِيحْرٍ
هَنْتَاهِي بَادِشَاهٍ هُوَ كَرَّهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ كِي رَاوِي سَبْعِينَ
الْبَتِ مَن دَكْبَاهُ حَضْرَتُ كُو كِي حَدِيثُ فَرَاكَرِ مَن سَبْعِينَ لَكِي يَهَانُ تَكْ كِي أَنْدَرِ كِي
دَانَتْ حَضْرَتُ كِي كَلَّ كِي حَضْرَتُ كِي زَمَانِ مَن يَهَالُ تَحَا كُو كِي كَسَبِ
كِي شَخْصٍ رَسَبِ مَن أَوَّلِكَ بَهْتِ هِيَ بَعْدَ نَكْبِ الْوَسْمِ كِي رَسَبِ هِيَ كِي اسْ جَهَانِ
دَسْ كُنْ أَوَّلِكَ مَكَانِ هُوَ كُو تَوَدَّ حَرْبِ وَالْوَلَدُ كِي مَكَانِ خُذَا جَابِ كِي كَسَبِ

اور کیسے ہون گے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگر چہ گناہوں کے سبب دوزخ میں پڑیگا لیکن آخر کو اسکو نجات ہوگی اور بہشت میں لگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت سببِ حد و سببِ حساب ہی آدمی کے خیال میں نہیں آسکتی

۵۳۵

و عائشہؓ اِیَّیْ لَا عَلَمَ اِذَا کُنْتُ عِنِّیْ رَاضِیَةً رَاَدَا کُنْتُ عِنِّیْ غَضَبِیْ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَیْنُ یَعْرِفُ ذَٰلِکَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا کُنْتُ عِنِّیْ رَاضِیَةً فَاِنَّکَ تَقُولِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا کُنْتُ غَضَبِیْ قُلْتُ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِیْمَ قُلْتُ اَجَلَ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اَسْمَکَ بَخَارِیْ اَوْ مُسْلِمٍ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَہؓ یہ روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ میں البتہ جانتا ہوں جب تو مجھے راضی ہوتی ہے اور جب تو مجھے ناخوش ہوتی ہے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ میں نے کہا کہ بھلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھے راضی ہوتی ہے تو باتِ حیت میں بون قسم کھاتی ہے کہ میں قسم کھاتی ہوں محمدؐ کے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ میں قسم کھاتی ہوں ابراہیمؑ کے رب کی میں نے کہا کہ ہاں سچ ہی میں ناخوشی میں آپکا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہوں یعنی دل سے نہیں چھوڑتی **ف** مراد دنیاوی ناخوشی ہے گھر بار کے معاملات میں معاذ اللہ دینی ناخوشی نہیں جو ایمان میں خلل ڈالے سو تو ان کے سبب سے کہی رنج آتا تھا سو تو ان کی غیرت یعنی جھل اور جلن عورتوں میں پیدا ہوتی ہے شریعہ میں اسپر پکڑ نہیں تو ایسے ایک میان بی بی کے راز نیاز میں کسی کو کیا دخل ہی خصوصاً وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو

۵۳۶

و عائشہؓ اِیَّیْ لَا فَعَلَ ذَٰلِکَ اَبَا وَهْدٍ وَ کَثُرَ تَغَشُّیْلُ مُسْلِمٍ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَہؓ یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں اور یہ یعنی عائشہؓ ایسا کرتا ہوں پھر ہم نہایت زین **ف** کہنے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کریں اور انزال نہ ہو تو غسل واجب ہے یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہے

صحبت سے انزال ہوا یا نہ ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسکریاں بیچ جائز ہیں
 * شعر * در طلب کردن حقیقت کار * * از خدا شرم دار و شرم مدار *
و أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ لَمْ تَقْلِبْ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدِ التَّمْرَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي
 أَوْ فِي يَدِي فَأَتْرَقُهَا لَأَكَلُهَا لَمْ أَحْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأَلْقَيْهَا بِخَارِي أَوْ بِلِ
 مَنِ ابْنِ بَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ شَيْءٌ رَوَيْتَ هِيَ كَهَفَرْتِ لِي فَرَمَا يَا كَالْبَتِّ مَنِ ابْنِ بَرٍّ كَهَفَرْتِ لِي
 بَلَّ جَانِبِي تَوَكُّبُ كَوْنِي بِحُجُوبِي يَا ابْنِ بَرٍّ كَهَفَرْتِ لِي بَلَّ جَانِبِي تَوَكُّبُ كَوْنِي بِحُجُوبِي
 لَيْتَا هُنَّ كَهَاؤُنْ يَهْرُتَا هُنَّ كَهَمِينَ زَكَاةً كِي نَهْوُ تَوَادُّكَ كِي مَعْنِيكَ دِيَا هُنَّ
و زَكَاةً كَالْمَالِ حَضَرَتْ بِرَبِّكَ سَبْعِي هَاشِمٍ بِحَرَامٍ تَهَامٍ حَنْدِ يَقِينِي ثَابِتٍ
 نَهْتَحَاكَ وَهَ كَهْوُ زَكَاةً كِي هِيَ لَيْكِنْ احْتِطَا بِسَبْعِي حَضَرَتْ أَوْ سَكُنَتْ كَهَاتِي تَحْتِي
 معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری شبہ والی چیز جوڑ سے کا نام ہے
ح أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ لَمْ تَقْلِبْ رَأْسَهُ بَعْدَ التَّمْرِ فَإِذَا مَوْسَى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ
 بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مقرر پہلے سر
 اٹھاؤں گا دوسرے بار سور پہونگے کے بعد پھر کیا کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کو لٹے
ہیں قیامت میں سور دو بار ہونکا جاوے گا پہلی بار میں سب لوگ مر جائیں گے
 دوسری بار میں سب زندہ ہوں گے تو پہلے حضرت ہوش میں آدیں گے اور حضرت
 موسیٰ کو عرش میں لٹا پاویں گے بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ ایک یہودی اور
 مسلمان میں لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم ہے
 بہتر یہودی نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان ہے یہودی کو ملا جو مارا
 حضرت پاس اسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ چمکو موسیٰ سے افضل نہ ہو بعد اسکے
 یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند میں سب پیغمبروں سے افضل ہوں لیکن ہر بات میں نہیں
 چنانچہ میں قیامت میں پہلے اؤ ہوں گا اور موسیٰ کو ہوشیار پاؤں گا انہیں معلوم

۵۳۹ کوئی پہنچ ہو کر مجھے پہلے ہوشیار ہو گئے یا اون کے حور کی پہنچی یہاں مجھ سے ہو گئی
 ۱۰ خَصَّةُ اِيْمَانِي لَبَنَاتٌ رَاسِي وَفَلَدٌ هَذِي نَالَا اِحْلَاحًا لِحُجْرَتِي
 بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے سر پر بالون کو گڑھا
 سے چکنا چکی اور اپنے قرباتی کے اونٹ کی گردن میں بٹا دیا وہی سومین احرام کو نہ توڑا
 جبکہ کہ قربانی کو دگاف حجۃ الوداع میں لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے اردن سے
 فرمایا کہ غرہ کے احرام توڑیں حضرت احرام کیوں نہیں توڑا تب حضرت یہ حدیث فرمائی یہی ہے قربانی
 ہماری ساتھ تھی اور قربانی والا مجھ پر بدن قربانی کے کہو نہ کہ صلا ہو اور قربانی کرنا ذبح کی دسویں تاریخ
 سے پہلے جائز نہیں اس واسطے میں احرام کو نہیں توڑ سکتا احرام میں سر پر کے بالوں کو گوندیے
 اس واسطے حضرت نے چکنا چک بال گرد غبار سے خراب نہیں

۵۴۰ ۱۰ مَا بَعَثَ خَلْقًا لَيْسَ كَهَيْئَةِ نَارِي اَظْلَ اطْعَمُوا سَنَةً بخاری اور مسلم
 ابن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررین منہاری طرح نہیں ہو
 جھکو دن میں کھانا پینا ملتا ہی یعنی جس طرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی
 ہی جھکو بدن اسکے طاقت دیتا ہی یا سچ ج کھانا خدا حضرت کو کھانا ہوتا
 حضرت نے اصحاب کو بیٹے کے روزیہ سے منع کیا یعنی دور و دراز یا زیادہ برابر دور
 رکھنا اور رات کو ہی کھانا کسی کو درست نہیں اصحاب نے پوچھا کہ آپ جو بیٹے کا روزہ
 رکھتے ہیں اسکا کیا سبب ہے تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جھکو اپنی طرح سمجھو
 جھکو درست ہے نہ کو درست نہیں

۵۴۱ ۱۰ اَبُو سَعِيدٍ اِيْمَانِي كَرَامَةٌ اَنْفُسُ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا اَشْيَ بَطُولُهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
 جھکو اسکا حکم نہیں ہوتا ہے کہ ملن لوگوں کے دلوں میں سوراخ کروں اور نہ اسکا حکم ہے
 کہ اوس کے پیوں کو حیرن میں جھکو ظاہر کا حکم ہے دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا میرا کام

نہیں اسکا قصہ ہو چکا ہے کہ حضرت کچھ مال بائیں تھے جو انجو نصیرہ خازمی سینے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا یا حضرت حکم ہو تو میں اسکی گردن کاٹوں حضرت نے فرمایا انا کہ یہ غازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ غازی پر بیٹھے ہیں اور ان کے دل میں کچھ ہے اور زبان میں کچھ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کرے گا ہر کوئی ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ غازی پر پناہ ہے اور لوگوں کے دل کا حال دریافت کرنا ضرور نہیں

۵۲۲ ہر ابوہریرہؓ کہ لَعْنَةُ الْاَنْبِيَاءِ لَعْنَةُ الْاَنْبِيَاءِ لَعْنَةُ رَحْمَةِ سَلَمِ بْنِ ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ چھکو خدا نے اسواسطے نہیں بھیجا کہ میں لوگوں کو لعنت اور بد دعا کیا کروں میں تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہوں **ف** جب کافروں نے بہت تکلیفیں دیں تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت ان کے واسطے بد دعا کیجئے کہ یہ غارت ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی مسلمانوں کی تو دین دنیا دونوں حضرت کے سبب سے درست ہوئی اور کافروں کو ہر جہند آخرت میں عذاب ہی لیکن دنیا میں اب عذاب نہیں کہ تمام مہر جہانوں اگلی

استون پر جو عذاب ہوا تھا تو بے ہوا تھا

۵۲۳ **ف** اَلنَّاسُ يَنْتَظِرُونَ لَعْنَةَ الْاَنْبِيَاءِ لَعْنَةُ الْاَنْبِيَاءِ لَعْنَةُ رَحْمَةِ سَلَمِ بْنِ ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں ریشمی کرتہ تیریے پاس اسواسطے نہیں بھیجا کہ نوا و سکو پہننے تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ نوا و سکو بیچ کر اوسکی قیمت سے فائدہ پاؤں **ف** حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروقؓ کو بھیجا عمر فاروقؓ نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہیں چھکو کیوں بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہنا حرام ہی بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا و دونوں حرام ہی

۱۰ **فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ إِلَى السَّاعِدِيِّ أَيْ مَسْرُوعٍ مَنِ سَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَسْرِغْ مَعِيَ**
وَمَنْ سَاءَ فَلْيَمُتْ فَإِنَّهُ عِنْدَ مُصَرِّفِهِ مِنْ بَنَاتِ بَخَارِیْ أَوْ سَلَمِیْنِ أَوْ حُمَیْ
سَاعِدِیْ رَضِیَهِ رَوَايَتُ هِیَ کہ حضرت نے فرمایا جنک بنو کہ سے پہلے کہ مقرر میں
 جلد جائے والا ہوں یعنی میرے کو جو تم کو کون میں چاہیے سو میرے ساتھ جلد جائے اور جو
 چاہیے سو ٹھہراؤ یہ یعنی پیچھے رہے اور یہ

خ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ما اُمن یھود علی کتابی قالہ لہ لما امرہ ان یتعلم
کتاب الیھود بخاری بن زید بن ثابت رضی عنہ روایہ ہی کہ حضرت فرمایا البتہ مجھ کو
اپنے خط لکھانے پڑھانے میں یہودیوں پر اعتماد نہیں یہ حضرت نے زید بن ثابت رضی
فرمایا جب اس نے حکم کیا کہ یہودیوں سے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لیں **ف** مدینہ کی گرد
فوم ہو دی بہت رہتے تھے حضرت اور اپنے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیوں کو
بلا کر لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہیں یہ لوگ عداوت کے سبب خط لکھنے
پڑھنے میں تفاوت نہ کر دیں تب زید بن ثابت رضی عنہ سے فرمایا کہ تم اس خط لکھنا چھوڑ
سیکھ لو انہوں نے پندرہ روز میں سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیوں کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست
ہی بشرطی کہ اس میں کچھ دین کا فائدہ ہو

فصل میں دیکھ شین بن چکے سر کے رائے

مر السَّيِّدُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّقَاشُ إِذَا قَدْ بَاقَ نَكَالَهُ فَأَرْجِعْ قَالَ لَوْ جُلَّ مُحَمَّدٌ وَمِنْ وَفَدِ
ثَقِيفٍ مُسْلِمٍ بِنِ شَرِيدٍ بِنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ رَوَايَتُ هِيَ كَهْ حَضَرَ فِي فَرَمَايَا كَهْ مَنِّي بِعَرَبِيَّةٍ مَانِي عِنْفِ
بِزِ اسْلَامَانِ هُوَا قَبُولِ كِيَا تَوَا سَپَنِي كَهْر كُو پَلُٹ جَا يَهْ حَضَرَ فِي ثَقِيفِ كِي تَوَم كِي كُو طَرِ هِي كُو فَرَمَا يَا
ثَقِيفِ كَا تَوَم سِلْمَانِ هُو سَپَنِي كُو حَضَرَ پَاسِ آيَا اَدْنِيَانِ اِيَكِ كُو طَرِ هِي تَحَا

حضرت نے اسکو اپنے پاس نہ بلایا بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرت نے
اسواسطے اسکو نہ بلایا کہ کہیں اسکو لوگ حقیر جانیں تو اسکو رنج ہوا اور یہ جو بعض لوگ سمجھتے
ہیں کہ یہ بیماری لگ جاتی ہی اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور
حدیث میں ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے کوڑہی آپسے ساتھ کہلا یا ہی اور اگر کسیکو
نفرت آویسے اور وہ اسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہی اسکا حکم بھی اور

حدیث میں ثابت ہی

وَالْمَسْئُورُ بْنُ مَحْمُومَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكْوَانِ لَا تَذَرِي مَنْ آذَنَ فِيكَ ذَلِكَ

۵۴۷

میں کہ یہ آذَن فَا تَرْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ اللَّيْلُ اَعْرَ مَا تَكْمُ اَجْرُكُمْ بِنَارِی اور مسلم میں مَرْوَانَ
مَحْمُومَةَ اور مَرْوَانَ بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہیں جانے کہ تم لوگوں میں
کس نے اجازت دی ہے اور کہنے نہیں دی سو تم بٹ جاؤ تاکہ تمہاریے جو دہری تمہارا حال
ہم سے ظاہر کریں **ف** بعد فتح مکہ کے جنگ حنین میں قوم ہوازن کی جو رولڑی کے
پکڑے اور اسکا مال قابو میں آیا حضرت نے قیدی اور مال اسکا اصحاب میں تقسیم کر دیا
بعد اویسکے اس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت نے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہلکو ہر دیکھئے
حضرت نے فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دو ہزن چیزیں تمکو ملین
گی اس قوم نے قیدیوں کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ تمہاریے
بھائیوں نے اسلام قبول کیا ہے مجھکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اسنے قیدیوں کو تم ہیرو جو
خوشی سے دینا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اسکو ہم کہیں سے جو
قیدی پاؤں گے تو اسکا بدلہ دیں گے اصحاب نے کہا کہ ہم سب ارضی ہیں ہمارے حصے آپ
خوشی سے انکو دیکھئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہلکو ہر ایک شخص کی مفصل
نہیں معلوم جب تک کہ تمہاریے واقف اور جو دہری اسے سب لوگوں کا حال اظہار
نکریں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہوں تو انکے قیدی

اور مال پہرنا واجب نہیں حضرتؑ اونکو احسان کی راہ سے دیا

۵۴۸

مرعائشہ انکالا تشیعین ویروای لکن لستعین بمسیرک مسلمین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ ہم مدد نہیں چاہتے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد مانگیں گے **ف** حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ میں تمہاری مدد کو آیا ہوں حضرت نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہے اس نے کہا کہ نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافروں سے مدد نہ چاہیے شاید کہ دعا کریں

۵۴۹

ف السؤد بن حزمہ و مروان بن الحکم انما لخری لبقنا ل احد ولکننا یحسنا معمرین وان قریشا قد نفکتم الحرب و اخرت یهم فان شاورا ما دتہم مددہ و یخلوا بیتی و بین البیت فان اظہر فان شاورا ان یدخلوا فیما دخل فیہ الناس فقلوا واکفدجوا وانہم ابوا فواللذی نفسی بیدہ لا قاتلہم علی امری هذا حتی تنفرد سالیفتی اولینفدت اللہ امرہ بخاری اور مسلم میں مشور بن حزمہ و مروان بن الحکم سے روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑیں گے نہیں آئیے لیکن ہم نو عمر و کم سن لوگ ہیں اور مقرر قریش کو لڑائی سے مست کرا دالا اور اونکو ضرر پہنچایا ہے تو اگر وہ صلح چاہیں تو میں انکے لیے کچھ مدت مقرر کروں اور ہمو کو وہ کعبہ جاتے سے نروں لیکن بھر صلح کی مدت میں اور کافروں پر اگر میں غالب ہو جاؤں تو اگر قریش داخل ہو چاہیں جس میں لوگ داخل ہوئے ہیں یعنی مسلمان ہو چاہیں تو مسلمان ہوں اور اگر مسلمان ہو نیکا ارادہ نہ ہو تو صلح کی مدت میں انہوں نے آرام ہی پائی اور اگر قریش یہ بھی نہ مانیں گے تو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ لڑا کروں گا اور ان سے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہاں تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے **ف** چوتھے سال ہجری کے حضرت مدینہ سے

مکہ کو چلے عمرہ کرے کہ جب مکہ کے پاس اوس منزل کو پہنچے جسکا حد یہ ہے نام ہی لگا کر کہنے
مبتدئ بن زور کا کو بھیجا پیغام یہ کہ ہم تمکو مکہ میں بخائیے دیوین کی تم سے لڑیں گے کہ تب حضرت
یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کے پھر آئے دوسرے
سال عرب کے قضا کو تشریف لے گئے

۵۰۰ **ف** الصَّعْبُ بْنُ جُثَامَةَ أَنَا لَمْ نَرَهُ عَلَىٰ إِلَّا أَنَا حَرَّمَ قَالَهُ بَخَارِي وَ
مُسْلِمٌ صَعْبُ بْنُ جُثَامَةَ رَوَىٰ عَنْهُ رَوَايَتُ هِيَ أَنَّ هُوَ قَالَ لَمْ نَرَهُ خَرَجَ مِنْ
بَيْتِهِ مَكَّةَ مَعَ أَهْلِهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ حَرَامٍ بَعْدَ عَمْرٍاءَ
أَحْرَامَ بَعْدَ عَمْرٍاءَ جَاءَتْهُ صَعْبُ بْنُ جُثَامَةَ سَأَلَهُ لَوْ خَرَجَ كَمَا خَرَجَ أَوْ كَمَا
زَنَدَ هُوَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ
وَأَنَّهُ لَوْ خَرَجَ كَمَا خَرَجَ لَمْ يَزَلْ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ
دُرِّسَتْ هِيَ بِشَرَطٍ أَنَّ شُكْرًا كَوَاشِفًا رَوَىٰ عَنْهُ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے عرب پرانے ہی
صرا ابوہریرہؓ رَوَىٰ أَنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ قَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنُ
عَمْرَةً إِلَّا خَيْرًا مُسْلِمٌ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَىٰ عَنْهُ رَوَايَتُ هِيَ أَنَّ هُوَ قَالَ لَمْ نَرَهُ خَرَجَ مِنْ
بَيْتِهِ مَكَّةَ مَعَ أَهْلِهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ حَرَامٍ بَعْدَ عَمْرٍاءَ
أَحْرَامَ بَعْدَ عَمْرٍاءَ جَاءَتْهُ صَعْبُ بْنُ جُثَامَةَ سَأَلَهُ لَوْ خَرَجَ كَمَا خَرَجَ أَوْ كَمَا
زَنَدَ هُوَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ
وَأَنَّهُ لَوْ خَرَجَ كَمَا خَرَجَ لَمْ يَزَلْ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ حَرَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ
دُرِّسَتْ هِيَ بِشَرَطٍ أَنَّ شُكْرًا كَوَاشِفًا رَوَىٰ عَنْهُ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ

مَرَعَانِشَهُ اِنَّهُ خَلَقَ كُلَّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِي اٰدَمَ عَلٰی سَيِّئَيْنِ وَثَلَاثًا اِنَّهُ مَفْصَلٌ
 مِّنْ كَبَرِ اللّٰهِ وَحَدِّ اللّٰهِ وَهَلَلِ اللّٰهُ وَسَبَّحَ اللّٰهُ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهُ وَغَرَلَ حَجْرًا عَنْ
 طَرِيقِ النَّاسِ اَوْ سَوَّلَهُ اَوْ عَظَّمَا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بَعْرُوفٍ اَوْ نَهَى
 عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدِ ثَلَاثِ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثَاثَةَ الشَّلَاةُ فَاِنَّهُ يُمَسَّى وَيُزْوَى يَمْتَسِبُ
 يَوْمَئِذٍ وَقَدْ رَحَّحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ سَلَمٌ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ رَوَايَتِ هِيَ كَهَذَا
 فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہے سو جو شخص
 اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ
 کہے اور لوگوں کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دیا کانٹے کو یا پٹھن کو لوگوں کی راہ سے علیحدہ
 کر دیے۔ یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہنچے یا نیک بات سیکھ لے یا بُرے کام سے روک سکے۔
 ان تین سو ساٹھ جوڑ والی پڑیوں کی گنتی برابر تو وہ آدمی اوس دن شام کرے گا اس حال پر
 کہ وہ اپنے اپنی جان دور ڈالی ورنہ یہ اور ایک روایت میں بچاؤ ایشام کرے گا کہ چلیگا
 آیا ہے دو بیون روایت کا مطلب ایک ہی ہے **ف** یعنی آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں
 جسے اتنے بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اسے ننگ گذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ
 سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب کو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا۔
 مَرَعَانِشَهُ بَنِي شَرْحِ اِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ مِّنْ اَمْرَادٍ اَن يُعْرِقَ اَمْرٌ
 هَذِهِ الْاُمَّةُ وَهِيَ جَمْعٌ فَاصْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَمَا شَاءَ مَا كَانَ مُسْلِمٌ مِنْ عَرَبٍ بَنِي شَرْحِ رَضِيَ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات بیون ہے کہ غریب نامناسب کام ہوں گے یعنی فتنہ اور فساد
 ہون کے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمعی جہاں میں پہوٹ ڈالے تو مارو
 اور سکو تلوار سے کوئی کیون نہ ہو **ف** یعنی جب مسلمانوں نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا
 پھر جو کوئی اس سے باغی ہو تو اس کا قتل کرنا حلال ہے جماعت میں پہوٹ ڈالنا بڑا گناہ
 ہے اگر مسلمانوں میں پہوٹ نہ پڑتی تو کافر بھی غالب نہ ہوتی

تم ہے اگلے لوگ ہو چکے ہیں اور میں ٹھیک اچکل واسلے ہوتے تھے اور مقرر ہر سب
 اس امت میں اگر کوئی ویسا ہوتا تو عمر بن الخطاب ہی **ف** محدث اونکو کہتے ہیں جسکو
 خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اس کے اچکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی دلی کارہ
 محدث کے برابر نہیں اور جب حضرت سب مقرر ہوئے تو حضرت کی امت
 سب امتوں سے بڑھ کر افضل ہی تو جس صورت میں اگلی امتوں میں محدث ہوئے ہیں تو
 حضرت کی امت میں بھی ضرور ہوں گے اس حدیث سے عرفاء و فاضل کا ائمہ کمال ثابت ہوا
ف عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مَعْظَلٍ اِنَّهٗ لَا يُضَادُّهُ الْقَصْدُ وَلَا يَنْتَكِي بِهِ الْعَدُوُّ وَلَكِنَّهُ يَكْتَسِبُ
 الشَّيْءَ وَيَقْفَا الْعَيْنُ يَعْنِي الْحَدَّثَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن معقل سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہسکری مارے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہی نہ دشمن دشمن سے
 حر ہوتا ہی نہ راجح ہسکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی **ف** بعض لوگوں کی
 عادت ہوتی ہے کہ ہسکری اور کنکری انکو کھٹے اور اونکلی سے پھینکتے ہیں مگر حضرت نے
 اسکو منع کیا کہ بے فائدہ حیرت ہی بلکہ اس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہے
ف عَائِشَةُ اِنَّهٗ لَمْ يَقْضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَمُوتَ مَقْعَدًا مِنَ الْحِمَّةِ مَرَّحًا بخاری اور مسلم
 میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بات یوں ہی کہ کوئی نبی ہرگز نہیں
 مر تا جب تک کہ اپنا مکان بہشت میں نہیں دیکھ لیتا پھر مرے جسے میں اسکو اختیار
 دیا جاتا ہے **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت میں
 فرماتی تھیں جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال فریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت
 کا سر میرے ران پر چھایا پھر جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ الہی میں عمدہ فرشتوں کی
 رفاقت جانتا ہوں تو چھکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے موت اختیار کی
 پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا
 یہی تھا کہ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی یعنی الہی میں عمدہ فرشتوں کی رفاقت چاہتا ہوں

فَقَدْ قُوتُ
تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو اللَّهِ لَمْ يَكُنْ يَنْتَبِهِ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتُهُ عَلَى
خَيْرٍ مِمَّا يَعْلَمُهُمْ وَيُذَرُّهُمْ شَرًّا مِمَّا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنْ أَمَّتْكُمْ هَذِهِ جَبَلٌ عَافِيَتَانِي وَأَوْلِيَانِي
وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَكَوْثُورٌ شَرٌّ وَمَا وَجَّعْتُ فِتْنَةً فَيُرْتَقَى بَعْضُهَا بَعْضًا وَجِئْتُ
الْفِتْنَةَ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ يَسْكُتُ وَيَعْنِي الْغَنَّةَ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ مِنْ
أَحَبِّ أَنْ يُدْخِلَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَنَأَيَّهِ مَيِّتُهُ وَهُوَ يَوْمُومُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَلَيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ يَبِيعَ إِمَامًا مَا عَاطَا صَفَقَةً يَدُهُ وَتَمَرَةً قَلْبِهِ
فَلْيَطْعَمُهُ إِنْ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخِرُ بَارِعَةٍ فَاصْبِرْ وَأَعِيقِ الْآخِرَ بِخَارِي رَسْمِ بْنِ عَدَسٍ مَكْرُومٍ رَأْسِي
کہ حضرت سیلے فرمایا کہ بات تو یہی کہ کوئی سیلے مجھے پہلے ہوا اگر اسے ضرورت تھا کہ بتلا دیوے
اپنی امت کو جو اس کے واسطے بہتر جاسیے اور ڈرا دیوے اور لو اس سے جو اس کے حق میں
بڑا جاسیے اور مقرر اس تمہاری امت کی شہ رج میں عافیت خدا کی نزدیک ٹھہری جلی اور پھلی
امت کو بلا لگے گی اور وہ کام ہوں گے جنکو تم بڑا جانو سب کے اور ایک فساد و بگاڑ
تو بتلا حال کر دیکھا بعضا بعض کا یعنی پھلے فساد کے زور و ہلا فساد کا معلوم ہو گا اور
دوسرا اقتداء فساد آدھا تو کبھی ایمان دار کہ اس میں میری بربادی ہی بھروہ مشکل کھل جاوی گی
اور سیکے بعد تیسرا فساد ہو گا تو ایمان دار کبھی ہی میری موت ہی ہی میری موت ہی ہو جاوے گا
کہ آپ کو دور واسطے دوزخ سے اور بہشت میں جاوے تو چاہئے کہ اس کی موت اس
حالت میں آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایمان دار مکر اور جاسئے
کہ لو کون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اسے واسطے چاہتا ہی ہے جو چہرے سے واسطے
چاہتا ہی دیا ہی لو کون کے واسطے چاہئے اور جسے کسی امام سے بیعت کی ہو سو اسے
قول قرار پر ماتہ مارا ہو اور اس کے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہئے کہ اس کے نابعد ارکی
اگر اس کو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سر داری میں چہرہ آدا
تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اس واسطے جو امت میں فتنہ

اور فساد ہوئے واسے تھے اور انکی خبر دی پھر اویکے علاج تدا بیے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیوں کا قتل فرمایا

۵۶۰ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَنْ يَسْطُرَ أَحَدٌ تَوْبَةً حَتَّى أَقْضَى مَقَالَتِي ثُمَّ جَمَعَ إِلَيْهِ تَوْبَةُ إِسْلَامِي مَا أَقُولُ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پہلا ہے، ہنگامہ اپنا کثیرا جنگ کہ میں اپنی بات نام کر چکوں پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیویے تو یاد رکھیگا جو میں کہتا ہوں بعض میری حدیث کہی نہ ہو لیگا **ف** ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزاروں حدیثیں یاد تھیں لوگوں کو انکی یاد پر تعجب ہوا تب وہ لوگ نے لوگوں سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ میں مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سو اسی آپ سے پیٹ بکے اور مجھ کو کچھ فائدہ اور مہاجرین اصحاب بازار میں خرید و فروخت میں مشغول رہنے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کہینے میں مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کثیرا پہلا ہے جنگ کہ میں کلام کر چکوں تو وہ میری سنے حدیث کو کہی نہ ہو بلے چنانچہ بننے اپنا کثیرا پہلا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو سب نے اس کپڑے کو اپنے بدن میں لگا لیا پھر اس روز نے میں کوئی حدیث حضرت کی نہیں ہو لا

۵۶۱ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَمَّا بَلَغَ الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمْعُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَابِرُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ بَعُوضَةٍ أَفْرُوْهُوَ أَفَلَا يُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزَنًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یوں ہے کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت میں آویگا حد کے نزدیک اویکے چھڑ کے برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے بڑھ لو کہ خدا فرماتا کہ نہ اوٹھا دین کے ہم اوسنے واسطے ترازو **ف** یعنی اوسنے کچھ نیک کام نہیں جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور مٹا پادوں ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں

عَائِشَةُ إِنَّهُ لَيُنَبِّئُنِي عَلَيْهَا وَأَنَّهَا لَتَعْدُبُ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي يَهُودِيَّةً

۵۴۲

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبیؐ فرمایا کہ حال یہ ہے کہ لوگ اوس

یہودی عورت پر روتے ہیں اور اوسکی قبر میں اوسپر عذاب ہو رہا ہے ایک یہودی

عورت مر گئی تھی لوگ اوسکے روتے تھے حضرت اوسپر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی

مَرَأَتُ ابْنِ جَحْشٍ إِنَّهُ لَيْسَ يَدَّوَاءُ وَلَكِنَّهُ دَاعٍ يَعْنِي الْخَمْرَ مِمَّنْ دَاوِلَ ابْنُ جَحْشٍ

۵۴۳

روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ مقرر شراب تو ذوا نہیں ہے لیکن وہ تو خود روگ ہے

صاحب میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے اوسکو منع کیا

پھر اوسنے کہا کہ میں تو شراب کو دواسکے واسطے بناتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

یعنی شراب تو ذوا نہیں ہے بلکہ یہ تو خود روگ ہے کہ آدمی کی عقل کو کہو کہ جانور بنا دالمتی ہے اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا درست نہیں

مَرَأَتُ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ يَلِي عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنَّ شَيْئًا سَبَّغَتْ لَكَ وَإِنْ سَبَّغَتْ

۵۴۴

لَكَ سَبَّغَتْ لِلنِّسَاءِ مِمَّنْ سَلَمَةُ يَعْنِي رَوَايَةُ ابْنِ جَحْشٍ فَرَمَا يَكُ الْبَتَّةَ

خاوند کچھ تیری خوار ہے اور بے قدری نہیں اگر تو پاسے تو سات دن تیرے پاس رہوں اور

اگر تیرے پاس سات دن رہوں گا تو سات سات دن اور اپنی بی بیوں پاس بھی رہوں گا

حضرت نے آتم سلمہ سے نکاح کیا اور ایک

رات اوسکے پاس رہے صبح کو آتم سلمہ نے کھا کہ میں پہلے خاوند کے گھر میں

بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا جس نے

یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بقدر نہیں ہے لیکن خدا کا حکم ہوں ہے کہ اگر

میں تیرے پاس سات دن رہوں تو اور بی بیوں پاس بھی رہوں گا یعنی جسکے کئی بی بیان

ہوں وہ سبکی باری برابر رکھے نہیں تو گنہگار ہوگا

مَرَأَتُ الرُّمِّيِّ إِنَّهُ لَيُعَاكُ عَلَى قَلْبِي إِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ

۵۴۵

اگر مرنے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہے اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں۔ بعض عالموں نے یوں کہا ہے کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن ان کے سمجھانے بھائی کے اوس حالت میں کچھ فرق ہو جاتا تھا اس واسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اور دن کو اگرچہ ولی کامل ہوں زیادہ ضرور ہی استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا

۵۶۶

خ اُمِّ سَلَمَہُ اِنَّہٗ لَسَمِعَتْ عَلَیْکُمْ اَمْرًا فَعَرَفُوْنَ وَتُکْرُوْنَ مِنْ کَرَمَہٗ فَقَدَّ بَرِیْ وَہُنَّ اَلْکَرَفَقَدَّ سَلِیْمٌ وَاَلِکِنْ تَرَضَّوْا بَعْدَ نَجَارِیْ مِیْنِ حَضْرَتِ اُمِّ سَلَمَہُ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اور حاکم مفر کیے جا دیں گے پھر تم اونکو بعضے کام میں بھلا جانوں گے اور بعضے میں بُرا جانوں گے بعضے کام موافق شرع کے کریں گے اور بعضے مخالف شرع موجود ہیں جو اچانے گا اونکے بُرے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسے اونکی برائی مان لھکر بیان کریں وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہی جو اونکے خلاف شرع کاموں پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا۔ پورا قصہ یوں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم ان ظالم حاکموں کو مایہ ڈالیں یا کہ نامہ دین حضرت نے فرمایا کہ نار ناجب تک وہ نماز پڑھا کریں یعنی خلاف شرع کام میں حاکم کی اطاعت حرام ہی اور جب تک اداس سے صریح کفر ہو تو اس سے لڑنا بھی درست نہیں یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا دینے ہی اگر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا زید اور مروان کی اکثر اولاد

قصہ

۵۶۷

مَرْحُومُ اَبُوہُمْ خَدِیجٌ وَہُنَّ اَنْ لِّسَالُوْنِیْ یَا فُحْشٍ اَوْ یُحْشِلُوْنِیْ وَلَسْتُ بِاَحِلٍّ فَاَلَمْ حِیْنَ قَسَمْتُ قَسَمًا فَقَالَ عُمُیْہُمْ یَا مَرْسُوْلَ اللّٰہِ لَعَنَہُ ہُوَ لَا عَکَانَ اَحَقَّ بِہُمْ سَلَمٌ مِّنْ عُمَرَ فَاَرْدَقَ مِنْہُمْ رَایَتْ ہِیْ کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان نو مسلموں نے مجھ کو امتیاز

و یا انہیں کہ جسے بیٹ بڑی مسیح سوال کریں باجھکو بخیل مشہور کریں اگر بناوین اور میں تو بخیل
 نہیں یہ حدیث اور وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نو مسلموں کو دیا تھا تو عمر فاروق نے
 کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوارانہ سیکہ سوائی اور لوگ محتاج ایماندار سبھی خلاصہ مطلب
 حضرت کے جواب کا یہ ہی کہ اگر نو مسلم مال کو مانگے تو بھیکو بخیل مشہور کرے اس واسطے
 بیٹے اوکو دے اور محتاجوں کو نہ دے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجدہ حایل کو دیاجائی اور بیکے واسطے درست ہی

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن کے سب برابر آئے ہیں

وَعَالِيَةُ اَنْهَا اِنَّهُ اِنِّي بَكْرٌ قَالَ عِنْدَ اَنْتَصَارِ عَالِيَةَ مِنْ رَيْبَتِ رَيْبَتِ
 ۵۹۸
 حنیس بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عائشہ
 ابی بکر کی بیوی تھی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ کے حمایت کے وقت حضرت ریب
 کی گفتگو ہے بخاری میں روایت ہے کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن
 حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیویوں نے
 حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہہ دو کہ وہ حضرت جس کی بیوی
 پاس ہوں وہیں لوگ تحفہ بھیجا کریں عائشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ سے حضرت سے یہ کہا
 حضرت نے فرمایا کہ بھیکو عائشہ کے مقدعی میں رنج نہ دے سوائی عائشہ کے کسی بیوی پاس
 بھیکو وحی نہیں آئی ام سلمہ سے کہنا کہ یا رسول اللہ بیٹے آئے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی
 بیویوں نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس اوسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا اے ابی
 بکر تو کیا بچا ہے گی جسکو میں چاہتا ہوں حضرت فاطمہ سے کہا کہ البتہ میں اسکو ضرور چاہوں گی
 جسکو آپ چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تو عائشہ سے محبت نہ کہ پھر حضرت فاطمہ سے بھر جلی کہیں پھر
 بیویوں نے حضرت زینب کو جو حضرت کی بہن بھی تھی امی بی بھی نہیں حضرت پاس بھیجا
 سو حضرت زینب سے حضرت کے ساتھ اہل بیت سخت باتیں کہیں اور کہا کہ یا رسول اللہ ابی بی بی

عائشہ کے مقدمہ میں عدل اور انصاف چاہتی ہیں اور حضرت عائشہ نے اب تک کچھ جواب نہیں دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھیں کہ شاید حضرت کچھ جواب دیں جب حضرت عائشہ دیکھا کہ حضرت چپ ہیں تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب میں بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی دیسی نہیں جو دنگ کے جواب دہ ہی نہ کر سکے یعنی جیسا کہ اس کا باب دانا اور خوش تقریر ہی ویسی ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بی بیوں سے حضرت عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسے حضرت عائشہ کو برا کہا اور ان سے عداوت رکھی اسے بیشک حضرت کو بیچ دیا

۴۹ **ق** اِنَّ مَسْعُوْدًا لَّمَّا سَمِعَ كُوْنَ بَعْدِي اَثَرُهُ وَاَمْرٌ شَكِرَ وَفَرَّهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تَوَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَلَسَّا كُوْنَ اللَّهُ الَّذِي لَكُمْ بَخَارِی اور سلم بن عبد اللہ بن مسعود رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیوں سے کہ میرے بعد تم پر غر و نگو نقدیم ہوگی اور سب کام ہون گے جو تم کو سب معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہم کو آپ کیا حکم کر رہے ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اس کو ادا کیجنا اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** نے اگر حاکم تم پر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نہ کرنا کہ اس کی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تم کو خدا دیگا **ع** کہتے ہیں کہ ایسے زیادتی سلطنت مروانہ میں ہوئی

۵۰ **ق** رَدِّدُنَّ نَائِكَتٍ اِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَاِنَّهَا تَنْفِي الْحَبْثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَبْثَ الْفَصَادِ بخاری اور سلم بن زید بن ثابت رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ میل اور کپٹ والیکو اس طرح نکال دینا ہے جسے آگ چاندیکہ اسل نکال دینی ہے **ف** اب تک شخص مدینہ میں حضرت یاس آبا اور سلمان جو ابھر بیمار ہوا حضرت سے کہنے لگا کہ مہری بیعت تو دے دو حضرت نے فرمایا پھر اس سے کہا پھر غاماً آخر کو وہ مدینہ سے

جلایا کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

وَأُمُّ عَطِيَّةَ وَأَسْمَاءُ السُّنَيَّةُ إِتَّهَمَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا قَالَهُ جِبْنٌ بَعَثَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَ الْيَهُامَنِ الصَّدَقَةَ فَبَعَثَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا
بِشَيْءٍ فَنَجَّاهُ عَسْرَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ
مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ تُسَيِّبَهُ بَعَثَتْ الْيَهُامَنِ النِّسَاءَ الَّتِي بَعَثَتْ بِهَا إِلَيْهَا

۵۷۱

بخاری اور مسلم بن آدم عظیم شیعہ جنہا نسبیہ نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفرودہ بکری
اسے مقام کو پہنچ چکی **ف** حضرت نے ابکار زکوہ کی بکری نسبیہ کو پہنچی نسبیہ نے
اوس بکری کا کھانا کھاتے ہوئے حضرت عائشہ کو پہنچا پھر حضرت گہرین حضرت عائشہ پاس آئے
اور فرمایا کہ کچھ تمہارے پاس کھانے کی چیز ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ نہیں ہی مگر نسبیہ نے
اوس بکری کا کچھ کھانا کھایا جواب دے اوسکو پہنچی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوہ کا مال
ہر چند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہنچ گیا اور اوسے بھر کچھ اوسین سے حضرت کے گھر
پہنچا تو اوسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا
خ عَائِشَةُ إِتَّهَمَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَتْ لِي مِنْهَا وَلَكِنَّ خَدِيجَةَ بَخَارِي مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ

نیل بی بی صاحب
میں

۵۷۲

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفرودہ خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنی اوسمیں نہایت خوبیاں
تھیں اور میری اولاد اوس سے بنے ہوئی **ف** حضرت عائشہ رضی عنہا روایت ہی کہ جبکہ حضرت
کی کسی بی بی بر رشتہ نہیں آیا اوسا سبط کہ حضرت مجھی کو سب زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت
خدیجہ رابہ جھگڑا تھا آتا تھا اوسا سبط کہ حضرت اونکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ
سب سے اونکو دیکھنا تھا ایک روز میں حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہیں
شاید اوس کے برابر دنیا میں کوئی عورت نہیں آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت
خدیجہ بہت مالدار تھیں جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اٹھایا اور
عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں حضرت اوسے بہت راضی رہے حضرت کی سب

اولاد انہیں سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر بنون سے
 لڑکپن میں مر گئے چار بیٹیاں زین رہیں یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم
 حضرت فاطمہ سوائے حضرت فاطمہ کے کسی کی اولاد باقی نہیں رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم
 ماریہ قبیلہ سے جو حضرت کی حرم تھیں پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن میں مر گئے خلاصہ مطلب
 حضرت کی حدیث کا یہ ہی کہ چھکو دو سب سے خدیجہ کی محبت ہی ایک توبہ کہ او سمن خوبان
 بہت نہیں دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسے سے باقی رہے گی

۵۷۳ مَرْعَا لَهَا لَا تَحُلْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَعْنِي بِنْتُ حَمْزَةَ مُسْلِمِينَ عَلِيٌّ مَرْفُوعٌ
 جسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی چھکو حلال نہیں وہ تو میری دودھ
 شرب کے بھائی کی بیٹی ہی **ف** حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت
 ایک عورت کا دودھ پاتا تھا تو بھائی ہو گئے اور انکی بیٹی بنتی حضرت کی بیوی علی رضی اللہ عنہ
 روایت ہے کہ بے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی عورتوں سے اکثر نکاح کر سکتے ہیں ہمارے
 خاندان سے کیون نہیں کر سکتے حضرت نے فرمایا کہ تمہارے خاندان میں کوئی بھی بیٹے کہا کہ
 ہاں حمزہ کی بیٹی موجود تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۵۷۴ مَرْأُوذٌ مِّنْ إِنْهَاءِ مَنَارِكَةٍ إِنَّهَا طَعَامٌ طَعِيرٍ يَعْنِي زَمْزَمَ مُسْلِمِينَ أَبُو ذَرٍّ جَسَّ رَوَيْتَ
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہی کہا جاتا ہے اسود کی **ف**
 یعنی جیسے کھانا کھانے سے اسود کی حاصل ہوتی ہے ویسی ہی زمزم کے پانی سے
 اگر اسود کی کی نیت سے پئے ابتدا اسلام میں جو ابو ذر غفاری سے حضرت کی پیغمبری
 کی خبر سنی تو مکہ میں آئے کافروں کے علیے سے حضرت کا حال پوچھہ سکتے تھے جب
 بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنوں سے تم آئے ہو
 کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کہا کھاتے تھے کہا سوائے زمزم کے پانی کے
 اور کچھ کھانا نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

قصہ

۵۷۵

اس فصل میں دس حدیثیں ہیں جن پر اٹک ہی
و ابو ذرؓ اِنَّكَ اَمْرٌ عَرَفْتَكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَحَوْلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ مَحَبَّةً
 اَيَّدِيَكُمْ مَنْ كَانَ اَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيَطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسْهُ
 مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْفُوْهُمَ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَفَّمُوْهُمْ فَاَعْيُوْهُمْ
 عَلَيْهِ قَالَهُ جَبْنٌ عِيْرٌ غَلَامَةٌ يَّامِيَّةٌ بخاری اور مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت
 فرما کہ مقرر تو ایسا مرد ہے کہ تجھ میں جہالت کی جو ہی تمہارے علم تمہارے بھائی ہیں یعنی
 آدم کی اولاد ہیں اور تمہارے خدمتگار ہیں خدا نے انکو تمہارے ہاتھ کی نیچے ڈال دیا
 یعنی انکا مالک کیا ہی سو جسکا بھائی جسکی ملک میں ہو سو اسکو کھلا دے جو آپ کھانا ہو
 اور اسکو پہنا دے جو آپ پہنتا ہو اور ان پر ایسا بوجھ ڈالو جو انکو دبا ڈالے سوا ان پر
 اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی انکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابو ذرؓ سے فرمائی
 جب ابو ذرؓ نے اپنے غلام کو مالکی گالی دی **ف** ابو ذرؓ غفاری جیسا آپ لباس پہنے
 تھے دسا ہی انکا غلام پہنے تھا کہیں اویسے سبب ہو جہاں یہ حدیث بیان کی گئی ہے
 غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا
 مستحب ہی فرض نہیں اور گالی دینا درست نہیں اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہی اور بھاری
 کام کو نہ نیچے اگر کہے تو آپ بھی اس کام میں شریک ہو ویسے

۵۷۶

و سَعْدُ بْنُ ابْنِي وَفَّاسٍ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَنَّا اَعْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ
 تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَّقِفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْنِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اَحَرَّتْ
 بِهَا حَتَّىٰ مَا يَجْعَلَ فِيْ فَاِمْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْلَفْتُ بَعْدَ اصْحَابِي
 قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ فَعَمِلَ عَلَّامٌ تَبْنِيْ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اَرْدَدَتْ دَرَجَةً وَرَفَعَةً وَلَعَلَّتْ
 اَنْ تَخْلَفَ حَتَّىٰ يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُصْرِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لاصْحَابِي

هُوَ يَحْيَىٰ وَلَا تَزِدْ لَهُ مَعًا ۚ هُوَ عَلَىٰ عَاقِبَاتِ سَعْدٍ مِّنْ لَّدُنَّ لِبَاسٍ سَعْدٌ مِّنْ حَوْلَهُ قَالَهُ لَمَّا عَاذَهُ
 بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثوں کو
 مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ ان کو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگوں سے تہمتیں پہلا کر
 اور جو کچھ کہ تو خرچ کرے لگا خدا کی رضا مندی کے واسطے اور سکا ضرور ثواب باو بیگا بہانہ نک کہ
 جو اپنی جور و دیکے منہ میں ڈالے لگا ہے اور سکا بھی ثواب ملے گا کہ سعد بنے پھر بیٹے کہا یا رسول
 کیا میں چھوڑ دیا جاؤں لگا بعد اپنے ساتھیوں کے چلے جائے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیمار ہی کے
 سبب مکہ میں چھوڑا جاوے گا اور کوئی کام خدا کی رضا مند نہ کرے تا رہے تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ
 بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاوے گا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہاں تک کہ تیرے باپ کے
 پیچھے بہت گروہ اور ضرر تجھے پاؤں گے اور لوگ گئے یعنی تیری جہاد سے مسلمانوں کو فوت
 ہوگی اور کافر و نکو ضرر آئی اللہ جاری اور قائم رہے کہ میرے اصحاب کی شہرت کو اور یہ بہتر و نکو
 ایڑیوں کے بھل لیکن نہایت محتاج سعد بن خوکہ ہی سے باوجود رہت کے پھر کے میں
 اگر مر گیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب ان کی بیماری کو تشریف لے
ف صحیح بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں حجۃ الوداع میں بیمار
 ہوا حضرت میرے دیکھے کو آپ سے کہے کہ میں بہت بیمار ہوں زندگی کی توقع نہیں اور
 میں مالدار ہوں اور ایک میرے بیٹی ہی اور بچے کوئی میرا وارث نہیں حکم ہو تو ایک
 حصہ بیٹی کو دوں دو حصہ خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں پھر بیٹے کہا آدھا مال خیرات
 کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں پھر بیٹے کہا کہ تہائی مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ
 تہائی خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثوں کا
 حق مقدم ہی فقیروں پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہیں اور جو زرہ لوگوں کو
 کہا ہے کہ میرے دے میں بھی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جان کر دے اور سعد کو مکہ میں ہونیکا
 اس واسطے رنج تھا کہ ہاجرین نے بے کے کار ہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا انہیں پھر رہا

ایک لکھا ہوا مال ایسی داد
 زیادہ از سبب ہم حضرت خیرات
 واقع شدن در علمای صحابہ
 ہاجرین کو دن

مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب میں نقصان نہیں بھراؤ مگر زندگی کا استراہ فرمایا جہاں بعد اتنا ہے کہ عمر فارق کی خلافت میں ملک عراق کو تسخیر کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہیں بعد ان کے سعد بن حوکر پر جو حجة الوداع میں مر گئے تھے اسوسس کیا

فَإِنَّ ابْنَ عَمَّاسٍ أَيْدِي سِتَائِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا احْتَشَمُوا فَادْعُهُمْ
 إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ
 بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَيْرَ صَلَواتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ
 أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تَوَجُّدًا مِنْ أَعْيَانِهِمْ
 فَتَرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَيَّالْتَ كَرَامَتُ أَمْوَالِهِمْ وَأَتَوْا غَوَاةَ
 الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ بَخَارِي وَأَرْسَلَهُ مِنْ عِدَّةِ بَيْنِ عَمَّاسٍ بِرُؤُوسِ
 هِيَ كَهْ حَضْرَتِ نَجَبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ كُوَيْسٍ كَاجَلَمِ كَرَكِي هَيْبَا تَوْفَرَمَا يَكُ الْبَيْتُ نَوْعُ قُرْبٍ وَأَوْسَمِ
 بَابِمْ آدِي كَا حَوَاتِبِمْ دَا بِيْنِ بِيْعِي هُوْدَا وَرَضَا بِيْ تَوْجِبِ تَوَاوُسْ كِيْ يَاسَ جَانَا تَوَاوُلْ كُوْ بَلَا سَطَرِ
 كُوَا هِيَ دِيوِيْنِ اِكْكِ كُوَا كِيْ خُصَا كِيْ سَوَا يَ لَاقِي دُوَسْ كِيْ هِيْنِ اُوْرِ مِقْرَ رَحْمَةِ خُدا كَا رَسُوْلِ هِيَ
 سَوَا كَرُوْ كِيْ اسْ بَاتِمْ تِيْرَا كِنَا مَانِيْنِ تَوَاوُلْ كُوْ خِرْدَارِ كَرِ اسْ سَبِيْ كِيْ خُدا سَبِيْ اُوْنِ بِرِ اِيْ كِ
 دُوْنِ رَاتِمْ يَنْبَاغِ نَمَازِيْنِ فَرَضِ كِيْنِ يِيْنِ اِكْرُوْ سَبِيْ اِيْمِيْنِ بِيْ تِيْرَا كِنَا مَانِيْنِ تَوَاوُلْ كُوْ خِرْدَارِ كَرِ
 يَ اسْ سَبِيْ كِيْ خُدا سَبِيْ اُوْنِ بَرَكُوْةِ فَرَضِ كِيْ هِيَ كُوَا دُنْ كِيْ مَالِدِ اُوْنِ سَبِيْ لِيْجَاوِيْ سَوَا
 اُوْنِ كِيْ نَحَاوُنِ بِرِ پِيْرِ كَرُوْ سَبِيْ جَاوِيْ سَوَا كَرُوْ سَبِيْ اِيْكُوْ بِيْ مَانِيْنِ تَوَاوُلْ كُوْ رَهَا اُوْنِ كِيْ
 عِدَّةِ مَالِ سَبِيْ لِيْعِيْ زَكُوْةِ مِنْ جَلُوْرُجِيْنِ حُنْ كَرُوْ عِدَّةِ قِيَمِ نَلِيْسَا اُوْرُوْ اِيْكُوْ مَظْلُوْمِ كِيْ بِدُوْعَا كِيْ
 سَوَابِ دُوْنِ هِيَ كُوْ مَظْلُوْمِ كِيْ دُعَا يِيْنِ اُوْرِ خُدا يِيْنِ كِيْ كُوْ اَرُ نِيْمِيْنِ لِيْعِيْ مَظْلُوْمِ كِيْ دُعَا جَلُوْ قَوْلِ
 هُوْتِيْ هِيَ كِيْ سِيْ يَرْطَلُمُ كَرُ نَا + شَحْر + سَرَسَازَاوْ مَظْلُوْمَانِ كُوْ دُرُوْ قَتِ دُعَا كَرُوْنِ + اَحَابِيتِ رُوْحِيْ
 بِيْ اِسْتِقَالِ بِيْ آيِدِ +

مَرْسَلَةُ بْنِ الْأَكْوَعِ إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ اللَّهُمَّ ابْعِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ
 مِنْ نَفْسِي قَالَهُ لَهُ سَلِمَ مِنْ سَلَمِ بْنِ الْأَكْوَعِ سِوَا رِوَايَتِي أَنَّكَ حَضَرْتَ فِي مَجْلِسٍ فَرَمَاكَ مَقْرُورٌ
 وَيَسَاءَ هِيَ جِيسَا الْكَلْبَانِ مِنْ كَوْمِي مَثَلُ كَيْفَ كُنِيَ أَهْلِي فَجَمَعُوا بَيْنَهُ دُوسْتِ دِيبِ جَوْمِيرِ
 نَزْدِيكَ مَبْرِي جَانِ سِوَا بَارَاهُ وَيَهْ حَضَرْتَ سَلَمَ بْنِ الْأَكْوَعِ سِوَا فَرَمَاكَ
 حَضَرْتَ بَنِي كَسِي لَرَأِي مِنْ سَلَمَ بْنِ الْأَكْوَعِ كَوُودُ دَالِ دِي سَلَمَ بَنِي كَسِي اُدْرَا بِنِي دُوسْتِ كُودِي
 حَضَرْتَ بَنِي پُوجَاكَ تِيرِي دُوالِ كَبَانِ هِي سَلَمَ بَنِي كَبَاكَ مِثْلِي اِسْپَنِي دُوسْتِ كُودِي تَبِ
 حَضَرْتَ بَنِي بِرْ حَيْثُ فَرَمَائِي بِعِنِي اِسْپَنِي جَانِ پَر دُوسْتِ كُودِ مَقْتَدِمِ رَكْبَانِ عَمْدِ بَاتِ هِي

مَرْعَى وَبْنِ عَبَّسَةَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ بَوَمَلْتَ هَذَا الْأَوَّلِي حَالِي
 وَحَالِ النَّاسِ وَالْكِينِ اِنْرَجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا اسْتَحْتِ بِي قَدْ ظَهَرْتَ
 فَأَبْتَنِي قَالَهُ لَهُ حِينَ قَالَ إِنْ مُتَّعْتُكَ سَلَمَ بْنِ عَمْرِ بْنِ عَبَّسَةَ رِوَايَتِي
 كَهْ حَضَرْتَ بَنِي فَرَمَاكَ بِنِيكَ مِرَا سَاهُ دِيَا تَجَسَّسَ اِنْدَرِ سَلَمَ اِسْوَقْتِ بِنِي كِيَا تُوْنَهِنِ سِوَا
 حَالِ اُدْرَا لُوكُونِ كِيَا حَالِ كُودِي كَبَانِ هِي بِعِنِي اِبْهِي كَفَرْ غَالِبِ هِي اُدْرَا اِسْلَامِ مَغْلُوبِ
 لَكِنِ پُوجَا اِسْپَنِي لُوكُونِ مِيْنِ پُوجَرِ تُو مِرَا حَالِ مَسْتَبِي كِيَا مِيْنِ كَا فَرُونِ پَرْ غَالِبِ هُوَا تُو
 مِرَبِ پَسِ اَمُويَ حَضَرْتَ بَنِي عَمْرِ بْنِ عَبَّسَةَ سِوَا فَرَمَاكَ اِسْجَبِ اُدْرَا كِيَا كِيَا مِيْنِ مِرَا
 سَاهُ دُونِ كَا تَا بَعْدَارِي كُودِ نِ كَا فِ پُورَا قَصْدِ نِجَارِي اُدْرَا سَلَمَ مِيْنِ عَمْرِ بْنِ عَبَّسَةَ سِوَا
 يُونِ رِوَايَتِي هِي كِيَا مِيْنِ كَفَرِ كِيَا دَقْتِ مِيْنِ بِي كَا فَرُونِ كُودِ كَرَاهِ اُدْرَا بَتِ پَرِ سَتِي كُودِ بَرَا جَانِ
 پُوجَرِ سَنَا كِيَا اِيكَ شَخْصِ كِيَا مِيْنِ غَيْبِ كِيَا خَبَرِ دِيَا هِي مِيْنِ اِسْمِ اِسْتِثْنَانِ مِيْنِ كِيَا
 كِيَا كِيَا دِيَا حَضَرْتَ كَا فَرُونِ كِيَا غِلِي سِوَا اِسْپَنِي مَكَانِ سِوَا نَهِنِ نَخْلِ سَكْتِي بَنِي حَضَرْتَ
 پَسِ كِيَا پُوجَرِ مِيْنِ پُوجَا كِيَا تَمِ كُونِ هُوَا حَضَرْتَ بَنِي فَرَمَاكَ مِيْنِ پُوجَرِ هُونِ مِيْنِ پُوجَا كِيَا پُوجَرِ
 كَسُو كِيَا مِيْنِ حَضَرْتَ بَنِي فَرَمَاكَ كِيَا خُذَا سِوَا اِسْپَنِي نَبَذُونِ كُودِ مَبْرِي زَبَانِي پِغَامِ پُوجَا
 مِيْنِ پُوجَا كِيَا دِه پِغَامِ كِيَا هِي حَضَرْتَ بَنِي فَرَمَاكَ اِسْپَنِي بَرَادَرُونِ سِوَا سَلُوكِ كَرَا

ہون کر نورنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسی کو اسکا شریک نہ جاننا
پھر میں نے کہا کہ حضرت کا ساتھ کسے کسے دیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ایک سیان
اور ایک غلام نے میرے صدیق اکبر اور بلال پھر میں نے کہا کہ میں بھی حضرت کا ساتھ
دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر میں رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب
حضرت مدینہ میں آئے تب میں خدمت میں حاضر ہوا

۵۸۱
خ ابْنِ عُمَرَ اِنَّكَ لَتَصْنَعُ ذَلِكَ خِلَاءَ قَالَا لَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
یعنی اسے نہ خدائے الٰہی نہ اری بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہیں کرنا یہ حضرت نے انکی صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا
یعنی میرے ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہیں ہے حضرت نے کہا
فرمایا کہ جسکی ازار میرے بند یا بایجا میرے پیچھے لٹکے سود و رخ میں ہی صدیق
دربے عرض کی یا رسول میری ازار ایک طرف ہے اختیار لٹک جاتی ہی میں کیا
کردن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور بایجا کہ لٹکے کے پیچھے
لٹکانا اگر غرور یا آرائش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہیں تو مکروہ ہی لیکن اگر
بدون قصد نہ اختیار ہی ہے لٹک جاوے تو معاف ہے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سربے پر انکم ہے

۵۸۱
وَأَمَّا سَلَةُ أَنْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ تَعْصِيَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحِنْ مَحْبُوبَةً
مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ يَحْجُو مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعَتْ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ
شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النِّسَارِ
بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تم جھگڑا
فیصل کروا نے آئے ہو میرے پاس اسد شاید کہ تم لوگوں میں بعضا آدمی ہو شبار اور

خوش تقریر ہوتا ہی اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان میں بہ نسبت دوسرے آدمی کے
 سو فیصلہ کر دیتا ہوں میں جیسا کہ اوس سے سُنتا ہوں سو جس شخص کو میں اوس کے
 مسلمان بھائی بنے کے حق سے کچھ ٹکائی کے دلاؤں تو وہ شخص نہ لبوسے پرائے
 حق کو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ اوس کو میں دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہوں **ف** یعنی قاضی
 اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سوا اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم سے حکم کیوں
 اور پُر دیا حق چھپے تو وہ مال اوس کے حق میں خدا کے نزدیک حرام ہی اور اوس کا
 انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر میں درست ہے

۵۱۲

مَرَّ أَبُو قَتَادَةَ بِإِنْكُمُ لَسِيدُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
 غَدًا قَالَ قَبْلَ لَيْلَةٍ التَّعْرِيسِ يَوْمَ مُسْلِمٍ مِنْ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ رِوَايَتِ هِيَ كَهْضَتِ
 فرمایا کہ تم چلو گے دوپہر ڈیلے سے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤ گے
 جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پہلی
 رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جناب نبوک میں فرمائی دن
 گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے
 نماز فجر فوت ہو گئی بھر قضا جماعت سے پڑھی

۵۱۳

مَرَّ مَعَادُ بْنُ جَبَلٍ بِإِنْكُمُ سَتَاتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ
 لَنْ تَأْتَوْهُ هَآ حَتَّى يَضْحَى الْمَآءُ مِنْ جَاءِهَا مِنْكُمْ فَلَا تَمَسُّ
 مِنْ مَرَاتِفِ شَيْءٍ حَتَّى آتِيَتْ مُسْلِمٍ مِنْ مَعَادُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ رِوَايَتِ هِيَ كَهْضَتِ
 فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمہ پر پہنچو گے اور تم اوس چشمہ پر نہیں پہنچنے کے
 جب تک کہ دن پھر بیگا سو تم لو کون میں جو اوس پر جاوے تو اوس کے پانی کو کچھ بھی
 ہاتھ نہ لگاؤ سبے جب تک میں نہ آؤں **ف** معاذ بن جبل سے روایت ہی
 کہ ہم حضرت کے ساتھ جنک تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی

مَعَادُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ رِوَايَتِ هِيَ كَهْضَتِ

جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اسی وقت ہم اوس چشمہ پہنچے دو آدمیوں نے
 لنگر بے محل کر اوس پانی میں ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسے ہاتھ لگایا ہی
 معلوم ہوا وہ آدمی تھے حضرت اون پر ناخوش ہوئے پانی چشمہ میں بہایت کم تھا
 پھر ہاتھوں سے لوگوں نے پانی جمع کیا اتنا شکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ
 اور مونہ دھو کر اوس پانی کو چشمہ میں ڈالا پھر توجہ سے خوب خوش مارا
 سب آدمی اور جانور جھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس شکرین میں ہزار آدمی
 تھے اور ایک روایت میں ستر ہزار تھے

۵۸۷

خَابُوا هَذِهِ اَنْ كُمْ سَخِرَ صَوْنٌ عَلَى الْاِمَارَةِ وَانْتَهَا سَبْعُ كَوْنٍ
 بِدَامَةِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَيَغْمَرُ الْمُسْخِرَةُ وَيُسَبِّحُ الْعَاظِمَةُ بِحَارِ هِي بِنِ الْوَهْرِ
 روایت یہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے عرض کرو گے حکومت پر اور
 حالانکہ حکومت کا قیامت میں بچنا دا ہو گا یعنی کون ہم حاکم ہوئے تھے بوجہ حساب
 اور عذاب میں گرفتار ہوئے سو دودہ بلائے والے نواہی ہی اور دودہ چہرے
 والے بری **ف** یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہی کہ آدمی عیش اور آرام
 رہتا ہی جیسا عورت جب تک دودہ بلائے جاتی ہی لڑکا خوش رہتا ہی اور انجام
 ست کا بڑا ہی اوسکے زوال ہے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے
 جسے عورت دودہ چہرے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہی

۵۸۵

فَجَزَّزْتُكُمْ سَبْرُونَ رَتَكُمُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا اِنْصَا صَوْنٍ
 فَيَا رُؤَيْسَ اِنْ اَنْتَ طَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلِبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
 وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَعَلُوا اَنْتَ اَوْ سَبَّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ
 بخاری اور مسلم میں یہ نص ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت
 میں دیکھو یہ کہ اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہوئے چاند کو نجوم کر سکو گے اوسکے

دیکھنے میں یعنی ہجوم سے اوسکے دیدار میں کچھ حجاب اور آڑ نہوگی جسے جاننے کے
 دیکھنے میں ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تم سے ہوسکے کہ غافل نہ رہنا رہے سورج نکلے جسے
 پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو بھر حضرت نے قرآن سے اسکی دلیل دی
 کہ بالی قول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلے جسے پہلے اور ڈوبنے سے
 پہلے **ف** مصابیح میں تجر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس
 بیٹھے تھے حضرت نے جو دہوین رات کے جانے کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا سے دیدار قیامت میں ایمانداروں کے نصیب
 ہوگا اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں یہ دولت
 اوسکے نصیب ہی میں نہیں انکار ہی کیا جائے معلوم ہوا کہ ناز فخر اور غرور کو دور خدا
 فاصل ہوئے ہیں وصل ہے

۵۸۶

مر ابو ذر انکسر سقمی انار صايد کر فمها القيراط ويروى سمعته من مصر وحي
 الرض عنك في القيراط فاستوصوا باهلها خيرا فان لهم دمه
 ورجما مسلمين ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے نہ
 کرو گے اوس میں کہ حسین قیراط کا چڑھا ہی اور ایک روایت میں یوں ہی کہ نہ کرو گے
 ملک مصر کو اور وہ میں ہی حسین قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت مالودان کے
 لوگوں کے ساتھ نیکی کر لیو البتہ اوس کے لئے امان ہے اور انہی بڑا درمی ہی **ف**
 قیراط نصف دانگ ہی سوئے کی ہوتی ہے وزن میں پانچ جوئے کے برابر ملک
 مصر میں اسکی بہت چال تھی حضرت کے بادشاہ نے مار یہ قرطبہ کو حضرت کے واسطے
 بھیجا تھا ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اسواسطے مصر والوں کو امان اور
 پناہ ہوئی اور حضرت یاجرجہ حضرت اسمعیل کی مامصر کی تھیں اور حضرت اسمعیل عرب کی
 جد بن تو مصر والوں سے عرب کو ناپہالی رشتہ ہوا اسواسطے اوسکے ساتھ نیکی

سبحہ خیرہ و طہان

اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا

مَنْ أَنْكَرَ سَلَقَ بَعْدِي أَثَرَهُ فَأَصْدِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوْضِ ۝۸۷

بخاری میں افسر ہے روایت بھی کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم باؤں گے اپنے سوا اور کو مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگوں کو حکومت ملے گی تو تم ضرور کرنے رہو تا وقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو یعنی قیامت تک

ف حضرت نے ایک بار انصار یوں کو بلایا ملک بحرین میں جاگیر دے کر انصار نے کہا کہ ہمارے بحرین کو بھی اتنی جاگیر دیجئے کہ وہ اس کے سلطان بنیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہیں لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلا نہ کرنا

ہم ابوسعیدؓ انکرم قد توئم من عدوکم والقطر افوی لکم قال جن ذنابکم ملة ۝۸۸

قال ابوسعید قد لانا منزلا آخر فقال انکم مصححو عدوکم والقطر افوی لکم فافطر وافکانت غزوة فافطرنا ثم لقد رايتنا نضوم مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعد ذلالت في الشفر مسلم بن ابوسعید نے روایت بھی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہو سکتے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کر دیا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مجھے سے قریب ہو سکتے کہا ابوسعید نے پھر اترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑو گے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کر دیا سو توڑو روزہ کو ستر

میں توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہو گیا تو ہم نے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مغرب پہنچے اپنے تین دیکھا کہ ہم سفر میں روزہ رکھنے سے بچے حضرت کے ساتھ ف جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینہ سے رمضان میں روزہ رکھے جہاد کو پہلے جب مکہ کے قریب پہنچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہیں لیکن بشیرو طاعت کہنا افضل ہے

عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت بنی فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملو گے
پیدل پتلے تنگے پر تنگے بدن نیے غنہ ہوئے ف یعنی دنیا کے
سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر حربے ہو قیامت
میں کچھ بھی نہ رہیگا کپڑا تک بدن پر نہوگا جسے تنگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے
و سب سے ہی قبروں سے ادا ہو گئے

فصل

اس فصل میں وہ حدیث ہے جس پر ائمہ کی لفظ ہے

عَائِشَةُ اَنَّكَ لَا تَنُصُّ صَوَا حَبَّ يُوسُفَ مَرُ وَا اَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِاللَّائِسِ
قَالَ كَفَى مَرَّضِهِ الَّذِي تُوُوْنِي فِيهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے
کہ حضرت بنی فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو یعنی
کیونکہ خلافت نہائی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگوں کو خود با نام ہو کر نماز پڑھا دیے
یہ حضرت بنی اوس بیماری میں فرمایا جہنم انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم میں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت بنی مرحل الموت میں فرمایا کہ کہو ابی بکر
لوگوں کو نماز پڑھا دیے کہو ابی بکر نرم دل مرد ہی اگر حضرت کے مقام پر
نماز پڑھا دے کہو ابی بکر گارو دینے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنیں گے عمر کو
فرمائیے کہ نماز پڑھا دیے حضرت بنی فرمایا کہ ابی بکر سے کہو کہ نماز لوگوں کو پڑھاؤ
پھر بنی حفصہ رضی اللہ عنہا کہو کہ تم حضرت سے کہو حفصہ بنی حضرت سے یہی کہاتے
حضرت بنی یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات میں پانچ دن صدیق اکبر بنی
امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت
کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سوا اپنی زندگی میں صدیق اکبر کو دیا جسے بادشاہ
اپنی زندگی میں کسی کو تخت اور جہر شاہی دیکو تو یہ علامت ہے کہ بادشاہ بنے اور سکودلی عہدہ کیا

اوسکو دو دو قیراط فردوری بے گئی جانوامی مسلمانوں سو دسے لوگ تم ہو جنہوں نے
 عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمہاری فردوری دونی
 ہی سو غصے ہوں گے یہود اور نصاری قیامت میں پھر کہیں گے کہ ہم کام میں تو
 زیادہ ہیں اور فردوری میں کم یعنی یہ عجب ہے کہ کام بہت محنت کم خدا فرما دے گا
 کیا ہے تم پر کچھ ظلم کیا ہے جو فردوری ٹھہر گئی تھی ادس سے کچھ کم دیا کہیں گے
 کہ جو ٹھہرا تھا ادس کم نہیں ملا خدا فرما دے گا سو یہ تو یعنی دونی فردوری دینا میرا فضل ہے
 جسکو چاہوں اوسکو دو دن **ف** یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمریں زیادہ نہیں
 اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اوسے
 ثواب دونا ہے یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے
 مطابق مضمون انجیل میں بھی موجود ہے چنانچہ مٹی کی انجیل باب ۲۰ - آیت ۱۱ - میں عیسیٰ
 علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر فردور
 مقرر کیا اور اپنے باغ میں بھیجے پھر چند ساعت کے بعد اپنے جاکھڑی اور پھسر
 اور دو پہر کے بعد اور فردور اپنے فردوری پر باغ میں بھیجے شام کو ہر ایک ہزدور
 کو ایک ایک دینار دی پہلوں نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور بے تھوڑی
 دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا ہے تم پر کچھ ظلم کیا جو تمہاری
 فردوری مقرر ہوئی تھی سو تم نے باغی چھکوا اپنے مال میں اختیار ہے چنانچہ کو چاہوں
 دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاویں گے اور مقدم موخر ہونے گئے
 تو بہت لوگ ہیں لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہیں فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف
 ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسیٰ سے برگزیدہ کی اور ثواب میں افضل ہے
 اموال سے کہ سب سے پچھلی امت ہے خدا کا کرم ہے یہود اور نصاری کے شد اور
 غلبے کیا ہوتا ہے الہی ہزار ہزار لشکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت میں ہر کو کسا

۵۹۳

تَسْمِعُ النَّاسَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْحَوَائِجِ جَارِي اور سلم بن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں اعتبار کاموں کا مگر خالصہ پرف ایک شخص جہاد
میں کافروں سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگوں کو تعجب ہوا
آخر کراوس شخص سے اسے تین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے
اسد کا کہ اعتبار نہیں جب تک انجام بخیر نہ

۵۹۵

صَاحِبُ رُوحِ اِنَّمَا الْاِمَامُ حَاجَةٌ يَكُنْ مِنْ وَرَائِهِ وَتَقْبَلُ بِهِ فَاِنْ اَمْرٌ يَقْوَى اللّٰهُ وَعَدَلُ
كَانَ لَكَ اِحْرَاؤَانٌ بَا مَرُوعِيْعِهْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ سَلَمٌ مِنْ اَبْرِ رِهْ رضی اللہ عنہ روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا نہیں ہی سسر دار مگر سسرے ڈال کر اس کے اڑھین لڑا ہے
اور اسے مین بجای ہے اور اس کے سبب ہے جسے لڑائی سسر دار کی ہمت
اور دوسرے مین ہی اس کی حماقت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سوا اگر سر دار خدا کی
برسرکاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اس کی سبب سے اس کو ثواب ملے گا
اور اگر اس کے سوا ہی حکم کرے جسے خلاف شرع تو اس کے سبب اس پر عذاب ہوگا

۵۹۶

تَسْمِعُ النَّاسَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْحَوَائِجِ جَارِي اور سلم بن براہین عازب رضی اللہ عنہ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حالہ تو ماہی ایسے اکی برابر ہی ت غلی مرتبہ
اور جعفر طیار اور برہین گفتگو ہری حضرت حمزہ مکی کی بیروشن میں کہ اس کے
بابا ب مرگے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اس کو ہم بالین حضرت نے پوچھا کہ
کہ اس کی حالہ کے کاح میں ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے کاح میں ہی حضرت نے جعفر کو ولای
پھر حدیث فرمائی علماء نے اسی حدیث سے کمال ہی کر اگر چہ اس کے لڑکے کی ماں جاو
تو اس کے ما کے رشتہ دار عورتیں اس کو بالین جسے خالہ اور مانی

۵۹۷

تَسْمِعُ النَّاسَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْحَوَائِجِ جَارِي اور سلم بن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدہ میں ہی بیاج نام ہی

ایک بعض ذری میں زیادہ دے لینے کا خواد دست بدست ہو خواہ وہ حد نیلے اور اگر دو
 ہنسن ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سو نہیں اور اس حدیث سے ظاہر معلوم ہوا
 کہ دست بدست میں زیادہ لینا بیاج نہیں سو مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو ہنسن ہوں
 مجھے چاندی کو سونے سے نیچے تو دست بدست زیادہ لینا بیاج نہیں
 اسپن وعدہ بیاج ہی اور بعض اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں و اشداً علم
 خ عائشۃ ائماً الرضا عہ من الجناۃ بخاری میں حضرت عائشہ رضیہ روایت ہی
 کہ حضرت نے فرمایا کہ شہر خوار کی تو صرف ہو کہ ہے ہی **ف** یعنی نہیں اگر کسی
 نکاح حرام ہوتا ہی تو اس کا اعتبار ہی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی ہو کہ نہ دودھ
 نہیں جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیو یہ تو اس کا کچھ اعتبار نہیں
 وہ نکاح کو نہیں روکتا

۵۹۸

ص ابو سعید ائماً انما عمن الماء في هذا حديث منسوخ مسلم میں ابو سعید رضیہ روایت ہی
 کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلے ہے ہی یہ حدیث منسوخ ہی **ف**
 یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی چنانچہ دوسری
 حدیث میں آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے

۵۹۹

ف بخاری ائماً اللدینۃ کا الکیہ تنفی حبثہا و تنصع طیبہا بخاری اور مسلم میں
 جابر رضیہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو ہے جیسے ہنسی ہی لہار کی جہان لہا ہی
 میل کھیل کو اور لہار تائی شہر کو **ف** ایک گنوار مدینہ میں آیا مسلمان ہوا جب اس کو
 نب چڑھی تو مرتد ہو کر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور
 نے ایمان مدینہ میں نہیں رہ سکتا ایمان دار اوسین کھڑا ہے
 ص رافع بن خدیج ائماً انما انابشر اذا امر تکلم لیس من دینک محمد وایہ واذ امر تکلم
 لیس من مرائی کا ائماً انابشر مسلم میں رافع بن خدیج رضیہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

۶۰۰

۶۰۱

کہ میں بھی آخر آدمی ہوں جب میں تنکو تمہا سے دین کی بات کہہ بتلاؤں تو او سکوپر لیا کرو
 یعنی او سپر عمل کیا کرو اور جب میں تنکو کہہ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤں تو میں بھی تو
 آخر آدمی ہی ہوں **ف** جب حضرت مدینہ میں آئے تو وہاں کے لوگوں کا دستور تھا کہ
 نرکجور کا مادہ کجور میں پیوند کیا کرتے تھے حضرت نے او سکوپر بنا دیا جانکر منع کیا اس
 سال کجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے
 کاموں میں واجب ہے دنیا کے کام میں واجب نہیں اس واسطے کہ میں بھی آدمی ہوں دنیا کے کام
 میں اگر میری اطاعت میں کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہے دین وہ ہے جس میں عذاب و ثواب کا
 ذکر ہوا اور آخرت کے نفع نقصان کا جس میں بیان

ف اِنَّ مَسْجُودًا اِنَّمَا اَنَابَ بَشَرًا لِّمَنۡ اَنَابَ اِلَیْهِ کَمَا تَنۡسَوْنَ فَاِذَا نَسِيتُمْ فَاِذۡکَرُّوۡنِیْ
 بخاری اور مسلم میں عبدالسدر بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہوں
 بھول جاتا ہوں جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب میں بھی بھلا کروں تو تم مجھ کو یاد دلا دیا کرو **ف**
 مصباح میں عبدالسدر بن مسعود رضی سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت نے ایک بار ظہر کی پانچ
 رکعتیں پڑھیں اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول کیا نماز خدا کے حکم سے پڑھائی گئی حضرت نے فرمایا
 کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجای پانچ رکعت کے پانچ رکعت پڑھیں
 تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ان
 مقتضای بشریت ہے پیغمبروں کو بھی ہوتا ہے لیکن پیغمبر کا انسان حکمت سے خالی نہیں
 چنانچہ سہو کا مسئلہ ہی معلوم ہو گیا

ف اَمۡ سَلَمَۃٌ اِنَّمَا اَنَابَ بَشَرًا لِّمَنۡ اَنَابَ اِلَیْهِ اَلْحَکَمُ فَلَیۡعَلَّ بَعْضَہُمۡ خَرَانٌ یَّکُوۡنُ اَبۡلَغَ
 ۹۰۳ مِّنۡ بَعْضٍ فَاَخِیۡبُ اِنَّہٗ مُصَادِقٌ فَاَقِضۡنِیْ لَہٗ مِّنۡ قَضِیَّتِہٖ اَلۡیٰحٰجِیۡ مُسَلِّیۡہٗ فَاِنَّمَا ہِیَ
 قِطْعَۃٌ مِّنَ النَّارِ فَلِیۡحٰکُمَا اَوۡیۡدُہَا بَخَارِی اور مسلم میں اُم سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں لہذا المبتدأ ہی میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سوا یہ بعض شخص

بعضے سے زیادہ کو یا در خوش تقریر ہوتا ہی تو میں جانتا ہوں کہ وہ سچا ہی تو فیصلہ کرتا
ہوں اور ایک موافق سود ہو کے بے مسکون کسی مسلمان کا حق دلا دون تو وہ تو اس کے

حق میں دوزخ کا نگران ہی جاسے اور سکوا دھالیوے یا جاسے چوڑ دھوے
وَاِذَا اسْرَقَ فِيْهِمْ الصَّغِيْفُ اَفَاْمَوْا عَلَيْهِ لِحْدًا وَاَيْمُرُ اللّٰهُ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ

۲۰۴

بہت سے بعد بخاری

لَقَطَعَتْ يَدَها بخاری اور سن میں حضرت عایشہ رضیے روایت ہی کہ حضرت بے فرمایا کہ
اسے تو کہا ڈالا او کو جو تم سے پہلے سچے کہ جب ادھن کوئی شریف اور رئیس جو رہی کرتا

تو اس کو چوڑ دیتے بے سزا دیے اور جب ادھن کوئی بچا غریب جو رہی کرتا تو اس پر
جوڑی کی سزا کرتے اور تم ہی خدا کی کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چرا ویسے تو مقرر ہو سکا تاہ کاٹون

صفت فاطمہ قیس کی بیٹی قریش میں شریف زادی تھی اسے جوڑی کی لوگوں نے
اس کی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا بفر کی ہوئی میں سفارش کر پئے کسی

سفارش حضرت نے مافی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی جو اس کے ہاتھ کو کھو ادا معلوم
ہوا کہ حکم شرع میں کیسی رورعایت نہ جاسے اگلی امتین اسی کے سبب سے ہلاک

ہوئیں پچھلے زمانہ میں اسلام کی بھی سلطنت شرع میں سستی کر نے سے سست ہو گئی
اور یہ جو بعضہ ماواقف کہتے ہیں کہ ہر چند سید زنی اور نوحہ گری حرام ہی لیکن سبط

مصطفیٰ اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی حسین کے غم میں دست سوا اس حدیث معلوم ہوا
کہ غلط بات ہی اس واسطے کہ حکم شرع سبک واسطے برابر ہی جو چیز حرام ہی سبک

واسطے برابر ہی شریف اور رذل کا اس میں کچھ فرق نہیں
سَخِ ابْنُ مَرْحَمٍ اَمَّا بَقَاؤُكُمْ فَمَا سَلَفَ قَبْلُكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيَّنَّ صَلَوةُ الْعَصِيْرِ اِلَى

۲۰۵

غُرُوبِ الشَّمْسِ بخاری میں عبداللہ بن عمر رضیے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری
زندگی کی تودت جو تم سے آگے امتین ہو چکین ہیں اتنی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے

ہی نام ہے اسے اہل امتوں کی عمر بہت ہوتی تھی اور کہا زنی کم سمیے اس پہوڑی زنی کہ بن
بسنہ عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی جو س میں زیادہ نہ پھسو

۶۰۶ **خ** جَعِدْتُ بِنِ الْمُطَّلِبِ وَأَبُو هَاشِمٍ شَيْئًا وَاحِدًا بخاری میں جعیر بن
مطعم سے روایت ہے کہ حضرت سب نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز
ف عَدَدَاتُ بَكَّةَ جَارِيَةٍ اِيك هَاشِمٍ دُورِ سَبِّ مُطَّلِبِ مَبْرَعِدِ شَمْسِ
جب نبیؐ و فضلؐ سو جعیر بن مطعمؓ و فضلؓ سے اور حضرت عثمانؓ عید شمس سے بن سو حضرت نے
خیر کا پانچواں حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عید شمس اور فضلؓ کی اولاد کو نہ دیا تب جعیر بن
مطعم اور عثمانؓ شبہ حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ نبی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے لئے تو
ہم قائل ہیں لیکن اسکا کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عید شمس اور فضلؓ
کو نہیں اگر برادری کی بہت سے دیا ہے تو ہم اور وہ حضرت کے ساتھ برابر ہیں نبی حضرتؐ
یہ حدیث فرمائی ہے ہاشم اور مطلب کی اولاد کو بھی جدا نہیں رہی کہ زور اسلام میں رنج اور غم
میں ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہے اور انکی خصوصیت کا اسی سبب ہے امام شافعیؒ
بَنِي مُطَّلِبٍ كَوَالٍ مِّنْ دَاخِلٍ جَابِيَةٍ هُنَّ

۶۰۷ **ف** سَفَلُ بَنِي سَعْدٍ اِنَّمَا جَعَلَ الْاَذْنَ مِّنْ قَبْلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں
سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آنکی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے
سبب سے ٹھرائی گئی ہے **ف** مصاحح میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر
جہاں گئے لگا حضرت نے فرمایا کہ اگر میں تجھ کو جہاں گئے دیکھتا تو تیری آنکھ پہوڑا لٹا پھر
حدیث فرمائی ہے شرع میں جو حکم ہے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف
اتنے واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جہاں کا تو اذن مانگنا
کہا فائدہ ہوا امت علوم ہوا کہ بجائے گھر میں جہاں تک سخت حرام ہے
ف اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّمَا جَعَلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَرَ بِهِ فَلَا تُخْتَلَسُوا عَلَيْهِ ۶۰۸

بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کیجئے سو امام کے خلاف نہ کرو یعنی جو امام کہے سو مقصدی بھی کریں **ف** اس میں اختلاف ہے کہ اگر امام بیٹھے غرض سے نماز پڑھا دے تو مقصدی کہا کریں امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقصدی بھی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھیں اور امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام غزالی اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقصدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اچانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے یہ عمل فعل ہے یہ حدیث قولی نسخ ہوئی

۴۰۹ **ف** ابن عتبّاس **إِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ أَكْلُهَا** بخاری میں عبد اللہ بن عباس صی ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردیکا تو حرام کہا نا ہن حرام ہی **ف** حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھنک دی تھی فرمایا کہ اس کی کہاں کیوں نہ کھینچ لی اور مصالح کیوں نہ پاک کر لی کہ تمہارے کام آتی تو کون سے کہا کہ یہ تو مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث ہمزائی سے مردیکا کہا نا البتہ حرام ہی کہا لےنا تو میں نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردیکی ہڈی اور دانت اور بال اور روغن اور براہین **ل**یست **درست** ہی

۴۱۰ **خ** ابو ہریرہ **رَوَى عَنْهُ** یعنی **لَا تُحَرِّمُ عَلَى قُرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهَرَّتْ لَحْنَهُ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چمچ زمین اونکے بیٹھنے سے نیچی سرسبز ہو گئی **ف** خضر کا نام لیا ہی خضر کہتے ہیں سرسبز کہ جسے اونکی برکت سے زمین سرسبز ہو گئی تو یہ خضر مشہور ہو گئے یعنی ہرے بھرے

۴۱۱ **ف** عمار بن یاسر **إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ يَدَيْكَ هَكَذَا** ضرب **يَدَيْهِ** الاارض ضربہ وانجدة **لَمْ يَسْمَعْ الشَّامِلَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرُ كَفِّهِ وَوَجْهُهُ**

وَبَرَّوْیَ تَحْتَ حَوْبَ بَدَنِیْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَتَقَضَّ بِیَدِهِ مَسْحَ وَجْهِهِ وَكَفَّهِ قَالَهُ
بخاری اور مسلم میں بخاری بن یاہر بن یسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چمکو تو بس یہی کفایت
کرتا تھا کہ تو اس بارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونوں
ہاتھ زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو دسے ہاتھ پر اور غلاموں دونوں اپنی مثلین
اور اپنے موہنے پر اور دوسری روایت یوں ہے کہ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے
پھر اپنے ہاتھ چاروں طرف بھراوس سے ملا اپنے موہنے اور دونوں ہتھیلیوں کو یہ
حضرت نے فرمایا **ف** روایت ہے بخاری بن یسے کہ حضرت نے چمکو
کسی کام کو بھیجا تو چمکو نہا نے کی حاجت ہوئی اور میں نے پانی نہ پایا تو میں زمین پر گویا
جیسے جانور لوٹا ہی گئے یہ سمجھ کر جیسے غسل میں پانی سب جگہ پہچانا ضرور ہی
وہ نے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی غماز کہنے میں کہ یہ قصد میں حضرت سے عرض
کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل
دونوں کا بذلہ ہی جب پانی نہو یا بیماری ہو آماں احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضرورت
ہی اور یہی حدیث او کی دلیل مضبوط ہی آماں اعظم اور آماں شافعی اور آماں مالک
کے مذہب میں تیمم میں دو ضربے ہیں او کی دلیل اور حدیثیں ہیں چنانچہ طبرانی اور
دارقطنی اور حاکم نے جابر بن یسے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے
ہیں ایک ضربہ ٹمہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھوں کو کہیں تک اور شمس ابی داؤد
میں غماز سے اسی طرح کی روایت ہے حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری اور مسلم
میں نہیں باقی اسکی تفصیل حراط مستقیم نفع الساعات کی شرح میں مذکور ہے
صُرِّفَ عَنْكَ اِنْ اَمَّا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يَصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ يَعْنِي الَّذِي
يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُودٌ سَلَّمَ بِنَ عِبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُ رُوَايَتُ هِيَ كَحَدِيثِ
فرمایا کہ اسکی تو مثل ہے جو اپنے سر کے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے جیسے

مثل اوس آدمی کی جو شکین بند یا نازیبے وقت مالون کو جو رہا باندہ کرنا
 پڑھا مرد کو کہ وہ ہی بلکہ گھلار ہے دوسرے تاکہ مال بھی سمجھ کرین
 صر ابوہریرۃ انما صلی و مثل اُخری کمثل رجل استوقد ناراً فجعلت
 اللذائب والقرش یقع فیہ وانا اخذ بحجر کبر و انکم یفحمون فیہ سلمین
 ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سری مثل قواہر میری امت کی
 مثل جیسے مثل اوس مرد کی جس نے آگ جلائی پھر ادھیں کڑے اور جیسے کڑے
 لگے اور میں بکڑے ہوئے ہوں کہا رہی کروں کو اور تم بے نال اندھا دھند
 اور میں کڑے ہوئے ہو وقت یعنی لوگ جس اور گناہوں میں بے نال کرتے
 ہیں جسے آگ میں کڑے ہوئے خوشی سے کرتے ہیں اور سچے ہیں اور حضرت کمال
 شفقت ہے اور نادانوں کو بہت روکتے ہیں جسے کوئی کسی کی کڑے کر کے روکے
 ہر افسوس کہ نادان ہر جی نہیں کر کے

وقت ابوہریرۃ انما ہذا من اخوان الکھان قال لعل بن مالک بن النابتۃ
 بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے حل بن مالک بن النابتہ کو فرمایا
 کہ یہ تو کاہنوں کے گناہوں سے ہی وقت ایک عورت سے دوسری عورت کو
 پھر مالک کے بیٹ کا بچہ گڑا حضرت نے اس کے عوض میں ایک غلام دلا یا تو
 حل بن مالک نے ناک جوڑ کے یوں کہا کہ غم میں لاسٹ رہا واکل لا اطلق
 ولا استہمل و مثل ذلک بطل یعنی کون عوض دیکھے اسکا جسے پیار نہ کیا یا دولا
 نہ چلایا ایسے کا بدلہ تو محبت دلا یا تب حضرت نے اس کے حق میں بہت فرمایا
 کاہن عرب میں دے لوگ تھے جو بے دلی باتیں جوں سے سیکھ کر بتاتے
 تھے ایک سچی بات میں سو جھوٹا کر سچ یعنی آگ جوڑ کے نادانوں کو بھکا تھے
 حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی وہی نہا ہی بات کو ناک بند ہی کاہنوں کی طرح ہے

کہا تھی یہ بھی اونہیں داخل تھی اسی طرح ہندوستان میں بھی وہی تباہی خلافتِ مشرقِ بائیں
نادانوں کے ہلکانے واسطے بعضے بدین تنگ بندی کرتے ہیں جیسا کسی مردود نے
یوں کہا تھی معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے ہینگ بوزہ نماز روزہ کسے ہینگ بوزہ لیا کسے
نماز روزہ اسی طرح اور بہتری خرافات میں جاہلون میں مشہور ہیں یہ لوگ بھی کاہنوں میں داخل
ہیں اور خدا اور رسول کے دشمن

۹۱۵ **ع** عبد اللہ بن عمرؓ اِنَّمَا هَلَكَتْ سَنَ كَانَتْ قَبْلَكَ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ مسلم بن حنفیہ
بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے آگے تھے مہذب کتاب
الہی میں اختلاف کرنے پر باوجود **ف** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ دو مرتبہ میں
ایک قرآن کریم میں اختلاف کرتے تھے حضرت اونکی گفتگو سن کر غصہ ہو پھر فرمایا
فرمایا طلب یہ کہ جب آیت کی قراءت اور طرح ثابت ہوئی تو اس میں اختلاف نہ کر سبب
یہ نہیں کہ ایک کو تو مابے اور دوسری قراءت کی انکار کرے بلکہ دونوں کو مابے
۹۱۶ **و** زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ رَحِلًا لِّكَفٍّ
فی الجاہلیۃ تَزْنِي بِالْبَعْرِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ بخاری اور مسلم بن زینب بنت جحش رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ عورت پر خاوند مرئی کے بعد تو چار مہینے اور دس بیٹن
کی تو عدت آئی اور کفر کے وقت تم عورتوں میں ہر ایک بیگنی پہنکتی تھی برس دن کے بعد
ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت نے ایک عورتؓ کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی سودہ
عدت بیٹی ہی اور اسکی آنکھ درد کرتی ہے میں اونہیں سرمہ لگاؤں حضرت نے منع کیا پھر حدیث
فرمایا کفر کے زمانہ میں دستور تھا کہ جب خاوند مرے عورت تنگ مکان میں عدت بیٹھتی اور برے
کپڑے پہنتی سرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گزرتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شہر کاہ سے نکل
چوڑتی اور میگلنیاں سر پر سے پشت پر پہنکتی تب عدت سے باہر ہوتی شیعہ میں یہ
معیبیت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت تھی کہ اسنے دن خاوند کے

گھر میں رہے اور کچھ سنگسار نہ کیے سو حضرت سب نے فرمایا کہ اسلام میں برس دن کی نصیبت
 گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی نہیں ہو سکتا

۴۱۷ مَرَحْفَصَةً اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبِهِ يَغْضَبُهَا يَفْنَى الدَّجَالَ سَلَّمَ مِنْ حَضْرَتِ حَقِصَةِ رَوَا
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دَجَال تو نکلے گا تو سب سے کہ غصہ کیا کرے گا **ف** حضرت کے وقت میں
 مدینہ میں ایک شخص تھا ابنِ صَبَّاح نام عجایب باتیں اوس سے ظاہر ہوتی تھیں بعض لوگوں کو
 شبہ تھا کہ وہ دَجَال ہی ایک روز عبد اللہ بن عمر کو ملا عبد اللہ نے اوس کو
 غصہ دلایا غصہ سے اتنا اوس کا بدن پہولا کہ راہ میں ہو گئی حضرت حَقِصَةُ نے اسے
 بھائی عبد اللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی سی یعنی دَجَال ظہر فہر ای ہی تو ہے ابنِ صَبَّاح
 کہ کیوں غصہ دلایا بات یہ کہ ہی دَجَال ہو تحقیق یہ ہی کہ اسکے اسم اسی دَجَال اور شخص
 ہی چنانچہ اوس کا مفصل حال اور حدیث میں مذکور ہی اور یحییٰ صابی نے اوس کو بچشم
 دیکھا اور اوس کا قصہ حضرت سے کہا

۴۱۸ خُ امُّ سَلَمَةَ اِنَّمَا كَيْفِيَّتُكَ اَنْ تُحْبَبِي عَلَى رَأْسَاتٍ ثَلَاثَ حَشَايَا ثُمَّ تَقْضِيْنَ عَلَيَّ
 الْمَاءَ فَتَطْهَرِيْنِ بخاری میں حضرت اُمُّ سَلَمَةَ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ تجھ کو تو یہی کفایت کرتا ہے کہ تو تین جلو آپ سے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی
 بہاویے تو پاک ہو جاویے **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت اُمُّ سَلَمَةَ
 نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت میں اپنے سر کی جوٹی بہت مضبوط باندھتی ہوں
 کیا میں غسل کی حالت میں جوٹی کہوں ڈال کر اون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 یعنی جب بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچا تو جوٹی کہوں لانا ضرور نہیں اور یہی مذہب
 ہی سب ائمہ میں مرد کو غسل میں جوڑا کہوں لانا ضرور ہی

۴۱۹ صَرَحَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مِنْ لَحْلَاقٍ لَّهٗ سَلَّمَ مِنْ عُمَرَ فَاَرَوْقَ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہی جو آخرت میں سب سے نصیب ہی

الْبَابُ الثَّالِثُ

تیسرے باب میں وحدشین میں جسکے سرے پر لایا ہے۔

۴۱۹ **و** ابوموسیٰ لا یأخذ اصبر علی اذی سمعه من الله انه یقر له به یجعل له الولد ثم هو یأخذهم ویزدقهم بنای اور مسلم بن ابوسریعہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اید اسکے خدا زاد کو جی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہیں حال تو یہ ہے کہ لوگ اس کے ساتھ شکر کریں تو میں اور اولاد اس کی بھراں تو میں سپر بھی ان کا فروں کو آرام میں کتا ہے اور زنی تا

۴۲۰ **و** ابن مسعود لا أحد أعز من الله ولدت لحاتم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا أحد أحب إليه المذبح من الله ولدت مديح نفسه وفي رواية أسماء بنت أبي بكر لا شيء أغبر من الله بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود روایت کہ حضرت فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غریب

نہیں اور اسد واسطے اون سے بخیا ہی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام سب حرام کئے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسد واسطے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسماء بنت ابی بکر کی روایت میں کہ کوئی چیز خدا پر اور خیر

۴۲۱ **خ** ابن عباس لا بأس عليك طهور إن شاء الله قاله عمر بن الخطاب وحصل عليه بعد ذلك بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جھیر کچھ ہرج نہیں یہ نب گناہ پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے چاہا یہ حضرت ایک گنوار سے فرمایا جسکی بیماری پر سی کو گئے

ف یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہو میں کچھ سچ کی بات نہیں سنت کہ کعب بن جابر کو دیکھنے جاوے ہوا ہے کہ لا بأس عليك طهور إن شاء الله خواہ

اسکا مطلب پارسی یا ہند کی زبان میں کہے

۴۲۲ **م** جابر لا تأكلوا باليمين فإن الشيطان يأكل بالشمال مسلم بن جابر روایت کہ حضرت فرمایا کہ بائیں ہاتھ نہ کھا یا کر کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے **ف** سنت ہی کہ شریف کام دینے ہاتھ سے کر جیسے وضو کرنا کھانا کھا کر پینا اور کمر کام بائیں ہاتھ سے جیسے استنجہ کرنا ناک جھاڑنا

۴۲۳ **م**رأوهريّة لا تبادروا الإمام إذا تكبر فليبروا وإذا قال ولا الصّالين فقولوا آمين
فإذا ارتفع فارتفعوا وإذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد
مسلم بن ابوبريرة رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ امام سے آگے جلدی کیا کر جواب
اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کھا کر داد ورجب ولا الصّالین کہے تب تم آمین کھا دو ورجب
رکوع کرے تو تم بھی رکوع کر دو ورجب وسمع اللہ لمن حمده کہے تو تم کھا کر واللہم ربنا
ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے
کر لے تب تم کیا کر و امام پر سبقت نہیں درست

۴۲۴ **و**ان مسعودی لا تبادر المؤمنة المرأة فتعجزا لزوجها كأنه ينظر من اليه
بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ لگا بدن ایک عورت
دوسری عورت پہریان کرے او سکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا
اوسکو دیکھتا ہے **ف** جب عورت دوسری عورت کی بک بکھ اپنے خاوند سے کہیگی
تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا کا کیا فساد ہون اس واسطے حضرت اسکو منع فرمایا
غور کیا جائے کہ شریعت میں کیا کیا ڈرامیشی ہے چنانچہ اس واسطے اجنبی عورت کے ساتھ
سفر اور تنہا ہی شریعت میں منع ہے

۴۲۵ **م**رأوهريّة لا تتابعوا التمي حتى يبدؤوا صلاته ولا تتابعوا الشمس بالشمس
مسلم بن ابوبريرة رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا نہ بیچو نہ مول کو کہ جو تک او سکی شکل
ظاہر نہ ہو یعنی جب تک گد نہ ہو اور نہ مول کو نہ بیچو پہلے کو دوسرے پہلے سے زیادہ کم کر
یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہوا **ف** امام شافعی کے نزدیک
جب تک پہلے گد نہ ہو بخانین درست بموجب اس حدیث کے اور اٹکل سے پہلے کو پہلے
بخانا اس واسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہوا اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہو گیا
مرأوهريّة لا تبدوا اليهود والنصارى بالسلام فإذا القيت أحدكم في طريق فاصطبر
۴۲۶

إِلَى أَصِيْفِهِ سَلَّمَ مِنْ ابْنِهِ سَيِّدٍ كَخَضِرْتُمْ فَرَمَا كَيْهَوْدَاوُرْ نَصَارَ كَوْنَمُ پَهْلے نہ سلام کیا کر اور تم
 او نہیں سے بلار و کسی سے راہ میں تو او کو بہت تنگ راہ کی طرف دمایا کہ وہ
 ہودا اور نصار کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور اگر وہ سلام کریں تو جواب میں کہے
 وعلیکم یعنی تم پر وہ بھی جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ میں دہانا اسوا سے فرمایا کہ جب
 اون لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت سیکے لائق ہوئے

۴۲۷ **و** أَبُو بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ كَاتِبٌ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةً مِنْ وَرْدٍ أَوْ قِلَادَةً إِلَّا قُطِعَتْ
 بخاری اور مسلم میں ابو بشیر رضی عنہ روایت کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی ہے اونٹ کی گمر وغیر
 نانت کا گند یا کوئی گند اگر کاٹ ڈالا جاوے **و** گند کا کاٹنا اسوا سے فرمایا کہ اس میں کھٹا باغ
 ہے اور کھٹا و کھٹا حرام ہے یا اسوا سے کہ دوڑانے میں یا پرنے میں کہیں ایک بخا ہے
 یا بے لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جسے ہندوستان میں عوام لوگ پٹلا
 جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہیں

۴۲۸ **و** إِبْنُ عُمَرَ كَاتِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ
 فرمایا کہ نہ بیچو کچھو کہ جب تک اسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدہ ہو اور زور و سرخ ہو اور بہرے
 مَرَعَمَانُ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالذَّيْهَمَيْنِ
 مسلم میں حضرت عثمان رضی عنہ روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سو کے دینار کو دو سو کے دینار
 اور نہ چاند کے درم کو چاند کے دو درم **و** یعنی چاندی سو میں یا دلینا اور یا بیاج
 ۴۲۹ **و** أَبُو سَعِيدٍ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْتَقُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ
 وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْتَقُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِثْلًا غَائِبًا بِمَا حَاضِرًا
 بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی عنہ روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونیکو سو کے ساتھ مگر برابر
 برابر سے اور زیادہ نہ کو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے
 اور نہ زیادہ کو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سو کے کو موجود سے **و**

حاصل یہ کہ تول مایک چیز میں جب کہ ایک جی جنس ہو تو اس کا برابر برابر چھپا دست بدست
درست ہے اور زیادہ دنیا لینا اور مدت ٹھہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے
سوتیکو چاندی سے بیچے تو زیادتی کمی درست ٹھیکہ دست بدست ہو یعنی وعدہ
اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے سطح پر کہ ایک ٹواؤ ہو
موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اس کے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہیں درست
چاندی سونے میں کہو ماکھر برابر ہے لیکن اگر بہت مینل ہو تو اس کو حساب کر لیں

۴۳۰

ہذا ابن عباس لا یخفی علیہ الذی عرّفہما مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نبی اور وح دار چیز کو نشانہ عبد اللہ بن عباس سے چند جوانوں
دیکھا کہ مرے کو ایک جگہ رکھا ہے تیروں سے اس کو نشانہ مار رہے ہیں تب یہ حدیث
پڑھی اور کہا کہ حضرت اس پر لعنت کی ہے معلوم ہوا کہ یہ جو بعض لوگ زندہ جانور کو چھپ
بناتے ہیں نہایت حرام ہے اور کمال سیدڑا و سخت ل ہیں کہ ناحق عبد اللہ بن عباس پر نشانہ لگا رہا ہے

۴۳۱

ابن عمر کو الدار فی بیوتکم جبرئیل بناری اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو لگ کو اپنے گھر میں جب سویا کر و ف

۴۳۲

اس واسطے منع کیا کہ اکثر لگ لگ اٹھتی ہے بلکہ مدینہ میں ایک بار میں آدمی اور گھر
ابو ہریرہ لا تھمّوا لعدو و فاد القیتوم فاصیدوا بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ میں دشمن سے تلے کی آرزو کیا کرو جب دشمن سے مل

۴۳۳

تو جم جایا کرو بھاگنا نہ و ف بعضے نوجوان اصحاب کہنے کہ اگر ہم کافر و ف
میں فوج ہو ان کو ماریں تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی دعو کرنا نہیں اگر شاید بھاگوں بھاگوں
خ ابو ہریرہ لا تجعلوا یونکم مغایر لک الشیطان یفر من البیت الذی یرقیہ سورۃ البقرۃ
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھر میں سورۃ البقرہ پڑھا کر
مقرر شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاوے و ف

۴۳۱

یعنی گھروں میں مردوں کی طرح بے عمل نہ پڑنا کہ وہ بلکہ گھر میں تہن پڑا کر تاکہ شیطان بجا
 صر ابومرید النعمانی لا تجلسوا علی القبر ولا تصلوا الیہا مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور انکی طرف نماز نہ پڑنا کہ وہ یعنی قبروں کو ایسا
 ذلیل بھی نہ کرو کہ اوپر بیٹھا اور باضرو اور پریشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نہ کرو کہ انکو
 قبلہ بنا کر اوپر نماز پڑھو یا اسنے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبروں میں نماز درست نہیں
 ح ابومریدہ لا تحاسدوا ویروی لا حصداۃ فی اثین رجل اناہ الله القرآن فهو یکتو
 اناہ اللیل واناہ النہار فهو یقول لو اوتیت مثل ما اوتی هذا الفعلت کما یفعل ورجل
 اناہ الله ما لا فهو یفعل فی حقہ فیقول لو اوتیت مثل ما اوتی هذا الفعلت کما یفعل
 بخاری میں ابومریدہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ آپس میں حسد اور ڈاھ کیا کرو اور ایک آ

۴۳۵

یون ہے کہ حسد کرنا لائق نہیں مگر آدمی میں ایک تو مرد و جو خود قرآن دیا ہے سو
 اسکو رات اور دن کی ساعتوں میں پڑنا کہ تا ہے تو وہ کہے کہ اگر مجھکو بھی قرآن آیا
 تو قیامت ہوتی جیسے اسکو ہے تو میں بھی کرتا جیسا کہ تا ہے دوسرا وہ مرد جو خود اپنے
 مال دیا ہے سو وہ اسکو بجا حسد نہ کیا کہ تا ہے تو یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہو
 جیسا کہ پاس ہے تو میں بھی کیا کرتا جیسا کہ تا ہے وہ حدیث ہے کہ دوسرا بھلا
 نہ دیکھ کے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہے اور اگر خلق اسی بیچ اور بلا میں
 گرفتار ہے گویا حسد کرنے والا خدا سے ہوتا ہے کہ یون اسکو دیا مجھکو نہ دیا لیکن
 کسی دیندار کو دیکھ کر آرزو کرنا کہ خدا مجھکو بھی ایسا کرے تو دوسرے حد نہیں اسکو غیظ نہیں
 ح ابومریدہ لا تحاسدوا ولا تنابحسوا ولا تباعضوا ولا تکابروا ولا توجعوا عبد الله لخوانا
 بخاری اور مسلم میں ابومریدہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ آپس میں حسد نہ کرو اور دم نہ
 نہ بڑھاؤ یعنی لازماً پین نہ کرو اور آپس میں بغض اور عداوت نہ کرو اور ایک دوسرے کی بڑائی کو
 آپس میں نہشت نہ کرو نہ بیٹھا اور بہائی بن جاؤ خدا کے بند وہ یعنی جیسے

۴۳۶

۴۳۷ گئے بہائون میں محبت اور پاسداری تھی ہے ویسی سب لائقوں کے گرد اور کفر کی بُری عادتیں چھوڑ
 ۴۳۸ **مَرَأَتُهُ لَا تَحْرِمُ الْأَمْلَاجَةَ وَلَا الْأَمْلَاجَتَانِ** سلم میں اُمّ الفضل رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 دودھ کا ایک بار یا دو بار چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا **ف** امام شافعی کے مذہب میں
 بائخ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہے ایک دو بار سے نہیں بوجہ اس حدیث کے اور
 امام اعظم کے نزدیک ایک بار دو بار سے ہے نکاح منع ہے اس واسطے کہ قرآن میں

مطلوب ہے ایک بار دو بار کی قید نہیں واللہ اعلم
 ۴۳۸ **مَرَأَتُهُ لَا تَحْرِمُ الْمَصَّةَ وَلَا الْمَصَّتَانِ** سلم میں حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار دو بار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہیں کرتا
 ۴۳۹ **مَرَأَتُهُ لَا تَحْرِمُ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَا تَوَاعِدًا وَلَا تَوَاعِدًا** فقہانہ

سلم میں ابو جریس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک کام اور حسان کو کوئی نیک مو
 کتر اور تہوار نہ سمجھ یعنی ثواب سے غالی نہیں اور اپنے بہائی مسلمان یا وعدہ نہ کر کہ پھر اسے نکاح

۴۴۰ **مَرَعْبَدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدَةَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِأَبَائِهِمْ** سلم میں عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم نہ لیا کرو بتوں کی اور نہ اپنے باپوں کی **ف** سو اُحد ایک قسم نہیں

مَرَعْبَدُ الْمُطَلِّبِ بْنِ رَبِيعَةَ لَا تَحْلِفُ بِالصَّدَقَةِ وَلَا بِالْمُحَدِّثِ أَمَّا هُوَ أَوْ سَاخِ الدَّائِسِ سلم میں عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں زکوٰۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوٰۃ کا
 آدمیوں کا میل ہے **ف** بعض بنی ہاشم نے حضرت کے کہا کہ ہم کو بھی تحصیل زکوٰۃ کا حکم

کر کے بھیجے تاکہ ہم کو بھی شفقت ہو جیسے اور رون کو ہوتی ہے تب حضرت یہ حدیث فرمائی

یعنی تم میری برادری ہو نہ ہمارے لائق نہیں کہ لوگوں کا میل کچیل اور صدقہ کو یہ ادنیٰ

تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب یہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت زکوٰۃ پر

آل و راداد کے واسطے حلال کرتے تو کافر ہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوٰۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی
 ۴۴۱ **فَمَرَأَتُهُ لَا تَحْرِمُ الْجُمُعَةَ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَحْضُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ** سلم میں

بَيْنَ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِي صَوْمٍ يَصُومُ اَحَدُكُمْ مِنْ ابُو بَرٍّ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ كَيْفَ كُنْتُمْ
 فرمایا کہ سب راتوں میں سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکر
 اور سب دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکر و مکر سطح
 مضائقہ نہیں کہ اور روزہ جو تم رکھتے ہو اس میں جمعہ ہی آپڑے **ف** جمعہ میں غسل کرنا
 اول وقت جامع مسجد میں جانا اور نماز جمعہ کی پڑھنا ضرور ہے سو اس واسطے اسکی شب بید
 اور روزے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہیں اون کا مون میں خلل نہ پڑے اور وہ
 سب یہی عبادت کے واسطے سب برابر ہیں اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو
 نہیں کیونکہ درست نہیں کہ اپنی طرف سے کسی دن میں خصوصیت لگاوے۔

۴۴۲

ح ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ كَانَ قَبْلَكُمْ اَخْتَلَفُوا فَاَهْلَكُوا نَجَارِي مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو اس واسطے کہ جو لوگ تم سے پہلے انہوں نے اختلاف کیا
 پہر برباد ہو گئے **ف** عبد اللہ بن مسعود رضی عنہ سے مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص نے
 قرآن پڑھا اور مجھ کو اور طرح سے معلوم ہوا میں اس کو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم
 دونوں خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قراءت بے طرح ثابت ہوا اسکے
و ابُو بَرٍّ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ لَا تَبْدَأُ نَجَارِي اور سلم میں ابُو بَرٍّ رَضِيَ عَنْهُ سے روایت ہے

۴۴۳

کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بہتر نہ ہو **ف** یعنی اصل پیغمبر ہی سب
 پیغمبر برابر ہیں یہ بخانا کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر اس واسطے کہ سب پیغمبروں کا ایمان لانا اور
 باقی جہت درجہ کی تفضیل دلیل سے ثابت ہے اس کے بیان اور اعتقاد میں مضائقہ

۴۴۴

و ابُو سَعِيدٍ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْاَيَّامَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِي صَوْمٍ يَصُومُ اَحَدُكُمْ مِنْ ابُو بَرٍّ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ كَيْفَ كُنْتُمْ
 یعنی فاذا انما موسى اخذ بقائمة من قوائم العرش فلا أدري افاق قبل ام مجزى بصعقة الطور
 نجاری اور سلم میں ابُو سَعِيدٍ رَضِيَ عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبروں میں
 بہتر نہ ہو سو البتہ سب لوگ حضور کی آواز سے قیامت میں ٹپے ہوش ہو جاویں گے

تو اول میں ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ کو اسطرح پر دیکھوں گا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہیں سو میں
 نہیں جانتا کہ موسیٰ مجھ سے پہلے ہوش میں آیا کہ وہ طور کی بیہوشی اور کئی عجوبہ ہو گئی **ف**
 اس حدیث کا قصد آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبروں سے افضل کہتا تھا اور بہتر
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت میں سب
 پیغمبر برابر ہیں اگر حضرت کو فضیلت ہے تو اور راہ سے ہے **ف** خلاصہ یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی
 شخص ابو طلحہ کو داخل الملائکہ میں نافذ کتب کا صورتہ قائل بنجاری میں ابو طلحہ سے روایت ہے **۴۴۵**
 کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے اس گھر میں حسین کٹا ہوا اور جان دار کی تصویر ہو
ف ابن عمرؓ کہ لا تدخلوا مساکن الذين ظلموا انفسهم ان يصيبكم ما اصابهم الا ان تكونوا اراکین **۴۴۶**
 بنجاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجاؤ ان کے مکانوں
 جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر نہ غضب پڑے جیسا اون پر پڑا مگر وہ ان کو
 روئے جاؤ تو مصائب نہیں **ف** بنجاری اور مسلم میں ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ہم ایک
 حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک میں جسا کا نام حجر ہے گذرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور
 وہ ان سے جلد نکل گئے اور وہ ان کے پانی پینے سے منع کیا اور جس نے اس پانی سے
 انا گوند یا تھا اس کو چھو کر دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر غضب ہوا وہ ان قیامت تک خدا کی مار
 سے برکتی رہتے ہیں قوم ثمود میں حضرت صالح پیغمبر تھے جب ان لوگوں نے پیغمبر کو نہ مانا
 تو آؤن پر عذاب آیا سب مر گئے اور نکاحا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے **۴۴۷**
ف اَمْ سَلَمَةُ لَانَدْعُو الْاَنْفُسِكُمْ الْاَحْيَاءُ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يُؤْمِنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُولُوْنَ
 مسلم میں حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانوں کے
 واسطے سوائے نیک دعا کے اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہارے کہنے پر **ف**
 حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ میرا بھانا خداوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اس کے غم میں اپنے
 واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس وقت فرشتے موجود ہیں **۴۴۸**

نہیں تو ان کے آئین کہنے سے وہی کام ہوگا

۴۴۸ **ص** حَاجُّوْا لَآلِہِ الْاُمِّیَّةِ اِنَّ تُعْصِرُوْکُمْ فَنَذِیْجُ اَجْدَعًا مِّنَ الصَّالِسِ
مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی میں مگر ایک سال کی بکری کی
تم پر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات جینے کا ذنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بڑا بکری

کم درست نہیں لیکن سات جینے کا ذنبہ قربانی کرنا درست ہے

۴۴۹ **ص** اَوْ هَرَبَہُ لَا تَذْهَبُ لِّلْاٰی وَالْاٰیَامُ حَتّٰی تَمْلَکَ بَلْ یَقَالُ لَہُ حُجَّجًا کَاسْلَمَ مِنْ اَبُوہِ رَہِہُ
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہوں جب تک بادشاہ ہوگا وہ مرد کا
حُجَّجًا ہوگا **ف** یعنی بدو حُجَّجًا کی سلطنت کے قیام ہوگی قیامت سے پہلے
اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہیں کہ کب ہوگا اور کہاں ہوگا

۴۵۰ **ت** اَبُو بَکْرَہُ وَجَرِیْرٌ وَّابْنُ عُمَرَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدَیْ کُفَّارٍ یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
بخاری اور مسلم میں اَبُو بَکْرَہُ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میرے
پلٹ کر کافر نہ ہو جائیو کہ تم لوگوں سے بعض بعضوں کے گردن میں ناریں **ف** حضرت نے

آخر عمر میں حُجَّجًا اَوْدَعَ میں یہ حدیث فرمائی یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا کافروں کی عادت تھی ایسا
۴۵۱ **ت** اَنْسَ لَا تَزَالُ جُھَنُوقُوْا هَلْ مِنْ مَّرِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ فِیْہَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدْ مَہُ فَفَقُوْا
قَطُّ قَطُّ وَعِزُّ مَلٰئِکَ وَیَزُوْیْ بَعْضُہَا اِلٰی بَعْضٍ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمیشہ دو رخ کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے یہاں تک
کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیکا تو دو رخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم
پھر مٹ جاوے گی **ف** یعنی باوجودیکہ لاکھوں کافر اوس میں پڑیں گے اوس کی ہو کہہ
سکتے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کرے گی جب خدا قدم قدرت اوس میں رکھیکا تب
اوس کا پیٹ بھرے گا اور جوش مٹے گا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے یہاں
قدم مختل و درانا مناسب نہیں جیسا روایت میں آیا ویسا پانا چاہئے اور کہا چاہئے واللہ اعلم

۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵

۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵

نہایت چھراؤس نہان کو دہلوا ڈالا

۴۵۴
 ۴۵۵

۴۵۴
 ۴۵۵

پاجادے **ف** یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک میں قرآن نہ لیجاوے کہ کانس
اوس سے نہ ادبی کریں گے اور اگر لشکر سلام زیادہ ہو تو قرآن لیجا نامضائقہ نہیں

۶۵۶

وَعَمْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلُ إِلَّا مَرَّةً فَإِنَّهُ أَنْعَمَ عَلَيْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ
أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِنْ أَنْعَمَ عَلَيْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَانَتْ عَلَيْهَا بَخَارِي أَوْ بَخَارِي
عبد الرحمن بن سمرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری

۶۵۷

اگر حکومت بھگو بدو ن مانگے تو تیری غیب سے او سپرد ہوگی اور اگر تہ حکومت
مانگنے سے ملی تو تجہی پر سوچی جاوے گی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی

خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةَ طَلَاقًا أَوْ خُتْمًا لِنَشْفِخَ مَا فِي صَفْحَتَيْهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قَدَّرَ اللَّهُ
بخاری میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا مانگے عورت ہی سلمان بہن کے

طلاق کو تا کہ وہ ٹیل لیوے جو اوس کے تغار اور پیالے میں ہے یعنی جو اوس کو خاوند
ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہے کہ بدو ن شرط طلاق اوس کے خاوند سے نکاح کر لیوے

سو اوس کو تو وہی ملے گا جو اوس کی قسمت میں ہے **ف** یعنی جو عورت کہ جو عورت

۶۵۸

عَائِشَةُ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ إِلَّا أَحَبَّتُنِي أَوْ بَاغِيَارَ عَائِشَةَ يَا بَخَارِي أَوْ بَخَارِي
عائشہ رضی عنہا روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ان میں سے جو عورت چاہے گی اوس کو بتلا دوں گا یعنی یہ بات کہ

عائشہ بھگو اختیار کیا **ف** جب قرآن میں آیت شجر اترے یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بی بیان
یا اللہ اور رسول کو اختیار کریں اور فقر فاقہ پر صبر کریں یا دینا اختیار کریں اور جدا ہوں تو،

عائشہ رضی عنہا اور رسول کو اختیار کیا اور دینا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ

اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بی بیوں سے فرمائے گا یعنی دے میری حرص کریں

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ کہہ ہی گدا

۶۵۹

عَائِشَةُ لَا تَسْأَلُ الْأَمْوَالَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَيَّ مَا قَدَّرَ اللَّهُ يَا بَخَارِي
عائشہ رضی عنہا سے روا

کہ حضرت فرمایا کہ مَرْدُون کو گالی مت دو اور بُرانت کہو سو دے تو بیچ گئے اپنے کے کہو

ف یعنی مَرْدُون نے جو نیک یا بد کام کئے تھے سو قبر میں ثواب یا عذاب اور اگر پہنچ گیا اب اوکو نہ کہنا شب بے فائدہ ہے بلکہ ناحق اور کئی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے
 ۴۴۰ **م** ابوہریرہؓ کہ لَسْبُوا اَصْحَابِي وَلَا تَسْبُوا اَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَ اَنَّ اَحَدًا كَرِهَ اَنْفَقَ مِثْلَ اَحَدٍ ذَهَبًا مَا اَذْرَكَ مَدًّا اَجَدِيْعًا وَلَا نَصِيْفَةً سَلِمَ مِنْ اَبْوَهْرِ رِيَّةٍ رَوَيْتَ عَنْكَ كَهْضَةً فَرَمَا يَكُنْ بِدِ كَهْمِي

اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو اوکے تین پاؤں کے برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اوکے آدھے کے برابر **ف** یعنی اصحاب نے اپنے مال خرچ کیا کہ جب سلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اوہیں کے مال خرچ کر اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم میں سلام پہلایا اسی سبب تمام قرآن میں مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہے تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کیسی عبادت ناقامت نہیں ہو سکتی پھر ایسے دین سرداروں کو بد کہنا کیونکر درست ہو گا خدا سمجھ اوں بے ادبوں سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہیں دیدہ اور ہستہ

اونکے کالائ کو مٹاتے ہیں

۴۴۱ **م** سَمِعْتُ بَنِي جَدْرٍ كَالسَّيِّئِ غَلَامَاتٍ يَسَارًا وَكَلْبًا حَاوَةً يَخْنَأُ وَكَلْبًا قَائِلًا يَقُولُ اَللّٰهُ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ كَلَّا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدَنَّ عَلَيَّ مُسْلِمٌ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جَدْرٍ شَيْءٍ

کہ حضرت فرمایا کہ اپنے غلام کا نام نہ رکھو اریضی آسانی والا اور نہ رباع رکھو یعنی نفع والا اور نہ بیچ رکھو یعنی مطلب والا اور نہ اقلع رکھو یعنی نجات والا سو تو یوں کہیگا کہ یہاں فلانا غلام ہے پھر وہاں وہ نہوا تو جواب دینے والا کہے گا کہ یہاں نہیں ہے

یہ نام تو چار میں سوا س سے زیادہ جھمہ پر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھانا یو
ف دستور یوں ہیں لوگوں کا کہ غلاموں کے اکثر نام بہتر کہتے ہیں مبارکی کے

نہیں ہے سوائے اور مسجدوں کے اور مکانات کو تبرک جان کر جانا اس حدیث میں منع نہیں واعلم
اور حدیث میں لکھا ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ میری مسجد میں ایک بار نماز پڑھنا اور مسجدوں کے ہزار بار نماز
اویسہ میں نماز میری مسجد سے سو بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبہ کی نماز اور مسجدوں کے لاکھ بار افضل
۴۴۴ م ابو ہریرہؓ کہ لَصَحْبَنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مُسْلِمٌ مِنْ اَبْنِ مَرْزُوقٍ رَوَيْتُ عَنْهُ
فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ ہے جس پر لعنت ہے حضرت مغیرہؓ میں تھے ایک اونٹ
اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرتؑ یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ لعنت
کننے کی عادت چھوڑنے معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا نہیں درست
۴۴۵ م ابو ہریرہؓ کہ لَصَحْبَنَا نَاقَةٌ مُرَقَّقَةٌ فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَوْشَنٌ مُسْلِمٌ مِنْ اَبْنِ مَرْزُوقٍ
روایت ہے کہ حضرتؑ کے ساتھ نہیں دیتے رحمت کے خوشے اون لوگوں کا جن میں کتا

اور گھنٹا ہوتا ہے

۴۴۶ م ابو ہریرہؓ کہ لَصَحْبَنَا نَاقَةٌ مُرَقَّقَةٌ فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَوْشَنٌ مُسْلِمٌ مِنْ اَبْنِ مَرْزُوقٍ
تجاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاریٰ
نہ سچا جانو اور کلو جھٹلاؤ اور کہو کہ ہم نے مانا خدا کو اور اس کو مانا جو ہم پر اور تعالیٰ شہد
اور جو اگلے پیغمبروں پر اور ثراف حضرتؑ کے وقت میں یہود و توریت کو عبرانی زبان میں
پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے واسطے عربی میں اس کا ترجمہ کرتے تھے حضرتؑ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ان کو سچا بخانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہوا اور جھوٹا بھی بخانو شاید کہ
سچی بات ہو اور مجمل یوں کہو کہ ہم قرآن اور توریت اور انجیل کو پائے ہیں مگر ہر کو تمہارا
اعمال نہیں ادا جانے کے لئے کیا رکھا ہے اور کیا لگا

۴۴۷ م ابو ہریرہؓ کہ لَصَحْبَنَا نَاقَةٌ مُرَقَّقَةٌ فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَوْشَنٌ مُسْلِمٌ مِنْ اَبْنِ مَرْزُوقٍ
شَلَوُ امْسَلْتُ وَاِنْ شَاعَرَ ذَهَابًا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ تجاری میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ نہ بند رکھا کر کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیر کے

نہیں سوچو اور کمول لیوے وہ بعد دوسرے کے دو کام میں مختار ہے خواہ کہے خواہ
 اور کمول پیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر **ف** دستور ہے دغا بازوں کا کہی دن کا دو
 گائے بکری کا بند رکھتے ہیں تمامول لینے والا دھوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ
 بعد مول لینے کے اور سکوا اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پیر دے بدلا دیکر اور یہی ملے
 امام شافعی کا امام اعظم کے مذہب میں بدلا دینا نہیں اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارادو
 عوض ہو گیا چنانچہ باب اول میں مضمون مذکور ہو چکا

۴۴۸

مَرْيَمُ نَزَّهَا لَتَصْمِرَ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدًا لَا يَذْنِبُهُ وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدًا
 يَذْنِبُهُ وَمَا انْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ امْرَةٍ فَإِنْ يَضْفَحْ لِحَرْمِ الْمَرْءِ مِنْ بَعْثِ رَجُلٍ
 کہ حضرت فرمایا کہ نفل روزہ عورت نہ رکھے خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کے اور
 خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کی کو کسی کام کے واسطے گھر میں نہ آنے دیوے
 اور عورت جو خاوند کی کائنی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ میں دیوے گی تو اوسکا
 ثواب خاوند کو ہوگا **ف** اس حدیث میں خاوند کی عورت پر فرمائے فرض روزہ میں خاوند
 اجازت کی حاجت نہیں نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہیں کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہ ہو
 اور خاوند کی کائنی سے راہ خدا میں دنیا جب درست کہ اوسکی اجازت ہو صریحاً ادا سکون
 نہ وجب ہے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو عورت کو کی طرح دنیا درست نہیں
ح عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہایت سب سے حدیثی تعریف نہ کہا کرو جیسی ہے حدیثی
 مریم کے پیغمبر کی تعریف جو نبی اور پیکر یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہوں اور اوسکا رسول
ف یعنی جیسا ہمارے پیغمبر کی بی تعریف بہت بڑا کر کے بعضوں نے اور خدا کا ثناء
 کہا اور بعضوں نے خدا سوا تم اے مسلمانوں سے میرے تعریف کیجیو کافر ہو جاؤ گے میری
 تو اتنی کنایت کرتی ہے کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہوں یعنی جب پیغمبر کہا

۴۴۹

سوائے خدا کے جسے کمالات کا آدمی کو ممکن میں سب کے پیغمبر سب عالم سے بہتر خدا کا انشا
 سب گناہوں سے معصوم ہوتا ہے یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تشریف باقی رہی ہے
 جو جھکو کہو گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلون میں مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے
 فقہا برین چاہیں سو کر ڈالیں سو یہ شد کہ ہے اس میں تو پیغمبر کو خدا ہی ثابت کی اور جس با
 حضرت نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے بھی

۴۷۰

وَعَائِشَةُ لَا تَعْمَلُ وَاَنَّ ابْنَكِرَ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِالنَّسَبِ اَوْ اَنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَاقِيَنَّ
 لَكَ نَسَبِي قَالَ لِحَبَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت
 کہ حضرت فرمایا کہ جلدی مگر سوائے ابو بکر قریش کا نسب بے زیادہ بتانا ہے اور البتہ میرا
 ادن میں رشتہ ہے تو جو بکر جناب ابو بکر میرا نسب اوکے نسب سے جھکو الگ کر دو
 یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہے کہ کفار قریش نے حضرت کے
 اور حضرت کے اصحاب کی جو کہی تھی حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث
 فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار میں اس طرح اوکے جو بکر ناکہ میرے باپ دادا ہی
 ابوہریرہ آجا و بن ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہے
ح اِنَّ عُبَّائِيْنَ لَا يُعَدُّوْنَ اَعْدَاءَ اَبِی اللّٰهِ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت
 کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب مکر و غد کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کہ سیکو بخلاؤ

ف علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زندقہ یعنی بے دین لوگوں کو جلواؤ والا
 عبد اللہ بن عباس نے یہ سننا یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر میں اس وقت ہوتا
 بلکہ اسکو قتل کرتا سوائے اس کے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو سلام کو چھوڑ کر اوزن بے دین کو مار ڈالو
م رَعُوْهُ بِنِ مَّالِكٍ لَا تُعْطِيْهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِيْهِ يَا خَالِدُ اَهْلُ اَنْتُمْ نَارُ كُوْنْ لِيْ اَمْرًا يُّنْجِيْ اُمَّا
 ۴۷۱
 مَسْلُكُكُمْ وَمَنْ لَّهُمْ كَسَلٌ رَّجُلٌ اسْتَرْعَى اِيْلًا وَعَمَّا فَرَعَاهَا ثُمَّ حَقَّقَ سَعْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا
 ثُمَّ عَثَ فِيْهِ فَتَرَبَّتْ صَفْوَةٌ وَتَرَكَّتْ كِدْرَةٌ فَصَفْوَةٌ لَكُمْ وَكِدْرَةٌ عَلَيْهِمْ قَالَ لَمَّا احْبَرَهُ

راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو سبب نہیں دیتے ہو تو میں تمہارا گلہ حضرت سے کروں گا جب میں نے میں لشکر آیا تو عوف نے حضرت خالد کا گلہ کیا حضرت خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے سبب کیوں نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ سبب بہت قیمتی تھا حضرت فرمایا کہ اب اسکا سبب دے پھر خالد جو عوف کے پاس ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیوں جوہنمے سے کہتا تھا سو کر دکھلایا خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطر داری کی کہ اب سبب نہ دے اور حاکمون کی قدر دانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سرداروں کی خاطر داری ضرور تاشکر پر رغب سے ہر ایک سپاہی سردار پر جرات کرے

۴۷۲ **خ** ابوہریرہؓ کہ غضب قال لا أدع بخارجی من ابویہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ایک مردؓ کہہ کر مجھ کو پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ غصہ لیکر کر ف اوس شخص نے قتل بارضیعت مانگی وہ شخص غصہ کرتا تھا اس واسطے ہر بار حضرتؐ نے یہی نصیحت کی غصہ و قسم ہی بہتر اور راسخ جو غصہ خدا کے واسطے ہو بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے ہو اسے ہی غصہ کہو

۴۷۳ **خ** عبد اللہ بن مسعودؓ کہ لا تغلبکم الاغراب علی اسم صلواتکم المغرب قال وثقلوا غراب العشاء وأخرج مسلم عن ابن عمرؓ علی اسم صلواتکم الا انھا العشاء وهم یعمون بالایل ویروی صلواتکم العشاء فانھا فی کتاب اللہ العشاء وانھا تعلیۃ یحلا ب الانس

بخاری میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ تم پر غلبہ نہ کرنے پاؤں عشا جنگلی لوگ تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرتؐ فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہیں اور روایت کی سلم نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ غالب یہودیوں جنگلی لوگ تمہاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کر کے انہیں عشا میں ادھنٹ کا دودھ دے دیتے ہیں اور دوسری روایت یوں ہے کہ تمہاری نماز نام عشا ہی سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشا ہی اور جنگلی لوگ انہیں عشا

اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں **ف** عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمة کہتے تھے یعنی اندھیر کی دودھ والے نماز اس واسطے کہ عشا کے دے لوگ اپنے اونٹوں کا دودھ دوہتے تھے سو حضرت فرمایا کہ یہ کہیں نہ ہو کہ نماز کو

شعری نام بدل جاوے اور جنگلی لوگوں کی بولی شہوڑ جاوے اس واسطے منع کیا **ح** ابوسعیدؓ و ابوہریرہؓ لا تَقْعَلْ بَعْجَ الْجَمْعِ بِالذَّاهِرِ فَرَأَيْتُمَا الدَّاهِمَ جَنِينًا قَالَ لَا يَخْنِي بَنِي عَدِيٍّ اَلْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ قَدْ اسْتَعْلَاهُ عَلَى حَبِيبٍ بَخَارِي مِّنْ اَبُو سَعِيدٍ اور ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تو بچہ میل ناقص کھجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈالا

۴۷۳

پھر مول لیا کہ درمون عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت قوم بنی عدی انصارے کے ہاتھ سے کہا اور حضرت اوسکو خیر کا عامل کر کے بھیجا تھا **ف** حضرت ایک شخص کو خیر کا عامل بھیجا دے اور وہ عمدہ قسم کی کھجور کو خیمت کہتے ہیں حضرت واسطے لایا حضرت پوچھا کیا تمام خیر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اس نے کھا کہ نہیں بلکہ ہم ناقص کھجور دوسیر دیکر ایک عمدہ قسم بدل لیتے ہیں تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جس میں زیادہ دنیا لیا جائے ایسا لیا کہ بلکہ اسکی دہریہ ہے کہ ناقص کو بیچ ڈالا پھر اسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسطرح سب قول پاپ کی خیر میں جیسے کہیں اور جاوے اور پختہ میں کرنا چاہئے

۴۷۵

م اِنَّ عَمْرًا لَا يَقْبَلُ صَلَوةً بِغَيْرِ طَهْوٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ مسلم میں جب اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بدون طہارت اور پاک کے نماز نہیں قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہیں ہوتا غنیمت کی چوری سے **ف** اس حدیث سے معلوم

۴۷۶

کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہیں اور حرام مال کو نہ لکے راہ میں دیکھے کچھ نہ لے نہیں **ف** ابوہریرہؓ لا يَقْبَلُ صَلَوةً مِنْ اَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّاءَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اسکی نماز قبول نہیں جب تک وضو نہ کر لے **ف** وضو ٹوٹا ہے اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور کیک لگا کر سونے

۴۷۷

اور خون نہ بن رہے تھے اور نیکی اور دیوانگی سے

وَبِأَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُفْقَهُونَ

بنجاری اور مسلمین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ بائین کے میرے وارث
سوسے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جائوں میں بعد میرے بی بیوں کے خرچ کے او
کارندہ کے حق کے سوا صدقہ ہی خدا کی راہ میں **ف** حضرت کے پاس کچھ زمین نہ
میں تھی اور کچھ مذکب اور پتھر میں سوخت کا معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بی بیوں کو
سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے تھے
سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بائین کے باقی رہی یہ زمین
سو بعد بی بیوں کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی لو خدا میں صدقہ ہی کارندہ
مرا دیا خلیفہ ہی با اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال میں جو وراثت نہیں ہی سوا اوسکی یہ
حکمت ہی کہ تاملت کو معلوم ہو کہ پیغمبروں کی محنت اور جالفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی
دینا کا کچھ لگاؤ نہیں یہاں تک کہ اولاد اور وارثوں کو بھی کچھ اونکا حصہ نہیں ملتا اور
حضرت فاطمہ کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے صدیق اکبر رضی سے باپ کا حصہ مانگا
معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں تو خاموش ہو رہیں اصل تقریر تو
اسی ہی باقی جگہ سے میں نے فائدہ

وَالْمُقَادِّبِينَ الْأَسْوَءَ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَأَتَتْهُ مِنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ

بِمَنْزِلِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَاتِهِ الَّتِي قَالَ قَالَ حُجَيْنٌ سَأَلَهُ الْفَقْدَاءُ عَنْ قَتْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ
الْكُفَّارِ بَعْدَ أَنْ قَطَعَ يَدَهُ فِي الْحَرْبِ بِنَارِ سُلَيْمِ بْنِ مِقْدَادٍ وَابْنِ أَسْوَدٍ وَبَنِي تَوَاجِدٍ
بِرَأْسِهِمْ فَرَمَاهُمْ فِي الْكَافِرِ كَقَوْلِهِمْ جَوَابُ سُلَيْمَانَ هُوَ كَمَا أَسْوَأَ كَرْتُوا وَكَمَا رَمَيْتُمْ وَهُوَ تَبَرُّعٌ
مَارْنِي سَيِّئٌ مِنْكُمْ سَيِّئٌ مِنْكُمْ سَيِّئٌ مِنْكُمْ سَيِّئٌ مِنْكُمْ سَيِّئٌ مِنْكُمْ سَيِّئٌ مِنْكُمْ سَيِّئٌ مِنْكُمْ سَيِّئٌ مِنْكُمْ
هُوَ جَوَابُ سُلَيْمَانَ هُوَ كَمَا أَسْوَأَ كَرْتُوا وَكَمَا رَمَيْتُمْ وَهُوَ تَبَرُّعٌ

اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی میں مقتداؤں کا ہاتھ بٹا کر مسلمان ہو گیا ف
یعنی اگر تو اوسکو جو حالت کفر میں مار ڈالنا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون
بچ گیا اگر تو اوسکو اب مار گیا تو اوسکے بدلے تو مارا جاوے گا

عَائِشَةُ لَا تَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعٍ دِينَارٍ قَصْرًا عِدًّا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی
کہ حضرت فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے جو رکھا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں ف
دینار سار ہی چار ماشے سونے کے ہوتی ہی تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک
ہری یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مل چور اوس
تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اگر اس سے کم چور اوسے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی سب
ہی امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ
چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم
برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم میں نہیں اوسکی د

دوسری حدیث بھی حسین دس درم کی حد ہی
خ ابوہریرۃ لا تقولوا اھلکذا لا یغنیو علیہ الشیطان قالوا جین قال یجوز ان یخلف اللہ لیسکون
بخاری میں ابو ہریرہ رضے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ ایسا کہو شیطان کی اوسکے
مدد نہ کرو یہ حضرت اوسوقت فرمایا کہ جب پینے اوس شہابی کو جو حد مارا گیا تھا ا
یون کہا کہ خدا تمکو فضیلت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو
بڑا کہو اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی سے تو گریاتے
شیطان کی مدد کی بلکہ یون کھا کر دیکھو تیری توبہ قبول کرے

خ النبیؐ یبکت مَعْقُودَ بَنِ عَمْرٍاءَ لَا تَقُولُیْ خُذْہَا وَقُولِیْ مَا کُنْتَ تَقُولُ لَیْسَ
بخاری میں ربیع بنت معوذ سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا اوسکو مت کہہ اور وہ بات کہ
جو اگے کہتی تھی ف بخاری میں ربیع سے پوری روایت یون ہے کہ میری

نصاب
۴۷۹

۴۸۰

اجازت
۴۸۱

شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیاں جنگ بڈز کے کڑے کا تھی تھیں
وَنُفَّ بِجَاكَرِ اس میں ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم میں اس پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات
جاننا ہے صحت سے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے
کوئی نہیں جانتا مجھ کو نہیں معلوم بعض علماء کے نزدیک خوشی کے دنوں میں ہزارا کی
وَنُفَّ کے ساتھ بشہر طیکہ اور باجہ ہون اور مضمون اس کا خلاصہ شرح ہوا اور گا

والا لڑکا اور اجنبی عورت نہ تو درست ہی

۴۸۲ هَذَا النَّاسُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلَى شَرِّ امْرِئَيْنِ سَلَمٌ مِنْ هُنَّ سَعَى رَوَايَتِ هِي
کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت بُرے لوگوں پر **ف** یعنی جن
قیامت آئے گی کوئی ایمان دار نہ رہے گا بس کافروں کے

۴۸۳ خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ امْرَأَتِي مَا اخَذَ الْقُرُونُ شَبْرًا لَشَبْرٍ وَذِ سَرَا عَا
بِذِ سَرَا عٍ فَقِيلَ يَا سُرُسُوْلُ اللّٰهِ لَعَا رِسَ وَالرُّؤْمُ قَالَ وَمِنْ النَّاسِ اِلَّا اُولَئِكَ
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جنگ
کے کرنے لگے میری امت اگلے زمانوں کے طریقوں کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ
بجھ یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافروں کی زمین تین سو میری امت ہی
کرے گی لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاریٰ کے طرح اگر ہو جاویں گے
حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہیں سوائے ان کے یعنی انہیں کے قدم بقدم چلین
ف ججوس اور نصاریٰ کی یہ زمین تین کہ یسین کپڑا پٹا چاندی سو
کے برتنوں میں کھانا پینا جو می سے پوچھ کر کام کرنا اور ہی منڈانا گناہوں پر راج
توبہ مکرنا شریعت کے حکموں پر خیال نہ کرنا شہاب پیلہ سوافنوس کہ یہ سب زمین
مسلمانوں میں جاری ہو گئیں خصوصاً ہندوستان میں حضرت جیسا دیا دیا یہی ہو
۴۸۴ فَاَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْسُجَ مَنَابِرُ

مِنْ أَرْضِ الْحِجَابِ تَضِيءُ أَعْنَافَ الْإِبِلِ بِبَصَرِي
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی
 یہاں تک کہ نکلے اگ حجاز کی زمین سے روشن کر دیوے کی بصرے کے اونٹوں کی
 گردنوں کو یعنی ایسی لٹکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی **ف** رجا
 عرب میں اوس زمین کا نام ہے حنین مکہ اور مدینہ ہی اور بصرے ایک شہر کا نام ہے
 تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں برابر زلزلہ رہا لوگوں نے جانا
 کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین ہٹ گئی اوسین سے سر بلند آگ نکلی چالیس دن
 قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سیکڑوں کو سنبل
 اوسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجر اکر راہمہ سو برس سے زیادہ ہوا
 تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا

۴۱۵ **ف** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرَّ الْبَنَاتُ لِسَاعِدِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخُلْصَةِ
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم
 ہوگی یہاں تک کہ چوڑا ٹھکانے پھرین قوم دوس کی عورتیں بت کے گرد جب کا ذی
 نام ہے **ف** دوس ایک قوم کا نام ہے میں ابو ہریرہ رضی اور اسی قوم سے میں
 ذی الخُلصۃ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو کا فر کعبہ یانی بھی کہتے تھے جب قوم
 سلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو توڑ ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے
 قریب دو قوم مژدہ ہوجا دیں اوس بت کو پھر نیابا دین گے اور اونکی عورتیں
 اوس کے گرد طواف کریں گی

۴۱۶ **ف** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا رَأَى
 النَّاسُ أَمَّنْ مِنْ عَلَيْهَا فَذَا لَا حَيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمَّتْ مِنْ قَبْلُ
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت

معجزہ اخبار
 عجیب و غریب

یہاں تک کہ بچے کا سبب اپنے ڈوبنے کے مکان سے چھرب او سکو دیکھیں گے
لوگ تب ایمان لادیں گے جو زمین پر مین سوا و سوقت نہ فائدہ کر چکا کسی جان کو اسکا
ایمان بکوپہلے سے ایمان نہ تھا **ف** یعنی بن دیکھے کا ایمان مضرب ہے او
جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ ہی واسطے اگر کافر مرنے دم ایمان
نومنتہ نہیں کہ او سوقت بھی عذاب آخرت سے نہ ہونے آجاتا ہے
ف عائشہ لا تقوم الساعة حتی تعبدا للذات والعزى حجازی اور مسلم
حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت ہوگی یہاں تک کہ لاث اور
عزى پوجے جاویں **ف** لاث اور عزى عرب میں دو بت تھی حضرت کے
دقت میں توڑنے کے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاویں گے
اور او سکو پوجیں گے

۴۸۷

ہم ابو ہریرہ لا تقوم الساعة حتی تقود ارض العرب مروجا وانها سار
مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ
ہر ماہ سے ب کی زمین چرگا کہ سبزہ زار نہ رہوں والی **ف** عرب کی زمین میں نہ
سبزہ ہے نہ پھر سو فرمایا کہ آخر زمانے میں اوشین سبزہ اور نہرین ہوں گی اور
کہتے ہیں کہ زمین عرب سے نیدہ مراد ہی یعنی آخر زمانہ میں لوگ عمارت اور آبادی
زیادہ مصروف ہوں گے دنیا کی محبت غالب ہوگی

۴۸۸

ح ابو ہریرہ لا تقوم الساعة حتی یقاتلوا الیہود حتی یقول النجر وراء الیہودی
باصبلہ هذا یہودی ورائی فافسلہ حجازی ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم ای مسلمان یہودیوں کو قتل کرو گے یہاں
کہ کے گا پھر جسکے پیچھے چھپا ہوگا اسی مسلمان یہودی ہے میری آرمین سوتو
مارڈال **ف** قیامت کے قریب دجال نکلے گا اس کے لشکر میں اکثر یہودی ہوں گے

۴۸۹

جب سے علیہ السلام کے ماتھے سے دھال مارا جاوے گا تو مسلمان اس وقت یہودیوں کو
بین نبی کے قتل کریں گے

۴۹۰ **ق** ابو ہریرہ لا یقوم الساعة حتی یقاتلوا حوزاً وکثر ما من الا عاصم حوزہ الوجوه
وقطس الا نوف صغاراً الا عین کان وجوههم الحان المطرقة یغالبهم الشغل
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک
کہ اسی سلام تو تم لڑو گے حوزہ اور کثر ما من سے جو درگروہ میں عجم کے آئینہ و
چہ ہی ناکوں والے چوٹی اکھوں والے مونہہ اور نیکے جیسی ڈھالیں میں تہمتہ اور نیز
جہا یعنی اپنے گول مونہہ میں موٹے موٹے جوتیان اور نیکے بال کی **ق** حوزہ
اور کثر ما من دو شہر میں ایران اور توران میں دھال کے رہنے والے مراد میں قوم
ترک مراد میں اور نیکے صومریں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسا حضرت فرمایا اس طرح صحابہ حضرت

بعد اوسلے لے اور فتح یاب ہوئے
۴۹۱ **ق** ابو ہریرہ لا یقوم الساعة حتی یقاتلوا قوماً کان وجوههم الحان المطرقة
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی قیامت
یہاں تک کہ تم لڑو گے اور اس قوم سے جس کے مونہہ سے ڈھالیں میں تہمتہ چھین اور میں

یعنی موٹے مونہہ گول گول
۴۹۲ **ق** ابو ہریرہ لا یقوم الساعة حتی یقاتلوا قوماً یغالبهم الشغل
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی قیامت
یہاں تک کہ تم لڑو گے اور اس قوم سے جس کی جوتیان بال کی میں **ق** قوم ترک
مراد میں جیسا کہ اہل حدیث میں مذکور ہو چکا

۴۹۳ **ق** ابو ہریرہ لا یقوم الساعة حتی یقتل مشان دعواھما واجدة
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک

لشکر قتل ہو گا دے سب شہید و ن سین افضل ہوں گے خدا کے نزدیک اور رہا لشکر
فتح کر گیا دے عمر بھر کہی فتنہ اور بلا میں نہ پڑیں پھر دے قسطنطینیہ کو جو روم کا تخت گاہ شہر ہے
فتح کریں گے سو جسوقت دے لوٹ کا مال بانٹے ہوں گے اپنی تلوار و نگو زیتون کے
درخت میں لٹکا کر کہ اپنا ملک اور میں شیطان پکارے گا کہ دجال تو تمہارے بیٹھے
تمہارے لڑکوں بالوں پر اڑا تو سلمان و مان سے بیکلیں گے اور حالانکہ یہ خبر جوٹ
ہو گی پھر جب کبر اسلام شام کے ملک میں آویگا تب دجال بکلیے گا سو جسوقت سلمان لڑ
کی تیاری کر کے حنین باندھتے ہو گے کہ نماز کی تیاری ہو گی پھر عیسے مریم کے بیٹے
اُن میں گے پھر انکو نماز پڑھا دیں گے پھر جب عیسے کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھے گا
تو خوف سے گل جاد بگا جیسے نمک پانی میں گلتا ہے سو اگر اسکو خدا چھوڑے نوڑ
خود بخود گل جاد دے یہاں تک کہ مر کے مٹ جاوے لیکن اسکو خدا قتل کرا دیا
عیسے کے ماتھے سے پھر عیسے دجال کے تابعداروں کو یاس لڑکوں کو اور مسکاحن
دکھلا دیں گے اپنے برچے میں لگا ہوا **ف** اُتھا ق اور دابق دو مکان میں شام
ملک میں اور قسطنطینیہ بہت مدت سے اب تک مسلمانوں کے عمل میں ہے چنانچہ اب روم
بادشاہ مسلمان رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے
نصارے کا اوسین عمل ہو جائیگا پھر امام مہدی کے وقت میں فتح ہو گا چنانچہ اس حدیث میں
ہر اَنَسٌ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يَقَالَ فِي الْاَمْرِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ مُسْلِمٌ مِّنْ اَنْسٍ سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت قائم ہو گی یہاں تک کہ نہ کہا جاوے گا اللہ اللہ
ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ قیامت اور موت آوے گی کہ قیامت
کوئی اللہ اللہ نہ کہیں گے سب کا فرمان ہو جائیگا دے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اور موت
ہو گی کہ گناہ پر کوئی انجام نہ کرے گا یعنی اور موت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے
نہ کہیں گے اسے خدا سے اور خدا سے دُر

مَا أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفَرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ
النَّاسُ عَلَيْهِ يَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ لِسَعَةٍ وَلَيَسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَنِي أَوْ بَرَكِي
أَنَا الَّذِي أَخْبَرْتُكُمْ بِهَذَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۹۶

قیامت یہاں تک کہ دریائے فرات ایک سوٹے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اوس میں
نیو د ہوگا اور لوگ لڑ فریں گے سو قتل ہوں گے ہر ایک سیکڑے سے نیا فرسے
اور کہیں گے ہر ایک آدمی اوس میں سے کہ شاید میں قتل سے بچ رہوں یعنی تو سب سو

میں بلا شرکت پاؤں **ف** فرات کوڑے اور کر بلا کے دریا کا نام ہے

۴۹۷

خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُخْرِجَ رَجُلٌ مِنْ مَخْطَاتِ يَسُوقُ النَّاسَ

بِعَصَاةٍ بَخَارِىٍّ مِنْ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے گا ایک مرد مخطان کے قبیلے سے کہ مائے گا لوگوں کو

اپنی لاثتہ سے **ف** مخطان ایک شخص تھا تین کے اعرب اور سکی اولاد میں سے

فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوس کے ایسے قابوین

ہوں گے جسے بکریان چرانے والے کے قابوین کہ چھ ہر چاہے یوں دہر نامک لیجاو

شاید کہ اوس بادشاہ کا نام چچھاہ ہو جسے کہ اول حدیث میں گذرا

۴۹۸

ف أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونُ فِيكُمْ الْمَالُ قَافِضٌ حَتَّى يَوْمَ تَرَى

الْمَالَ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَةٌ بَخَارِىٍّ مِنْ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال بہت ہو جاوے گا تو اہل ہر

یہاں تک کہ مالدار فکر میں رہیں گے ہوگا کہ کون اوسکی زکوٰۃ کا مال لےوے **ف** بَخَارِیٍّ

قریب امام مہدی کے وقت میں ہوگا کہ سب مالدار ہو جاویں گے کوئی محتاج نہ رہے گا

جو زکوٰۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیاں دیکھے کہ ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال

لینے کی فرصت نہ ہوگی

و ابُو ظَرِیَّةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ بِقَوْلِ الرَّجُلِ بِقَوْلِ مَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ
 کدوڑے کا مرد کسی مرد کی قبر پر نہ کہیں کہ سیاح میں اسکی جگہ پر ہوتا ہوں یعنی قیامت کے
 قریب ایسے فتنے اور فساد عالم میں پھیلین گے کہ لوگ موت کی تمنا کریں گے کہ قرون کو
 دیکھ کر یہ حدیث اور اسکی پچھلے کی حدیثوں میں حضرت نے قیامت سے جو پہلے
 ہوئی والی چیزیں ہیں انکی خبریں دین میں اب تک بعضی چیزیں ہو چکی ہیں اور بعضی آگے
 ہوں گی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا نہ مایا دیا ہوا اور آگے ہوگا

و ابُو سَعِيدٍ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلَيْسَ بِهِ وَحْدٌ شَأْنِي
 وَلَا تَكْتُبُوا عَلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ مَنسُوحٌ حَسَنُ الرَّاهِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو جو منسوخ ہے مجھے شکر سوا
 قرآن کے جو لکھا ہو سوا اسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو جسے یعنی جو بات
 مجھے سنو و لوگوں کو نہ سکھاؤ اور چہرہ خوش نہ باندھو کہہا صحابی اس کتاب کو
 لے کر اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے

و اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ میں لکھتے تھے حضرت درے
 کہ کہیں مشران اور حدیث نا واقفوں نے نزدیک نہ مل جاوے یا اشتباہ پڑے
 کہ قرآن کی لفظ کو نہ ہے اور حدیث کی کون اس واسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا
 منع کیا جب قرآن لوگوں میں خوب مشہور ہو گیا اور اشتباہ کا شبہ گیا تو حدیث
 لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس کتاب میں ہو چکی کہ حضرت نے
 ابوشاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بند و بست جو دین محمدی میں ہی کسی دین میں نہیں
 کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح بخاری
 حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاری کے

کتاب
 بیان شریعت میں حدیث کی تعلیم
 ابو ہریرہ رضی

فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ ترکیا کرو کہ ایسے جلد نشا ہو جاتا ہی

۷۱۰ **ف** اَلنَّاسُ لَا يَنْتَبِذُوْنِیْ فِی الدُّبَابِ وَلَا فِی الْمُنَى فَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِخَارِیْهِمْ اَوْ رَسُوْلِهِمْ
 انس رضے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ میوۃ نہ ترکیا کرو تو نبی میں اور نہ مرتبان میں

۷۱۱ **ف** اَمَّا هُوَ بِرَدِّهِ لَمْ يَنْتَبِذْهُ وَاجَانَ الْمَذْرُوعَةَ لِيَعْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا وَاَمَّا لَيْسَ خُجْرًا بِهِ
 میں الخلیل مسلم میں ابو ہریرہ رضے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ نذر نما کر دو

سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہیں ٹالنا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخل کا مال خرچ ہو جاتا
ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر مل جاتی ہی نذر کرنا بے فائدہ ہی

اور درست نہیں اور اگر یہ اعتقاد نہ ہو تو نذر کرنا درست ہی

۷۱۲ **ف** جَابِرٌ كَرِهَ أَنْ يَنْزِلَ فِي بَرْقِ مَكَّةَ وَلَا يَخْزَنُ عَجِينَهُ حَتَّىٰ يَأْتِيَ قَالَهُ
 بخاری اور مسلم میں جابر رضے روایت ہی کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا نہ تم اوتار تو نبی
 ہانڈی کو اور روٹی پنکائیوں اپنے لئے کی جتناک میں اون **ف** اصباح میں
 جابر رضے روایت ہی کہ جبکہ خندق میں کیسے تین دن سے کھانا نہ کھایا تھا اور
 حضرت نے ہو کہہ سے اپنے پیٹ میں تھہرنا نہ ہے میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت
 بہت ہو سکے ہیں سو اسے تین سیر جو کا آٹا بکھالا اور اسکو گوندھا اور ایک مکہ بکھائی
 تھا اسکو ذبح کرنے کے ہانڈی میں رکھا پکانے کو پھر میں نے حضرت کو چکے خبر کی کہ
 حضرت اور دو تین آدمی اور چلین حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ اے
 خندق کہو دینے والو اس مرد نے تمہاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی یعنی جب تک میں نہ آؤں ہانڈی نہ اوتارنا اور لئے کو نہ پکانا
 پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور لئے اور ہانڈی میں لعاب دہن مبارک
 والا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیاں پکاؤ سو تم کھانا ہو میں خدا کی کہ

نہارا آدمی نے اوس تین سیر کے کوکھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے بھری جوش
بارتی تھی اور باہمی اور تنہا ہی موجود تھا اور کیا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی
اسکی سند بہت معتبر ہی

۷۱۳

ف ابوہریرۃ لا ینکح الا یومحی لیسنا یر ولا ینکح البکر حتی لیسنا ذن قالوا
یا مرسول اللہ وکیف اذ نہا قال ان لیسنا کے تین بھائی اور مسلمین
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک
اوس سے اجازت نہ لیجاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کواہی عورت کا جب تک
اوس کا اذن نہ لینا جاوے لیکن نے کہا کواہی کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم
کا سیکو بتلاوے گی حضرت نے فرمایا کہ اوس کا چپ رہنا ہی اذن ہی ف
یعنی کواہی سے یوں کہا جاوے کہ تیرا نکاح نکالنے شخص سے ہم کرتے ہیں
اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی نہیں تو اوس کا چپ رہنا ہی اجازت ہی امام عظم
کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہاں چاہے وہاں کرے خواہ
بیوہ ہو خواہ کواہی اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواہی اور
امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواہی کا والی

مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان

۷۱۴

ف ابوہریرۃ لا ینکح الا یومحی علی ابنتہ الا ینکح علی الخالۃ
مسلمین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پہلی
کا بہتیجے پر اور نہ بہانچی کا خالہ پر ف یعنی جس کے نکاح میں ایک عورت
ہو تو اوسکی زندگی میں اوس عورت کی پہلی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہیں درست
اگر وہ مر جاوے تو درست ہی اسی حدیث سے مجتہدوں نے قاعدہ نکال لی کہ جو
ایسی دو عورتیں ہوں کہ اگر ان میں کوئی مرد ہوتی تو ان میں باہم نکاح درست

نہو تاوا نکاح کرنا نہیں درست

۷۱۵ **م**ر ابو ہریرۃ لا ینکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا سلم بن ابی ہریرۃ روئے
رواہی کہ حضرت فرمایا کہ نکاح کچھ عورت کا اسکی بہو بھی پر اور نہ اسکی خالہ پر
و ابوسعید کہ لا توأصلوا فایکثر اراء ان یوأصل قلیو اصل حتی الشحس
بخاری اور سلم بن ابوسعید سی روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ طے کار روزہ نہ کرہو سو
جڑے کیا چاہے اور روزہ مٹانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک
مٹائے **ف** یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نہ کھاوے اور سحری
کہاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے لے کہے اور

رات کو کچھ کھاوے یہ نہیں درست

۷۱۴ **و** اسماء بنت ابی بکر لا توعی قیومی اللہ علیک ارضی ما استطعت
لا توکی قیومی اللہ علیک لا تحصى فیحصى اللہ علیک بخاری اور سلم بن
اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی کہ حضرت مجھ سے فرمایا نہ بند کر کہہ تو خدا ہی بند
کرے گا کچھ راہ خدا میں دیا کر جتنا ہے ہو کے نہ باندھ کر کہہ کہ خدا ہی باندھ رکھے گا
اور رکن کے مال کو نہ کہہ تو خدا ہی جھکو گن کے دیگا **ف** یعنی بخیل مت
بن اور مال کو جمع نہ کر راہ خدا میں دیا کر خدا ہی جھکو دے گا اور اگر نور ہو گا
تو خدا ہی رو کے گا

۷۱۷

مرجب بن مطعم لا یحلف فی الاسلام وایما یحلف کان فی الجاہلیۃ لہ یسزدہ
الاسلام الا شدۃ مسلم بن مجرب بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ زمانہ
کفر کی قسم اور عہدیمان کا اسلام میں کچھ اعتدال نہیں اور جو عہدیمان نیک کام
میں تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اسکی زیادہ تر مضبوطی کی **ف** کفار عرب کا
دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہمت ہوتا اور ایک دوسرے کی حق

بخطیب صحیح و مستخرج

اور ناحق میں مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھ اعتبار نہیں رہا
لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام میں اسکی زیادہ تر تاکید ہی
ہے ابن عمرؓ کا یہ سننا کہ فی الاسلام مسلمین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اسلام میں شکار درست نہیں **ف** شکاریہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا
دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ کرے
کرے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین

۷۱۸

اسلام میں یہ حرام ہوا
ف ابوسعیدؓ کا یہ سننا کہ اَصَاعٌ وَلَا صَاعَيْنِ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا ذُرٍّ هَرْدٍ بِذُرِّهِينِ
بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہن بیچنا درست ہے
دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گہون کو ایک صاع سے اور نہ
ایک درم کو دو درم سے **ف** صاع تین سیر کا ہوتا ہے یعنی ایک ہی چٹن
زیادہ دینا اور لینا نہیں درست کہ بیاج ہی

۷۱۹

ف ابوہریرہؓ کا یہ سننا کہ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ مُسْلِمٍ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نماز میں
ہوئی بدون قرآن پڑھے **ف** اس حدیث میں معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز میں فرض ہے
صَلَاةُ لَا صَلَوةَ بِخُضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ دَاْفَعُهُ الْأَخْبَثَانِ مسلم میں حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہیں کھانا موجود ہوتے اور نہ
اوسوقت کہ جب جاذروا در پیشاب غالب ہو **ف** یعنی جب کھانا طیار ہو تو
پہلے کھانا کھا لے تب نماز پڑھے تاکہ نماز میں کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے
اور یہ طبع جب جاذروا یا پیشاب زیادہ لگے تو اوس سے فراغت کر کے
نماز پڑھے تاکہ نماز میں غلش باقی نہ رہے

۷۲۰

۷۲۱

ف عِبَادَةُ بَنِي الصَّامِتِ لَا صَلَوةَ لَمْ يَكْرِئُوا بِغَايَةِ الْكِتَابِ

۷۲۲

بخاری اور مسلم میں عبادۃ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہیں نماز اس کی بجائے
الحمد کی سورت پڑھیں **ف** امام شافعی کے مذہب میں بدو النہد پڑھے

نماز نہیں ہوتی یہ حدیث اس کی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے کمال نہیں
ف علی لا طاعة فی معصیۃ اللہ اما الطاعة فی المعروف **ف** بخاری اور مسلم میں

۷۲۳

علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کسی کی اطاعت چاہئے خدا کے
کنہ میں اطاعت تو صرف نیک کام میں ہی **ف** یعنی بادشاہ یا مابا یا با

کی نیک کام میں اطاعت کرے اور خلا شرع کام میں اطاعت چاہئے
خ ابوہریرۃ لا طیرۃ ولا طیرۃ وخیرھا الف **ف** بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے

۷۲۴

کہ حضرت فرمایا کہ شکون بدلیسنا بے حقیقت بات ہے اور بہتر ہے نیک فال لینا
ف عرب کا دستور تھا چریان اور جانورن کی اوازوں پر شکون بدیتے

ہے سو اس کو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہے بے حکم خدا کے کچھ
نہیں ہو سکتا اور فال اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے لفظ سُنکے نیک کمان کرنا

خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یوں گمان کرے کہ میں خدا
فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہہ جو فال نامے نے علموں میں مشہور ہیں انہیں

فال دیکھنا برکات و برکت نہیں انہیں تو خوف کفر ہی غیب کی بات سنا خدا کے کب کو معلوم نہیں
ف جابر لا عدوی ولا طیرۃ ولا غول **ف** بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے

۷۲۵

کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اور شکون بدلیسنا
حقیقت نہیں اور دیوبہوت بھی ضرر دینے کا مالک نہیں **ف** کفار عرب کو

اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرا آدمی کو لگ جاتی ہے سو سہ ماہ
کہ یہ غلطی ہے اور یہ گمان تھا کہ جنگل میں دیوبہوت رنگ برنگ سنگھین بناتے ہیں اور

لوگوں کو راہ سے ہٹاتے ہیں اور ضرر رسانی کے مالک ہیں سو فرمایا حضرت کہ

غلط بات ہی بدو ن خدا کے پاس کوئی کچھ نہیں کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیوں
بہوتے ہو اور اوپر اوپر جی بھٹکتے ہو دوسرے حدیث میں آیا ہی کہ جب جنگل
تک دو یہوت نظر پڑیں تو تم اذان کہہ کر دیکھ ضرر نہ ہوگا

۷۲۶ **و** ابوہریرہؓ کا قراع ولا عتیرۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایا
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں درست اوٹنی کے پہلے کچھ کہتوں کے واسطے قراع کرنا
اور نہ رجب کے مہینے میں دسویں تاریخ تک قربانی کرنا ف کفار عرب میں
دستور تھا کہ جب اوٹنی کا پہلا کچھ ہوتا تو اسکو قراع کر کے اسکا خون بتوں پر چھڑ
اور ماہ جب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو
حضرت نے دونوں کو حرام کیا

۷۲۸ **و** ابن عباسؓ لک ان کنت صدقت علیہا فهو بما استحلک
من فرجہا وان کنت کذبت علیہا فهو ابعد لک منها قالہ
رجل من الانصار لا عن عن امرأته فقال یا رسول اللہ عالج
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ
مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جو روکی بدکاری کا سچ دعویٰ کیا تھا تو جو تو نے
اوس عورت سے صحبت داری کی اوس کے بدلے میں مال کیا اور اگر تو نے اوس
چوٹہ باندہ یا تھا تو جو کچھ اوس سے مال پھر لینا زیادہ تر بعد ہی یہ حضرت نے اوس
انصار سے کہا جس نے اپنی جو رو کو عیب لگا جو بے پر بدھا کر کے چوڑا
پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جو رو سے بڑا ہوا

۷۲۹ **و** ابو بکرؓ وعمرؓ وعالیؓ وعائشہؓ لا نورث ما ترکناہ صدقۃ
بخاری اور مسلم میں ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور علیؓ سے تفسیر اور حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبرؐ لوگ میراث نہیں چوڑے تھے ہمارے مال کا

باب فی ميراث رسول اللہ ﷺ
فصل فی ميراثہ

معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ما باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ ترو دوست نہ رکھیں گے اور اسکا ایمان پکا نہیں پچا ہے اور حضرت کی محبت کا پتہ یہی ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدیؐ کے خلاف نہ کرے بلکہ اسکا ایمان پکا ہو اور جو شادی یا غمی میں برادری کے ڈر سے خلاف شرع زمین کرے یا توکری چاکری میں آفا کی خاطر کو خلاف شرع کاموں میں مقدم رکھے اور اسکا ایمان پکا نہیں وہ حضرت کی محبت میں پچا ہے الہی اپنے کرم سے ہم کو اپنے حبیب کی محبت میں پکارے آمین اللہ علیہ وسلم

وہ حضرت کی محبت میں پچا ہے

۷۲۱
خَالِ السَّلاَ وَاللَّهِ لَا تَدْرُكُ مِنْهُ دَرَهُمَا يَعْنِي مِنْ فِدَاءِ عَبَّاسٍ بَخَّارِي مِنْ
السَّيِّئَةِ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ هَؤُلَاءِ كُنْزُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَمَّا بَنُو عَبَّاسٍ فَسَيِّئَةٌ
الْخُلَاصَةُ بَكْرَةُ بَنِي نَجْمٍ وَثَمَانٍ جَبَّ جَنْجَبُ بَدْرٍ مِّنْ فَتْحِ اسْلَامٍ كِي
هَوِيَ ثَوْبُهُ كَفَارِي بَكْرَةٍ أَوْ شَرِّ قَبِيضَةٍ هَوِيَ أَوْ بَنِي عَبَّاسٍ هَوِيَ بَكْرَةٍ
بَحِي نَحْبُهُ حَكْمٌ هَوِيَ قَبِيضَةٍ أَسْبَنُ بَالٍ دِيُونُ تَوْبُو مِّنْ الْفَارِيُونِ بَنِي هَوِيَ
بَعْدَ عَرْنُ كِي كَرَّ حَكْمٌ هَوِيَ عَبَّاسٍ كُوْدُونِ مَالٍ بَنِي جَبَّارٍ غَرْنُ أَوْ بَنِي كِي يَهُ نَحْبُهُ
حَضْرَتِ اسْبَابِ سَيِّئَةٍ هَوِيَ بَنِي حَضْرَتِ بَنِي حَدِيثِ فَرَامِي بَنِي سَبَبِ
مَالٍ كَيْسَا أَمَّا بَنِي نَجْمٍ هَوِيَ نَحْبُ مَعْلُومٍ هَوِيَ حَقِّ بَابِ مِّنْ خَوِيشٍ أَوْ رِيكَانَةٍ بَرَّابَرٍ بَرَّابَرٍ
كِي رَعَابِ نَجْمٍ

۷۲۱

۷۲۲
مَرْبُودَةُ بَنِي الْحَصْبِ لَا وَجَدَتْ إِلَّا بَنِيَتِ الْمَسَاجِدَ لِمَا بَنِيَتِ لَهُ قَالَهُ
لِرَجُلٍ لَّشَدَّ فِي السَّجْدِ فَفَتَالَ مَن دُعَا إِلَى الْجَمَلِ الْآخِيسِ
مُسْلِمٌ مِّنْ بَرِيَّةِ بَنِي حَصْبٍ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ هَؤُلَاءِ كُنْزُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَمَّا بَنُو عَبَّاسٍ فَسَيِّئَةٌ
تَوْبَانِي لَكِي مِّنْ جَسَا سَيِّئَةٍ بَنِي لَكِي يَهُ حَضْرَتِ بَنِي مَرْدِيَسٍ كَمَا جُو مَسْجِدِ مِّنْ تَلَا
كَرَّانْخَا سَوَادِيَسِي نُونٍ كَمَا كُو مِي سَخِ اَوْنِ نَبْلَاوِيَسِي كَمَا كَمَا بَنِي ف

۷۲۲

یعنی مسجد بن عبادت کے واسطے ہیں کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمین بات کرنا درست نہیں ایسا واسطے حضرت نے اوس تلاش کر کے تو اسے کو بد دعا دی مسجد میں ال کرنا درست نہیں بلکہ دنیا ہی مسجد میں درست نہیں

۷۳۳

ف ابن عباس کا ہجرۃ بعد الفتح بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے نہیں ملتا
جب تک مکہ فتح نہ ہوا تھا تو بے گھر رہنے والوں کو مکہ اور گرد و نواح کے
لوگوں پر وطن چھوڑنا اور مدینہ میں حضرت میں آنا کا فزون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح
ہوا تو دارالاسلام ہوا تو اس ہجرت خاص کا حکم باقی نہ رہا لیکن کافرون کے ملک سے
ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ
کرنا قیامت تک باقی ہی

مر ابوقتاده لا هلك عليك كما اظلقوا الى عمنى قاله طه بيرة
ليلة النعمين سلم بن ابوقاده سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا ہلاک نہ ہوگی کہول
لاؤ میرے پاس میرا چہوٹا بالہ یہ حضرت نجس رات آخر شب لشکر اور نرا خٹا اور سہراں پہر
ٹپٹے فرمایا **ف** جنگ بنوک سے جب حضرت پہرے تو موسم گرمی کا تھا پانی زمین
نہ تھا جب دو پھر گدڑی اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوئے ہمیں پیاس کے مارے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہ ہو گے پھر بالہ لنگو لیا جو کجاویس میں بند تھا اور
وضو کے برتن سے پھڑپانی اوس میں ڈالا پھر اوسکو اپنے منہ سے لگایا خواہ پایا کچھ اوس میں
پھونکا پانی میں اتنی برکت ہوئی کہ ساری لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار
کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

عن ابن عمر لا يأكل أحد من الأصحاب فوق ثلاثة أيام هذا حديث منسوخ نسخة
الحديث الذي رواه أبو سعيد بن الحديري رضي الله عنه وقد ذكرناه

فی المکاب الخ مسن مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زکنا سے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کھا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی ہو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور بنی اوسکا مانچوین باب میں ذکر کیا ہے

۷۳۶ **ف** اَنْسَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتَّىٰ اَكُونَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ بخاری اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیں پورا ایمان دار ہونے کا تم میں سے کوئی جب تک تم میں سے کوئی زیادہ دوست نہ ہو جاؤں اوسکی باپ اور بیٹے اور بھائیوں سے **ف** یعنی جب مجھ سے زیادہ چاہے اور بھائیوں کی رضامندی پر میری رضامندی مقدم رہے تب پورا ایمان دار ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسے اپنے بھائی کی ہوا اور ہوس سب ٹھانی اور حضرت محمدی کی بے تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر خدا ہو گیا وہی پورا ایمان دار ہے اور اوسکا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا مسلمان ہے اور جسکو یہ بات حاصل نہیں وہ شغال رنگین ہے مولوی ہو یا فقیر الہی ہو کو سچا مسلمان اپنے کرم سے کر لے آمین

۷۳۷ **ف** اَنْسَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّىٰ يُحِبَّ لَخِيٍّ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ بخاری اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایمان دار نہ ہو گا یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنے جان کے واسطے چاہتا ہے **ف** اس حدیث میں حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان بھلا اور مصیبت سے بچانا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی بچا دے اور جو بہتر ہے اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے اس حدیث عمل اوس صاف دیکھو جسکے دل میں کینہ اور حسد نہیں

۷۳۶ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَبْعُثُكُمْ عَنْ عَسَلٍ بَعْضُ بَخَارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ مِنْ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنا مال دوسرے کے پیچھے
 ہونے پر نہ بھیجے **ف** یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت چمکتی ہو تو وہی
 چیز کو بڑا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچو اس میں دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اس کی چیز کو لینے والا
 ناپسند کرے تو اس وقت دوسرے کو بخانا درست ہے

۷۳۹ **م** جَابِرٌ لَا يَبْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ يُزِدُ قَوْلَ اللَّهِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ
 مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو
 چھوڑ لو گو کہ اس میں حسد فروخت کریں خدا روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے
ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بہاؤ
 بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہی کہ تو بھی نہ بیچ میرے پاس
 رکھہ جائیں تجھ کو ہنگام بیچ دوں گا اس کو حضرت نے منع کیا کہ اس میں غلو کو ضرر ہے اگر غلط ہو
 تو یہ کیسے نزدیک درست نہیں ہے اور اگر ارزا لے ہو اور کسی کو ضرر نہ ہو تو بعضوں نے
 نزدیک درست ہے

۷۴۰ **خ** أَبُو سَعِيدٍ مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يُبْعُضُ إِلَّا نَصَارًا رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ بَخَارِيٍّ مِنْ ابوسعيد رضی عنہ اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نہ رکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو ماننا ہے
ف انصار مدینہ کے لوگ ہیں جنہوں نے حضرت کو اپنے شہر میں رکھا
 اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور سلام کی مدد کی اس واسطے ان کی محبت
 حضرت نے ایمان میں داخل کی

۷۴۱ **خ** عَائِشَةُ لَا يَبْعِي أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدُنَا أَنَّا نَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ
 لَمْ يَشْهَدْكُمْ بَخَارِيٍّ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

کوئی نہ باقی رہے گھر میں بے دو الگائے خلق میں اور میں دیکھتا جاؤں عباس کے سوا
 کہے تمہارے ساتھ موجود نہ ہتے **ف** حضرت کو بیمارے میں غش آیا حضرت کی
 بی بیوں نے حضرت کے خلق میں بے اجازت دو اکو لگایا تھا جب حضرت ہوش میں
 ہوئے دو اکڑوسی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسوے سطلے بدلایا
 کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہیں ان پر عذاب نکرے اور نہیں تو حضرت کا
 یہ کرم تھا کہ کافروں سے بھی عرض لیتے تھے

۷۴۲ **ف** ابوہریرہؓ کہلا یقولن احدکم فی الماء الذی ایتھم یغتنسل منه
 مسلم میں ابوہریرہ رضے سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندہ

پانی میں پھر اس سے نہاویے **ف** یعنی جو پانی بند یا ہو ہوتا ہو جیسے حوض
 او سمین پیشاب کرنا نہیں درست کہ نجس ہو جاوے گا وضو اور غسل کے لائق نہ ہوگا
 ۷۴۳ **ف** ابن عمرؓ کہلا یقولن احدکم فیصل عند طلوع الشمس ولا عند غروبها

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضے سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ قصد کیا کر
 تم میں کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلنے اور نہ سورج ڈوبنے **ف** یعنی صبح
 اور عصر کی نماز افضل وقت پڑھنا چاہئے یہ نہیں کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہوں

اب پڑھتا ہوں بہر دور کر کے مکہ وقت یا عین طلوع اور غروب میں پڑھے **ف**
 ۷۴۴ **ف** ابوہریرہؓ کہلا یقولن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون بطل کان یصوم صوماً

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضے سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کر
 رمضان کی ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھ کے مگر وہ مسر جو اپنی عادت سے
 کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اس کا **ف** یعنی جیسے بطور
 سنت کی کو دو شنبہ یا پنجشنبہ کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان
 متصل پڑے تو اس کو روزہ رکھنا درست ہی لیکن صرف رمضان کے پیشوائی کا

ایک دور روز رکھنا درست نہیں

۷۲۵

وَالنَّاسُ لَا يَتَمَسَّكُونَ أَحَدًا كَمَا الْمَوْتُ لِمَنْ تَزَلَّ بِهِ نَجَارِي أَوْ رَسُلًا مِنْ نَبِيِّ
ضے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کیا کرے کسی رنج اور تکلیف
حوادث سے آئی ہو **ف** اس حدیث میں اتنا مطلب اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر روز و کرنا ضرور ہو تو یوں کہے کہ اے الہی زنون رکھو جھکو جب تک زندگی میرے
حق میں بہتر ہو اور موت جھکو دے جب میرے حق میں بہتر ہو **ف** موت کی آرزو

۷۲۶

رنج و دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل یہی ہے صبری کی اور
ناتمیدی کی اور اگر زمانے سے دین میں خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا اور
و عُثْمَانُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ مُقِصِّلُ صَلَوةٍ إِلَّا عَفَا اللَّهُ لَهُ
مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَكَلِّفَهَا نَجَارِي أَوْ رَسُلًا مِنْ نَبِيِّ ضے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار
سب جگہ خوب پانی پہچا دے پہر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اسکے گناہوں کو
معاف کرے گا وضو کے وقت سے پہلی نماز تک **ف** یہ بشارت تھی تہجد وضو کی نماز کی

۷۲۷

صِرَاطُ هَرِيرَةٍ لَا يَجْمَعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہو گا کافر اور اس کا قتل کرنے والا مسلمان
دوزخ میں ہمیشہ **ف** یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا و خلو و زوج کیا

۷۲۸

صِرَاطُ هَرِيرَةٍ لَا يَجْزِي وَلَكَ وَالِدَةٌ إِلَّا أَنْ يَحْدَ عَنْكَ فَيَسْتَرِيهَ فَيُعْنِقَهُ
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہیں آتا بیابا کے
مگر جب آپ کو کیا غلام پا دے تو اس کو مول لیوے پھر آزاد کرے **ف**
امام اعظم کے نزدیک یہ طبع جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو
مول لیکر یا غلامیت کے حصہ سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے

ف ابُو بَرْدَةَ بْنُ نَبَیْہٍ لَا یُحَدِّثُ أَحَدًا فَوْقَ عَشْرٍ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِی حَسَدٍ
 مِنْ حُدُودِ اللّٰہِ نَجَارِی اور سلم میں ابو بردہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے زیادہ مگر کسی حد میں خدا کی حدوں سے
 حد وہ ہے جو خدا نے مقرر کی جیسے کنواری حرام کا پرہیز اور تعزیر وہ جو
 قصور پر حاکم مارے مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تغذیر کرنا دس کوڑے زیادہ نہیں ہوتی
 اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک و نسائیس
 کوڑے تک تغذیر میں مازنا دہشت ہے اس واسطے کہ تغذیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی
 ہے سو حضرت کے زمانے میں ایمان اور جفا غالب تھی تو اس وقت میں دس کوڑے
 کفایت کرتے تھے اور اس وقت میں کہ شرم کم ہے تو زیادہ تغذیر مناسب ہے
ف ابُو بَرْدَةَ لَا یَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا
 نجاری اور سلم میں ابو بردہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح میں ایک
 عورت کو اور اس کی بہو پہی کو ساتھ جمع کرنا چاہئے اور نہ بھانجی اور خالہ کو

جمع کرنا چاہئے
ح ابُو بَرْدَةَ لَا یَجْمَعُ بَيْنَ مَتَفَرِّقٍ وَلَا یَفْرِقُ بَيْنَ مَجْمُوعٍ خَشِیۃُ الصَّدَقَةِ
 نجاری میں ابی بکر صدیق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملائے جدا جانوروں کو
 اور نہ جدا کرئے بے جانوروں کو زکوٰۃ کے ڈر سے **ف** یعنی جیسے چالیس
 ایک سو بیس ایک کی زکوٰۃ ایک بکری ہے تو مثلاً وہ شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں
 علیحدہ علیحدہ ہیں تو زکوٰۃ دینے کے وقت یہ جملہ کریں کہ اوں سب ایشی بکریوں کو بلا کر
 ایک شخص کی تہا وین تا ایک بکری زکوٰۃ میں جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ رہیں تو دو بکریاں
 زکوٰۃ میں جاتیں یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریاں میں تو ایک بکری دینا لازم تھا اس لئے
 زکوٰۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دیں تاکہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے اس واسطے کہ

جالیس بکری سے کم میں زکوٰۃ نہیں تو فرمایا کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کے خوف سے ایسا جیلہ کرنے اور نہ عامل زکوٰۃ لینے والا بھی سپیٹح زیادہ لینے کا جیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ سچائے کا جیلہ کرنا درست نہیں جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک برتن میں رکھ دے اور سکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہیں اور فقیر کو نہیں معلوم کہ او میں کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو بشارہ کر دیتے ہیں کہ زیادہ قیمت لے لگو اور فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لیتے لوگ خدا کو دم دیتے ہیں بازی بازی بریش بانا ہم بازی ایسے نا درست جیلے ہو دی لوگ کہتے ہیں کہ خدا پر خدا

غضب اور عذاب کیا

۴۱۲
مَرَّاتُهَا لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمَنُّيُ سلم میں حضرت عائشہ سے

روایت ہے کہ حضرت فرمایا نہیں ہو کہے رہیں کے وہ کہہ والے جگے پاس کجورین ہیں یہ اس کے حق میں فرمایا جگہ غذا کجورین ہیں جسے دینے کے لوگ

۴۱۳
فَالْبَرَاءُ مِنْ عَارِبٍ لَا يَجُوعُ الْإِنْسَانُ وَلَا يَغْضَهُمُ الْإِنْسَانُ

مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ يَعْنِي الْأَنْصَارُ بخاری اور مسلم میں برائین عارب سے روایت ہے کہ حضرت انصار کے حق میں فرمایا

کہ نہ او کو دوست رکھیں گے سوائے ایمان دار کے اور نہ اسے عداوت رکھے گا سوا منافق کے جو او کو دوست رکھیں گے خدا او کو دوست رکھیں گے اور جو ان سے عداوت

رکھیں گے خدا اوس سے عداوت رکھیں گے ۴۱۴
مَدِينَةُ وَالْوَنَ مِنْ حَضْرَتِ كَيْ مَدِينَةِ

۴۱۵
الْأَنْصَارُ سَلَامٌ عَلَى الْوَنَ مِنْ حَضْرَتِ كَيْ مَدِينَةِ

۴۱۶
الْأَنْصَارُ سَلَامٌ عَلَى الْوَنَ مِنْ حَضْرَتِ كَيْ مَدِينَةِ

برئیس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ کہوے کھجے کے گرد بٹھا آدمی
 فیمن سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر کو جانیوں کا سہرا کر کے مکے میں حج کو
 بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سبکو یہ حکم پہنچاؤ کہ دو سو سال کوئی کافر حج کو نہ آوے
 کافروں کا دستور تھا کہ طواف سنگے کرتے تھے اور سنگا گان یہ تھا کہ کپڑوں میں منے
 گناہ کئے میں اونسے کیا طواف کریں شرع میں رہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبہ اور مسجد
 ۷۰۰ **و** ابو بکرؓ لایحکم احد بن اثبن وهو غضبان بخاری اور
 مسلم میں ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیوں میں غصے
 کی حالت میں **ف** یعنی جب حاکم اور قاضی غصے میں ہو اور سوقت فیصل کرے
 اسو اسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہئے کہ سچ اور جھوٹ کو پہچانے
 اسی طرح جب بہت ہو کہا ہوا اور سکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا میں
 جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہیں درست کہ ان حالتوں میں ہوش نہیں رہتا جیسا
 ۷۰۴ **ہ** ابن عمرؓ لایحکم احد ما شیه احد الا باذنہ ایحکم احدکم ان توفی
 مشربہ فیکسر خراسته فتقل طعامہ فاما یحزن کم ضررہ و مواسیہم
 اطعمہم فلا یحکم احد ما شیه احد الا باذنہ مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کیسے جانور کو بے اسکی اجازت پہلا
 کوئی تم میں یہ چاہتا ہے کہ کوئی اسکی کوٹھری میں آئے اور اسکا خزانہ توڑے اور
 کہا نیکا غلہ نکال لیجاوے سو اسونے جانوروں کے ہن تو اسونے کھائے دو وہ کو
 حفاظت میں رکھتے ہیں یعنی ہن کوٹھری کی طرح میں حفاظت کے واسطے سو ہرگز
 نہ دوہے کوئی کیسے جانور کو بدوں اسکی اجازت کے

۷۰۶ **و** ابن مسعودؓ لا یحل دم امرء مسلم یشهد ان لا الہ الا اللہ وانی
 رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک

لِدِينِهِ الْمَفَارِقُ بِجَمَاعَتِهِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت فرمایا نہیں حلال ہی خون اور اس سلمان کا جو گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہیں کوئی پو کے لائق سوائے خدا کے اور اس کے کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا مگر تین صورتیں ایک تو نکاحا مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان بد جائے تیسرے مرتد جسے اپنا اسلام کا دین چھوڑا سلمان کے کردہ سے علیحدہ ہوا وف یعنی سلمان کا قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے جو نکاح بدلے خون تیسرے مرتد جسے اسلام کا دین چھوڑا۔

مَرْجَاؤُكَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ كُنْ أَنْ يَتَحَلَّ السَّلَاحُ بِمَكَّةَ مُسْلِمِينَ جَابِرٌ رَوَيْتَ هِيَ كَ حَضْرَتِ فرمایا کہ نہیں حلال ہی خیم میں کسیکو کہ تیار اوٹھا وے مکہ میں قتل کے واسطے ف عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت حسیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت بڑی بڑی تکلیفیں اوٹھائیں لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافروں سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق میں کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہلکو کہتے ہو اون لوگوں نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہیں اور بہتر کہتے ہیں تو سہ دار بہائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہی جو چاہ سو کر تب حضرت فرمایا کہ میں بھی وہی کہتا ہوں جو میرے یوسف بہائی اپنے بہائیوں سے کہا تھا کہ لَا تَزِيْبُ عَلَيْكُمْ الْيَمِينُ یعنی آج تم پر کھبہ الائنہ اور گلہ شکوہ نہیں پھراؤ گے خون معاف رکھتے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَلَيْسَ مَعَهَا حُرٌّ سَبْعٌ وَبُرٌّ وَآلٌ مَعَ ذِي حَقٍّ عَلَيْهِمَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ حلال نہیں اور اس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل

اور اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو وے اور ایک روایت میں یوں بھی کہ عورت کو سفر نہیں درست مگر محرم کے ساتھ **ف** عورت کا محرم وہ مرد ہی جس کے ساتھ اس عورت کا کہی نکاح درست نہ ہو وے جیسے باپ بہائی چچا بہتیجا بہا بنیا نواسہ پوتہ عورت کو سفر کا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہیں اس واسطے کہ ہمیں بڑے بڑے فساد میں

وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ لَا يُحِلُّ لِمَرْءٍ مَسْلُومَةٍ تَزَوُّجُهَا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
أَنْ يُجَدِّ قَوْقُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا عَكَسَ نَزْوِجَهَا إِنْ بَعَثَ أَشْهُدَ وَعَشْرًا

بخاری اور مسلم میں اُمّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں اور ستر عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم میں سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کے موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہے **ف** یعنی کسی غیر کے غم اور ماتم میں تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہیں مگر خاوند کے ماتم میں چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہے نہ کم کر سکتے ہیں نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم میں بدویا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان میں اکثر رواج ہے یا محرم میں غم امام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہیں حرام ہے

وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ لَا يُحِلُّ لِمَرْءٍ أَنْ يَفْجُرَ أَحَاكَ قَوْقُ ثَلَاثَ

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں کہ کسی مرد کو اپنے بہائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ **ف** یعنی اگر معاملہ دنیاوی میں کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہیں اور اگر دین کے سبب سے رنج ہو اے تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے چنانچہ

حضرت پچاس دن جہاد کے بجائے واوٹنے نہ بولتے تھے اور سیطح باپ کو بیٹے سے
 نہ بولتا اور خاوند کو جو رو سے نہ بولتا واسطے ادب کے تین دن زیادہ ہی درسیہ ہی
 ۷۹۲ **ف** ابوہریرہؓ کہ لا یُخْطَبُ أَحَدٌكُمْ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ بَعْدَ مَوْتِهِ مِنْ ابْنِهِ وَرَبِّهِ

کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم میں سے کوئی اپنے بھائی سلمان کی منگنی پر
ف یعنی جب ایک سلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت پڑ گئی تو جو مردان اپنا پیغام بنا
 حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حلیٰ ہے اور اگر ابھی تک شہری ہو تو پیغام دینا مضائقہ نہیں
 ۷۹۳ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِبَرِّهِ لَا شُكَّ
 وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِكُنْهِ عَلَيْهِ حَسْرَةً
 بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت کی کسی مکر اوکو
 دکھایا جاوے گا اس کے دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا نہ کہ شکر کرے اور نہ
 داخل ہوگا کوئی دوزخ میں مگر دکھایا جاوے گا اس کو اس کا بہشت والا مکان اگر وہ
 نیکی کرتا نہ کہ اس کو افسوس ہو **ف** یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلا دیں گے کہ اگر تو
 برائی کرتا تو دوزخ کے فلاں مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کرے گا خدا
 اپنے کرم سے جھکواؤیسی بلا سے بچا یا اور دوزخی کو بہشت دکھلا دیں گے کہ اگر
 تو نیکی کرتا تو فلاں مقام میں رہتا تو اس کو افسوس ہی افسوس ہوگا

۷۹۴ **م** رَجَاءٌ لَا يَدْخُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ
 مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل بہشت
 نہ لیجاوے گا اور نہ اس کو دوزخ سے بچا دے گا اور نہ میرا عمل کسی کو بہشت میں لیجاوے گا
 اور نہ دوزخ سے بچا دے گا بدو بخدا کے رحمت اور کرم کے **ف** اس حدیث
 یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آوے گا جیسا بعض بے دین کہتے ہیں اس پر
 کہ قرآن میں ہی کہ خدا نیکوں کے ثواب اور محنت کو ضائع نہ کرے گا بلکہ یہ مطلب ہے کہ

ابوہنی نے نیک کام پر کھنڈ کر کے اس واسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدوین
جنہ کے توفیق سے ہمیں ہوتا تو نیک کام میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل
سبب بہشت میں جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک کام
عمل اور اس کی نشانی ہی

۷۴۵ مَرْسَلٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ إِلَّا بِمَا جَاءَهُ بِوَأَقْبَهُ سَلَمٌ مِّنْ أَمْرِ شَيْءٍ رَوَيْتُ هِيَ كَهَذَا
فرمایا کہ بہشت میں وہ بندہ نجاوے گا جس کا ہمسایہ اور پروردگار اس کے بدی اور
ظلموں نے اسے ناپاؤے **ف** ہمسایہ کو رنج و نیا یا با حرام ہی کہ بہشت

محروم رکھتا ہے ۷۴۶
ف جَبْرِ مَطْعَمٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ نَجَارِيٍّ أَوْ سَلَمٌ مِّنْ جَبْرِ مَطْعَمٍ
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بہشت میں نجاوے گا ہر آدمی کا جس نے والا یعنی جو
برابر و دوسرے احسان اور شکر کو نہ کرنے

۷۴۷ حَدَّثَنَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ نَجَارِيٍّ أَوْ سَلَمٌ مِّنْ جَبْرِ مَطْعَمٍ
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بہشت میں نجاوے گا ہر آدمی کا جس نے جوفاد
کروانے کے واسطے اوپر کی بات اوپر کہے وہ بہشت سے محروم ہی
کہ شیطانی خواہش نے اختیار کی

۷۴۸ مَرْسَلٌ مِّنْ مَّسْعُودٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبَرٍ فَقَالَ رَجُلٌ
إِنَّ الْوَجَلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ تَوْبَةً حَسَنًا وَتَعْلَهُ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ
الْجَمَالَ الْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ سَلَمٌ مِّنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں جس کے دل میں ایک ذرہ برابر ہی
غرور اور کھنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد و دست رکھتا ہے یہ کہ
اوس کا کبر اچھا ہو دوسے اور اس کا جوتہ اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقررہ خدا جمیل

بے غرور و جبار و شایع

یعنی نیک صفت ہی جمال اور شہر اسی کو دوست رکھتا ہی یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہی یہ غزو نہیں بلکہ گھنڈ اور غور ہی حق کو باطل کرنا واجبی بات کے انکار کرنا لوگوں کو ذلیل اور حقربانا

۴۹ **سُح** أَبُو نَكْرَةَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ لَهَا بَوْمٌ مِثْلُ سَبْعِينَ
أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ بَنَارِي مِنْ أَبَوْبَكْرَةَ عَنْ رِوَايَتِ بْنِ كَثِيرٍ
 فرمایا کہ مدینے میں نہ آویگا خوف مسیح و جال کا اور مدینہ کے سات دروازے
 ہونگے ہر دروازہ پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے **ف** یعنی تمام عالم میں بل
 وڑ ہوگا سوائے مدینہ کے یہ حضرت کی برکت سے مدینہ کو فضیلت ہوئی
 ۷۷۰ **هَـ اُمُّ مَبِيتٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ** مُسْلِمٌ مِنْ اُمِّ مَبِيتٍ
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ میں جاویگا کوئی جس نے درخت کے نیچے
 بیعت کر **ف** چھ سال جبری جناب حدیث میں بیول کے درخت کے
 نیچے پندرہ یا چودہ سوا صحابہ نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم
 مجاہدین کے حضرت کے ساتھ سے نہ پہنچ گئے نہ ادا دے راضی ہوا قرآن
 اویکا ذکر کیا ہی سوا وگو حضرت نے فرمایا کہ اوٹن سے کوئی دوزخی نہیں

وے سبشتی من

۷۷۱ **هَـ اُمُّ مَبِيتٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَشَاءَ اللَّهُ مِنْ اصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدًا لَّذِينَ بَايَعُوا**
تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَقْصَةٌ بَنَى يَارَ سَوْالَ اللَّهِ فَاَنْشَرَهَا وَقَالَتْ حَقْصَةٌ **وَاِنْ مِنْكَ**
اِلَّا وَارِثُهَا **فَعَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى سَمِعْتِي**
الَّذِينَ اتَّقَوْا وَتَذَرُوا الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًا **مُسْلِمٌ مِنْ اُمِّ مَبِيتٍ**
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ میں در
 اصحاب سے کوئی جنہوں نے اپنے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حقیقتہ نے کہا کہ کیوں

نہ داخل ہوں گے یا رسول اللہ سو حضرت نے اونکو ہر گاہ پر حضرت حفصہؓ نے کہا کہ اے قرآن میں نہ مانتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دو رنج پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن میں اس کے آنگے فرماتا ہے کہ پھر ہم بچا لیوں گے پر ہیزگار دن کو اور دو رنج میں ڈالیں گے ظالم کافروں کو گھنٹوں کے بھل **ف** حضرت حفصہؓ کو یہ شبہ ہوگا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ اون لوگوں سے کوئی دو رنج کی طرف نجا دیگا اور قرآن نے ثابت ہوتا ہے کہ سب کا کُدر دو رنج پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دو رنج پر سب کا کُدر ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچیں گے کافرا و سمن گریں گے تو دو رنج داخل ہونا نہ ثابت ہوا

۷۷۲ مَرَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا عَلَى مُغَيْبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوْ اثْنَانِ مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زانیارے کوئی مرد میرے اس ذمہ کے بعد اوس عورت پاس جب کا خاوند سفر کیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اس کے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہوں **ف** یعنی جس عورت کا خاوند غائب ہو اس کے پاس کوئی مرد اکیلا نہ جایا کرے اور اگر دو تین مرد ہوں تو مضائقہ نہیں مرد اور عورت کی تنہائی میں بڑے بڑے فساد

۷۷۳ **وَأُمُّ سَلَمَةَ لَا يَدْخُلَنَّ هُوَ وَلَا عَلَيْكَ يَتِي الْحَبَشِيِّ** بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ زانیارے کو تنہا ہے پاس یعنی بے محنت زمانے میں **ف** حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے گھر میں ایک زانیہ مرد آیا حضرت نے اسکو دیکھ کر یہ حدیث فرماتی معلوم ہوا کہ عورتوں کو زانیہ مرد سے پردہ کرنا ضروری محنت اسکو کہتے ہیں جو مہرا اور زانیہ مرد ہو **خ** أَبَوَا مَامَةَ لَا يَدْخُلَنَّ هَذَا بَيْتَ

لَهُ الدَّلَالُ قَالَ لَمَّا رَأَى

شَيْئًا مِنْ آلَةِ الْخُرْفِ بَخَارِي مِنْ أَبَوَاتِهِ شَيْءٌ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ

فَرَايَا كَرِيمِينَ وَاعْلُ بَوَاتِهِ بِهَيْتِي كَأَسْبَابِ كَسِي قَوْمٍ كَرِيمِينَ مَكَرًا وَسُ قَوْمٍ مِنْ

ذُلِّتٍ أَوْ رَخَاوِي وَاعْلُ كَرْتَاهِي بِهَيْتِي كَأَسْبَابِ كَبْهَافٍ

يَعْنِي جَس قَوْمٍ بَهَادِ وَهَوْرًا أَوْ كَهَيْتِي مِينَ مَشْغُولٍ بِوَيْ وَهْ بِشَكِّ ذَلِيلٍ أَوْ بِمَقْدَرٍ

بَوَيْ كَحَاكِمٍ أَوْ كَمُحْصُولٍ كَالسُّطِّ بِكُرْتَاهِي أَوْ مَارْتَاهِي أَوْ بِرِزْءٍ مَطْرَحٍ ذَلِيلٍ كَرْتَاهِي

بِهِتِي مِينَ بِشَارِهِ بِي كَمُسْلِمَانٍ بِهَوْرِيْنٍ أَوْ دِينَا كَمَانِي مِينَ مَشْغُولٍ بِوَيْ مِينَ

ذَلِيلٍ أَوْ رَخَاوِي مِينَ أَوْ كَا فَرَاغَلَبٍ بِوَجَاوِيْنٍ كَغِيَاخِيْنٍ مَانِي مِينَ بِسَاهِيْنٍ

وَأَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِيْتُ الْمُسْلِمَ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرَ الْمُسْلِمَ بَخَارِي أَوْ بِرِزْءٍ مَطْرَحٍ

أَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ شَيْءٌ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ فَرَايَا كَرِيمِينَ وَاعْلُ بَوَاتِهِ بِهَيْتِي كَأَسْبَابِ كَسِي

قَوْمٍ كَرِيمِينَ مَكَرًا وَسُ قَوْمٍ مِنْ ذُلِّتٍ أَوْ رَخَاوِي وَاعْلُ كَرْتَاهِي بِهَيْتِي كَأَسْبَابِ كَبْهَافٍ

يَعْنِي جَس قَوْمٍ بَهَادِ وَهَوْرًا أَوْ كَهَيْتِي مِينَ مَشْغُولٍ بِوَيْ وَهْ بِشَكِّ ذَلِيلٍ أَوْ بِمَقْدَرٍ

بَوَيْ كَحَاكِمٍ أَوْ كَمُحْصُولٍ كَالسُّطِّ بِكُرْتَاهِي أَوْ مَارْتَاهِي أَوْ بِرِزْءٍ مَطْرَحٍ ذَلِيلٍ كَرْتَاهِي

بِهِتِي مِينَ بِشَارِهِ بِي كَمُسْلِمَانٍ بِهَوْرِيْنٍ أَوْ دِينَا كَمَانِي مِينَ مَشْغُولٍ بِوَيْ مِينَ

ذَلِيلٍ أَوْ رَخَاوِي مِينَ أَوْ كَا فَرَاغَلَبٍ بِوَجَاوِيْنٍ كَغِيَاخِيْنٍ مَانِي مِينَ بِسَاهِيْنٍ

وَأَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِيْتُ الْمُسْلِمَ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرَ الْمُسْلِمَ بَخَارِي أَوْ بِرِزْءٍ مَطْرَحٍ

أَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ شَيْءٌ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ فَرَايَا كَرِيمِينَ وَاعْلُ بَوَاتِهِ بِهَيْتِي كَأَسْبَابِ كَسِي

قَوْمٍ كَرِيمِينَ مَكَرًا وَسُ قَوْمٍ مِنْ ذُلِّتٍ أَوْ رَخَاوِي وَاعْلُ كَرْتَاهِي بِهَيْتِي كَأَسْبَابِ كَبْهَافٍ

يَعْنِي جَس قَوْمٍ بَهَادِ وَهَوْرًا أَوْ كَهَيْتِي مِينَ مَشْغُولٍ بِوَيْ وَهْ بِشَكِّ ذَلِيلٍ أَوْ بِمَقْدَرٍ

بَوَيْ كَحَاكِمٍ أَوْ كَمُحْصُولٍ كَالسُّطِّ بِكُرْتَاهِي أَوْ مَارْتَاهِي أَوْ بِرِزْءٍ مَطْرَحٍ ذَلِيلٍ كَرْتَاهِي

بِهِتِي مِينَ بِشَارِهِ بِي كَمُسْلِمَانٍ بِهَوْرِيْنٍ أَوْ دِينَا كَمَانِي مِينَ مَشْغُولٍ بِوَيْ مِينَ

ذَلِيلٍ أَوْ رَخَاوِي مِينَ أَوْ كَا فَرَاغَلَبٍ بِوَجَاوِيْنٍ كَغِيَاخِيْنٍ مَانِي مِينَ بِسَاهِيْنٍ

اور یہی مذہب چار و اماموں کا

خ جَرِيْدَةُ بَرِّهِمُ اللَّهِ لَا يَرِيْتُ النَّاسَ بَخَارِي مِنْ جَرِيْرِي شَيْءٌ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ

فَرَايَا كَرِيمِينَ وَاعْلُ بَوَاتِهِ بِهَيْتِي كَأَسْبَابِ كَسِي قَوْمٍ كَرِيمِينَ مَكَرًا وَسُ قَوْمٍ مِنْ

ذُلِّتٍ أَوْ رَخَاوِي وَاعْلُ كَرْتَاهِي بِهَيْتِي كَأَسْبَابِ كَبْهَافٍ

يَعْنِي جَس قَوْمٍ بَهَادِ وَهَوْرًا أَوْ كَهَيْتِي مِينَ مَشْغُولٍ بِوَيْ وَهْ بِشَكِّ ذَلِيلٍ أَوْ بِمَقْدَرٍ

بَوَيْ كَحَاكِمٍ أَوْ كَمُحْصُولٍ كَالسُّطِّ بِكُرْتَاهِي أَوْ مَارْتَاهِي أَوْ بِرِزْءٍ مَطْرَحٍ ذَلِيلٍ كَرْتَاهِي

بِهِتِي مِينَ بِشَارِهِ بِي كَمُسْلِمَانٍ بِهَوْرِيْنٍ أَوْ دِينَا كَمَانِي مِينَ مَشْغُولٍ بِوَيْ مِينَ

ذَلِيلٍ أَوْ رَخَاوِي مِينَ أَوْ كَا فَرَاغَلَبٍ بِوَجَاوِيْنٍ كَغِيَاخِيْنٍ مَانِي مِينَ بِسَاهِيْنٍ

وَأَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِيْتُ الْمُسْلِمَ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرَ الْمُسْلِمَ بَخَارِي أَوْ بِرِزْءٍ مَطْرَحٍ

أَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ شَيْءٌ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ فَرَايَا كَرِيمِينَ وَاعْلُ بَوَاتِهِ بِهَيْتِي كَأَسْبَابِ كَسِي

قَوْمٍ كَرِيمِينَ مَكَرًا وَسُ قَوْمٍ مِنْ ذُلِّتٍ أَوْ رَخَاوِي وَاعْلُ كَرْتَاهِي بِهَيْتِي كَأَسْبَابِ كَبْهَافٍ

يَعْنِي جَس قَوْمٍ بَهَادِ وَهَوْرًا أَوْ كَهَيْتِي مِينَ مَشْغُولٍ بِوَيْ وَهْ بِشَكِّ ذَلِيلٍ أَوْ بِمَقْدَرٍ

نماز میں داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا یہی ثواب ملے گا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں نہ بٹھریں

VVA

ح ابن عمر لا يزال المؤمن في فسحة من دينه ما لم يصب دما حراما بخاری میں جب اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمیشہ مرواپنے دین کی راہ سے کشائش اور امن آمان میں ہی جب تک ناحق خون نہ کیا ہو **ف** معلوم ہوا کہ بعد شدہ کہ نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی جسے سبب سی دین میں تنگی ہو جانی ہی مسلمان اور گناہوں سے بچا کر زیادہ تر خیال رہے کہ قیامت میں خدا پہلے خود بخا متقابلہ فیصل کرے گا اور تارن میں خونی کو دوزخ کا وعدہ ہی

VV9

ح سئل بن سعد لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر بخاری میں سئل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک روزہ جلد کو لا کرین گے **ف** سوچ دو بتے اول وقت روزہ کہوں استجب ہی اور سبب ہی بخر کا اس واسطے کہ حضرت سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعوں کی صحبت کرتے ہیں مکر وہ ہی

VVA

مر سعد بن ابی وقاص لا يزال أهل الغريب ظاهرين على الحق حتى تقوم الساعة مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہیں گے حتیٰ قیامت تک **ف** بعضے کہتے ہیں شام کے لوگ مراد میں یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اس واسطے فرمایا کہ اس کے ملک میں دریا نہ ہیں کہ بتوں کو وہ لوگ ڈول اور چر سونے سچے میں واللہ اعلم

VAI

ف المعيرة بن شعبه لا يزال تأبين من أمي ظاهرين على الحق حتى ياتهم أمر الله وهم ظاهرون بخاری اور مسلم میں بخیرہ بن شعبہ سے روایت ہے

لکھنؤ

کہ حضرت فرمایا کہ ایک کروہ میری امت سے قائم اور غالب رہیں گے جب تک
قیامت آویکی اور وہ غالب رہیں گے **ف** مراد اس گروہ سے جہاد کرنے
والے لوگ ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علماء حدیث مراد ہیں اس واسطے کہ
سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے
محتاج ہیں اور بدعتی لوگوں پر اہل حدیث غالب رہتے ہیں جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے
اور اس کو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے ثبات دین

مراد وہ بڑے کاہنوں کیسا کوئی یا اناہریرہ **هـ** اللہ من خلق اللہ
سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمیشہ تجھے پوچھتے ہیں

اسی ابی ہریرہ کہ ہلایہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کہنے پیدا کیا **ف** ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل میں خیال ڈالتا ہے کہ زمین آسمان
کے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہے کہ خدا کو کہنے بنایا تو اس وقت تو قل
ہو اللہ احد پڑھا کر یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابو ہریرہ
سے ہے کہ چند گنوار لوگ مسجد میں آئے مجھے پوچھا کہ ہلایہ خدا کو کہنے پیدا کیا میں

وہاں سے اٹھا اور میں نے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے
احق بھی ہوتے ہیں **ف** ہر بیان صاف طبیعت کی یہ پیدائشی بات ہے کہ وہ

جانتا ہے کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اس کے پہلے کوئی چیز ہی نہیں جو اس کو
بنائے اور ہزاروں دلیل عقل سے بھی یہی بات ثابت ہے ایسا سوال وہی
کر گیا جس کی اصل پیدائش میں غلطی اور عقل میں نقصان اور یہ عجیب حماقت کا سوال
کہ جب اس کو خدا کہتا تو پھر اس کے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجیب نادانی ہے کہ اگر خدا کا
پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کا ہمیکہ باقی رہا وہ ہی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوق
جیسا وہ اسی کیس کو خیال آوے تو اعمو ذبا بعد من شیطان الرحیم پڑ ہے

خِ اِنَّ عَمْرًا لَا يَزَالُ هَذَا الْاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اَنَّ سَانَ بِنَارِي مِّنْ

۷۸۳

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری
حق قوم قریش کے واسطے ہی جب تک اس قوم میں دو آدمی بھی باقی رہیں گے
ف یعنی ہوا سے قریش کے کسی قوم کو سلام کی سرداری کا حق نہیں یا یہ
مراد ہے کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہے گی اگرچہ بعض ملک میں ہو چنانچہ

اب بھی میں کا ہر بند کا حکم سید ہے

مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَسْتَرْحِبُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَفَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۷۸۴

مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ عیب چھپاؤ گے کسی بندہ کسی بندے کا
دنیا میں مگر خدا اس کے عیب قیامت میں چھپا دے گا **ف** اور دوسرا مطلب حدیث کا
یہ کہ جو کچھ سے کیا بدن چھپا دے یعنی نیک آدمی کو کچھ ادا دے خدا اس کے
گناہ آخرت میں چھپا دے گا

مَرَّ سَلْمَانَ لَا يَسْتَرْحِبُ أَحَدًا كَرِيْدًا وَلَا ثَلَاثَةَ أَحْبَابٍ مُّسْلِمِينَ سَلْمَانَ

۷۸۵

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں بدو تین پھر یا ڈھیلے کے استجا کیا کر
ف باوجود کے بعد میں ڈھیلے لینا سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا
امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور تین
ڈھیلے لینا مستحب ہے فرض نہیں

مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَسْتَرْحِبُ الْمُسْلِمَ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ نَجَارِي أَوْ سَلْمِ

۷۸۶

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ مول بٹراوے مسلمان اپنے بہائی
مسلمان کے مول پر **ف** یعنی اگر چہ کمال مول بٹر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا
تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اس کو مول نہ لےوے کہ اس میں دوسرے
مسلمان کی حق تلفی ہے

۷۸۷

ح أَبُو سَعِيدٍ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِينَ وَلَا النَّاسُ وَلَا شَيْءٌ
إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ جہانگ موزن کی آواز پہنچی ہے وہاں تک جو چن اور آدمی اور کوئی چیز سے لگا
وہ اذان دینے والے کی غلط قیامت میں گواہی دے گا **ف** یعنی اس کے ایمان کی اور
اس بات کی کہ وہ لوگوں کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا گواہی دینے کے سبب سے
وہ اپنے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اس واسطے
مستحب ہے کہ خوب زور سے اذان کہے

۷۸۸

ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَشْرُ أَحَدٌ كُرًا إِلَى آخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَذَرُ شَيْءَ
أَحَدٍ كُرًا لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ مِنْ يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حَفْرَةٍ مِنَ النَّارِ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ اشارہ کرنے
کوئی اپنے بہائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اس واسطے کہ نہیں معلوم کیسکو شاید
شیطان اس کے ہاتھ سے کچھ لیوے پھر تو گر پڑے ورنہ کے گھر پرے میں **ف**
یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں یہ خوف ہے کہ شاید ہاتھ چھوٹ پڑے اور مسلمان
مرجاوے تو قاتل ورنہ میں پڑے معلوم ہو کہ متنازع اشارہ کرنا حرام ہے

۷۸۹

ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَشْرُ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا مِّنْ لَّنِي فَلَيْسَ بِنَسِيَةٍ
مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ اپنے کسی ہمین سے کھڑی ہو کر سوچو
بہول کر پیچانے و نہ کر ڈالے **ف** کھڑی ہو کر پینا بعض نئے نزدیک حرام ہے
اور بعض نئے نزدیک مکروہ اس واسطے کہ کھڑے اسی طرح اراہم سے پناہیں جاتا اور
بعض روایت میں آیا ہے کہ اس سے ہلکے پیدا ہوتا ہے اور طبع میں بھی منع ہے کہ بیماری
پیدا کرتا ہے اس واسطے شاید سے کہنے کو فرمایا عید اللہ بن عمر اگر کھڑے ہو کر ہوسکے
پچاتے تو تھے کر ڈالتے اور اکثر علماء کے نزدیک تھے کرنا واجب نہیں ہے

۷۹۰ **و** ابو ہریرہؓ کہ لا یصلح علی کواۃ المدینۃ ویشد لہا احد من امتی الا مکنت لہ
شفیعاً یوم القیمۃ اوشہیدا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کی قیظ اور شدت اور سختی پر صبر کرے گا اور پھر
رسکامین اور سکوت کے دن بخشاؤں گا یا اس کا گواہ بنوں گا **ف**
یہ فضیلت ہے مدینہ کی اور بشارت ہے وہاں کے رہنے والوں کو اور اشارہ ہے
کہ اگر وہاں تکلیف ہے تو لوگ وہاں کا رہنا چھوڑیں

۷۹۱ **و** ابو سعیدؓ کہ لا یصلح الصیام فی یومین یوم الاضحی و یوم الفطر من رمضان
مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہیں
دو دنوں میں ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر میں **ف**
دو نو عیدوں میں روزہ رکھنا حرام ہے سب مجتہدوں کے نزدیک
و ابو ہریرہؓ کہ لا یصلح احد فی التوب الواحد لیس علی عاتقہ منیۃ
شعبیؒ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی
تم میں نماز پڑھا کرے ایک کپڑے میں سطرچ کہ کندھے پر اس کپڑے سے کچھ بھی

۷۹۲ **و** ابو ہریرہؓ کہ لا یصلح احد فی التوب الواحد لیس علی عاتقہ منیۃ
نہوں کھلے کندھے نماز پڑھا کر وہ بھی کہ بے تعظمیٰ بھی نماز کی اگر لٹا کر اچھو
تو اسے کالنگ بنا دے اور اسے کندھے چھو دے اور اگر چھو کر اچھو
ہو تو لاچار ہی صرف لنگ بنا دے کے نماز پڑھے معلوم ہوا کہ جس کے پاس اور
بھی کپڑا ہو تو صرف پانچ جامدے سے نماز پڑھا کندھے کہول کر کر دے

۷۹۳ **و** ابن عمرؓ کہ لا یصلح احد فی الظہر و یوم العصر الا فی بنی قریظۃ قالہ
منصرفہ من الآخر ابن بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت میں عصر کی
مگر بنی قریظہ میں یہ حضرت کفار کے گروہوں کے گنہگار تھے وقت فرمایا **ف** بنی قریظہ

۷۹۱
فی فضیلت یوم القیمۃ

۷۹۲

۷۹۳

یہودی لوگ تھے ہذینہ کے قریب دو تین سو کس اور کئی بستی اور گڑھی تھی حضرت میں
 اور انہیں صلح تھی جب پانچویں سال ہجری کے بعد جنگِ اُحُد کے کفارِ قریش پر
 سکے بہت قوموں کو مدینہ پر چڑھالائے تو یہودی بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول
 اور کافروں کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگِ خندق اور جنگِ اُحزاب کہتے
 ہیں کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافریہ کو
 گھیرے رہے خدا نے نہایت سہرا چلائی کافریہ ہر کسی کا امید بٹ گئی بت
 حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو نبی حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی
 بخاری اور مسلم میں باقی قصہ حدیث کا یوں بھی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے
 عصر کا وقت راہ میں جانے لگا بعضوں نے راہ میں غارِ ثور لی اور کہا حضرت کو
 یہ غرض نہ تھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ میں سولے بنی قریظہ کے نما
 نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جاتا تھا اور بعض اصحاب نے
 راہ میں نماز پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ میں جا کر پڑھیں گے اگرچہ نماز کا وقت
 جاتا رہے حضرت نے ہم سے وہیں نماز کو فرمایا اپنی پچھریہ حال یعنی بعضوں کی نماز پڑ
 اور بعضوں کے نہ پڑھنے کا حضرت کے ردِ بر و ذکر ہوا حضرت کسی برنا خود نہ ہوئے
 یعنی دونوں اچھا سمجھے جیسا حضرت کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب
 سمجھے بعضوں نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضوں نے قیاس کیا اور سب کمالاً
 وئے مجتہد لوگ بعض جگہ قرآن اور حدیث کے کئے طرح مطلب سمجھتے ہیں اور
 سب حتیٰ پر میں ایسا سلفِ اہلسنت و جماعت چاروں اماموں کے مذہب کو حق جا
 زمین اور جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ کیوں ایک مجددی دین میں اختلاف کیا اور
 چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان میں ایسے
 اختلاف میں کچھ مہرج نہیں حضرت کے ردِ بر وایک اختلاف حضرت کے اصحاب میں ہوا

اور حضرت نے درست رکھا

۷۹۸

خ ابو ہریرہؓ کہ یوم الجمعۃ الاویمۃ کہ آؤ بَعْدَہ
بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے نہ
جمعے کے دن مگر یوں مضائقہ نہیں کہ جمعے سے پہلے ہی ایک روزہ رکھے یا بعد
ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے
خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہ ہو کہ وہ ایک ہی
روز صرف ہفتہ کو روزہ رکھتے ہیں

۷۹۹

خ ابو ہریرہؓ کہ لا یَغْتَسِلُ أَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الذَّاخِرِ وَهُوَ جُنُبٌ
بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاؤں کوئی ٹہرے
ہوئے پانی میں ناپاک ہو کر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے
ناپاک ہو جاوے گا حنفی مذہب میں دہ در دہ حوض یعنی چاروں طرف دس دس ہاتھ کا
حوض مانند دریا کے ہی کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اوسکا رنگ
اود مرہ اور بونہ بکرے اور شافعی مذہب میں قلین دو بڑے ٹکے حسین بزرگ بطل بغدادی پانی
میں اور مرہ اور بونہ بکرے قلین دو بڑے ٹکے حسین بزرگ بطل بغدادی پانی
میں ابو ہریرہؓ کہ لا یَغْتَسِلُ أَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الذَّاخِرِ وَهُوَ جُنُبٌ
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جو روئے
دشمنی نہ رکھے اگر بڑا جانا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خوب ہے
ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خوبہر ہو تو کہاں تو چاہئے کہ اگر عورت کی کو
بڑی معلوم ہو تو دوسری کوئی خواہ سمین نیک ہوگی اوسی خوش سے اپنے دل کو
تسکین دیکر راضی ہے جو روزہ خاندان کی دشمنی اور ناموافقت میں بڑے فساد میں
اس واسطے حضرت نے موافقت رکھنے کو فرمایا

۷۹۶ **س**خ ابو بکرؓ لَا يَفْلَحُ قَوْمٌ تَمَلَّكَهُمْ امْرَأَةٌ ۖ بخاری میں ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہلا ہوگا اس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہوگی جب شیروہ نوشیروان کا پوتہ مرگیا اسکی بہن جسکا نام بُورَان تھا ایراکلی بادشاہ ہونے پر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہئے عورت ناقص عقل سے بند و بست ممکن نہیں تو رعیت برباد ہوا چاہے اسو اسطے شرع میں عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہیں اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جو رو کے قابو میں آجواب گیا۔

۷۹۷ **م**رْطَبِجُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَا يَقْتُلُ فَرَسِيَّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ ۖ قَالَ لَهُ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ ۖ مسلم میں مرطبیج بن اسودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا تو تم قریش سے کوئی خوارسی اور قیدی سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا **ف** ابنِ خطل ایک کافر تھا حضرت کو اسے بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ غلاما شخص کعبہ کے پردہ میں چھپا ہے حضرت نے فرمایا اسکو پکڑ لاؤ لوگ اسکی شکنیں باندھ کر پکڑ لاؤ پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہون گے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہ ہوگا جو اس طرح قید ہو کر مارا جاوے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا جانا جو اسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کہ بلا کا قصہ مشہور ہے اور فضل بن رُوڑ بہان صنفا اپنی شرح میں امام حافظ اسماعیل کی کتاب السیر سے یوں نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم

۷۹۸ **م**رْأُوهُرُ نَزْرَةٍ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَقَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَتَرَكْتُ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ يَتَمَنَّ عِندَهُ ۖ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہیں خدا کے ذکر

کرنے اور یاد کرنے کو تو انکو فرشتے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت انکو
 جہالتی ہی اور اندیر آرام اور چین اور ترسنا ہی اور خدا اور بچاؤ کر تا ہی اور ان میں
 جو خدا کے پاس ہیں یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کی روچوں میں **ف** یعنی ذکر خدا
 اتنی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں تاکہ
 ذکر کی برکت میں شریک ہوں اور خدا کی بشارت رحمت اور نازل ہوتی ہی اور دین
 لذت اور چین حاصل ہوتا ہی اور عرش پر انکا ذکر خدا کر تا ہی کہ فلا نے میرے
 بندے ایسے ہیں جو مجھ کو یاد کرتے ہیں زہے قسمت ذکر کرنے والوں کی اور
 نہ ہے قدر دانی خدا کی شان اور حدیث پر ہنا خدا کا نام لینا لوگوں کو وعظ اور
 نصیحت کرنا درد اور کلمہ پڑھنا ناز پر ہنا یہ سب ذکر میں داخل ہی

نفسیست گریست

۷۹۹
 خ ابو ہریرۃ لا یقول احدکم اطعموا ثلث وفتی ثلث اسق ثلث ولا یقتل
 احدکم لثی و یقتل سیدی ومولا عے بخاری میں ابو ہریرہ رضے روایت ہی
 کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں نہ کھا کرے یعنی غلام سے کہہانا کھلا اپنے
 رب کو و نہ کرو اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ
 فلا نامیرا رب ہی اور چاہئے کہ یون کہے کہ فلا نامیرا سیدی ہی اور مولای ہی یعنی میرا
 میان ہی **ف** عرب کی زبان میں غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے
 سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ اس میں شہد کی بو نکلتی ہی رب سوائے خدا کے

کسکو بولنا مناسب نہیں

۸۰۰
 خ ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم اللھم اغفر لی ان شئت اللھم امرتھم ان
 شئت لیغفرم المسئلۃ فایۃ لا مکسرۃ لہ بخاری میں ابو ہریرہ رضے
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یون کہنا کرے کہ یا اللہ مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے
 ایذا چھپرہ رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہئے کہ پکا قصد کر کے دعا مانگے اسو سطرے

کہ خدا پر کوئی چیز کرنے والا نہیں جو دعا قبول ہوئے ویسے **ف** یعنی خدا مالک محتاج ہی کہ کوئی اوسکا رو سکے والا نہیں پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہ تو میری دعا قبول کر نہیں سبے پر واپسی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجہ جاتا ہی تو شرط کرنا اور قہر لگانا چاہئے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسہ کر کے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نہ کرے اس واسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہیں اوسکا دے کے الا کوئی

۸۰۱

ف اِنَّ مَسْعُوْدًا لَا يَقُوْلُ اَحَدًا كَرَانِيْ حَتَّىٰ يَنْتَهِسَ مِنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَتَّى وَفِي رِوَايَةٍ مَّا يَنْتَهِسُ لَا حَدِّ اَنْ يَكُوْنَ حَتَّىٰ يَنْتَهِسَ مِنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَتَّى نَحَارِيْ اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نہ کہے کہ البتہ میں بہتر ہوں حضرت یونسؑ پیغمبرؐ کے بیٹے سے اور ایک روایت میں یونسؑ ہی کہ لایا نہیں کیلکہ کہ یونسؑ بن مٹے سے بہتر ہے **ف** سب پیغمبر سارے جہان سے افضل میں اور ہر کوئی افضل نہیں ہو سکتا

۸۰۲

ف عَائِشَةُ لَا يَقُوْلُ اَحَدٌ كَرَحْبَتِ نَفْسِيْ وَلَكِنْ لِيَقُوْلَ لِقِسْبَتِ نَفْسِيْ نَحَارِيْ اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی کہ میرا نفس خلیث ہوا یعنی پلید ہوا لیکن چاہئے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین میں کامل اور سنست ہوا **ف** یعنی خلیث اور پلید کا فرق کالقب ہی مسلمان اپنے تین نہ کہے سنست اور کامل کہنا مضائقہ نہیں حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بدلنے سے بدل ڈالتے تھے

۸۰۳

م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلُ اَحَدٌ كَرَعَبْدِيْ وَامَتِيْ كَلَكُمْ عِبْدُ اللهِ وَكُلُّ نِسَاءٍ كَرَامَاءُ اللهِ وَلَكِنْ لِيَقُوْلَ عَلَامِيْ وَجَارِيَّتِيْ وَقَتَائِيْ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی میری بندہ ہی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتیں تمہاری

خدا کی بنیاد میں لیکن چاہئے کہ یوں کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جو انور
اور میری جوان عورت **ف** یعنی سچی بندگی کے لائق سوائے خدا کے اور کوئی
نہیں اس واسطے منع فرمایا کہ اس میں شرک کی بوکھلتی ہی اور تاکہ غلاموں کے مالک خود
اور گھمنٹے سے بچیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن علی اور بندہ علی اور بندہ حسن
نام رکھنا درست نہیں

تاریخ اسلام خلافت

۸۱۴ **م** اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدٌ كُمْ يَا خَبِيبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ
مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یوں ہرگز نہ کہے کہ اے
کبھی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہے **ف** زمانہ کو
بد کہنا اس واسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضہ قدرت میں ہی اور سکا پھیرنے والا
خدا ہی تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی کہ اس کی تقدیر کو بد کہا اور اگر
زمانے کو خود مالک مختار جان کر بد کہنا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم کہ زمانے
اور ملک کو بد کہنا جیسے کہ شاعر مکی عادت ہی شعر میں ہرگز درست نہیں
۸۵۰ **م** رَجَاءُ لَا يَقِيْمَنَّ أَحَدٌ كُمْ آخَاةَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَخْلِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ
فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ تَقَسَّمُوا مسلم میں جابر رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز
نہ ادھانے کوئی اپنے بہائی مسلمان کو جمعہ کے دن پھر پیچھے سے اس کے بیٹھنے
کے مکان پر جا کر بیٹھ لیکن یوں کہے کہ کھل بیٹھو **ف** مسجد میں نماز کو جو
جان اگر بیٹھا اس کو ادھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہیں درست لیکن یوں کہنا
درست ہی کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہ ہو جاوے

۸۰۹ **ف** ابْنُ عُمَرَ لَا يَقِيْمَنَّ أَحَدٌ كُمْ الرَّجُلُ مِنْ جَعَلِيْهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ
ادھانے کسی مرد کو اس کے مکان سے پھر دوان آپ بیٹھنے **ف** اگلی حدیث میں

مسجد کے ذکر میں ہی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہو کہ جو شخص مدرسہ میں یا خانقاہ میں رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر بازار میں بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص

وہی گناہگار ہے اور یہی اگر حدیث ایک روایت میں گناہگار ہے

۸۰۷

ہر ابوہریرہؓ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ الْكُرْمَ فَإِنَّمَا الْكُرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کہ کوئی
انگور کو کہ کُرْم سو کُرْم تو حقیقت میں ایمان دار کا دل ہی ف کُرْم کے معنی سخاوت
میں عرب کے لوگ انگور کو کُرْم کہتے تھے اس واسطے کہ اس کی بنی شراب کے
پینے سے آدمی کے مزاج میں سخاوت ہوتی ہے سو حضرت نے منع کیا کہ جس
حرام ناپاک چیز بنے اس کو یہ محمدؐ لفظ کُرْم کی بولنا ہرگز لایق نہیں بلکہ کُرْم مناسب ہی ایماندار
دلوں کو کہنا جس میں نور ایمان اور سخاوت رہی پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغ کو
حَدِثُ الْأَعْنَابِ کہا کر دیکھو کہ بڑی چیز کا اچھا نام نہ رہ سکے

۸۰۸

وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدًا إِلَّا أُنْعِمَ كَمَا تَمَنَّى
المسلم فی الماء بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ جو دینے والوں کو کمر اور جملہ کر کے رنج و یکا وہ گل جاوے گا جیسے مکہ

پانی میں گل جاتا ہے

۸۰۹

وَابْنُ عُمَرَ لَا يَلْبِسُ الْحَرَمَ الْقَيْمِصَ وَلَا الْعَامَةَ وَلَا الْبُرْسَ وَلَا السَّرَاوِ
وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَسَرَسٌ وَلَا تَغْفِرَانُ وَلَا الْخُفَيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَا
تَعْلِينَ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا آسَفَ لِمَنْ الْكَعْبَيْنِ

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شپہ
جج کا احرام باندھنے والا کڑی اور نہ پکڑی اور نہ کن ٹوپ اور نہ پانچا اور نہ
جس کپڑے میں دُرُس یعنی زرد خوشبودار گہاں اور زعفران لگی ہو اور نہ نو

یہ ہے کہ جب پہلے جو تپا دے تو دونوں موزوں کو دھانک کاٹنے کے پشت پاسے نیچے
ہو جاویں **ف** اس حدیث پر سب امام کا عل ہی کہ احرام والے کو تپے پھینک دینا
مرعکاء بن روئے لا یلج النار من صلی قبل طلوع الشمس وقبیل غروبھا
مسلم بن عمار بن روئے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بخاد گدا و زخ میں
جسے سوچ کھنے اور ڈوبنے سے پہلے ناز پڑ ہی **ف** قبر آرام کا وقت
اور عصر کا بار بار دینا کا وقت ہی اسوے سطلے اون قتل کی ناز کا اتنا اثر اوثواب

۸۱۰

ف ابن عمر کو لا یلج النار من المؤمنین میں بخیر موتین بخاری اور مسلم میں
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان دار نہیں کاٹا جاتا ایک سوزا
دو بار **ف** یعنی ایمان دار دین کے کام میں ایک بار دھوکھا اور فریب کھل کر دوسری
بار فریب نہیں کہتا جیسے غفلت سے ایک بار کوئی گناہ اوس سے ہو گیا اور کچھ
پتھر اوس سے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہیں جاتا یہ تعریف ہی کامل
ایمان دار کی روایں ہیں کہ ابو غرہ شاخ عبد رمن پکڑ آیا حضرت سے اوسے موت کی اور
وعدہ کیا کہ اب میں دوسری بار کافروں کا ساتھ نہ دوں گا حضرت نے اوسکو چور و مار دیا
وہ کافروں کے ساتھ جنگ اٹھین آیا اور گرفتار ہوا پھر موت کر کے لگا کہ اوس قصور کو
معاف کیجئے اب ہر کافر کا ساتھ نہ دوں گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم
دو بار فریب میں نہیں آتے پھر وہ قتل ہوا

۸۱۱

ف ابن عمر کو لا یسکن احدکم ذکرہ یمینہ وھو یبول ولا یتمسح فی
الحلاء یمینہ ولا یتنفس فی الاکساء بخاری اور مسلم میں عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ناز اپنے دامن ہاتھ سے
پیشاب کرتے اور نہ دامن ہاتھ سے پاخانہ میں ڈھیلے پوپھ اور زسائس چورے
برتن میں یعنی پانی پینے کے وقت شاید ناک یا منہ سے کچھ نیک پڑے اور گھن کو

۸۱۲

اور دہنیا ہاتھ کہانے پینے کا ہی بخاف و پریشاب کی جگہ اوسکا لگانا مناسب نہیں
 ۱۱۳ **نَحْ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَمْتَنِعُ أَحَدُكُمْ جَارَةً أَنْ يَغْرَزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ**
 بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پروسی
 اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے **ف** اگر پروسی دیوار میں لکڑیاں رکھا جائے
 تو اوسکو نہ روکے کہ یہ سیالہ کا حق ہے

۱۱۴ **وَابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَمْتَنِعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْأَلِ مِنْ سَحْوَرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدِّنُ وَقَالَ**
يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ فَأَمَّا كُمْ وَيُوقِظُ نَائِمَكُمْ لَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا جَمَعَ
بَعْضُ الرِّوَاةِ كَقِيهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا أَوْ مَدَّ أَصْبَعِيهِ السَّابِقَيْنِ
 بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے
 کسیکو بلال کی اذان اوسکی سحر سے کہانے سے اوسولے کے بلال اذان دیتا ہے
 بار و اوسی نے کہا کہ بلال دیتا ہے رات سے تاکہ تم میں جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام
 کرے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحر سے کہانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت
 وہ نہیں جو اسطرح اشارہ کرے اور بعض اس حدیث کے راوی نے اپنی دونوں
 ہتھیلیاں ملا کر اونچا کر کے دکھلایا یعنی جو لہنی اونچی روشنی اول ہوتی ہے اوسکا نام
 صبح نہیں حضرت نے فرمایا جب تک اسطرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنی کلمہ کی
 دو انگلیوں کو ملا کر پھیلایا دہنے اور بائیں یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہو
ف یعنی صبح دو قسم ہے ایک صبح کاذب جسکی لہنی روشنی ہوتی ہے اوسکو

روزہ دار کو کھانا اور میا حرام نہیں اور فجر کی نماز اوسوقت درست نہیں دوسری
 صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چمکی ہوتی ہے اوسوقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہے
 ۱۱۵ **وَابُو هُرَيْرَةَ لَا يَمُوتُ إِلَّا حِينَ الْمَسْلُومِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَمَسَّةُ**
السَّارِ الْإِثْمَةِ الْقَسِيرِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جس کے تین لڑکے مرین گے اس کو دوزخ
 آج نہ لگے گی مگر بعد قسم سچی کرنے کے **ف** یعنی خدا اقران میں بطور قسم فرماتا
 کہ تیرے کو مقرر دوزخ پر گزارا ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا
 باقی کچھ عذاب نہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ دو یا ایک چوٹا لڑکا بھی مر گیا وہ دوزخ
 پہنچے گا اس واسطے کہ لڑکے کی موت کا مایہ پر سخت داغ ہوتا ہے اور پھر اس نے
 باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا اسے آگے
 بدلے اس کو دوزخ سے بچایا

۴۱۶ **م** حَبَابُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدًا لَا وَهُوَ خَيْرُ الظَّنِّ بِاللَّهِ **ف** مسلم میں جابر رضی عنہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مرے کو مٹی مگر اس حالت میں کہ خدا اسے نیک گمان رکھتا ہو
ف ایمان کے دو پیر میں خوف اور امید حالت صحت اور زندگی میں خوف
 خدا غالب رکھے تاکہ گناہوں سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال
 نہ کرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہیں بلکہ اوس وقت خدا کو رحیم اور کریم اور بخشنے والا
 اور ستار جان کر بخشش کی امید دلیں یہ کہے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا
 طرف جاوے اور مرنے سے جی بخورائے اور جو مسلمان اوس وقت موجود ہوں
 وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کریں تاکہ مرنے والے کا ڈھارس بند
 اور خدا سے گمان نیک مطلوب ہو جاوے

۴۱۷ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَتَّبِعِي لِلصِّدِّيقِ أَنْ يَكُونَ لَعَنًا **ف** مسلم میں ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہیں کہ بہت لعنت کیا کرے
ف ابوبکر صدیق نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت نے یہ
 حدیث فرمائی صدیق اوس لائق کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ اسے
 طلب دلیل اور بدوئے معجزہ دیکھ کر ایمان لائے جیسے مشہور ہے کہ ابی بکر صدیق نے

کچھ حضرت سے معجزہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی مگر آپ سے جبکہ نور سے حضرت کو
پیغمبر جان کر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رستے کے ولایت کے درجوں میں مصدق
کے برابر کوئی مرتبہ نہیں

وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَعِينِ قَالَ عِنْدَ تَرْوِجِهِ فَرَوِجَ جَرِيرٍ لَيْسَهُ
بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہنا
لائق نہیں پر سیرکار لوگوں کو یہ حضرت نے خود ریشمی قبا اتارتے جو آگے پہنے ہتے
فرمایا **و** فروج اوس قبا کو کہتے ہیں جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے
واسطے خوب ہوتی ہے سو ویسی ریشمی قبا کہیں حضرت کو بھیجی تھی اوس وقت تک ریشمی
کپڑا پہنا حرام نہ تھا حضرت نے اوسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اوسکو بڑا جان کر اودنار
پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرائش
اور زینت نہیں کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو

۱۱۹

خَبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْفَرُ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ أَخُو عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ
بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کر کے
بہانہ کہ پہچلا کیے کا طواف کر لے **و** یعنی جب حج کے سب کام کر چکے
تو آخر کو دوسرا طواف کعبہ کا کر کے اپنے گھر آئے اسکا طواف القدر نام ہی امام
اعظم کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت

۱۲۰

مَرْعَائِشَةُ لَا يَنْفَعُهُ لَأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمَ مَارَتِ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الَّذِينَ قَالَ لَهَا
حِينَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ جَدَّ عَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّجَمُ وَيُطْعِمُ
الْمَسْكِينِ فَهَلْ ذَلِكَ نَافِعُهُ مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اوسکے کچھ کام نہ آویکا اسواسطے کہ اوسنے کسی دن نہیں کہا
کہ اسی رب میرا ناخشہ قیامت کے دن یہ حضرت عائشہ رضی سے فرمایا جب حضرت

عائشہ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابنِ حذعان کفر کے زمانے میں برادری سے
سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اس کے کچھ کام آئے گا **ف** یعنی
وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نہ رکھتا تھا اس واسطے اس نے کہی قیامت کی نعمت
نمانگی اور کافر کے نیک کام آخرت میں کچھ کام نہ آویں گے نیکو کنے واسطے ایمان شرط
ہے **ابن عمر** لَا يَنْفُسُ أَحَدٌ كُفْرًا عَلَى نَفْسٍ خَلَعَتْ هَذَا **مسلم** میں عبد اللہ بن عمر
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگلی پر نقش ہی
ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہوں کو نامہ لکھیں اور انکو سلام
دین پر بلادین لوگوں نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے
تب حضرت نے مہر کدائی چاندی کے نگ پرتین سطریں اور تین تہیں ایک سطریں محمد
دوسری میں رسولِ قسری میں اللہ حضرت کے بعد وہ انگلی ابی بکر صدیق پاس
رہی اس کے بعد عمر فاروق پاس رہی اس کے بعد حضرت عثمان پاس رہی پھر او
باتہ سے کوئے میں گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر میں
محمد رسول اللہ نہ لکھ دے تاکہ شبہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی
ہر عثمان لَا يَنْفُسُ أَحَدٌ كُفْرًا عَلَى نَفْسٍ خَلَعَتْ هَذَا **مسلم** میں حضرت عثمان

۸۲۱

۸۲۲

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا کھاج کر سے حج کا یا عمر کا اجرام باندھنے والا
اور نہ کوئی وکیل ہو کر اس کا کھاج کر دیوے اور نہ خود بنگنی کرے **ف** امام
شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا کھاج نہیں درست جب تک حج سے
فراغت نہ ہوئے اور انہیں اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اس کے
ز نزدیک اس حدیث کے یہی کہ کھاج نکرے یعنی صحبت نکرے کہ حضرت نے اپنا کھاج
حضرت تیموتہ سے احرام میں کیا

ف أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يُؤْمَرُ بِذَمِّ خُصْمٍ عَلَى مُصْحَجٍ **بخاری** اور مسلم میں

۸۲۳

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جبکہ جانور بیمار ہو تو وہ اس کے گھاٹ پر جبکہ جانور تندرست ہو پانی پلائے کہ ملاوے **ف** اس واسطے حضرت نے منع نہیں کیا کہ تندرستوں کو اونکی بیماری لگ جائے کی جیسا کہ عوام غفلت کا اعتقاد ہی اس واسطے کہ حضرت نے خود فرمایا کہ بیماری کی سیکھ نہیں لگتی چنانچہ اسی باب میں حدیث ہو چکی ہے بلکہ حضرت نے اس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانور کے ساتھ خدائی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا یہ اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاوے گا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک میں گرفتار ہو دین اور خدا کو بھولیں گے

الباب الرابع

چوتھے باب میں وہ حدیثیں ہیں جن کے سرے پر اذا اور اذا ہی **۲۳**
مَجْرِيْرًا اِنْ بَعَثْتَ طَعَامًا فَلَا تَبْعُهُ حَتَّى تَسْتَوِيَهُ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جب تو غذا اور راجح مول لیوے تو اس کو بیت چ جب تک اس کو اپنے قبضہ میں نہ کر لیوے اور تول نہ لیوے **ف** سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کئی راجح بیجا نہیں درست

مَجْرِيْرًا اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يُقْبَلْ صَلَواتُہ مسلم میں جریر رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ حضرت

فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اس کی نافر قبول نہیں ہوتی **۲۴**
مَجْرِيْرًا اِذَا اَتَاكَ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْنُدْ رَعْنُكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ

مسلم میں جریر رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا عامل آوے تو یہاں سے کہ تم سے راضی پہرے **ف** اسلام کی سلطنت میں امام کی طرف سے بستیوں میں بعد محال کے عامل زکوٰۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی وہاں جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نقد اور جانور کی ادائیگی کر دے اس واسطے کہ وہ امام کا بیجا ہو ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہے

۸۲۶ **م**رأبو سَعِيدٍ إِذَا تَبِعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تَوْضَعَ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْسَعِ شَيْءٍ
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم پیچھے جاؤ گے کہ چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ وہ
زمین پر نہ رکھا جاوے **ف** سنت ہے کہ بدون جنازہ نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ
اوتھانے والوں کی مدد کی حاجت ہوتی ہے بے جاؤ رکھے بیٹھا کر دینی

۸۲۷ **ف**إِنْ عَمِرَ آذَانِي أَحَدُكُمْ الْجَمْعَةَ فَلْيَغْسِلْ بِلِجَارِي أَوْ سَلَمِ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کو آوے تو چاہئے کہ غسل کرے

۸۲۸ **م**رأبو سَعِيدٍ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ تُشَارِدُ أَنْ يَقُولَ فَلْيَتَوَضَّأْ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْسَعِ شَيْءٍ
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی جگہ سے صحت کرے اور

دوسری بار پھر ارادہ صحت کا کرے تو چاہئے کہ وضو کر لے **ف** یعنی
اول نماز ادا ہوئے پھر وضو کرے کہ اس وقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی
ہے اور بدن ہلکا ہو جاتا ہے

۸۲۹ **خ**أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ جَدًّا مِمَّنْ بَطْعَانُهُ فَلْيُجْلِسْهُ فَإِنْ لَمْ يَجْلِسْهُ فَلْيَمْسُكْهُ
لقمہ او لقمین او اکلہ او اکلین فَإِنَّهُ وَلِيَّ جَرَّةٍ وَعِلَاجَةٍ بخاری میں ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے پاس اس کا خدمتگار کہانا لائے

تو اس کو بھی کھانے کے واسطے بیٹھا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بیٹھا دے

تو اس کو ایک لقمہ یا دو لقمے اس واسطے کہ خدمتگار کہانا پکانے اور اس کی گرمی

ملا رہا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کہانا پکانے والے کو کچھ

ہوڑا کہانا دینا ضروری اگرچہ اس کا کہانا مقرر نہ ہو یعنی مروت سے بعید ہے کہ وہ

محنت کرے اور پکانے کی کرمی اوتھائے اور اس کہانے سے کچھ بھی نہ پکھڑے

لیکن ساتھ کہانا واجب نہیں اگر کہلا دیا تو بہتر ہے اپنا غور کہو یا

فأَبُو أَيُّوبَ إِذَا تَبِعْتُمُ الْعَايِلَةَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقَبِيلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا

یَبُولُ ذَلَاغًا بِطَرَفٍ وَلَكِنْ شَرُّ قَوْمًا وَغَرَّ بَوَّابُ بَخَارِی اور سلم بن ابی ایوب سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جا ضرور کو جایا کرو تو قبلہ کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ
 اوسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جا ضرور کے وقت بلکہ پورب یا بچم بیٹھا کرو
ف جا ضرور اور پیشاب کے وقت قبلہ کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا
 امام اعظم کے نزدیک درست نہیں نہ جنگل میں نہ آبادی میں اور شافعی کے نزدیک
 جنگل میں منع ہی اور آبادی میں درست چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ کی ایسی روایت بھی ہے
 لیکن زیادہ اصرار امام اعظم کے نزدیک نہیں ہے اور یہ جو فرمایا کہ پورب یا بچم بیٹھا کرو
 یہ مدینہ والوں کو فیکلا و نکلا قبلہ دیکھنے کی طرف ہی ہند و ستا نکلا قبلہ بچم کی طرف کو ہی
 تو یہاں اُتر دیکھیں بیٹھا جائے

۱۳۰

ح أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْسِبْهُ
 يُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجِبُوا يُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ
 ثُمَّ يَوَضِّعُ لَهُ الْقَبْرَ **و** فِي الْأَرْضِ بَخَارِی میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہو اللہ کسی بندے سے تو کھانا بھی جبرئیل کو اُتر
 فرماتا ہے کہ مقرر خدا نے فلاں کو دوست رکھا سو تو بھی اوسکو دوست رکھو پھر جبرئیل
 اوس سے محبت رکھتا ہے پھر کھانا دیتا ہے جبرئیل آسمان والوں میں یعنی فرشتوں میں
 کہ مقرر خدا نے فلاں کو دوست رکھا ہے سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے
 اوس سے محبت رکھتے ہیں پھر اوس محبوب بندے کی زمین میں قبولیت اوتاری
 جاتی ہے یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہیں اور اوس سے محبت
 رکھتے ہیں **ف** یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا جائے گی تو اوسکو
 آسمان اور زمین میں پھونکر دیتا ہے تاکہ فرشتے اوس کے واسطے استغفار کیا کریں اور
 اور زمین کے لوگ اوس کے واسطے نیک دعا کریں اوس سے محبت کریں اوسکی

تیرنیں کریں اس کی نیک راہ پر چلیں یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہیں لیکن ایسی محبت بھی نہیں اچھی کہ حوام جاہل کرتے ہیں کہ اس کو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اس کو خدا ہی میں شدید کرتے ہیں یہ محبت نہیں یہ حقیقت میں اس سے لسنے والا ہے جہاں اِذَا أَحَدُكُمْ أَحَبَّ إِلَهُ الْمَرْأَةَ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعِزَّ إِلَى أَمْرٍ آيَهُ قَلْبُهَا فَعَسَىٰ أَنْ ذَلِكَ يُؤَدِّيَ مَا فِي نَفْسِهِ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی کو پہلی معلوم ہو کر کسی اجنبی عورت پھر ولین اس کی صورت بھر گئی ہو یعنی اس کا خیال بند ہو تو اپنی جو رو کی طرف آوے اور اس سے صحبت کرے مقرر یہ اپنی جو رو کا جماع کرنا دور کر دیکھا جو اس کے جی میں دوسری عورت کا خیال

ف بچکانی عورت کی اگر ولین محبت آ جاوے تو اس کی کامل علاج یہی ہے کہ اپنی جو رو سے محبت کرے اگر ایک بار دوبار زمین خیال گیا تو بہتر یہی نہیں تو کئے بار صحبت کرے تو اس کا بالکل خیال دفع ہو عشق کی حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہیں اس واسطے کہ شہوت کا سبب مٹی کی زیادتی ہی جب صحبت کی تو مٹی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہو حضرت نے یہ دوا اس واسطے فرمائی کہ مین حوام میں گرفتار ہوا

و أَبُو نُهْرَةَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَعَلَّ حَسَنَةً يَعْلَمُهَا تَكْتُبُ بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ أَلْفَةٍ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْلَمُهَا تَكْتُبُ بِمِثْلِهَا حَتَّىٰ يَلْقَى اللَّهَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین شہر بنایا پھر جو نیک بات کر لیا تو دس گنی لکھی جاوے گی سات سو کے برابر تک اور جو بدی کر لیا تو وہ اٹنی لکھی جاوے گی جتنی کی تھی یہاں تک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہے **ف** یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہے دس سے تو کوئی کم نہیں آگے نیت پر موقوف ہے جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی

۱۳۶

بیانِ محبت الہی کی حکمتیں
۸۳۲

اور بدی اگر کر لیا تو اتنی ہی رہی کی اوسین ترقی نہیں اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا
چاہئے کہ اپنے بندے سلمان کی بدی کو اتنا ہی نہ کہے اور نیکی کو سات سو تک بڑھائے
اسلام سنو انامہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑ
شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لے اور ظاہر اور باطن سے

محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی

۱۳۳

وَأَبُوهُ هَبَّ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الظَّرِيقِ جَمْعٌ عَرَضٌ سَبْعٌ أَذْرُجٌ
مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم گمراہ اور گلی کے لئے
جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹہرائی **ف** یعنی اگر راہ و راہ
جسین شہر والوں کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہاں عمارت بنایا چاہے
اگر لوگ منع کرتے ہوں تو اوسین شمع کا حکم یہ ہے کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چوڑی
عمارت بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگوں کی آمد و رفت میں ہرج نہ ہو اور اگر
ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلہ کے لوگ آتے جاتے ہوں تو اوسکی اتنی چوڑائی چاہئے
کہ جسین محلہ والوں کا ہرج نہ ہو اور زامانی سواری اور خازہ جانے کو تنگی نہ ہو

۱۳۴

وَأَبُوهُ بَرَّةٌ إِذَا أَذْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَقْرُبَ الشَّمْسُ
فَلْيَكُنْ صَلَوةً وَإِذَا أَذْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَكُنْ صَلَوةً
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت
عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پادے تو اپنی نماز پوری کر لے یعنی
تین رکعتیں باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے
سے پہلے پادے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے
کے وقت پڑھے **ف** یعنی ہر چند طلوع غروب کی وقت سجدہ حرام ہی لیکن
اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پادے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے

پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا سوا لے امام اعظم کے کہ او نکلے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اس واسطے کہ وقت ناقص تھا اور یہی ناقص ہو لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہیں کیونکہ وقت کامل تھا تو اد ناقص بچا خفی کہتے ہیں کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی حسین طلوع

غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم

۱۳۵ مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَدَانَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ سَلَمِينَ

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پر سرکہ بہا لگتا ہے گوز کرتا ہوا **ف** یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ہوا ہوتا ہے کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بہا لگتا ہے اس واسطے حضرت نے اور حدیث میں فرمایا کہ جب کسی جنگل میں شیطان اور بہوت ستا دین یا نظر پڑیں تو اس وقت اذان پکار

کہے تاکہ بہاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی

۱۳۶ مَرَّ أَبُو مُوسَى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَاحَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا جَعَلَهَا كَافِرًا

وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبَّيْتُهَا حَتَّى فَأَهْلَكَهَا وَنَبَّيْتُهَا يَنْظُرُ فَأَقْرَعَ عَيْنَهُ بِهَا لَكَيْتَهَا حِينَ كَانَ بُوْهُ وَعَصَوْا أَمْرًا مسلمین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی امت پر اپنے بندوں سے

رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہے یعنی

پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے پھر اس پیغمبر کو اپنی امت کا ہر اول بناتا اور پیشوا بھیجتا ہے امت کے ائمہ کے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا

تو امت پر عذاب بھیجتا ہے اس امت کے پیغمبر کے جیسے پھر مٹاتا ہے امت کو پیغمبر

سانے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈ پکارتا اور روشنی بخشے امت کو مٹا کر جب کہ اس کو

ادن کافروں نے جو ہٹا لیا اور اس کے حکم کو ناپا **ف** یعنی جس امت پر خدا کر

و با بر شے وہاں سے لوگوں کو وہاں سے نکھنا درست نہیں اور غیر شہر والوں کو اس شہر میں آنا بھی
و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَاتِبٍ مِّنْ كَانِ قَبْلَكَ رَجُلٌ بِهِ جُحُوحٌ فَجَحَّحَ
 سَمِعْنَا أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَمُوتْ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تَرَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 حَرْثٍ مِّمَّنْ لَمْ يَمُوتْ حَتَّى مَاتَ بَخَارِي اور سلم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت زبایہ کے
 سے اگلی امت میں ایک مرد تھا اس کے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اس نے چھری کو لیا اور اس سے
 اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہاں تک کہ گر گیا حتیٰ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے سے

۴۳۵

اپنی جان دین میں مجھ پر جلدی کی سوئے اور بہت حرام کی
وَالْأَوْسَعِدُ كَانَ فَمِنْ كَانِ قَبْلَكَ رَجُلٌ قَتَلَ سِتْعَةً وَسِتْعِينَ نَفْسًا
 فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ أَهْلِ الْأَرْضِ دَلَّ عَلَى رَأْيِهِ فَأَنَاءَ فَقَالَ لَمْ يَمُوتْ حَتَّى مَاتَ سِتْعَةً وَسِتْعِينَ نَفْسًا
 قَوْلُهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَمْ يَمُوتْ حَتَّى مَاتَ سِتْعَةً وَسِتْعِينَ نَفْسًا
 عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ لَمْ يَمُوتْ حَتَّى مَاتَ سِتْعَةً وَسِتْعِينَ نَفْسًا
 وَبِزِ السَّوْبَةِ انْطَلَقَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ دَلَّ عَلَى رَأْيِهِ فَأَنَاءَ فَقَالَ لَمْ يَمُوتْ حَتَّى مَاتَ سِتْعَةً وَسِتْعِينَ نَفْسًا
 مَعَهُ وَلَا تَجْعَلْ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ دَلَّ عَلَى رَأْيِهِ فَأَنَاءَ فَقَالَ لَمْ يَمُوتْ حَتَّى مَاتَ سِتْعَةً وَسِتْعِينَ نَفْسًا
 فَاحْصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ
 جَاءَ نَاسًا مُّقْبِلِينَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ لَمْ يَمُوتْ حَتَّى مَاتَ سِتْعَةً وَسِتْعِينَ نَفْسًا
 مَلَكَ فِي صُورَةِ آدَمَ فَيَجْعَلُونَ فِيهِمْ فَقَالَ قَلْبُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ قَالِي أَيْهَمَا
 كَانَ آدَمُ وَهُوَ لَمْ يَمُوتْ حَتَّى مَاتَ سِتْعَةً وَسِتْعِينَ نَفْسًا
 وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ اللَّهُ إِلَيَّ هَذَا أَنْ سَاعِدِي وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ قَالَتْ لَمْ يَمُوتْ حَتَّى مَاتَ سِتْعَةً وَسِتْعِينَ نَفْسًا
 فَكَانَ بَصْدًا لَهَا بَخَارِي اور سلم بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت زبایہ کے نام سے اگلی امت
 میں ایک مرد تھا کہ اس سے سو اس کو درویش بنایا گیا یعنی لوگوں کے لیے کہ فلاں درویش بڑا عالم ہی تھا

۴۳۶

اس گناہ سے کہنا کہ اس شخص سے نہ اوسے جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ مقبول ہوگی تو اس
 درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہیں تو اوس نے اوس درویش کو قتل کیا سو اوسے اوسکو قتل
 کر کے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص سے لوگوں سے پوچھا کہ جہان میں ہر عالم کون ہی تو اوسکو ایک
 عالم کر دیا لگتا ہے تو گون سے کہنا کہ فلاں مرد بڑا عالم ہی سو اوسے کہنا کہ اس شخص نے سو جان کو ملتا ہے
 سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہی تو اس عالم سے کہنا کہ ہاں اور کون جس گناہ کا اور توبہ کے درمیان جال
 ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہیں تو فلاںی فلاںی زمین کی طرح منہ و بان جہ نوگ میں کہ حد کی عبادت
 کرے تہن سو توبہ ہی حد کی عبادت کرادینے کا ہتھ اندر نہ ملیں تو اپنی زمین کی طرف اسوٹا کہ وہ بری زمین ہے
 سو وہ شخص اس طرف کو جلا یہاں تک کہ جب وہی راہ چلا گیا تو اوسکو سوٹ لیا تو چھوٹے لگے اوس شخص
 کے قہر سے اور عذاب کے ترسے سو رحمت کے ترسے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرے کیا ہی اسے دل سے جدا
 کی طرف متوجہ ہو کر اور عذاب کے ترسے تو گون کہنا کہ بے گناہی تک نیک کام ہی نہیں کیا تو اوس گناہ سے
 آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتوں نے اوسکو اسے درمیان حج مقرر کیا تو اوسے کہہ کر کہ دو دن درمیان
 کی مسافت کو ناو سو پہر جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک سو سو اوس کے لائق ہی تو فرشتوں نے
 لپا تو اوسکو اوس زمین کی طرف نزدیک تر بجا دیا کہ اوسے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے ترسے
 لپا اور دوسری روایت میں کہ حد اسے گناہ کی زمین کی طرف تک پہنچا کہ توبہ وہ ہو جا اور عبادت
 کی زمین کو حکم ہو کہ توبہ ہو جا اور تجارتی سے روایت کی ہی کہ وہ شخص ہی جہاں کے پہلے پہل
 کی زمین کی طرف پہنچا سے ترسے کے وقت دو لون زمین سے کہ حج میں برابر تھا جہاں سے پہلے
 وجود پر توبہ ہو گیا تھا اس حد سے کہی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے
 توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ یہ بار دوزخ کی رحمت
 پھر اوسکو ملا زمین نہ اوس کے ترسے یہ کہ دوش تو کو عالم غیب نہیں اگر اذکو علم غیب ہوتا تو خدا اسے ترسے
 نہ جنت کرے جو سے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو بیجا بت کرنا درست ہی یا چونکہ یہ کہ رحمت الہی کی
 کچھ حد میں اوس حد کے خالص دل سے توبہ کی اور ہر دور یا رحمت اور رحمت جو شل من آیا

اس حد سے کہ
 توبہ مقبول نہ ہو
 جس حد سے کہ
 توبہ مقبول نہ ہو

اور دستک و تباہی بجائے اجازت مانگنے کے ہی شیخین اجازت کا اسوایہ طے کر لیا۔

خ ابن عمرؓ اذ استاذت امراؤا جدكم الى المسجد فلا تمتنعوا بخاري من عبد الله بن عمرؓ ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی نے اس کی جوار مسجد میں جانے

خ این عمر ادا استاد شکر ساء کو بالیل الی السخین فادوا الھن بخاری من عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتین ارادت کو مسجد میں ملے
واسطے جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دو۔ **فہا** اس میں مضامین حاصل
ان کے پوچھا کہ ان عورتوں کے اگلے کھانے پر پہن مانیہ کو کھا

[illegible]

۴۴۲

۱۰۰۸

۱۰۰۹

۱۰۱۰

۱۰۱۱

۱۰۱۲

۱۰۱۳

۱۰۱۴

۱۰۱۵

۱۰۱۶

۱۰۱۷

۱۰۱۸

۱۰۱۹

۱۰۲۰

۱۰۲۱

۱۰۲۲

۱۰۲۳

۱۰۲۴

۱۰۲۵

۱۰۲۶

۱۰۲۷

۱۰۲۸

۱۰۲۹

۱۰۳۰

۱۰۳۱

۱۰۳۲

۱۰۳۳

۱۰۳۴

۱۰۳۵

۱۰۳۶

۱۰۳۷

۱۰۳۸

۱۰۳۹

۱۰۴۰

۱۰۴۱

۱۰۴۲

۱۰۴۳

۱۰۴۴

۱۰۴۵

۱۰۴۶

۱۰۴۷

۱۰۴۸

۱۰۴۹

۱۰۵۰

۱۰۵۱

۱۰۵۲

۱۰۵۳

۱۰۵۴

۱۰۵۵

۱۰۵۶

۱۰۵۷

۱۰۵۸

۱۰۵۹

۱۰۶۰

۱۰۶۱

۱۰۶۲

۱۰۶۳

۱۰۶۴

۱۰۶۵

۱۰۶۶

۱۰۶۷

۱۰۶۸

۱۰۶۹

۱۰۷۰

۱۰۷۱

۱۰۷۲

۱۰۷۳

۱۰۷۴

۱۰۷۵

۱۰۷۶

۱۰۷۷

۱۰۷۸

۱۰۷۹

۱۰۸۰

۱۰۸۱

۱۰۸۲

۱۰۸۳

۱۰۸۴

۱۰۸۵

۱۰۸۶

۱۰۸۷

۱۰۸۸

۱۰۸۹

۱۰۹۰

۱۰۹۱

۱۰۹۲

۱۰۹۳

۱۰۹۴

۱۰۹۵

۱۰۹۶

۱۰۹۷

۱۰۹۸

۱۰۹۹

۱۱۰۰

۱۱۰۱

۱۱۰۲

۱۱۰۳

۱۱۰۴

۱۱۰۵

۱۱۰۶

۱۱۰۷

۱۱۰۸

۱۱۰۹

۱۱۱۰

۱۱۱۱

۱۱۱۲

۱۱۱۳

۱۱۱۴

۱۱۱۵

۱۱۱۶

۱۱۱۷

۱۱۱۸

۱۱۱۹

۱۱۲۰

۱۱۲۱

۱۱۲۲

۱۱۲۳

۱۱۲۴

۱۱۲۵

۱۱۲۶

۱۱۲۷

۱۱۲۸

۱۱۲۹

۱۱۳۰

۱۱۳۱

۱۱۳۲

۱۱۳۳

۱۱۳۴

۱۱۳۵

۱۱۳۶

۱۱۳۷

۱۱۳۸

۱۱۳۹

۱۱۴۰

۱۱۴۱

۱۱۴۲

۱۱۴۳

۱۱۴۴

۱۱۴۵

۱۱۴۶

۱۱۴۷

۱۱۴۸

۱۱۴۹

۱۱۵۰

۱۱۵۱

۱۱۵۲

۱۱۵۳

۱۱۵۴

۱۱۵۵

۱۱۵۶

۱۱۵۷

۱۱۵۸

۱۱۵۹

۱۱۶۰

۱۱۶۱

۱۱۶۲

۱۱۶۳

۱۱۶۴

۱۱۶۵

۱۱۶۶

۱۱۶۷

۱۱۶۸

۱۱۶۹

۱۱۷۰

۱۱۷۱

۱۱۷۲

۱۱۷۳

۱۱۷۴

۱۱۷۵

۱۱۷۶

۱۱۷۷

۱۱۷۸

۱۱۷۹

۱۱۸۰

۱۱۸۱

۱۱۸۲

۱۱۸۳

۱۱۸۴

۱۱۸۵

۱۱۸۶

۱۱۸۷

۱۱۸۸

۱۱۸۹

۱۱۹۰

۱۱۹۱

۱۱۹۲

۱۱۹۳

۱۱۹۴

۱۱۹۵

۱۱۹۶

۱۱۹۷

۱۱۹۸

۱۱۹۹

۱۲۰۰

۱۲۰۱

۱۲۰۲

۱۲۰۳

۱۲۰۴

۱۲۰۵

۱۲۰۶

۱۲۰۷

۱۲۰۸

۱۲۰۹

۱۲۱۰

۱۲۱۱

۱۲۱۲

۱۲۱۳

۱۲۱۴

۱۲۱۵

۱۲۱۶

۱۲۱۷

۱۲۱۸

۱۲۱۹

۱۲۲۰

۱۲۲۱

۱۲۲۲

۱۲۲۳

۱۲۲۴

۱۲۲۵

۱۲۲۶

۱۲۲۷

۱۲۲۸

۱۲۲۹

۱۲۳۰

۱۲۳۱

۱۲۳۲

۱۲۳۳

۱۲۳۴

۱۲۳۵

۱۲۳۶

۱۲۳۷

۱۲۳۸

۱۲۳۹

۱۲۴۰

۱۲۴۱

۱۲۴۲

۱۲۴۳

۱۲۴۴

۱۲۴۵

۱۲۴۶

۱۲۴۷

۱۲۴۸

۱۲۴۹

۱۲۵۰

۱۲۵۱

۱۲۵۲

۱۲۵۳

۱۲۵۴

۱۲۵۵

۱۲۵۶

۱۲۵۷

۱۲۵۸

۱۲۵۹

۱۲۶۰

۱۲۶۱

۱۲۶۲

۱۲۶۳

۱۲۶۴

۱۲۶۵

۱۲۶۶

۱۲۶۷

۱۲۶۸

۱۲۶۹

۱۲۷۰

۱۲۷۱

۱۲۷۲

۱۲۷۳

۱۲۷۴

۱۲۷۵

۱۲۷۶

۱۲۷۷

۱۲۷۸

۱۲۷۹

۱۲۸۰

۱۲۸۱

۱۲۸۲

۱۲۸۳

۱۲۸۴

۱۲۸۵

۱۲۸۶

۱۲۸۷

۱۲۸۸

۱۲۸۹

۱۲۹۰

۱۲۹۱

۱۲۹۲

۱۲۹۳

۱۲۹۴

۱۲۹۵

۱۲۹۶

۱۲۹۷

۱۲۹۸

۱۲۹۹

۱۳۰۰

۱۳۰۱

۱۳۰۲

۱۳۰۳

۱۳۰۴

۱۳۰۵

۱۳۰۶

۱۳۰۷

۱۳۰۸

۱۳۰۹

۱۳۱۰

۱۳۱۱

۱۳۱۲

۱۳۱۳

۱۳۱۴

۱۳۱۵

۱۳۱۶

۱۳۱۷

۱۳۱۸

۱۳۱۹

۱۳۲۰

۱۳۲۱

پانچ سو ومان رات کو شیطان تمہارے علم سے
 صابوہریرہ اذا استيقظ احدكم من منامه فلا يعمن بدیه فی الاثم حتی یغسلها
 ثلثاً فانہ لا یدری این بانئ یدہ مسلمین ابوہریرہ رضی عنہ روایت ہی کہ

فرمایا کہ جو بھی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ پاتی میں جب تک اوسکو تین بار نہ
 دھو لے اوسو سطلے کہ وہ زمین جاننا کہ کہاں اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاکی کچھ نہ پایا
 کچھ نہ **ف** اکثر عورت جاگنور پرہر کے پوسیلے سے استیجا کر کے سو رہتے تھے
 اوسو سطلے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو
 کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جائے غرض کہ یہ سب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لے
 تب پانی کے اندر ڈالے

و ابوہریرہؓ اذ اُصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَبَاً فَلَا يَرُفُ وَلَا يَتَّحِيلُ فَإِنْ أَفْرَأَ
 شَاظًا أَوْ قَاتِلَهُ فَلْيَقْتُلْ أَوْ صَبَاً يَسْهُو قَتْلِي صَبَاً يَسْهُو بَارِئًا مِنْ
 ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس
 حال میں کہ روزہ دار ہو تو نہ محض نہ کھے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اوسکو
 نکال دے یا اوسکو کوئی لعنت کرے تو چاہئے کہ یوں کہے کہ میں تو روزہ دار
 میں روزہ دار ہوں **ف** یہ بات یاد رہے کہ شاید وہ شخص شہر کا
 چپ رہے یا اپنے ولین کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں مجھکو مناسب نہیں کہ سکا
 جواب دیکر جاہل بنوں اور اپنے روزہ کا لطف کہوں

و جَابِرٌ إِذَا طَالَ أَحَدُكُمْ الْعَيْنَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا
 بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کوئی سفر میں گھر
 زیادہ فاصلت رہا ہو تو اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر میں آوے
ف دیکھئے کہ زمین بہت فائدہ ہے کہ عورت اوسکی پاکی کے ڈالے
 غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہ ہو اور خاوند بھی نہاد ہو کر صفائی
 حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہ ہو اور دن میں عین کہاں کاسا مان ہو سکتا ہی
 راستے آئے میں یہ کچھ نہیں ہو سکتا نقل ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ ہو کر

سفر کو گیا سولہ برس کے بعد راستے کے وقت گھر میں آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی مائے پاس بیٹھا
اس شخص کو گمان نہ ہوا کہ عورت حرام کار بھی اپنے باپ کو لئے بیٹھی ہی اوس کی صحبت
نے نائل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو دینا سوگر
دن کو آتا تو یہ حال نہ ہوتا اسو بسطے حضرت مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر میں
نہ آوے سبط کے شریعت کے حکمون میں ہزاروں فایده دینی اور دنیوی ہیں

وقت پر اوکی خوبان ظاہر موٹیں میں

۸۴۶۔ **فَرَا أَبُو سَعِيدٍ إِذَا اُتِيَتْهُ أَوْ اُخِطَتْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ قَالَهُ**
لِعَبْنَانِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مَنْسُوحٌ مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرتے تو جلد ہی اور شتابی میں ڈالا
جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھ پر نہیں اور وضو تجھ کو لازم ہی یہ حدیث
عبنان بن مالک سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہی ہے حضرت ابیبار عریضی
بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سننے
جلد سے بدون فراغت ہوئے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کو حال
معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول سلام میں یہی حکم تھا کہ بدون منی نہ نخلے غسل واجب
پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب حضرت نے انزال کا بھی غسل واجب

۸۴۷

وَعَمْرُو إِذَا أُعْطِيَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ بخاری اور مسلم میں
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجھ کو بدو ن مانگے کچھ نہ لے تو اسکو
کھا اور خدا کی راہ میں دے **فَعَمْرُو** کہ حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق نے
کہا جو مجھے زیادہ تر محتاج ہوا اسکو دے مجھ کو کچھ حاجت نہیں تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی جب نے مانگے کچھ نہ لے تو اسکو خدا کی دہی ہوئی روزی سمجھو پھر
اگر حاجت ہو تو اپنے کام میں لاوے اور نہیں تو کسی محتاج کو دے لیکن سوال کرنا واجب

ایک تو زبانی سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہی ہے دوسرے دلیمن کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقویٰ کی راہ ہے یہی حرام ہی ہے

۸۴۸ **فَعَمْرُو** اَقْبَلَ الْبَيْتَ وَادْبَرَ النَّهْرَ وَعَابَتْ الشَّمْسُ فَقَدْ أَقْطَرَ الصَّائِرُ
 بخارسی اور سلم بن عوف فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامعین آئے

۸۲۹

بخاری اور مسلمین ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب کے
تو نہیں گتتا ہی کہ ایمان والوں کا خواب چھوٹہ ہوے **ف** اس حدیث کی تین مطلب ایک تو
یہ کہ جب قیامت قریب آوے گی تو مسلمان کا خواب سچا ہو کرے گا اس واسطے کہ قیامت
سب چہی چیزیں ظاہر ہوں گی دوسرے کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب ہی سچا ہو
ہی اس واسطے کہ عالم آخر قریب ہوتا ہی اور آخر عمر میں اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی
اور دنیا سے دل ہٹ جاتا ہے

اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بیمار کے موسم میں جب رات دن برابر ہوتے ہیں تو خواب سچا ہوتا ہی اس واسطے کہ ہوانہ گرم ہوتی ہی نہ سرد جو اس صلیب میں

۸۵۰ **ت** ابو قتادۃ الجاریؓ بن ربیعؓ اذ اُقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروا نحر رسول الله ﷺ

بجاری اور سلمین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے جنگا مارت بری نفعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جب غار کی تکبیر موقوفہ ادا نہ کر و جب تک چھوٹے دیکھ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر میں پڑھتے تھے جب غرض کی تکبیر موقوفی تھی تب حضرت کھر میں سے تشریف لاتے تھے کہ کیا

حضرت سید شریف لائے تھے لوگ تکبیر کے ہوئے اوٹھ کھڑے ہوئے تھے سو فرمایا کہ بدو ن میرے آئے نہ اوٹھا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھیں اور امام اعظم کے نزدیک جی علی الصلوۃ کہنے کے وقت امام اور مقتدی کھڑے ہوں اور قدامت الصلوۃ کے وقت نماز بشروع کریں

۸۵۱

صِرَافُ هَرِيرَةٍ إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ مُسْلِمِينَ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درستی نہیں
 سوائے فرض کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں جماعت کی نماز
 ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہی لیکن جہتی فرض میں صرف فجر کی سنت حجاب
 حاجی مسجد کے دروازے کے قریب پڑھ سکے جماعت میں ملے اور اگر جانے
 سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت ہی نہ ملے گی تو سنت نہ پڑھے جماعت
 اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا ہو تو دوسری رکعت ملا کر
 سلام پھیر کے جماعت میں شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ کیا ہو تو اس
 نماز کو توڑ کر جماعت میں ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی

۸۵۲

ح ابُو اسَید السَّاعِدِیُّ إِذَا أَكْتَفَرْتُ كُفْرًا مُؤْمِنًا وَاسْتَبَقْتُ وَأَنْتَ كُفْرًا
 بخاری میں ابو اسید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کافر تیرے جھٹکا کرے
 تو اوں کو تیرے تیرے سے مارو اور اپنی تیر ماتی رکھو **ف** یہ حدیث حضرتؓ حاکم
 میں صنف شکر کی مانند کہ فرمائی یعنی قریب چند میں تیر خطا کریں گے بہت دوہرے
 ماز مانے نایم ہی اور سب تیروں کو اٹکھا رنگ مارنا اور ترش غالی کرنا کام کی بات
 صِرَافُ عَمْرٍَا إِذَا أَكْفَرَا الرَّجُلُ أَحَاهُ فَقَدْ بَاؤَ بِهَا أَحَدًا هُمَا مُسْلِمَانِ عَدَا بَيْنَهُمَا
 روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات
 دو دن میں کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہے **ف** یعنی اگر وہ کافر ہی حقیقت میں ہو گا
 کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو اس وقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس حدیث
 معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یعنی کافر نہ کہے
 شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب میں گرفتار ہو جائے یوں کہنا مضائقہ
 نہیں کہ فلا شخص کافر کے کام کرتا ہے اگر اس کے عمل دین کے خلاف ہوں اور اگر

۸۵۳

کے کافر بیل قطعی ثابت ہو گیا ہوا اور ضروریات دین کی وہ انکار کرتا ہوا تو کوشش
کافہ کے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نہ پلے اور شریعت محمدیہ میں خلل پڑے جسے
کہ اس زمانہ میں محمد خیر ظاہر موسیٰ میں کہ شریعت محمدی کو ہستی میں شک کا زمین
فَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كَوْطَعًا فَلَا يَسْجُدُ لَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا

۸۵۷

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی
کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز میں نہ پونے چہ جنتک ہاتھ کو چھالے یا کھانے کو چھالے
فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَحَدٌ يَلْعَقُ يَدَهُ بَعْدَ الْكَلَامِ فَهُوَ كَالَّذِي لَا يَلْعَقُ يَدَهُ

عادت ہی اور چاہئے میں برکت ہی ٹھکانے لے لکھا ہی کہ کھانے میں چار بائیں اور
میں حلال رزق کھانا اوسکو خدا کی عیادت جانا اور سیر راضی ہونا اوسکو کھانے کے
گناہ کرنا اور پانچ بائیں سنت میں اول بسم اللہ کہنا ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور دھونے

ہاتھ سے کھانا اور دھونا زانو اوٹھا کہ بائیں سر پر مٹھنا اور نہ کہے حضرت اگر وہ مٹھ کر
بھی کھانا ہی اور ادب ہی چاہو میں اپنے آگے سے کھانا لے لیا ہوتا نا خوب جا کر
گھٹنا اور کو کون کو کہا ہے ہوئے نہ دیکھنا اگر علاج غور کی یہ بھی کہ دسترخوان پر

گرے کھانے کو کچھ اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے انگلیاں چاٹنا اور مکر وہ دو
چیز میں کھانے کو اسکو کھانا اور ہو کھانا

ہر ابن عمرؓ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كَوْطَعًا فَلْيَلْعَقْ يَدَهُ بِبَيْتِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
يَأْكُلُ بَيْتَهُ وَلَوْ شَرِبَ لَشَرِبَ بَيْتَهُ

حضرت فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے دھونے ہاتھ سے کھانے اور جب
پے تو چاہئے کہ اپنے دھونے سے پے اسوا سے کہ شیطان بائیں ہاتھ
کھانا ہی اور بائیں سے مناسی
صَرَّحَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كَوْطَعًا فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيَّتِهِ الْبَرَكَةَ

۸۵۸

ادب حضرت

مسلم بن ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کوئی کھانے تو چاہئے کہ
 اپنی انگلیاں چاہئے اس واسطے کہ اسکو نہیں معلوم کہ کس انگلی میں برکت ہے
 ۱۰۶ **وَابُو بَكْرَةَ إِذَا اتَى الْمَسْلُومَ يَسْتَفِيهِمَا الْقَاتِلَ وَالْمَقْتُولَ فِي الْمَسَارِ**
 بخاری اور مسلم بن ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب دو مسلمان مناس
 کمین تلواریں لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونوں دوزخ میں ہیں
 پوری حدیث یوں ہے کہ ابوبکرؓ اس حدیث کے راوی نے حضرتؓ سے پوچھا کہ ہلا
 قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اس کا کیا قصور تھا
 حضرتؓ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے خلیف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی
 اس کا تابو نہوا نہیں تو ضرور مارتا ہے حدیث کے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان
 دوزخی اس صورت میں ہیں جب دونوں ایک دوسرے کے مارنے کا
 قصد رکھیں اور عداوت سے لڑیں بسطیح خانہ جنگی ہوتی ہے تو اگر ایک مسلمان کو
 دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور ادا زن سامنا کرے
 تو وہ مسلمان اپنی جان بسطیح ہو سکے بچاؤے اور اگر یقین جائے کہ بدوین او
 مارے میں بسطیح بچ نہیں سکتا تو مشورت سے مارے اس واسطے کہ اپنی جان بچ
 بچانا فرض ہے اسطرح کا قاتل دوزخی نہیں اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہو
 اس کا قتل بھی درست ہے۔

۱۰۷ **عُرْثَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ إِذَا أَعْمَتْ قَوْمًا كَافَتْ بِهِمِ الصَّنَمُ**
 مسلم بن عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب تو نماز میں
 امام ہو کسی قوم کا تو بگلی نماز اور کئے ساتھ پڑھ **ف** سب امام ہو گیا ہے سب
 کہ امام کو لازم ہے کہ نماز کو بہت لبا کرے زیادہ دیر نہ لگاے اس واسطے کہ
 مقدمہ بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی ہوتے ہیں حاجت کم ہو کر ہے

لیکن ایسی جلدی بھی درست نہیں کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون اور رکوع سجدہ پورا نہ ہو اور اگر قوم چند گئے لوگ میں اور وہ طول نماز سے راضی ہیں تو نماز کو طول کرنا اور میں نہیں

۸۵۸

و ابوہریرہؓ اذ انزلنا من السماء ماء فاصحوا فان من وافق تامينة بآمين الملائكة عفر له ما تقدم من ذنبه بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز میں امام آئیں سیکھتے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہیں اس واسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق پڑ جاوے گا تو اس کے انگلی گناہ بخشے جاویں گے **و** آمین کے معنی یہ کہ دعا ہماری قبول کر یعنی صلیح فرشتے خدا رحمت پر بہرہ رسا کر کے حضور و لئے اس میں کہتے ہیں ویسی تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور انکا آمین کہنا موافق پڑے گا تو اس کی مغفرت ہوگی

۸۵۹

و ابوہریرہؓ اذ انتعل احدكم فليبدأ بالثمالة واذا خلع فليبدأ بالثمالة او يخلعها جميعا او يخلعها جميعا سلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتہ پہننے کو مٹی تو چاہئے کہ شروع تو پہنے پانوں سے کر اور جب اتارے تو چاہئے کہ پانوں سے پہلے اتارے اور چاہئے کہ دونوں جو تو نگوں ساتھ پہنے یا دونوں کو ساتھ اتارے یعنی یون کرے کہ ایک پانوں میں جوتہ پہنے اور دوسرا پانوں کا جو کہ اس میں تکلیف بھی ہے اور ہر دو **و** ابن عمرؓ اذ انزل الله يقول عذابا اصاب من كان فيهم فاصحوا على اعمالهم بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اتارے تو اسے جو جسے اس قوم میں جو ہے زمین سب پر عذاب ہوتا ہے پہرہ میں اوٹھا ہے جاویں گے اپنے عملوں پر **و** یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہیں لیکن نیکوں پر یہ عذاب فقط و بناوی ہوتا ہے آخرت میں نیک لوگ اپنی نیکیوں کا ثواب پاویں گے نیک لوگ عذاب میں ہوا

۸۶۰

شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہوں سے کیون روکا اور اگر وہ کھانا مانتے تو اس کا کھانا

۱۹۱

و عَائِشَةُ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا بِمَا
انْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَلِلْمَاذِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ جُزْءًا
أَجْرَ بَعْضٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ جب عورت اپنے گھر سے خدائی براہ میں کھانا کھائے اور یوں بدون ثلثائے نوا
ثواب دینے کا ہی اور اس کے خاوند کو کما لے گا اور انج رسکنے والے کو ہی
اٹنا ثواب ہی نہ کہنا دے گا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی ہنوں کو پورا ثواب ملے گا
ف بدون ثلثائے یعنی اٹانے دے والے کو اس کے لڑکے فاقہ کریں اور یہ

ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نہ کیا ہو

۱۹۲

م عَائِشَةُ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرٍ فَلَهَا يَضْفُ أَجْرُهَا
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب راہ خدا میں عورت اپنے
خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اس کے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے سے لیا
براہ ثواب ملے گا **ف** صحیح کرتے بدون کہنے یعنی اس کے خاوند نے
منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی

۱۹۳

و أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ نَعَلَ أَحَدًا كَرَفْلَةٍ فِي الْأَخْرَى حَتَّى يَصِلَ لَهَا
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب راہ خدا میں عورت اپنے
خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اس کے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے سے لیا
براہ ثواب ملے گا **ف** صحیح کرتے بدون کہنے یعنی اس کے خاوند نے
منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی

۱۹۴

و أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَوَى أَحَدٌ كَرَفْلَةٍ فِي الْأَخْرَى حَتَّى يَصِلَ لَهَا
فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي مَا حَلَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَصَعْتُ جَنَنِي وَبِكَ أَمْرُ فَعَلَهُ

إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَارْحَمْنَا وَإِنْ أَرْسَلْتَنَا نَاخِفْظُهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّبَّاحِينَ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنے
بھوٹے پر اتارے یعنی سوئے کے واسطے بوجھاڑے اپنے بھوٹے کو اپنی انگلی
کے اندر طرف سے اسواسطے کہ اسکو معلوم نہیں کہ اس کے پیچھے اوپر کیا پڑا ہے
تجربہ و عاثر ہے یعنی بانیجک ربی سے افواک و عاک یہ معنی کہ اسے میرے رب
میرے نام پر سے اپنا پتھر رکھا اور تیری بددست سے پھراو سکوا دہاؤن گا اگر تو
میری جان کو بند کیا یعنی نیند میں اگر مر گیا تو اوپر رحم کھجوا اور اگر تو نے جان کو چھڑا
یعنی زن رکھا تو اسکو بچاؤ گناہوں سے اور بلاؤن سے جس سے تو نیکون کو
بچاتا ہے **ف** سنت یہ ہے کہ سوئے وقت اول بستر جھاڑے تاکہ کیرا اور گرد غبار
دور ہو چھروہ و عاثر ہے اور قبلہ کی طرف موہنے کے سوسے بستر جھاڑ لینا
خصوصاً اندر میں نہایت حکمت کی بات ہے

ت ابو ہریرہؓ رَاَ اَنَّهُ لَمَّا رَآهُ هَاجِرَةً فَرَأَتْ رَوْحَهَا لَعْنَهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبِحَ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب رات کو طحی
سوئی نہی عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے
اسکو فحش تک لعنت کیا کرتے ہیں **ف** اسواسطے لعنت کرتے ہیں کہ عورت
خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہے

ت ابْنُ عُمَرَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَ لَكَ بَخَارِي أَوْ رَسْمِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
روایت ہے کہ حضرت منہ مایا کہ جب تو مول لیا کر تو کہہ دیا کہ مجھکو دھوکا نہ دینا و غابا
نہ کرنا **ف** کو کون سے عرض کی حضرت کہ غانا شخص ہوا آدمی بچا مول لیتے ہیں
غیب بہت کھانا ہی نقصان اسکا ہوتا ہے حضرت اسکو منع کیا کہ تو مول نہ لیا کر اسے
کہا کہ یہ تو مجھ سے چھوٹے کا بت حضرت یہ حدیث فرامی کہ مول لیتے وقت اس سے

کہہ دیا کہ مجھ کو دیکھو کہ دنیا یعنی اگر دیکھو گھاسے کا تو خیر ہر جگہ کی کو یا مول لینا شروع
ف ابن عمر اذ ابدا حاجب الشمس فأخروا الصلوة حتى تبرز وإذا غاب
 ۱۶۷ حاجب الشمس فأخروا الصلوة حتى تغيب۔ بخاری اور مسلم میں عبد
 بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو
 دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب وہ سب سورج کا کنارہ تو نماز پڑھو
 دیر کرو جب تک کہ سب ڈوب جاوے **ف** سورج کے طلوع اور غروب
 میں نماز پڑھنا حرام ہے

۱۶۸ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں
 اور بادشاہوں کے واسطے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جس وقت
 وہ سنا کرے **ف** یعنی جس وقت ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی
 اور اس کو اپنا سرور بنایا ہو اس کے بعد دوسرے امام سے بیعت نہ کرو
 مسلمانوں نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر میں ہونے یا
 دو شہروں میں دارالاسلام ہو یا میاں اول امام کی خبر سن کر بیعت ہو جی ناواقف ہو
 اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اس کو مردہ شمار کرو اس کی اطاعت
 نہ کرو اس کا حکم جاری نہیں ہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی چھوڑے اور
 لڑے اس صورت میں اس کو قتل کرو اس واسطے کہ دو حاکم ہونے میں بڑے
 فساد ہیں مثل مشہور ہے کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں سیتیں اور دو بادشاہ
 ایک ملک میں نہیں رہ سکتے اور اگر ساتھی ایک ہی وقت میں دو امام ہوئے ہوں
 تو دونوں کی امامت درست نہیں پھر اس کے بعد جیسے اکثر معتبر لوگوں کا اجماع ہوا ہے
 امام ہے اور اگر دو امام بہت دور دور ملکوں میں ہوں جیسے مشرق اور مغرب

اس کی عقیدہ کا یہ ہے

پڑھے تو چاہے کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے یوں کہ اسی غلہ و زمین تیری پناہ مانگتا ہوں، دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے منتہی سے اور دجال کے منتہی سے اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب فراغت کرے پہلی التجات سے تو چاہے کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے منتہی سے اور دجال کے منتہی سے **ف** زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافر و کفار غلبہ محتاجی یا بہت دولت جو خدا کو پہلا دے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سخت لٹا خاتمہ غراب ہونا مست ہے کہ بعد التجات اور درود یہ دعا پڑھے

۴۷۱ **و** اَبُو بَرَّةٍ وَ اَبُو سَعِيدٍ اِذَا اخْرَجَا حَذَرَ كَرَفَلَا يَخْمَمُ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَيْسَ يَقُولُ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الشَّيْءُ نَجَسٍ نَجَسٍ نَجَسٍ نَجَسٍ
اور ابو سعید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی لکھا گیا ہے کہ تیرے منہ کے سامنے نہ تھو کے اور نہ اپنے دائیں اور چاہے کہ اپنی بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے تھو کے **ف** ایک بار حضرت نے مسجد میں قبلہ کی دیوار پر تھوک لگا دیکھا تھوک سے اس کو پھڑا ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز میں قبلہ کی طرف تھو کرنا اس واسطے منع ہوا کہ نماز میں خدا سے عرض معروض کرنا ہی اور دائیں طرف فرشتہ ہی حضرت کے وقت مسجد میں فرشتہ نہ ہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھو کرنا باطل تھا اس وقت میں اگر نماز پڑھے تھوک آدے تو کمرے میں لے لیوے چنانچہ اور روایت میں کہنے کا ذکر بھی آیا

۴۷۲ **م** اَبُو بَرَّةٍ اِذَا اَتَوَّاءَ الْعَمِدِ السَّلَامِ اَوْ الْمَوْتِ فَيَسْلُ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلَّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بَعِيْثُهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اَخْرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَاِذَا اَعْسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلَّ خَطِيئَةٍ كَانَ يَطَّشَتْهَا بَدَا مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اَخْرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا اَعْسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ

كُلُّ خَطِيئَةٍ مَسَّتْهَا رَجُلًا مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ بَقِيَّاهُ مِنَ الدُّنُوبِ
 مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو کرنا ہو تو ہاتھ سے دھو کر
 ایمان و اریہ شک ہی راوی کی کہ حضرت نے سلم کی لفظ فرمائی پاموسن کے سود و سودی
 اپنے منہ کو تو نکل جاتے ہیں اور کے منہ سے کب گناہ جھکو اپنی اکہ سے دیکھا
 پانی کرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دوسرے
 ہاتھ دھوئے تو اس کے ہاتھوں سے سب گناہ نکل جاتے ہیں جھکو ہاتھ سے پھر
 کیا پانی کرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنی دوسری
 پاؤں دھوئے تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جھکو پیر دوسرے چل کر کیا پانی کے ساتھ
 یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ گناہوں سے پاک خائف ہو جائے
 فـ اس حدیث میں تفصیل ہے وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہو
 میں یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ تو ہے

فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَرْكَبْ رُكْعَتَيْنِ
 بخاری اور مسلم میں جابر رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آئے جمعہ کی دن
 اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہئے کہ دو رکعتیں پڑھ لے جو ہے
 یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی کہ دو رکعت تحۃ المسجیر ہا ضروری ہے اگرچہ امام خطبہ
 پڑھتا ہو امام اعظم کے نزدیک میں خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہیں خطبے کا
 سنا فرض ہی سنت کرنے میں فرض فوت ہوتا ہے اور دوسری روایت میں
 آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہیں
 صراحتاً ہے اذ جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وأغلقت ابواب جهنم
 وسلب الشياطين مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور

دو روز کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے

ف اس حدیث میں رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہوں سے بچا تو رحمت الہی کا جوش و بہشت کے دروازے کھلے دو روز بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اس واسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرے میں ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ رمضان میں روزہ رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں یہ بھی دلیل ہے شیطان قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت میں کچھ شہین

۱۶۵ صِرَافُ بُوْهُرٍ اِذَا اجْلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقَبْلَةَ وَلَا يَسْتَنْدِ بِرُكْحَا
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی با ضرور کے واسطے

۱۶۶ صِرَافُ اِذَا اجْلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهِمَا الْاَمْرَاجِ وَمَشَى الْخِثَانِ الْخِثَانُ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے

ف عورت کا چوشا یا یعنی دوپٹا لیاں اور دو راہیں یعنی صرف و دخل سے غسل واجب ہے منی سے نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ بدو منی سے نکلے غسل واجب تھا

۱۶۷ هٰذَا بَعْدُ هَذِهِ فُلَانٌ فُلَانٌ هَذِهِ عِدَّةُ فُلَانٍ فُلَانٍ هَذِهِ عِدَّةُ فُلَانٍ فُلَانٍ هَذِهِ عِدَّةُ فُلَانٍ فُلَانٍ هَذِهِ عِدَّةُ فُلَانٍ فُلَانٍ
اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے سب مامون کا
ہر ابن عمرؓ اِذَا اجْمَعَ اللَّهُ الْاَوَّلَيْنِ وَالْاٰخِرَيْنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَرْفَعُ لِكُلِّ غَاوٍ لَوَاعِقُ فَقِيلَ
ہذا بعد ہذا فُلَانٌ فُلَانٌ ہذا عِدَّةُ فُلَانٍ فُلَانٌ ہذا عِدَّةُ فُلَانٍ فُلَانٌ ہذا عِدَّةُ فُلَانٍ فُلَانٌ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمع کرے گی اسب اگلون اور چھلون کو قیامت کے دن ہر ایک
دعا باز قول توڑنے والے کا جہنم ادبچا کیا جاوے گا پھر کہا جاوے گا یہ دعا باز ہی ہے
فلانے کی فلا نے کے بیٹے کی **ف** یعنی جسے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اسکو

خدا قیامت میں نصیحت کرے گا سب کے آگے

۱۷۸ **مَرْطَلَهُ إِذَا أَحَدٌ شَتَّكَ عَنِ اللَّهِ شَيْئًا فَحَدُّ وَابِهِ فَإِنِ لَّنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ**

سلم میں ملکہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب میں تنکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کروں تو اسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسو اسو اسطے کہ میں مقرر خدا پر کہی جو ہر شے نہ باندھوں گا یعنی خدا کے حکم پہچانے میں معصوم میں اوس میں چوک پر ناچل چل ہونا مکلف نہیں ہے اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرت ایک بار انصاریوں کو نہر کجور کے

پہلوں کو مادہ کجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کجور مٹی سے یہ حدیث فرمائی یعنی دین میں تنکو میری اطاعت کرنا فرض ہے دنیا کی مصلحت اپنی تنہا نہ جابو **۱۷۹ ق مَا لِكَ بْنِ الْحَوِیْثِ إِذَا أَحْصَرْتَ الصَّلَاةَ فَأَوْثَرْنَا فِيمَا وَلِیْوُكُمْ لَهَا الْبَرُّ**

قَالَ لَهُ وَلِصَاحِبِ — کہ بخاری اور سلم بن مالک بن حویرث رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہئے کہ تم دونوں میں بڑا امام ہووے یہ حضرت مالک اور اوس کے ساتھی سے فرمایا **۱۸۰ ف مَا لِكَ بْنِ الْحَوِیْثِ** رضی سے روایت ہے کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے جب ہم نے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی اذان کہنا چاہئے اور جماعت دو آدمی میں بھی

ہوئی ہے اور جب علم برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام ہے **۱۸۱ هَرَامٌ سَلَمَةٌ إِذَا أَحْصَرْتَ لِمَتٍ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُحْصِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ** سلم میں حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم مردیکے پاس جمع ہو تو اوسکے حق میں نیک بات بولا کرو اسو اسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو **۱۸۲ ف** یعنی جب آدمی مر گیا تو اسوقت فرشتے موجود ہوتے ہیں تمہارے قول پر آمین کہتے ہیں تو اوسکے حق میں نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ

مردے کی جُویان ذکر کرنا اور اسکے واسطے دعا کرنا مستحب ہی اسکے بددعا ذکر کرنا تھا
ف عَمَّ وَبْنِ الْعَاصِ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدْ ثُمَّ اصْبَابْ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ
 وَاجْتَهَدَ فَأَخْطَا فَلَهُ أَجْرٌ نَخَارِیْ اور مسلم میں عمرو بن عاص سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے کسی مقدمہ میں حکم کرنے کا ارادہ
 کیا سو مقدور بھروسہ بات کے دریافت میں محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اسکو
 دو ثواب میں یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا
 اور مقدور بھروسہ کوشش کی پھر اوس میں چونک گیا یعنی حق بات اسکو نہ معلوم ہوئی
 تو اسکو ایک ثواب ہی یعنی صرف محنت کرنے کا **ف** یعنی جب حاکم یا قاضی نے
 قصہ فیصل کرنے میں خوب غور کی اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے
 اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اسکو دو ثواب میں اور اگر چونک ہی تو ایک
 ثواب بعد کوشش کے چونکہ پھر پھر نہیں سیطرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث
 اور اجماع امت میں صاف مذکور نہیں اسکو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث
 میں غور کر کے نکلے تو مقرر ثواب پاوے گا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب میں اور
 اگر چونک ہی اوس میں تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطیں
 علم فقہ میں مذکور ہیں اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہیں اسکو بہت علم اور فہم تیز چاہئے
 اسواطے اہل سنت میں چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہوئے اوکی برابر ایک
 کیسکو علم اور فہم حاصل نہیں ہوا علاوہ اسکے اور نگار زمانہ حضرت کے زمانے سے
 بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اسوقت کی بول چال کا
 طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالموں کو سمجھنا نہایت مشکل ہی
م جَابِرٌ إِذَا حَكَمَ أَحَدٌ كَرِهًا فَلَا يَخْذِرُ أَحَدًا يَتْلُو الشَّيْطَانُ سَلَمٌ مِّنْ جَابِرٍ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بُری پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نہ

بشیطان کے کہیں کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان کچھ دہی سنو

دکھلائی ہو سوا کسی سے کہنا کیا ضرور

مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَخْرَجَتْ رُوحَ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ سَمَاءُ فَخَذَ كَرَمٌ

۱۱۳

مِنْ طَيْبٍ رِيحًا وَذَكَرَ الْمَسْكَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ

الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى حَسَنٍ كُنْتَ نَعْمَ نَبِيٌّ فَيُطْلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ

انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا أَخْرَجَتْ رُوحَهُ قَالَ حَمْدٌ وَذَكَرَ

مِنْ نَجَسٍ وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ

الْأَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَسَدَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رِبْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا

مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بدن ایمان دار کی روح نکلتی

ہی تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اس کو آسمان پر چڑھایا جاتے ہیں کہا تھا وہیں

حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور

اور کہتے ہیں آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی البتہ پھر تہمت

کرے اور تیسرے بدن پر جس کو توبہ نے اباؤر کہا پھر اس کو انور کے رب تک لیجا ہے زمین

پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اس کو پہلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کاؤ کی

روح جب بدن سے نکلتی ہی کہا تھا وہ نے اور حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اس کی بدبو کو

ذکر کیا اور اس پر لعنت کی اور کہتے ہیں آسمان والے نہ پاک روح آئی زمین کی طرف سے

حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اس کو پہلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہ نے

سید ہیر کر رکھا حضرت نے باریک گیر جو آپ کے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اس طرح

بکافری کی بدبو کا خیال کر کے کپڑے سے ناک بند کی ہے یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اس کو قیامت تک

یعنی ایمان دار کی روح کو ایمان داروں کے عین مقام پر رکھو جس کا نام علیین ہی اور کافر کو

روح پاک کی خوشبو

کافر دسکے بعد مکان پر رکھو جس کا نام یحییٰ ہے۔

۸۸۲

مر این عکاس اذا دعی الیها ففقد طهر مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہو گا پھر اصرار وغیرہ سے تو پاک ہو ف یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سب چڑے و باغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جائے میں سوائے آدمی اور نوح کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب اور نوح پانکی کے سبب اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمراہی کی طرح پاک نہیں ہوتا

۸۸۵

ح ابوہریرۃ اذا دخل احدکم المسجد فلیکع ترکعتین قبل ان یجلس بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعتیں پڑھے پہلے سے پہلے اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہے سب سے پہلی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد میں بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہے کہ یہ جو لوگوں کی عادت ہے کہ اول ان کو کہ بیٹھ لے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو چاہئے کہ یوں کہے کہ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت سے دروازہ کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یوں کہے کہ اے اللہ میں تیرا فضل اور رزق چاہتا ہوں

۸۸۶

مر جابر اذا دخل الرجل بیتہ فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشیطان لا مینت لکم ولا عشاء واذ دخل فلن ذکر الله عند دخوله قال الشیطان اذکرکم المینت واذ اذکرکم الله عند طعامه قال اذکرکم المینت والعشاء مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر میں آیا یعنی شام کو

۸۸۷

پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوئے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانوں سے کہتا ہے کہ
 یہاں نہ تمکورات کے رہنے کا مقام ہے اور نہ رات کا کھانا اور جب مرد گہری نیند میں داخل ہوا
 تو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کا رہنا تو تمہنے پایا اور جب اوسے کہتا
 ہے کہ وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہے تو تمکورات کا رہنا اور کھانا دونوں
 بلا ف یعنی گھریں آئے اور کھانا کھائے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہے
 گھریں اور کھائے میں بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہیں ہوتا اور بسم
 نہ کہنے سے شیطان کہانے اور سونے میں شریک ہوتا ہے

۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

فَأَغْطِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرَرَةَ لَهُ بِنَجَارِي أَوْ سَلَمٍ مِنَ النَّاسِ بِسَبَبِ رِوَايَتِي
 كَخَصْرَتِي فَرَمَا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے میں مطلب حاصل ہوئے گا یقین رکھو
 اور یوں نہ کہے کہ اسی خدا سے چھلو اگر تو چاہے اس واسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرے
 والا یہ نہیں جو نہ کرنے دیوے یعنی اس کو قبول کرتے کیا جائے

۸۹۰

وَأَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ قَابَتْ أَبْ يَمِينِي قَبْلَ اسْتِ
 غْضَبِي أَنْ لَعْنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبَحَ بِنَجَارِي أَوْ سَلَمٍ
 ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جو رو کو اپنے بچھوئے
 پھر اوسے اُن سے انکار کی سو خداوند رات بھر غصے میں رہا تو اوس عورت کو
 رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہیں

۸۹۱

وَأَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا دَعَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَسْتَأْذِنْهَا بِنَجَارِي
 اور سلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے
 کہانے کے واسطے بلایا جائے تو وہاں جانا چاہئے **ف** وَلِيمَةُ اَوْس
 کھانے کا نام ہے کہ بعد نکاح کے جب جو رو خداوند کے گھر آئے تو اس وقت
 دوستوں اور برادر وں کو جمع کر کے کھلائے طعام ولیمہ سنت ہے حضرت اور
 اصحاب کیا کرتے تھے بعض علماء کے نزدیک ولیمہ میں اجانا واجب ہے نماز
 تو گھنٹا رہو دے اور بعضوں کے نزدیک نہ ہے کہانا ضرور نہیں کچھ عذر ہو تو نہ ہاں

۸۹۲

وَأَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا دَعَى أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ
 سلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے
 کے واسطے بلایا جائے اور وہ روزن دار ہو تو چاہئے کہ یوں کہے کہ میں روزن
ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت میں اظہار کر کے یعنی روزن
 کے عذر سے میں معذور ہوں نہیں تو کھانا اس کو رنج نہ ہو

اے میں دعوت دینے والے

تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تقریر کہے اور بد خواب کسی سے نہ کہے

۱۹۶

عَلَيْكُمْ إِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا كَانَتْ مِنْهُ فَأُولَٰئِكَ
الَّذِينَ سَخَىٰ اللَّهُ فَاخْذَرُوا وَهُمْ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھ سے کہ جب تو اوکو دیکھے جو پیچھے پڑتے جاتے ہیں
قرآن کے دھوکے والی آیتوں کے تو وہ لوگ وہی ہیں جس کا خدا نے قرآن میں
نام لیا ہی تو اونیسے بچو یعنی برہنہ کر دو اور کئی صحبت سے **ف** قرآن کی آیتیں
و طرح کی مین تحکم اور متشابہ حکم وہ ہی جس کا مطلب صاف کہلا ہی اور متشابہ
وہ بھی جس کے مطلب میں دھوکہ دیا ہی صاف مطلب نہیں سو محکم آیتیں قرآن کی جو مین
اور نہیں چل کر سکا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کہوج کرنا اور اس کی اصل کو درست
کر نیکاجہ کہ مین حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ جس کے دل میں کپٹ اور گمراہی
وہی لوگ متشابہ آیت کا کہوج کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کہوج
کرین تو وہ لوگ اور نہیں کہنت اور گمراہی والوں میں ہیں جس کا خدا نے قرآن میں
نام لیا اور پتہ بتلایا سو اور کئی صحبت سے کہنا کہ و تاکہ اور کئی بڑی صحبت کا اثر ہو جا
مسلمان پر واجب ہی کہ متبتہ ان پر ایمان لائے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا
اصل مطلب کو بخیر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہلکویا ضرر و زح
اور مین کہوج کرین اور خدا کے غضب میں نہ آؤ

۱۹۷

عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ مُمَاةٍ إِذَا رَأَيْتَ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تَخْلُفَ كُمُ
هَذَا حَدِيثٌ مَسْنُوحٌ بخاری اور مسلم میں عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تم خانہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو یہاں تک کہ تم سے آگے برہ جاوے

یہ حدیث مسنوخ ہی **ف** اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے فرمایا

۱۹۸

أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُمْ مِمَّنْ

ترجمہ
ترجمہ
ترجمہ

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے اے نبی کہ نبی لوگ
 برباد ہوئے سستیاناں سے گئے تو وہ سب سے زیادہ تیرا رعایت سستیاناں سے ہوا
 اوسنے لوگوں کو سستیاناں سے کیا **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ
 لوگوں کو خدا کی رحمت سے ناامید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہوں سے
 سستیاناں سے گئے مقرر و نزع میں پرین گئے بخشے بنادین کے تحقیق میں شخص
 خود برباد کیا اس واسطے کہ لوگوں کو رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی اور وہ
 مطلب یہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نفل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے
 تحقیق میں یہ خود برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپکو بہتر سب سے سمجھا ہوا کہ
 فرمایا کہ اگر لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھ کر افسوس سے یوں کہے کہ ہائے
 کیا لوگ بگڑ گئے ہیں برباد ہوئے ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر یہ بات غور سے
 کہے آپکو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو بہتر درست نہیں حدیث کے موافق
م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ قُصُّوْهُوَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنَّ
 عُمْرَكُمْ كَعُمْرِ قُصُوْهُوَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت
 ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو
 یعنی عید کے چاند کو تو روزہ رکھو اور اگر بدلی گہری تم پر تو تین مضان کے دن رکھو
م اَمْ سَلَمَةُ إِذَا رَأَيْتُمُ هَلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَّا إِذَا جَدُّكُمْ أَنْ يُضْحِيَ
 فَلْيَسْلُكُوا عَنْ شَعْرَةٍ وَأَخْفِئُوا مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی سے روایت
 ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا
 تو چاہئے کہ بائیں ہاتھ اپنی بال اور ناخن سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے
ف امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو
 بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک حرام اور امام اعظم

کے نزدیک جائز ہی

۹۰۱ **و** أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيُّ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَنَابَ عَنْكَ فَأَذْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يَنْتَقِ سَلْمٌ مِنْ أَوْثَانِهِ رَضِيَ رَوَيْتُ هِيَ كَهَضْرَتِے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہین چپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو کھا جب تک بدبو نہ کرے **ف** اگر شکار زخمی ہو شکار کئے سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اوس سے ناامید نہ بیٹھا ہو تلاش کی حالت میں اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہی اور نہیں تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسکی پاؤں سے تو حلال ہی اور اگر دوسرے تیر سے پاوے تو حرام ہی اور بدبو دار

گوشت کہانا حرام نہیں لیکن مکروہی

۹۰۲ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا رَمَيْتَ أَمَةً أَحَدَ كُرْمَيْنِ زَيْتَانًا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يَتْرَبْ عَلَيْهَا تَرَانٌ رَمَيْتَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يَتْرَبْ عَلَيْهَا تَرَانٌ رَمَيْتَ الْمَثَلَةَ مَثَلَيْنِ زَيْتَانًا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَوْ تَجَبَّلَ مِنْ شَعْرٍ وَيَسْأَلُ شَعْرًا لَيْسَ بِهَا فِي الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسی کوڑھی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اڑا خواہ گواہوں نے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو چھڑکی دیو پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چائے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور اوسکو جہڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے تو اسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چائے اوسکو بیچ ڈالے اگر چہ مال کی رہی اوسکی قیمت ملے یعنی پوری قیمت کا خیال کرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت میں یوں بھی کہ جو پہنی اوسکو بیچے **ف** عرب کا دستور تھا کہ کوڑیوں کی حرام کاری کو عیب نہ جانتے تھے

صرف چڑکی اور گہر کی پرٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان میں سونہر یا
کہ صرف چڑکی پر نہ ٹالاکہ دیکھا اور سکو مدبار اگر وہ خدا کے حکم کے موافق اور لوٹدی غلام
بشرم کم بنوئی ہی گہر کی اوکو کچھ فاصلہ بھی نہیں کرتی امام شافعی کا یہی غریب ہی کہ مالک
جو وہ دونوں حاکم کے اجازت تو مدعی غلام کو خدا مانے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم
سے اجازت لیکر مارے

۹۰۲
فَإِذَا هُوَ بِرَبِّهِ إِذَا سَأَلَ عَنْ نَفْسِهِ فِي الْحَضْبِ فَأَعْطُوا إِيَّاهُ حَقَّهَا مِنْ الْأَمْوَالِ
وَإِذَا سَأَلَ عَنْ نَفْسِهِ فَبِأَرْبَعٍ وَأَذَاعَ سَلَفُهَا جَنَّبُوا الطَّرِيقَ فَأَتَاهَا
طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَا وَى إِلَهُهَا أَمَّا بِاللَّيْلِ
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو اور رات کے اور سیر سبزی کے سال
اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین پر چرنے کو چوڑ دیا کرو
منزل پر اتر کے اور جب تم سفر کرو و خطاؤ خشکی کے سال تو جلد ہی خشکی کی
مشقوں کو طے کرو والو اونٹوں کا گوشت روایت ہے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گوشت روایت ہے
یائے طاقت اور کھانے جاتی پائے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلیں کو جب
خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت فرمایا کہ جب تم پہلی رات کو منزل پر اترنا کرو تو اونٹوں
چوڑ کے علیحدہ اترنا کرو اس واسطے کہ رستے جانوروں کی آمد رفت کے راہیں
میں اور کھڑے مقام میں رات کو ف اس حدیث میں حضرت سفر کی حکمتیں امت کو سکھانے
۹۰۳
مَرَّ الْعَبَّاسُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ أَرْبَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرَكْبَتَاهُ
وَقَدْ مَاتَ مُسْلِمٌ مِنْ حَضْرَتِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ هِيَ كَحَضْرَتِ فَرَمَا کہ جب سجد کرنا
بچے تو اس کے ساتھ ہاتھ کے سات عضو سجد کرے بن اس کا منہ نہ اور اس کی
دونوں تہلیان اور دونوں اس کے گھٹنے اور دونوں اس کے قدم ف
منہ سجد کرنا ہی یعنی ماتھا اور ناک

۹۰۰ **م**ر البراء بن عازب إذا سجدت فصمك قلبك وانرفع من قبيلك
 مسلم بن براء بن عازب رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تو سجد کرے تو اگر
 زمین پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اوڑھاؤ پھر کہہ دو فون اپنی کہنیوں کو ف
 یعنی سجد میں کہنیاں زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح کر دینی

۹۰۴ **ف**النس إذا سلم عليكم أهل الكتاب فقولوا عليکم بخاری اور
 مسلم بن انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب سلام کریں مگر کتاب والے
 یعنی یہود اور نصاریٰ تو اوسکے جواب میں کہو کہ علیکم یعنی تم پر ہی سلام
 دعا ہی اسوے سے منع کیا کا فون کو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تم پر وہ بھی جس کے

۹۰۵ **ف**ابو هريرة إذا سمعتم الإقامة فامشوا إلى الصلوة وعليكم التكنية
 والوقار ولا تسرعوا فما أدركتم فصلوا وما فاتكم فأتموا بخاری اور مسلم بن
 ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم نماز کی گھنٹی اور قدامت الصلوة
 سنو تو جلو جماعت کی نماز کے واسطے بٹھریے ہوئے استسکی اور آرام سے اور
 نہ جلدی کرو جو جتنی نماز امام ساتھ پاؤ او اتنی پڑھو اور جو جھوٹا راوی کو آپ کا نام کر
فمعلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھٹکا مکر وہ ہی اسوے سے کہ جلدی
 دم پھول جاتا ہی نماز چین سے نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور بعض
 علما کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا ہی

۹۰۸ **ف**أسامة بن زيد إذا سمعتم الطاعون بأرض فلا تدخلوها وإذا وقع بأرض وأنتم
 بها فلا تخرجوا منه بخاری اور مسلم بن أسامة بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ جب تم کسی زمین میں داخل ہو تو اوسمیں نہ جاؤ اور جب اوسمیں میں دباڑ
 حسین تم ہو تو اوس سے نہ نکلؤ جس ملک میں دباڑ نہ جائے کیونکہ
 ہلاکی اور بلا میں ڈالے اور اگر اوس ملک میں دباڑ ہی ہو تو اوسمیں سے نہ بھاگے

فَقُولُوا آمَنَ شَـٰمِلَ مَا يَقُولُ الْمُؤْمِنُونَ
بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم اذان سنا کر دو تو
کہا کرو جیسا مؤذن کہتا ہے **ف** اگر دوسری حدیث میں ہے کہ بجای حی علی الصلوٰۃ
اور حی علی الفلاح کے **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ** کہے

۹۱۱ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا سَمِعْتُمْ نَهَاقَ الْحَمِيرِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَاتَّهَارَاتِ شَيْطَانًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ صَبَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْتَمْلُوا اللَّهَ
مِنْ فَضْلِهِ فَاتَّهَارَاتِ أَعْتَمَلُ كَمَا جَازَىٰ أَبُو سَلَمٍ مِّنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رِوَايَتِي
کہ حضرت فرمایا کہ جب تم سناؤ گے کہ گھوڑا نہانے لگا تو تھوڑی سی پناہ مانگو شیطان سے کہ
کہ اسے شیطان دیکھا ہے اور جب تم مرغ کی بانگ سناؤ تو خدا سے اس کا فضل کرم
مانگو اسوٰۃ سے کہ اسے فرشتے کو دیکھا ہے **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ
شیطان کو دیکھنے کے بولنا ہے اور مرغ فرشتہ کو دیکھنے کے بولتا ہے گد ماسبب
حماقت اور بہت کہا نے کے شیطان سے مناسبت دیکھا ہے اور مرغ سخاوت
اور شجاعت اور کم خواہی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہے واللہ اعلم

۹۱۱ **و** أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِيهِ
إِلَّا نَاءً وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمْسُ دُكْرًا يُعْمِي بَيْنَهُ
بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی شخص
کوئی چیز پیئے تو دم نہ چوڑے پانی میں اور جب پاخانہ میں اٹھنے تو نہ پھوٹے
اپنا ناز ادا نہ مانتہ سے اور نہ دھیسلیے پونچھ دانتہ

۹۱۳ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي زَانَاءٍ أَحَدٌ كَوَّلِيْعُسْلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ
مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی کے
برتن میں پی جاوے تو چارے مئے کے سات بار ادا کو دھو ڈالے **ف** امام

شامی کا یہی مذہب ہے کہ گتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے تو پاک
 ہوئے لیکن ایک بار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام
 اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہے سات بار دھونیکا اول
 حکم ہوا تھا کہ خوب لوگ گتوں کو ناپاک بناتے تھے

ہر ابوسعیدؓ اذ استاك احدى كوفي صلواته قل يدبركم صلى ثلثا اواربعاً فليطرح
 التثاقل وليبن على ما استيقن ثم يسجد سجدتين قبل ان يسلم فان كان صلى خمسا
 شقق له صلواته وان كان صلى انما ما لا يشرح كائنات غنما للشيطان

مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز
 سو بجائے نہ کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد کو چھوڑے اور پھر
 یقین نہ کہتا ہوا اسی پر بنا دے پھر سجدہ کرے سلام کرے ہے پہلے تو اگر
 پانچ رکعتیں پڑھی ہوں گی تو وہ سجدہ سے جوڑا ہو جائے گا یعنی چھ
 ہوں گی اور اگر نماز پڑھی چار ہی کے پورا کرے تو وہ دو سجدہ بنیں شیطان
 خاک ڈالے یعنی جب شک پڑے کہ تین رکعت ہوئیں یا چار تو شک چھوڑے
 یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اگر کو چھوڑے جیسے اس صورت میں
 تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھے کہ سجدہ
 سہو کا کرے پھر اگر حقیقت میں پانچ رکعتیں ہوئی ہوں گی تو دو سجدہ سے سہو کے
 مل کر چھ ہو گئیں اور اگر حقیقت میں چار ہی رکعتیں ہوئیں تو دو سجدہ سے مستطاب
 خاک پڑی یعنی شبہہ تو شیطان ڈالنا ہی جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدہ دیکھا
 ثواب زیادہ ملا شیطان کے منہ میں خاک پڑی کہ اسکا مطلب ہوا معلوم ہوا
 کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہے یہ حدیث امام شافعی
 کی دلیل ہے کہ شک میں کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے

مَرَّ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ غَمْرٍ وَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ
ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ وَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ
وَقْتُ إِلَى أَنْ تَضَيَّفَ الشَّمْسُ وَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَسْبُطَ
الشَّفَقُ وَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑھو تو اس کا
وقت یہی جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلتے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز
پڑھو تو اس کا وقت یہی جب تک کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اس کا وقت
یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کو پہنچے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اس کا وقت یہی
جب تک کہ شامی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اس کا وقت یہی اور ہی رات
ف ہر چند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہی مگر
اس حدیث میں سبب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور نہ ہو
زرد ہو تو وہ وقت بکرو وہی اور عشا ہی بعد اسی رات کے مکر وہی

سَخَّ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا صُبِّغَتِ الْأَمَانَةُ فَانْظُرِ السَّاعَةَ قَالَ لِرَجُلٍ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ
فَقَالَ كَيْفَ اصْبَاغَتَهَا قَالَ إِذَا وَتِدَ الْأَمْرَ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ
فَانْظُرِ السَّاعَةَ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب امانت
ضائع کی جائے تو انتظار کر قیامت کی یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جس نے کہا تھا کہ
قیامت کب آوے گی پھر اس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیا حضرت نے
فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری مالا لائق کو تو غنظر قیامت کا ف
یعنی بے علم کم عمر ظالم کا عالم ہونا نشانی یہی قیامت کی

عَبْدُ اللَّهِ مَوْسَى إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ اللَّهُ فَيَسْمُوهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ اللَّهَ فَلَا تَسْمُوهُ
مسلم میں ابو موسیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی نے کھینکے پھر الحمد للہ

کہے تو اوسکو نیک دعا دی یعنی برحک اللہ کہو اور اگر اللہ نہ کہے تو اوسکو مت دعا دے
خ ابوہریرہؓ اِذَا غَشَسَ أَحَدُكُمْ قَبِيلَ الْحَمْدِ لِلَّهِ وَلَقِيلَ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ
 بِرَحْمَتِ اللَّهِ فَإِذَا قَالَ لَهُ بِرَحْمَتِ اللَّهِ تَلَفَّحَ لِي يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحَ
 بَالَكُمْ خمر بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے
 تو اللہ کے اور اوسکا بھائی یا صاحب جواب میں برحک اللہ کہے یعنی خدا
 تجھ پر رحمت کرے اور جب اوسکو برحک اللہ کہے تو چھینکے والا یونہی کہے
 دوسرے سے کہ یٰہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک اہ بتلاوے اور تمہارے
 دلوں کو سنوارے **ف** چھینک بھمت کی دلیل ہے اسواسطے اللہ کہنا سنت
 اور جواب دینا بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک تجب

ع عبد اللہ بن عمرؓ وَاِذَا نَحَسَّ عَلَيْكُمْ قَارِئٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالُوا اَنْتُمْ قَالُوا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 ابْنُ عَوْفٍ يَقُولُ كَمَا امرنا الله فقال او غير ذلك تتنافسون سترتخاسدون
 تترتد ابرؤن تترتب با غصون او تخوذ لك ثم تطلعون في مسالكين
 المهاجرين فتلون بعضهم على قارب بعض مسلم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پر سخ ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگے
 یعنی شکر گزار ہوگے یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوفؓ نے ہم شکر گزار کہیں گے جیسا کہ
 خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہو گے یعنی شکر گزار ہی نہ کرو گے
 بلکہ ہونس کرو گے پھر اسپین حد کرو گے پھر اسپین ایک دوسرے کی جڑ کاٹو گے
 برا در یکا حق بناؤ گے پھر اسپین بغض اور عداوت رکھو گے راوی کو شک ہے
 کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلو گے محتاج
 مہاجرین میں سو جڑ ماؤس کے اونکے بعضوں کو بعضوں کی گردنوں پر یعنی ایک کو دوسرے
 کے قابو میں کرو گے یا اونکو تکلیف مالایطاق دو گے **ف** حضرت نے اس حدیث میں

منہجہ منہجہ
 در دفع عداوت

روم اور ایران کے فتح ہونے کی آنکے سے جبردی اور زیادتی مال اور دولت کی خواہش اور ناپاکان کئے سو خدایتی اور فاروق کی خلافت میں اوکے بند دہست سے کہہ
فساد نہوا حضرت عثمان کی آخر خلافت میں مسلمانوں میں فساد شروع ہوا علی مرتضیٰ علیہ السلام
کی خلافت میں زیادہ بڑا پھر تو یزید پیدا اور مروان اور اوکے اولاد کی حکومت اور
میں مہاجرین اصحاب پر زیادتی اور جو جونا اور خراپاں ہونے میں سارا عالم جاننا
جیسا فرمایا تھا وہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا

۹۲۷ **خ** ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بَخَارِی میں عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہئے کہ منہ کو پیچھے کرے
یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے
پچاؤ کی واسطے اوکو مارے لیکن منہ میں زخم نہ لگائے اس واسطے کہ آدمی کا منہ
اشرف چیز ہے یا کافر سے لڑا ہی ہو تو حد تک اور جگہ مارنے سے کام نہ لے تو
اوسکے منہ کو مارے لیکن یہ فرض نہیں ہے

۹۲۵ **مر** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ أَحَدَهُمَا
الْآخَرَىٰ عَفَرًا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت فرمایا کہ جو وقت کسی آمین کہی اور فرشتوں نے آسمان میں آمین کہی پھر
موافق پڑ گئی ایک آمین دوسرے تو اوس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جائے
یعنی جب ایک ہی وقت میں آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہے

۹۲۶ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ لَا خِيَةَ بَاكَ فَرَفَقَدَ بَاغِيَهُ أَحَدُهُمَا بَخَارِی میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کہنے اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو اون کو تو نیز
سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہے یعنی اگر وہ حقیقت میں کافر ہے تو اوس پر ثابت رہا اور
اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والے پر پلٹ پڑا

جب موزن کہے تجی علی الصلوة تو مئے والا کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ پھر جب موزن کہے تجی علی الفلاح تو مئے والا کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ پھر جب موزن کہے لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہُ تو مئے والا کہے اللّٰہُ اکبر تو مئے والا کہے اللّٰہُ اکبر پھر جب موزن کہے لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰہُ تو مئے والا کہے لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہُ اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت میں جاوے **ف** اس حدیث میں

حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب سلمان اذان سنے تو سب کار و بار چھوڑ کر اذان کا جواب دینا بہشت کی بشارت میں داخل ہوا اکثر علماء کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان میں کئی اذانوں کی آواز آتی ہو تو اپنے محلہ کی مسجد کی اذان کا جواب دینے کا جواب دینا واجب نہیں اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو جب رجا اذان کا دیکر پڑھے

مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَجْمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْحَكْ

سلمین ابو ہریرہ رضے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اس کی زبان سے صاف پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نہ جائے کہ کیا کہتا ہے تو چاہئے کہ لیٹ رہے ہیں یعنی تہجد کی نماز سے وراور حضور سے چاہئے نیند کے غلبہ میں یہ بات حاصل نہیں اس واسطے کہ فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز میں تشریف پڑھے

مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَصِلْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

سلمین ابو ہریرہ رضے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کو تو چاہئے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خوار و رستی بدن میں ہوتی ہے جب اول ادا کرنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طویل قرات سے پڑھے گا یا یہ دو رکعت تجتہ الوضو کی مراد ہے اور ہلکی رکعتیں اس واسطے فرمائیں تاکہ سبے دوسوہ ادا ہوں اس واسطے کہ حدیث میں

کہ جو وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے دوسو پڑھ لگاؤ کے پچھلے گناہ معاف ہون کے
بھر صورت اول دو رکعتیں ملکی پڑھے پہر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل کرے
بعد فرض کے سب نفلوں سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ کا مزار اسلمان کو دیوئے
۹۳۲ م ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کوئی اونہ جاوے اپنی جگہ سے
پھر وہ پلٹ آوے تو اس جگہ کا وہی شخص زیادہ ترحق دار ہی **ف** اس حدیث
صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف میں بیٹا پہر وضو کرے تو یا کسی اور کام کو جاوے
اور دوسرا شخص اسکی جگہ پر پہنچ گیا ہو تو اسکو وہاں سے اڑھا دیوے اور
پہلا شخص اپنی جگہ پر بیٹھے سبیل اور مجلس میں ہی

۹۳۳ م ابوذرؓ اقام اُحَدٌ کُمُ بَصِیْ قَاتَہُ لَسْتُوْہُ اِذَا کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اُخْرَۃِ الرَّحْلِ
فَاِذَا لَوِیْکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اُخْرَۃِ الرَّحْلِ قَاتَہُ یُقَطَّعُ صَلَوٰتُہُ الْحَارِ وَالْمَرْءُ وَالْکَلْبُ
الْمَسْکُوْرُ مسلمین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا
تو اسکی آڑ ہو جاتی ہے جب اس کے آگے کچھ چلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور
اگر اس کے سامنے کچھ چلی لکڑی برابر کوئی چیز ہو تو اسکی نماز توڑنا ہی گدھا
اور عورت اور کالا کُفّ جب دیوار کی آڑ ہو تو نماز ہی اپنے سامنے ایک
پاتھ کے برابر یعنی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کی طرح پھر اگر کوئی اس کے آگے
سے نکل جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیوں کو بھی کفایت
رہتی ہے اور سب اماموں کے نزدیک گدھے اور بچہ کتے اور عورت کے کتے
کٹنے سے نماز نہیں جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے
ماز ٹوٹی ہی سب علما نزدیک ابو سعید کی حدیث دلیل ہے کہ نماز کسی چیز سے نہیں جاتی
ورنہ ہر جی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے ساتھ ہونے سو یا

کرتی تھی اور حضرت نماز بڑھا کر شے تھے

۹۳۲ **ہ** ابو ہریرہؓ إذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويل لي أمر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وأمرت بالسجود فأبيت فلي

الناس مسلمين ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب پڑھتا ہے آدم کا بیٹا قرآن میں سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے کہ اتنی مہربانی بخشی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اس نے سجدہ کیا تو اس کے لئے بہشت ہے اور مجھ کو سجدہ کا حکم ہوا میں نے مانا تو مجھ کو دوزخ ہے **ف** اس حدیث میں سجدہ کی فضیلت اور شیطان کے حد اور اسوس کل بائع

۹۳۵ **ہ** جابر إذا قضی أحدكم الصلوة فليجعل يمينه نصيباً من الصلوة فإن الله يجعل في يمينه من صلواته خيراً مسلمین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہے کہ اپنے گھر کے واسطے ہی نماز میں کچھ حصہ لے لے اس واسطے کہ خدا اس کے گھر میں نماز کے سبب بہتری اور برکت کرے **و** اللہ ہی یعنی جب مسجد میں فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر میں پڑھے اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سوائے فرض کے سب نمازیں گھر میں افضل ہیں تاکہ خیر اور برکت گھر میں ہو اور شیطان کا دخل نہ ہو

۹۳۶ **و** ابن مسعود إذا قعد أحدكم في الصلوة فليقل الحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں بیٹھے تو التحيات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادت جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتیں

خیر زکوٰۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام بھگوانے پیغمبر اور خدا کی
 رخصت اور برکت اور سلام ہی بھگوانے خدا کے نیک بند و پیروکار ہی دیتا ہوں
 کہ جو اسے خدا کے کوئی لائق بند کی کہ نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبد اللہ
 اور اس کا رسول ہی **ف** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھ کر
 کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبریل کو سلام میکائیل کو فلا نے اور فلا نے کو سلام
 تب حضرت نے بھگوانے التجیات سکھائی اور فرمایا کہ جب تم نے کہا کہ خدا کے نیک بند و پی
 سلام ہی تو جنت خدا کے بندے آسمان اور زمین میں خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ
 اولیاء خواہ جن خواہ آدمی سب کو تمہارا سلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام ایسا کچھ ضرور
 نہیں نماز میں التجیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور
 امام مالک کے مذہب میں سنت ہی

۹۳۷ **ف** اَنْوَهَرِيَّةٌ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِبْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ
 فَقَدْ لَعُوْتَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب
 تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپڑ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو غور
 تو نے کئی بات اور لغو حرکت کی **ف** خطبہ سنا واجب ہی اور وقت بولنا درست
 نہیں اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپڑ تو اس کا بولنا ہی ثابت
 زبان سے نہ منع کرے اشارے سے کہ

۹۳۸ **ف** اِنَّ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا تَجْلُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ
 وَاِنْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاتا ہو یا پانی پی رہا ہو تو جلدی کرے جب تک کھانے سے فراغت نہ کر لیں
 اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو **ف** جلدی کرنا اس واسطے منع فرمایا کہ کھانے کے طر
 دل لگا رہے گا حضور دل سے نماز نہ ہوگی اور اگر جالسے کہ غلبہ ہو کہہ کا نہیں ہی اور

اور کھانا کھانے تک جماعت ہو چکے کی تو نماز میں شریک ہو کر روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کباب کھاتے تھے اسے میں جماعت کی تفسیر ہوئی عبد اللہ بن عباس ابو ہریرہ سے کہا کہ جسد ہی مکمل واسطہ کہ لو تاکہ نماز میں دل نہ لگا رہے

۹۳۹

وَاتَّخَذُوا إِذَا كَانَ أَحَدُهُمْ يَصُلي فَلَايَصُفُّ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَبْلَ وَجْهِهِ

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوڑے اپنے منہ کے سامنے اسوٰط کہ خدا کا قلم ہی کے

وَاتَّخَذُوا إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَسَاجِعُ اِثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی چپکے کان میں بات نہ کریں ایک کو چھوڑ کے **ف** اسوٰط

منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہو گا کہ وہ خیال کرے گا کہ مجھ کو مشن کے لائق نہیں جانتے ہیں یا کچھ سیر ہی بدی کی فکر میں ہیں اور دوسری حدیث میں آیا ہی کہ

وَاتَّخَذُوا إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلْيُؤْمَرْ أَحَدُهُمْ وَأَحْفَهُمَا بِالْأَمَامَةِ أَقْرَأُ هُمْ

۹۴۰

مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک انکی

امامت کرنے اور لائق تر امامت کے واسطے او میں وہ ہی جو تہ ان خوب پڑ

جانتا ہو **ف** حضرت کے وقت میں جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل ہی خوب

جانتا تھا اسوٰط حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اب اگر اماموں کا

یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز میں اگر کچھ خلل ہو گا تو عالم درست کر لیکار قاری اور حافظ کیا جائے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹی ہی اور کس

مکر وہ ہوتی ہی

وَجَاءَهُ إِذَا كَانَ وَاسِعًا خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاسْتَدْرَكَ

۹۴۱

مسلمانوں کا بدلائہودیوں اور نصیرانیوں کو مقرر کیا یہ ظالم نہیں یہ انصاف ہے کہ تم
 کو شکر اور مودی مشکر کو مگر لیکن یہ اوں مسلمانوں کے حق میں ہی جو نے عذاب
 بہشت میں جاوین کے اسوائے سچے کہ حضرت اکثر مسلمانوں کو شفاعت کر کے دوزخ
 نکلاوین گے اگر سب دوزخ سے بچے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تھی
 ہر جاہل اگن لحد کہ لجاہر فکھوس کہنے مسلمین جاہر سے روایت تھی کہ حضرت
 فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کہن دیکھے تو چاہے اچھا سمجھ کر کہن دے
 یہ مطلب نہیں کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا مفید ضاعت پالاکرنا اور حق

۹۴۷

۹۴۸

اور اس کے قدر اور لیاقت سے گتہ ہو

ہر اوجہ ہر ذرۃ امانت الانسان انقطع عنه علقہ الا من ثلثہ الا من صدقہ فقارہ
 او علیہ یبقہ یہ اولاد صالحین عولہ سلمین ابوہریرہ سے
 روایت تھی کہ حضرت فرمایا کہ جب آدمی مر گیا تو اس کا عمل کس گیا اور موقوف ہوا
 مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اس کا ثواب نہیں موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور
 صدقہ جکا فائز ہمیشہ جاری رہتے دوسرے وہ علم جس سے خلق خائف یا دوسرے
 نیکی جو بے جا جواب کے واسطے دیا کرے وف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی
 ہی بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملوں کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف
 نہیں ہوتا یہ صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جکا فائز خلقت کو سندان حاصل
 جیسے مسجد اور گوا اور درمہ اور سارے اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا
 لکھ کر یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائز ہو یعنی لوگوں کو علم دین پڑنا دین
 علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا تفسیر
 اور شریع کرنا تاکہ نادانوں کو فائز مسلمان دین سے واقف ہو جاوین اور نیک پیشانی
 دیکار پڑنے سے میت کو ثواب نہیں حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر آدمی

۹۴۵

سے کار سب بعد موت
 حق آن و قیمت

ہی ایسا ہو کہ دین کی راہ سے آدمی نے نام و نشان مبرا جائے ان میں کاموں میں
جو نبی کے اور سبکی جلد فکرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اس کے موافق صدقہ جاریہ کی
تیسرے کرے اگر علم ہی تو اس کے باقی رہے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اس کو
دین کی تعلیم کرے اور بری صحت اور بڑے کاموں سے بچا دے تاکہ موت کے
بعد اوکلی دعا سے فائدہ اٹھائے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت میں وہ ہی جس کا
موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا * زنن جاوید گشت ہر کلمہ نام زیت * مگر عقش فکر خیر نہ کلام

۹۳۶

ف اِنَّ عَمَلًا مَّا تَرَىٰ الْغَنَىٰ عَنِ الْفَقْرِ وَلَٰكِنَّ الْغَنَىٰ عَنِ الْفَقْرِ وَلَٰكِنَّ الْغَنَىٰ عَنِ الْفَقْرِ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةُ اَوْ اَنَّ اَهْلَ النَّارِ قَالُوا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ هَذَا مَقْعَدُكَ
الَّذِي تَبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَخَارِي اور سلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت
ہی کہ حضرت فرمایا کہ جب مر جانا ہی مرد تو اس کا اصلی مکان صبح شام سا نہیں کیا
جانا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائے جاتے ہیں اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ
دکھائی جاتی ہی پھر اس سے فرشتے کہتے ہیں یہ میرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن
وہیں تو بھیجا جائے گا **ف** دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایمان دار خوش اور شہید
اور کافر کو رنج و غم و حشت زیادہ ہو

۹۳۷

ف اَبُو مُوسَىٰ اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ وَبَدَا يَنْتَابِلُ فَلْيَاخُذْ بِصَاحِبِهَا
فَرِيَاخُذْ بِصَاحِبِهَا لِيَاخُذْ بِصَاحِبِهَا بخاری اور سلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیرہون تو چاہئے کہ اوکلی
گالشی ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر گالشی پکڑ لیوے پھر گالشی پکڑ لیوے **ف** گالشی
پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جائے اور تین بار اس واسطے فرمایا
کہ لوگ اس حکم کو سمجھیں اور مسجد اور بازار کو اس واسطے خاص ذکر کیا کہ وہ ان کو
مجموع ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع میں چھاتی بندوق اور طہیچہ کو دوزخ

باہر نکال لانا ہی واللہ اعلم و سکر باب کی حدیث میں تھا کہ چالیس دن نطفہ زمینا ہی
اور چالیس دن خون بہتا ہوتا ہی اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ یہاں چالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیاں بنتے ہیں مطلب
یہ کہ یہاں چالیس دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار روز
کے ہوتی ہی تو دونوں حدیثوں کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم

۹۴۹

خ أَبُو مُوسَى إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ لَكَيْتَ لَهُ مِثْلَ مَا كَانَ يَفْعَلُ مَقِيمًا صَحِيحًا

بخاری میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بن عیا
سفر کرتا ہی تو اس کا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن میں اور صحت کی
حالت میں کرتا تھا **ف** یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے
خواہ تیسٹم سے تو اس کا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کہڑے ہو کہڑے تھا تھا
دوسرے اور سفر کی دو رکعتوں کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن میں ہوتا
تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وظیفہ اور نفیوں کا بھی ثواب پادے کا جو حالت صحت اور
وطن میں کرتا تھا اور اب بیمار ہی ہو کر نہیں کر سکتا

۹۵۰

م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلَاثُهُ يُنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى السَّمَاءَ الَّذِي
فِيهِ قَوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى هَلْ مِنْ دَاجٍ فَلَيْسَ جَبَابٌ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ
فَيُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَفْجُرَ الصُّبْحُ وَيُنَادَى مَنْ يَغْفِرُ غَيْرَ عَدِيمٍ
وَلَا ظُلُومٍ وَيُنَادَى عَدِيْمٌ مُسْلِمٌ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ هِيَ كَهْرَبِ
فرمایا کہ جب آدمی رات جاتی ہی یا تہائی رات باقی رہے خدا تعالیٰ بڑی برکت والا اور
ہی پہلے آسمان تک پھر سنا دیتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دے
کرے والا تو اس کی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشائے والا جس کے گناہ بخشے
جاوین اس طرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت میں یوں ہی کہ خدا امر دیتا ہی کہ

کون فرض دے اوسکو جو مفلس قلاج اور لیٹا نہیں یعنی خدا کو اور ایک روایت میں بجائے
 عدم کے عدم ہی لیکن مطلب ایک ہی ہے **ف** خدا تعالیٰ جسم سے پاک ہے
 اور بنا چڑھنا اوسکی شان نہیں تو مطلب یہ ہے کہ ادبی رات سے صبح تک رحمت الہی
 اپنے بند و پیر نہایت منوجہ ہوتی ہے یہاں تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا
 تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت بکرت اور رحمت اور قبولیت کا تھا
 اسی واسطے اوسن وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلوں سے بہتر ہے اور
 صد افسوس کہ یہ دولت ہر رات کو ہوا اور اہل غفلت اور سوقت نیند میں یا ناچ رہیں
 اوس دولت سے محروم رہیں اپنے کرم سے اوسوقت کی نماز کا شوق ہمارے
 دلوں میں ڈالے اور اوسکی قدر نہ کو سمجھا دے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دے
 اوسکو جو مفلس اور لیٹا نہیں یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہیں دیتے کہ یہ
 کہاں سے ادا کرے گا اور بد معاملہ کو نہیں دیتے کہ یہ کھا جا دے گا و غابا رہے نہ ادا کرے گا
 سو خدا فرماتا ہے کہ میں مفلس نہیں کہ جو نہ دے سکوں اور لیٹا نہیں جو دیتے ہو
 دیتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عیوض دس سے سا
 تک دیتا ہوں پھر میری راہ میں دے ہوئے کو کیا ملے گی

۹۰۱
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت میں اترے پائے تو جس کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جائے اور جس کی بکریاں ہو وہ اپنی بکریوں میں جائے اور جس کی کہتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پھر ایک مرد نے کہا کہ پہلا فرمائی تو جس کے نہ اونٹ ہوں نہ بکریاں نہ زمین وہ کیا کرے حضرت فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا نضد کرے پھر سے اس کی باٹن کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رہے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے الہی میں تیرا حکم بچا چکا الہی میں تیرا حکم بچا چکا الہی میں تیرا حکم بچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا پہلا بتلائی تو کہ اگر مجھے زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں یا دو گروہوں میں کیسے کیج لیجاؤں پھر زمان کو بھی جھکوتلوار مائے یا کوئی تیرا آوے اور جھکوتلوار کرے حضرت فرمایا کہ تیرا اور اسکا کناہ اوسی پر پلٹ پڑے گا اور وہ دو رخیوں میں داخل ہوگا **ف** حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فادہ ہوں گے اور مسلمان قتل شروع ہوا اسواسطے حضرت یہ حدیث فرمائی اور اسوقت میں کوشہ گیری تھی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکر و مسلمان جب تک میں شریک نہ ہوئے بوجہ اسی حدیث کے

۹۵۲

ف رَأَى عَمْرُوًا إِذْ أَنْصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَأَنَّهُ الْآخِرُ مِنَ النَّاسِ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اس کے دو ہرے ثواب ہوں گے **ف** یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا

۹۵۳

خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے

دیکھ مال و صورت میں اپنے سے بہتر کو تو چاہئے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھ کر
یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھ کر تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر میں
مال اور شکل میں اونکو دھیان کرے تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری
نہ حاصل ہو اس واسطے کہ دنیا میں جو شخص ہی اوس سے ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود
ہیں مثلاً اگر کوئی محتاج ہی تو ہزاروں محتاج بھی ہیں اور بیمار بھی ہیں اور اگر کوئی محتاج
اور بیمار ہی تو سیکڑوں محتاج بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور کاغذ بھی تو اویسے ہزاروں ہیں
یہ بہتر ہی سبحان اللہ حضرت عجیب محراب علاج بتلائے کہ اگر اسکا دھیان کرے تو
کبھی رنج و ملین نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر کہ اسی کیا کر
اور مصباح میں پوری روایت ہے کہ دنیا میں کمتر لوگوں کو دیکھئے اور دین میں اپنے
بہتر لوگوں کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیوں سے غور و خیر و ملین سماو
مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہی تو دوسرا بھی پڑھتا ہی تو وہی افضل ہو اسطرح
لاکھوں بند ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری میں بہتر موجود ہیں اگر یہ دھیان کیا کرے
تو دوسرا ہی میں آپ کو کمتر اور نست جانے گا اور اگر دینداری میں اپنے سے کمتر لوگوں
خیال کرے گا کہ فلا ناما نہ نہیں پڑھتا فلا نامقدور وار ہو کر حج نہیں کرتا رکوع نہیں دیتا تو آپکو
یہ شخص بہتر سمجھے گا اور یہی اسکی حق میں زہری

خ النَّسْ إِذْ أُنْعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَنَحَّ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ بخاری میں اس
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اور گھٹنے کے تواو سیکھ
چاہئے کہ سو رہے یہاں تک کہ جانے جو پڑھے یعنی سونے کے بعد
ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نہ بند کی حالت میں نماز
اسو اسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کہتا ہی کچھ اور نکلتا ہی اور کچھ
عَالِشَةُ إِذْ أُنْعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرُدُّ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ

أَحَدُكُمْ إِذَا أَصَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَذَرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ بَسْتَعْفِرُ فَيَسْبُتُ نَفْسَهُ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم میں سے
کوئی اوگھنے نماز پڑھتے ہو چاہے کہ سو رہے یہاں تک کہ غنید جاتی رہے اسوا
کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے گا اوگھنا تو اسکو معلوم ہوگا شاید وہ تو حضرت
مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے

أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاسْكَنْ عَلَيْهِ أَخْرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ
أَمْ لَا فَيَلْجَأُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ نَجَسًا
مسلم بن ابونہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ میں کچھ
گڑگڑاہٹ پاوے سو اسکو شبہ پڑے کہ وہ بکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہیں
تو مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سنے یا بدبو پاے یعنی جہاں
وضو ٹوٹے گا شبہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب
حدیث کی آواز سنے اور بدبو پاے تو اس حدیث میں وضو کیا غرض کہ شبہ سے
وضو نہیں جاتا یقین سے جاتا ہے

مَرْطَلَحَةٌ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوَجَّةِ الرَّخْلِ فَلْيَصِلْ وَلَا يُبَالِ
مَنْ مَرَّ وَرَأَى ذَلِكَ
مسلم میں مڑطلحہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی نے
اپنے آگے کجاوے کی پھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھے تو چاہے کہ نماز پڑھے
اور کچھ خیال نہ کرے کہ اسکی او سطر سے کون کد رگیا ف یعنی اگر مسجد
نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ دیوے پھرنے وغیرہ
نماز پڑھے چو چاہے آمد رفت کرے

أَبُو سَعِيدٍ إِذَا وَضَعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاحَةً
قَالَتْ قَدْ مَوْتَى وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَلَاحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ يَا سَعِيدُ نَبَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا

كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَوْتٌ بَخَّارٍ مِنْ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ
روایت بھی کہ حضرت فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جائے اور اس کو لوگ اپنے منہ میں پڑھتے
ہیں تو اگر نیک روح ہوتی ہے تو کہتی ہے تم کو کھانے کے لئے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتی تو کہتی ہے
اسے عزائی تم کہ ہر اس کو لئے جاتے ہو ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے سو اسے آدمی
اور اگر آدمی اس کو سنے تو جحیم ہے **ف** نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہے تو
مشابہ مرنے والی اور نہ آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراہٹ

۹۵۹ **مَرَاتِبُ** اِذَا وَضِعَ الشَّيْءُ فِي الْقَبْرِ لَمْ يَزَلْ يَنْفَعُ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
مسلم میں تو یہ ہے روایت بھی کہ حضرت فرمایا کہ جیسے کہ میری امت میں تلوار ڈالی جائے
تو امت سے قیامت تک نہ اڑے گی **ف** حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان
اور سبط سے کچھ حضرت فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاؤں گے گا پھر یہ حدیث فرما
یعنی جسے اس امت میں خونریزی اور فساد شروع ہو گا قیامت تک نہ موقوف ہو گا
حدیث مخفی کہ جیسا حضرت فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا

۹۶۰ **وَعَلَيْكُمْ** اِذَا وَضِعَ الْعَسَاءُ وَاقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَاَنْذَرُوا بِالْعَشَاءِ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت بھی کہ حضرت فرمایا کہ جب رات کا کھانا
تیار ہو اور عشا کی نماز کی قیامت ہو تو تم کہنا کی ابتدا کرو **ف** یعنی اول کہنا
سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ اس کی قیامت سے نماز ہو کہنا کی طرف دل لگا رہے
ف حسن صفائی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ بھکومت سے از روایت
کہ میں حضرت کو خواب میں دیکھوں اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کروں تاکہ
بھکومت سے رابطہ کی سند حاصل ہو اور اس آئندہ میں بہت برس گذرے آخر میں
کی شہادت و یقین کی ابتداء میں تاریخ سہین چہ سو گمان بھری میں فجر کے تپ سے عین
دیکھا کہ گویا میں چہ پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے

اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ مین سے حضرت نے جھکو کھانے کے واسطے بلایا
 مینے چاہا کہ نماز پڑھ کے جواب دوں تو جھکو ابو سعید بن مسعود کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت
 نے اوکو پکارا تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سوائے انہوں نے نبی نماز پڑھی جواب دیا
 حضرت نے فرمایا خدا نے نہیں کیا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اس کے رسول کو جب تک
 بلائے اس خیال میں حضرت کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث
 صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ

ہاں یعنی یہ حدیث صحیح ہی

۴۹۱ **ح** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْنِمْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي
 أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ جب تمہارے پانی میں مکمل گر پڑے تو چاہے کہ اس کو ڈبو دے پھر اس کو
 نکال ڈالے اس واسطے کہ اس کے ایک پر میں مرض ہے اور دوسرے پر میں شفا ہے
ف دوسری روایت یوں ہے کہ کھلے اپنے شفا کے پر کو اور بچا رکھتی ہے اور
 بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہے اس حدیث میں معلوم ہوا کہ بڑے خوش کن حیوان مرنے
 سے پانی ناپاک نہیں ہوتا

۴۹۲ **م** جَابِرٌ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا كَانَ يَمِينُ أَيْ وَلْيَأْكُلْهَا
 وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسُحْ بِكَفِّهِ بِأَلْتَدْرِئِلَ حَتَّى يَلْعُقَ أَصَابِعَهُ
 فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي آتِي طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ سلم میں جابر رضی سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہے کہ اس کو کھا لے
 اور جو گرد و غبار اس پر لگا ہو اس کو دور کرے اور چاہے کہ اس کو کھا دے اور
 اس کو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال میں نہ پونچھے جب تک کہ نبی
 اور مکیان نہ چائے اس واسطے کہ وہ ہمیں جانتا کہ اس کے کھانے کی کس جڑ میں حرکت ہے

ف گر القمہ نہ لینا غور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرنا ہی اور اونکلیان پائے
غور دفع ہونا ہی اور برکت کی امید علاوہ ہی

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْقِلٍ إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي الْأَنَاءِ فَاتَّعَسَلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَقَرُوهُ
الثَّامِنَةَ فِي التَّرَابِ ————— مسلم میں عبد اللہ بن مُعْقِل رضی سے روایت ہے کہ حضرت

فرمایا کہ جب برتن میں کتا منہ ڈالے تو اس کو سات بار دھو دالو اور کتہو میں رشک سے
ف أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاهُ بْنُ سَمِيَّةٍ إِذَا هَلَكَتْ كَيْسَرَى فَلَا كَيْسَرَى بَعْدَهُ وَإِذَا
هَلَكَتْ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ نَجَارَى اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کتا
بادشاہ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی ویا نکا بادشاہ نہ ہوگا اور جب روم کا بادشاہ
ہلاک ہوگا تو کوئی اس کے بعد ویا نکا بادشاہ نہ ہوگا اور تم ہی اوس ذات پاک کی جس کے
قابو میں محمد کی جان ہے کہ مقرر اون و لون ملکوں کے خزانے حد کی راتے بانی جاوین

ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہوں کے خزانوں میں سلطنت نہ رہے گی
اسلام کا عمل و ایمان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت فرمایا ویا ہی ہوا چنانچہ ایران
عمر فاروق کی خلافت میں فتح ہوا پچیس ہزار کاتب اسلام تیار سپاہی کو بار ہزار
درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا یا بیستین گزور ہوا اور سچ
روم بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہاں کا خزانہ بھی بشکر سلیم میں تقسیم ہوا

خ جَابِرُ إِذَا أَحْمَدُ كَرِهَ الْأَمْرَ فَلْيَنْتَحِمْ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكْفُلُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ
وَلَا أَعْلَمُ وَنَسْتَ عِلَامَ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَ
عَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي وَلِيَسِّرْهُ لِي تُخَيِّرْ بَارَكَ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَ
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ

۹۴۳

میں حضرت جابر رضی سے روایت ہے کہ

۹۴۲

آخِرَىٰ وَاجِلِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِنِي بِهِ
 بخاری میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام
 ارادہ کرے تو چاہے کہ دو رکعتیں نہ صلی کی سو اڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر
 یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک یعنی الہی میں تجھ سے خیریت مانگتا ہوں تیرے علم
 وسیلہ سے اور تجھ سے قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت وسیلہ سے اور سوال کرتا
 ہوں تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہے مجھ کو قدرت نہیں اور تو جانتا ہے او
 میں نہیں جانتا اور تو سب چھپی چیزوں کا دانای الہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہے
 واسطے میرے دین اور دنیا میرے انجام کار میں یا یوں نہ فرمایا کہ میری دینا اور عاقبت میں
 تو او کو میرے واسطے مقرر کر اور او کو میرے واسطے آسان کر دے پھر اس میں
 میرے واسطے برکت دے الہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق میں بُرا ہے میرے
 دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا یوں نہ فرمایا کہ میری دینا اور عاقبت میں تو او کو
 بُرائی دے مجھ سے اور بُرائی مجھ کو اس سے اور مقرر کر دے میرے واسطے بہتر
 کام کو جہاں کہیں کہ ہو پھر مجھ کو اس سے راضی کر دے **ف** جابر رضی سے روایت ہے
 کہ حضرت نے پہلا استخارہ سکھایا جسے قرآن سکھایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے
 تو سنت ہے کہ دو رکعت پڑھے کہ یہ دعا کرے اور اس کام کا نام لیوے تین رو
 یا سات روز اسطرح کرے انجام بخیر ہو یا خواب میں کچھ حال معلوم ہو گایا دل میں کہ
 یا کرنا مجھ کو یا غرض کہ جس کام میں اسطرح استخارہ کیا او کا نقصان نہیں ہو سکتا
 استخارہ اسطرح ہے اور یہ جو شیخہ شیخ سے استخارہ کرتے ہیں یا بعض لوگ اور
 طریقوں استخارہ کرتے ہیں سب اصل غی ہوتا ہے یا کثرت شرعیہ کی یا غیر شرعیہ کی

اس فصل میں وہ حدیث ہے جس کے سری پر آئی

ف عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ إِذْ انْبَعَثَ اشْقَاهَا انْبَعَثَ إِلَيْهَا رَحْبُلٌ

عزیز عالم مہینے کی آہٹ میں شل آئی زمرہ
 بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن زمرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب اوٹنی کے
 کوچین کاٹنے کو قوم ٹھوکارا بدبخت اوٹھا اسکی طرف ایک مرد اٹھا جو اپنی قوم میں
 سردار بے شرم بڑا دنگ تھا ابو زمرہ کے برابر ابو زمرہ ایک بڑا کافر تھا
 حضرت کو بہت تکلیف دینا تھا آخر کو اندھا ہو گیا تھا اور اس کے بیٹے جنگ بدر میں
 گئے حضرت نے اس حدیث میں اس ملعون کی قوم ٹھوکارے کے بدبخت سے
 مثال دی یعنی خدا بن سالف تو ہم کا شقی یا کیا کہ تھا جیسے ابو زمرہ ہی اس میں
 الباقی

الحاکم

یا عین باب میں چند قسم کی احادیث میں اول قسم وہ حدیثیں ہیں جس کے سر سر کا یہی
 ۹۴۴
 قُلْ اَنْتُمْ مَّا اَجَلْتُمْ اَلَا اَنْ تَخْلُقُوا بِاللّٰهِ قَالُوْا لَوْ هَطَمْنٰ مِنْ عَمَلِنَا نَحْنُ الْاِجْسَادُ
 فَقَالُوْا اَبَا سُوْلُ اللّٰهِ اَبْعَا مَسْلًا بخاری اور مسلم میں اس سے روایت ہے
 کہ حضرت فرمایا کہ میں تمہارے واسطے کوئی علاج نہیں پاتا سوائے اس کے کہ تم
 اوٹنی میں جا کر مڑیہ صرفے قوم عکمل کے اٹھ آؤ میں سے فرمایا اوٹنی میں
 کی آیت دہرانا موافق پڑی تھی سوا انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ
 تلاش کیجئے چند لوگ سلمان ہو کر مدینے میں بیمار ہوئے جلدی کی بیماری اور کتب
 صرفے اوٹ پر تھے اوٹوں پر ہر سچ و یا جب وہ دودھ سے اچھے ہو گئے
 تو چرانے والے کو اندھا کر دیا اور اسکو قتل کر کے اوٹ ہانک لے چلے حضرت اوٹوں کو
 منگوایا اور گرم سلاخی اور کئی انگوٹوں میں ڈال کے اندھا کیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں
 کٹوا دیے آخر میں کو بر گئے شرح میں قطع الطریق اور ڈال مارنے والو کی یہی سزا
 ۹۴۵
 قُلْ اَنْتُمْ مَّا اَدْرَا اللّٰهُ لَشَيْءٍ كَاذِبٌ لِّبْنِي يَتَعَمَّيْ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهٖ
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز

رضامندی ہے نہیں سنی پیغمبر کی قرأت کے برابر جب کہ پیغمبر خوش آوازی سے
قرآن پڑھے پکار کے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند میں
قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف کی کمی

زیادتی نہ ہو اور اگر رگنی کی رعایت نہ کرے اور معانی میں خلل ہے

خ **أَبُوهُزَيْدَةَ مَا أُعْطِيَ كُمْ وَلَا أَمْنَكُمْ إِنَّمَا أَنَا قَائِمٌ أَصْعَقُ حَيْثُ أَصْرْتُ**
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمکو نہیں دیتا اور تمہیں
نہیں روکتا میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں رکھتا ہوں جان بچھو حکم ہوتا ہے
حضرت نے ایک بار مال تقسیم کیا بعض لوگوں نے زیادہ مانگتا حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہی

۹۶۹

خ **الْمَقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبٍ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنِّي أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِي يَدِي**
وَأَنْ يَأْتِيَ اللَّهَ دَاوُدَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِي يَدِي بخاری میں مقدام بن معدیکرب سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کس نے کوئی کہا نا کہہی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کہا یا
اور اللہ خدا کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کہا نا تھا **فَقَدَرُ**
قُوَّتِ کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی حضرت
داؤد رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جرئل آدمی کی صورت ہو کر چلے
ہوئے حضرت داؤد نے پوچھا کہ داؤد کیا آدمی ہی اوہوں نے کہا کہ خوب
آدمی ہی لیکن اوس میں یہ خصلت اچھی نہیں کہ ملک کے محصول سے کہا نا ہی اور
بہتر آدمی وہ ہی جو ہاتھ کے کسب سے کہا وے حضرت داؤد نے جناب الہی
میں عرض کی کہ الہی مجھکو کوئی پیشہ سکھاوے خدا نے اوکو دُرُہنِنا تعلیم کہا
پھر حضرت داؤد اوس کسب سے اپنا خو ج کرتے تھے

۹۷۰

مَرَسُورِدُ الْيَهُودِيِّ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَصْبَعَهُ السَّابَّاهُ فِي

اس کتاب قرآن و احادیث

جھکو پکڑا اور دوسری بار دیا یا ہانگ کہ جھکو طاقت نہ رہی پھر اس نے جھکو چوڑا اور کھا
 کر پڑھ مینے کہا کہ میں تو پڑھنا نہیں سوا اس نے جھکو پکڑا اور تیسری بار دیا یا ہانگ کہ جھکو
 طاقت نہ رہی پھر اس نے جھکو چوڑا دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کا نام جس نے پیدا کیا بنا
 آدمی کو خون کی پہنکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جس نے قلم کے سب سے
 علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی اسکو خبر نہ تھی **ف** حضرت جب چالیس برس کے
 ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے کوشہ گیری اختیار کی مگر
 ایک جڑا ہوا بڑا ہی اوسکے خازن میں ذکر اور فکر میں بہتے اور غیب کی آوازیں سننے
 درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتا جو خواب دیکھتے سوٹھنیک ہوتے چہ مینے
 اسی حالت میں گزرے پھر سوئے اقرام کی پانچ آیتیں حضرت جبریل علیہ السلام نے
 کپڑے پر لکھیں تھیں حضرت حرف شناس نہ تھے نہ پڑھ سکے حضرت جبریل
 حضرت کو دیا اور علم کدّی دیا پھر حضرت گہر بن تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا
 حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ جھکو اڑناؤ جب حضرت کو تکلیف ہوئی حضرت خدیجہ سے
 یہ سب حال کہا اور نہ پایا کہ جھکو اپنی جان کا خوف ہی حضرت خدیجہ سے کہا یہ نہیں
 ہونے کا آپ خوش ہوئے خدا کو ہرگز نہ برباد کر گیا آپ تو راست گو ہیں پر اور
 پرورہ میں محتاج کو دیتے ہیں عاجز کا کام کر دیتے ہیں مہمانداری کرتے ہیں
 لوگوں کے مصائب میں کام آتے ہیں پھر حضرت خدیجہ حضرت کو دوزخ میں قفل
 کے پاس لے گئیں اس واسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور رڈ ہا اور رڈ ہا
 ہو گیا تھا اس نے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ نابوس تھا
 جو حضرت موسیٰ پر اوڑھتا تھا یعنی جبریل کاش میں جو ان ہوتا کاش میں فرشتہ
 جسوقت کہ تیرا قوم تجھکو نکالے گا حضرت فرمایا کہ کیا میرا قوم جھکو نکال دیکھا اور
 کہا کہ ان یہی نہ تھے سب پیغمبروں کی پھرا سکے بعد میں برس وحی نہ اتری تھی

۹۸۹ **ق** اَمَامَةُ بْنُ زَيْدٍ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً اَضُرُّ اِلَى الرَّجَاءِ

من النِّسَاءِ بخاری اور مسلم بن زید سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ میری

جوڑ امینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہانے والا ہو مرد و پیر عورتوں کے

ق یعنی مردوں کے حق میں عورتوں کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہیں اسی واسطے

کہ ان کا گھور نا اود حرام کاری اور اذکنی اطاعت دین میں خلل ڈالتی ہے غرض کہ

اکثر فاعورتوں کے سبب ہوتے ہیں اسی واسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی

۹۹۰ **ق** ابن عمر ما تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِالْعَدُوِّ بَلَّغِي اللَّهُ وَمَا فِي وَجْهِهِ قُرْعَةً

بخاری اور مسلم بن عمر سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا

آدمی کا یہ نوبت پہچا دیکھا کہ خدا کو ملے گا منہ پر ایک بوٹی بھی نہ ہوگی **ق** یعنی لوگوں

سوال کرنے والا قیامت میں نہایت لیل ہوگا

۹۹۱ **خ** ابْنُ عُمَرَ مَا حَقَّ امْرُؤٌ مُسْلِمٌ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ اِلَّا وَجَّعَتْهُ

وَصِيَّتُهُ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ تین لایں

ہے مسلمان مرد کو کہ دو پیر تین راتیں گزریں بے وصیت کے **ق** یعنی

جس لوگوں کا مقصد ہے ہوا کسی کی امانت ہو اور پس لازم ہے کہ اپنے پاس اس کی

وصیت لکھ رکھے تاکہ اود کے بعد اوس کے وارث اور عمل کریں اسی واسطے

آدمی کو اپنی موت معلوم نہیں وصیت لکھ رکھنا اس صورت میں تو واجب ہے

اور اگر کسی کا لینا دینا ہو تو وصیت کرنا واجب نہیں ہے

۹۹۲ **ق** اَلْمُسُوْدُ بَيْنَ حَرَمَةٍ وَمُرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ مَا خَلَّاتِ الْقَصْوَى وَمَا ذَا الطَّاءِ

يَخْلُقُ وَلَيْسَ جَسَدًا حَائِشًا لِلْفِيلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَسْأَلُونِي خُطَّةً بَعْضُهَا

مِنْهَا حُرْمَاتُ اللَّهِ اَلَا اَعْطَيْتُمْ عَرَايَاهَا بخاری اور مسلم میں مسود بن

مرد و مردان بن عمر سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تم تک کسی اور سے جس کا قصود

نام ہی اور یہ اوسکی فوج نہیں لیکن اوسکو بند کیا ہی ناستی کے بند کرنے والے نے
یعنی خدا نے قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ سکے والے
ناجائیں گے کوئی کام حسین آداب خدا کی نظم کریں مگر کہ میں اوسکو دیکھا یعنی وہ بات
قبول کروں گا **ف** حضرت چھٹے سال احمد نام بن کے مدینے سے مکہ کو چلے
عمرو بن لہو راہ میں اوسنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحاب نے کہا کہ اوسنی تھک گئی بت حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تو اوسنی کہری ہوئی پھر حضرت صلح کر کے پلٹ آئے چنانچہ اسکا

منفصل قصہ دو سہ باب میں ہو چکا

ف اَنْسَ مَا رَاَ اِنَّمَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَا لَكُمْ اَيْتِيْنَ فَرَسَ اِنِّي طَلْحَةَ اللّٰهِ
كَانَ يَقَالُ لَهُ اَلْمُنْدُ وَاِسْفَ بخاری اور مسلم میں نہیں ہے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ میں نے تو کچھ نہیں دیکھا اور نہیں گھوڑا کیا قدم تو دیا یا میرا دیکھا
گھوڑا ہی جسکو مندوب کہتے تھے **ف** ایلیار مدینہ میں بڑی بھول
پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہونے کے تنہا بسکے اُسکے بھل
کئے اصحاب پیچھے دوڑے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت دوان سے
یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا انہایت سست قدم شہنور تھا حضرت کی برکت سے ہوا
تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت اوسکی تقریظ کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت
کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو تنہا اگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہی

ف اَبُو سَعِيدٍ مَا رَزَقَ الْعَبْدُ رِزْقًا وُسْعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّغِيرِ
بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے دیکھا
بند کوئی روزی مبر سے زیادہ کھا دی اور وسعت میں **ف** یعنی صبر اور
تقاعد کے برابر کوئی روزی نہیں اسوسلے کہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال
موص نہیں مٹتی **ف** شاعر اسی قناعت تو کرم گردان کہ در اسوسلے نعمت نیست

وَزَيْدٌ ثَابِتٌ مَا زَالَ يَكُضُّكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنَّ سَيَكُنْ عَلَيْكُمْ
 فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنْ خَرَّ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ
 الْمَكْتُوبَةُ بخاری اور مسلم میں زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہاں تک کہ
 مینے گمان کیا کہ وہ تم پر سب ہی کہ فرض ہو جاوے سو لازم ہو گا کہ نماز کو اپنے
 گھروں میں ہی کرنا اور ایسے کہ نماز مرد کی پہلے گھری میں ہی اگر فرض نماز یعنی نوافل میں
 افضل ہے حضرت نے ایک سال رمضان میں مسجد کے اندر حائشی کا حجر
 بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت اوس کے اندر رات کو تراویح کی نماز پر
 چند اصحاب بھی ساتھ ہوتے ایک رات بہت لوگ مسجد میں جمع ہوئے حضرت نے
 اوس رات نماز پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعض اصحاب کہا
 لگے تاکہ حضرت جاگیں اور نماز پڑھیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
 میں ڈر تا ہوں کہ تراویح کی نماز پڑھنے میں نہ ہو جاوے پھر اگر ہو سکے گی تو گھر کا
 ہو سکے اپنے گھروں میں جا کر پڑھو حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت میں تراویح
 کی نماز مسجد میں جاری کی اس واسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی
 صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت موقوف کر دادی تھی اور حضرت کے
 بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نہ رہا شیعہ جو کہتے ہیں کہ تراویح عجمی
 ایجاد تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرت علیؓ

وَعَالِيَةُ مَا زَالَ جَابِرٌ يُلِيُّ بِالْجَارِحِيِّ ظَنَنْتُمْ أَنَّ سَيَكُنْ عَلَيْكُمْ
 بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ حرجل
 جھکومتی کے احسان کی وصیت کرنا یہی یہاں تک کہ میرے گمان میں آیا کہ حرجل
 ہمسائی کو وارث کر دے گا ف یعنی یہاں تک ہمسائی کے ساتھ یہ خان

کرنے کی تاکید کی کہ میں سچا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جاوے گا اس پر
 حق سبکی کی کمال تاکید ہی

۹۱۷ م اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطْرًا اَوْ خَسَفَتْهَا مَلَكَانِ يَقُولَانِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ
 لِنَفْقِ خَلْقًا وَعَجِّلْ لِمُسِيكِ نَفْسًا مسلم بن ابودرؤس سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا ہمیں طلوع کرتا آفتاب کہی مگر کہ اس کے دونوں کناروں پر دو فرشتے کہتے ہیں
 کہ الہی جلد ہی اسے غرق کرنے والے سخی کو دلا اور جلد ہی بے بخل کو نقصان

۹۱۸ ف اَبُو سَعِيدٍ مَا عَلِمْنَا اَنْ لَا تَفْعَلُوْا بِغَيْرِ الْعَدَالِ بخاری اور مسلم میں
 ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم کچھ مضائقہ نہیں اس میں کیا کہ ردف

بعض اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی یون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو
 انزال کے وقت ہم اسے ملے ہو جائے کہیں ب حضرت حدیث فرمائی

۹۱۹ م اَسْ مَا كَانَ الرَّفِيقُ فِيْ شَيْءٍ قَطْرًا اَوْ لَا رَآهٖ وَمَا كَانَ الْحَرْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطْرًا اَوْ لَا شَآءَ لَہٗ
 مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہیں ہوئی نرمی کسی خیر میں کہی مگر
 کہ اس کو زہیت دی ہی اور نہیں ہوئی سختی کسی خیر میں ہرگز مگر کہ اس کو تاقتل اور
 معیوب کر دیتی ہی ف یعنی نرمی ہر چیز کو سوار کی ہی اور سختی بگاڑتی ہی
 نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بد مزاجی سے دوست شرم جاتا ہے

۹۲۰ ف اَسْ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَسْكُنَ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلٰی قَالِهٖ لِصَاحِبِہٖ الشَّاةُ السَّمُوۡۤءِۃُ
 بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا نہیں کہ جھکو اس پر
 قادر کر دیتا یون فرمایا کہ جھیر قادر کر دیتا حضرت نے زہر دار بکری والی عورت
 فرمایا ف خیر میں ایک یہودی عورت لی بکری میں زہر ڈال کے حضرت کی دستک
 حضرت نے اور اصحاب نے کہا ناشروع کیا پھر ہاتھ اڑھایا اور اصحاب کو منع کیا

فرمایا کہ اس میں نہ ہر ہی پھر اوس عورت کو بلایا دے نہ ہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت
یہ حدیث فرمائی حضرت کو اس نہ ہر کی ہمیشہ تکلیف ہو لگتی تھی چنانچہ اسی حدیث

سے حضرت کا استعمال بھی ہوا تھا۔

۹۹۱ **وَقَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ أَرَىٰ أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هَذَا وَيَوْمَ يَكُ مَا أَرَىٰ**

أَمَّا يَجِدُ شَاءَ قَلْبُكَ لَا قَالَ صُمُّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَأَوْطَعُ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِجَلِّ مَسْكِينٍ نِصْفُ

صَبَاحٍ مِنْ طَعَامٍ وَأَحْسَنُ رَأْسًا قَالَهُ لَهُ بَخَارِی اور سلم میں کعب بن

عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو گمان نہ تھا کہ مجھ کو ایسی تکلیف پہنچی ہوگی

اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ مجھ کو ایسی تکلیف ہوگی جب کہ اب میں

دیکھتا ہوں کیا مجھ کو ایک کچھ ہی نہ ملے گی میں نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا تو تین روز

روزن رکھ یا چھ مجھ کو کھانا ہے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور ادھی چٹانک گھون

اور اپنا سو نو ڈال یہ حضرت کعب بن عجرہ سے فرمایا **ف** کعب بن عجرہ

احرام باندھے باندھی پکالتے تھے اور سہ کی جو میں اون کے مہینہ پر چھڑتی تھی

تین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا درست

کفارہ دیکر یا قربانی کرنے اور اگر مقدور نہیں تو تین روزے رکھنے یا چھ مجھ کو

کھانا کہلائے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور ادھی چٹانک گھون کے ابو

۹۹۲ **مَرَّ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَالِي الْيَوْمِ فِي السَّائِرِينَ حَاجَةً قَالَهُ لَا مَرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيَّ**

بَخَارِی میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو تواج عورتوں کی طرح

کچھ حاجت اور ضرورت نہیں یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جس نے اپنی

ذات کو حضرت کے سامنے کیا **ف** خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت نے خاوند والی کو

مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت طال تھی ایک بار ایک عورت

کہا کہ یا رسول اللہ صلعم میں نے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی

شب بیکار نہ بیٹھا جان

عورت کی کچھ بھکو حاجت نہیں ہندوستان میں نصارے اس وقت میں مسلمانوں پر
 طعنہ دیتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر کی ٹوٹی بیان تہین بلکہ تمام عالم کی عورتیں اپنے
 حلال کر لیں تہین اور حالانکہ پیغمبر و مکتو عورتوں کی طرف خوشش نہیں ہوتی اسکا
 جواب یہ ہے کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عین کمال آدمی کا ہوتا ہے تو سب جہان کے
 نامرد اور شیخیے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا میں نہ ہوتا اس واسطے
 کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی بلکہ خود بائبل کے اندر پوس
 جو اری نے اس مکتوب میں جو عبرتوں کو لکھا یوں کہا ہے کہ تمام خلق میں نکاح کرنا
 مغز اور افضل ہے اور مشہور ہے کہ حضرت داؤد کی ننانوے بی بیان تہین اور
 تو ریت میں موجود ہے کہ حضرت ابراہیم کی تین عورتیں تہین سارا اور باجرا اور
 قطورا اور حضرت موسیٰ کی دو عورتیں تہین ایک صغورا و دوسری جشی عورت
 اور حضرت یعقوب کی چار عورتیں تہین دو بی بیان اور دو حرم سو اگر عورتیں
 کرنا پیغمبروں کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت
 موسیٰ اور حضرت داؤد کیوں کرتے اور باوجودیکہ خدا نے ہمارے پیغمبر
 نے خاوند والی عورتیں جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کیں تہین اس
 حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول نکر تے تھے پھر تو باوجود میں ہونے
 اور اجازت الہی کے کمان کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصار
 کی اور اخرائین بھی جو دین محمدی پر کرنے میں اس طرح وہی تباہی میں اگر ہوتا
 بھی شعور دار آدمی ہو تو بخوبی اوکی جواب دہی کرے اس واسطے کہ زیادہ ظلم کی حاجت نہیں
ف اَنْسُ مَا مِنْ اَحَدٍ يَنْتَهَدَانِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ اَلَا حُرْمَةُ اللَّهِ عَلَى النَّاسِ بِنَجَارِہِی اور مسلم ہن انس سے روایت ہے کہ
 کہ حضرت فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہیں جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے

کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں رسول خدا کے اور مشک محمدؐ و سکا بندہ اور اسکا
رسول ہی کہ کہ خداوند و نوح حرام کرے گاف یعنی سچے ایمان رکھنے سے بچا
و ابُوْهُرَيْرَةَ مَا مِنْ اَنْبِيَاءٍ نَبِيٍّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنْ الْاَيَاتِ مَا مِثْلُهُ اَمِنْ
عَلَيْهِ النَّبِيُّ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِي اُوْتِيَتْهُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَارْجُؤْا اَنْ اَكُوْنَ
اَكْثَرُ هُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت فرمایا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اسکو معجزے دیئے
گئے اسقدر کہ آدمی اور پیر ایمان لاوین اور چھو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی یعنی
قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو میں اسپر کہتا ہوں کہ قیامت کے دن سب
پیغمبروں سے زیادہ تم پرے تابعدار ہونگے **و** یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا
معجزے دیئے کہ جسقدر سے اونکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور
لوگ اسکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزوں
بڑا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی رہی اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں
رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی
تو سرزبانے میں قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوین گے اسواسطے حضرت
فرمایا کہ سب پیغمبروں کی امت سے محمدؐ ہی لوگ زیادہ ہوں گے اور ہر چہ ہمارے
حضرت سے ہزاروں معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ
قرآن ہی ہے اسواسطے حضرت صرف اوسیکو ذکر کیا قادت الہی یوں جاری رہی
کہ جس زمانے میں جس ہر کا چرچا ہوتا رہی تو اوسکے پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ
بدون سیکھے عنایت ہوتا رہی تاکہ اوسکو بلاشبہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے
چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت میں جادو کا چرچا تھا تو اوسکی قسم کا معجزہ ملا
یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ کے معجزات میں اکثر شفا و امراض تھی

و تفصیلت علی آثار نبی
معجزات پیغمبر

کہ نبی کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت میں فصاحت اور بلاغت کا جو
بہت چرچا تھا اس واسطے حضرت کو قرآنِ عظیم اور حکم ہوا کہ اگر تکوین سب سے پہلے
سورۃ کے برابر کو کسی سے نہ ہو سکا سب فقہاء عرب عاجز ہو گئے کہ اگر ہو سکتا تو نہرو
کہتے پہل کام چوڑ کے اپنی جان دینا کیون خستیا کر گئے اور اعجاز قرآنی کے
سبب سے قرآن شریف میں اختلاف نہیں پڑا اس واسطے کہ اسلام میں بہت سبب
ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیا بے خلاف توحید اور انجیل کے
کہ اور میں اعجاز نہیں اس واسطے اور اختلاف ہو گیا

۹۹۰ خ النَّسْ مَا مِنْ النَّاسِ مُسْلِمٌ مَيِّتٌ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحَنَّتِ إِلَّا
أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِنَّا هُمْ نَجَارِي مِنْ أَنْسِ شَيْءٍ رَدَّ
ہی کہ حضرت فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کے تین لڑکے مر گئے
ہوں جو جو الی کو نہیں پہنچے مگر کہ خدا اس کو بہشت میں داخل کرے گا سبب زیادتی
رحمت باپ کے لڑکوں **ف** یعنی باپ کو لڑکوں کی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی
محبت زیادہ اتنی ہی اوکھی موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی
مصیبت میں ممبر کا تو لائق بہشت کے ہوا

۹۹۱ مَرَّ مَعْقِلُ بْنُ بَسَّارٍ مَّا مِنْ أَمِيرٍ بَنِي أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ شَرًّا لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصُرُ لَهُمْ
إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ سلم میں معقل بن بشار سے روایت ہی حضرت
فرمایا کوئی ایسا حاکم نہیں کہ جو مسلمانوں کے کاموں کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے
اوسکے واسطے اور نہ اوکھی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ نہ
نہ داخل ہو گا **ف** معلوم ہوا کہ حاکم پر نہض ہی کہ رعیت کے واسطے
اور جانفشانی کرے اور جو اوسکے حق میں بہتر ہو سو عدل میں لائے اور اگر حاکم
اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنی عیش و آرام میں پڑا تو بہشت سے محروم ہو

مِنْ عَتَّاسٍ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ مَوْتٌ يَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يَشْرُكُونَ بِاللَّهِ إِلَّا شَقَّعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
روایت یہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مرد مسلمان جو مر جائے ہے
اوسکے جنازہ پر چالیس مرد جو شہر کے کمرے میں ہوں خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے
ہوں مگر کہ خدا اوسکی سفارش اوسکے حق میں قبول کرنا ہی **ف** معلوم ہوا کہ چالیس
مسلمان جو خدا کا نماز پڑھنا سب ہی میت کی مغفرت کا عبد اللہ بن عباس تلاش کریں
جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرنے سے ہے بموجب اس حدیث
اور حضرت عائشہ کی روایت میں سو مسلمانوں کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش
قبول ہی ہوگی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعض حدیث میں آیا ہے کہ تین تین کریں

مِنْ حَاجِرٍ مَا مِنْ صَاحِبٍ اَبْلٍ لَا يَقْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا الْاَحْيَاءُ نَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اَلَا مَا كَانَتْ
قَعْدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَّرَ شَتَّى عَلَيْهِ يَقْوَاهَا وَاحْفَافُهَا وَلَا صَاحِبٍ يَقْعَلُ
فِيهَا حَقَّهَا الْاَحْيَاءُ نَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اَلَا مَا كَانَتْ وَقَعْدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَّرَ شَتَّى
يَقْرُؤُهَا وَنَطْوُهُ يَقْوَاهَا وَلَا صَاحِبٍ غَيْرُهَا يَقْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا الْاَحْيَاءُ نَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ اَلَا مَا كَانَتْ وَقَعْدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَّرَ شَتَّى يَقْرُؤُهَا وَنَطْوُهُ اِطْلَافُهَا
لَيْسَ فِيهَا حَيَاءٌ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبٌ كَنْزٍ لَا يَقْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا
الْاَحْيَاءُ لَنْزَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا اَفْرَجَ يَتَعَهُ فَاِخْفَاةً فَاِذَا اَنَاةً قَرْمِيْنَةً مُسَادَةً
خَذَكَ كَنْزُكَ الَّذِي حَبَاتُهُ فَاَنَاعَتُهُ عَنِّي فَاِذَا اَمْرًا اَيُّ اَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ
سَلَّكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضِيهَا قَضَا الْقَتْلِ سَلَمٌ مِنْ بَارِئٍ رَوَى
یہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسٹوں کا کوئی ایسا مالک نہیں جسے اوسکا حق نہ ادا کیا
یعنی اوسکی زکوٰۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن وہ اوسٹ اویں گے جیسے
اوسنے زیادہ ہو کر یعنی شمار میں زیادہ ہوں گے یا اوٹیل میں اور اوسکا مالک برابر

جذبات بارگاہِ نبویہ

میدان میں بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اونٹ اور سپرد و زر کر اپنے پائون اور تلبون سے
 پھلین گے اور کوئی ایسا گھاسی بلیون کا مالک نہیں جو انکی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر کہ مرہ کا
 تیل قیامت کے دن آدین گے جتنے تھے اونسے زیادہ تر ہو کر اور انکا مال
 برابر میدان میں بیٹھے گا اس طرح پر کہ گاہے تیل اپنے سینگوں سے اوسکو بہو نکلیں
 اور اپنے پائون اور سکو زکوٰۃ دین گے اور کوئی مالک بہیر بکریوں کا یا بکریوں
 جو انکی زکوٰۃ نہیں ادا کرتا مگر کہ وہ بہیر بکریاں آدین گی قیامت کے دن جتنی
 بہتیں اونسے زیادہ تر ہو کر اور انکا مالک برابر میدان میں بیٹھے گا اس طرح کہ
 اوسکو اپنے سینگوں سے بہو نکلیں گے اور اپنے گھروں سے اوسکو زکوٰۃ دین
 کوئی آدین ٹنڈھی اور سینگ ٹولی نہیں اور چاندھی سوئے کا مالک کوئی ایسا
 نہیں جو اوسکی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر کہ قیامت میں وہ مال اور گنچ کنجا اڑدیا بن گے
 اور گنا مالک کے پیچھے دوڑے گا اپنا ہنہ کھول کر ہرجب اپنے مالک پاس
 آویگا تو اوسکو دیکھ کر وہ بہا گے گا تو فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ اے اپنا کنج اور
 مال جبکو تو نے چھوڑ دیا تھا بھوکا دسکی کچھ پرواہ نہیں پھر جب مالک دیکھے
 کہ اوس سے بچاؤ کی کچھ تدبیر نہیں تو ناچار ہو کر اپنا ہاتھ اوس اڑدے کے
 ہنہ میں ڈال ڈیگا سو وہ اوسکے ہاتھ کو چاؤالے گا اونٹ کی طرح ف یعنی
 جو جانور دن کی اوز مال کی زکوٰۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اڑدیا
 کنجا اسو اسطے ہوگا کہ جب سانپ بہت پڑانا اور نہایت زہر دار ہوتا ہی تو اوسکے
 کے بال زہر کے مارے بھڑ جاتے ہیں

۹۹ مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَرَّ مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقًّا إِلَّا إِذَا كَانَ
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَفَّحَتْ لَهُ صَفَاحٌ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِي عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيَكُونُ مِنْهَا جَنْبُهُ
 وَجَبْنُهُ وَظَهْرُهُ كُلُّا بَرْدَتْ أَعْيَدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ

سَنَةِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى الشَّكَاكِ
 سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہیں
 جو اس کا حق نہیں ادا کرتا یعنی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اگ سے
 پہلے کرا دس چاندی سونے کے پتر بنائے جاویں گے پھر دوزخ کی آگ میں وہ پتر
 دکھائے جاویں گے پھر اوسے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹہ داغی جاوے گی
 جب وہ پتر سرد ہو جاویں گے تو پھر دیکھا کر داغے جاویں گے یہ عذاب اوسے
 بڑے دن میں ہوا کریگا جس کا لہنا و پچاس ہزار برس کا ہو گا یہاں تک کہ جب بندے
 درمیان فیصلہ ہو چکے گا پھر اوس کو اوس کی راہ دکھلائی جاوے گی یا بہشت کی طرف
 یا دوزخ کی طرف **ف** اِن دُونِ حَدِيثٍ مِّنْ زَكَاةٍ نَّ دِينِي وَالْاَلَدَارُ
 عذاب کا حال مفصل بیان ہے ہندوستان میں نماز و زکوٰۃ کا بجا کچھ چو جائی لیکن فسوس
 زکوٰۃ دینے کی تاویل چھٹ گئی بعد برس دن کے چالیسواں حصہ نکالتے جاں
 نکلی جاتی ہے اور حالانکہ شادی عیسیٰ اور نام نشان کے کاموں میں ہزاروں روپے
 برباد کرتے ہیں کیسا ہی بخیل کیوں نہ ہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوس کا بھی حسیج ہوتا ہے
 لیکن زکوٰۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہے اکثر مالدار بخیل کو دیکھا کہ اوہوں نے
 کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کہا یا نہ سیکو خدا کی راہ میں دیا پھر
 وہ نے نصیب مر گئے تو اوس کے لڑکوں اور وارثوں نے اوس مال کو چند روپے
 اوڑا دیا تو غور کیا چاہئے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہے کہ خود تو ہزار مشقت
 مال جمع کیجئے اور غبر اوس کو اوڑا دیں اور پھر بچاؤ ہزار برس کے دن میں
 سخت عذابوں میں جس کے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہے کہ خمار ہو جائے
 مالدار مسلمان کو لازم ہے کہ ان باتوں میں خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر
 جان کر قیامت کی سختیاں دہیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے

در حدیث میں کہ قیامت
 جہنم و نار میں

مال لگی زکوٰۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو مٹانے کے زکوٰۃ دینے سے مال کم ہو جاوے گا اس واسطے کہ خدا نے زکوٰۃ والے مال میں برکت دینے کا وعدہ کیا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ مال بدرکن کے فیصلہ پر فرمایا * جو باغبان روز و شب تر و ہر انگور *
 مَا بُوِيَ الدَّرْدَاءُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوَ أَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبُ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ
 وَلَكَ بِمِثْلِ بَيْتِ بَنِي إِسْرَءِيلَ اسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ
 مسلمان نہیں جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ ہشتہ
 گنہگار ہی کہ جیسا کہ اس دعا کے برابر ثواب ملے گا **مبلغا** ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے
 پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عن خدا کے نزدیک بات ہے کہ ہشتہ دعا کے
 واسطے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث میں آیا ہے کہ غائب مسلمان کے حق میں دعا

مقبول ہے اس واسطے کہ خوش آمد اور ریاضے و دوری

مَا أَمَّ حَبِيبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثِينَ رُكْعَةً تَطَوُّعًا
 غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ الْأَبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ
 اسلم میں حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہیں
 جو ہر روز فرض کے سواے بارہ رکعتیں سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا
 اوسکے واسطے بہشت میں گھر بنا دے یا ارادی کو شک ہے کہ اس طرح فرمایا کہ یوں فرمایا
 کہ مگر اوسکے واسطے بہشت میں گھر بنا دے یا دیکھا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہے
 اس حدیث میں بارہ رکعت سنت منوکہ کی فضیلت کا بیان ہے یعنی دو رکعت
 سنت فجر کی چہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

وَقَدْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يُسْتَرِعِيهِ اللَّهُ مَرَّةً يَمُوتُ يَوْمَ مَوْتِهِ
 غَائِبًا لَوْ عَسَيْتَهُ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور سلم میں معقل
 بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہیں مرنے والی جسکو خدا نے

کسی رعیت کا بھجان کیا تو حسینؑ کو وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مڑتا ہی مگر کہ خدا نے اوپر بہشت کو حرام کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی

۱۰۰۳ مَعْبُدُ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو مَآ مِنْ غَارِيَّةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَعْرُو وَتَقْعَمُ وَتَسْلُمُ لَا كَانُوا يَنْجَلُوا ثَلَاثِي أَجْوَاهُمْ وَمَا مِنْ غَارِيَّةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفُو وَتَصَابُ إِلَّا لَسْتُمْ أَجْوَاهُمْ

سلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جو جماعت غازیوں کے لشکر کا فرون سے لڑے پھر کافروں کا مال لوٹے اور سلامت رہی تو ان کو گناہ دو تہا بیان اپنی مزدوری کو بھی پائیں اور جو لوگ کہ بدوین غنیمت پائے کام آئے یعنی یہ ہوئے تو ان کی مزدوری ان پوری ہو گئی **ف** یعنی زمین غازیوں کو بکروا کر

سروست میں ایک تو سلامتی و دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا نیز جسے یعنی بہشت سو قیامت میں ملیگا اور شہید و کفو تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں تو ان کا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زمین غازی سے نہایت افضل کا

۱۰۰۴ **ف** عَمْرٍو بْنِ عَبْسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقْرِئُ وَصُوعًا فِيمُضَمٍّ وَلَيْسَ يَشُقُّ وَيَسْتَرْ الْآخِرَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَّاشِيْمِهِ ثُمَّ إِذَا عَسَلَ وَجْهِهِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ الْآخِرَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ خَبِيَّةٍ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يُغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى

الْيَقَيْنِ الْآخِرَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ الْآخِرَتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يُغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ الْآخِرَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى حَمْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

عَلَيْهِ وَتَحْمَدُهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَمَرْغٌ قَلْبُهُ لِلَّهِ إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ خُطْبَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ بخاری اور سلم میں عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ کسی تم میں سے ایسا مرد نہیں جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے پھر کھل کرے پھر ناک میں ڈالے اور جہاڑے مگر کہ اگر جاتے ہیں گناہ اس کے پھر

اور اس کے مہنہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مہنہ دھو تا ہی جیسا کہ خدا نے اس کو فرمایا ہی تو اس کے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہیں پانی کے ساتھ ڈال رہی کے دونوں طرفوں سے پھر دھو تا ہی دونوں ماتھوں کو دونوں کھنٹیوں تک تو اس کے دونوں ماتھوں کے گناہ انگلیوں کی پور وں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر نیند اپنے سر کو مسح کر تا ہی تو اس کے گناہ بالوں کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر دھو تا ہی اپنے دونوں پاؤں کو دونوں ٹخنوں تک تو اس کے پاؤں کے گناہ پور وں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور غار پڑ ہی اور خدا کی تعریف اور خوبیاں کی اور جس بڑائی کے وہ لائق ہی دسیں بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدو جن سوا غار پر ہی تو اپنے گناہوں سے پھر تا ہی اس بدن کی سی حالت پر بدن اس کی مائے اس کو جانتا تھا **ف** یعنی رضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر کہ سب صغیرہ گناہوں سے آدمی پاک ہو جاتا ہی باقی اسکیاں اس کے ہوجکا

خ عَدِيُّ بْنُ حَارِثٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمَةُ رَبِّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجَانٌ
فَيَنْظُرُ آمِنٌ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ آخِشًا مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ
فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا الْمَاءَ تَلَفَاءً وَجْهَهُ فَإِنَّهُ تَقْوَى السَّارِ
وَلَوْ بَشِقَ عَمْرٌ مِّنْ لَّهِ يَجِدُ فِي كَلِمَةِ طَيْسَةَ بَخَارِي مِّنْ عَدِيٍّ بَنِي حَارِثٍ
سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں بلکہ اس سے
تیا میت میں خدا کلام کرے گا اس طرح پر کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پرمانی
دو بہا نہیں ہو گا یعنی دو بد بلا واسطہ خدا کلام کرے گا پھر نظر کرے گا بن اپنے دہانے کو
تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو اگے کر چکا اور نظر کرے گا اپنے بائیں کو تو نہ دیکھے گا
مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے اگے نظر کرے گا تو کچھ نہ دیکھے گا سوا اسے و خراج کے

کہ اس کے منہ کے سامنے ہی سو لوگوں کو جو دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی دیکر ہے
پھر کھجور آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے۔ **ف**
یعنی یہ سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آئے والا ہے کہ خدا تو بلا واسطہ
کلام کر گیا اور واسطے بائیں نیک یا بد اپنے اعمال ہوں کے اور سامنے دوزخ
وہک رہی ہو گی پھر حضرت نے اس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا
راہ میں کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہ ہو تو نیک بات سے
مسلمان کے دل ہی کو خوش کر دے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے

محالینے کی بڑی تاثیر ہے

ف عَلٰی مَا مَنَعَكَ مِنْ هٰذَا اَلَمْ تَكُنْ مَعْقُودًا مِنَ الْجَنَّةِ وَمَعْقُودًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اَفَلَا تَمَثَّلُ عَلٰی كِتَابِنَا فَقَالَ اَعْمَلُوا فَاَكُلْ مِمَّنْ لَمْ يَحِقْ لَهُ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ
فَيَصْبِرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاقَامَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَيَصْبِرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَالَ
مَنْ اَعْطَى وَابْتَقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلَى خَوَالِهِ لِلْحُسْرٰى بَخَارِى اَوْ لَمْ يَنْحَرْطْ
رَحْمٰى اَمْدَعْنَهُ رَوَيْتُ بِى كَهْ حَضْرَتِ فَرَمَا کہ تم میں سے ایسا نہیں کوئی کہ اس کا
بھان بہشت سے اور اس کا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی
لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر صحابہؓ کا یا رسول اللہؐ میں سے لکھے یہ کیوں
نہ اے عبادِ اکبرین یعنی تقدیر کے زور و عمل کرنا یہاں ہی جو قسمت میں ہی ہو گا تو حضرت
جواب میں فرمایا کہ عمل نہ کیے جاؤ استواسطہ کہ ہر ایک آدمی کو وہی سچ اور ہر
معلوم ہو گا جس کے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکانوں سے ہو گا
تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاوے گا اور جو اہل شقاوت یعنی بدکاروں
ہو گا تو وہ شتابی سے بد کام پر تیار ہو جاوے گا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن
سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہنر اور شیطان مسلمان ہو کیا تھا اور یہی

غریب ہی اہلسنت و جماعت کا کہ سوائے پیغمبر کے کوئی کتابیہ معصوم نہیں
 ۱۰۰۸ **عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَا فَيْحَتُ**
لَهُ أَثْوَابُ الْجَنَّةِ الْمَأْنِيَةِ بَدْخَلٍ مِنْ أَهْلِهَا شَاءَ سَلَمٌ مِنْ عُمَرَ وَرَوْحٍ

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے تو کمال مرتبہ کو پہنچاؤ
 یا نور اور وضو کرے پھر یوں کہے کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ سوائے خدا کے کوئی ہند
 کے لائق نہیں وہ اکیلا ہی کوئی اور کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ
 بننے ہی اور اس کا پیغام پہنچانے والا تو کہوں دیتے جاتے ہیں اس کے واسطے
 انہوں دروازے جس دروازے سے کہ اس کا جی چاہے بہشت میں جاوے
 ف حدیث میں اچھی طرح پوری وضو کوئے اور بعد اس کے توحید اور رسالت کی

گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہے

۱۰۰۹ **مَنْ أَحْبَبَ بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْتَ امْرَأَتِهِ فَتَقَدَّمَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ الْأَكْبَرِ كَانَ لَهُ أَجْرُ بَابِ صَالِحِ النَّارِ**
 بخاری میں ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں
 جو آگے چلی ہو تین لڑکے یعنی جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں مگر وہ اس عورت کے

ف اور دوزخ کے درمیان پر وہ بن جاوے گی یعنی دوزخ سے بچا دیں گے
 عورتوں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپ کی صحبت میں ہر دم باخبر
 میں اور دین سیکھتے ہیں تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجئے حضرت نے اپنے

واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتوں سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے
 کہا کہ یا حضرت اگر کسی کے دو لڑکے مر گئے ہوں حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچا
 ۱۰۱۰ **هَذَا مَسْئَلَةٌ مِمَّا مِنْ مُسْتَلَمٍ تَصِيبُهُ مَصِيبَةٌ يَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَأَنَالَ إِلَيْهِ**

وَجَابِرٌ مِّنْ مُّسْلِمٍ يَغْرُسُ غَرْسًا لَا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ جُودَةٌ وَمَا سَقَى مِنْهُ لَهُ
 جُودَةٌ وَلَا يَنْتَرُوهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ جُودَةٌ مسلمین جابر رضی سے روایت ہے
 کہ حضرت فرمایا کہ کوئی یا مسلمان نہیں جو بوڑھے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے
 کھائی جاوے گی ہواوے کے لئے خیرات ہوگی اور جو اوس میں سے چوری جاوے
 خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک یکے واسطے
 خیرات ہوگی **ف** حدیث میں درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہے کہ اوس کے
 پہلے کھانے میں اور اوس کے پہلے وغیرہ پر جانے میں اور کی طرح درخت کے نقصان
 کرنے میں درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا میں دینے کے برابر ثواب
 معلوم ہو کہ درخت لگانا خواہ باغون میں خواہ راہون میں سب ہی اس واسطے کہ ثواب
 ثواب مدت تک باقی رہتا ہے اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کا تو وہ سب بھی
و عَالِشَةُ مَآرَمٍ مُّصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ لَا تَكْفُرُ اللَّهُ بِعَاقِبَتِهِ حَتَّى الشُّوْكَه
 ۱۰۱۲ یٰنَا كَيْفَا نَجَارِی اور مسلمین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر
 ایسی مصیبت نہیں جو مسلمان کو پہنچے مگر کہ اوس کے سبب خدا اوس کے گناہ کو دور کر دے
 نہایت کہ گناہ چھینے سے ہی **ف** یعنی اگرچہ کتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا
 چبھ جانے کی تپ رہی ثواب سے خالی نہیں سبحان اللہ کیا کرمی کی شان ہی بختم
 نوازی اس کا نام ہے

روایت ہے کہ اگر کوئی مسلمان درخت لگائے تو اس کے ثواب میں سے چوری یا کھانے سے جو نقصان ہوگا وہ اس کے لئے خیرات ہے

و ابُو هُرَيْرَةَ مَآرَمٍ مَّكْلُومٍ يَكْلُمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا جَاءَ بَوْمُ الْقِيَمَةِ وَكَلَهُ
 ۱۰۱۵ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنٌ دَمٍ الرَّيْحُ رِيحٌ مِسْكٍ بخاری اور مسلمین ابو ہریرہ رضی سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ایسا کھائل نہیں جو خدا کے راہ میں زخمی ہوا ہو مگر کہ اوس کا
 قیامت کے دن اور اوس کا زخم جاری ہو گا رنگ اوس کا تو خون کی رنگ اور لوہا کی
 مشک کی **و** زخم میں خون اس واسطے جاری ہو گا تو اوس کی بزرگی اور کمال سب پر

ظاہر ہو کہ ان لوگوں نے اللہ کے واسطے جان ہی اور زخم کھائے ۔

۱۰۱۶ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ مَا مِنْ مَوْلٍ يُؤَدِّي إِلَى الشَّيْطَانِ يَمْسُهُ حِينَ يُؤَلِّهِ
فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِلَّا كَأَنَّهُ لَمْ يَرِيسْ مَرًا وَابْنَهَا
بخاری اور مسلم بن ابومریرہ رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہیں ہوتا
مگر کہ یہ شیطان اس کو چھو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اٹھتا ہی جیسا کہ
شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اوس کے پیٹے کو شیطان نے نہیں
ہاتھ لگایا **ف** حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کو شیطان نے اس واسطے ہاتھ نہیں
لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اوکئی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ
شیطان کا اُپر دخل نہ ہو چنانچہ قرآن شریف میں وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسیٰ
پیدا ہوئے تھے حضرت جبریل نے او کو اپنے پیروں سے ملاتھا اسی واسطے او

لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان او کو نہ چھو سکا
۱۰۱۷ **م** عَائِشَةُ مَا مِنْ مَيِّتٍ بَصُلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةَ كَلْبٍ
يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ يَسْلَمُ مِنْ خُزْأَةِ النَّاسِ رَوَيْتُ هِيَ كَرِ
کہ حضرت نے فرمایا کہ کئی مرد نہیں ہیں جو مسلمان کا گروہ کہ شمار میں شو کو بھیج گئے ہوں
خدا سے کی نماز پڑھیں اور رب لوگ اوس کی معفرت کی سفارش کریں مگر کہ اوکئی سفارش
قبول ہوگی اوس کے حق میں **ف** عبداللہ بن عباس کی روایت میں چالیس
مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث میں سو کا ذکر ہی جو مطلب یہ کہ اگر ان
مسلمان ہوں تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہیں تو مسلمان کی دعا مقبول ہی
و النَّسَّ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنْذِرَ أُمَّةً أَلَا عَوْرًا لَكِنَّ أَبَا إِلَّا وَابْنَهُ أَعْوَرُ
۱۰۱۸ **و** إِنَّ رَجُلًا عَرَّ وَجَلَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ **ل** **ف** ر
بخاری اور مسلم میں انس رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مگر اوسے اپنی

امت کو ڈرایا ہے کائنات بڑے جہوش ہے جسے یعنی دجال سے خبردار رہو کہ
مقرر وہ کاناموگا اور بیشک تمہارا رب کانامین اور سکی دونوں اکہوئے درمیان
کہا جی اسے **ف** یعنی کفر کی لفظ **ف** حضرت ایکنہ خطیب پر ہا اور فرمایا کہ ہر چند
ہر ایک پیغمبر اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر بین ملکوتی تلامیوں کہ وہ کاناموگا
اور کفر اوتے مانتے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پنا گہی پیغمبر نے نہیں بتلایا کہ جس سے
اوسکا جو پہلے ہر ایک پر کھل جاوے اسوا سے کہ وہ حدیث کا دعویٰ کر گیا اور
کاناموگا اور حالانکہ ناقص موانعہ کی شان نہیں اور دوسرا نشان اوسکے کفر کا
اوسکے مانتے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی سلما نو کو نظر آوے گی کا نو کو نہ سوچے گی
ہر ایں مسعود ما من نبی بعثہ اللہ فی ائمہ قلی الا کان لہ من ائمہ حواریوں
و اصحاب یا حدون بسنتہ ویقدون بامرہ ثم انھا اختلف من بعدہم
خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاهدہم
بیدہ فہو مؤمن ومن جاهدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن جاهدہم
بقلبہ فہو مؤمن لیس وراء ذلک من الایمان حیثہ خذل
مسلم عن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں
خدا کے کسی امت میں مجاہد سے پہلے پہنچا مگر اوسکے بعض امت سے خالص جان
لوگ اور اوسکے اصحاب مولے کہ میں کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے
رہتے ہیں اور اوسکے حکم کی پیروی اور تا بعد اسی کیا کرتے ہیں بعد چند سے تو یہ
حال ہوتا ہے کہ اوسکے بعد انا خلف لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں جو کرتے ہیں
اور وہ کام کرتے ہیں جنکا اوسکو حکم نہیں سو جو شخص کہ اوں ناخلفوں سے لڑے
اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہی بلوڑ جو اوسے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی
ایماندار ہی اور جو اوسے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہی ان تین کاموں

۱۰۱۹

شاعت ناظمان عتبار
وجاہت نمودن بابیان

سولہ پھر تو رازی کے واسطے برابر ہی ایمان نہیں **ف** یعنی یہ قدیم دستور ہی کہ سب پیغمبروں کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ جلدیت خوب جاری نہ کرتے مین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے دین کو برباد کر دیتے مین اور اپنی طرف سے بدعتیں نکالتے مین تو ایماندار و پیروند واجب ہی کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کریں عن مرتبہ تو یہی کہ ہاتھ سے مٹا دیں اور اگر نہ ہو سکے تو زبان سے منع کریں اور نہیں تو دوسرے اونکو اور اوکی بدعتوں کو بد جانیں اور لوان میو بانوں سے کھوئی ایک بات یہی بکریں اور مین کچھ ذرا برابر ہی ایمان نہیں اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ موسیٰ مین خود اور عیسیٰ مین خود ہمو کیا ضرور جو ہم کیا نہ کہ مین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا ہی نشان نہی کہ بدعت اور خلاف شریع کاموں سے عداوت رکھے اور زبان سے اسکی برائی بیان کیا کرے اور جو مین یہ بات نہیں وہ محمدی نہیں اس واسطے کہ اس کے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی طرف اسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت

ف غَالِیَّةُ مَا مَنِ ابْنِ یَحْمُودَ حَتَّى یُخْرِجُوْهُ نِجَارَہِی اور سلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مرتا جنگ اسکو اختیار نہیں دیا جاتا ہی زندگی اور اور موت مین **ف** یعنی بدو نہ رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آئی یہ خدا کی ہر

تعلیم اور توقیر ہی پیغمبروں کے واسطے
خ أَبُو سَعِیْدٍ مَّا مَنِ لَسْمَةٍ کَاثِرَةٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَمَةِ اِلَّا وَجَّہٌ کَاثِرٌ نَّجَارَہِی مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت نہیں کر کہ وہ اس نہان مین پیدا ہوگی **ف** یعنی جتنی روح خدا کے علم مین مین اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہیں ممکن کہ اون مین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے مین کہ بہت رو صین قالب تین نہ آویں گی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط

مشہور ہی حضرت یہ حدیث اوس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب عرض کی تھی کہ ہم نہیں پتا
کر لیتے ہیں سے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کریں اور انزال کے وقت علیحدہ
ہو جایا کریں مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ انزال عام ہی ہو جس نے والی روح ہی وہ ضرور

ہوگی اور تمہاری تہ پر کچھ نہ چلے گی
۱۰۲۲ **ق** اَنَّ مَآئِنَ نَفْسٍ يَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَشْرِهَا اِنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا
وَ اِنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا اِلَّا الشَّهَادَةُ وَ اِنَّهُ يَمْنَنُ اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَسْتَأْذِي
مِنْ فَتَنِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم میں اس شب سے روایت تھی کہ حضرت
فرمایا کہ کوئی جان نہیں مرنے کے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بہی بہتری ہو کہ اوسکو
خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا
ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی منفعت ہو تھی اوسکو آرزو نہیں کہ پھر دنیا
آئے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی
کہ پلٹ آئے پھر دنیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہو وے تمنا کرتا ہی شہادت کی
عمل درجہ دیکھ کر **ف** اس حدیث میں شہادت کی حمد کی گایاں تھی یعنی شہید
کے سب طلب حاصل ہوئے سوائے اسکے اوسکو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر
قتل ہو وے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک خوش پائے

۱۰۲۳ **ع** عَالِمَةُ مَا مِنْ يَوْمٍ اَلَّذِي اَنْ يُعْنَى اللَّهُ فِيهِ عَبْدٌ اَمِنَ النَّارَ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَ اللَّهُ لِيَدْنُو
فِيهِمَا اَمِنْ يَوْمِ الْمَلَايِكَةِ يَقْبَضُوْنَ مَا ارَادَهُمْ وَاَعْلَىٰ سلم میں حضرت
عائشہ رضی سے روایت تھی کہ حضرت فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ ترکوی
دن نہیں جس میں خدا بند و نکو و نیک سے زیادہ آرا دے کر تباہ و مقرر حق تعالیٰ کی اوس
رحمت بہت قریبی تھی پھر غصہ کرتا ہی عذاب کر کے والوں کے سبب بفرشتوں میں
پھر فرمائی کہ تم سے کہنے لوگ کیا چاہتے ہیں **ف** عرض فرمایاں کہ اللہ کا نام

۱۰۲۴

بجائے موجب نقصان
بجائے زیادت

اوس دن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفہ کا دن جب دونوں کے فضل ہی
ہر اُمّ سَلَمَہُ مَا تَقْصُرُ مَالٌ مِنْ صَدَقَہِ وَلَا عَقَارٌ لَّجُلٍّ عَنْ مَظْلَمَہِ اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِہَا عِزًّا
 مسلم میں حضرت اُمّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں گھستا مال زکوٰۃ دینے
 سے اور کوئی مرد ظلم کو نہیں معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب اوسکی
 عزت اور قدر بڑھاتا ہی **ف** یعنی زکوٰۃ دینے سے مال نہیں گھستا ہر چند ظالم
 نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہی اور
 دنیا میں مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے میں ہر چند بنظر ظالم
 اور لا جاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے نزدیک غوث زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت
 بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یوں لوگ کہتے کہ ظالما شخص کیا غمخوار اور نیکوئی ہی
 کہ باوجود کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نہ مارا بلکہ لایا بلکہ معاف دیا
ہر اَلْمُقْدَادَ مَا هَذَہِ اِلَّا رَحْمَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ اَفَلَا اَذُنْتِیْ فَنُوْظِرُکُمْ اَحْصَا حَبِیْبًا فِیْضِیْبًا مِّمَّہَا
 ۱۰۲۵ **قَالَ لِلْمُقْدَادِ عِنْدَ حَلْبَہِ اِلَّا غَزَا الثَّلْثَ مَرَّةً ثَانِیَۃً** مسلم میں مقداد سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودہ نہ تھا مگر خدا کی رحمت نہی پر
 تو نے پیشتر یہ جھکوتا یا تو ہم اپنے دونوں سانبھو نکو ہی جگاتے سودہ ہی اس
 رحمت کے دودہ کو پاتے یہ حضرت مقداد سے کہا دوسری بار تینوں بکریوں کے
 دوڑنے کے وقت **ف** مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد سے یوں روایت ہے
 کہ ہم تین آدمی ہجرت کر کے مدینہ میں آئے اور ہمکو ہو کہہ کے لئے نہ آگئے
 سو جھتا تھا اور نہ کاؤن سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو
 گہرنے گئے اور فرمایا کہ ان تین بکریوں کا دودہ دو ہوا بخدا دودہ ہم نم سیا کرین
 سو ہم نینو آدمی او کا دودہ سیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ جھوڑتے تھے
 حضرت کا دستور تھا کہ رات کو اتنے اور ہمکو سطح بستہ سلام کر کے تیرا گاتا آدمی سننا

بجائے زیادت

اور سونا نہ جاتا پھر سجد میں جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دود کو پیتے
ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریوں کے گھر تشریف لی گئے تھے میں نے
حصہ دودہ پیا پیر اسپٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل میں یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان
گئے ہیں کہا پی کے تشریف لائیں گے لاؤ میں حضرت کا پی حصہ پی جاؤں سو میں
پی کیا پھر جھکو پختا دایا کہ میں نے کیوں حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت و مان سے
بہو سکے آویں اور یہاں اپنا حصہ پناویں تو جھکو بد دعا کریں بھیجے تو میرا دین دنیا
دونوں برباد جائے غرض کہ اس خیال سے میری نیند اوجھ گئی اور میرے دود
ساتھی سوئے تھے پھر حضرت اُٹے اور اسی دستور سے حضرت سلام کیا اور میں نے
گئے اور نماز پڑھ کے دودہ پیئے کھائے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اٹھا
میں نے جانا کہ جھکو بد دعا کریں گے سو تو حضرت یوں نہ پایا کہ الہی روزی دے
اوسکو جو جھکو کہلاتا ہے اور پانی دے اوسکو جو جھکو پلاتا ہے میں نے جانا کہ اس دعا
بکریاں موٹی ہو گئی ہوں کی پھر کیا دیکھتا ہوں کہ بکریوں کے تھن دودہ سے بہرے
ہوئے لبریز ہیں مومینے اوسکو دودہ اور حضرت کے سامنے بے گیا حضرت نے
فرمایا کہ تم لوگ کیا پنے حصے پی چکے ہو میں نے کہا کہ مان ہم پی چکے ہیں پھر حضرت پیاؤ
باقی جھکو دیا میں نے پیا جب جھکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہو گئے ہیں بت میں
ہنایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہات حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی دودہ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو اگے سے بتلاتا ہم اون دودہ
آدیوں کو بھی اس رحمت کے دودہ میں شریک کرتے یہ قصہ معجزہ وار

برکت ہی حضرت کی دعا کی

۱۰۲۹
ہر عَاشَةَ مَا خَلَفَ اللَّهُ وَعَدَهُ وَكَارَسَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَضْرَةِ عَائِشَةَ رَوَيْتُ بِهِيَ كَ
حَضْرَةِ فَرَمَا كَ خَدَائِنِ وَعَدَ كَ خَلَا فَنَهْنِ كَرْنَا وَرَزَاوَسَ كَ سَغِيرُ وَعَن خَلَا فَن

کرتے ہیں **ف** ایک بار حضرت جبریلؑ حضرت جبریلؑ کے بعد کیا تھا کہ ہم فلا نے وقت تمہارا سے ہیں
 آوین کے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبریلؑ نہ آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر میں گنا
 پکڑا ہی اوسکو پکڑو اور اچھڑت جبریلؑ آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول کے
 وعدہ خلاف نہیں کرتے اسکا کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبریلؑ
 کہا کہ تمکو گتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر میں نہیں جاتے صہین
 کہا اور تصویر مولا ہی

۱۰۲۷

م اَبُو سَعِيدٍ مَا بَصِيبُ الْمُؤْمِنِ وَصَبٌّ وَلَا سَعْمٌ وَلَا آدَى وَلَا حِزْنٌ
 حَتَّىٰ اللَّهُمَّ هَبْهُ لَكَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مِنْ خُطَايَا **ف** مسلم میں ابو سعید سے روایت
 ہی کہ حضرت فرمایا کہ میں بھیجا ایماندار کو درد اور نہ سخت اور نہ بیماری اور نہ
 کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم نہانک کہ تشویش جو اسیکو فکر میں ڈالے مگر کہ خدا اوسکے
 سبب اوسکے گناہوں کو دور کرنا ہی **ف** یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو
 یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہیں تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف میں صبر کر
 شکایت نہ کرے اوسکو اپنے گناہوں کو دیکھے اگر کر دے ہی دوامین صحت ہو تو دانا دانی
 اوسکو خوشی سے متناہی

۱۰۲۸

ف عَارِشَةُ مَا سَطَرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكَ يَعْنِي صَلَوةَ الْعِيسَى
 جاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ میں انتظار
 کرتا عرشا کی نماز میں ہا لون سے تمہارے سوا کوئی **ف** ایک رات حضرت نے
 بہت دیر کے نماز پڑھی یہاں تک کہ بعض لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی
 یعنی اسوقت تک زمین پر تمہارے سوا نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہیں رہا یعنی
 سب بڑھ چکے تھیں مستطیع ہو تو کھود و سب سے زیادہ ثواب ہوا ایک تو مستطیع
 ثواب دوسرے خالی رقت کی عبادت کا ثواب کہ تمہارا کوئی شہید نہیں معلوم ہوا

کے عشا کی نماز دیر کر کے پڑھنا افضل ہے

۱۲۹

ابوہریرہؓ مَایَ قَمَرٍ ابْنِ جَمِيلٍ اَلَا اِنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاعْتَمَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ
وَمَا خَالِدًا فَاَيُّكُمْ تَطْلُوْنَ خَالِدًا قَدْ اخْتَلَسَ اَدْرَاعُهُ وَاَعْتَدَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا
الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ عَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَصِيْلَتُهَا مَعَهَا بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہیں ناشکر سی کرتا ابن جمیل مگر اس سبب
کہ وہ محتاج تھا اسوا دس کو خدا نے اور اس کے رسول نے یعنی اور مالدار کر دیا اور
خالد کا تو یوں حال ہے کہ خالد پر تم مقرر زیادتی کرتے ہو البتہ اس نے اپنی ذریعوں کو اور
اپنے ہتھیاروں کو اور گھوڑے کو خدا کی راہ میں بند کر رکھا ہے یعنی عبادت کے واسطے
وقف کر دیا ہے اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوٰۃ ہی اور
اس کے ساتھ اتنی اور بھی یعنی دو ہری دو سال کی زکوٰۃ **ف** زکوٰۃ تحصیل
کرنے والے حامل نے حضرت سے گلیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوٰۃ نہیں دیتے
نہت حضرت یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر خطاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کی بدولت
غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہے پھر بھی ناشکر سی کرتا ہے اور زکوٰۃ نہیں ادا کرتا
اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اس نے اپنا مال خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے اس
عبارت کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت میں خوشی سے
خرچ کرے اس سے ممکن نہیں کہ مضر ادا کرے دوسرے یہ کہ جس قدر مال اس نے
وقف کر دیا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور عباس کے حق میں مضر مایا کہ اس پر
دو سال کی زکوٰۃ ہی ادا کرنا چاہئے شاید کہ حضرت عباس سے اس کی تنگدستی
کے سبب زکوٰۃ نہ لی ہوگی اسوا سطلے کہ یہ درست ہے کہ مالک اگر مصلحت جانے تو زکوٰۃ
مہلت دیوے اور ایک روایت یوں ہے کہ حضرت فرمایا کہ عباس کی دو سال کی
زکوٰۃ میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہیں ایک تو یہ شاید حضرت

عباس سے کچھ مال منہض لیا ہوا سو اسکو زکوٰۃ میں مجاہد یا عباس نے خود اپنی خوشی و ذہن کی زکوٰۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اوتھے پیشگی مالک لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوٰۃ لینا درست ہے اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوٰۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہیں۔

نوع آخر

دوسری قسم کی حدیث جس کے سرے پر تہفہ باریتہ ماہی یعنی وہ لفظ مالک کے معنی کیا **وَأَسْأَلُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا لَدَا وَكَذَلِكَ أَصْلُ مَا نَأْمُ وَأَصْوَمُ وَأَفْطِرُ وَأَزْجُجُ** ۱۰۳۰ **النِّسَاءُ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي قَالَ حِينَ سَمِعَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزْجُجُ النِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَأْمُ عَلَى فِرَاشٍ** بخاری اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگوں کا جنہوں نے ایسا کیا کہا لیکن میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں اور روزہ توڑتا بھی ہوں اور عورتوں سے صحبت کرتا ہوں سو جو میری سنت اور میری راہ سے پہرا وہ میرا نہیں یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو بٹنا کہ بعضے او نہیں کہتے ہیں کہ میں نے عورتوں کی صحبت نہ کی چوڑھی اور بعضا کہتا ہے کہ میں گوشت نہ کھایا کروں گا اور بعضا کہتا ہے کہ میں بچہ نہ لیتا کروں گا **ف** تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بی بیوں نے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا وہ انہوں نے جو حال تھا سوبیان کیا کہ حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہیں تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہئے سوا ایک نے کہا کہ میں تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا

دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا کہی نہ تو رونا کا تیسرے نے کہا کہ میں
 عورتوں کی صحبت واری چھوڑی کہی اور ان کے پاس نہ جاؤں گا پھر اتنے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ
 اور فرمایا کہ تم اس اس طبع نہ کہتے ہو قسم ہی خدا کی میں تو تم سے زیادہ تر خدا ڈرتا ہوں
 پھر یہ حدیث خطبہ پڑھ کے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزوں سے
 پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو میں ضرور اس کو اختیار کرتا اس واسطے کہ مجھ کو خدا کا خوف تم سے
 زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت میں میانہ رو
 پسند ہی اس واسطے کہ جو زیادہ دُور تا ہی وہ آخر کو گریہ پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہیں کیا
 کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کریں اور آرام نہ کریں بلکہ عبادت کے وقت ہنسا
 دے میں اسپین ہزاروں حکمتیں میں دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت شکل
 نہ ڈالے نفل عبادت اپنی کمزریاں نہ دے کہ فرض ہی ترک ہو جاوے اور اتنی سستی اور
 کاہلی ہی نہیں اچھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اور اویسے غرض

درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ نہایت کمی
 عَالِسَةُ مَا بَالِ اقْوَامٍ يَتَرَهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْبَعُوْهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَافْعَلُهُمْ
 بِاللّٰهِ وَاَسَدُهُمْ لَهُ خَشْيَةً بَخَارِيْ اَوْ رَسُلَمٍ مِّنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ سَعْدًا
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگوں کا جو آپ کو بہت دور کیچھے ہیں اور اس
 چیز سے جو میں کرتا ہوں سو قسم ہی خدا کی کہ میں مقرر اون سے زیادہ تر جانتا ہوں
 خدا کو اور اون کی نسبت میں خدا سے نہایت خوفناک ہوں **ف** حضرت خود کو گام
 کیا اور لوگوں کو اجازت دی کرنے کی تو بعض لوگوں نے اس کو کچھ ہلکا جانا
 اور اس کے کرنے میں تاہل کیا تب حضرت یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث
 ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع میں اجازت اور رخصت ہی اس کو
 ہلکا جانا یا اس کو خلاف تقویٰ اور پرہیزکاری کے سمجھنا درست نہیں ہے

شعر صدق و صفا کوش و برع و تقی * لیکن میمنہ اسے بر مصطفیٰ *
 م ابوسعید مائتوبہ النجۃ قال لا بن صیاد فقال ابن صیاد در مائتوبہ بصرہ مسک
 یا ابا القاسم قال صدقت سلم بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک
 کیا ہے یہ حضرت نے ابن نبیاد سے کہا سو ابن نبیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید کید و مشک ہے
 اسی ابوالقاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا **ف** حضرت کے وقت مدینہ کے یہودیوں
 ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتیں جنوں سے دریافت کر کے لوگوں کو
 بتاتا تھا اول پیغمبری کا دعوے کرتا تھا حضرت عمر کی خلافت میں مسلمان ہوا تھا پھر گرم ہو گیا اور
 حال معلوم ہوا بعض اصحاب اوسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب

اسوا سے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا
 ۱۰۳۳ **سہل بن سعد** ما تصنع بازارک ان لیسۃ لو کن علیہا منہ شیء وان لیسۃ لہ من علیہ
 قال ریحی خطب امراۃ عمر صبت نفسہا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما رآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بجاری اوسم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کرے گا اپنی لنگی
 اگر تو اوسکو باندھے گا تو اوس عورت پاس کچھ نہ بیگا اور اگر عورت نے باندھا
 تو تیرے پاس کچھ نہ بیگا یہ حضرت اوس مرد سے کہا جس نے اوس عورت سے بیگنی
 کی جس نے اپنی ذات حضرت کو دسی تھی سو اوسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا **ف** اسکا
 ہو چکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میں نے اپنی جان آپ کو بخشے حضرت نے قبول نہیں کیا
 تب ایک صحابی نے کہڑے ہو کر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو ہسکی حاجت نہیں ہے تو میرا نکاح اوس
 کروا دیجئے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہی جس سے تو اسکا تہہ ادا کرے اوسے
 کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی لے
 اوسے کہا کہ بھگو نمل سے گی لیکن بڑی یہ لنگی ہے ایکو بن ہرمین دیتا ہوں تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی میں ذوا آدمی کا سطح گذار اہو سکیگا انہرش نا امید ہو کر وہ شخص

اوپر حضرت دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہی اور کمزور تھا اور نہ مایا کہ چھوٹا نہ بڑا نہ ہی اسے
 کہا کہ یاں چھوٹا فانی فانی سورت یا وہی حضرت فرمایا کہ جاسمے تیرا کالج اس عورت
 ساتھ کرو یا تیرا بے یاد کروا دینے پر یعنی تو اسکو سو تین یا دو کروا دے یہی اسکا
 مہر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم تیرا اور کتر سے کتر مال ہی مہر ہو گا
 اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم نہیں
 ہو سکتا اور کئی دلیل اور حدیث ہی اس کے مذہب میں اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ یہ
 حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب سلمان کو نکلی تھی

۱۳۳

هٰذَا مِنْ مَّسْعُودٍ مَا تَعْدُونَ الرَّقُوبَ فَيَكْفُرُ قَالُوا الَّذِي لَا يُؤْلَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ
 لِكُنْهُ الرَّحْلُ الَّذِي لَا يَقْدِرُ مِنْ وَلَدِهِ شَيْءًا قَالُوا تَعْدُونَ الصَّرْعَةَ فَيَكْفُرُ قَالُوا الَّذِي
 لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

اسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے دریا
 کو شمار کرتے ہو اور اسی کہتا ہے کہ اصحاب کہا کہ نے اولاد وہ ہی جسکی اولاد ہو
 یعنی جسکی اولاد نہ ہے حضرت فرمایا کہ نے اولاد یہ نہیں بلکہ نے اولاد حقیقت میں وہ ہر
 جس نے اپنی اولاد سے کچھ انکے نہ بھیجے یعنی جس کے رد و بر کوئی اور سکا لڑکا نہ مرا حضرت نے

فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کو شمار کرتے ہو ہم نے کہا کہ پہلوان وہ ہی
 جسکو مرد نہ پھاڑ سکیں حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں بلکہ پہلوان وہ ہی جو غصے کے
 وقت اپنی جان کو قابو میں رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ کہے **ف** یعنی ہر
 ظاہر میں نے اولاد اور پہلوان اسکو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت
 میں نے اولاد اور پہلوان وہ ہی جو حضرت نے فرمایا اسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اولاد سے یہ جو
 ہی کہ نصیبت کے وقت کام آئے تو اگر سیکھا لڑکا مر گیا اور اسے صبر کیا تو وہ صبر کرنا
 قیامت میں اس کے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے بابا کی شفاعت

کر گیا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں مرا اور سکو یہ فائن حاصل نہیں تو گویا وہ نے اولاد پھر اگرچہ نظر میں اولاد ہوئی تو اس کے کس کام کی اور سیدھا پہلوان حقیقت میں دہی ہی جو غصے کو اپنے اوپر نہ جا غالب ہونے دیوے اگرچہ

۱۰۳۵ **و** کُتِبَ بِنِ مَالِكٍ مَا حَلَلَتْ لَهُ الْكَفَّكَ فَقَدْ ابْتِغَتْ ظَهْرًا قَالَهُ لَمْ مَقْدَمَةً
 غلام سے من کم زور ہو
 من نبولے بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ
 کس چیز نے تجھ کو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو سواری کو زبول سے چسکا
 یہ حضرت کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے لڑنے کے وقت **ف**
 جنگ تبوک کی جب حضرت تیاری کی تھی تب کعب بن مالک سے ساتھ جانے کے واسطے
 سواری مول لی تھی مگر اونکا اتفاق جائیگا حضرت کے ساتھ نہیں ہو رہا تھا جب اس
 لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آؤ گے

۱۰۳۶ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ كَأَنَّمَا قَالَهُ لِيَأْمَأَةً ابْنِ أَنَا لِقَبْلِ إِسْلَامِهِ
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اے ثمامہ میرے
 پاس کیا ہے یعنی کس فکر اور کس خیال میں ہے حضرت ثمامہ بن اثال سے کہا اس کے
 سلمان ہونے سے پہلے **ف** حضرت ایک بار نجد کے ملک میں لشکر بھیجا
 وہاں ایک قوم کا سردار بڑا جکا ثمامہ نام تھا اسکو پکڑ لائے اور مسجد کے
 ستون میں اسکو باندھ دیا جب حضرت اس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرما
 یعنی کس سوچ اور کس توہین میں ہے ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہے اے محمد اگر تو نے
 مجھکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر جان کر کے چھوڑ دیا تو شکر گزار
 مرد کو چھوڑا یعنی میں اس جان کا حق مانا کروں گا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا
 جتنی چاہے سوا ملک پھر حضرت وہاں سے ہٹ گئے دوسرے روز حضرت پھر نہ آیا

کہ ایسے تمامہ لوگس خیال میں ہی تمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے گئے
 تیسرے روز پھر حضرت اوسطرح پوچھا اور تمامہ نے اوسطرح جواب دیا پھر حضرت حکم کیا
 کہ تمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو تمامہ باغ عین جا کر پہنچا پھر حضرت کی خدمت میں
 مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ اے محمد رسول
 میرے نزدیک تجھ سے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اتنی تیرے برابر کوئی میرا سارا نہیں اور
 تیرا دین میرے نزدیک سب دینوں سے بڑا معلوم ہوتا تھا سوا سب دینوں سے
 میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہروں سے میرے نزدیک
 سوا تب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا کہ یا حضرت میں حالت کفر میں عمرے کا ارادہ
 کر کے چلا آئے تھے شکر نے مجھ کو بکریاں اب مجھ کو کیا حکم ہوتا ہے حضرت اوسکو ثارت دہی
 اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب تمامہ گئے میں گیا عمرے کے واسطے تو کفار کو گونے
 کہا کہ اے تمامہ تو کیا بیدین ہو گیا ہے تمامہ نے کہا بلکہ میں رسول اللہ کے ساتھ مسلمان
 ہوا ہوں اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہیں گئے تو یہ گہنوں کا ایک دانہ بھی ملک
 تمامہ سے تمکو نہ ملے گا یا تمامہ تمامہ کا ملک تھا و ان سے اناج گئے مین آیا کرتا تھا
 وَ جَارٍ مَا فَعَلْتَ فِي الدِّيْنِ اَرْسَلْتَكُ لَهٗ فَاِنَّهُ لَوِ يَمْنَعُنِي اَنْ اُحْكَمْتَ اِلَّا اَتِيْتُ كُنْتُ
 اَصْبَحْتُ قَالُ لَمْ يَجْرِ وَقَدْ اَرْسَلَهُ فِي حَاجَةٍ جَاءَ وَهُوَ يَصِلُ عَلٰى بَعِيْرِهِ مُتَقَرِّبًا
 اِلٰى غَيْرِ اَنْتَبَلُوْا فَكَلِمَةً فَقَالَ بَيْدُوْهُ هَكَذَا وَاَوْ مَا بَيْدُوْهُ تَحُوْا اَلَا تَرْضَوْنَ
 سلم مین جا رہے سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے
 بھیجا تھا اور نہیں روکا بھگو تیرے ساتھ بات کر سنے سے مگر اس سبب نے کہ میں تیرا
 بڑا ہوتا تھا پھر حضرت جابر سے فرمایا اور اوکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر نے ان سے
 لئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلہ کے سواے اور طرف مہنہ نہ کرے ہوئے نماز پڑھ
 تے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت یوں ہٹاں کیا ماتھہ سے یعنی نین

۱۰۳۷

کی طرف اشارت کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پر نہ سوار ہی پر نہ
خواہ بتلے کی طرف نہ نہ ہو یا نہ لیکن مسجد کا اشارہ رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہئے کہ
فرض نماز سوائے پر درست نہیں اور یہی مذہب ہی سب مامون کا

۱۰۳۸ **وَرَدَّ بَنُو خَالِدٍ مَالَهُ وَلَهَا دَعَا فَإِنَّ مَعَهَا حَذَانُهَا وَسَقَانُهَا تَرْدُ الْمَاءِ وَ**
تَاكُلُ الشَّجَرِ حَتَّى يَجِدَهَا رُبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ الْإِبِلِ بخاری اور مسلم میں زید بن خالد سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اس کے واسطے یعنی بچا
اونٹ کم ہوئے بہت سے جھکوکا کام چھوڑا دوسرا سوا سٹ کے اونٹ کے ساتھ او
جوتہ اور شک موجود ہی کہ اپنے پاؤں کے چل کر پانی پئے گا اور درخت کو کہا دے
یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا جاوے گا **ف** کسی نے حضرت سے یہ سٹ کے
جانوروں کا سٹہ پوچھا حضرت نے ہر ایک کا جواب دیا پھر اس نے بہت سے اونٹ کا سٹہ
پوچھا کہ اس کو پکڑ لیوے یا نہ کیونکہ بت حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا
نہا ہے اس واسطے کہ اس کے ضایع ہونے کا کچھ خوف نہیں جو تیرے اس کے پاس موجود
یعنی اس کی تلی چلنے پر نہ بہر کو مضبوط ہی اور شک اس کے ساتھ موجود ہی
یعنی پیاس مانے کی بڑی عادت ہے کہ دس دس میسٹیں دن تک بدون پانی اونٹ رہا
غرض یہ کہ اس کو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک تھا
خوف ضایع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہے

۱۰۳۹ **مَرَحًا بَوْمَالِكَ بَا أُمِّ السَّائِبِ أَوْ بَا أُمِّ السَّيِّبِ نَزَرَ فَرَيْنَ قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا**
فَعَالَ كَسْبِي الْحَمْدُ فَإِنَّهَا تَنْهَبُ حَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا تَنْهَبُ الْكَلْبُ خَبْتُ الْحَدِيدِ
مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جھکوکا ہوائی سب کی باجو تو کاٹ ہی
ہی راوی کو شک ہے کہ حضرت نے سائب کی ما کہا یا سائب کی ما فرمایا اس عورت نے
کہا کہ جھکوت ہی خدا اس کو بے برکت کرے تو حضرت فرمایا کہ کالی مت بے برکت ہے

اسو اسے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے اگل کی بڑی لوسے کا میل رو
کرتی ہی **ف** یعنی ہر چند ظاہر میں تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اس کے سبب گناہ دور
ہونے تو اس کو بڑا کہنا نہ چاہئے کہ بے صبری کا نشان ہی اسطرح ہر بار بکا مال ہی
۱۰۳۰ **مَرْعَاشَةُ مَا لَكَ يَا عَاشَةُ** اِغْرَضَتْ مُسْلِمٌ مِنْ حَضْرَتِ عَاشَةَ شَيْءٍ رَوَيْتُ هِيَ كَهَكَ
فرمایا کہ کیا ہی جھگڑانے عا شہ کیا جھگڑو رشک آیا **ف** مسلم میں حضرت عا شہ سے
پوری روایت یوں ہی کہ حضرت ایک بار میرے باری کی رات کو بقیع کے قبرستان میں
نشریف لے گئے تھوڑے واسطے دعا کرنے کو میں یہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی
اور اپنی بی بی پاس گئے ہیں ادھر کر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو یہ
میرا مال دیکھ کر یہ حدیث فرمائی بت میں کہا کہ یا حضرت مجھسی عورت غاوی
باری آپ سے غاوی ہو کر کو کر رشک کرے

۱۰۳۱ **هَرَجًا بِنِجْرَةَ مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمْ أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ أَسْكَنُوا فِي الصَّلَاةِ**
تُخْرِجُ عَلَيْنَا قَرَأْنَا حَقًّا فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عَزِينَ تَخْرِجُ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا
تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا تَقْلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا
قَالَ يَتَمَوَّنُ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَا صُفُوفَ فِي الصَّفِّ مسلم میں جابر بن سمر
روایت ہی کہ حضرت فرمایا کیا ہی جھگڑو کہ میں تم کو ہاتھ اڑھائے دیکھتا ہوں تمہارے
ہاتھ کو یا پھیل گھوڑوں کی دم میں یعنی جیسے پھیل گھوڑوں کی دم میں نہیں پھر میں دیکھتا
تمہارے ہاتھ میں پھر پھر رہے رہا کر و نماز میں یعنی ہلا بھلا کر و پھر حضرت دیر کے بعد ہمارے
پاس ہو کر کھلے تو ہم کو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کئے بیٹھ میں سو فرمایا کہ کیا ہی جھگڑو کہ تم کو
جد اجدات پر دیکھتا ہوں پھر دیر کے بعد ہمارے پاس ہو کر کھلے او دھنہ پایا کہ تم
کیون نہیں صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہیں اپنے رب کے نزدیک
تو ہم نے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہیں حضرت نے

فرمایا اور اگر تیسرے میں پہلی صفوں کو اور صف کے اندر آپس میں بٹھرتے ہیں یعنی
 ہوسے کھڑے ہوسے تیسرے میں کچھ صف کے درمیان منقطع نہیں ہوئے **ف**
 سنن ابی داؤد میں جابر بن عمر سے روایت ہے کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے
 نماز پڑھتے تھے تو دھن بھن میں ایک دوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا حضرت
 یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا اس حد
 معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوا کسی جنبش نماز میں درست نہیں اور صفوں کا
 پورا کرنا مستحب ہے جب تک احوال صف نہ بھر جاوے دوسری صف چاہئے اور
 جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف چاہئے اسی طرح اور صفوں میں
 لچانا رکھنا ضرور ہے

ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَالِي رَأَى نَكْرًا لَتَصْفِيْقٍ مِّنْ نَّاهِيَةٍ شَيْءٌ فِي صَلَوتِهِ فَلَمَّا سَمِعَ
 فَأَنَادَا سَبَّحَ التَّغْتَ وَاللَّهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِللَّهِ **ف** صحیح بخاری اور مسلم میں
 بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا جھکو کیا ہے کہ میں نے تلوک دیکھا کہ تم نے بہت تالی
 بجائی جس کو نماز میں کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جس میں امام کو خبردار کرنا
 پڑے چاہئے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اس واسطے کہ جب اس نے سبحان اللہ
 تو اس کی طرف التفات کیا جاوے گا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاوے گا حضرت
 فرمایا اور تالی مارنا تو عورتوں کے واسطے چاہئے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت تھپ
 تو سبحان اللہ نہ کہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اس واسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر
 مرد کو خبر نہ ملے **ف** صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ایک قوم میں صلح
 کرنے کو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگوں نے ابی بکر کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر
 حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز میں سہتے تو حضرت ہی صف میں نماز کی نیت
 کر کے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدق حضرت کے آنے سے خبردار نہ ہوں

یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے

نوعِ آخر

دوسری قسم کی حدیث

۱۰۴۲ م ابوذرؓ ما اضطقی اللہ لکلامہ اذ لعلہ سبکھان اللہ و یحییہ
قالہ حین سئل ائی الکلام افضل سلم بن ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ افضل کلام وہ ہے جو خدا نے اپنے فرشتوں کے واسطے یا اپنے بندوں کے
واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ و محمد و جبرئیل اور سورت فرمایا جب کسی نے چاہا

کہ تھا کہ کون کلام افضل ہے

نوعِ آخر

دوسری قسم کی حدیث

۱۰۴۵ خ ابوہریرہؓ ما اسفل من الکعبین من الارض ففی الناس نجاہی من ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو ازاں اور یا بحامہ نیچے ٹخنوں سے ہوسود و نزع میں ہے
یعنی پیچھے کرنے والے کی سر اور نزع ہے

۱۰۴۶ ف رافع ابن خدیجؓ ما اٹھ الدّم و ذکر اسم اللہ علیہ فکلوہ لیس اللیس
والظفر و ساجد لکم عن ذلک اما السّن یعظم و اما الظفر یدى الحبشہ
بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو چیز خون کو بہاؤ
اور خدا کا نام اور سپر لیا جائے تو اس کو کہا سداے دانت اور ناخن کے اور آئینہ
مکھوٹھا سببت بٹلاؤں گا دانت تو بڑی ہی اور ناخن جشی کا فروگنی چھوڑی ہی یعنی بڑے
لوگ ناخن سے فح کرتے ہیں مسلمانوں کو اور کھاطریقہ کرنا مناسب نہیں ف یعنی
جو تیزخیز لوہا ہو یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہاؤ سے یعنی خون کو کھائی دے اور
خدا کا نام اور سپر بوقت فح لیا جائے تو وہ کوشت طلال اور پاک ہی لیکن دانت اور ناخن
سے حلال کرنا ذمت نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور انعام اعظم کے نزدیک

جسے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اگر کھڑے دانٹا وٹے ہوں تو حلال کرنا درست ہے

۱۰۴۷ **وَعَمِّي مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ دَانَتْ غَيْرُ مُشْتَرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخَذَهُ وَمَا كَلَّا**
فَلَا تُنْفَعُهُ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ

فرمایا کہ جو میرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو ناک لگائے والا اور مانگنے والا
نہو تو اس کو لے اور جو ایسا مال نہو تو اس کے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال

صباح بن عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت جھکو مال دینے لگے میں نے کہا کہ جو مجھے
زیادہ تر محتاج ہو اس کو دے حضرت فرمایا اس کو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر حضرت

حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور بے حوص اور سوال کے ملے وہ حلال
ہے اور اگر زبان سے ظاہر ہی سوال کیا یا دل میں تاک لگائی اور اس کی طرف خیال رکھا

باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہیں نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے اُٹھو اگر بازار سے
گیہون لاتے امام احمد کے فرزند گہرین بیٹی روٹی کھاتے تھے اوس شخص کا دل روٹی کی طرف

مائل ہوا امام احمد کی بیٹی نے اوس شخص کو روٹی دی اوس بزرگ نے نہ قبول کیا
جب وہ پلٹ کر پٹے تو انکو امام احمد نے ٹھاکر روٹی دی تو انہوں نے قبول کی اور

پٹے کے گریٹھے نے باپ سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ میں نے روٹی دی تو قبول
نہ کی اور تم نے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اس وقت او کا دل روٹی کی طرف

مائل ہوا تھا تو وہ اس کو باطنی سوال سمجھا اس واسطے قبول نہ کی اور جب میں نے روٹی
دی تو انکو خواہش نہیں کہ اوس سے ناامید ہو کر پٹے ہوں اس واسطے قبول کی

غرض کہ جس طرح ظاہر ہی سوال زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال بھی منع ہے

۱۰۴۸ **وَيَقُولُ بْنُ أُمَيَّةَ مَا كُنْتُ صَائِلًا فِي حَتَّكَ فَاصْبِرْ فِي عَمْرِيَّتِي يَتْلُو فِيهَا الْحَرَامَ**
وَأَخْبَرَنَا أَبُو الطَّيْهِ بِخاری اور مسلم میں یحییٰ بن اُمیہ رضی سے روایت ہے

کہ حضرت فرمایا کہ جو تو اپنے حج میں کرتا ہا سو وہی اپنے عمر سے میں بھی کر یعنی جس طرح حج

میں اعرام باندھنا اور خوشبو سے بچا چاہئے اور سطح عمرے میں بھی **ف** مصابح میں
یکلے اٹھنے سے روایت ہے کہ ایک شخص خوشبو دار جتہ پہنے تھا اور اسے حضرت پوچھا کہ تیرے
عمرے کا اعرام باندھا ہے اور یہ جتہ میں پہنے ہوں اس میں کیا حکم ہوتا ہے حضرت فرمایا کہ خوش
تین بار دھو ڈال اور جتہ اتار ڈال پھر یہ حدیث منہ مانی

۱۱۴۹

ف ابوسعید مائیکن عنہ عنی من حذر فلن اذجرہ عنکم ومن یستعفف
بعفہ اللہ ومن یستغنی بعفہ اللہ ومن یصبر یرضیہ اللہ وما اعطی احد
عطاء خیرا و اوسع من الصبر بخاری اور مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے
کہ حضرت فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہو گا اور کو میں سے چپا کر جمع نہ کر رکھوں گا
اور جو سوال اور حرام کاموں میں سے لکھو چاؤے پر نیز گارہتے کے ارادہ کرے
تو خدا اس کو سچا پرہیزگار کر دے گا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھے
تو خدا اس کے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دے گا اور جو شخص کہ مصیبت اور
بلا میں لکھو بزدل و صبر والا بناوے گا تو خدا اس کو سچا بنادے گا صابر کر دے گا
کیونکہ بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہیں **ف** مصابح میں روایت ہے کہ
انصاری اصحاب حضرت مال مانگا حضرت دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی
نہ رہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی چڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی
خود بدلنا ممکن ہے لیکن اول بد خو ہو جائے میں محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیک خواہ
ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہیں رہتی بعض لوگ کہتے
ہیں کہ آدمی کی خونین بدلتی یہ بدیشی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات
اگر خود بدلنا ممکن نہ ہوتا تو پیغمبر کا انا اور اوکئی تعلیم نے فائدہ ہو جاتی جا نور و ان کی خیر
اور محنت سے بدل جاتی ہے جیسے بازار و رشکاری کٹنے کی تو ہلا آدمی کی کیونکہ نہ بد
مان یہ البتہ ہی کہ بد و ن محنت کچھ نہیں ہوتا جو بد خو بدلنے کا طریقہ ہے وہ اچھا

مصابح
احسان تہذیب اخلاق
اور خیر عبادت

نوع احسن

دوسری قسم کی تدشیں

۱۰۰۱ **و** ابوہریرۃ مابین النّختین اربعون بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دو پہو کنوں کے درمیان چالیس ہیں **و** یعنی فبا
دو بار نمود پہو کنا جاو گیا اول بار سب خلق مر جاو گی دوسری بار میں جی اوسے گی
ابوہریرہ سے لوگوں نے پوچھا کہ چالیس دن و دونوں میں مشرق ہو گا یا چالیس دن
یا چالیس س ابوہریرہ نے کہا کہ تعین مجھ کو معلوم نہیں میں نے حضرت یونس میں سنا جیسا کہ

۱۰۰۱ **و** عبد اللہ بن زید بن انصاری مابین بینی و منبری ذو صہ
میں ریاض الجنۃ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن زید انصاری سے روایت ہے

کہ حضرت فرمایا کہ میرے گہر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کباریوں میں سے
ایک کباری ہے **و** بعض روایت میں گہری بعض میں حجرہ بعض میں قبر سب روایتوں میں
ایک مطلب ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرہ میں حضرت اکثر رہتے تھے اور دین دن ہو
حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہے یعنی اوسقدر مکان بہشت میں وہ
جاو گیا اور وہاں کی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہے اوسکی برکت سے بہشت
ملے گی مدینے میں اب معمول ہے کہ وہاں اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہیں

اور دعا مانگتے ہیں

۱۰۰۲ **و** ابوہریرۃ مابین لائیکھا حرام سلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت

فرمایا کہ مدینے کے دونوں طرف کی تہریلی زمین کے لشکر کار وغیرہ کرنا حرام ہے **و**
اس حدیث کا مطلب اس کتاب میں گئی بار ہو چکا

۱۰۰۳ **و** ابوہریرۃ مابین منبکی الکافر مسینۃ ثلثة ايام للزاکب المسرع بخاری

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کافر کے دونوں ہاتھ کھنکھانے کے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز و سوار کی **ف** یعنی دو زخم میں کا کا نہایت بڑا قند ہو جاوے گا تاکہ اس کو زیادہ آگ ستاوے

۱۰۵۳ **م** اَسْمَاءُ بِنْتُ مَحْجُوبٍ حَوْضِيٍّ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدْيَنَةِ
مسلم میں اس شخص سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے دونوں کنارے درمیان اتنا فراق ہے جتنا صَنْعَاءَ اور مدینہ میں فراق ہے **ف** صَنْعَاءُ میں ایک شہر کا نام ہے مدینہ سے وہاں تک کئی دینے کی راہ ہے مطلب کہ حوض کوثر نہایت

فصل

اس فضل میں وہ حدیثیں جس کے سر پر یہ ہے

۱۰۵۵ **م** ابْنُ كَعْبٍ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَلَّتْ أَعْظَمُ
قَالَ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَصَرَبْتُ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِكَ
الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اسے ابی
تو جانتا ہے کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہے تیرے ساتھ ابی بن کعب نے
کہا کہ میں بولا کہ لا الہ الا ہو اللہ القیوم یعنی آیت اللہ کسی بڑی آیت ہے ابی بن کعب نے
کہ حضرت خوش ہو کر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجھ کو علم مبارک ہوا ہے ابی منذر
ف ابی منذر کہتے ہیں ابی بن کعب کی مشن کے بڑے حافظ اور عالم
حضرت ابی ذر غفاری کی پھر ان کے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور برکت کی یہی
دعا کی آیت اللہ کسی اس واسطے سب آیتوں کے افضل ہے کہ اوسمیں صرف خدا کی امانت

۱۰۵۶ **م** عَائِشَةُ بَأْتِ أَبَا بَكْرٍ إِنْ كَانَ قَوْمٌ عِبَادًا وَهَذَا عِنْدَنَا
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اسے ابی بکر پر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہے
اور یہ ہماری عید ہے **ف** مصابیح میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت گراؤں

۱۰۵۶
بہارِ جبریل

لیٹے تھے اور انصار یون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں دف بجا کر ہمارے می کے کڑے کا
 ہتھیں اتنے میں صدیق اکبر آئے انہوں نے لڑکیوں کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر میں یا
 مانجے کا کیا کام تیرے مہندہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راک کا
 کچھ مضائقہ نہیں اس واسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہیں دوسرے گانے والیاں لڑکیاں
 ہیں جو ان عورت نہیں جو محل شہوت ہوں تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہیں بلکہ ہمارا
 دین کی کار آمدنی چیز ہی اسی حدیث کے بعض عاملوں کا یہ مذہب ہی کہ خوشے کے دونوں
 جیسے شادی اور ختمہ اور عید میں نے مزایر بزار کا یہ دف کے ساتھ درست ہے
 بشہ طیکہ دینی کام میں کچھ مرج نہ ہو ہے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت
 اور راک کا مطلب خلاف شرع نہ ہو غلکہ راک ٹٹنے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ اس
 حد کے صاف منع ہونا معلوم ہوا ہے کہ حضرت عید کا ذکر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت
 درست نہیں اگرچہ خلاف شرع راک نہ ہو۔

۱۰۵۷
 مَرَّ عَائِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَمَّا كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ
 رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُحْبَتَهُ وَبَلَا لَاحِينَ قَالُوا لَا يَنْفِي سَفِيَانُ مَا أَخَذَتْ سَيِّدَةُ
 اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَقُولُونَ هَذَا الشَّيْخُ قَرْنِي وَسَيِّدِي
 سَلْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَوَيْتَ هِيَ كَاحْضَرْتِ فَرَمَا يَأْتِي ابْنِي بَكْرٍ شَايِدَ كَتَوْنِي أَبُو بَكْرٍ
 وَلَيَا اِگر تونے ابو عمرو و رخصتہ دلایا ہو گا تو البتہ تونے اپنے رب کو غصہ دلا
 مَرَّ اِدْرَانِ لَوُكُونِ سَلْمَانَ فَارَسَى اَوْ رُحْبِيْبٍ رَوِي اَوْ رُحْبَلِ حَبَشِي مِنْ حَبِ اِذَا
 تَيُونِ بَنِي اَبُو سَفِيَانِ سَلْمَانُ كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا
 اِنِّي كَرَمْتُ كَا سَلْمَانَ نَهِيْنَ پَايَا تَو صَدِيقِ اَكْبَرُ كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا
 اَوْنِي كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا
 اَسْوَا سَلْمَانَ اَو كَو شَمْرِيْ حَتَا اَكْبَارُ رَوَيْتَ هِيَ كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا
 اَسْوَا سَلْمَانَ اَو كَو شَمْرِيْ حَتَا اَكْبَارُ رَوَيْتَ هِيَ كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا كَهَاتَا

سنوید و لیکن ایمان نہ جانتا کہ ایک روز مسلمان اور عیسائی اور ہلال کے پاس ہوا کہ کھانا
 ان تین اصحاب نے جو شہ اسلام سے وہ تھے بات کی حدیث اگر ہے اس حال سے کہ کہا
 تا وہ کہا کہ ان تینوں نے ظاہری اسلام ہی چھوڑ دیا اور اس کی خاطر واری کی بات ہی اور ان کو
 ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر حدیث اگر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان
 کیا حضرت یہ حدیث فرمائی چونکہ اوکھا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جو شہ اسلام
 سے تھا حدیث اور رسول کو پسند آیا حدیث اگر ہے حضرت نے بتانا تو ان تینوں
 صحابیوں کے پاس خدا رکھنے کو گئے اور کہا امیر کے ہاتھ میں ہے مگر عرصہ دلایا
 یعنی معاف کرو انہوں نے بتا دیا کہ حضرت نہیں اسے ہاں ہی چھوڑا دے تھے ہیں
 حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک لوگوں کی عزت و حرمت دیکھنا ضرور ہی اور ان کو ناخوش
 کرنا نہایت بُری بات ہی کہ ان کی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی

۲۵۰۱

۱۰۰۱

ف ابو بکرؓ مَّا أَتَاكَ مَا ظَنَنْتَ إِنَّ اللَّهَ تَالِيَهُمَا بخاری اور مسلمین حدیث اگر
 روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اسے الی کہ کیا ترکان ہی اور ان میں چھکنا تیرا ساہمی
 دو کار خدا ہی **ف** حدیث اگر ہے روایت ہی کہ حضرت کے وقت خوف کفار سے
 میں اور حضرت جاری میں جا کر پیچھے تو کافر چھوٹا پیش کرے کہ تے اسی کار پر خاص
 ہمارے سرور پر کہہ کرے ہوئے جب پیشے مشرکوں کے ہاتھ دیکھے تب پیشے کہا
 کہ یا رسول اللہ اگر او نہیں سے کوئی اپنے ہاتھوں پر نظر کرے تو ہمو دیکھ کرے تب
 حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی تمہیں ہمارا اندوکار ہمارے ساتھ ہی ہم دونوں دیکھو
 ضائع کر گیا اس حدیث کے کمال تو کل خدا پر اور حدیث کی نہایت فضیلت ثابت
 ہوئی کی طرح سے اول یہ کہ حضرت اپنے ساتھ اور حدیث کے ساتھ خدا کو ملا یا سمجھا
 کیا عن مرتبہ ہی جو خدا اور رسول کے ساتھ تیار میں آوے دیکھ کر کہ ایسے سخت و
 میں کہ تمام عالم حضرت کا بانی دشمن تھا حدیث سے حضرت کا ساتھ دیا اور اپنی جان

صلی اللہ علیہ وسلم حدیث اگر کہہ کرے

ہاں ابو خاندان کی زیادتی خبر کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جا نا رہی کیا ہوگی کہ
 جس کو قبول ہی کر لیتے سخت وقت میں جن میں جان کا خوف ہوا اور سکو ساتھ لیتے ہیں
 جس کی اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بہرہ و فائدہ ہو ماری تو حضرت کا صدق
 کو ساتھ لینا اور اپنے ہمد سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدق اکبر
 زیادہ کوئی جان نہار محمد و وحی ماری غار نہ تھا

۱۰۹ **ف** سئل بن سعد یا ابا نکر عما صنع ان یقبل بالثانیین حین انزلت الملائک
 جاری اور سلم بن اسلم سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اے ابی نکر کہیں جسے
 بچھو روگا لوگوں کی تائید پر ہائے سے جگہ میں بھگوشان کیا تھا ف۔ اسل حدیث کا
 نور اقصیٰ اسی باب میں غصہ کدر کہ حضرت کہیں گے اہم صدیق اکبر نماز کو لوگو
 پر ہائے سے جب حضرت نماز میں تشریف لائے تو صدیق سے شان فرمایا کہ اے
 کے جاؤ صدیق ہٹ آئے حضرت نماز پر ماری یہ حدیث فرمائی

۱۰۹ **ف** ابودریا ابادہ ان تدری ان تذهب هذه الشمس فقلت الله ورسوله
 اعلم فقال تذهب لتجد تحت العرش فسناد فوذن لها و یوسف ان یقبل
 ولا یقبل منها ولسناد فوذن لها فیقال لها ان رجلی من حیث یحسب
 فتطلع من مغربها قد لک قولک والشمس تجری لمستقر لها اذ لک نقس بدید
 العریز العلیہ جاری اور سلم بن ابودریا سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اے
 ابودریا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے سوچیں گے
 خدا اور اسکا رسول زیادہ تر وہاں ہی پھر حضرت فرمایا کہ جاتا ہی سبحان کہ تا ہی عرش
 نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ طلوع کرے کہ دوسرا ابودریا نے مشہور کتب پر پھر اسکو
 اجازت ملی ہی اور قریب ہی کہ وہ سبحان کر گیا اور قبول ہوا یعنی قیامت کے بعد
 اجازت مانگے گا دونوں کرنے کی تو اسکو اجازت ملے گی پھر اسکو حکم ہوگا کہ اپنی

تشیخ آفتاب شمساعت بنی بکر

جاء ہر سے تو آیا ہی تو نکلے گا چیم کی طرف سے بیوہ ہی مطلب ہی فرشتہ ان میں خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی رفتار کا وہ تک نہ انداز لکھتا ہوا ہی غرت و ان کے دانا کاف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا خال مثل گہری نیلے کی نمک لکھا اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہی بد دن کو کے دو عشر دن زمین چلتی ہی طرح ہر روز آفتاب بد دن حکم الہی نہیں طلوع کرتا جب آفتاب چلنے میں کاشا تھا تا جب پورا ہو جاتا تو اسن عالم کی کل بگڑتا تو نے کی اولی خال چل کر نہت کا رخا توٹ پھٹ جاتا اور سیکانام قیامت ہی ہے یہ سب لکھا ہے اس لیے کہ یہ

۱۰۶۱ **ف** ابودرزا ابناذری اذا طحنت مرقۃ فاکثر ما نھا و نھا کھت جینا انکس بخاری اور سلم میں ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اسے انور ورجت تو شہو با چکیا کر تو او میں پانی زیادہ ڈال کر اور اپنے ہن لائے اور پراوشیون کی طرح کیا کر یعنی اوسے ہن باٹ کر یا کر **ف** حدیث میں بیان حق ہمسایہ اور ہر شی

۱۰۶۲ **ح** ابودرزا ابناذری اکثر هذا الامر و ارجع الی بکدک فاد البعث طھوہ ناکفیل بخاری میں ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ ابودر چھپائے رکھنا اس یعنی سلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی میں جب تو خیر پاوے نماز سے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاسن علاء ایوف ابودر سے روایت ہی کہ ابتدا اسلام میں کافرو کما بہت غلبہ تھا میں نے کین حضرت پاسن لیتا اور مسلمان ہوا اور میں نے چاکا کر انا سلام ظاہر کر دن تب حضرت یہ حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیر مزاج ہے اسلوا سے حضرت آو مکا گئے میں رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ عباد افغان پر کوٹ پہنچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو تو مان اپنا دین چھپانا و زنت ہی لیکن اسلوا صورت میں دوا الاسلام کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسلوا کہ حضرت فرمایا کہ جب عباد غلبہ ہو تو ہمارا پاس

میں دوزخی ہوں اس واسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک روز حضرت مسخد بن معاویہ سے
 ہو چکا کہ ثابت بن قیس کیون نہیں آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاویہ نے کہا کہ وہ میرا بیمار ہی
 مگر چھکواؤ سکی بیماری نہیں معلوم پھر سعد بن معاویہ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا
 اور سبب نہایت لے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی اور بڑی قومیں دوزخی ہو
 سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ ہر شے ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہیں جو
 ثابت سمجھا بلکہ نے ادنیٰ سے شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع ہی اور جسکی پیدائشی آواز
 بلند ہو تو وہ معذور ہی سجان اللہ حضرت کے اصحاب کیا باادب اور خوفناک تھے

۱۰۴۷ **قَالَ اَبَا اَعْمُرٍ مَا فَعَلَ النَّفْعُ** بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت
 فرمایا کہ اے ابو عمیر کیا کیا لال لال یعنی تیرے لال کو کیا ہو گیا **ف** ابو عمیر اس کا چہرہ
 بہائی تھا اونسے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی میں لال کہتے ہیں سو وہ لال مر گیا تھا لڑکا اس کے
 غم میں اور اس میں تھا ثابت حضرت نے اس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سجان اللہ
 کیا حضرت میں اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی ہی خاطر داری کرتے تھے
 ۱۰۴۸ **قَالَ اَبُو مُوسَى اَيُّ اَبَا مُوسَى لَقَدْ اَعْطَيْتَ فِرْعَاوْنَ مَرَامِي سِرَالٍ دَاوُدَ**

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ تیرے
 چھکواؤ تیری دی گئی ہی داؤد کی بانہ یون سے **ف** ابو موسیٰ نہایت خوش
 تھے حضرت نے سفر میں ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دو سکر روزیہ حدیث فرمائی
 یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہی گویا تیرا گلابانہ ہی ہی اور تیرے ہی آواز میں لحن دل و دوبا
 اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر آواز میں
 رُبو پر پڑھتے تھے کہی اسطرح پڑھتے کہ غلین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غلین آواز
 پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش میں نہ رہتا اور تاریخ میں لکھا ہی کہ جب حضرت
 داؤد علیہ السلام رُبو پر پڑھتے تو جھیل کے پرن حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بہیر

زیب ہو جائے اور دریا کا بہنا بند ہو جائے اور ہوا چلنے سے تہم جاتی اور سب کو خوش آجائے
اور اکثر وہ کی روح بد سے نکل جاتی غرض کہ خوشی اور ازی نعمت خدا دے ای شہر ٹیکہ اور
اطلاق شرع راگون میں اور وہاں غزلون میں نہ صرف کہ سب بلکہ بے بناوت قرآن
پڑھے کہ اسمیں ہم عبادت اور ہم لذت و دنون موجود ہیں

۱۰۹۹ **اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَكْهَرُ نَبْوَةً اِذْ هَبْ يَّعْقِلِيْ هَاتَيْنِ مَنْ لَّقِيَتْ مِنْ وَّرَآءِ هَذَا الْخَاطِطِ**
اَبَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَقِيْمًا بِهَا قَلْبُهُ قَبِيْضُهُ بِالْحَسَنَةِ
اسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے ابی ہریرہ سب جاگیر
ان دونوں جو توں کو سو جس سے تو سب اس باغ کے اوس طرف کہ وہ گوہی دیتا
اسکی سولے بدلے کوئی بندگی اور پوچھنے کے لائق نہیں اسکی گوہی دیتا ہو
حقین والا ہو کر تو اسکو بہشت کی بشارت دے **ف** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
اصحاب حضرت کو ایک بار تلاش کرتے پھرتے تھے کیسکو معلوم نہ تھا کہ حضرت کہاں
بن میں دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ میں عین خدمت میں حاضر ہوا تب حضرت پیش
رہے پھر ابو ہریرہ حضرت کی جرتیان لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروق
فات ہوئی پوچھا کہاں جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابو ہریرہ کو
بجھا دیا کہ یہ بات لیگوں کو مت سنا ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت جا کر کیا
رست عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیوں
بائے دیا عمر فاروق نے کہا کہ میرے باب آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ میرے
یک یہ بات مصلحت نہیں میں ڈرتا ہوں کہ لو کہ اس بشارت سے کہیں عمل کرنا شروع
نہیں لوگوں کو چھوڑنے کی عبادت کریں آنحضرت عمر فاروق کی مصلحت سمجھ کر
ہم ہوا کہ عام خلقت کو ایسی بات نہ سنا دے جس سے اسنے عقیدہ سے اور
پڑھے اور حضرت اپنی جوتیان ابو ہریرہ کو اسول صلی دین تہیں کہ نا لوگ اسکی بات کو

سندہ بانی حضرت کی نشانی دیکھ کر محکوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت نزدیک بڑی عزت
اور قدر تھی کہ اس کا صلاح اور شور و قبول ہوتا تھا اس حدیث میں صرف توحید پرست
کی بشارت ہی رسالت اور قیامت کا ذکر نہیں کیا اس واسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین
اسلام کا پتہ ہی یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان میں سب ضروریات دین عقیدہ اور
صیح ابو کھر نوۃ یا ابا کھر نوۃ مَا فَعَلَ اَسْبُوْكَ الْبَارِحَةَ بخاری میں ابو ہریرہ رضی
روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا
بخاری میں پوری روایت ابو ہریرہ رضی عنہ یوں ہی کہ حضرت مجھ کو صبح و بعد الغرہ لکھا
میں اس کی جو کی دیتا تھا تنہ میں ایک شخص آیا اور اچھا بھر بھر کے انج لینے لگا میں نے
پکڑا اور کہا کہ مجھ کو میں حضرت کے پاس پکڑے لئے چلتا ہوں اوسنے کہا کہ میں جانا
لڑکے بالے رکھتا ہوں میں نے اوسکو چوڑ دیا صبح کو میں حضرت کے پاس حاضر ہوا
تب حضرت یہ حدیث منہ راعی میں نے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی اور عیال داری بیان کیا
تھی حضرت فرمایا کہ وہ جوٹھا ہی اور پھر آویگیا میں اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات
پھر آیا اور اوسنے انج اوٹھایا میں نے اوسکو پکڑا اور کہا کہ میں تجھ کو حضرت کے پاس
پکڑے لئے چلتا ہوں اوسنے کہا مجھ کو چوڑ دے میں محتاج عیال دار ہوں میں نے
اوسکو چوڑ دیا صبح کو حضرت پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا میں نے خالی بیان کیا
حضرت نے فرمایا کہ وہ جوٹھا ہی اور پھر آج کی رات آویگیا سو میں اوسکو تاکتا رہا
دوسری رات کو بھی آیا اور انج اوسنے لیا اور میں نے اوسکو پکڑا اور کہا اب میں
ضرور حضرت کے پاس پکڑے چلون گا اوسنے کہا کہ مجھ کو چوڑ دے میں جانا
رہ بول سکا لا دون جس سے خدا تجھ کو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سوئے
واسطے چایا کہ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کہ خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھ پر ایک گلاب
مقرر ہو گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابو ہریرہ کہنے میں کہ میں نے

چوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت فرمایا کہ تیرے رات واسے قیدی
 کیا کاسینے کہا کہ اسنے اپنے گان میں فائدے کی چیز بتلائی میں نے اسکو چوڑ دیا
 حضرت پوچھا کہ کون چیز اسنے بتلائی میں نے آیت الکرسی پڑھنے کا سبب حال بیان کیا جسے
 فرمایا کہ سرچند وہ بڑا جوتہا ہی لیکن اس بات میں وہ تجھے سچ بولا تو مجھکو معلوم ہی کہ تین
 نوتے کس کے ساتھ بات چیت کی اسے ابو ہریرہ میں سے کہا کہ مجھکو معلوم نہیں حضرت
 فرمایا کہ وہ شیطان تھا

خ ابو ہریرہؓ یا ابا ہریرہؓ هَذَا عَلَامَتُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۷۱

کہ حضرت فرمایا کہ اسے ابو ہریرہؓ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابو ہریرہؓ سے
 روایت ہی کہ جب میں اپنے ملک میں آیا مسلمان ہوئے کہ تو میرا غلام راہ میں گم ہو گیا
 میں حضرت پاس اگر مسلمان ہوا حضرت غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی

بھر غلام بھی مسلمان ہوا یہ بخیر ہی حضرت کا

و سلمۃ بن الأكوع یا ابن الأكوع ملک فاشیخ ان القوم یقرؤن فی
 ۱۰۷۲ غزوہ بدر بخاری اور مسلم میں سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ
 اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور سہائی کر البتہ اون لوگو کو کئی مہانی ہوتی ہو گی
 ادب کی قوم میں ف صحیح بخاری میں سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ مدینے کے
 قریب کئی کونس پر حضرت کی اوسٹیان چرائی پر تین جھکو خبر ہوئی کہ اوسٹیان کو عطا ان کا
 قوم پکڑے لئے جاتا ہی سو میں مدینے کے جنگل میں تین باقر مار رہی کہ لوگو دو
 پھر میں اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہاں تک کہ میں اونکو پا گیا اور میں نے تیرا رنا شروع
 اور میں یوں کہتا جاتا تھا کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کھتخون کی موت کا دن ہی سو کو
 پانی پینے کی فرصت نہ ہوئی اور میں نے اون سے سب اوسٹیان چھین لیں اور اونکو
 لے جلا حضرت کے پاس راہ میں حضرت نے یعنی سوار دیکھتے لئے اونپر دوڑا

سویسے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہیں میں نے اونکو پانی نہیں دیا سو اونکے
پچھے جلد شک کو بھیجے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اوپر غلام
اب درگزر کر جائے دے وہ اپنی قوم میں کہاتے پیتے ہوں گے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہوئے تو درگزرنا افضل ہے

وَرَوَى ابْنُ الْخَطَّابِ أَذْهَبَ فَنَادَى النَّاسَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَوْتُ
صَاحِبِ الْمِصْبَحِ فَارُوقُ بْنُ رِاضٍ سَمِعَ رَوَاتِ هِيَ كَهِدَتْ مَجْنُوعَ فَرِيَاكَ
حَطَّابِ كَيْفَ جَا بِيَّارُودَ لَوْ كُنْ مِنْ كَمَقَرِّ رِيَا تِ هِيَ كَمَ جَادِينَ كَيْفَ هَشْتِ مِنْ سَوَا
أَمَّا زَارُونَ كَيْفَ جَبْ خَبَرِ مِنْ أَيْكَ تَمَافِ لَوْ كَيْفَ لَاحِ سَمِعَتْ كَيْفَ
سَمِعَتْ لَوْ كَيْفَ كَيْفَ سَوَا كَيْفَ تِيرْ لَكَ وَهْ مَرْ كَلَا لَوْ كُنْ كَيْفَ كَيْفَ وَهْ شَبِ هِيَ
حَضْرَتِ سَمِعَتْ فَرِيَا كَمَ وَهْ وَرَحْمِينَ هِيَ مَجْرِي حَدِيثِ فَرِيَا مَعْلُومَ هُوَا كَمَ بَدُونِ أَيْكَ
كُوفِي عِبَادَتِ كَامِ نَبِيْنِ آتِي عِبَادَتِ كِي جَرِيَا نِ أَوْرِ خَالِصِ نَبْتِ هِيَ

وَلَكِنْ هَذَا نَبَأُ النَّبِيِّ وَنَبِيُّ رَوَى ابْنُ الْخَطَّابِ أَوْلَى لَكَ عَجَلَتْ
لَهُمْ طَبَقَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی خطاب کے بیٹے کیا تراوی نہیں ہو
اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافروں کے واسطے دنیا کی آرام
یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت میں ہے کہ اسے خطا
بیٹے اور کافروں کے واسطے بہتر یا ان اور عیش آرام کی چیزیں جلد دے کیسے دنیا کی
زندگی میں ف مصلح میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت سے
پاسن گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوپر نہ بچاتا تھا چٹائی کے نقش
پڑ گئے تھے اور پیر کے کالمیہ دے تھے جسمیں کچور کے درخت کے پھوسے

بہرے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہیں بوجھتے اور خدا کو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہی آپ دعا کیجئے تو خدا آپ کو اور آپ کی امت پر روزی کشاؤ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال میں ہی اسے عمر بہرہ حدیث فرمائی یعنی ایمان دار کو مناسب نہیں کہ اس جہان فانی کی عیش اور آرام کی تمنا کرے اس واسطے کہ ایمان دار کے آرام کا مقام بہشت ہی اور کافروں کو اکثر عیش اور آرام دنیا میں اس واسطے موزا ہے کہ آخرت میں اون کا کچھ حصہ نہیں اس واسطے کہ زبردگوں نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت میں محسوس ہو

۱۰۷۵ **و** سَهْلُ بْنُ حَنْفِيٍّ يَأْتِيَنَّ الْخَطَّابِ إِيَّيْ رُسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ يُصَيِّعُنِي اللَّهُ أَبَدًا
بخاری اور مسلم میں سہل بن حنیف رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انے خطاب کے بیٹے میں بیشک خدا کا پیغمبر ہوں اور مجھ کو خدا ہرگز نہ ضائع کرے گا **ف** جبکہ بیٹین حضرت سے مصلحت جان کر کافروں سے ظاہر میں بہت دُک کر صلح کی چنانچہ صلح میں یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافروں کا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس آ جاوے تو حضرت اوس کو کافروں کے حوالہ کریں اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوس کو بدیوں اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق رضی عنہ سے سبب حبش اسلام کے رہا نہ گیا تو کیا حضرت ہم کیا حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن کا قریب باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت میں اور اون کے دوزخ میں حضرت نے فرمایا کہ ہاں یوں ہی ہے عمر فاروق رضی عنہ نے کہا کہ ہر ہم کیون اپنے دین میں اس طرح کی ذلت اختیار کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں جسک خدا کرتا ہوں خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نہ کرے گا یہ صلح حکمت سے خالی نہیں چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی بنیاد ترقی ہوئی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سپاہیان حاصل کر کے آفریں مکہ بھیج دی یہ حکمت سولے خدا اور رسول کے کسی کو معلوم نہ تھی اس واسطے رنج میں

مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ
 سلمین عمر فاروق رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے مجھ کو کیا
 معلوم ہی کہ شاید خدا اس جناب بدر والے لگے وہ پرالبتہ آگاہ ہو چکا سو اس نے فرمایا کہ تم کو
 جو تمہارا جی چاہے میں تمکو مقرر بخش چکا اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک
 بدری صحابی سے بڑا تصور ہوا تھا عمر فاروق رضے حضرت نے کہا کہ یہ حضرت اگر حکم ہو تو میں
 اسکو مار ڈالوں تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیوں کے ایمان نہ
 جانچ لئے میں ان کے گناہ پر پکڑ نہیں تو کیوں اس کے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث
 بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ اسکا اگر کوئی قصور بھی نہ تھا
 تو مسلمان کو مناسب نہیں کہ اس پر طعنہ دیوے جب طح شیعہ دیتے ہیں جبکہ خدا نے
 بخشا اسکا بد کہنے والا گویا خدا کو اصلاح دیتا ہی کہ اسکو کیوں بخشا اسکی وہی مثل کہ
 ہنڈ اری دے اور باقی کا سب دے کہے

تعمیل اصحاب بدر کفر
 ایچہ کہہ کر وہ ایمان نہ

هَ اَسَامَةٌ اَوْ قُلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ يَعْنِي رَجُلًا مِنْ الْمُحَرِّقَاتِ مِنْ
 جُهَيْنَةَ قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ لَمَّا عَشَوْا سلمین اسامہ رضے روایت ہی کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اسکو قتل کر ڈالا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ کہنے کے بعد حضرت نے
 مراد وہ مرد ہی کہ وہ حرقات کا جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اسنے لالا اللہ کہا تھا
 اسکو گہرا تھا ف مصابیح میں اسامہ بن زید رضے روایت ہی کہ حضرت نے مجھکو مراد
 بنا کر قوم جہینہ کے مارے کو بھیجا تھا تو میں نے اس قوم کے ایک مرد کو پایا چاکہ لاد
 نیزہ مار ڈالا اسنے لالا اللہ زبا کہنے کہا سو میں نے اسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر
 قصہ میں حضرت سے کہا تب حضرت یہ حدیث فرمائی میں نے کہا یا رسول اللہ اسنے
 اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑا تھا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے

دست کا دل چیر کے دیکھتا یعنی تھکے دل کا حال معلوم ہو کہ شریعت میں ظاہر ہو گیا ہے
 و لکھا مال دریافت کر لیا حکم نہیں اور نہ اسے چھند ہے اور نہ ہی کی خطا معاف ہو سکتا
 حضرت ابوبکرؓ مرو کا خون بہا نہیں و لولیا سبحان اللہ حضرت کے احباب کہا ہے لو کہ
 تھے کہ اپنی خطا ایسا کر کے تھے نہ تھے

۱۰۷۶

ہر انس یا ابجثہ روئے دے سو قاتل القوا میرا سپر مسلمین اس سے روا
 کہ حضرت فرمایا کہ اسے انجمن سے پہلے اور زانو کو پیشے کے اور ٹون کی طرح
 ٹانگ ف اس سے روایت ہے کہ حضرت کسی سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام
 جس کا بچہ نام تھا وہ حضرت کے بی بیوں کے اور ٹون کو باندھا تھا سو وہ غلام خون
 اینک سے مر دگاتا جاتا تھا اور دستور ہے کہ اوپر سے دوسرے بہت جلد چلے
 گئے میں تو بی بیوں کو سوار ہی میں تکلیف ہوتی تھی تب حضرت یہ حدیث نامی اور اس کو
 سر دے دیکھنے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتوں کو ناک بدن عورتوں میں اسو
 حضرت اور کو شیشہ بٹا کہا اور بعض اس حدیث کا یوں مطلب کہ میں کہ وہ کو
 غلام عشق کی شہار پر رہتا تھا حضرت دے کہ مہار اور تون کے دونوں میں کچھ تاثیر
 ہو جائے اور ان کا شیشہ دل توڑ جائے اسو اسے منع فرمایا معلوم ہوا کہ کو
 مرد کا رگ سنا حصو صا کہ اس کے مضمون میں عشق کا بھی ذکر ہو رہا نہیں ہے شہد
 ف و لکھا ہے

۱۰۸۰

ف انس یا انس کتاب اللہ یا مرقصا ویزوی کتاب اللہ ایضا قالہ
 کہ انسؓ نے لکھا ہے کہ انسؓ نے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اسے غلام
 کتاب تو یہ لائے گا حکم کر لی ہے اور وہ حدیث روایت میں یوں ہے کہ کتاب اللہ میں
 کہ انسؓ نے لکھا ہے کہ انسؓ نے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اسے غلام
 قصہ ہو چکا کہ انسؓ بن عمرؓ نے لکھا کہ انسؓ نے روایت ہے کہ انسؓ نے لکھا ہے

حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ کیا حضرت سبکا و انت نہ تو را جا و یگا پھر اسکا
دارتوں نے خون بہا قبول کیا اور بدلہ لیا

۱۰۴۱

ابوہریرہؓ یا بلالؓ حَدَّثَنِي أَبِي عَمَلْتُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنَعَةً
فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْشَعُ بِعَلَيْكَ وَيُرْوِي دَفَّ عَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ
بَلالُ مَا عَمَلْتَ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرَبِي عِنْدِي مَنَعَةٌ مِنْ بَنِي لُحْظٍ طَهَّوْرًا نَامًا فِي
سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ لَا أَصْلَيْتُ بِذَلِكَ الطَّهَّوْرَ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أَصْلِي
بِمَارِيٍّ أَوْ رَسَلٍ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ رَوَيْتُ هِيَ كَرِهَتْ فَمَا يَكُنِي أَسْ بَلالُ سَلَاةً
بُرْتُ فَاذْهَبْ كَأَمِيدٍ وَارْتَمَى وَالْأَعْلَى جَوْتُنَ إِسْلَامٍ مِنْ سَبْتِ نَزْدِيكَ كَمَا يَحْيَى
نَزْدِيكَ نَزْدِيكَ سَبْ أَعْمَالٍ سَ زِيَادَهُ تَرْسَعَتِ كِي أَمِيدُ كَسْبِ عَمَلٍ نَزْدِيكَ أَسْوَاسُ
كِي سَبْتِ نَزْدِيكَ دُونَ جَوْتُنَ كِي أَسْ بَهْشَتِ مِنْ أَسْ نِي كِي سَبْتِ بَلالُ نَزْدِيكَ
مِنْ سَبْتِ إِسْلَامٍ مِنْ كَوِي عَمَلٍ نَهْنِ كِي أَسْ نِي نَزْدِيكَ إِسْنِ سَ زِيَادَهُ تَرْسَعَتِ كِي أَمِيدُ
كِي سَبْتِ رَاتٍ دُنْ كَوِي سَاعَتِ مِنْ نَوْرٍ وَضُو كِي تَوَاسِ وَضُو سَ نَزْدِيكَ نَزْدِيكَ
جَوْتُنَ سَبْتِ نَزْدِيكَ مِنْ نَزْدِيكَ نَزْدِيكَ لَكِهَافِ اسْ حَدِيثِ مِنْ تَحْمِ الْوَضُو كِي نَزْدِيكَ
فَصِلَتْ هِيَ كَرِهَتْ أَسْوَاسُ سَطُو كِي نَزْدِيكَ لَكِهَافِ اسْ حَدِيثِ مِنْ تَحْمِ الْوَضُو كِي نَزْدِيكَ
نَوَابِ شُكْرُ شَوْقِ مَوْجِدِ الْوَضُو كِي نَزْدِيكَ

ابوہریرہؓ یا بانی کعب بن لوی انْقَدْ وَأَنْفَسْكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مَرْثَةَ بْنِ كَعْبٍ
انْقَدْ وَأَنْفَسْكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ انْقَدْ وَأَنْفَسْكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ
انْقَدْ وَأَنْفَسْكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ انْقَدْ وَأَنْفَسْكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ
انْقَدْ يَا نَفْسُكَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي كَأَمَلْتُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنْ لَكُمْ رَحِمًا
سَابِغًا بِبَلالٍ لَهَا سَلَمٌ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ رَوَيْتُ هِيَ كَرِهَتْ فَمَا يَكُنِي أَسْ بَلالُ سَلَاةً
أَوَّلًا مَحْمُودًا أَوْ سَبِيحًا كَوِي دُونَ سَبْتِ سَبْتِ كِي أَسْ بَلالُ سَلَاةً

۱۰۴۲
نَوَابِ شُكْرُ شَوْقِ مَوْجِدِ الْوَضُو كِي نَزْدِيكَ

اسے عید گیس کی اولاد پھر اپنی جان کو دوزخ سے اسے غلام کی اولاد پھر اپنی جان کو دوزخ سے اسی عبد المطلب کی اولاد پھر اپنی جان کو دوزخ سے اسے غلام پھر اپنی جان کو دوزخ سے اسوا سنے کہ میں بیشک مالک نہیں تمہارے چاہے کہ خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمہاری برادری کا حق ہی سوئیں اور کو غلام نکالو تو زمانہ کر کے یعنی برادری کا حق ادا کر دن گاف جب یہ آیت اتر ہی کہ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی عذاب الہی سے اے محمدؐ اور اپنے قریب برادری اور والدین کو تو حضرت اہل اسلام میں سب قریش کو بکے تین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اور پر سے نچے تک سب ایک جدی برادر زن کو ملحدہ علف نام لے کر حکم الہی سنا دیا یعنی ہوں ایمان اور نیک عمل کے سیری برادری پر گھنڈ نہ کھینچو کہ بد ذن ایمان کے کہیں کی بد ذن نہ بچا سکون گا باقی رہی کہنگار مسلمانوں کی شفاعت سے خدا کی اجازت کے بعد ہوگی رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہو گا

۱۰۸۳

وَالنَّسُ يَا بَنِي النَّجَّارِ نَا صُوْنِي بِمَا ظَلَمْتُ هَذَا فَالَوْ اَلَا وَاللّٰهِ مَا ظَلَمْتُ
 ثَمَّةُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے
 نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ مجھ سے مول کر قیمت تو نبی نجار نے کہا قسم
 ہم اس کی قیمت نہیں چاہتے ہیں مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہیں
 اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہیں **ف** جب حضرت مدینہ میں آئے تو مسجد
 نبیہ جہان نماز کا وقت آتا وہاں نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ حضرت کی مسجد
 وہاں کعبہ کا باغ تھا انصاریوں کی ملکیت کا حضرت مول لیتے تھے کے ارادے پر آو
 یہ حدیث فرمائی اور ان جان نثاروں نے قیمت نذر کیا وہاں کا فروغی قرین تین حصے
 اولیٰ ہڈیاں کہہ دو اگر مسجد بنائی

مَرَّ ابْنُ كَعْبٍ يَا بَنِي اُمِّ رَسُلِ الْاِيْمَانِ اِقْرَءِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَوْفِ فَرَسٍ دَلَّيْهِ اَنْ هُوَ

۱۰۸۴

مہربان دیکھا تو امت کے حق میں تین احوال کر کے لکھا گیا اور اجازت دہی سو حضرت امت کی بخشش کا
دوبارہ سوال کیا اور میرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چوڑا کہ جب تمام غیب
خونفاک ہوں گے اور کسی کے واسطے نہ کہہ سکیں تب ہمارے حضرت شاعت پرستہ ہو
اس حدیث کے معلوم ہوا کہ قیامت میں پیغمبر کو کبھی حضرت کے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش
جاوے گا یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر ہی دامن محمد ہی پکڑیں گے اس حد
ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبر و نر صاف ثابت ہوئی

۱۰۸۵ ہر قَبِيضَةٍ مِنْ حَارِقٍ يَابِسِي عَمْدٍ مَنَافٍ إِلَى نَارٍ لَكُنْ لَنَا مَنَافِي وَ مَنَافِي لَكُنْ لَنَا مَنَافِي
رَأَى الْعَدُوَّ وَأَطْلَقَ نَارًا وَأَهْلَهُ خَفِيَ أَنْ يَسْقُوهُ فَيَجْعَلَ يَحْتَفُّ يَأْصَبُ حَاةً
اسلم میں قبضہ بن حارِق بنے سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد میں
عذاب الہی سے تمہارا اور اسے ولالہ ہوں اور میرے تمہارے مثل جیسی اور جس مرد
مثل جیسے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت کو جاسے میں تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگوں کو بچاؤ
سوڑا کر اس کے پیچھے سے دشمن لے گے پھر جاوے گے سو وہیں سے چلائے گا
کہ اسے لوگوں کو خزاں ہو جاؤ کہ دشمن پہنچاؤ جب قرآن میں حکم ہوا کہ اے پیغمبر اپنے
برادر و ن کو ڈراؤ عذاب الہی سے تب حضرت اپنے سر و اول یعنی محمد بن عبد اللہ کی اولاد
یہ حدیث فرمائی یعنی مجھ کو یقین کامل ہی کہ کائنات و فوج میں پڑیں جسکی معجزہ اولیٰ تمہار
لفظ پر جلتا ہی کہ میں گہرے گہرے کہہ کر تمہارا ہوں کہ کفہ چھوڑ دو سب ملان ہو عذاب سے
جو جیسے وہ مرد کہ کہہ کر اپنی قوم کو دیکھے ہوئے دشمن سے بھڑا کر رہی

۱۰۸۶ ہر تَوْبَانٍ يَأْتُو بَانَ أَصْلَحَ كَمْ هَذِهِ يَعْنِي أَصْلَحَ كَمْ هَذِهِ
توبان سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اے توبان اس قرآنی کے گوشت کو باغی
توبان حضرت کے غلام تھے اسے گوشت پکا کے لے کر فرمایا توبان سے
روایت ہی کہ وہ گوشت کے سے دینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ میں توبان قرآنی کا گو

زیادہ کہنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا

۱۰۸۷ **ق** ابُو مُهْرَبَةَ يَأْخُذُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَنُوحُ الْقَدَسِ

بخاری اور مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی حُصَانِ تَرْجَمَ آدِسَ
رسول اللہ کی طرف سے الہی ادب کے مدد کر جبریل سے **ف** حسان صحابی تھے
بڑے شاعر کافروں نے حضرت کی عجمی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوانی
اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبریل اس کے مشرک مہون اس حدیث کے معلوم ہوا
کہ کافر و نکلی ہجو کرنا درست ہی بشرطی کہ او سہین دینی فائدہ ہوا اور ثابت ہو کہ روایت
یعنی جبریل کو فیض سخن کی خدمت ہی

۱۰۸۸ **خ** حَكِيمُ بْنُ حِرَامٍ يَأْخُذُ عَنْ هَذَا الْمَلِكِ خُضَيْرٍ حُلُومٍ أَحَدَهُ لِسَخَاوَةٍ يَفْسِرُ بِهَا

لَهُ فِيهِ وَمِنْ أَحَدِهِ بِأَشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يَأْتِرْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَسْتَمِ
وَالَّذِي أَلْعَلَّيَا خَيْرٌ مِنْ يَدِ الشُّفْعَى بخاری میں حکیم بن حرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ اسی حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہی یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسے
اوسکو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرصی سے لیا تو اوس کے واسطے اوس مال میں
دیکھو دیکھو اور جسے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہ ہوگی اور اوسکا مال
اوس شخص کا سا خال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہیں بھرنا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی ہے
ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے سے جہاں
پیدا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی **ف** حکیم بن حرام سے روایت ہے کہ نبی نے حضرت سے
کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی سخی و قناعت والیکہ مال میں خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور
حرص والیکہ مال میں بکت نہیں یعنی کتنا ہی اوسکو ملے پرا دسکا پیٹ نہیں بھرنا جسے جبریل
بیاری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہیں ہوتی حکیم بن حرام سے بخاری میں روایت ہے کہ

حضرت نے یہ حدیث چھریسے فرمائی تو سب نے کہا قسم ہی اوسکی جسے آپ کو پیغمبر کیا ہی کہ میں
زندگی بھر کہی کچھ کسی سے نہ مانگوں گا چنانچہ حکیم نے ابنا حصہ بیت المال سے بھی کہی نہیں
صدیق اور فاروق اپنی خلافت میں بلا بلا کر دیتے تھے اور حکم نہ لیتے تھے

۱۰۸۹ **ق** اَلْزَّيْنِبُ بْنُ الْقَوَّامِ يَأْزِيَنُ اِسْقِ تَحْتَ اَحْسَنِ الْمَاءِ حَتَّى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ

بخاری اور مسلم میں زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر ابنا کہبت سبج بے
پھر روک رکھ پانی کو یہاں تک کہ کہبت کی میٹھون پر پانی چڑھ جاوے بے لالہ لب جاوے
ف مصباح میں روایت ہے کہ زبیر بن ادراک انصاری میں کہبت چھینکا جھگڑا ہوا

حضرت نے حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سبج بے کہتری زمین پانی سے قریب ہی پھر
انصاری کو سبج بے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی ہو چھینکے
بے کی خاطر داری کہتے ہیں حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی ادل علم میں دونوں کی
رعایت تھی کہ دونوں برابر سچیں جب انصاری نے غصہ دلا پا اور جو اس کے حق میں
خودست کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لئے کو فرمایا اتنا اسے کہ
شرع کا حکم ہے ہی کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہوا دل وہ جو سبج بے پھر دوسرا سچے

۱۰۹۰ **ح** اَبُو سَعِيدٍ يَأْسَعِدُ اِنْ هُوَ لَا تَزَلُّوا عَلَى حَكْمَتِ قَالِكُمْ لَسَعْدُ بِنِ مَعَاذِ نِي مَعْرُظَةٍ

بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی سعد البتہ یہ لوگ اترے ہیں
تیرے فیصلے کرنے پر حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق میں **ف**
بنی قریظہ یہودی تھے دینے کے قریب حضرت اور اسے صلح تھی پانچویں سال
ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت کے قول تو سب کے کا فروغ کے شریک
ہوئے جب مشرک کے کہ پلٹ گئے تو حضرت نے بنی قریظہ کی اگر بھی ہندوہ روز تک گھیر لی
اور لوگوں نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اترتے ہیں خالی کیئے دیتے ہیں
اور ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہیں جو ہمارے حق میں وہ حکم کریں ہم اور حضرت اوپر

عمل کریں ہو وہی اور سید شہرہم قسم تھے پلین مدو کا تہیہ ہو وہی سمجھے کہ سعد بن ابی وقاص
 کر کے چکوا چادیں کے کچھ حضرت سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اسے
 تیرے حکم پر فعل موقوف ہے جو تو حکم کر دیا عمل میں آوے سعد نے کہا کہ اُس کے لڑنے
 والے بھوان تو قتل ہوں اور لڑنے والے اور عورتیں اس کے لوند ہی غلام بنائے جاویں
 حضرت فرمایا اے سعد تو نے خدا کے مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے
 بعضی روایات میں آیا ہے کہ وہ فوت ہوئے

۱۰۹۱ **فَعَلَىٰ وَسْعَدُ بْنُ أَبِي قَاصٍ يَا سَعْدُ لَمْ يَذَلِكْ أَيْ وَاقِعِي نَجَارِيٍّ أَوْ رَسْمٍ مِنْ غَلِيٍّ مَرْتَقَةٍ**
 علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے سعد تیرا میرے
 بابا چھ پر قربان **ف** سعد بن ابی وقاص بڑے تیرا نڈا آئے تھے جب جنگ اُمد میں قرار
 ہجوم کرتے حضرت کو ترغ کر لیا تب حضرت سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگوں نے
 تیرا کہ سعد کو دیتے جاتے تھے صحیح بن علی مرتفع علیہ السلام سے روایت ہے کہ
 حضرت کے حق میں نہیں سنا کہ میرے بابا چھ پر قربان ہوں سولے سعد بن ابی وقاص
 کے اس حدیث سے تہی فضیلت اور کئی ثامت ہوئی سبحان اللہ کیا رکھارنگ قدرت ہے
 ادبین کے اختلاف میں کہ سعد بن ابی وقاص فوایسے حضرت جان نثار چکو حضرت ابی
 عدنان بات فرمادیں اور انکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کہ سخت سخت دل کہ حضرت نے مگر
 یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان
 ولی پیدا کرنا یہ اوسکی قدرت ہے

۱۰۹۲ **هَرَسَلَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةَ ابْنَ جُحْفَلَةَ أَوْدَ وَفَتَكَ الْبَنِيَّ اعْطَيْتَكَ**
 مسلم میں سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اے سلمہ کہاں ہے تیری ڈال جو
 چکوا دی تھی **ف** حضرت سلمہ کو ایک چڑھے کی ڈال دی تھی سلمہ نے کسی اور کو
 ڈالی تھی حضرت یہ حدیث شہرہمائی باقی حصہ ہکا دوسرے باب میں ہو چکا

۱۰۹۳

ہر سئلہ من الاکوع باسملة هب الی الخ و الله اعلم بقضی امرأة من السبئی
 مسلم بن سکنی کو کچھ حصے روایت ہی کہ حضرت فرمایا اسے سئلہ مکو دے ڈال قیدی
 عورت کو تیرا اپ فضل الہی سے خوب حصہ تھائی توڑے باپ کا بیٹا ہی ترسے نزدیک
 خیر دنیا کچھ برسی بات نہیں **ف** سئلہ شے روایت ہی کہ حضرت ابی بکر صدیق کو دار
 بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کہہ کا منہ مارست گئے اور کچھ تید ہوا دن میں
 ایک عورت جھک لی تب حضرت یہ حدیث فرمائی خوش وہ عورت میں سے حضرت کو دسی تھو
 وہ عورت کفار کہہ کر دو دیکر دو پتہ دی مسلمانوں کو خلاص کر دیا

۱۰۹۵

خ ان عتاس بن عباس الا تعجب من حث مغيث بريرة ومن تعفن بريرة
 مغيث بن عمار بن عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اے
 عباس کیا لگو تعجب نہیں الا مغيث کی محبت سے بریرہ کو اور تعفن بریرہ کا مغيث کو
 بریرہ لونڈی ہی تھی اور اسکا خاوند عیسیٰ غلام تھا مغيث نام جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو
 مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اس غلام کے نکاح میں رہے
 چاہے اسکو چھوڑ دے بریرہ نے اسکو ناپسند کیا تو مغيث اس کے پیچھے پیچھے
 مدینے کے کوچوں میں روتا پھرتا تھا اور وہ کہہ نہیں قبول کرتی تھی تب حضرت
 اس کی محبت اور اس کی نفرت کو دیکھ کر حضرت عباس رضی سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت
 بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر نکاح کر لے اس نے کہا یا حضرت کیا مشورہ
 حکم مجھے اب فرماتے ہیں حضرت فرمایا کہ نہیں بلکہ میں اس کی سفارش کرتا ہوں اس سے
 کہا مجھ کو تو اس کی کچھ حاجت نہیں اور بریرہ ہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر
 لونڈی آزاد ہوئی اور اسکا خاوند غلام تو اسکو اختیار ہی چاہے نکاح درست رہے
 اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار
 اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہیں

۱۰۹۱ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ** إِذَا رَأَيْتَ قَالَ فَرَّقَتْهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَرَّقَتْهُ

مسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبد اللہ! اگر آپ نے آکر کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سو میں نے اس کو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو میں نے اور زیادہ تر اونچا کیا **ف** کسی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہاں تک اونچا کرنا چاہئے اور ہونے لگا کہ اوہی پند لیون تک پابجا نہ تھنوں کے اوپر رکھنا سب ہی اور اوہی پند لیون تک مستحب ہی

۱۰۹۲ **عَنْ أَبِي مُوسَى** يَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ أَلَا أَعْلَمُكَ لَنَزَامِنَ لَنُورِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ لَئِنْ مَوُتِي بِنَجَارِي أَوْ رَسُلِ بْنِ أَبِي مُوسَى رَوَيْتَ هِيَ كَ حَضْرَتِ فَرَمَا كَلَسِبَ عَبْدَ اللَّهِ كَلَمِنْ مَجْهُوْنٌ بَلَا وَنَ لِيَكْ خِرَانَهْ بَهْشْتِ كَ خِرَانُونِ سَ وَهْ خِرَانَهْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ هَ يَ حَضْرَتِ أَبُو مُوسَى سَ فَرَمَا **ف** أَبُو مُوسَى كَا نَامَ عَبْدَ اللَّهِ بِنَ بِنَ اَوْنَسَ رَوَايَتِ هِيَ كَ هَمْ حَضْرَتِ كَ سَا تَهْ مَفْرُغِينَ هَ تَهْ اَصْحَابِ پُكَارِ پُكَارِ اَعْلَمَ اَكْبَرِ كَسْتَهْ حَضْرَتِ فَرَمَا كَ هَسْتَهْ كَهْوْمَ بَهْرِي اَوْ غَائِبِ كَوْنِهِنْ يَادُ كَرْتَهْ جَو پُكَارِنَهْ اَوْ رَجُلَانِ كَ حَاجِتْ هُوَ ذَا قَرِيبِ اَوْ شَنَا هِيَ اَوْ رَمِنْ حَضْرَتِ پِچْمَهْ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ پُتَهْ تَهْ تَا تَهْ تَبِ حَضْرَتِ سَ يَهْ حَدِيثِ فَرَمَائِي يَعْنِي بَهْشْتِ مِينَ هَا اَنَّا كَثَرَتْ سَ ثَوَابِ هِيَ صِيَهْ كَا فَرِ كَ نَزْدِيكِ دُنْيَا كَا خِرَانَهْ عَلَنِ خِيَرَتِي

۱۰۹۳ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ** وَيَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ يَوْمًا اللَّيْلَ قَالَ لَهْ بِنَجَارِي أَوْ رَسُلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِنَ عُمَرَ رَوَيْتَ هِيَ كَ حَضْرَتِ فَرَمَا كَ اَكْبَرِ عَبْدَ اللَّهِ تَوْبُو جَو فُلَانِ كَ طَرَحِ كَ وَهْ رَاتِ كَو اَوْتَا كَر تَا تَهْ پُكَارِ اَوْنَسَهْ چوڑ دیا رات کا اوتا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شہد و ج کرے تو اس کو ہمیشہ غائب کہہ کرنا کہہی چوڑنا مکروہ ہی اس واسطے کہ ایسی عبادت کا ولیس اثر نہیں جتنا

عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَأَى عَدِيَّ هَلْ رَأَيْتَ حَبْرَةَ طَلَّتْ لَهَا رَأْسًا وَقَدْ أَمْسَتْ عَنْهَا قَالَ
 فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوةُ لَبْرِي الطَّعْنَةُ تَرَى مِنْ الْحَبْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَحْرِ لَا تَمُوتُ
 أَحَدًا إِلَّا اللَّهُ وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوةُ لَبْرِي لَتَقُتِلَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَرَّتًا
 كَثِيرًا مِنْهُمْ وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوةُ لَبْرِي الرَّحْلُ يَخْرُجُ مَلَأَ كَفَّهُ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ
 فِضَّةٍ يَطْلُبُ مِنْ يَمِينِهِ مِنْهُ فَلَا يَحْدُ أَحَدًا يَمْلِكُهُ مِنْهُ وَلَيَقْتُلَنَّ اللَّهُ أَحَدًا كَذَبًا يَلْقَاهُ
 لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ نَزْهَانٌ يَنْجِرُهُ يَقُولُونَ لَهُ أَلَمْ تَأْتِ الْبَيْتَ الْمَكِّيَّ رَسُولًا فَيُفْلِكَ
 يَقُولُ بَلَى يَقُولُ أَلَمْ أُعْطِ مَا لَا وَوَلَّى وَأَفْضَلَ عَلَيْكَ يَقُولُ بَلَى فَيَنْطَلِقُ
 عَنْ عَيْبِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ
 بخاری میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے عدی تو نے جبرہ دیکھا
 ہے کہ کیا میں نے اس کو نہیں دیکھا اور البتہ اس کی خبر تم کو ہی حرکت فرمایا کہ اگر تیری
 زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھ کا اکیلی عورت شرمسوار کو کہ حج کے ارادے پر چڑھ
 چلے گی یہاں تک کہ کعبہ کا طواف کرے گی نہ دے گی کسے سے سوا خدا کے
 اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کہوے جاوین کے بادشاہ ایران کے خزانے
 میں سے کہا ایران کا بادشاہ ہرگز کا شمار ادھی حرکت فرمایا کہ ایران کا بادشاہ
 ہرگز کا شمار ادھی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مسترد تو دیکھ گا کہ مرد ایسی
 بھرے سودا یا جاندہ لیکر کھلے گا تلاش کرے تاکہ کوئی محتاج اس کو لپوے سودا دے گا
 کہ اس کو ادھو اس کو قبول کرے اور البتہ تم میں سے کوئی ایک شخص خدا سے دیکھا جائے گا
 کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو ابورئیس کا ادھو کے اور خدا کے درمیان
 کوئی وہ ہائے اتحاد درمیان میں ایک دوسرے کی بولی سمجھاے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا
 یہ خدا سے ملاوٹ کا اوس کے کہ میں نے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہیں بھیجا جو تم کو حکم
 بھیجا اسودہ کیسا کہ ان تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام بھیجا ہے خدا فرماو گا کہ کیا میں نے تم کو

بخبر خزانہ و دفعہ شرح ابی حاتم
 قتادع الطبری در حباب

مال اور اولاد نہیں دینی اور تجھ پر فضل اور کرم نہیں کیا سو وہ کہے گا کہ سچ ہی تو ہے تجھ
 واپس لے کر گیا اسے واپس تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھے گا اور اسے بائیں نظر
 کر گیا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھے گا چہرہ ایک شہر تھا کوہِ پارس اور کمانِ حضرت
 مشہور ہے کہے اور اس میں کئی مہینے کی راہ ہی **ف** صبا میں رو بہ
 عدی بن عامر سے کہ میں حضرت کے پاس تھا سو ایک مہر دے اٹلاس اور محتاجی کا
 گلہ کیا اور دو سے زہری کی شکایت کی تب حضرت یہ حدیث فرمائی حدیث میں
 کہ میں نے اپنی انگوٹھ دیکھا کہ ایک عورت شہرِ سوادیہ سے کہنے کو جاتی تھی اور جب
 اپنے کمانک سے بیچ ہوا عمر فاروق کی خلافت میں تو میں ہی موجود تھا اور جو ہم لوگوں میں
 رہ گیا وہ سب ہی بات ہی دیکھے گا یعنی کوئی محتاج نہ رہا جو صدقہ قبول کرے لیکن
 میں کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں یہ بات ہی ہو چکی اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ام ہند
 کے وقت میں مرگے یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت
 این بات کی جردی پھر وسیطج واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کلمہ ہو چکا
 ہر سعد بن ابی وقاص ابی اعلیٰ انت مئی یمرکہ ہارون بن موسیٰ الا اٹھ کا نسی تعدی
 حکم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے علی مرتضیٰ سزا دہ
 بہ نزدیک جیسے ہارون کا رہہ جو سے کہہ دیک مگر اتنا صدق ہی کہہ رہے
 کو ہی پیغمبر ہیں **ف** عمر بن ابی سال جب حضرت جنگ بنوک کہ پہلے تو علی مرتضیٰ
 علیہ السلام کو دستہ میں غلہ کیا منافقوں نے کہا کہ پیغمبر حضرت مرتضیٰ علی بہار دین
 اسطو او کو سب تہہ کیا علی مرتضیٰ کو اس بات سے رنج ہوا یا یہ کہ حضرت کو ما
 اور منافقوں کا طعنہ ساں کیا اور نہ کیا حضرت کنا آپ محکمہ عورتوں اور لوگوں پر
 حلیہ کرنے میں تب حضرت یہ حدیث فرمائی کہ میں نے نہیں جانا کہ کوہِ پارس
 علیہ السلام جب کہ وہ طور پر گئے تھے اپنے جسے ہاشم ہارون پیغمبر کو اپنے کہہ رہا اور

فیہ حدیث ہے کہ حضرت
 علی مرتضیٰ علیہ السلام
 فرمایا کہ میں نے نہیں
 جانا کہ کوہِ پارس

نبی سہ اہل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے یارون کی عزت موسے کے نزدیک تھی ویسی
 مہتاری عزت میرے نزدیک مان اتنی بات البتہ یارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر ہی تھے
 اور تم پیغمبر نہیں اس واسطے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہیں اس
 حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی
 جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کی خلافت کی حقیقت ثابت
 ہوتی ہی یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضیٰ کے کوئی خلافت کے لائق نہیں

موسے امرنے جو بات ہی اس واسطے کہ حضرت یارون حضرت موسے کے سامنے
 تھے حضرت موسے کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت یارون زعفران
 اور حضرت موسے کے بعد خلیفہ ہوئے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا
 حدیث میں ہر طرح کی خلافت مراد نہیں یعنی جنگ بنوک کے پھرتے تک خلافت ہی ہمیشہ
 نہیں جیسے حضرت یارون کی یہی خلافت اوسی دم تک تھی جب تک حضرت موسے سے بطور
 تشریف نہ لائے تھے مان یہ مقرر ہی کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کو خلافت کی یاقوت
 بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن اسپین اوکے سوائے دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہیں صحیح
 اور فاروق اعظم کے فضائل بھی احادیث میں بیشمار ہیں اس کتاب میں بھی بہت حد
 مذکور ہو چکے ہیں اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اور اسے
 سوائے اور حدیثوں کو خیال نہ کرنا یا جہالت ہی یا تعصب

عمر بن الخطاب لا تکفیک اية الصبیح التي فی اخر سورة النساء قاله جن اکثر علیہ فی
 السؤال عن الخلافة مسلم بن عمر فاروق رضی روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اس عمر کیا
 تجھ کو نہایت نصیب کرتی ایم گراما کے آیت جو سورۃ نسا کے آخر میں ہی یہ نصیب
 اس وقت نہ آیا جب عمر فاروق حضرت پوچھا کلامہ کے حکم سے ہا کلامہ
 وہ مرد یا عورت ہی جس کا باپ اور بیٹا نہ سوئے نسا کی آخر آیت یہ ہی یستفتونک

قُلِ اللَّهُ يَنْتَظِرُ فِي الْكَلَالَةِ یعنی اسے پیر تجھے کلام کی وراثت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ اگر مرد جو بلا سے
اور اس کے بیٹا نہ ہو اور اس کی بہن نہ ہو تو آدھا مال اس کا لیوے اور اگر دو بہن ہوں یا زیادہ
نود و تہائی لیوین اور اگر بہائی بہن ہوں تو مرد کا حصہ عورت سے دو تہائی یہ آیت کریمہ کے
موسم میں اذہری تھی اس واسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا

ہر ابوہریرۃؓ یَا عُمَرُ اَمَّا شَعْرَتُ اِنَّ عُمَرَ لَجَلَّ صِنُوَ اَیْمُہِ سلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو نہیں جانتا کہ مرد کا چچا اور اس کا باپ ایک بڑی دو
شاخصین ہیں **ف** یعنی چچا اور باپ تعلیم اور توفیق میں برابر ہیں کہ دونوں ایک دوا سے
پیدا ہیں جیسے ایک بڑے دو شاخ عمر فاروق کی تحصیل کے عامل تھے حضرت عبا
زکوۃ نہ دینے کی حضرت شکایت کی تب حضرت عمر فاروق سے حدیث فرمائی

مَا بُوْهُرَۃٌ یَّا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلَوَتَكَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا اَصْلَى کَبَفَ یُحْسِنُ
فَاَتَمَّ یُصَلِّیْ لِنَفْسِہِ اِنِّیْ لَا بُصْرَ مِنْ وَّرَآئِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ بَیْنِیْ
سلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلاں تو کیوں نماز کو پیچھے
پڑھتا کیوں نہیں دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح پڑھتا ہے سود و تو اپنے پہلے
کے واسطے پڑھتا ہے تو قرین دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے چلائے آگے سے دیکھتا
ہوں **ف** ایک شخص حضرت کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا تھا اور دہراؤ دہراؤ
باتا تھا جب حضرت نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے
چائے اور دہراؤ دیکھتا اپنے مالک کے روبرو کمال سبے اربابی ہی اور یہ معجزہ قدرت
تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے

ف عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى یَا فُلَانُ اِنْزِلْ فَاُجِدْحَ لَنَا قَالَ یَا رَسُولَ اللَّهِ لَنْ
عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ اِنْزِلْ فَاُجِدْحَ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ جِدْحٌ فَاَنَالَہُ بِہِ فُسْرِبَ ثُمَّ قَالَ
بَیْنَہِ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هُمَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هُمَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِغُ غَارِی

اور مسلم بن عبد اللہ بن ابی آؤفی رضی اللہ عنہما روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اسے غلامی اور تسوہار سے
 واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ البتہ آپ کے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار
 اور دن ابھی باقی ہی حضرت فرمایا کہ اتر سوہارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا
 وہ شخص اور ترا پھر اوسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے یہاں ہاتھ
 چپم کی طرف ہشان کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے اور ہر سے اور رات آئے اور ہر سے
 یعنی سیاہی پور ہے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کہولنے کا وقت آیا۔ **ف** راوی
 روایت ہی کہ ہم رمضان میں تھے ساتھ سفر میں تھے جب آفتاب ڈوبتا ہی حضرت یہ حدیث
 فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کہولتے تھے کہ
 بعض لوگوں کو شبہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب ڈوبتا
 ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی روزہ کہولنے کا

۱۱۰۵ **م** عبد اللہ بن سرجس یا فلاں ابی الصلوٰۃ بن اعند ذت الصلوٰۃ وحدثک ام
 بصلوٰۃک معنًا قال ذکر رجل دخل المسجد والنبي صلى الله عليه وآله وسلم في صلاة الفجر فصلی وقلعین
 فی جانب المسجد دخل معہ مسلم بن عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا
 اے فلاں دو دن نماز دن سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا
 کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلی پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یہ
 حضرت اوس مرد نے کہا جو مسجد میں آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو
 اوسے نماز دو سنت رکعتیں مسجد کے ایک کنارہ میں پڑھیں پھر حضرت ساتھ نماز میں داخل ہو
ف یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا چاہئے اور یہی غیب ہی اکثر اماموں کا
 اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت میں شریک ہو جاو
 تو مسجد کے باہر صاف سے دو سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ لے گی
 تو جماعت میں شریک ہو جاوے سنت پڑھے

مَرَّ عُمَرُ بِأَفْلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَبِأَفْلَانِ بْنِ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمَا وَعْدَ كَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 حَقًّا كَمَا قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ لِمَا سَوَّلَ اللَّهُ كَيْفَ نَكْرًا أَجَابَا
 لَا أَرَوَّاحَ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمِعِي مَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنْتُمْ لَا تَبْسُطُ طَعْفُورَ
 أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا سَلِمَ مِنْ عُمَرَ فَارُوقُ رَضِيَ رَوَايَتُ بِي كَهْضَتُ فَرِيَا اسْتَدْرَجَ
 بَيْتُهُ فَلَا نَظْمَ لِي فَلَا نَظْمَ لِي فَلَا نَظْمَ لِي فَلَا نَظْمَ لِي فَلَا نَظْمَ لِي فَلَا نَظْمَ لِي
 وَعَدَهُ كَيْفَ تَهْتَكُ سَجِّحَ بِمَا سَمِعْتُمْ تَوْجِدَ لِي مَجْهُوبَ سَجِّحَ بِمَا سَمِعْتُمْ تَوْجِدَ لِي مَجْهُوبَ
 فَارُوقُ سَجِّحَ بِمَا سَمِعْتُمْ تَوْجِدَ لِي مَجْهُوبَ سَجِّحَ بِمَا سَمِعْتُمْ تَوْجِدَ لِي مَجْهُوبَ
 سَوَّحْتُ فَرِيَا تَمَّ سَجِّحَ بِمَا سَمِعْتُمْ تَوْجِدَ لِي مَجْهُوبَ سَجِّحَ بِمَا سَمِعْتُمْ تَوْجِدَ لِي مَجْهُوبَ
 كَلَامُ كِي سَاعَتِ مِينَ بَرَابَرِ هُوَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ
و جَبَّ جَنَاحُ بَدْرٍ مِينَ أَبُو جَهْلٍ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ
 تَوْحُضْتُ أَوْ كُنْتُ دَهْرًا كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ
 يَعْنِي جَوْدًا أَوْ رَسُولًا فِي قَهَارِ بَعْدِ قَتْلٍ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ
 هُوَ ابْنُ بَعْضِ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ
 فَنَابِئِينَ أَوْ قَرِيبَتَانِ مِينَ مُرْدُونَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ
 ثَابِتٌ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ
 سَتَابِئِينَ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ
 سَتَابِئِينَ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ أَوْ رَحْمَةُ
 كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ
 كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ
 كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ كَرِيهَاتٍ مَقَرَّرَ هِيَ

اسی طرح حضرت عائشہ بھی ایت ہی واہدا علم

هَرَقِيصَةُ بْنُ مَخْرَقٍ يَأْتِيهِمْ إِنْ السُّلَّةُ لَا تَحُلُّ إِلَّا أَحَدٌ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ تَحُلُّ حَبَالَةً ۱۱۰۵

خَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهُ ثُمَّ مَسِكَ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِعَةٌ اِجْتَلَتْ مَسَآلَهُ
خَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ
أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةَ مِنْ ذَوِي الْحِجَّةِ مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فَلَانًا فَاقَةٌ
خَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ مِمَّا
سِوَاهُ مِنْ الْمَسْأَلَةِ بِأَقْبَضَةِ سَعَتٍ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سَعَةً كَذَا وَقَعَ
فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتَّى يَقُومَ وَالصَّوَابُ يَقُولُ لَكُنَّا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ
بِالْإِسْنَادِ مِنْ قَبِيضَةَ بْنِ مَخَارِقَ بْنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ هِيَ كَهَذَا فَهِيَ كَقَبِيضَةَ
سَوَالِ كَرْنَا حَلَالِ نَبِيْنِ مَكْرِيَكِ كَوْتِيْنِ قَسْمِ كَلِ اَتَمِيُونِ نَسِي اَبَكِ تُوُوهُ مَرْدِ جَسِي دُوُوهُ
بُوُوهُ اِبْنِي اُوُوُوْ اَلَا تُوُو اُسْكُو سَوَالِ كَرْنَا حَلَالِ هِي يَهَانِكِ كَرْنَا مَالِ پَا جَا وَجِي
پُجُرُ كَرِي اُوُو دُوُو دُوُو جِي اِيَسِي اَفْتِ بُوُو جِي جِي سِي اُسْكَا مَالِ بَرَادِ بُوُو
تُوُو اُسْكُو سَوَالِ كَرْنَا حَلَالِ هِي يَهَانِكِ كَرْنَا اِبْنِي زَنْدِ كِي كَلِ كُذَارِي كِي لَاتِقِ حَاوِلِ كَرِي
يَا حَضَرِي يُونِ نَسِي مَالِ كَرْنَا زَنْدِ كِي سَدَرْتِقِ حَاوِلِ كَرِي اُوُو رَمِيْزِ اَمْرِ دُوُو هِي جِسْكُو تَا
كِي نُوُبِتِ پِي يَهَانِكِ كَرْنَا كَرِي بُوُو كَرُو اَبِي دِيْنِ اُوُو سْكِي قَوْمِ كِي تِيْنِ دَانَا اُوُو مِي كِي فَطَا
كُو فَاقَةُ هِي تُوُو اُسْكُو سَوَالِ كَرْنَا حَلَالِ هِي يَهَانِكِ كَرْنَا زَنْدِ كِي كَلِ كُذَارِي كِي لَاتِقِ حَاوِلِ
كَرِي يَا يُونِ نَسِي مَالِ كَرْنَا زَنْدِ كِي سَدَرْتِقِ حَاوِلِ كَرِي اُوُو اِنِ تِيْنِ كِي سَوَالِ سَوَالِ
كَرْنَا اِي قَبِيضَةُ حَسَمِ هِي كَهَانَا هِي سَوَالِ كَرْنَا اَلَا حَرَامِ كُو صِيحِجِ سَلَمِ مِيْنِ سَطْرِجِ
حَتَّى يَقُومَ كِي رَوَيْتُ هِي اُوُو رَمِيْزِ كِي يَقُولُ هِي جَسْرِجِ اَبُو دَاوُدَ نَسِي لَامِ سِي رَوَيْتُ كِي
فِي غَيْرِ كَابُو جِي اِبْنِي اُوُو دَاوُدَا سَطْرِجِ پَرِ كِي جِي دُوُو اُوُو مِيْنِ بَالِ كِي سَبَبِ
جِهَكُ اَبُو نَسْرِضِ كِي بَابِتِ يَا خُونِ بَهَا كِي بَابِتِ يَا دَانْدِ كِي بَابِتِ اُوُو رَمِيْزِ اُوُو اِنِ
دُوُو نُونِ مِيْنِ سَطْرِجِ كَرَا دُوُو اُوُو اُوُو سَقْدَرِ مَالِ كُو اِبْنِي نَسِي پَرِ كَرِي بُوُو تُوُو اُسْكُو
سَوَالِ كَرْنَا دَرِ سَطْرِجِ هِي عَرَبِ مِيْنِ سَطْرِجِ كِي دُزْبِ دَارِي كَا بَابِتِ رَوَاجِ تَحَا اُوُو اَفْتِ مَالِ بَرَادِ

حسب سوال و جواب

سب آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا ٹٹ جانا اور یہ جو فائدے کی گواہی تین آدمیوں کی منہ ماسی
باعتبار تیاظ اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہیں کہ بدون گواہی کے
فائدے والے کو سوال کرنا درست نہ ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی نہیں
ان تین ضرورتوں میں، درست ہی اگلے سوال کے کی طرح سوال درست نہیں صحابہ میں
قبضہ سے روایت ہی کہ میں مال ضامن ہوا اور حضرت سے میں نے سوال کیا حضرت
مجھ سے فرمایا کہ تو ٹھہر جا کہ وہ مال جب آوے گا تو میں تجھ کو دوں گاتب حضرت

یہ حدیث نہ ماسی

۱۱۰۹
مَحْ جَابِرًا مَعَاذُ أَفْتَانٍ أَنْتَ ثَلَاثًا قَرَأَ وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ
الْأَعْلَى وَخَوَّهَا قَالَهُ لَهُ حِينَ قَرَأَ الْبَقْرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْأَخْرَجَ
سجاری میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا اے معاذ کیا توفیق خداوندی ہو گیا کہ
والشَّمْسُ وَضُحَاهَا اور سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ اَلَا نَعْنِے اور اتنی اتنی بڑی اور سو مرتبہ یہ حدیث
معاذ سے فرمائی جب کہ انہوں نے عشا کے وقت سوون بقرہ پڑھی تھی ف صحابہ میں
جابر سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے ہی
توم میں جا کر ابامت کرتے سو ایک بار معاذ نے سوون بقرہ عشا میں شروع کی تو ایک مرد جا
پھوڑ کے علی بن علی غازی پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اس کو منافق کہا وہ مرد
حضرت پاس گیا اور اس نے کہا کہ بار رسول اللہ ہم کہیں والے محنتی لوگ ہیں یعنی
دن کی محنت سے ہم مانگے ہو جاتے ہیں رات کو بکواسنی ملاقات نہیں رہتی نہ ہم بڑی
بڑی رکعتیں پڑھیں اور معاذ نے رات کو سوون بقرہ پڑھی میں اپنی نماز علیحدہ پڑھ گئے
چلا گیا سو معاذ نے مجھ کو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں
کیا فت نہ الا چاہتا ہی بڑی قرأت سے جماعت چھوڑا دیا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی آغا
واجب ہی بدون ادنی مرضی طول قرأت نہیں درست شافعی کے مذہب میں درست ہی

کہ امام نیت نفل کرے اور مستحبی نہ رہے کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت
ساتھ نہ رہنے پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور صحابی
مغرب میں نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہیں درست تو اس کے طور پر
معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہوں گے اور اپنی قوم کے
ساتھ نہ رہنے کی نیت سے

۱۱۰۹ **و** مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَأْمُرُ بِنَجَلٍ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
يَأْمُرُ بِنَجَلٍ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعْبَدَ بِهِمْ بَخَارِي أَوْ رَسْمٍ مِنْ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مِنْ رِوَايَتِي
کہ حضرت فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بند و پیغمبر خدا نے کہا
کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بند و پیغمبر ہی کہہ
اوسکی بندگی کریں اور اوس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اے معاذ بن جبل بھلا تو
جانتا ہی کہ کیا حق ہی بند و خدا پر جب کہ وہ اسکو کریں یعنی عبادت کریں لا شریک
بان کلامینے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا بندوں کا
حق خدا پر یہ ہی کہ اوسکو عبادت نہ کرے **و** خدا کا حق بند و پیغمبر واجب ہی اور بند کا
حق خدا پر کچھ بھی نہیں لیکن اوس کے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی سبقت
و الْمُعِزَّةُ بْنُ شُعْبَةَ يَأْمُرُ بِحُزْنٍ أَدَاوَةً بَخَارِي أَوْ رَسْمٍ مِنْ مِجْرَةٍ
بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا اے معیزہ اوٹھالے وضو کے برتن کو

۱۱۱۰

مغیرہ سے روایت ہی کہ میں حضرت کے سفر میں ساتھ تھا جب حضرت یہ حدیث فرمائی میں
وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول با وضو سے فراغت کی شامی شعبہ
حضرت پہنے تھے سستین اوسکی تنگ تھیں اوسمیں سے ہاتھ نکال کر حضرت وضو کیا

میں پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے نمونہ پر مسج کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار
دشوکروانا درست ہی

نوع اخضر

دوسری قسم کی حدیثیں

۱۱۱۱ **ق** جَابِرُ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحَبِّهَا بِكُمْ

بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ اسی خندق کہو نے والا البتہ جابر
تہارے دعوت کا کہا ناظر کیا سر بلدی چلو **ف** ابکا پورا قصہ تیرے باب میں
ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آئے گوشت کی برکت سے ہزار

آومی نے کہا یا خنک خندق کے ایام میں

۱۱۱۲ **ق** أَبُو سَعِيدٍ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى تَكُونُوا كَالْأَصْحَابِ فَوْقَ تَلِّقَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

فَتَكُونُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَتَّى وَحَدَّ مَا قَالُوا
گواؤا طعموا و احسوا و ادخروا مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے

کالے دینے کے گو گو نہ کہا و تہہ بانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعید
پھر روئے نے شکایت بیان کی حضرت کے ہمارے جو رولٹ کے ہیں اور بھائی بند

اور غلام خدمتگار ہیں یعنی اگر تین دن زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنوں تک کام
حضرت نے فرمایا کہ کہاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رہو پسہ پایا کہ چھوڑو **ف** قیمی

گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا

۱۱۱۳ **ق** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَأَى عَشْرًا لَا تَصَارُ إِلَّا جِدَارًا صَلَاةً لَا فَهْدًا لَمْ

اللَّهُ فِي بَيْتِهِ كُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلْفَكُمُ اللَّهُ فِي وَعَالَةٍ فَأَخْنَاكُمْ اللَّهُ فِي
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے کرؤ

انصار پہلا مینے ٹکڑا کر اہ نہیں پایا سو خدا نے تم کو دین کی راہ بتلائی میرے سبب اتم تر تر

سو خدا سے لا تمہارا سے آپس میں الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج ہ
 سو خدا سے نکلو تاکہ اگر کر دیا میرے سبب سے ف جنگ خنین میں جب فتح ہوئی اور مال
 ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلموں کو مال بہت دیا اور انصار کو نہیں دیا تو نوجوان انصاری
 کہا کہ حضرت ہم کو نہیں دیتے اور نکو دیتے ہیں چلے خون ہمارا ہی تمہارے دے سکتے ہیں یعنی
 جو ہمارے بزدل و ستمشیر مسلمان ہوئے ہیں حضرت نے انکو ایک خیمہ میں جمع کیا اور یہ حد
 فرمائی پھر انصار راہی ہوئے اور رسول نے لگے انصار کے دو کردہ تھے اکشت
 اور خنجر ریح زمانہ کفر میں باہم اور عین بڑی عداوت تھی بڑا کشت و خون ہو چکا تھا حضرت
 بس دونوں گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان حضرت

ت اَبُوهُرَيْرَةَ يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ إِنَّمَا الرَّجُلُ قَادَرُ رَغْبَةٍ فِي قَرَبَتِهِ ۝۱۱۳
 قَالُوا قَدْ كَانَ ذَلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَالْبُكْمِ
 الْحَسْبُ تَحْبَابُكُمْ وَالْمَاءُ تَحْتَاكُمْ بِنَارِي أَوْ رَسُلِي مِّنْ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ رَأْيِي
 کہ حضرت فرمایا اے کردہ انصار تم نے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی
 اپ شخصہ کی انصار نے کہا یہ بات تو مقرر ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ جونا نہیں میں
 اللہ کا بندہ ہوں اور رسول پیغمبر کی خدا کی طرف اور تمہاری طرف اب میری
 زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمہاری موت کے ساتھ ہی ف
 مصباح میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب تک تسبیح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو اسفند
 کے گہر گیا اسکو امان ہے اور جسے ہتھیار ڈال دے اسکو امان ہے تیا انصار
 کہا کہ حضرت کو اپنے برابر دون کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو
 وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ف اِنَّ مَسْعُوْدًا يَّمْعَسِرُ الشَّيْبَابَ مِّنْ اِسْتِطَاعَ مِنْكُمْ الْمَاءَةَ فَلْيَزْنِجْ فَاِنَّهُ ۝۱۱۴
 اَعْصُ لِلْبَصْرِ وَاحْصِنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالْقَوْمِ فَاِنَّهُ لَهٗ وَجَاءُ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسے جو انون سے گزرتا
 جو طاقف رکھتا ہو تم میں سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسوا سٹے کے نکاح نظر کا بڑا
 والا اور ستہ مکہ کا بڑا بچانے والا ایسی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور جہی عورت
 گہوڑنے سے بچا ہی اور جب کو خانہ داری کی طاقف ہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضروری
 اسوا سٹے کے اوسکے حق میں روزہ رکھنا ختمی کرنا ہی **ف** یعنی مسطح ختمی کر ڈالنے سے
 شہوت جاتی رہتی ہی ویسی ہی روزہ رکھنی سے معلوم ہوا کہ جسکو جو روکے کہانے کپڑے
 دینے کا قصد ہو اوسکے حق میں نکاح کرنا مستحب ہی کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے
 اور اگر قصد نہ ہو تو روزہ رکھنا شہوت و ع کرے کہ اتنا تو انی سے خود بخود شہوت دور ہو جاوے
و عَائِشَةُ بِأَمْعَشِ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي إِذَا فِي أَهْلِ بَنِي قَوْالِهِ مَا عَمِلَ
 عَلَى أَهْلِ الْأَخْيَارِ وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَاتَ عَلَيْهِ الْأَخْيَارُ وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ الْأَخْيَارِ
 بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مسلمانوں
 کر ڈھ کون ایسا نبی جو ہر مہذب ذریافت کر کہ بد لایوسے اوسے مرزے جسکی اید اوپر
 برتے اہمیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو بھی سوختہ کی قسم نہیں جانا میں نے اپنی بی بی کو کر
 بنک اور البتہ لوگوں نے ذکر کیا ہی اوس مرد کو جبکہ نہیں جانا میں نے کر نیک وہ تو
 میری بی بی پاس کہی جاتا تھا بدون ہرے ساتھ کے **ف** یہ حدیث ٹکڑا ہے
 بڑی لمبی حدیث کا جب عبداللہ بن ابی سنا بقون کے سردار نے حضرت عائشہ کو عیب
 لگایا مَصْفُؤَانِ بْنِ مَعْطَلٍ سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ
 ہجری پانچویں سال حضرت جناب نبی مصطفیٰ کو تشییف لے گئے میں حضرت کے ساتھ
 تھی جب حضرت مسیح کو بے مدینے کے قریب پہچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی میں نے
 واسطیٰ شکر کے باہر گئی پھر نہ رخت کر کے مکان پر آئی یہاں معلوم ہوا کہ گلے کا مارا
 میں اوسنی مقام پر تلاش کر کے لگئی وہاں تلاش میں دیکھی جو لڑک میرے بچے

گئے پر ہر دہشتہ وہ میرے کجاوے کو اٹھا کر اونٹ پر گئیں کے لشکر کے ساتھ روانہ
 ہوئے عورتیں اس وقت کم خیزاک اور نہایت ڈوبتی ہوئی تھیں اس سبب سے کجاوے
 والو کو میرے ہونے یا نہ ہونے کی کچھ خبر نہ ہوئی جب جھکو دار ملا تب میں اپنے مقام پر آ
 دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا میں وہاں بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا
 تو ضرور میرے لینے کو لوگ آئیں گے مغلوان بن مہطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا
 کہ مارنے مانڈے کو ساتھ لاوے اور اسے جھکو سونے دیکھا تو سمجھا کہ یہ وہ دوستی
 پہلے اور اسے جھکو دیکھا تھا اور اسے افسوس اور تعجب سے انا لشد و انا المیرہ راجون پنا
 اور کہا یہ تو معبر کی بی بی ہی میں باگ پڑھی اور اس کی کوئی بات اور سننے نہیں چاہتی تھی
 اپنا اونٹ تھلا یا گئی اور سپر سو اور ہوئی وہ اونٹ کی ٹیکس پکڑ کے رہا ہوا تھوڑے وقت
 لشکر میں پہنچی تو تہمت کرنے والوں نے مجھے تہمت باز ہی اور پنا مہالی اس پر تہمت کا۔
 عبداللہ بن سکول ہوا میں دیکھنے میں اگر بیمار ہو گئی اور ایک مہینہ بیمار رہی اور جھکو اس
 تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر نہ تھی مان اتنا جھکو ترود تھا کہ جیسے میری بیماری میں حضرت
 جھپر ہربانی کرتے تھے اس بار ویسی خبر بانی نہ تھی گھر میں اگر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ
 اس عورت کا کیا حال ہے اس وقت تک گھر میں پانائے نہ تھے میں شہر کے باہر مسطح
 ما کے ساتھ حاضر در کو گئی اور سکائیر چادر میں اور مجھاد و کر پڑی اور اسے اپنے بیٹے کو یعنی
 مسطح کو بد و عادی میں سے کہا تو اس کو کیوں بد و عادی تھی ہی رہ تو میری صحابی ہی تھی
 اور اسے جھکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح ہی تہمت کرنے والوں کا شدید بھائی تھی میری
 بیماری اس غم سے دینی ہو گئی تین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماما کے گھر آئی کہ
 اس خبر کو تحقیق کروں جسے اپنی ماں سے کہا ہے مایہ کیا بات ہی جھکا لوگوں میں چہ بچا
 میری ماں نے کہا ایسے بیٹی تو سن گھر جو عورت اپنے حادہ کھاری ہوئی ہے اس کو مسطح
 اکثر لوگ تہمت لگاتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ میرے حق میں لوگ ایسی گفتگو کرتے ہیں

تین رات تمام رات بچھو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی ابن ابیطالب
 اور اس کے مین زید کو بلایا اور میرے چوڑے دینے میں صلاح اور مشورہ پوچھا اس وقت
 کہ اتنی مدت میں جبریل کا آنا اور وحی اور ترنا بالکل موقوف ہو گیا تھا اس لئے میری
 پاکہ امنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی میں بچھو تو سولے پاکی اور بہتر
 کچھ اور خیال میں نہیں آتا اور علی ابن ابیطالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہیں کی
 اور کئے سوائے اور بہت عورتیں موجود ہیں لیکن بریرہ کو نڈی سے پوچھو وہ آپ کو
 سچ بتا دے گی حضرت نے اس کو بلایا اور نہ پایا کہ اسے بریرہ تو نے کہی عائشہ
 ایسی بات دیکھی ہی جس سے بچھو اس کی پاکہ امنی میں شک پڑی بریرہ نے کہا اسے اس
 قسم ہی اس خدا کی جسے بچھو سچا پیغمبر کیا ہی کہ میں نے کہی اس کی پاکہ امنی میں کچھ فرق
 نہیں پایا ان اتنی بات الیچہ ہی کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہی بکری خیر کہا جاتی ہی اور وہ سونا
 کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بند و بست نہیں کرتی پھر حضرت مسجد میں لے گئے
 اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی اے مسلمانو! کوئی اس سے منافق سے یعنی عبد اللہ بن کول
 میرا بدلہ لے لے کہ اس سے ناحق میرے گھر کے لوگوں کو تہمت لگائی اور بچھو تہمت بن کر
 کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم انہیں کا سنا ڈارہا اور
 کہنا یا رسول اللہ میں آپ کا بدلہ لے لے کو تیار ہوں اگر تہمت کرے والا ہمارے ہی قوم یعنی انہیں
 ہووے تو میں اس کی گردن ماروں اور اگر دوسری قوم سے یعنی خندرج سے
 تو تبیا حکم ہو یا ہم کریں تو سعد بن معاذ وہ خندرج کے سردار نے اپنی قوم کی بیچ
 کہا کہ اے معاذ تو زیادہ کوئی کرنا ہی ہمارے ہی قوم والے پر تیرا کچھ مفاد نہیں اور اپنی قوم
 تو یہی حمایت کرے گا پھر تیرے سعد بن معاذ کے چچو بہائی نے کہا اے سعد بن معاذ
 تو زیادہ کوئی کرنا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرے والے کو قتل کریں گے کیا تو منافق ہی
 منافقوں کی حمایت کرنا ہی غمگینہ قریب تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت نے سب کو چکایا حضرت کا

روایت ہے کہ میں بیٹھی دو تہی کہ حضرت گبر میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ اے عائشہ تیرے حق میں میں نے ایسی ایسی باتیں سنی ہیں اگر تو نے گناہ ہی تو نہیں کیا تیری پاکدامنی بیان کر لگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہی تو تو بکر اس واسطے کہ جب بندہ توبہ کی توحہ لگناہ معاف کرتا ہے جب حضرت بات تمام کر سیکے تو میرے انصوبالکل بند ہو گئے میں نے حضرت کہا کہ مجھ کو معلوم ہے کہ آپ کو اس بات کی خبر پہنچی ہے اب آپ کے ذکر جم گئی ہے سو اگر میں یوں کہوں کہ میں اس عیب سے پاک ہوں تو حضرت یقین کا بیٹھ کر کہیں گے اور اگر ناکرہ گناہ کا امتداد کروں تو حضرت اسکو سوچ جائیں گے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوائے حضرت یعقوب کے کہ اور کوئی مثل نہیں بن سکتی

قصہ جلیل اللہ المستعان علی ما تصفون یعنی اب بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا بھی کی مدد و کار بھی حضرت میرے پاس سے نہ آئے ہیں کہ وہ حق پرستی نشانہ حضرت پر ظاہر ہو میں اور رسول نور میں خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرتے والوں کی ذمت بیان کی پھر تو حضرت خوش ہو کر فرمایا اے عائشہ شہادت ہے مجھ کو خدا تیرے پاکدامنی کی تیرے باب نے کہا اے عائشہ اوہ کہ حضرت کی تعظیم اور توجہ میں اس وقت نہایت غصہ میں تھی میں نے کہا کہ میں نہ ادھون کی اور حضرت کی تعریف کروں میں اپنے خدا کی تعریف اور شکر کروں گی جسے میری نے گناہی ظاہر کی حضرت عائشہ روایت ہے کہ یہ مجھ کو یقین تھا کہ خدا میری نے گناہی انکو ظاہر کر لگا لیکن یہ معلوم تھا کہ میرے حق میں اللہ ان کو قیامت تک پڑھا باور لگایا اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو نے گناہوں کو عیب لگا لیا ہے وہ آئندہ کو جو فضیلت ہو جائے اور پاکوں کی پاک زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہے دوسرے کہ جسے حضرت عائشہ کو بد کہا مقرر اس نے حضرت کو رنج دیا اور انہیں منافقوں میں وہ بھی داخل ہوا میں نے یہ کہ عیب سوائے اللہ کے کسی کو نہیں پہنچتا ہر سکا نزد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے جہاں سے تعالیٰ

حضرت کو یہ معلوم ہوا

فَ اَبُو سَعِيدٍ يَامَعْشَرَ الْيَهُودِ تَصَدَّقْنِ فَاِنِّي اُرِيْكُمْ اَكْثَرَ اَهْلِ السَّارِ

بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا اے عورتوں کے گروہ خیرات کرو اس واسطے کہ دوزخیوں میں تمہیں جھکوڑا دے نہ نظر پڑیں یعنی دوزخ میں سے تین مردوں سے زیادہ دیکھیں **ف** حضرت عید کو جب عید گاہ سے پہرے تو عورتوں کے گروہ پر گزرتے پہرہ حدیث فرمائی عورتوں نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہے کہ عورتیں مردوں سے زیادہ دوزخ میں ہیں حضرت فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہیں اور اپنے غاڑوں کا حق نہیں باتیں یعنی ناشکری کرتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچانے کا **ف** اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اَنْتُمْ اَكْثَرُ اَهْلِ السَّارِ زَوَايِطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فرمایا اے یہودیوں کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تو بیچ رہو یعنی نکل اوجھٹا کر اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت دینے کے یہودیوں سے فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا

اگر تیرے پاس دوزخ کا سبب نہ ہو تو تیرے پاس دوزخ کا سبب نہ ہو

خَ عَالِشَةَ يَامَعْشَرَ الْيَهُودِ دُوْنَكُمْ اَنْفُوْا لِلّٰهِ قَوْلَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَنْ كُنْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّيْ رُسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا اِنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقِّ فَاَسْأَلُكُمْ اَجَالَ اَوَّلِ مَقَادِمِ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَلَامٌ بخاری میں حضرت عائشہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اے یہودیوں کے گروہ تمہاری کم بختی ہی خدا سے ڈر و سستہ ہی اس خدا کی جگہ سے سوائے کوئی لائق پوجنے کے نہیں البتہ تم جانتے ہو کہ میں مقرر خدا کا ہوں اور نہ شک تمہارے واسطے حق دین لایا ہوں سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت اول مدینے میں آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے بعد اللہ بن سلام کے نہ یا تھا **ف** نوریتہ میں حضرت کی نشان دہی نہ کو رہیں یہودیوں کو خوب معلوم تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے وقت غلامی شہر غلامی قوم میں پیدا ہو گا اور کے سے ہجرت کر کے مدینہ میں

۱۰۵

اوسوقت تک عبداللہ بن ابی ظہر بن اسلام یہی نہ لایا تھا سوارسی کی ٹاپ سے گر دیا اور سی اور
نماک بند کی اور کہا کیون خاک! پڑا تے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہاں کھڑے ہو کر غلٹ
کنا اور تہان پڑا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن ہم کو تکلیف نہ دو
اپنے کھر مٹہہ کر دینا نصیحت کیا کہ وجوہ تہارے پاس آدے اور کو سمجھاؤ عبداللہ بن رزاق
صحابی وہاں موجود تھے اور ہونے کہا یا رسول اللہ اب نجوشی جو چاہئے سوار شاد کیجئے
اکچہ پینین شمشاد تو ہم تو تہان پڑتہ بان مین پھر تو مسلمانوں اور کافروں مین ہنا
لڑا ہی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سب کو چمکایا پھر سعد بن عُبَادۃ کے گہر جا کر ہمیشہ
فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ وہ حد کے جہت سے معذور رہی اس واسطے کہ حضرت
تشریف لائے سے پہلے یہاں کے لوگوں نے چاہا کہ اس کے سر پر سرداری والا
اور بادشاہی کا تاج رکھیں آپ نے حق لائے اور اس کی ریاست مین غلٹ پڑا اس واسطے
وہ ایسی باتیں کرنا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غور آدمی کو دینے والا
اکثر باز رکھنا ہی

سب اصحاب لٹیک لٹیک کہتے ایسے جہکے جیسے گائیں اپنے بچوں کی طرف جھکتی ہیں بھر
خوب لڑے اور حضرت سے پتھریاں کافرو پیر مارین لڑا اسی فتح ہو گئی جنگ جبین

۱۱۲۱ **وَالْأَسِيبُ بْنُ حَزْنٍ أَيْ عَمُّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَاجُّ لَكَ يَا عِنْدَ اللَّهِ**
قاله لا بئى طالب عند وفاته بخاری اور مسلم میں سبب بن حزن سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اے چچا کہہ لا الہ الا اللہ کہہنے سے اس کلمہ کو خدا کے نزدیک اس کلمہ
کہنے کے سبب سے واسطے میں جگہ لوں گا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر جو
بخاری و مسلم میں حضرت ابوطالب سے کہا اور کہے مرتے وقت **ف** ابوطالب کی وفات کے
وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی اُمیہ موجود تھے جب حضرت یہ حدیث فرمائی تو ان
کے بھتیجوں نے کہا اے ابی ابوطالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑنا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے
فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسیلچ و رفلانتے تھے خوش کو ابوطالب نے کہا
کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مڑتا ہی اور کلمہ نہ کہا

۱۱۲۲ **وَأَبُو مُوسَى أَيْهَا النَّاسُ أَرَبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَرَمًا**
إِنْكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَهُ فِي سَفَرٍ وَكَانُوا يَجْهَرُونَ بِاللَّكْبِيسِ
بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں
یعنی شور مکنو و البتہ تم تمہارے اور غالب کو نہیں پکارتے ہو تم تو سننے نزدیک و کم
پکارتے اور وہ تو نہار نے ساتھ موجود ہی یہ حضرت صفیہ میں سے فرمایا اور لوگ پکارا
اللہ اکبر کہتے تھے **ف** اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر میں زیادہ شور
کرنا درست نہیں اس واسطے کہ زیادہ شور کرنے میں ایسے خوش بھی پریشان ہو سکتے
اور دوسرے کے بھی

۱۱۲۳ **مَرْبُوحٌ رَأَى آيَهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَسَمُّ الْمُؤْمِنِينَ**

عَمَّا أَمَرَهُ الْمُرْسَلِينَ قَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا
 إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا
 مَآرَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ
 يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى
 يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ

مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 کہ اپنے لوگو! البتہ خدا پاک ہی نہیں قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقررہ طے کر گیا
 ایماندار و مکتوب کا حکم کیا پیغمبر و مکتوب ایمانداران میں اسے پیغمبر کہا تو پاک مال اور طلال
 رزق اور نیک عمل کر وین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا سے
 متان میں فرمایا اے ایماندار و کہا و حلال مال اور پاک چیز و مکتوب جو میں نے مکتوب میں پھر
 حضرت ذکر کیا اس مرد کا جسے بڑا سبب چڑا سبب کیا پھر بے مال خاک الودہ
 پہلا تا ہی اپنے دونوں ہاتھ سہان کی طرف توڑیوں کہتا ہی کہ اے رب میرا
 میرے آپ سے اور مال کا کہنا اور سکا حرام اور دنیا اور سکا حرام بدن اور سکا پاک لایا
 حرام خدا سے پھر کہا نے اپنے شخص کی دعا قبول ہوئی پاک مال و وہی حسین
 کس کا دعویٰ اور جھگڑا ہوا اور شرع میں درست ہو چوڑی کا مال اور غضب کا مال پاک
 نہیں اس واسطے کہ مالک کا دعویٰ اس میں موجود ہی اور خوشی کا مال اور رشوت کا
 اور باج کا اگرچہ اس میں بظاہر دعویٰ نہیں لیکن اس طرح مال لینا شیعہ میں درست
 نہیں تو پاک ہو معلوم ہوا کہ حرام مال سے جزا کرنا ہے جائز بات ہی کہ ظاہر ہو
 مقبول نہیں کرنا اصول سے کہ وہ پاک ہی پاک کو کس طرح مقبول کرے اور طلال طلب کرے
 پیغمبروں اور مسلمانوں کو خدا کا ایک سا حکم ہی اس میں رد ہے اور لوگوں کا جو کہنے
 میں کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لو کہ برابر نہیں جو انکی طرح طلب طلال میں بانقشانی اور
 کہیں آپ حضرت خدا پاک ہر چند مضطر و سفر فرج کش کی دعا مقبول ہو تو ہی لیکن

چندی طلب طلال

اوسکا کہنا پینا اور کوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا مستبدل ہونے کی کوئی صورت ہی نہ ہو
 مخرج کا ہونا دعا کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں ساری
 عبادتوں سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہی بدون اس کے نہ عبادت میں کچھ مزاحمت
 نہ واجب ہونے کی کچھ اسید ہی اور یہ جو بعض ناواقف کہتی ہیں کہ حلال مال دنیا میں کچھ
 تلاش ہی اوسکی تلاش سے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا
 کہتی کہ اسود اگر ہی شمع کے موافق کرنا تو کسی کرنا شبہ بلکہ اوسین کو ہی خلافت شیعہ
 کام نہ کرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ میں نہ خواہ پیش اسکو کچھ دیوے یہ رب
 درست ہی جو مال ان طرحوں سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرض کہ جس ایسا مذکور
 نیاست میں خدا کو سمجھ دکھائے کالیفین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا
 مقدم ہی اور حرام خورد و خوراک سے کفایت

مَرَاتِلُ عَنَّا يَأْتِي النَّاسُ لَمْ يَفِ مِنْ مَشَارِبِ الشَّيْءِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بِرَأَا
 الْمُسْلِمِ أَوْ يَرَى لَهُ أَلَا وَتِي تَوَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ مَرَّ كَعَا وَنَسَاجِدًا مَّا الرُّكُوعِ
 فَعَقَلُوا فِيهِ الرَّبِّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدَّعَاءِ فَبَيْنَ أَنْ تَسْجُدَ لَكُمْ
 حَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ فِي كِتَابِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 خُشَّ خَرِيْبِيْنَسَ اب كچھ باقی نہیں رہا سوائے ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان نہیں
 یا اوسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور مجھکو منع ہوا کہ میں تہن پڑھوں
 رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع میں تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان للہ
 کہوا اور سجدے میں بدل دعا میں کوشش کرو کہ ستر وار ہی سجدے میں تمہاری دعا قبول
 ہو **ف** یہ حدیث حضرت اشعاع کے قریب حجر سے کا پڑا اور ٹھاکر نے بائیں یعنی چو
 علم غیب کہ براسطی نبوت تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا وہ وارہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال
 ہوتا ہی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوا مگر انہیں نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہوتے

ہیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ ذیکرے یا دوسرے اور ذیکرے پہلے رکوع اور سجود میں منہ آن پڑھنا منع نہ مایا اور سجود سے کو قبول میرا مقام بتلایا اس واسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الہی حوس ہی ہے
 ۱۱۲۵ مَرَاوَسَعِيدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ فِي تَحْرِيمِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لِي وَالْكَثْرَةُ شَجَرَةُ الْكَرْهِ
 نَعَى النَّوْمِ قَالَ حِينَ قَالَ النَّاسُ حَرُمَتْ حَرُمَتْ حِينَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لَحْدًا
 سلم میں ابو سعید رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت منہ بایا کہ اسے گو گو البتہ میرے اختیار میں کرنا نہیں جس کو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن کشتن کا ایسا پڑ ہی کہ جھکوا اس کا پورا معلوم ہوتی ہی یہ حضرت اوس وقت فرمایا جب لوگوں نے کہا کہ کشتن حرام ہو اہرام ہو کہ حضرت فرمایا تھا کہ جو کشتن کہا دے وہ چار ہی مسجد میں نہ آئے یعنی جسہ عمل مقرر کرنا بد و ن خدا کے حکم میرے اختیار میں نہیں یہ خدا کی شان ہے اور کشتن کی حرمت نہ

نہیں کر اہت طبعی ہی

۱۱۲۶ مَرَّ النَّاسُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي أَمَّاكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ
 وَلَا بِالْأَنْصَوافِ فَإِنِّي أَرَأَى أَمَّا مِئِي وَمِنْ خَلْقِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
 لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَصَحَّحْتُكُمْ قَلِيلًا وَلَكَبَّيْكُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالسَّادَ سلم میں اس سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر
 لوگوں میں تمہارا امام ہوں مجھ سے آگے رکوع نہ کیا کرو اور نہ سجود اور نہ قیام اور نہ
 سلام پھیرنا اس واسطے کہ میں دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے پہر حضرت اس
 فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جس کے قابو میں محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو میں نے
 تو ہوا رہتے اور بہت روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا حضرت
 فرمایا کہ میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب
 ہی رکوع اور سجود اور قیام اور نعوذ میں امام سے سبقت عوام ہی جب اول امام رکوع پڑے

کر لیوے تو مقتدی کرین پہنچنے کی بُرائی بیان کی کہ اس کا سبب غفلت ہی اور روکی
تقریب کی کہ اس کا سبب میداری اور علم ہی

۱۱۲۷ **ح** اِنَّ عِبَّاسَ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَاِنَّ الْاَبْرَأَ لَيْسَ بِالْاَيُّضَ عِاجٍ
قَالَ لَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہے
لوگو اپنے اوپر آرام اور تدار لازم بلو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی
یہ حضرت عکرمہ بن زید نے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت
عوفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹوں کو مار رہے ہوئے دوڑا

آنے میں تب یہ حدیث منہ مائی
۱۱۲۸ **م** عَنِ اَيُّهَا النَّاسُ اِقِمُوا الْحُدُودَ عَلٰى اَرْقَائِكُمْ مسلم میں حضرت مفضلہ علی علیہ السلام
روایت ہے کہ حضرت منہ مایا اسے کہ لوگو حدوں کو قائم کرو اپنے غلاموں پر یعنی
اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو ان کو ستادو جیسے دس درم یا زیادہ جو رمی کریں تو
ہاتھ کا تو یہ دم کریں تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سے
دینے کا مختار ہے اور امام اعظم کے نزدیک اجازت کے بعد بدو ان اجازت حاکم
مالک کو منہ مایا دینے کا اختیار نہیں

۱۱۲۹ **م** اَبُو سَعِيدٍ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللَّهَ يَعْزِضُ بِالْحَمْرِ وَلَعَلَّ اللَّهَ سَيُنَزِّلُ فِيهَا اَمْراً مِّنْ كَانَ
عِنْدَهُ مِنْهَا سَيِّئٌ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا اے لوگو البتہ خدا ہی اٹا رہے کہ چلا ہی شراب میں اور شاید کہ آگ اٹا رہے
اس میں کچھ حکم یعنی کہول کے حرام کر دیا سو جگے پاس اس شربے کچھ ہو سو چاہئے
کہ اس کو بیچ ڈالے اور اس فائدہ اٹھا لیوے جب قرآن میں اس قسم کی
آیتیں آئیں کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں لوگوں کو فائدہ بھی ہیں اور گناہ
بھی تو لوگ شرب پیتے ہی نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس پر داز سے

بہت کھکھریاں شرب حرام ہوا چاہتی ہی تب یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت
فرمانے کے بعد تھوڑے دن گزرے کہ قرآن شریف میں شرب کی صاف حرمیت بیان ہوئی تھی
فرمایا کہ اب جبکہ پاس شرب ہونے پر نہ بیچے ڈھکا دیوے سوا دوسری دن حکم منسخت اصحاب

برتن ٹوڑ ڈالی اور شرب بہا دسی کہ تمام مدینے میں کھڑ ہو گئی

۱۱۳۰ مَرْسَبُهُ بْنُ مَعْبُدٍ الْجَوْهَرِيُّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذْنُ لَكُمْ فِي الْأَسْتِجْلَاءِ مِنَ
النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَٰلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ نَيْمٌ فَلْيُغْلِ سَبِيلَهُ
وَلَا تَأْخُذْ وَإِنَّمَا اتَّيْمُوهُنَّ نِسَاءً مِثْلَكُمْ مِنْ مَعْبُدٍ رَضِيَ رَوَايَتِ هِيَ كَهَضَرَّتْ فَرِيَا

کہ اے لوگو! البتہ میں نے تمکو اجازت دے دی تھی عورتوں سے مُتَعہ کرنے کی اور نہ شک
خدا سے اس مُتَعہ کو حرام کیا قیامت تک جبکہ پاس مُتَعی والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو
اُسکو چھوڑ دو اور جو اُسکو دیا ہو یعنی مہر یا خچ سوا اُسکو کچھ بھی نہ پھر لیجیو
اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مُتَعہ کرنا جبکہ خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شرب اول

۱۱۳۱ مَرْجَأُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ حُدُّوا مَنَّا سِلْكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعْنِي لَا أَحْجَ بَعْدَ عَابِي
مُسْلِمِينَ جَابِرٌ رَضِيَ رَوَايَتِ هِيَ كَهَضَرَّتْ فَرِيَا اے لوگو! سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے

اسوائے کہ تمکو معلوم نہیں شاید کہ میں حج مکہ و گھا اس برس کے بعد یہ حضرت نے
حجۃ الوداع میں منہ پایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اسی سال استقبال منہ پایا اسوا
اُسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حج ہی

۱۱۳۲ مَرْجَأُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ الْحَجَّ فَحُجُّوا مُسْلِمِينَ ابْنُ مَرْزُوقٍ رَضِيَ رَوَايَتِ هِيَ
کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو! البتہ خدا نے تم پر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو یہ حدیث

دلائل فریضت حج سے ایک دلیل ہی

۱۱۳۳ أَخْبَرَنَا مَامَةُ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْ تَبْدُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ

وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ شُرَكَاءَ فِي ذَلِكَ وَكُنْتُمْ لَكُمْ عِلَّةٌ

کفان بنجاری میں ابوالانبار رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زاید اگر حاجت مال کو تیرا حسیب کرنا بہتر ہے تو برے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھ کر چھوڑا تو برا ہی تیرے واسطے اور جھگڑا ملا ت نہو گی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سواے زکوٰۃ دینے کے زائد مال کو رکھنا حرام دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں بڑا ہی ہے کہ اسپر حساب اور ریوڑ کا فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور تو کمال کے ہی مخالفت

کہ حضرت اپنی بی بیوں کو سال ہر کا ثواب دیتے تھے

۱۱۳۴ **م**رجا بن یابی سلمۃ دیا کہ تکتب انار کہ دیا کہ تکتب انار کہ

سلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قوم بنی سلمہ اپنے گہروں میں بنے رہو تا تمہارے نقش قدم لکھے جاویں اپنے گہروں میں بنے رہو تا کہ تمہارے نقش قدم لکھے جاویں **ف** بنی سلمہ انصاریوں کا ایک قوم تھا اس کے گھر حضرت کی مسجد بنے دور بہتے اوس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آئین چھڑائے یہ حدیث مستثنیٰ دوبار یعنی ہر چند مسجد دور ہوئے سے ٹکراتے جاتے تکلیف ہی لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہے کہ ایک ڈنگ کے شمار پر ایک نیکی تمہارے واسطے لکھے جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا یہ کہ جس کا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس نے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے

نوع احسن

دوسری قسم کی حدیثیں

۱۱۳۵ **ف** اُم سلمۃ یا ابنتہ ابی امیۃ سالت عن النکعتین بعد العصر وَاِنَّ ابی نَاسٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاَسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ النِّكَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهَمَّ اَبَانِ بنجاری اور سلم میں حضرت اُم سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ابی امیۃ کی بیٹی تو

مجہد سے بعد عصر کے دو رکعتوں کا حال پوچھا سوا دسکا حال یہ ہی کہ کچھ لوگ قوم عبدالنقیس سے
اسلام لکھ بنام لائے تھے اپنی قوم سے سوا دہون چھکو مشغول کر لیا بعد عصر کے دو رکعتوں کے
سودہ دولون رکعتیں یہ ہیں **ف** مصاحیح میں کتب سے روایت ہے کہ جبکو عبداللہ بن
و غیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہؓ پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے یا نہیں
حضرت عائشہؓ نے جبکو حضرت ام سلمہؓ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہؓ نے کہا کہ میں نے حضرت کو بعد
عصر کے سنت سے منع کرتے دیکھا ہے حضرت کو ایک روز میں عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے
دیکھا تو میں نے ابی اُمیہؓ کی لڑکی کو حضرتؓ پاس بھیجا تب حضرتؓ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ وہ رکعتیں ظہر کی قضا ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہوں تو بعد
عصر کے پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تھا اب سنت
نہیں اس واسطے کہ سنت کی قضا دون فریق کے جائز نہیں

۱۱۳۶ **خ** اَسْأَلُكَ يَا مَعْجَازَةَ اَنْهَا جَنَّاتٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكَ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ اَلَا عَلِيٌّ
بخاری میں اس حدیث سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ اے معجزہؓ کی حالت تو یوں ہی کہ بہشت
میں کئی بہشتیں ہیں اور مقرر تیرا علیؓ پہنچا بہشت اچھے بہشت میں **ف** حارثہ بدر میں شہید
ہوا تھا اس کی ماں نے حضرتؓ کے پاس اگر کہا کہ یا رسول اللہ اگر عارثہ جنت میں ہو تو میں اس کے
عظم میں صبر کروں اور اگر جنت کے سوائے کہیں ہو تو سخت کر کے اس کو رسولوں کی شہادت
یہ حدیث فرمائی یعنی یہ سب جہہ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں ایک سے
ایک اسے اور زیریں افراد میں ہر میں ہی جو سب عمدہ اور بلند ہے

۱۱۳۷ **خ** اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا اُمُّ خَالِدٍ هَذَا سَأَلُكَ
یا اُمُّ خَالِدٍ هَذَا سَأَلُكَ وَيُرْوَى سَبَّحَهُ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری میں ام خالید سے روایت ہے کہ
بن عاص کے یا خالد بن سعید کے بیٹی سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ اے ام خالد یہ سب
سوسے کی چادر اچھی ہے اے ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت میں مجاہد سے سنا ہے کہ سنا دولون

مقام پر آیا ہی اور دونوں ان لفظوں کے معنی آتے ہیں **ف** اُمّ خالد سے روایت ہے
 کہ ایک بار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے ابومین ایک چادر سیاہ و دھاری دار
 اُن کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ میں یہ کپڑے کو دونوں اصحاب چپ تھے اور
 میں کم عمر کی تھی حضرت نے مجھ کو بلا کر وہ چادر دے دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ جوئے لڑکوں کو خرید کر اس کی تعریف کرنا نہ کر لڑکے خوش ہوں سب ہی
و عَائِشَةُ يَا اُمِّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيَنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ
 ۱۱۳۸ وَأَنَا فِي الْخَافِ امْرَأَةٌ مُتَكِنٌ عِنْدَهَا بِهَا رُحَى اِذَا رَسَلُ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ مِنْ رُحَى
 کہ حضرت نے فرمایا کہ اُمّ سلمہ تو مجھ کو رنج دے عائشہ کے مقدمہ میں انہوں نے اسے کہہ دیا
 عائشہ کے تم میں سے کسی عورت کے لحاف میں جھپڑھی نہیں اور ترقی **ف** اس
 حدیث کا مفصل قصہ ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہ کی باری سے دن بھر کو
 تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہوں گے حضرت کی بی بیوں حضرت اُمّ سلمہ کی معرفت
 حضرت سے تالش کی کہ اصحاب سب بی بیوں کے گھر تحفے بھیجا کریں عائشہ کی کیا خصوصیت
 ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی نہیں بلکہ
 اوسمیں یا دینی کمال ہی کہ سوائے اس کے اور کسی بی بی یا سب مجھ کو وحی نہیں آتی تو
 معلوم ہوا کہ مذکور کے نزدیک وہ سب اور بی بیوں افضل ہی سو حضرت اہم نے کہا کہ میں
 انکی بیچ سانی سے تو یہ کرتی ہوں رسول اللہ

۱۱۳۹ **و** اُمِّ سَلَمَةَ يَا اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّا نَسْرُطِي عَلَى رِجْلِي اِنِّي اسْتَرْطُتُ عَلَى رِجْلِي فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا
 لَسُرَّ اَرْضِي كَمَا يَرْضَى الشَّرُّ وَاَعْصَبْتُ كَمَا يَعْصِبُ الشَّرُّ فَاِنَّمَا اَحْدَدُ عَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ
 اَمِّي بِدَعْوَةِ لَيْسَ لَهَا اَنَا هَلْ يَجْعَلُهَا طَهْرًا وَرُكُوعًا وَفَرَاةً نَعْرَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 س میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے اُمّ سلمہ کیا تو نہیں جانتی کہ میری
 سُرُطِ اُس کے کہیں الزم ضرور کہانی یہ سب اس طرح کھڑکریں کہ ان کو دینی میں راضی ہوں جیسے آدمی راضی

ہوتا ہی اور غصہ کرنا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہی سو جس کسی پر اپنی امت سے میں بہ
 کروں کہ اس کے وہ لائق نہ ہو تو اپنے رب اور بد دعا کو اس کے گناہوں کی ہمارا
 پاک اور اپنی نزدیکی کا سبب کر دیکھو کہ قیامت کے دن اس بد دعا کے ہر سارا
 بڑی نزدیکی حاصل **ف** انس سے روایت ہی کہ میری ما اُمّ سلیم کے پاس
 خیم لڑکی تھی اس کو حضرت ایک روز دیکھ کر منہ مایا کہ اسی تو تو بڑی ہو گئی اپنی
 بڑھاپا نصیب نہ ہو جو اس لڑکی نے رو کر اُمّ سلیم سے کہا کہ حضرت مجھ کو بد دعا دی
 نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا میری خیم لڑکی کو بد دعا دی ہی حضرت فرمایا کہ
 بد دعا اُمّ سلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہی اور کہتی ہی کہ حضرت مجھ کو یوں بد دعا دی
 تو عمر و راز نہ ہو جو تو حضرت سے بگے پھر حدیث منہ مائی یعنی تو مت کہہ اگر اس بد
 دعا کے کو میری بد دعا نہیں لگتی بلکہ اس کے بدلے خدا کے نزدیک اس کے حق میں گناہ
 اور بہتری ہوتی ہی حضرت کی بد دعا ایسی ہی جیسے کسی وقت بابا اپنے لڑکے کو
 بہن جیسے اے کجبت اے نے نصیب مگر دل سے اس کا بڑا نہیں چاہتے ہر چند
 حضرت یہاں سے معصوم تھے لیکن حضرت کو کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ شین بڑا
 کر کے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی حالت سے شرط کر لی کہ شاید اگر نے قصد کر کے
 حق میں کہی بد دعا نکل جاوے تو اثر کرے بلکہ برعکس اس کے بہتر ہو شعری امت جو شفق پر عالم
 ایسی شفقت کسی بابا میں دیکھی دشمنی اب تو امت کو ہی لازم کہ جب ایسا ہو کر
 راہ اس کی چلین بدعت کی کر بن نہ گئی

۱۱۴۰ **النَّاسُ يَا أُمَّ سَلِيمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ قَالَ يَوْمَ حَتِّينَ** سلم میں اس سے
 کہ حضرت نے فرمایا اب اُمّ سلیم کا فروغ کے شر کو خط کایت کر گیا امداد سے ہم
 احسان کیا یہ حضرت جب حنین کے دن منہ مایا **ف** حضرت اُمّ سلمہ کو خیر باد
 دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں تو نے باندھا ہی اُمّ سلیم نے کہا یا رسول اللہ میں اس ارادے

کر اگر کوئی کانٹہ زیرے قریب ہو تو اس کا پیٹ پہاڑ ڈالوں تو حضرت نے نہیں کے یہ حدیث

فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی تیرے خیر کی اب کہہ حاجت نہیں
وَالنَّسْ يَأْمُ سَلَكِي مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَهُ جَنُّ زَاهَا تَجْمَعُ عَنْ قَسَمِهِ

۱۱۴۱

بخاری اور مسلم میں نہیں ہے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اسے حکم تو یہ کیا کرتی ہی حضرت
 اس وقت فرمایا جب آپ ﷺ کو اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا ف انس سے روایت ہی کہ حضرت
 اکثر مذکور ہے کہ میں اگر سوئے تے ایک روز حضرت بدن سے پسینا بہت نکلا میری یعنی
 آپ ﷺ پسینا حضرت کا پوچھ پوچھ کر عطر کی شیشے میں بہرنے لگے حضرت جاگ پڑے اور یہ
 حدیث فرمائی یعنی تو کیوں پوچھتی ہی آپ ﷺ نے کہا یا رسول یہ میری عطر کی شیشی ہی ہے
 میں آپ کا پسینا دالتی ہوں کہ حضرت کا پسینا عطر سے بہی ہوا ہوا شہوار ہی اور دوسری روایت
 آپ ﷺ نے یوں جواب دیا کہ اپنے لڑکوں کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتے

عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

وَالنَّسْ يَأْمُ فَلَا يَنْظُرُ فِي آيَةِ الْيَسْكَاتِ شَيْئًا حَتَّى أَقْضَى لَكَ حَاجَتَكَ قَالَهُ

۱۱۴۲

لا مَرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهِ شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً
 مسلم میں نہیں ہے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اے فلائی کی ما دیکھ اور چل جس گلی کو
 تیرا جی چاہے تاکہ میں تیرا کام کر دوں یہ حضرت نے اس عورت کو فرمایا جسکی عقل میں کچھ
 غلط تھا یعنی دیوانی تھی سو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھ کو آپ سے کچھ کام ہی ہے
 ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا غلاما کام کر دے یہ حدیث کمال اخلاق
 سے اسکی ہی غلطی مٹ گئی اور اسکا کام کر دیا

عَائِشَةُ يَا بَرِيَّةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْهَا شَيْئًا يُرِيكَ بَعْثَ عَائِشَةَ قَالَتْ جَنُّ زَاهَا تَجْمَعُ عَنْ قَسَمِهِ

۱۱۴۳

أَهْلُ الْأَهْلِكِ مَا قَالُوا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اسے
 بربریزہ کیا تو نے عائشہ سے کچھ کہا دیکھا جس سے مجھ کو شک پڑا یہ حدیث اس وقت فرمایا جب

حضرت عائشہ کے حق میں تہمت کرے والوں کا جو کہاں تھا کہ قصہ اس بن میں مضلل ہو چکا
وَعَائِشَةُ يَا بَنِيَّ الْاُحْيَيْنَ مَا احْبَبْتُ قَالَهُ لِعَاظَةِ حَيْنَ بَعَثَهَا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَيْهٖ يَتَشَدَّدُ الْعَدْلُ فِي عَائِشَةَ بخاری اور مسلم میں
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ آگے بڑھی کیا تو چاہے کی جو میں چاہتا ہوں یہ حضرت نے
 حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب ان کو حضرت کی بی بیوں نے حرکت پائی ہے چاہتا تھا عائشہ رضی اللہ عنہا

برابری چاہتی تھی **فَنَسِيَ** دوسرے باب میں اس کا قصہ منقول ہو چکا
عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ اشْعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَمَنَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ جَاؤُنِي
رَجُلَانِ فَقَعَدَا حِدَهُمَا عِنْدَ رَاسِيْ وَالْاُخْرٰ عِنْدَ رِجْلِيْ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَاسِيْ
لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِيْ اَوَالَّذِي عِنْدَ رِجْلِيْ لِلَّذِي عِنْدَ رَاسِيْ مَا وَجَعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوعٌ
قَالَ مَنْ طَبَعَهُ قَالَ لَيْسَ مِنْ اَلْعَصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مَسْطُوعٍ وَمَسْطَاطَةٍ وَجْهٌ
طَلْعَةٌ ذَكَرَهُ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ مَسْطُوعٍ خِيَارَاتٌ بخاری اور مسلم میں
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا کہ طلعے بھگو حکم کیا
 حسین میں سے اس سے حکم چاہا یعنی میری عادت تبدیل کی اور جاؤ گا حال تیرا دیا جس نے پاس میں
 اسے سو ایک تو برے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرے برے پر کے پاس سوکھا اس نے دوسرے
 سر پر تھا اس سے جو میرے پر پاس تھا یا اس نے کہا جو میرے پر پاس تھا اس سے
 کہ جو میرے پر پاس تھا کیا دروہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اس نے جواب میں کہا کہ اسپر باد و کاثر
 اوستے کہا کہ اس کو بار و کیا ہی دروستے نے کہا کہ لکھنؤ انجمن کے بیٹے نے کیا ہی اس نے
 کہا کس شخص کے بیٹے دوسرے نے کہا کہ گنگہی میں اور اداون بالون میں جو گنگہی سے
 بہرے تھے اور نہ پورے ہی بالی کے غار میں اس نے کہا کہ یہ کہاں رکھا ہی دوسرے نے
 کہا دینی آروان کے گھر میں **فَنَسِيَ** معالج میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
 ایک بار حضرت پر باد و بو خیاں تبتی کا کا نا کر وہ کام کو حضرت جانتے کہ میں کر چکا اور بخاری

یوں روایت ہے کہ حضرت بی بیوں سے صحبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس پہنچے
اپنی صحبت کی خواہش سے دعا کی کہ میری یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اوس کو گئے
تشریف لے گئے اوس کے کھاتے ہوئے حضرت کو صحبت حاصل ہوئی میں نے کہا یا حضرت اوس
جادوگر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلوا دیجئے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو
شفادہ ہی میں کسوا سبط لوگوں میں فتنہ انگیزی کر دین اور شورغل پھاؤں حضرت بر جاد و
اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کائنات حضرت کے معجزے دیکھ کر حضرت کو جادو گر کہتے تھے اور
مشہور یہ یوں ہی کہ جادو گر پر جادو اثر نہیں کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اس کے

نزدک بھی حضرت کو جادو گر کہنا درست نہ ہو

۱۱۴۶ **وَعَلَيْشَةُ يَا عَلِيَّةُ أَلَا مَرَأَسُودٌ مِّنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ**

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ وہ حال تھا
سخت ہو گا کہ ان فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھنے یعنی قیامت کے دن **ف**
مصاحب میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں اگر کس کے بدن کے
پانچ پھلین گے میں نے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے کو دیکھیں گے تب
حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہوں گے جو اس کہان
نہ کائے ہوں گے کہ کوئی کسی کو دیکھے

۱۱۴۷ **مَرَّ عَلِيَّةُ يَا عَلِيَّةُ لَا تَكُونِي فَاِحِشَةً** مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ اے عائشہ تو زیادہ کو زبان نہ ہو **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیوں نے
حضرت کو زبان داب کے بہ دعا کی حضرت عائشہ نے ان کو اس طرح جواب دیا اور برہ کے

لعنت کی تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا انہوں نے کہا اس سے زیادہ کیوں کھانا

۱۱۴۸ **وَعَلَيْشَةُ يَا عَلِيَّةُ مَا زَالَ أَحَدُكُمْ الطَّعَامَ الَّذِي أَكَلَتْ يَحْيِيهِ فَمَا أَوَانُ وَجَدَتْ**

انقطاع أبهرى من ذلك الشجر بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے

کہ حضرت فرمایا کہ اے عائشہ میں ہمیشہ اوس کہانے کی تکلیف پاتا ہوں جو میں نے خبریں کہی ہیں
سویر وقت نواب وہ ہی کہ مجھ کو معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے **ف**
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے عرض الموت میں یہ حدیث منہ ماسی یعنی اوسی

زہر کے اثر سے اب میرا انتقال ہے

خ عَائِشَةُ بَاعَتْهُ مَا أَطْلُقُ فَلَا نَأْوِي غَيْرَ إِيَّاهُ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ بِرَجُلَيْنِ ۖ
۱۱۴۱ المُنَافِقِينَ تَخَارِسُ مِنْ بَحْرَتِ عَائِشَةَ بِخُفَيْسٍ ۖ وَرَوَّاهُ مَا بَنَتْهُ مِنْ اسْوَاحٍ وَبَيْنَ كُجْرٍ بَرِيمٍ ۖ يَنْبَغِي دَوْرٌ مَنَاقِبُ
گمان میں نہیں آتا کہ ظانا اور ظانا باندھے ہوں اس وہیں کو جس پر ہم ہیں یعنی دو مرد مناقب
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں وہ شخصوں کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت تشریف
لائے پہراؤن دونوں کے حق میں یہ حدیث منہ ماسی یعنی فراق کی نشانیان اوس سے
ظاہر ہوتی ہیں غالب ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں حضرت گمان کہا یقین نہیں

کہ دل کا حال خدا پر خوب جانتا ہے

خ عَائِشَةُ بَاعَتْهُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوًا ۖ لَأَنْصَارَ يَجْعَلُهُمُ اللَّهُ جَارِينَ ۖ وَرَوَّاهُ مَا بَنَتْهُ مِنْ اسْوَاحٍ
۱۱۵۰ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کھیل نہ تھا اس واسطے کہ انصار
کھیل خوش معلوم ہوتا ہے **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت
کی ایک انصاری مرد سے شادی کر دی تب حضرت نے یہ حدیث منہ ماسی کہیں منہ ماسی
بجائے کہ اوس شعرین گائے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجا ناؤر گانا جلال ہی شہر طیکہ
دف میں جہانگیر نہ ہوا اور راک کا مضمون مٹا شرع نہ ہو

م عَائِشَةُ بَاعَتْهُ مَا لَكَ حَسْبًا رَابِيَةً قُلْتُ لَا يَشَى فَقَالَ لَخَيْرٌ فِي وَجْهِكَ
۱۱۵۱ اللطيف الخبير قالت قلت يا رسول الله باني انت فاقبى فاخبرته قال فانت السوداء
الذي رايت اما مني قلت نعم فلهديني في صدرى لهدى او جعلتني ثم قال اظننت ان
يخيف الله عليك ورسوله قالت متهما يكثر الناس يعلمه الله قال نعم قال فان جبرئيل

اَنَّا نَبِيٌّ رَّأَيْتُ فَاَدْنٰى مَا خَفَا هُمَا فَجَسَتْهُمَا خَفِيَّتُهُمَا وَكَرِهَتْ بَدَلُ
عَلَيْكَ وَقَدْ وَصَفَتْ نِيَابَكَ فَقَضَيْتُ اَنْ قَدْ رَدَدْتُ فَاَكْرَهْتُ اَنْ اَوْقَاتِكَ خَفِيَّتُ
اَنْ تَسْتَوْجِبْنِي فَقَالَ اِنَّ رَأْيَكَ يَأْمُرُكَ اَنْ تَأْتِيَ اَهِلَّ الْبَيْتِ فَلَمَّا تَعَقَّرَ لَهْمُ

مسلم میں حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اسے عائشہ کیا تر حال ہی جو دم
پہولی اور انتہی ہی حضرت عائشہ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں میرے ہاتھوں کا
تو حضرت فرمایا کہ اسکا سبب بتلاؤ ہے تو پھر مجھکو ظاہر باطن کا وانا جزا و تبارک و تعالیٰ
عائشہ نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میرے باب آپ پرستہ بان ہوتے ہیں حضرت کو سبب
بتلاؤ یا حضرت نے فرمایا تو وہی تھی سیاہ سیاہ جسکو میں نے اپنے آگے دیکھا ہے کہا کہ
سو حضرت مہربانی سے میری چہاتی میں آیا دیکھا مارا کہ میرے در و ہونے لگا پھر حضرت
فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اسکا چہرہ ظلم کرے گا یعنی تیری باری کی رشت
کسی اور بی بی پاس میں جانا حضرت عائشہ نے کہا جس چیز کو لوگ چہپاتے ہیں خدا اسکو
جاتا ہی حضرت نے فرمایا کہ مان جاتا ہی حضرت فرمایا کہ البتہ جبریل میرے پاس آیا تھا
کہ تو نے دیکھا پھر اسنے مجھکو چار اہمہ تجھ سے چہپا یا سو میں نے اسکو جواب دیا اور تجھ سے
میں نے چہپا یا تو جبریل کہی تیرے پاس نہ آیا تھا اور تو اپنے کپڑے اونار چکی تھی اور میں
گمان میں یہ آیا تھا کہ تو سونگی سو مجھکو برا لگا کہ مجھکو جگاؤں اور ڈرامین کہ تو گھبرا کے سو جبریل
کہا کہ مقرر تیرا رب مجھکو یہ حکم کرنا ہی کہ تو بیع کے قبرستان والے مردوں پاس جا پھر اسنے
میں نے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس
تشریف لے آئے اور اتالیکی کہ حضرت گمان میں میں سونگی پھر حضرت ارٹنے اور آہستہ اپنی چادر
اور آہستہ جوتاہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجھکو یہ دیکھ آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس
جا رہے ہیں سو میں بھی اپنی کڑی پہن اور اور ہنسی اور ڈر کے حضرت کے پیچ چلی یہاں تک کہ حضرت
قبرستان میں گئے اور بہت دیر تک وہاں کھڑے رہے پھر حضرت میں بار ہاتھ دھو کر آئے

بعد اسکے حضرت وہاب سے پھرے تو میں بھی اپنی حضرت جہش میں ہی چھٹی سو میں جلدی سے
اے اگر گزرتی ہے تب یہ حدیث فرمائی تیغ مدینے کے قبرستان کا نام
حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

قبرستان میں جانا اور مردوں کے واسطے دعا کرنا سنت ہی

۱۱۵۲

عَاكِشَةُ يَا عَاكِشَةُ مَا يُؤْمِنُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عَذَّبَ قَوْمٌ بِاللَّحْمِ
وَقَدْ رَأَى قَوْمَ الْعَذَابِ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُطَرِّفٌ أَمْ لَمْ يَأْتِ اللَّهُ أَرَى
النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَنَمَ فَرَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَارْكَ إِذَا رَأَيْتَ عَرَفَتْ فِي جَهَنَّمَ
الْكُرَاهِيَةَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ
کون چیز تم کو ڈر کرتی ہے شاید اس آدمی اور بدلی میں عذاب الہی ہو مگر ایک قوم یعنی عادی
عذاب ہو چکا ہے آدمی سے اور البتہ قوم نے عذاب الہی دیکھا تھا سو کہتا تھا کہ یہ بدلی ہی
ہمارے بانی کی برساتے والی یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نے
کہا تھا یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں کہ کون کو جب بدلی دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس
کہ اس میں مینہ ہوگا اور میں آپ کو جو دیکھتی ہوں کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرے
کراہیت اور گہراہٹ معلوم ہوتا ہے حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا
کہ یہی اس طرح ہوتے نہیں دیکھا کہ حضرت کا خوب منہ کھل جاوے کہ تم کہتے تھے اور جب
آدمی اور بدلی آتی تو کھڑے اور دعا پڑھ کر کرتے خوف سے کہی اور ٹپٹے کہی ہوتے
یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ پڑتا تو یہ اس کا سبب پوچھا تب حضرت یہ حدیث
فرمائی یعنی بے خوف ہونے کا کیا مقام ہی اگر عادی کی قوم اس طرح ہو اسی سے مراد ہوئی کہ
مشہور کا کہ نزدیکان راہبیں بود جزانی اس حدیث خوب مطلب حل ہوا بندگی سکھانام

کہ بندہ اپنے مالک سے درزی درزی بات میں لزرنا پسند

عَاكِشَةُ يَا عَاكِشَةُ مَتَى يَخْلُ هَذَا الْكَلْبُ هُنَا مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت

فرمایا اے عائشہ یہ گناہ اس مکان میں کب گھس آیا تھا **ف** اس کا قصہ ہو چکا کہ حضرت نعل حضرت پاس آئے گا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر میں گنا گھس آیا تھا اس سبب سے اس کے

آنے میں دیر ہوئی تھی جب حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی
م اَوَّهْرِيَّةٌ يَا عَائِشَةُ نَاوِلْنِي التَّوْبَ وَيُرْوَى الْحَبْرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ
 ۱۱۵۳
 إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِيكَ **س** مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ اے عائشہ ہیکر ادا دے اور دوسری روایت میں ہے کہ جاننا زاد تھا دے سوخت
 عائشہ نے کہا کہ جبکہ حیض کے دن میں تو حضرت فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیرے ہاتھ میں
 نہیں **ف** یعنی عافیت عورت کو چیز ہو نا درست ہے اس واسطے کہ اس کے ہاتھ میں

تو نجاست نہیں لگی
و عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَكَ مَا تُلَاقِيهِ الْخِثَاءُ وَلَكَانَ تَخْلَعُ هَارُونَ شَيْطَانِ
 ۱۱۵۴
 یعنی بیرونی آروان بخاری اور مسلم میں عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ اے عائشہ خدا کی قسم اوس کو کپانی جیسے ہند کا بھگوان پانی اور اس کے پھار کے خست
 جیسے شیطاں تو سر یعنی ذمی آروان کو کسے کی **ف** حضرت پر بادو کرے کا قلعہ قریب گذرا
 اوس کو کسے کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا

و عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِئِيلُ يُفْرِغُ لَكَ السَّلَامَ **و** مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ
 ۱۱۵۵
 حضرت فرمایا اے عائشہ جبریل بن جبریل نے مجھ کو سلام کرتے ہیں **ف** پورا قلعہ حضرت عائشہ
 یوں روایت ہے کہ میں نے کہا علیہ السلام درمستہ اللہ یعنی جبریل کو سلام اور خدا کی رحمت نل
 جو آپ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں کہتی ہمیشہ حدیث سے بڑی فصیلت حضرت عائشہ کی شہرہ جی
 اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہنچا مستحب ہے اور سلام کا جواب زیادہ کر
 دینا افضل ہے جیسے عائشہ رضی رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی

م عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هَلْ لَكَ دِيَّةٌ **س** مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اے عائشہ

۴۴۷

بہشتی عاشق اختصار بنی عاشقہ کا صبا چمین رویت ہی کہ سنگ و ارسیا ہیندیکو حضرت نے
قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھ سے چھری مانگی پھر فرمایا کہ شہر سے تیز کرے پھر حضرت چھری
پکڑا اور ہینڈ سے کو پیٹاڑ کے بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الہی متبول کر محمد سے اور محمد
گہر والوں سے اور محمد کی بہت

How

عائشہؓ یا فاطمہ بنت محمدؐ یا صفیہ بنت عبد المطلبؓ یا بنی عبد المطلبؓ املککم من
اللہ شیئاً سلو فی من مالی ما شئتم مسلم من حضرت عائشہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے
فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی اے صفیہؓ عبد المطلبؓ کی بیٹی اے عبد المطلبؓ کی اولاد میں مالک نہیں تمہاری کیا
خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے ملک لوجہ تمہارا جی چاہے **ف** جب یہ آیت اتر کر اے
پیغمبرؐ اپنی برادرسی والوں کو عذاب الہی سے ڈرا دے تب حضرتؐ اپنی بیٹی اور چھوٹی اور دادا کی
سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا میں اپنے مال دینے میں مجھ کو خستیا رہی آخرت کا میں مالک اور

فخما رہیں بدون ایمان اور نیک عمل سعی قربت پر نہ پہنچیں

1404

ف بخاری میں دون ایمان اور نیک عمل ہی قرابت پر مذکور ہے۔
ابو ہریرہؓ رَوَا بَابُ الْمَوْتِ لَا تُحْفَرُ إِلَّا بِكَفِّ يَدَيْهَا وَكُلِّهَا وَنَحْوُهَا
هَذَا ذَكَرَهُ الْأَفْهَامُ رَوَا بَابُ الْمَوْتِ لَا تُحْفَرُ إِلَّا بِكَفِّ يَدَيْهَا وَكُلِّهَا وَنَحْوُهَا
بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا ایمان دار عورت تم میں سے
کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے گھر کو ناخیز اور ذلیل نہ جائے اور اگر چھٹھ
بڑی کے بڑی جلی علیہا صلوات اللہ علیہا نے ذکر کیا ہے اور مشہور روایت یوں ہے کہ اسے
عورت تو نہ ناخیز جائے ہمسائی و دوسری ہمسائی کے گھر کو اگر چہ خود بڑی کا بڑا بھائی کے
درمیان کا گوشت ہو۔ یعنی ہمسایہ اور پیر و سیون کو اس میں محبت اور
الفت چاہئے تو اس میں بھٹہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تھوڑے
بھٹ کا دیمان اور خیال بچانے کو ناخیز تو نہ کو خاص کر کے اس واسطے فرمایا کہ اگر
شخص نہیں ہو تا کہ چیر کر پیر دینی بہن خیر جان کر اور اس کو فضیلت کرتی ہیں محبت کیا ان رعاوت پیدا

البَابُ السَّادِسُ

- ۱ **خ** عَالَمِيَّةٌ لَيْسَ أَحَدٌ يَحْسَبُ أَنَّهَا لَا تَهْلِكُ. بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جس کا حساب ہو گا اور زیادہ ہو گا اور کما فقیہت میں دو طرح کا حساب ہو گا ایک یہ کہ صرف نامہ اعمال کو لکھنا ہے جلا جیسے اوس میں کوئی لکھا ہوگی جس کا ایمان و آخر کا اور دوسری طرح یہ کہ اوس میں ہر ایک بات میں ہر ایک کا یہ کہ آخر کا حساب ہے لکھا اوس کا انجام و دوزن ہے
- ۲ **ف** ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَمَلَّكَ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ الْبَخَارِيُّ أَوْ رَضِيَ عَنْهُ أَوْ هَرَبَهُ مِنْ رَوَاتِهِ كَذَبٌ. حضرت فرمایا کہ جو لوگوں کو چھڑا کر ضعف میں بھولان دے جو غصے کے وقت اپنی زبان بڑھا کر رکھے ایسے اور غصے کے ایسی بجا کر
- ۳ **ف** ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَمَلَّكَ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ الْبَخَارِيُّ أَوْ رَضِيَ عَنْهُ أَوْ هَرَبَهُ مِنْ رَوَاتِهِ كَذَبٌ. حضرت فرمایا کہ جو لوگوں کو چھڑا کر ضعف میں بھولان دے جو غصے کے وقت اپنی زبان بڑھا کر رکھے ایسے اور غصے کے ایسی بجا کر
- ۴ **ف** ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَمَلَّكَ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ الْبَخَارِيُّ أَوْ رَضِيَ عَنْهُ أَوْ هَرَبَهُ مِنْ رَوَاتِهِ كَذَبٌ. حضرت فرمایا کہ جو لوگوں کو چھڑا کر ضعف میں بھولان دے جو غصے کے وقت اپنی زبان بڑھا کر رکھے ایسے اور غصے کے ایسی بجا کر

جو تھاج لوگ کہ سوال نہیں کرتے اس لئے کہ یہ زیادہ تر تو اسے کہ اسی فقیر دین اور اور کا حق نہیں
اس لئے کہ اسے اس واسطے کہ انھوں نے کہ اسی کو اپنا مشہور کر لیا ہے اگر ایک مقام پر زیادہ لوگ دور سے
تھاج ملک لائے اس واسطے کہ زبان میں جو اہل دین کی ہجرت سے خواہ توکل اور قیاس سے
ح عبد اللہ بن عمر و لیس الواصل بالکافی و لکن الواصل الی فی اذا قطع
رحمہ و صلحہ جاری میں عبد اللہ بن عمر سے کہ حضرت فرمایا کہ برادری کا حق اور اس کے والا
وہ قص نہیں جو احسان کے جو حسن احسان کے و لیکن برادری کا حق اور اس کے والا وہ کہ جب کوئی اس
حق برادری کو توڑے تو وہ اس کو کفر ہے جسے جواب بھائی بندوں کے جو اہل طاعت کے مقابلے
میں اس کے احسان کے اس سے برادری کا حق اور کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے لئے احسان

کہ اہل دین میں کہ عہد ہائے نبی کا وہ بھی ایسا کرتے ہیں
ف انما انت محمد بن الحسن بن علی بن محمد و لا صاحبہ ہجرت و واحدہ و لکم امیر
اہل الشیعہ ہجرت بنی محمد بن الخطاب رضی اللہ عنہ و کان قال لا تسموا حین قل من
الحسنہ سیفنا کذا الحیرۃ فحی الحق رسول اللہ منکم جاری اور علی بن اسامہ سے کہ
حضرت فرمایا کہ عمر میرا اصحاب نہیں تم سے زیادہ اور اس کو اور اس کے ساتھ دین کو ایک ہجرت کا
تو اسے اور اس کے ساتھ ہزار و ہزاروں کا تو اسے سے عمر فاروق نے اس سے کہا تھا جب
حسین امیر کہ اسے سے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ اصحاب ہیں نہادری نسبت
امیر اسلام میں جعفر طیار سے اس کے ساتھ اصحاب کے سے حسن کے ملک میں ہجرت کی بھر جب حضرت اور
انہی اصحاب کے میں ہجرت کر کے آئے اور جعفر بن ابی ہاشم طیار و غیرہ جس سے یہ میں ہجرت
کر اسے تب عمر فاروق نے اس سے کہ جو حضرت کے اور سوئے نکاح میں تھیں اور جس سے امین نہیں کہا کہ
انہا ہم حضرت کے زیادہ تر حق دار ہیں کہ ہم نے ہجرت میں بخت کی اور ہم لوگ پیچھے آئے آسمان کہا
کہ اسے عمر دور ملک میں گئے تھے ہم کو ہر ملک تکلیف ہوئی اور ہم قریب ملک میں آئے تھان کہا کہ
کہ اگر تکلیف نہیں ہے آسمان سے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جس

خدا کی رازہ میں مختلف زیادہ اوشامی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو چار دالا اس واسطے فرمایا کہ دکان
حبش میں جانا اور انا چاریر سے ہوا تھا

۷ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ مِنْ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ**
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جو ٹھکانہ میں جو پانی کہ دو دو میں کوئی نیک بات یا نبی کریم
جو پانی نیک بات ملائے واسطے **ف** یعنی ہر چند جو ٹھکانہ حرام ہے لیکن یہ نیک بات اصلاح کے درجے
کے درجہ مصلحت امیر بزرگ استیغنی فقہ انگلیس

۸ **حَالِ الصَّبْتِ بْنِ جَامَةَ لَيْسَ بِسَائِرِ دَعَائِكَ وَلَكِنَّ أَحْرَمَ بَحَارِيٍّ مِنْ صَبْتِ بْنِ جَامَةَ**
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے حکم سے پہلو جو پانی نہیں دیکھیں ہم تو احرام باندھے ہیں **ف** یہ نصہ
ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے تھے کو جانتے تھے راہ میں صوبے کو رہ کر کا سنا گیا تھا حضرت کو ٹھکانہ
چھڑنے نہ لیا تھا کہ دل بھڑا ہو گیا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے
تو یہ اتنے قبول کرتے

۹ **مَرْثَدَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَيْسَ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تَطْعَمَ وَأَوَّلُ السَّنَةِ أَنْ تَطْعَمَ وَأَوَّلُ السَّنَةِ أَنْ تَطْعَمَ**
مسلم بن ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھکانہ وہی ہے کہ تمہارے واسطے مہینہ نہ برمایا جاوے لیکن
نقطہ وہ کہ جس میں رہیں ہو اور بارش ہو اور زمین کھینچے اور **ف** یعنی سخت قحط وہ کہ مہینہ چلے
اور زمین کھینچے اور کہ زمین بالکل امید قطع ہے اور غضب الہی صاف کھلا ہے
۱۰ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَيْدِهِ وَكَهْرَسَةِ صَدَقَةٍ بَحَارِيٍّ مِنْ صَبْتِ بْنِ جَامَةَ**
اور ابو ہریرہ نے فرمایا ہے کہ عید کے دن اور کھڑکے کے دن مسلمان کو صدقہ نہ دینا چاہیے
۱۱ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَيْدِهِ وَكَهْرَسَةِ صَدَقَةٍ بَحَارِيٍّ مِنْ صَبْتِ بْنِ جَامَةَ**
صحیح ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عید کے دن اور کھڑکے کے دن مسلمان کو صدقہ نہ دینا چاہیے
اور تیسرے کہ چاندنی میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ اونٹوں کے کم میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ اونٹوں کے کم میں زکوٰۃ
۱۲ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَيْدِهِ وَكَهْرَسَةِ صَدَقَةٍ بَحَارِيٍّ مِنْ صَبْتِ بْنِ جَامَةَ**
میں زکوٰۃ **ف** اوقیہ جالس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہو جو ٹھکانے کے

ساتھ باؤں کو ہوتے ہیں اور دس ساڑھے صاع کا ہونا ہے نینا باج کن مجتہد ہوئے حدیث میں نصاً
 کا بیان کر کے کمزین زکوۃ ہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور بھوہ جب تک باج
 نہوا دسین زکوۃ ہیں اور یہی حدیث ادنیٰ دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور بھوہ میں کچھ ضرر
 نہیں بخور اور بہت سبب میں زکوۃ ہے رسول حق

فَ عَائِشَةُ لَيْسَ لَكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا بَشَّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِضْوَانِهِ وَجَنَّتْهُ أَحَبَّ لِقَاءِ اللَّهِ
 وَأَحَبَّ لِلَّهِ لِقَاءُهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بَشَّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ
 قَالَهُ لَهَا حِينَ قَالَتْ كُلَّمَا يَكُونُ الْمَوْتُ بِخَارِيٍّ أَوْ رَمْلٍ مِنْ حَضْرَةِ عَائِشَةَ رَوَيْتُ عَنْهَا
 قُرْبًا يَكُونُ بَيْنَ وَلَكِنْ إِيَّانَ كَوْجِبِ حُدَاكِي رَحْمَتٍ أَوْ رِضَا مَدَى أَوْ بِرَحْمَتٍ كِي حُسْنِي سَمَائِي جَانِي كَيْسَ
 مَرْتِ وَفَتْ تَوَدُّهُ قَدَاكَ لَمْ كُوْدَرْتِ زَكَاةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً
 اللَّهُ كَانَتْ كَوْجِبِ حُدَاكِي رَحْمَتٍ أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً
 مَوْتِ كَوْجِبِ حُدَاكِي رَحْمَتٍ أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً
 پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا سمجھتے ہیں ف یعنی زندگی میں موت کو برا سمجھنا
 معتبر نہیں مگر موت کا اعتبار ہے کہ ایمان دار رحمت الہی کی بشارت کو حسی سے مڑا ہے اور کافر
 عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور موت کو برا سمجھتا ہے

مَرْفَاطُهُ يَنْتُ فَلَيْسَ لَكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا بَشَّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِضْوَانِهِ وَجَنَّتْهُ أَحَبَّ لِقَاءِ اللَّهِ
 أَلْبَسَتْهُ مُسْلِمِينَ فَاظْهَرَتْ قَبْسُ رَوَيْتُ عَنْهَا كَيْسَ تَرَاخُفُ أَوْ سَبِيْرَ وَاجِبِ هُنَّ
 حَضْرَةِ فَاظْهَرَتْ قَبْسُ رَوَيْتُ عَنْهَا كَيْسَ تَرَاخُفُ أَوْ سَبِيْرَ وَاجِبِ هُنَّ
 طَلَقَ دَوْسَمُ بْنُ رَجِيٍّ أَوْ رَائِيٍّ طَلَقَ رَجِيٍّ مِنْ عِدَّتِ أَنْدَرُ خَاوِدِ بْنِ خَاوِدِ بْنِ وَاجِبِ هُنَّ
 زَكَاةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَحْمَةً
 اس حدیث کے اور اگر محل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن میں خاوند بخرج واجب ہے
 خواہ محل ہو خواہ نہ ہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کے نہیں اس واسطے کہ فاطمہ کا خاوند نہیں

نہا اور اس نے اپنے راکل کی معرفت جو سمجھے نیچے ناپٹلے نے چونہ لے اور او کی تلاش حضرت کی
تنب حضرت نے فرمایا کہ راکل پر تیرا حرج و آج اب نہیں ہوگا راکل کی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خداوند پر

واجب نہیں
فت حَابِرُ الْكَلْبِ مِنَ الْبَيْتِ الصَّيَّامِ فِي السَّعْرِ بَخَارِي اور سلام حاضر ہے روایت کہ حضرت
 فرمایا کہ ستر مین روزہ رکھنا کچھ تک کام نہیں **فت** حضرت ستر مین سے ایک شخص کو دیکھا کہ آزار
 غن مین پڑا ہے اور لوگوں کو اس پر ساجہ کہا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا لوگوں نے کہا کہ شخص
 روزہ واسے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے جب ایسی تکلیف ہو تو ستر مین روزہ رکھنا خواہ مخواہ
 ضرور نہیں جب علما کا یہی مذہب ہے کہ ستر مین روزہ رکھنا اور ترک کرنا دونوں درست ہیں لیکن اگر طافت
 ہو اور مضر کی سطح ہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہے

۱۵ **ف** ابو موسیٰ الکیس بیاض خلق و لا خرق ولا سلق بخاری اور سلم بن ابو موسیٰ
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگوں میں جن پر عزم اور مصیبت میں ہر کے مال موٹا ہے اور
بیشے بچھاڑا اور مٹو نہ کرے اور جلا کر کف کفر کی رسم بھی کرے جب کوئی مرد یا عورت اس کے غم میں
کلام کرنے جیسے ہندوؤں میں بھی بال بٹھانے کی رسم ہی اس واسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا آخر تم میں جسے عوام کی عادت ہی بیٹا اور جلا کر دنا عوام ہی اور اسے لوگ

[illegible]

و ان مسعود ليس مما من حارب الخلد و قد و شق الجنيت و قد عى بدعوى الحاهلة
 اذ في رواية او ادبجاري اور مسلم بن حذافه بن مسعود روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تمہاری راہ پر نہیں ج
 مصیبت میں مجھ کو کوٹے اور گریبان کو ٹھیس دے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت میں یوں
 ہی کہ جو ان میں کاموں ایک کام بھی کرے وہ ہمارے غریب نہیں **ف** کفر کے بول لینے و ادبلا
 و ارضیا کہنا یا یوں کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہو ان کا باطل اور تم ہم پر ہو یا امت کی بی بیان و ذکر کے
 جلا کر تو ایسا سنت یہی کہ مصیبت میں جبر کرے اور ان کا کہنا انا الہ ربیعون پر ہے سب کفر کی زمین
 کرے خواہ ابی مصیبت ہو خواہ امام و پیغمبر کی محفل میں گیا اور انھوں سے السنو کلمنا منع نہیں **ط**

خ ابوہریرہؓ کہ یس جئامن کہ یعن بالقرآن بخاری میں ابوہریرہؓ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ۱۹
 ہمارے طویر بہنیں جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دیتا اور شعر سخن سننے پر واہ نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
 خوش آواز ہے نہ بڑے اور نہ اور شد کی رعایت نہ کرے وہ ہماری سنت پر نہیں **ف** عرب کا دستور
 تھا کہ مجلسوں میں اور سپر سفر میں شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کہے ہوئے کسی کلام کی کہ
 حاجت نہیں کہ ایسی فصاحت اور بلاغت نہ ہے ممکن نہیں اور اگر قرآن کا مطلب ہو جسے نو دنیا کی
 اہل مکمل دور نہ ہوتی ہی کسی کتاب میں ایسی صحبت اور نہ نہیں تو یا جو قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن
 دل لگا دے یا وہاں سے اس کا دل سرد ہو وہ حقیقت میں حضرت کی راہ چلنے نصیب رہا اور دوسرا
 مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھا سنت ہی بشرطیکہ حرف کم زیادہ ہو اور اگر
 راگنی کو دخل ہے وہ کہ حسین قرآن کی عظمت اور جلال میں خلل نہ پڑے

ف ابن مسعودؓ کہ یس من نفس قتل ظلم الا کا کان علی ابن آدم الا ذل کذل من دمھا لا نہ ۲۰
 کہ سن القتل اولاً ویروی کہ کا کان اول من سن القتل بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ روایت ہی
 کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں جو ظلم سے قتل ہو کہ آدم کے پہلے سے پہلے قاتل ہو اس کے
 خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ میں شریک ہوتا ہے اس واسطے کہ اس نے خون کرتے ہی
 راہ نکالی اور دوسری روایت یوں ہی کہ اوس بر گناہ اس واسطے ہوتا ہی کہ اوس نے اول اول
 قتل کی راہ نکالی **ف** حضرت آدم کا بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا جو زہری
 کی رنم اول اوسی نکلی تو بے ناظم میں قیامت تک خون ہون کے سبب کا گناہ اور سپر ضرر ہو گا
 نہ اس طرح جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع نکالے گا اس کے کرنے والوں کے برابر اس کی گردن پر بھی ہال ہو گا

ف ابن مسعودؓ کہ یس ہوگا تطہون انما ہوگا قال لقار لا ینہ نامی لا شریک باللہ ۲۱
 ان الشریک لظلم عظیم قالہ ما بولت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم فشی
 ذلک علی افعیاءہ وقالوا انما لکم یظلم نفسمہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا اور اس کا مطلب یوں نہیں جیسا تم گمان کیا یہ مطلب تو یوں ہی جیسا لغمان نے اپنے

بیٹے سے کہا کہ اسے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا مگر شرک کرنا بڑا ظلم ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب
آیت اوتھری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کو نہ ملایا اور کو قیامت میں امن آمان ہی تو یہ بات
حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہی جوانی جان پر
ظلم اور گناہ نہیں کرتا ظلم سچا کام کا نام ہی کفر بھی سچا کام ہی گناہ بھی سچا کام ہی تو اصحاب ظلم
میں غلام بھی تھے اس واسطے کہ یہ تھے کہ آوی اگر کفر اور گناہ کبیرہ ہے تو ہر ایک ضعیفہ گناہ ہے
نہیں سچا کام حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت میں ظلم سے مراد شرک گناہ مراد نہیں جو ہم کعبہ پر ہو معلوم ہوا
کہ قرآن اور حدیث میں بعضی جگہ لفظ تو عام ہونی ہی اور اسے خاص مراد ہونے میں بشرطیکہ دلیل اور قرینہ ہو جی
فصل فی نِعَمٍ وَبَرَکَاتٍ

اس فصل میں دس حدیثیں ہیں جن پر نعم اور برکت کی لفظ ہے

۲۲ **مَرَجَانِ نِعَمٍ لَا دَامَ أَحَدُهُمَا** مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سال میرا کہ ہے
ف مصابح میں روایت ہے کہ حضرت نے ایک بار گھر میں روٹی ساتھ کھا کھو سنان مانگا لوگوں نے کھا
اور کہ موجود نہیں سرکہ حاضر ہی حضرت نے اویس کو مانگا پھر حضرت اویس کو کھانے جانے تھے اور یہ
دہانے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سال ہی اس کے کی تعریف و ترغیب فرمائی اذیل نہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی اس
واسطے زیادہ سامان درکار نہیں کیا بنا لبنا مت کو کفایت کرنا ہے تو حاجت والے جن میں خوب

۲۳ **فَحَفْصَةُ لِعَمْرِ الرَّجُلِ عِنْدَ اللَّهِ لَوْ كَانَتْ مِثْلَ اللَّيْلِ** بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عبداللہ چاہو ہی اگر اہل کو تہجد کی نماز بھی پڑھنا **فَإِنَّ عَمِيدَ السَّابِقِينَ**
سے روایت ہے کہ یہ جواب میں دیکھا کہ جبکہ دو فرشتے درج پر کھڑے لیگے تھے تو فرخ و گاہ کہ کہا کہ
خدا کی پناہ تیرے فرشتے نے مجھے کہا تو میں ڈر رہا تھا اپنی پس حصہ سے کہا حفصہ
حضرت نے کہا کہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہے کہ اوس رات سے عبداللہ کی تربیت کو بہت کم سونے
تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دو فرخ سے بچا ہے کی جبری تاثیر ہے

۲۴

خ ابوہریرۃ نَعِمَ الصَّمدَۃُ اللّٰقَۃُ الصَّبیحَۃُ وَالنَّشَاۃُ الصَّبیحَۃُ نَعْدُو بِنَاۃً وَتُرُوحُ
 یَاخُنَ بخاری بن ابوہریرۃ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اور ہمارا کیا انجہا صدقہ ہی خیر
 کو اور بکری خوب دودھ مارا کیا انجہا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک ہزن بھر دودھ اور شام
 کو دوسرے ہزن بھر دے گا۔ **ف** اور مثنیٰ اور بکری شیردار کا دودھ خیرات کر کے اس واسطے نہ فرمایا
 کہ ہر روز دودھ مار جائے اور سکا حاصل ہو تو اب بھی اس کا حاصل ہے

۲۵

مر ابوہریرۃ نَعِمَ اَھْلُہٗ وَرُوی نَعِمَ اَھْلُہٗ لَیْسَ لَکُمْ اَنْ تَتَّقُوا عِبَادَہٗ اللّٰہِ وَصَحَابَہٗ
 سَیِّدَہٗ نَعِمَ اَھْلُہٗ مسلم بن ابوہریرۃ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہے کہ ایک عمامہ واسطے
 اور دوسری ردائے بن بون ہے کہ کیا اچھی بات ہے عمامہ کے چین کر کے چادری کی بندگی اور بن
 سیان کی خدمت اچھی طرح کرنے ہے کہ کیا اچھی بات اس کے حق میں ہے **ف** عمامہ عظیم مبارک
 البندہ کی تعریف اس واسطے فرمائی کہ اس سے دو مالک کو راضی کیا یعنی مالک کو بھی اور مجاہد بن ابی کعبہ
 مَرَعَدِیُّ بْنُ خَازِمٍ یَقُولُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ لِّعِصْیَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّہٗ لَیَحْمِلُ خَطِیْبَہٗ
 عِندَہٗ فَقَالَ مَنْ یَطِیْعُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَسَدَ وَمَنْ یَعْصِیْہِمَا فَقَدْ عَوٰی مسلم حدیث میں ہے
 زبانت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے احطیب بن بون کہہ کر جو نافرمانی خدا اور اس کے رسول کی کرگیا
 وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اس سے کہا جسے حضرت کے دو پر و خطبہ بڑا سولوں خطبے میں اس نے کہا
 تھا کہ جو خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرگیا تو اسے راہ بائی اور جسے ان دو کی نافرمانی کی
 سو گمراہ ہوا **ف** اس خطبہ کو بڑا اس واسطے فرمایا کہ اسے خدا اور رسول کو ایک لفظ میں ملا دیا
 تھا پھر اس کو اس واسطے فرمایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کہ

۲۶

ف ابوہریرۃ یَقُولُ اَطْعَمَ طَعَامَ الْوَلِیْمَہِ یَدْعٰی اِلَیْہَا الْاَعْمٰیۃُ وَتَرْکُ الْفَقْرَۃُ وَمَنْ تَرَکَ
 الدَّعْوۃَ فَقَدْ عَصٰی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ بخاری اور مسلم بن ابوہریرۃ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑا کھانا
 یاہ کا کھانا ہی جیسا کہ اراطاج دین اور محتاج ہوئے چادری اور جو دعوت نہ قبول کرے اسے خدا
 کی اور رسول کی نافرمانی کی **ف** اکثر عادت یہ ہے کہ شادی کے کھانے میں سوا بڑا اور بڑا لڑا

فصل
فوسطرح نہ کیے کہ اس میں ہے پر ذرا ہی جگہ ہی اور خلاف اشترحات پر خیرات ثابت ہوتی ہے

طہور والرجز فاجح بخاری اور مسلمین جابر روایت ہے کہ حضرت فرما یا کہ جب کہین جانا تھا کہ اچانک

کتابخانه عمومی
شعبه کتب خطی
موزه و کتابخانه
سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

ہے آسمان کے ایک اور نشی تو ہے سر کو اٹھا بانٹا گہان قوی خشنہ جو ہے پاس حرا کے پہاڑ پر اٹھا
 آسمان زمین کے درمیان کر ہی پر بٹھا ہوا ہی سوین اوس کے کا بنا خوش کے ارے بھر میں لٹ آتا ہے ہر
 کی طرف تو ہے کہا کہ جھکو کل اور باؤ سو گون جھکو اور باؤ بھر خدا نے بی آئین تارین کہ اکیر طے
 کے چھوٹ مارے واسے اوٹھ اور لو گون کو عذاب الہی سے ڈرا اور ہے رب کی بڑی بولنے
 اللہ اکبر کہ سے نماز پڑھ اور ہے کیر طے پاک رکھ اور بکدی کو چوٹ ہے بت برسی سے مع کرفت
 اول از تو کی سورت اتری بھر قرب میں برس کے دینی نہ آئی بھرا ایسا اللہ تر کی سورت اتری تب حضرت
 کا فزون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا

مَعَ الْوَهْبَةِ بِنَا أَمَّا أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَخَرَّضَ قَوْصِيعَ فِي بَدَنِ سَوَارٍ مِنْ دَهَبٍ فَكَبَّرَ
 قُلُوبَهُمْ فِي قَاوِحِي إِلَى أَنْ انْفَجَحَ مَا فَتَحَهُمَا فَاذْهَبَا وَلَهُمَا الْكَذَّابُ الَّذِينَ أَمَّا بَيْنَهُمَا
 هَبَّاحِبَ صَدِّعَاءَ وَصَدِّحَ الْعَامَّةِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جسید کہ
 بن سونا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوتے تو سونے کے دو لکھن سیر و دون ہاون میں
 ڈالے گئے سونہ بڑے بہت بھاد پر اور اوہوں نے جھکو رنج اور نشوون میں ڈالا تو جھکو حکم ہوا
 کہ اوکو چھوٹ کر سونے اوکو چھوٹ کر مارا سو دھاتے رہے تو اون دونوں لکھن کی تعبیر ہے
 اون دو چھوٹوں کی جسکے میں درمیان میں ہوں صنعا والا اور عامہ والا ف صنعا میں
 ایک مخبر ہی حضرت کے وقت میں ایک شخص سدا ہوا تھا جسے ابو الاسود صغیری سغری کا دعویٰ کرنا تھا
 اور حضرت کے سغری کا بھی سکر تھا سو حضرت کے سامنے یہ دو روایتیں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور
 ہاتھ عرب میں ایک ملک ہی وہاں سیلہ کہ کہ حضرت کے سغری میں ستر اک کا دعویٰ کرنا تھا سو میں
 اکبر کی خلافت میں دینی کے ہاتھ سے لایا گیا حضرت کو جواب میں خدا نے فتح اسلام دکھلا دی حضرت
 اون دو چھوٹوں کا تہرہ دہوا تھا سو خدا نے اب کو بھی تہرہ دیا کہ ابو الاسود کا جواب میں لکھن ہاتھ
 دے کہ تو اس کی تعبیر نہ سنی اور نشوون میں ہے اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ جو دونوں کا تہرہ دیا کہ جواب
 میں ہے کہ یہ تعبیر ہی کہ پہلے گلے میں دیکھنا دلیل ہی عین صحت ملے کی اور باؤ میں کو جری دیکھنا

فہوتنے کی دلیل ہے واللہ اعلم
و این عمر لکنا انا ما قرأناک بعد حج لکین فہوتنے کی دلیل ہے
اطفاری لہ اعطبت فضلی عمر بن الخطاب کا انا ما قرأناک بعد حج لکین فہوتنے کی دلیل ہے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سونا بھاگتا ہوں اس کے دروہ کا ایک پیالہ لایا گیا
سوئے او میں سے پیا ہوا تک کہ میں دیکھتا تھا کہ بازگے اور میری میر کا خون سے نکلنے لگی تھے نہایت
اسودہ ہو گیا پھر میں نے ایسا چھٹا ہوا دروہ عمر بن خطاب کو دیا تو گونے کہا کہ اس خواب کی آپ نے
کی تفسیر کی حضرت نے فرمایا کہ اس کی تفسیر علم اور بوجہ ہی **ف** اس حدیث سے اہل تفسیر نے کہا ہے کہ جو کو
دروہ کھا تھے وہ اب میں دیکھے اس کو خلافت ہوگا اس واسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے
دروہ سبب ہی بدن کی زندگی کا خصلت طوالت میں اسی حدیث سے نہایت عمدہ تفصیل عمر
فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب اس کی خلافت میں نام

ملک میں اسلام ظاہر ہوا اور ایک شہر میں علم دین کا بہت عرجا ہوا
سخ ابوہریرہ بیان کیا کہ اذ امرہ حتی اذا عرفہم حج رجل من بنی وینہم فقال ہلکم
فقلت لی ان قال لی الباء واللہ قلت ما سئالہم قال انہما یزیدوا بعد لک علی اذناہم القہق
فما اذ امرہ حتی اذا عرفہم حج رجل من بنی وینہم قال ہلکم قلت لی ان قال لی الباء واللہ
قلت ما سئالہم قال انہما یزیدوا علی اذناہم القہق
بخاری میں ابو ہریرہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سونا بھاگتا ہوں اس کے دروہ کا ایک
آیا بیان تک کہ میں نے اس کو بچا یا میرے اس کو بچنے کے درمیان سے ایک دروہ نکلا اس نے اس کے کہا کہ اؤ
سوئے گیا کہ اگر کہ میری اس سے کہا جائے کہ میں دوسری کی طرف سے کہنا کیا حال ہی ان کا ہے
اس نے کہا کہ میں ہوا اؤں میں اس کو بچنے کے لیے تھے جب وہ اپنے پشتوں کی طرف اس سے اپنے
اسلام ہو کر آئے ہو گئے تھے پھر ایک دوسرا دروہ ظاہر ہوا آیا بیان تک کہ میں نے اس کو بچا یا میرے اؤ
اس نے دیکھا کہ ایک دروہ نکلا اس نے اس سے کہا کہ اؤں سے کہا کہ اؤں سے کہا تھا کہ اؤں سے دوسری کی

فصلت عمر بن الخطاب
کے متعلق احادیث اور روایات
سورہ بقرہ دوم جس میں ہے
تو ان کی کیا سزا ہے جو ان کے
جس کا یہ ظاہر ہے کہ ان کے
اور ان کے اس کے اس کے
خواب مبارک میں اور اس کے
مخبر اور اس میں منصفی میں اور اس کے
سنت نبوی سے ان کے اس کے
میں ان کے اس کے اس کے
جواب دات میں ان کے اس کے
لوہ علی ہلکم فاجابہ
تو وہ ایک جواب دے
گزارہ و دروہ کا اس کے
شک اس کے اس کے اس کے
مذاہب اس کے اس کے اس کے
جوت بنا گیا اس کے اس کے
کے اس کے اس کے اس کے

طرف سے کہا کیا حال ہے انکا اسلئے کون قصور ہوا اسے کہا مفر سے لوگ ہٹ گئے تھے
 بعد اپنی پشتوں کی طرف متوجہ گمان نہیں کرنا کہ انہیں کبھی بچے مگر جیسے پہنچے چھوٹے ہوئے
 اورست وانی وارست کے کمر بچے ہیں **ف** لئے اذن لوگوں سے نجات دلا لوگ بہت کمزور
 جنہوں نے مرنے سے پہلے بعد پھر توبہ کی حضرت اشغال ہوئے کہ عجب کے جذبہ رافضیہ مرنے لگے تھے
 زکوٰۃ کے سکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت میں او کو قتل کیا اور نہیں لوگوں کا انجام حد حضرت
 کو جواب میں دیکھا یا ایضے خود مذہب اس حدیث کا مطلب حد اسے سب سے یوں اولیائے ان کرنے
 ہیں کہ ہر اذان مرنے والے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب میں سوسہ اسحق یونانی کہتے ہیں انکی ذہنی تشکیل کیسے
 بھونکے طالب علم سے پوچھا کہ دو اور دوسے ہوتے ہیں اسے کہا کہ چار دلی حضرت کے اصحاب
 کی بزرگی قرآن اور حدیث میں مجمل اور مفضل ہزاروں مقام پر صاف ظاہر ہے یہ گمان باطل اسے کہتا
 میں کوئی زمیندار باطل نہ کرے گا ایسے کہ اصحاب تو باطل تھے مگر عین کے بہت نواہی کی طرف کی طرح
 ممکن نہیں کہ انکی بار اذن سے لایوں پر جو مدہ و اسلئے حق یونانی کہتے ہیں **ف**

ف ابو سعید بن ابی ہریرہ رایت الناس یعرضون علی وعلیہم مخص منها ما یبلغ اللہ فی
 ویتما ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب علیہ رضی جرحہ قالوا فیہا اولت ذلک
 یا رسول اللہ قال الذین بخاری اور سلم بن ابی سعید روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت
 میں کہ میں ہوتا تھا دیکھتا تھے لوگوں کو کہ میرے سامنے کئے گئے اور ان پر کرتے ہیں اور میں سے
 بے شمار کرنا تو جہاں تک پہنچا ہی اور بعضا اسکے بچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے لیا گیا اور دوسرے کرنا
 تھا کہ وہ اسکو زمین پر گھسٹا جاتا تھا تھے بہت لبتا تھا اصحاب نے کہا سو آپ اسکی کیا نصیر لیا ہر بل
 اللہ حضرت نے فرمایا کہ **ف** دین اور کرتے میں یہ نہایت ہی کہ جیسے کرنا میں کو چھپاتا ہی نہ رہی
 گری سے بچتا ہی دینے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی ہوا
 اس میں حدیث ثابت ہوا کہ عرفان حق کا دین نہایت کامل تھا اور حد زیادہ تھا **ف** ابو ہریرہ
 ابو ہریرہ بن ابی ہریرہ رایت الناس علی قلب علیہا ذلک وعرض منها ما شاع اللہ لہم اخذھا

ابن ابی حمزہ فرمے: یہاں تو اودھ بن وئی ترعہ صرعت واللہ بعہر لہ لہما سحلت
 عربا فاخذہا بن الخطاب فلما رعبہا عن الناس منع منع حرجی صوب الناس بعظمت
 بخاری بن ابو ہریرہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہیں نہ جانا تھا کہ جسے اپنے نہیں دیکھا
 ایک کو سے بڑا اوسیرہ ڈول بڑی سوئے اور اس ڈول سے اپنی کھینچا جتنا چاہے جانا پھر اوس کو اپنی
 فائدہ لئے صدیق کہنے یا سوا اس ایک اودھ ڈول نکالے اور اسے کھینچے میں کہ سستی
 اور سستی بھی اور جدا اوس کو سعات کہ گنا بھر دہ ڈول بل ہو گیا پھر اوس کو مر بن خطاب نے لیا سوئے
 تو اوس کو اس عجیب عرب ہزارہ اور اوس کو سہ میں کھاجو عمر گئی طرح اپنی کھینچی ہو یہاں تک اسے اپنی
 کڑ سے کھلا کہ لوگوں اسے اٹھون کوٹائی سے اٹوہ کر کے اوی کی نشست گا پر پھل با ف عرب
 بن اوس کوں کی کثرت ہی اور معمول ہی کہ اپنی سلا کے دھت اور ٹون کو کوئی برلاسے میں پھر سکو
 بانی ملا کر علیحدہ مکان پر پھلایے میں ہو ڈول کھینچنے سے مراد میں کی سزا ہی ہی اس حدیث میں
 فرقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی ہے حضرت کے بعد بنی خلفہ ہون گئے
 اور ایک دو اور اول امین کی سے کالم گئے لئے خلافت کی مدت کم ہو گئی اوس کے وقت میں اسلام
 عالم میں خوب نہیں بھلے گا جابجہ صدیق ہم کل دوم میں خلفہ ہی اس مدت میں مسلمہ کہ اب اور فرما
 کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کر کے شام کا ملک فتح کیا تھا کہ اوتکا انتقال ہو پھر عمر فاروق بن علیہ ہو
 دس میں بنی خلفہ ہی اس کے وقت میں عالم میں خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور یمن
 اور اکثر روم فتح ہوا جاہد ہزار ہر شہر شہر میں گناٹ فتح ہوئے اور جاہد ہزار حلیہ مسجد طیار ہوں اور جاہد
 ہزار سچے ٹوٹ گئے اور ہینا ہزار مسلمانوں میں تقسیم ہوئے لوگ آتوہ اور عربی ہوئے جو حضرت
 نے ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو جواب میں کہلا دیا
 ابو ہریرہ عدا انا باکر راہی فی الجہۃ فاد الامراء بنو صالہ حلیہ قصی فقل ان هذا
 القصیر قالوا لعمرك ان کبریت غیرتہ فقلت مذہب بخاری اور علم میں ابو ہریرہ روایت ہی کہ
 حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہیں نہ جانا تھا جسے اپنے نہیں دیکھا کہ اوتکا ملک و زمان ایک

ابن ابی حمزہ فرمے: یہاں تو اودھ بن وئی ترعہ صرعت واللہ بعہر لہ لہما سحلت

عربا فاخذہا بن الخطاب فلما رعبہا عن الناس منع منع حرجی صوب الناس بعظمت

بخاری بن ابو ہریرہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہیں نہ جانا تھا کہ جسے اپنے نہیں دیکھا

ایک کو سے بڑا اوسیرہ ڈول بڑی سوئے اور اس ڈول سے اپنی کھینچا جتنا چاہے جانا پھر اوس کو اپنی

فائدہ لئے صدیق کہنے یا سوا اس ایک اودھ ڈول نکالے اور اسے کھینچے میں کہ سستی

اور سستی بھی اور جدا اوس کو سعات کہ گنا بھر دہ ڈول بل ہو گیا پھر اوس کو مر بن خطاب نے لیا سوئے

تو اوس کو اس عجیب عرب ہزارہ اور اوس کو سہ میں کھاجو عمر گئی طرح اپنی کھینچی ہو یہاں تک اسے اپنی

کڑ سے کھلا کہ لوگوں اسے اٹھون کوٹائی سے اٹوہ کر کے اوی کی نشست گا پر پھل با ف عرب

بن اوس کوں کی کثرت ہی اور معمول ہی کہ اپنی سلا کے دھت اور ٹون کو کوئی برلاسے میں پھر سکو

بانی ملا کر علیحدہ مکان پر پھلایے میں ہو ڈول کھینچنے سے مراد میں کی سزا ہی ہی اس حدیث میں

فرقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی ہے حضرت کے بعد بنی خلفہ ہون گئے

اور ایک دو اور اول امین کی سے کالم گئے لئے خلافت کی مدت کم ہو گئی اوس کے وقت میں اسلام

عورت ہی کہ ایک محل کی طرف دُکھو کر ہی سوتے کہا یہ کہ محل ہی فرشتوں سے کہا کہ تمہارا
 محل ایسی سوچو جہاں تم کی غرت بادبیری سو میں بکٹ آیا نہایت دُکھ سے مراد کو اسکی عورت پاس اجنبی
 کے جانے سے غرت اور جوش آیا ہی اس واسطے کہ میں اس عورت پاس نہیں گیا وہ بخاری
 میں بخاری رد اب چون ہی کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب حضرت یسنا اور دوسرے لگے اور عرض کی کہ یا
 حضرت کیا آپ ہی پر جھکو غرت آئی تھی یہ بات مجھ سے ممکن نہ تھی اس حدیث میں عمر فاروق کو
 نہایت کی بشارت ہی اور وہ عورت دُکھ کرنے والی اور بھی

۳۴

ابو ہریرۃؓ بنا ایوبؓ یعیسٰیؓ عمرؓ ابانہؓ علیہؓ ریحلؓ جرادؓ من ذہب جعل ایوبؓ یحییٰ
 فی ثوبہ فقال لہ ربہ ما ایوبؓ لہ الکی اغنیٰک عما تری قال بلی وغیر ذلک ولکن لا غنی فی عن
 ابوکلیت بخاری میں ابو ہریرہؓ روایت ہی کہ حضرت یسناؓ فرمایا کہ جس حالت میں کہ حضرت ایوبؓ برہنہ
 تھے نہ تو ان برسوں کی شدی کا جھٹھ کر پڑا تو حضرت ایوبؓ لب بھر بھر گئے اپنے کپڑے میں
 کہنے کے سوا ان سے اور نہ کہے کہا کہ ایوبؓ کیا میں جھکو مالدار اور اس سے تھے جسکو نوکریا
 ہی سے بدواہ نہیں رکھتے تو محتاج نہیں کیوں سمجھتا ہی حضرت ایوبؓ نے کہا کہ کیوں نہیں جھکو بیری
 غرت کی قسم ہی کہ جھکو مال کی نوکری بدواہ نہیں لیکن بیری برکت اور غنا کی ہوئی خبر کی بیری
 نہیں سننے اس مال کا لینا محتاجی کے سبب نہیں ہی بلکہ بیری عطا ہے کہ لبتا ہوں کہ عدا
 مالک کی عنایت کی ہوئی خبر سے کسی حالت میں بدواہ نہیں ہو سکا کہ اسکو سرد مالک کی مہربانی
 بیری مال پر نہیں اس حدیث معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر سے طمع اور
 تلاش مال کے اور اسکو عنایت خدا کی سمجھ کر لینا توکل کے محال نہیں

۳۵

ابو ہریرۃؓ بنا رجل یقلد من الارض قمیص صوفی فی سحابہ اسنی حدیقہ فلان فقیہ ذلک
 السحاب فاخرج ماء فی حرۃ فاذا استرجہ من ثلب الشراج قد استوعبت ذلک الماء فتنبع الماء
 فاذا رحل فایم فی حدیقہ یجول الماء مسحاً فقال یا عبد اللہ ما ائمت قال فلان لا اعم
 اللہ فی سحابہ فقال لہ یا عبد اللہ لیس لئلی عن انبی فقال انی سمعت صوفی فی السحاب

فاسفح قيل من هذا قال جبرئيل قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فيعمر المحجى جاء فصيح
فلما خلصت فاذا امها الدم فقال هذا ابو الانبياء عليه فسلط عليه فملا الدم ثم قال مرحبا بال
الصالح والنبي الصالح ثم صعد في حني الى السماء الثانية فاسفح قيل من هذا قال جبرئيل قيل
ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فيعمر المحجى جاء فصيح فلما خلصت
اذا محجى ارضى وهما انا خالة قال هذا محجى وعيسى فسلط عليهما فسلطت فملا الدم ثم قال مرحبا
بالاخي الصالح والنبي الصالح ثم صعد في حني الى السماء الثالثة فاسفح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فيعمر المحجى
جاء فصيح فلما خلصت اذ يوسف قال هذا يوسف فسلط عليه فسلطت عليه فملا الدم ثم قال مرحبا
بقول مرحبا بالاخي الصالح والنبي الصالح ثم صعد في حني الى السماء الرابعة فاسفح قيل
من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به
فيعمر المحجى جاء فصيح فلما خلصت فاذا ادرش قال هذا ادرش فسلط عليه فسلطت عليه
ثم ردت فقال مرحبا بالاخي الصالح والنبي الصالح ثم صعد في حني الى السماء الخامسة
فاسفح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال
مرحبا به فيعمر المحجى جاء فلما خلصت فاذا اهلهم قال هذا اهلهم فسلط عليه فسلطت
عليه فملا الدم ثم قال مرحبا بالاخي الصالح والنبي الصالح ثم صعد في حني الى السماء السادسة
فاسفح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم
قيل مرحبا به فيعمر المحجى جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلط عليه فسلطت
عليه فملا الدم ثم قال مرحبا بالاخي الصالح والنبي الصالح فلما خلصت في حني الى ما بينك
قال انا لان علاما نعت بعد في بدخل الجنة من امته اكثر ممن يدخلها من امي ثم صعد
الى السماء السابعة فاسفح جبرئيل قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد نعت اليه قال نعم قيل مرحبا به فيعمر المحجى جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم

[illegible]

کہ جس پر زمین پہ لایا پھر جس کے ایک جانور لایا گیا جسے بڑا بن کر حضرت عیسا اور گیسے اونچا تھا نہ نظر
 لایا گیا نہ دم ڈالنا تھا سو اوس پر میں سوار کیا گیا پھر کو بجلا پھر میں بلبلان نکلتے کہ یہ آسمان بالتر
 تے عیسا کو جس پر میں لایا گیا کہ آسمان کا دروازہ کھلے جو کہ راہ رشتوں نے کہا کہ یہ کون ہی جس پر میں نے
 لایا کہ میں جس پر میں ہوں کہا کون سے سنا ہے ہی جس پر میں نے کہا عیسا ہی کہا کلا لایا گیا ہی جس پر میں نے کہا ہاں
 اچھا خوب ہی آیا سو کیا اڑھتا تھا یا نور دروازہ کھولا گیا اس پر میں جب داخل ہوا تو آگاہ وہ کیا کہ چون
 کہ وہاں حضرت آدم بن سید جس پر میں نے کہا کہ میرا لایا آدم ہی سو اؤ کو سلام کر تو نے اؤ کو سلام کیا
 اچھا جسے تھیں ہم جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نک پشاور ایک پتھر لایا جو کہ جس پر میں نے پھر ہاں تک
 یہ کہ وہ جس پر میں لایا گیا کہ وہ دروازہ کھلے جو کہ راہ رشتوں نے کہا کہ یہ کون ہی جس پر میں نے کہا میں جس پر
 میں ہوں کہا اور میرے ساتھ کون ہی جس پر میں نے کہا عیسا ہی کہا لایا گیا ہی جس پر میں نے کہا ہاں اچھا خوب ہی
 اچھا لایا اچھی آتہ تھا پھر دروازہ کھولا گیا جو میں جب داخل ہوا تو کیا کہ وہاں عیسا اؤ عیسا کو دکھا
 اؤ دروازہ درون حال آج ہی میں جس پر میں نے کہا یہ عیسا اؤ عیسا میں سو اؤ کو سلام کر تو نے اؤ کو سلام
 لایا سو اؤ جو سلام کیا جواب دیا پھر درویشوں نے کہا کیا اچھا نک پشاور ایک پتھر لایا جو کہ جس پر میں نے
 پھر کو جس پر میں آسمان نکلتے پتھر لایا سو جا کہ دروازہ کھلے جو کہ راہ رشتوں نے کہا کہ یہ کون ہی جس پر میں نے
 کہا کہ میں جس پر میں ہوں کہا اؤ جس پر میں نے کون ہی جس پر میں نے کہا عیسا ہی کہا کلا لایا گیا ہی جس پر میں نے کہا ہاں
 اچھا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آتہ تھا پھر دروازہ کھولا گیا اچھا خوب میں داخل ہوا تو آگاہ وہاں جو عیسا
 اؤ عیسا کو دکھا اؤ عیسا کو سلام کر تو نے اؤ کو سلام کیا تو نے پھر سلام کا جواب دیا
 پھر کہا کیا اچھا نک پشاور ایک پتھر لایا جو کہ جس پر میں نے پھر ہاں تک کہ جو عیسا آسمان کو پھا
 سو جا کہ وہ دروازہ کھلے جو کہ راہ رشتوں نے کہا کہ یہ کون ہی جس پر میں نے کہا عیسا ہی کہا کلا لایا گیا ہی جس پر میں نے کہا ہاں
 جس پر میں نے کہا عیسا ہی کہا کلا لایا گیا ہی جس پر میں نے کہا عیسا ہی کہا کلا لایا گیا ہی اچھا خوب میں
 داخل ہوا تو آگاہ وہاں اؤ عیسا نے جس پر میں نے کہا یہ اؤ عیسا میں سو اؤ کو سلام کر تو نے اؤ کو سلام کیا
 اؤ عیسا جواب دیا پھر کہا کیا تو یہ ایک پتھر لایا جو کہ جس پر میں نے پھر ہاں تک کہ

یا چون آسمان کو چھو جاوے اور اسی کیلئے جو کھڑا رہے کہ کیا یہ کون ہی جبریل ہے کہ میں ہوں جبریل
 کہا اور سہمائی کہ کون ہی جبریل ہے کہا تو ہی کہنا کیا ملے گا کیا ہی جبریل ہے کہ میں کہا تو ہی کہنا خوب ہی ہو گیا
 یہی آمد آبا سوجب میں داخل ہوا تو ناگاہ و زمان میں جبریل نے کہا یہ وہ زمان ہی ہوا جو کو سلام کر کے
 سے اور کو سلام کیا تو نے جواب دیا بھرا کہا اچھا ایک بھائی اور ایک بیٹا میرا ہے جبریل نے
 جبریل ہا ہا ہا ہا کہ کہہ کر دروازہ کیلئے جو کھڑا رہا کہ کیا یہ کون ہی جبریل ہے
 کہ میں ہوں جبریل کہا اور سہمائی کہ کون ہی جبریل ہے کہ میں ہوں جبریل کہا تو ہی کہنا کیا ملے گا کیا ہی
 کہا جواب ہی آبا سوجب میں داخل ہوا تو ناگاہ و زمان میں جبریل نے کہا یہ وہ زمان ہی ہوا جو کو سلام کر کے
 ہی ہوا اور کو سلام کر کے جواب دیا بھرا کہا اچھا ایک بھائی اور ایک
 بیٹا میرا ہے جبریل نے جواب دیا کہ تو میرے روبرو کسے کہا اسے تو میرے روبرو کہا کیا سبب ہی تو ہے
 ہے کہ میں روز ہوں اس واسطے کہ ایک لڑکا میرا ہے میرا اور اس کی بیوی کے لوگ میری امت سے تھوڑے
 بہت میں جاؤں گے جبریل نے جھٹکے کہ تم ساقون آسمان تک سو جبریل نے کہا اگلا دروازہ کیلئے جو کھڑا رہا
 ہے کہ کیا یہ کون ہی جبریل ہے کہ میں ہوں جبریل کہا اور سہمائی کہ کون ہی جبریل ہے کہ میں ہوں جبریل کہا تو ہی کہنا کیا ملے گا کیا ہی
 گیا ہی جبریل نے کہا کیا کہ جواب ہی آبا سوجب میں داخل ہوا تو ناگاہ و زمان میں جبریل نے کہا یہ وہ زمان ہی ہوا جو کو سلام کر کے
 سے جبریل نے کہا بھرا کہا اچھا ایک بھائی اور ایک بیٹا میرا ہے جبریل نے
 کہا بھرا کہا اچھا ایک بھائی اور ایک بیٹا میرا ہے جبریل نے کہا بھرا کہا اچھا ایک بھائی اور ایک بیٹا میرا ہے
 دھرت بلند ہو ہوا تو ناگاہ و زمان میں جبریل نے کہا یہ وہ زمان ہی ہوا جو کو سلام کر کے
 ابھی سدرہ المنتے ہی اور ناگاہ و زمان میں جبریل نے کہا یہ وہ زمان ہی ہوا جو کو سلام کر کے
 جبریل نے کہا میں جبریل ہے کہ میں ہوں جبریل کہا تو ہی کہنا کیا ملے گا کیا ہی
 فرات میں جبریل نے کہا بھرا کہا اچھا ایک بھائی اور ایک بیٹا میرا ہے جبریل نے
 ایک برزخ میں جبریل نے کہا بھرا کہا اچھا ایک بھائی اور ایک بیٹا میرا ہے جبریل نے
 سو جبریل نے کہا یہ وہ زمان ہی ہوا جو کو سلام کر کے

اور نماز فرض ہوئی ہر ایک دن میں پچاس وقت کی پھر میں وہاں سے پلٹ آیا سو موسے کے پاس ہو کر نکلا تو
 موسے نے کہا کیا تجھ کو حکم ہوا سو موسے نے کہا جھکو ہر روز پچاس ناکہ حکم ہوا موسے نے کہا مقرر نہی
 آئے ہر روز پچاس وقت کی نماز تھوڑے کے گی اور البتہ خدا کی قسم میں آزا چکا ہوں لوگوں کو جسے
 پہلے اور میں علاج کر چکا ہوں قوم بنی اسرائیل کا ہناہت نہ میرے سوا پلٹ جا اپنے رب پاس
 سوا اس آسمانی مانگ اپنی اس کے واسطے تو میں پھر اسوحدہ آ میرے اور میرے دن وقت کی نماز ادا والی
 سو میں سو پاس پھر آیا تو میرے واسطے پہلے اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کر اسے کہ کہا پھر
 میں خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اور میرے روز میں نمازین اور نمازین پھر میں سو پاس آیا پھر تیس سے
 اس واسطے کہ پھر میں نوٹ گیا پھر میرے اور میرے خدا نے دس نماز کو ادا کیا پھر میں سو پاس گیا پھر میرے اور میرے
 کہا پھر میں پلٹ گیا سو جھکو ہر روز دس ناکہ حکم ہوا پھر میں سو پاس گیا پھر میرے اور میرے کہ پھر میں
 پلٹ گیا جھکو ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ہوا سو میں سو پاس پھر آیا تو موسے نے کہا کیا تجھ کو حکم ہوا سو
 کہا جھکو ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ہوا تو موسے نے کہا مقرر نہی آئے ہر روز پانچ نمازین بھی ہو گئیں
 گی اور البتہ میں لوگوں کو جسے پہلے آزا چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے علاج کر چکا ہوں ہناہت نہ میرے
 سوا پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی اس کے لئے آسمانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ تم کو ال کرنا گیا میں اس کے
 بھان تک کہ میں شرا گیا ہے اب عرس نہیں کر سکتا ولیکن اب تو راہی ہوں ماسے لینا پھر جب
 میں موسے کے پاس سے بڑا تو پکارنے والے نے پکارا کہ منے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز
 کو اور وجہ اور ڈالا اپنے بندوں سے اس کتاب کے حقیقے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے منے بخاری
 اور سلم دونوں میں آئی ہی لیکن منے یمن بخاری کی روایت کی بیری کی ہی **ف** حطیم اور حجر
 اور مکان کا نام ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے میں داخل تھا جب قریش نے حضرت
 کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اس چند گرا مکان کو کہنے سے اور ترکی طرف علیہ و کردا کہ کعبہ کا نابدان و سیر
 ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم میں تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت
 یوں ہی کہ اس وقت حضرت پھر میں تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھوڑے پھر جبریل حضرت کو بطعم

میں لگے گئے پھر وہاں معراج کو پہلے تو کہنی حضرت گھر کا ذکر کیا اور کہی حطیم کا دنوں درست میں اور
 میں اُمّ ہانیؓ کو رہی اُمّ ہانی علی مرتضیٰ کی بھن کا نام ہی حضرت کا اور ان کا ٹھکانا ہوا گویا ایک
 ہی گھر تھا اور پھر عرب میں ایک مکان ہی وہاں کے شکار پر پڑے ہوتے ہیں اور حضرت
 کا دوبارہ سببہ جبر کے دل صاف ہوا ایک بار تو کہیں میں تاکہ کھیل کود کی ہوس خود دوسرے بار
 معراج کے وقت تاجوالی کی ہوس زور نہ کرے اور دین الہی کامل صفائی ہو کہ دوبارہ الہی
 قیامت اعلیٰ ربّے کی حاصل ہو اور حضرت کو کار و نما عاذا اللہ حصہ کے سبب نہ تھا اس واسطے کہ پیغمبر لوگ
 حسد وغیرہ پاک میں بلکہ ان کو اپنی اُمت پر انصاف آیا کہ میں مت تک ان میں سمجھا ناربا اور بہت سچا
 دکھلائے ہر لوگ ایمان کم لگے تو بہشت میں بھی کم جادے تھے اور محمدؐ کے تھوڑی عمر میں پیشاں لوگ
 ایمان لگے اور قیامت تک لگے جادے تو بہشت میں میری سے زیادہ تر داخل ہوں گے اور اگر عاذا
 حسد ہوتا تو بار بار حضرت کے گہرے پاس نماز کو باج نماز تک کاٹے کو کم کر دے اور حضرت کو کہنے ہمارے
 حضرت کو لگا حقا سے نہیں کہا بلکہ بڑی عمر دے جو ان کو لگا کہتے ہیں بلکہ اس میں حضرت کی گواہی
 کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبروں سے افضل ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ نبی او
 فرات سدّہ اللہ سے کچھ سے نکلیں ہیں بیٹے اگر اس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے پیو
 تو نیل اور فرات اور نہروں کا نمونہ ہیں یا حقیقت میں نیل اور فرات کی مدد انھیں ضرور سے ہوتی ہو
 کو ہوا کہ لفظ آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہی کہ اول حضرت کے مسجد اقصیٰ سے
 بیت المقدس میں گویا وہاں دو رکعت نماز پڑھ کے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور میں جو ساز بن آسمان
 پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہیں پھر کبھی دوبارہ نہیں ملے آتے ہیں اور بیت
 المعمور پر چند ساؤن آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان میں اس کی سجدہ ہر اس طرح کا عبادت
 خانہ ہی اور کعبہ بھی اویس کے پیچھے ہی بالقرن اگر وہاں سے پھر گئے تو کہنے کی جہت پر پڑے صحیح
 مسلم میں روایت ہے کہ حضرت بلخ وقت کی نماز پر راضی ہو گئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب
 دس نماز کے ثواب کے برابر بلکہ ان کو باج کی پچاس ہو گئیں سو اُمت پر تخفیف بھی ہوئی اور نقد بر الہی کے

بناؤں بھی ہو افسانہ افغان کے بنے ہیں حضرت اول ایک بگرس ہو، دوسرے اختلاف ہی کہ معراج
 بیچے ہوئی بارگاہ حقیقہ ہوئی یا جابگے جمع مذہب اہلسنت کا بھی ہی کہ بداری میں روح اور بدن
 دونوں سے ہوئی جب تک جمع نہ ہوں سے صاف بھی ثابت ہوا ہی اور اگر خواب میں معراج ہو
 تو عمدہ کمال است اور حقائق میں داخل ہوئی اور کفار و مشرک زیادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس
 کی حضرت سے بیت یحییٰ نہ تو ہے اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی
 جسم کے میں رہا تو خطابی کہا کہ حضرت کو دوسرا چین ہو میں ایک معراج روحی دوسری معراج
 جسمی اور اس میں نزلات ہی کہ معراج میں حضرت خدا کو دیکھا تھا یا نہیں حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ اور
 عبد اللہ بن مسعود سب روایت یہی کہ میں دیکھا اور بھی مذہب ہی اکثر محدثین اور کبار کماؤں
 عبد اللہ بن عباس ایک روایت یوں ہی کہ انکھ سے دیکھا اور عطا سے یوں روایت ہی کہ دل سے
 واللہ اعلم بحقیقہ سے بیت المقدس تک جا نہکا انکار کرتے وہ کامری اسوائے کہ قرآن میں اسکا
 صاف بیان ہی اور بیت المقدس اساتون حضرت کا انکار کو حدیث ہی

۳۹

وَأَن تَمْسُقَ بِنَمْلَةٍ نَّفَرٍ مِّمَّنْ أَحَدُهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَّاهُوا إِلَى عَارِيَةِ جَبَلٍ فَأَخْلَصَتْ
 عَلَى فِرْعَانَ هَرَمٍ صَخْرَةٍ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا تَعْمَلُونَهَا
 صَاحِبَةَ اللَّهِ فَأَدْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّه يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ سَيِّئَاتِ
 كِبَرَانٍ وَأُمْرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ صَغِيرَةٌ ارْتَضَيْتُهَا لِي فَأَزَاغَتْ عَنْهُمْ خَلَّتْ قَبْدَانُ
 بِالَّذِي تَسْقِيَهُمَا قَبْلَ نِيٍّ وَانَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرِ فَلَمَّا ابْتَحَثْتُ عَنْهُمَا قَبْدَانُ
 قَدَامَا لَحَلَّتْ كَمَا كُنْتُ أَحْبَبُ فَبَحِثْتُ بِالْجَلَابِ فَقَبِضْتُ عَنْهُمَا وَسَيَّئْتُ لَهُمَا أَنْ أَوْفَقْتُ بَيْنَهُمَا
 لَوْ مِثْمَا وَأَزْهَرَهُ أَنْ أَسْقِي الضَّبْبَةَ فَبَالَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ بَضَاعُونَ عِنْدَ قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِي
 وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ نَعْلَمُ أَنَّي فَعَلْتُ ذَلِكَ اتَّبَعُوا وَجْهَكَ فَأَفْرَحَ لِمَا مِنْهُ فَرَحَةٌ
 رَأَيْتُ مِنْهَا السَّاءَ فَمَرَّحْتُ اللَّهُ مِنْهَا فَرَحَةً قَرَأْتُ وَأَمْسَا السَّاءَ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي
 ابْنَةٌ عَمَّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا أَحْبَبْتُ الرِّجَالَ السَّاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى أَسْأَلَهَا بِهَا دِينَارًا

تَعْبَتُ حَتَّى جَعَتْ مَاءَهُ دَبَارَ رَحْمَتِهَا فَلَمَّا وَقَفَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا كَانَتْ بِأَعْيُنِ اللَّهِ
 أَيْ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَفْسٌ إِلَّا بِحَقِّهِ فَمِتْ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ لِي فَعَلْتَ ذَلِكَ اتَّبَعْتُ
 وَجْهَكَ فَأَمْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَرَجَهِ فَمَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْذِنْتُ أَحَدًا
 بِفِرَاقِ إِبْرَاهِيمَ فَلَمَّا قَضَيْتُ عَمَلَهُ قَالَ اعْطِنِي حَقِّي فَمَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَمَرَكُهُ وَرَوَيْتُ عَنْهُ
 فَلَمَّا زِلْ إِبْرَاهِيمَ حَتَّى جَعْتُ مِنْهُ بِمَرَأَةٍ وَرَعَاءَ هَا لِنَا عَنِّي فَقَالَ أَيْ لَمْ يَكُنْ لِي تَعْلَمُ لِي
 حَقِّي قُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى تِلْكَ الْبَيْتِ وَرَعَاءُهَا تَحْدُهَا فَقَالَ أَيْ لَمْ يَكُنْ لِي تَعْلَمُ لِي
 لِي فَعَلْتُ إِنِّي لَا اسْتَهْزِي بِكَ خُذْ تِلْكَ الْبَيْتَ وَرَعَاءَهَا فَأَحْذِهِ فَذْهَبَ بِهِ
 فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ لِي فَعَلْتُ ذَلِكَ اتَّبَعْتُ وَجْهَكَ فَأَمْرُجْ مَا بَقِيَ فَصَرَّحَ اللَّهُ مَا بَقِيَ
 بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا جس حالت میں کہ میں آدمی پہلے جاتے
 کہ او کو میرے لیے لیا تو دے پہاڑ کے ایک غار میں گھر کے نوادس پہاڑ کا ایک پہاڑ کے غار کے
 مقہر ہر ایک پہاڑ کو اس سے کہ لیا تو بعض نے بسنے سے کہا دیکھو چٹیک کا مون کو جو وہ اوداسے
 کے لیے ہوں سو دعا لگو اوداسے پہلے سے شاید کہ خدا اس پہر کو تمہارے اوداسے کہوں تو نوادس میں سے
 ایک کے کہا کہ اہی باجر تو یہ ہی کہ میرا باب ہے جسے بڑی عمر والے اور میرے جورد اور میرے چھوٹے چھوٹے
 لڑکے تھے کہ میں اپنے واسطے بھر کر آیا کرتا تھا بھر جب میں شام کے قریب جرات لانا تھا تو اوداسے
 دودھ دوہنا تھا سو اقل اپنے باب کے شروع کرتا تھا تو اوداسے لڑکوں کے پہلے لانا تھا اور اللہ ایک دن
 مجھ کو دیکھ کر دودھ ڈالائے جا رہا تھا دودھ دیا سو میں گھر میں نہ آیا یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی تو میں
 باب کو ہونا بابا بھر سے دودھ دودھ صلیح دودھ لانا تھا تو میں دودھ لایا سو میں باب کے سر میں لہرا
 ہوا چھوٹا لگا کہ میں اوداسے کہ لگا دن اور میرا لگا کہ اوداسے پہلے لڑکوں کو بلاؤں اور لڑکے بھوکے
 کے اپنے شور کرتے تھے میرے دو لون بیرون کے پاس ہوا صلیح جرات لانا تھا حال با صلیح کہ میں
 میں باؤنکی نظار میں دودھ راست بھر لہرا رہا اور لڑکے رو کر جلاتے تھے نہ سنے یا نہ لڑکوں کو بلا لیا
 اگر نہ جاتا ہوں کہ ایسی سخت اور مصیبت تیری وضاحتی کے واسطے میں کی تھی تو اس بھر سے ایک دن

کھول دے کہ ہم اس سے آسمان کو دیکھیں سو خدا اپنے ایک رزق کھول دیا تو اس سے ادھون سے
 آسمان کو دیکھا اور دوسرے کہا الہی البتہ باجرا یہی کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ میں اس کو چاہتا تھا
 جسے نہایت محبت مزدور توں سے کہتے تھے میں اس کا کمال عاشق تھا سو اس کی طرف مائل ہو کر رہنے
 اس کی ذات کو چاہتا تھے حرام کاری کا ارادہ کیا سو اس سے مانا یہاں تک کہ سو اشرفیان میں اس کو
 دو دن سے سو اشرفیوں پر راضی ہوئی سو تھے محبت اور کوشش یہاں تک کی کہ سو اشرفیان جمع
 کیں سو من اور کھو اس کے پاس لایا پھر جب بن اس کے دو دن پر دن کے اندر واقع ہوا اس سے
 کہا اچھا کے بندہ در حد اسے اور پھر کو نہ توڑ کر سطح کو اس کا حق ہی سے بدو نکاح شرعی کے
 اندر البتہ نکاح کر تو میں اور ہیکل کھڑا اس کے اوپر سوالی اگر تو جانا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تھی
 رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس پہرے ایک روزن کو خدا اس کے
 واسطے کھول دیا اور میرے آدمی نے کہا کہ الہی سے ایک مزدور ٹھرایا تھا اس برن بھر مزدوری پر
 جس میں بولہ رطل چاقول سماؤں فوج وہ اپنا کام کر چکا اسے کہا میرا حق دے سو اس کا حق سے اس کے
 اس کے کہا سو اس کو چھوڑ گیا اور اس کی طرف سے مہر موڑا تو ہمیشہ میں اس کو تیار یا یہاں تک برکت
 ہوئی کہ اسی مال سے گائے بیل اور غلام اس کے چھوڑا اسے جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا
 سو کہنے لگا کہ خدا کوڑا اور میرا حق لیکر مجھ پر ظلم کر رہے کہا جان گائے بیلوں اور اس کے چرانے والوں
 کی طرف سو اس کو لے تو اس نے کہا خدا سے درجہ سے مسخر ابن کو سو سے کہا میں تجھے کہا ہنر کیا
 ان گائے بیلوں اور اس کے چرانے والوں کو لئے بیع بیع بیع بیع مال ہی سو اس سے لیا اور اپنا
 سب مال بیکر چلا گیا سو الہی اگر تو جانا ہو کہ میں یہ امانت داری میری رضامندی کے واسطے کی تھی تو
 کھول دے جتنا باقی رہا ہی سو خدا باقی چہی تیر کو کھول دیا اسے اس حدیث میں بہت کام کام
 کے فائدے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا میں جسکی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خاص
 اعمال کو خلاصی کا وسیلہ بنائے حق لگاؤ سو کونجیات دیکھا دوسرے یہ کہ نابالغ کا حق اپنی جان اور رزق
 اور رزقوں کے حق پر مقدم ہی اور گدہ بیکون میں داخل ہی نہیں ہے یہ کہ غادر ہو کر گناہ سے بچنا اور

[illegible]

رضیہ

ایمان کے ساتھ اوس کے ایمان کو ملا یا بعد اوس کے اسی حاکمین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے اسکا حضرت

ایمان لائے

۴۱ **و** ابوہریرۃؓ بیمار اجل بمشی بطریق فوجد عصفین شواہ علی الطريق فخره ففكر الله له

بخاری اور مسلم ابوہریرہؓ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد چلا جاتا تھا،
راہ میں سوا سے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اوسنے اوسکو علیحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی
قدردانی کی سو اوسکو بخیر دنیا ف معلوم ہوا کہ ہنگام خدا کو امت رسائی خدا کو نہایت پسند

ہی دونیات ہوا کہ اوسے نیک کام بھی اگر خالص ہے ہو گا پھر کاسبت ہے
۴۲ **و** ابوہریرۃؓ بیمار اجل بمشی فی حلقہ نعجۃ نفسه مرجل جنتہ اذا خسف الله به فوجل بہ

بخاری اور مسلم ابوہریرہؓ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد اپنے
بالوں کو لگھائی کے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ بھولتا ہوا چلا جاتا ہی کہ ناگاہ
خدا نے اوسکو زمین میں دھنسا یا سودہ قیامت تک زمین کے اندر گر کر کہا نا دھنسا چلا جاتا ہی

ف ہر چند سہری پوشاک پہنا بالوں میں لگھائی کرنا درست ہی بلکہ سنہ ہی لیکن اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرا دیش کے گھٹن آتا اور اوسنے اچھوڑ کر کھینچا تو مغر غصہ آگئی میں
گر گرفتار ہوا خواہ دنیا میں جیسا کہ اس شخص پر گزرا خواہ آخرت میں اس واسطے اکثر اہل تقویٰ نے عمدہ
لباس پہنا اور اپنی اولاد کی بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہیں کہ آدمی عمدہ پوشاک
پہنے اور بالوں میں لگھائی کیا کرے اور پھر اپنی بغلیں نہ جھانکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص
صرف کانٹے پہننے سے بچنا گیا اور یہ شخص فقط اگر چٹیلنے اور گھٹنہ کرنے سے زمین میں دھنسا یا
گیا تو ان حدیثوں کے ایک عمدہ فائدہ ہائے نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوس کے جواب سے امید نہ ہو
چاہئے اور یہ کام اگرچہ ظاہر میں خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوس کے دہال سے بڑھنا چاہئے

فصل

اس فصل میں دھنسن میں جسکے برے پرتوں کی لفظ ہی

۴۲
وہ حدیث کے
میں ہے

وَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْكُفْرَ وَالْكُفْرَانَ وَبِغْيَةَ الْغُرُفِ وَمَعْرِفَةَ بَحَارِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ مِنْ جَابِلٍ سُرَدِيتِ
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسے اس گدے کو داغ یا غیہ حضرت نے فرمایا جب کہ
مہینہ دسے ہوئے گدے کو دیکھا **ف** جانور کا مہینہ داغ یا حرام ہی سب علما کے نزدیک

۲۳

مہینہ کے سوا اور بدن بھاری کے واسطے داغ اور دیت ہی
و أَبُو هُرَيْرَةَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ الْكَبِيرَ وَالْكَبِيرَةَ فَقَطَّعَ يَدَهُ وَلَيْسَ فِي الْجَبَلِ مَقْطَعٌ يَدٌ
ابو ہریرہ نے لعن اللہ السارِق الکبیر والکبیرۃ فقطع یدہ ولیس فی الجبل مقطع ید

۲۵

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ نے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے جو رکھ کو کاٹا یا جو چڑھا
ہی نوادسکا ہانہ کاٹا جانا ہی اور سرتی چڑانا ہی نوادسکا ہانہ کاٹا جانا ہی **ف** جو رکے ہانہ کاٹے
من بصب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک
ربع دینار سے ایک تاشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوطی یا جاندی
کاٹا امراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور ریتی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جسے چار کی رتی کہ
بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور ریتی کی چوری کی عادت پڑی ہو کہ وہ
قیمتی چیز بھی چروا دیکھتا تو بے شہدہ نوادسکا ہانہ بھی کاٹا جاوے گا یا کہ یہ حکم ابتدا اسلام میں

نصاب مسخ ہی

وَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاحِلَةَ وَالْمُسْوِلَةَ وَالْمُسْوِلَةَ وَالْمُسْوِلَةَ بَحَارِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال من
بال کو چڑھے اور اوس عورت پر جو اسے بال من سے اور بال من چڑاوے اور اوس عورت پر جو دوسری
عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس عورت پر جو بایا بدن گودے اور **ف** بال من بال چڑھا
اور بدن گودے یا حرام ہی اس واسطے کہ اس میں تلویر خلعت الہی ہی اور تلویر اور نیاوٹ بھی ہی کہ کئی

۲۶

دھوکا کھاوے

وَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى الْخَصَمَاءَ وَأَقْرَبَهُمْ مَشَا بَحَارِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ کے برے دوستوں کو اور ان کے برے دوستوں کی

۲۷

امام شافعی نے فرمایا
مسند میں ہے ان مسائل
شکر ہے

قبروں کو مسجد بنانا ایک عجیبی بین روایت ہے کہ حضرت نے عرض الموت میں یہ حدیث فرمائی
 حضرت نے کہ تم میرا کعبہ میری قبر ہی بنو اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجد نہ بنو اور اسے
 مسجد بننے روایت ہے کہ میرے باج روئے حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی
 اسون نے اسے مسجد بن دیا اور اگلی کی قبروں کو مسجد بنانا ہم جو دار ہو قبروں کو مسجد بنانا گاہ نہ بنایا
 میں نے کعبہ کے دریا ہوں ہو اور نصاریٰ بنیرون اور مکوں کی قبروں پر مسجد بنانا عبادت
 کرتے ہیں اور قبروں کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اس واسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا
 معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبہ کو خاص ہے وہ قبر پر چلتے ہوئے خواہ مسجد کی قبر ہو خواہ اولیاء کی
 اس واسطے قبروں کو سجدہ کرنا اور ان کے گرد گھومنا درست نہیں اس واسطے کہ طوائف کے مخصوص ہیں
 اور اس واسطے ہرستان میں نماز پڑھنا صحیح ہے ہندوستان میں اولیاء کی قبروں پر اگر قبر پر کعبہ کا کام
 ہوئے ہیں اور جس کے حضرت کے انتقال کے وقت کمال ان کے سے منع کیا تھا یہود نصاریٰ بھی زیادہ
 اب لوگ کہتے ہیں کہ اسلاموں کو تو منہ دے کہ قبر پر کعبہ بنائیں اور ان کا مرنے
 سے کبارہ کر کے محمد ہی میں امن

ہذا ان عن ابن عمر عن رسول اللہ من مثل بالحيوان مسلم بن عبد اللہ بن عمر نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ اللہ تعالیٰ کے اور جو جاندار اس کے ہاتھ پاؤں اور ناک کان کاٹے وقت اس واسطے منع فرمایا

کہ اس میں لعن ہے یا علی اور لعن علی بن ابی طالب

ہذا علی لعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ من ادخ لعن اللہ ولعن اللہ من ادخ محمدنا ولعن اللہ
 من لعن منارہ لادھ مسلم بن علی نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعن کرے
 اور جو چاہے باب پر لعن کرے اور لعن کرے اور جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے
 جانور ذبح کرے اور لعن کرے اور جو کھانے کے کو باہر دے اور اسے کھانے کے
 اور لعن کرے اور جو زمین کے اور نہاں مانٹا دے باب کو لعن
 کہنا اور گالی دینا اور صورتیں بنوانا یا کہ خود ہی یا برے کلمے اس طرح کہ جب سے دوسرے

۳۹
 اس طرح خدا اور جانتا کہ
 رجب و شعبان و رمضان میں
 لعن و لعن و لعن و لعن
 لعن و لعن و لعن و لعن

کے ماباب کو گالی دی تودہ اسکے ماباب کو گالی دینا تو حقیقت میں ہی سب ٹھہرا اور غرض خدا کے
 واسطے جانور و بیچ کرنا کسی صورت سے ہوتا ہی نہیں اور نہ ہی ایک صورت ہے کہ خدا کا نام و بیچ کے وقت نکلیا جاوے
 جیسے راسخوت کہنے میں اسکو ہر جگہ کے میں ذکر سری صورت ہے کہ قرآن خوب پریشان ہے پر اب عمارت
 یا ربوہ ہوتے کے واسطے بیچ کرنا جیسی یہ کہ ہر خدا و بیچ کے وقت تودہ کا نام میں لیکن تعظیم اور تقرب
 اور سنت اور نیاز وغیرہ کی کرنا جیسے سید احمد کبیری گالی اور بیچ خدا کو کرنا ان بیوں بیوں
 میں جانور و بیچ کرنا اور کرنا واسطے بیچ کرنا حدیث کے لغت ہی اسواسطے کہ بیچ کرنا خدا واسطے
 نہیں اور یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ سید احمد کبیری گالی اور بیچ خدا کو کرنا کہتے ہیں کہ سید احمد کبیری
 حلف خدا کا نام لیا جائے اور خون ریزی خدا کے واسطے ہی صرف کرنا کہتے ہیں کہ سید احمد کبیری
 پر ایمان ہی اسکا جواب یہ ہے کہ سید احمد کبیری گالی اور بیچ خدا کی حدیث مانی اور حدیث بکری اور حدیث مانی خدا کے نام
 اس لئے ہے کہ یہ ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہے کہ خون ریزی خدا کے واسطے ہی صرف کرنا کہتے ہیں کہ سید احمد کبیری
 اس واسطے کہ جب باوکی سنت مانے والوں کہتے ہیں کہ تم اس گالی بکری کو نہ بیچ کرنا اس کے عوض دونا
 جو گالی تم سے بگشت تودہ اور فاختہ کرنا تو ہرگز ہرگز کرنا نہیں کہتے اور اس صورت میں اپنی بد اور سنت کا
 اور ہونا ہرگز نہ سمجھنے کے توصاف معلوم ہوا کہ وہ کو خون ریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہی نہیں
 کوشت ہی غرض نہیں انصاف کی راہ سے بدیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے کو کہہ رہے ہیں
 اور یہ بھی نہ کہ علاج تو ہمارے پاس نہیں نادہی درالحجاز اور شہابہ و نظارہ میں تودہ ہی کہ جو جانور
 خدا کے واسطے داخل ہوتا ہے بیچ ہو وہ حرام ہی اگرچہ بیچ کے وقت خدا کا نام اور سب یا
 جادے تو اگر صرف بیچ کے وقت خدا کے نام سے جادہ و حلال ہوتا تو فہم میں اسکو کہوں حرام نہ
 اللہ تعالیٰ کی توہین نہ ہوتے اور نہ ہی اسے بجا دے آمین اس حدیث میں جو بدعت ہے اسے
 ان حمایت کرنے والے بدعت فراموشی اسواسطے کہ بدعت دین میں اور سب سے کام کا نام ہی جسکی
 تشریح میں کہہ افضل ہوتا تو حقیقت میں بدعت اور بدعت میں ایسی بدعت ہی جیسے نور و طلیق
 میں جو بدعت نکالنے والے یا بدعت طے کرنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اس سے تعظیم میں بدعت

وَجَبَّ الشَّيْطَانُ مَا رَدَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَغْدِرْ بِهَا وَلَدُنِي ذَلِكَ لَمْ يَصُورَ الشَّيْطَانُ الْبَدَلَا

بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں کوئی جیب

اپنی جور سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ جَنَّاتِ الشَّيْطَانِ وَجَبَّ الشَّيْطَانُ

مَا رَدَقْنَا بِنِ شَرِّهِ اللّٰهُ كَيْ نَقْتَبِ الْبَيْتِ بِجَابِ رَكْنِهِ بِكُوشِ بِيَانِ اور بجا نہ بیکان ہماری اور

مَا رَدَقْنَا بِنِ شَرِّهِ اللّٰهُ كَيْ نَقْتَبِ الْبَيْتِ بِجَابِ رَكْنِهِ بِكُوشِ بِيَانِ اگر جو روزِ قیامت کے درختان اوس صحبت میں کوئی رکھنا فہمیت میں ہو گا تو اس کو شیطانی کر

خبر نہ پہنچا سکیگا فَاتِ مَعْدُومِ ہوا کہ صحبت داری سے غرض اور لاؤ کی کہی مہر تے تے بڑی اور

شہوتِ لواطی ہی منظور نہ ہو اور سنت ہی کہ اس طرح کا کو اس وقت یہ بیا کرے کہ اگر اولاد نہ ہو با بیکرے

خُذْ اَبُو هُرَيْرَةَ كَوَانِ اَلَا نَصَارَ سَلَكُوا اَوْدِيَا اَوْ شِعْبًا لَسَا كُنْتَ وَاَدِي اَلَا نَصَارَ

بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلے پہاڑ کے نیچے کی راہ لے کر آئے اور یہی نو

تین انصار کی راہ پر چلنا فَاتِ دین میں سنت پر ہی کی طاعت و احیت ہی نہیں پہنچت کی طاعت

نہیں تو اس حدیث میں اگر ظاہری ہے اور غراوی تو مطلب یہ ہے کہ دین کی بات نہیں اور اگر کہ

عقل کا طریقہ مراد ہی تو مطلب یہی کہ دیا وی کاموں میں اور مباحات میں حضرت کو انصار ہوں

کی خاطر داری منظور ہی یہ حدیث انصار کی ہے اگر کسی جیب لیل ہی

خُذْ اَبُو هُرَيْرَةَ كَوَانِ اَلَا نَصَارَ سَلَكُوا اَوْدِيَا اَوْ شِعْبًا لَسَا كُنْتَ وَاَدِي اَلَا نَصَارَ

بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد چاہے

خُذْ اَبُو هُرَيْرَةَ كَوَانِ اَلَا نَصَارَ سَلَكُوا اَوْدِيَا اَوْ شِعْبًا لَسَا كُنْتَ وَاَدِي اَلَا نَصَارَ

بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہارا گناہ ہو جسے جنکو خدا بخشتا تو لبتہ

خُذْ اَبُو هُرَيْرَةَ كَوَانِ اَلَا نَصَارَ سَلَكُوا اَوْدِيَا اَوْ شِعْبًا لَسَا كُنْتَ وَاَدِي اَلَا نَصَارَ

۵۲

۵۳

۵۴

گرد و باس بھیجا تھا سو اون لوگوں نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا **ف** عَمَّان شام کے ملک ہے

ملک میں ایک شہر کا نام ہی وہاں کے لوگوں کی خوش طبعی اور نرم دلی کا بیان کیا

ف ابن عمر کو ترکہ میں لکھی اُمّ ابن صناد بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بن صناد کی ما اوسکو چھوڑتی تو دنیا حالِ طاہر کرنا **ف** ابن صناد کا حال

کئی بار ہو چکا کہ دینے میں پہنچا دیا کا ایک لڑکا تھا بیٹوں سے راہ رکھتا تھا آئندہ یا بن کچھ بیان

کرنا تھا سو ایک روز باغ میں کبر اور طے سخن عن کچھ کرنا تھا حضرت اور دوسرے نکلے درخت کی آگ

ہو کر جاہا کہ اوسکی اور بنسین اوسکی مائے کہا ہے ابن صناد دیکھ محمد آئے سو وہ جب رہا

حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے اگر اوسکی ما نہ روکتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہنا تھا

معلوم ہوا کہ ابن عمر کو ابن اطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہی نہ کہ اوسکے بطلان سے

لوگوں کو خبردار کر دین

ف حاکم بن عمار نے کہا ما زال قائما قال لا م مالک حین عَصَرَتِ الْعَلَّةُ الْاِثْنَانِ تَهْدِي

فِيهَا لِلنَّاسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور سلم بن صناد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھٹی کی مشک

پھونکے تو ہیشہ اوہیں گھٹی بنا رہتا ہے حضرت اُمّ مالک سے کہا جب کہ اوسنے اوس مشک سے گھٹی

بچو رہا جس میں حضرت کو بھیجا کرتی تھی **ف** اُمّ مالک دینے میں ایک بی بی تھیں اور بن

روایت ہے کہ خیرے پاس مشک بھر گئی تھا میں اوسکا گھی ہیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کہی اوسکا گھی

کم ہوتا تھا ایک روز سے اوسکا گھی بچو اتو گھی بالکل چک گیا ہے یہ حال حضرت سے کہا بن حضرت

بہ حدیث فرمائی ہے تو اوسکو اگر بچوڑتی تو کہی گھٹی سے حالی نہ ہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا

ف ابوہریرہ کو تعلمون ما اعلمکم لکھتہ کشید اور تصدیقہ قلبیہ بخاری اور سلم بن صناد سے روایت ہے

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو خدا کر دہست اور تمہو ہوا **ف** ابن عمر سے

کی سختیاں اور قبر کے رنگ بزرگ عذاب و رقیامت کی صفین اور دروغ کی فتنیں اگر تم جانو کمال

یقین سے جانتا کہ میں جانتا ہوں تو خواب و خواب بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب

بی جوہن سے

۴۰ **ع** علی کو دخلتو ہا لہذا لیا فیہا الی یوم القیمۃ یعنی انما لہی اوقدھا عبد اللہ بن
خداۃ الشہی امیر من امرائہ بخاری و مسلمین علی کفری روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر تم اوسین سے

نہ عیشہ قیامت تک اسی میں پڑھتے تھے اوس کی جھکاؤ عبد بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو

ایک سردار تھا حضرت کے سردار بن **ف** عبد اللہ بن حذافہ کو حضرت ایک لشکر کا سردار تھا کہ

کچھن چار کو بھی اوس کے فرمایا کہ تمہارا سردار کے اوسکی اطاعت کچھ لو کہ عبد اللہ است لشکر

نے غصہ میں گئے اور بہت سی لگ رہوشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس کی میں کھینچا دوسرے

کہ حضرت میری اطاعت تمہارے واجب کر دی ہی لشکر نے کہا کہ میں نے حضرت کا حکم و فرما کی لگ

خوف سے کہا ہی سوچم لگ بن کو لکر کچھن جب یہ قصد حضرت کے سنا یہ حدیث فرمائی اس حدیث

معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور مایاب کی اطاعت اور سنا دیا میری اطاعت خلاف شرع کام

میں ہرگز درست نہیں چنانچہ دوسری حدیث میں منافع آجائی کہ کسی بخون کی اطاعت خدا کے

گناہ میں دست نہیں باندھنی تو نیک کام میں جا

۴۱ **ح** ابوہریرہ کو دخلت علی کراخ لاجبت و کو اھدی الی دراع او کراخ لعلیت

بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر بن دعوت میں مری کے دست پاچہ

کی طرف بلا جاؤں تو اللہ قبول کر دین **ف** یعنی دعوت اور نفع میں ہوڑی بہت اولیٰ

میری کا خیال نجاست مسلمان کی خاطر داری ضروری

۴۲ **ح** ابوہریرہ کو دخلت علی لا یحظفہ الملائکہ عصفوا عصفوا یعنی انا حیل میں ابوہریرہ

روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اس کے چور چور فرماتے آجاکے پاس

ف ابو جہل کے ایک بار کافروں سے پوچھا کہ تمہارے ہوتے مجھے ایسا منہ خاک پر ملتا ہی ہے مجھ

کے نامی کافروں کے کہا کہ بیان ابو جہل کے کہا لانت اور عری کی قسم کہ اگر میں اوس کو اس حالت میں دیکھوں

تو اپنے تئوں سے اوس کی گردن کھنڈ کر دوں سو ایک روز حضرت مار پڑے تھے کہ وہ ملاک اسی قصد چلا

۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

دعویٰ کر گناہ نہ ہو عادت بھی کر گیا اور مسئلہ کہ اب قرآن کے مقابلے میں کچھ خرافات اور دوسرا
 کی کتب ہندی کی تہیٰ سودا یا کہ وہ خرافات میرے سے کے لائن نہیں اور کسی جواب دہی کو میری طرف سے
 ثابت بن نہیں کہ ثابت کرانی ثابت بن نہیں اور ساری تہیٰ بڑے کو حضرت کے خطبہ جاریہ ثابت
 اس کے خرافات کو ایسا چہار کہ یکہ ثابت نہ کرنا بعد اس کے مسئلہ کہ اب ملک کو لپٹ گیا اور اس
 حضرت کے پیغمبری میں شرکت کا دعویٰ کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم سوہن بن نہایت شریک ہوتے
 سب ملک کی زمین ادوی ہماری ہماری حضرت نے جواب لکھا نہ زمین تو حقیقت میں خدا کی
 رہی ہے بندوں سے خشک جاہی اور سکودے اور آخرت تو خاص پر پیغمبر گارن کے لئے ہی ہے
 حضرت کے انتقال کے مسئلے میں شرکت کا دعویٰ چھوڑ کر کل موت کا دعویٰ شروع کیا ہر اردن لوگ
 اور کے تابعدار ہوئے تھے صدیق اکبر نے اپنی جلالت میں تو توجہ کشی کر کے اس کو مارا اور اس کے
 کو گولن کو مٹایا اگر صدیق اکبر اس کو نہ مارتے تو اب تک اس کے لوگ دیکھا کا کلمہ پڑھتے جاتے بڑا
 دین میں سادہ پڑھتے تھے عیسیٰ بن ماری بھی اس کے مذہب والوں سے بھی یہی ہی مقام اگر
 آدمی خود کر کے تو صدیق اکبر کی نصیبت کو چھوڑ دیتے کہ میں نے اس سے عہدہ کام نہیں لیا
 ۴۵ **اسخ** ابن عباس بن مالوف قلہ لا حدیثہ الملائکہ یعنی اباجہل قال ان رایت محمداً یصلیٰ عند
 الکعبۃ لاجل ان علیاً ترقیبہ فاجاب عبد اللہ بن عباس روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر وہ سب
 ادوی کرنا تو اس کو سوتے کو پڑتے سے اوہل کو جب کہ اس سے کہا تھا کہ اگر سے محمد کو کہے باس
 نماز پڑھے تو کیا تو اس کی گردن کھال لون گا ف اس کا قصہ میری حدیث میں محصل ہو چکا
 ۴۶ **و** حاسم کو فدحاء مال النحرین فدا عظیمک ہلک اوہلک اوہلک ذاقا کہ
 بخاری اور مسلم بن حارثہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر حرس مال دیکھا تو میں مجھ کو دون کھاؤں
 اس طرح اور اس طرح نے بھی بڑھ کر بن بار در گاہ حضرت جاریے کہا تھا ف جاریے
 روایت ہی کہ مجھے حضرت بعد وعدہ کنا تھا حضرت کی زندگی میں حرس کے ملک مال نہ باج
 حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر علیہ السلام نے اس ملک مال یا صدیق اکبر نے کہ جب کا حضرت

بروز من ہوا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے تب ہی یہ حدیث بیان کی گئی
اگرے کہا جیسے کہ انا اخیلا بھراور گئے تھے اور درمیان کے لیے دونوں مانتے تھے گنا تو باج سرور
مدینہ اگرے کہا کہ ہزار درم اور گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اس کا ہاں
اوس وعدہ کو دے کرے

۴۵ مرد اوھمیرہ لو قلت نعم لوجبت ولما استنطعتم قالہ حين قبل اكل عام یعنی جو
الحجۃ مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو تم ہر سال حج واجب ہو
بانا اور ہر گز نہیں ہو سکتا یہ حضرت نے فرمایا جب لوگوں نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے یا
حضرت نے حجۃ الاولیٰ میں فرمایا کہ اسے لوگو خدا نے تم پر حج فرض کیا سو تم حج کر دو اگر بن حارث نے
جوہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے میں نے فرمایا جو حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا تھا
یہ حدیث فرمائی تھی ہے نازل اور بیضا یہ نہ ہوا کہ اگر ہر سال حج فرض ہوتا تو حضرت خود مضامین
بیان کرتے

۴۶ ف عمر ان حصین لو قلنا وانت ثملت امراتك الفلاح قالہ کثیر
من بنی عقیل اصباوا معھا العصباء قاتو نفوہ فعال اپنی مسلمہ کا رے اور مسلم بن عمران بن حصین
حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اس کو کہتا ہے اسلام ظاہر کرنا اس حالت میں کہ تو اپنا اختیار کرتا تھا تو
نہایت جھگڑا بانا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قبیلہ کو فرمایا اسکے پاس اصحاب کے وہ اہل ہائی
جس کا نام عصباء تھا بھرا اصحاب کے اور کو بانہا تو اسے کہنا کہ میں نے مسلمان ہونے کا
میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھے کہ نبی کے قہر سے
حضرت کے دو اصحاب بڑے تھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو کڑا لائے اور اس شخص نے
حضرت سے کہا کہ جھگو کیوں بکرا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو نے ہم قسم لوگوں کے بد سے گرفتار ہوا ہے جب
حضرت وہاں سے گئے تو اس سے کہا کہ محمد بن عمران نے نبی سے یہ حدیث فرمائی ہے
اگر حالت اختیار میں قبل قبیلہ سے تو اسلام ظاہر کرنا تو میری حق میں بہت بدلا ہوا ہے اب چھوٹ

۱۰
 هَذَا اسْمُهُ مِنْ مَنَ بَدَلُوْكَ اَنْ ذَلِكْ ضَا تَرَا خَرَفَا رَسَ وَالرُّوْمُ يَعْنِي الْغَزَالَ عَنْ الْمَرْأَةِ
 اسلم بن اسامہ بن زید روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ فرزند کو فارسیوں اور رومیوں کو
 بھی ضرر کرنا پسے دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ میں اپنی عورت
 سے صحبت کرنے کا پیر انزال کرنا ہوں حضرت نے فرمایا تو کسوں سے یہ کرنا ہی اوسے کہا کہ میری عورت
 رکے کو دودھ پلائی ہی میں دڑا ہوں کہ رکے کو محل رسنے سے کہ ضرر ہو گئے نب حضرت نے یہ حدیث
 فرمائی تھے اگر اس میں کچھ ضرر ہوتا تو فارسیوں اور رومیوں کی اولاد کو ضرر کرنا حالانکہ وہ سب لوگ
 دودھ پلانے والے عورتوں سے صحبت کرنے میں عمل بھی رہتا ہی اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر
 نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ امور بنیادی میں تجربہ بحث ہی

۱۱
 فَتَسْأَلُ لَوْ كَانَ لَابْنِ اَدَمَ وَاَدِيَانِ مِنْ مَلِكٍ لَا يَشْعِي السَّيْفُ نَالًا وَلَا يَمْلَأُ جُوفَ
 ابْنِ اَدَمَ اِلَّا اللّٰهُ اَيُّ وَيَسُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ بخاری اسلم بن اس سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اگر آدمی اپنے دو چکل بھر مال ہوتا تو ان کے ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرنا اور
 زمین کا پیٹ سیر کرنا کہ یہیں بھرنا اور خدا اوسی پر مرتے تو تیرے ہوا ہی جو خرمن اور لاج سے
 زندہ کرنا کہ یہ آدھی کی خرمن کی کھیت لدا ہوتا دگی بن کہ یہ طرح نہیں سمجھتی اور زیادہ طلبی کہی
 کم نہیں ہوتی اسکا پیٹ قبر کی خاک بھر کو ہی بھر نہیں بھر سکتی بھر کم خرمنی اور فحاشی کی تعریف
 فرمائی شہرہ نگ شہرہ در دبا دار را بہ نافع است پر کہہ یا خاک گورہ بعضی روایت میں ابائی
 ۱۲
 خ او ہر زنی کہ کان لی سئل اجددہا لسنہ فی ان لا یخرج علی ثلث لیلایں و عندی
 حدیث نبوی ہے کہ اگر خدا دہران بن بخاری میں پوچھو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس ایک چار ڈیرہ
 سونا ہوتا تو مجھ کو بھی ہلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راہن نہ گزرتن اور کہا وہ میں سے یہ پاس
 باقی رہتا کہ اس قدر جو خرمن کا کرنے کے واسطے رکھوں حدیث میں سخاوت اور
 ترک دنیا کی فضیلت ہی اور شاہہ ہی کہ قبر میں ادا کر نیکی نکلا اور خوشن خور ہی

ملا گرم + غزابل کو بے نصیب برم + دوران ازم کہ از فعل پسند و قول + اولو العزم بران ملرز
 بچول + بخت اور عذاب جاگنی و نصیب میں لیں + اور خدا کی نصیب کے استقامت میں سے اور اس کی عزت
 کا اہل ہی نہیں ہو سکی بخت

ابو جہرہ عن عبد اللہ بن الحارث انہ یقول لما بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان
 ان یتفأر یعین حذر الہ من ان یحیی یدہ بخاری اور مسلم ابویہم روایت ہے حکام عبد اللہ
 ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر تماری ہتھکے آگے کاچے والا جانتا کہ وہ سپر کتا عذاب ہوگا تو فر
 دوسکے دلوان کا کپڑا ہولہا جائیں جن کی چالیں ہتھ سے یا چالیں گہری آؤسکے آگے چلے گئے

بصر عظیم ہذا ف باس حدیث بن نادی سے منات روایت نہیں کی کہ یا اللہ میں حق
 ہے یا اللہ میں ہے یا اللہ میں بلکہ گہری لیکن ابام طحادی سے جو خطہ حجت بن کہا ہی کہ
 یا اللہ میں جس مراد میں ہے یا اللہ میں ذالقدر علم فارسی کے آگے عطا آدوسق میں گاہ
 ہی جب آؤسکے آگے کہہ کر نہ پڑا اور اگر ہووڑ ہی گاہ میں

ابو ہریرہ کو یقول المؤمن ما عند اللہ من العفو بہ ما طمع بختہ احد ولو یقول
 الیاء ما عند اللہ من الرحمة ما قنط من جنتہ احد بخاری اور مسلم ابویہم روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ اگر ایمان نہ آجاتا بنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی نہ آؤسکے بہشت کی کوئی طمع نہ کرنا اور اگر کافر
 جانتا جانی زندہ اس کے پاس رحمت ہی نہ آؤسکے بہشت کی کوئی نا امید نہ ہونا

ابو ہریرہ کو یقول الناس ما فی الشدا عو الصف الاول ثم لحد والاکان
 یستوفوا علیہ لا یستوفوا ولو یعلون ما فی الشہیدین لا یستوفوا علیہ ولو یعلون ما فی
 الصمۃ والصبیح لا یستوفوا لو تھوا بخاری اور مسلم ابویہم روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر لوگ جانیں

نواف کہ اذان دینے اور جماعت کے اول صف میں ہی تھو جگر انقیل ہو جکا کوئی طریق میں
 سوا فرجہ دینے کے تو البتہ فرجہ ہی ڈالیں اور اگر عا میں کہنا تو اس سے پہلے ہی کہنے کے اول صف
 نماز پہنچنے میں تو جماعت کے اول صف میں حاضر ہونے کی نہایت جلدی کریں اور اگر عا میں کہنا

نوابی غنا اور مخرجی جماعت کا نواؤں کے لئے اگر الزام اور اول صف کا نوا
 معلوم ہو جائے تو لوگوں میں جھگڑا پڑے ہر ایک شخص میں جابجائی کہ میں ہی الزام دونوں میں ہی
 صف اول میں داخل ہوں پھر یہ جانیں کہ یہ جھگڑا نواؤں کے یہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ الہی
 جس کا نام کئے زواران کئے اور صف میں داخل ہو اور اگر جماعت فخر اور غنا کا نواب معلوم ہو اور
 مسجد میں سبب صف اور زوارانی کے نواؤں کے تاکہ نواؤں کی طرح گھستے ہوئے اور نہ
 میں الزام اور صف اول اور طہر کے اول وقت اور حضور جماعت فخر اور غنا کی فضیلت کا مان
 ہی لیکن دونوں ہی حدیث میں آیا ہے کہ گری میں طہر کی غار ٹھہرے وقت مسجد ہی تاکہ لوگوں کو
 نہ تکلف ہو اور جماعت پوری ہو

ح اِنَّ عَمْرُوَ يَعْلَمُ النَّاسُ بِمَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَادَرَا كَبَّ وَحْدَهُ لَيْلِ الْاَجَايِ مِنْ عَدِ الشَّيْخِ
 عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نوک جابجائی ہو کہ نہ ہائی میں ضروری نواؤں کو کوئی
 نواؤں نہا کہی ہے **ف** معلوم ہوا کہ رات کو نہا طہر کرنا اور نہا طہر کرنا کہ نہا طہر کرنا
 اور دنیاوی دونوں نقصان ہیں دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ
 کہ نہا طہر کرنا رات کو وحشت اور دہم اور ضرر زہارن اور شیر و غبرہ کا اگر نہا طہر کرنا اور حجاب
 میں سوار کو سر کا سبب ہو تو بیاہ کو زیادہ ہر اور نہا طہر کرنا کہ الفی تم الطریق

فصل

اس فصل میں وہ جسے حدیث میں ہے کہ اگر کسی نے نواؤں کی نعت ہی
ف اِنَّ عَمْرُوَ يَعْلَمُ النَّاسُ بِمَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَادَرَا كَبَّ وَحْدَهُ لَيْلِ الْاَجَايِ مِنْ عَدِ الشَّيْخِ
 العشاء قالہ عینی آخر ہائے ای اور سن من عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا کہ اگر میں اپنی لبتا
 پر مشکل اور کہیں تجا نا تو میں او کو زحمت کرنے کے حکم کرنا کہ غنا کی غار سے طرح پر مار کر ان کا کفار سے
 زیادہ رات کے غنا کی پٹری بہت یہ حدیث فرمائی **ف** معلوم ہوا کہ غنا کی غار میں نماز سخت
 ہی نہا طہر کرنا ہے کہ ہی رات تک بعد از پوری رات کے کراہہ وقت ہی

۸۶

مکتبہ
عربیہ
کراچی

فَرَاكَهُ بِرَأْفَةٍ كَوَلَا اَنْ اَسْقَى عَلَى اَمْسِيٍّ لَمْ يَرَوْهُمْ بِالسَّوَالِ اَيْ سَلَّمَ مِنْ اَلْوَجْهِ وَنَسِيَ رَوَابِتَ هِيَ كَه
حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنی اہمیت پر یہ شکل بناتا تو میں او کو دو اچے کتبے کہ سواک کا حکم کرتا مگر میں نے چکا نہ
باز نہیں کیا سواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور بلا اہمیت شافعی اسکے نزدیک
نہج اور ظہر کو زیادہ تاکید ہی سواک سے دو دفع ہوتی ہی وضو اور تراویح قرآن اور نماز اور سکوت
اور یہ ہو کہ کے وقت نہ ہا وہ ہر سچ ہی سواک کر دینی لکری کی چائے پہلو کی سواک ہر سب سے

۸۷

خ اَنْسَ كَوْلَا اَلْبَهْرَةَ كَلَفَتْ اَجْوَعُ مِنْ اَلْاَبْصَارِ بِجَارِي مِنْ اَنْسَ ثَلَاثَ رَوَابِتَ هِيَ كَه حضرت نے فرمایا
کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو انصار بون میں کین ایک مرد ہونا چاہتے تھے انصاری اصحاب مجھ کو
پسینہ خاطر ہیں کہ اگر ہجرت کی سخت مجھ میں نہ ہو جواد ہوتی تو میں ان میں ایک دن اُن کو انصار بون میں چکا کرنا
مَرَا اَنْسَ كَوْلَا اَنْ لَا يَدْفَعُوْا اِلَيْكَ عَوِيْتُ اَللّٰهُ اَنْ لَيْسَ عَجْكَ مَرَّةً عَذَابُ اَلْعَذَابِ سَلَّمَ اَلْقَدْرُ اَنْ اَنْسَ رَوَابِتَ
ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر مجھ کا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب پر ہو تو میں کا دین کرنا چھوڑ دیتا کہ نہ
خدا ہے وہی کہ اگر نہ ہو عذاب کا سنا نہ ہوتا ہے اگر تم عذاب پر نہ ہوتا تو میں نے جو اس چاہا
کہ میں نہ کرنا ہے ہر وہی کا قبول جابو معلوم ہوا کہ مردہ نہیں عذاب کے وقت چلتا ہا ہی ہر وہی اور چلا

۸۸

صِرَ اَنْسَ كَوْلَا اَنَا اَحْمَرُ مُؤَبَّنَ اَقْبَلْنَا اَمْسِيَّتْ فَالْكَ لَلْعَبِّ بْنِ جَنَامَةَ لَمَّا اَهْدَى اِلَيْهِ
حاکم و حقیق سلم بن عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہمارے ہم باند ہی ہوتے تو ہم تجھے
قبول کرتے یہ حضرت نے حسین بن خاتم سے فرمایا ہے کہ اسے گوارہ کو شکر کہ حضرت کو تحفہ
دیا بخلاف میں نے خود کو زخمی کیا کالینا و حبیب بن اسو سے ہم قبول نہیں کرتا یہ معلوم ہوا کہ
نہج اور ظہر کو زیادہ تاکید ہی سواک سے دو دفع ہوتی ہی وضو اور تراویح قرآن اور نماز اور سکوت

۸۹

ف اَنْسَ كَوْلَا اَنْ مَعِيَ اَلْهَدَى اَلْحَالَتْ بِجَادِي اَوْ سَلَّمَ مِنْ اَنْسَ رَوَابِتَ هِيَ كَه حضرت نے فرمایا
کہ اگر ہر سب سے فرمایا ہوتی تو البتہ میں عمر و کے حج کا احرام مار ڈالتا ہوں کہ

۹۰

نزدیک حج کے موسم میں عمرہ کرنا ہیبت بدعتا تو اس رسم کے بعد ذکر کرنے کے واسطے جب حضرت حجر الوداع
 میں یہ بیت حج کے میں داخل ہوئے تو اصحاب کے لڑا با کہ شکستہ خانہ فرمایا ہنودہ عمرہ کر کے آخر اہرام اور اٹھ
 پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت احرام نہ اٹھا تھا بعض اصحاب کو احرام اتار
 میں حضرت کو احرام باندھ دیا اور یہ کہ کرا مال ہو اب حضرت پر صحبت فرمائی تھے بنی ہاشم
 کے سب کے باجاء ہو گئے ہیں تو میں بھی احرام اٹھاؤں

۸۷ **وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا يَأْتِيهِمْ أَجَافٌ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الصَّادِقِينَ** کہ جسے ہمارے پیغمبر نے روایت کیا ہے
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم کو اسکا خوف ہوگا کہ شاید یہ کچھ بڑی کوئی ہو تو میں اسکو کہا جاتا ہے
 حضرت ایک کچھ بڑی راہ میں بڑی بیگنی نبیہ حضرت فرمائی معلوم ہو کہ حیرت خیز اگر وہ میں بڑی ہو
 جسے گرجا سے مالک کو کچھ غم ہو تو اسکا لینا اور کھانا دیتا ہی

۸۸ **وَأَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ لَا أَنَّ يَشْقَى عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا خَلَفْتُ عَنْ مَسْرِيَةٍ وَلَكِنْ لَا أَحِدٌ**
حَمُولَةٌ وَلَا أَحَدٌ مَا حَمَلَهُمْ عَلَيْهِ وَلَيْسَتْ عَلَيَّ أَنْ تَخْلَعُوا عَنِّي بخاری اور مسلم ابوبکر روایت کرتے ہیں
 فرمایا کہ اگر مسلمانوں پر حج ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ چھوڑتا لیکن میں بار بار دلاؤنی اور سو دلاؤنی نہیں لانا اور
 میرے پاس وہ چیز نہیں جس پر سب اصحاب کو سوار کر دین اور مجھے پر حج ہونا ہی کہ مسلمان مجھ سے
 چھوڑ رہیں **ف** سیرتہ اوس لشکر کو کہنے میں جو توبہ پاہون کے زیادہ ہوں اور حضرت اوس کے
 ساتھ تیرہ سو لگے ہوں یعنی حضرت کی کمالی حوا میں تھی کہ ہر ایک لڑائی میں شریک ہوں
 لیکن ابتداء اسلام میں نے اسبابی اور ذلت سواری سے سب اصحاب ساتھ جاسکتے تھے اس سے
 حضرت بھی ترک کرتے تھے اور حضرت کو بد دل اصحاب کے جانا اس واسطے بد نہ آتا تھا کہ نہائی
 داتے جہاد کے نواب محروم رہے ابن حنیف میں جہاد کی فضیلت اور تقویٰ کی تعریف بیان
 ۸۹ **وَأَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ لَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْذُوا الْحِمَّةَ وَلَوْ لَا كُفْرُ النَّاسِ رَوْحُهَا**
 بخاری اور مسلم ابوبکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت
 نہ شتر اور اگر وہ نہ ہوتی تو کوئی عورت نہ خاوند سے جیات اور بد خواہی نہ کرتی **ف** حضرت

موسیٰ کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور سلوی اور ترناخا اور حک خدا کا بھی نر کہا کہ وہ ہر روز نگو
 ایزی بنیری اور نازہ جڑون کا گوشت ادا کر گاہی اسرائیل نے جس کی سب سے گوشت کو باسی اور ہٹا کہا
 کہ اگر کل نلے تو کام کو سودہ چکا گئے گوشت بیٹری رکھ بیٹری سے اور اول باسی رکھنے کی رسم
 بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ کھانے تو کوئی باسی نہ کہتا تو گوشت ہٹا اور حضرت
 خواتن حضرت آدم سے نہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے جا ہٹی تین اور ظاہر میں حضرت آدم
 کہنی نہیں کہ میں نکو میں جا ہٹی تاکہ یوں خیانت کی کہ حضرت آدم کو شیطان کے ورعلا سے حضرت
 خواتن سے گہنوں کہا باسی عورتوں میں خیانت کی خواتن حضرت خواتن سے شروع ہوئی
 ۴- **ص** ان عمر کو کہ نذینوا لخاللہ اللہ بقوم نذینون فیعقرکم ویدخلہم اللجۃ مسلم من علیہ
 بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر تم گناہ نہ کرنے تو خدا اور قوم کو لانا کہ وہ گناہ کرنے
 پھر ان کو خدا بخشتا اور ان کو بہشت میں لے جاتا **ف** اس حدیث کا مضمون دوبارہ ہو چکا مطلب یہ
 کہ ایمان والا ساری اہل حق اور گناہ گاران نابت کو اور اشارہ ہے کہ گناہ عکالت الہی سے کی جاتی
 نہیں کہ اوسکی رحمت اور عفو کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہیں کہ آدمی اسے گناہوں سے
 بے بالکل بڑھ جاتا کہ یہ توصیف کفری

فصل

اس فصل میں دشمن میں شک کے لئے اول کی لفظی
 ۴۱ **ص** امر المؤمنین لا یحبسوا ان امر علیکم عند حبشی محمد فاسمعوا واطیعوا ما قال
 ۱- **ب** کتاب اللہ مسلم بن اہم المؤمنین سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر تم ہر گناہ کو جاسی عذاب
 حاکم گناہ کے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور ابعداری کیجو جنک مکوتران بر جلا **ف** نفع
 اگر چہ حاکم نہایت بفر او زالا تو بھی احکام شرعی میں اوسکی اطاعت واجب ہے اس حاکم سے ہر
 دے حاکم میں جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہوں اسوا سے کہ پادشاہ اور خلیفہ عظام نہیں ہو سکتا
 باعلام سے مراد اور اعلام ہو

۴۲ صَحَابِ اَنْ یَقْتَمِنَ مِنْ اَخْبَیْکَ عَمْرًا فَاصْبِرْ حَاجَةً فَلَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا
 بِمَا تَاْخُذُ مَا لَ اَحَبَّ یَعْبُدُ حَقَّ سُلَیْمَانَ جَابِرٌ رَوَیْتُ کہ حضرت فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی سلمان
 کو یہی پیل سچا بھراؤ کوئی آفت لگ گئی تو تم کو حلال ہیں۔ دسکی قیمت کچھ کس چیز کے بدلے
 سلمان بھائی کا مال ناحق لگاؤ **لگاؤ** امام احمد کا بھی مذہب ہی کہ جب مال کے پورخت پر میوہ
 لگا جائے پھر کسی آفت سے میوہ ہر باد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نہ لیتے اور
 امام مالک کے نزدیک بھائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کی نزدیک اگر مالک نے
 سیر کر لیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہی اور اگر سیر کر کے سے
 پہلے میوہ ہر باد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہیں

۴۳ خ اِنْ عَمْرَانٌ تَطْعَمُوْا فِیْ اِمَارَةٍ فَعَدَّ کُنْیَمَہُ تَطْعَمُوْنَ فِیْ اِمَارَةٍ اَمَّہُ مِنْ قَبْلِ اَمْرِ اللّٰهِ اِنْ کَانَ
 لِحَلْفِیٍّ اِلَّا مَآءٌ وَّ اِنْ کَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنْ هَذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ
 بَعْدَہُ یَعْنِیْ اَسَامَہُ بْنُ زُرَّیْدٍ بَجَارِی مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَوَیْتُ کہ حضرت فرمایا اگر تم
 طعمہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری میں سو اللہ تمہارا اس کے پاس سے زید کی سرداری میں
 بھی طعمہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائن تھا اور مقرر سب لوگوں سے وہ چھٹا
 زیادہ پیارا تھا اور البتہ اسامہ اس کے بعد سب لوگوں سے بہتر نزدیک زیادہ پیارا ہی وہ
 زید حضرت کے آزاد غلام تھے اور حضرت نے لشکر کا سردار کے مقام میں بھیجا تھا جب وہ وہاں
 شہید ہو کر حضرت نے اس کے لئے اسامہ کو سیر اور لشکر کا کہ اپنے باب کا بدلہ لایوے اور او کو
 تسکین حاصل ہو تو بعض لوگوں نے اس کی سرداری میں کچھ مال کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 اس حدیث سے اسامہ اور اس کے باب زید کی بری فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوب میں

داخل ہوئے

خ اِنْ عَمْرَانٌ دُعِیْتُمْ اِلَیْ کُمَا جَابِرٌ رَوَیْتُ کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت میں صرف بکری کے پانوں کی پٹی کی طرف بلا جاؤ تو بھی قبول کر دو

فے سے دعوت قبول کرنا واجب ہے اگرچہ نہ حاضر اور نہ گماہ ہو۔
 سَخِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اِنْ رَاَيْتُمْوَا نَا خَطَطْنَا الظَّنَّ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ حَتَّىٰ يَرْسِلَ
 إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَاَيْتُمْوَا اَوْطَانَهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّىٰ أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ فَالْكَ يَوْمَ احْدِ لِعَبْدِ اللَّهِ
 نِنْ مُجَبَّرٍ وَاصْحَابِهِ وَكَانُوا اَخَصِيْنَ رَجُلًا بَخَارِمْ بَرَانِ نَارِيَّةٍ رَوَاهُ رُوَاهُ رُوَاهُ رُوَاهُ رُوَاهُ
 کہ جبریان ہو گئے ایک لیکن تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹو جب تک کہ میں تمکو نہ بلا بیچوں اور اگر تم ہو
 دیکھو کہ میں نے ان کافروں کو اپنے قدموں کیل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹو جب تک کہ میں تمکو نہ
 بلا بیچوں میں نے خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنی جگہ سے بدون ہلاکت نہ ہٹو یہ حضرت نے جنگ احد
 دن عبداللہ بن جبیر اور ادنے کے ساتھ ہونے پر پیاس جو ان سے فرمایا **ف** جنگ احد میں حضرت نے
 کافروں کا سامنا کیا اور احد کے پھاڑ کو پشت پر دیا اور پھاڑ کے ناپ کے پر پیاس تیر انداز کی ڈرار
 عبداللہ بن جبیر تھے متعین کر کے اور یہ حدیث فرمائی اول جب سلمان نے حملہ کیا کافروں کی شکست
 ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ان کے پر نر انداز سے کافروں کی شکست دیکھ کر بھی ہو گئے سردار کا کہنا تھا
 جب ہمارا خالی ہو گیا کافروں کے ہر مسلمان پر لوٹ پڑے بسبب شانت نافرمانی کے اسلام کی نشانی ہوئی
و أَبُو هُرَيْرَةَ وَرَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّ رَنْتَ فَاَجِلْدُوْهُمَا ثُمَّ اِنْ رَنْتَ فَاَجِلْدُوْهُمَا
 4۶
 ثُمَّ اِنْ رَنْتَ فَاَجِلْدُوْهُمَا ثُمَّ اِنْ رَنْتَ فَاَجِلْدُوْهُمَا ثُمَّ اِنْ رَنْتَ فَاَجِلْدُوْهُمَا ثُمَّ اِنْ رَنْتَ فَاَجِلْدُوْهُمَا
 اور زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نے خاوند والی تو نڈھی حرام کاری کرے
 تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو بھی کوڑے مارو پھر
 جو بچے بار اسکو بیچ ڈالو بالوں کی رستی پی کے ساتھ سہی **ف** ایسے نین باریا اگر تو نڈھی حرام
 کرے تو اسکو سزا دو جو بچے بار اسکو بیچ ڈالے اگرچہ بے قیمت باوے جسے بالوں کی رستی ہو
 میں کہا برسم ہو گئی ہے کہ لونڈیاں حرام کرتی ہیں اور اس کے لئے غیر مالک کچھ خیال نہیں کرتے
 اپنے اوپر دال لئے ہیں نہ ان کا نکاح کر دیتے ہیں نہ انکو بیچ ڈالتے ہیں اسکی جو اندہی اور عذاب
 نیامت میں مالکوں کی گردن پر ہوگا

کام نمازین بہتر نہیں اور اگر چھکو نہایت ہی مروت ہو تو کیا رکاز امتیاز ہے نہیں ہی اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ کتنے کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو باز کو بہتر ہیں

۱۲۴ **سُخِ حَبْرٌ مِّنْ مَّطْعَمٍ اَنْ لَّمْ يَحْدِثْ بِيْ بَاقِي اَنَابَتِهِ قَالَهُ لَا مَرَاةَ اَمْرًا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ**

اَرَأَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَكَلِمَةُ اِحْدَاكَ سَخِيٍّ مِنْ جَبْرِ مَطْعَمٍ سے روایت ہے ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر کوئی

نباہے تو ابوبکر یا اس کی بیویہ حضرت اوس عورت کے کہا جسے فرمایا تھا کہ تمہارے پاس دو دوسرے بار پھر

آنا تب سے کہنا کہ پہلا تیرا تو کہ اگر میں آؤں اور حضرت کو نباؤں **ف** سے اگر میں آؤں اور

حضرت کو نباؤں سے اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کروں حضرت فرمایا کہ الی بکر یا اس کی بیوی

۱۰۵ **وَقَدْ عَفَا عَنْ عَامِرٍ اِنْ رَزَقْتَهُ يَوْمَ قَامَ وَالْكَرْبَا يَنْتَعِي لِلصَّبِغِ فَاَقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ**

يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَتَّى الصَّبِغِ الَّذِي يَنْتَعِي لَهُمْ بخاری اور مسلم میں عقیقہ بن عامر روایت

ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر تم نہ دے کسی قوم میں پھر دینا ہے واسطے سامان کر دین جس کا کہ یہاں کے واسطے

جائے قوم قبول کر دے اور اگر دے کر میں قوم اسے ہماری کا حق جس کا کہ او کو چاہے لیلوف

بے کاموں سے حضرت صلح کی تھی تو اس صلح میں یہ قول فرما بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان مہاجر ملک

میں آویں جاویں تو ان کی نیابت اور مہانداری کیجیو تو اس حدیث میں یہی لوگ مراد ہیں اور یہ

مطلب نہیں کہ مسافر مجبور اور زبردستی مسلمان سے اپنی مہامی مانگے یا ان یہ البتہ ہی کہ مہانداری

۱۰۶ **هَـٰذَا اِنْ يَعْشَ هَذَا الْعَلَامُ فَعَسَى اَنْ لَا يَدْرَكَهُ اَلْهَرَمُ حَتَّى يَقُوْمَ السَّاعَةُ** مسلمان

اس سے روایت ہے ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر یہ لڑکا نہ رہا تو اس کو دیا جائے آئے باو کا کہ تمہاری

ساعت قائم ہو جاوے گی سے تمہاری موت کی ساعت آج ہی کی **ف** جنگی لوگوں نے حضرت سے کہا

کہ قیامت کی آوے گی اس قوم ایک جھوٹا رکھا تھا اس کی طرف اشارہ کر کے یہ حدیث فرمائی تھی یہ

لڑکا بے باہر ہوئے باو کا کہ تم سب مر جاؤ گے تو تمہارے حق میں گواہ قیامت آگئی مثل شہد ہی کہ اگر

ابنی زبان نہیں تو گویا راجہاں نہیں ان لوگوں نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اس واسطے کہ اگر فرماتے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو جنگلی جاہل بد اعتقاد بوجھتا کہ کسا سمجھتی کہ قیامت کو نہیں جانتا ہی

۱۰۷

عمر بن الخطاب ان یکن هو فکن تسلط علیہ وان لم یکن هو فلا خبر فی قتالہ یعنی ابنِ خطاب بخاری اور مسلم میں عمر بارہوی روایت ہے کہ حضرت فرمایا اگر ابنِ خطاب حضرت میں دجال ہی تو جنگجو اسی سیر فابو بلکاک اور اگر ابنِ خطاب دجال نہیں تو اس کے قتل کرنے میں جنگجو کہہ بھڑی نہیں ف ابنِ خطاب مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا عجب عجب اس کے حالات تھے لوگوں میں کہتا تھا کہ حضرت وہاں ہو کر اس کے سب لڑکے بہا کر گئے تھے وہ یہاں کا حضرت نے اس سے فرمایا کہ یہ میری بیٹھری کی گواہی دینا ہی اسے کہنا نہیں اور تم میری بیٹھری کے گواہ ہو تھے اچھا تو کو گمان تھا کہ شاید بھی دجال ہی اس واسطے عمر فاروق نے حضرت کہا کہ اگر حکم ہو تو میں اس کی گردن کاٹوں نہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے اگر بھی حقیقت میں دجال ہی تو اسکو روزہ مارنے کا واسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے تھی اور اگر یہ دجال نہیں ہی تو اس کے دھوکے اس کے ہاتھ میں پڑا ہی

۱۰۸

مرابن عباس لیں بعینہ الی قابل کا صومن التا سيع مسلم من عبد اللہ بن عباس مروی ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو میں نابج کا بھی ضرور روزہ رکھوں گا ف حضرت کے بن عباس کو اپنے محرم کی دشواری نابج کا روزہ رکھنے سے تعجب نہ تھے بن رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اسکی فرضیت منسوخ ہو گئی تھی جان کر کہتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہودی ہی اس روزہ کا فرض رکھتے ہیں تب حضرت نے حدیث فرمائی ہے اگر میں زندہ رہا تو اگلے محرم میں نوین اور دسویں و نابج کا روزہ رکھوں گا تاکہ یہودی کی مشابہت ہو یہ اسی سال قبل محرم کے حضرت کا اشغال ہوا

۱۰۹

اسی حدیث سے بعضے علمائے کہا ہے کہ فعل کا ایک وزہ کہنا مذکور ہے

ما من لکن صدق لکن الحنہ قال لکنہم بخلفہ سلم من السرخس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سب ہی تو مقرر بہشت میں جاوے گا یہ حضرت نے تمام بن خلدیہ کے حق میں فرمایا

سنے کہ ایک شخص ابضام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم کو بھی حضرت اوسکو
یا خود سنت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوٰۃ بتلائی تو اوسے کہا اوس خدا کی
قسم ہے مجھکو سچا پیکر کیا کہ میں اس میں شراعتی کردگاہ نہ کی جب وہ گیارہ حضرت یہ حدیث فرمائی
ضام کے کلام کا یہ مطلب نہیں کہ اوسکے فرض کے میں سنت اور افضل نہ کروں گا بلکہ یہ مطلب کہ فرض میں
میں کچھ کی زیادتی اپنی طرف نہ کروں گا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ملجی
ہو کر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی میں مبری طرف کچھ کی زیادتی نہ ہوگی جیسا
کہ حضرت کے سنا ہی دے رہا ہے کہوں گا

ہُوَ اَوْ هَرَبَةٌ لَّنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتُ فَمَا عَاثَبَهُمْ اَللّٰهُ وَلَا يَزَالُ مَعَاتٍ مِّنَ اللّٰهِ طَهْرُهُ عَلَيْهِمْ
مَا دُمَّتْ عَلَى ذٰلِكَ قَالَا لَرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لِّيْ فِرَارَةٌ اَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَ
اُحْسِنَ اِلَيْهِمْ وَلَيْسُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلَمَ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ سَلَّمَ مِّنَ الْوَهْرَةِ رُوِيَ
کہ حضرت فرمایا کہ اگر حقیقت میں تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا تو گو بانو اوس کے موہ نہ ہر جلی کہ نہ
ڈالسا ہی اور جیسے وہ کی طرف سے بہ سناہ ایک مددگار ہونے پر بیگا کہ مجھکو اون پر غالب ہے کیسا
جنگ کہ تو اس حالت پر بیگا کہ حضرت اوس مرد کہا جس نے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے
سننے میں کہ میں تو اوسے سلوک کرنا ہوں اور وہ مجھے برا دیتی کا حق کہتے ہیں اور میں
اوسنے احسان کرنا ہوں اور وہ مجھے برائی کہتے ہیں اور میں اون سے غم خوری کرنا ہوں اور
وہ مجھے جہالت کرنے میں گالیاں دیتے ہیں سننے اگر حقیقت جالیون ہی ہی
تو وہ لوگ نہ سناہ یہ سلوک کرے درج میں یون کے کہ باوجود یہ احسانات اور غم خوری
کے کچھ برا دیتی کا حق نہیں ادا کرنے اور اس سے خاطر جمع رکھ کہ تو اس غم خوری اور احسان سے اپنے
سایہ دبائیں کہی دلیل اوسے عت ہوگا اس واسطے کہ خدا کی طرف سے نیری مددگاری کو شہ
مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہی اس حدیث سے پراور پراور ہی اور غم خوری کی

خوبی ثابت ہوئی

سویدیا کہ حضرت نے فرمایا تھا اور یہاں ہی ہوا **ف** اس حدیث سے ثابت معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد
 نبوت کی بات تین زانوں تک حیرت غالب رہی گی بعد اوس کے شر غالب ہوگا اور حضرت کم
 ہو جاوے گی اور یہ مطلب نہیں کہ بالکل حیرت نہ رہی گی اس واسطے کہ امت محمدی قیامت تک سے
 سب بالکل کہی نہ گمراہ ہو جاوے گئے بلکہ ہر زمانے میں کچھ اہل حق قائم رہیں گے اگرچہ اہل باطل اکثر
 ہوں اس واسطے کہ امت کا یہ قاعدہ ہی کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے
 زمانے میں نہ ہو اور اپنے کمر رائج تھا وہ حق ہی اور سکو قبول کیا جائے اور جو قول اور فعل اہل
 بن زانوں میں نہ ہو وعدہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہی اور سکو ہرگز نہ قبول کیا جائے کہ وہ میں ہر وہی
 دین کی بنیادی ہی اگر غافل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتیں کہ جہان میں ہو چکی ہیں وہ
 ہوں گے بخوبی اذکی برائی اور گمراہی بوجہ جاوے
م ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث القرض الذی بعثت فیہ لئلا یسئلوا فیہ قال ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 اعلم اذکر الثالث امر لا یختلف قوم یؤمنون السماء ان یشہدوا ان قسبل ان
 یشہدوا ان مسلمین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے ہر وہ
 زمانہ ہی حسین میں سمجھتا ہے اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وہ لوگ پھر میں جو اسے کہتے
 ہوتے اور ان کی محبت و علیہ میں رہتے تابعین ابو ہریرہ سے کہنا کہ خدا ہی خوب رہا نبی کہ حضرت
 خیر زمانہ کو پھر کیا یا نہیں حضرت نے فرمایا پھر وہ لوگ باقی رہ جاوے گے جو میری امت سے ہیں اور
 وہ لوگ کہیں گے کہ وہی دین کے بدو کو ابھی اسکے وقت سے ان کو خوف خدا اور خوف قیامت
 نہ سکا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کریں بلکہ آخرت کو پہل کے دنیا کی ریاست اور
 سنان کو کمال جانیں گے ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی رانی اور ناز کی میں مشغول ہو کر نہ شکم
 ہو جاوے گے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہی اور جو وہ نہ ہونے کی کچھ بدوا کن بن گے ناخن کو ابھی وہ
 کو طار میں نہ گے بدو خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہوں گے اس حدیث کا اور یہی حدیث
 کا ایک سرائے علیہ ہی خلاصہ مطلب یہ کہ جس زمانہ کو اگر اور شر غالب ہو تو ان کے قول اور فعل کا اعتبار نہ کرنا

نوذیدارون کو لازم ہی کہ سو اوصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی رسم اور راہ کو قبول کریں
 امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں
 دین کا جو جہاد کی محنتوں کے سب سے مسلمانوں کو آسان ہو گیا اس واسطے کہ وہ خبر القرون میں داخل
 ہو سکیں اہلسنت نے دین کے بچنے میں اذ کو ایسا بنوایا

ف الس حذو دوسرا لا نصار بنو الحجاز ثم بنو عبد الا شہل ثم بنو الحجاز
 خراج ثم بنو ساعدہ وبنی کل دوسرا لا نصار خیر بجاری اور مسلم بن انس سے روایت ہے کہ
 حضرت زبایہ کہ سب انصار کے محلوں کے بجاری کی اولاد کا محلہ بہتر ان کے بعد عبد الا شہل کی اولاد بہتر ان کے
 بعد حجاز بن خراج کی اولاد بہتر ان کے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلوں میں خراج
 اور خوی ہی **ف** سے بین انصاری اصحاب کے بہت بچے اور احاطے سے حضرت کی
 سب کی اس واسطے سبکی محل تعریف کی مگر جن لوگوں سے زیادہ آسان رہی ہوئی ان کے علیحدہ

علیہ نام لکھ خوی بیان کی
 صراوہ ہرہ خیر صغوف الرجال اولھا وشرھا اخرھا وحید صغوف النساء اخرھا
 وشرھا اولھا مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں پہلی
 صف بھری اور بری صف پہلی صف ہی اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پہلی صف ہی اور
 بری پہلی صف ہی **ف** حضرت کے وقت میں مرد اور عورتیں جامعیت کی نماز میں شریک ہونے لگے
 اول مردوں کی صفیں ہوتیں نہیں بعد اوسکے عورتوں کی صفیں سو فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں
 اول صف بہتر اس واسطے کہ نبی جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتوں سے ہابیت دور رہی
 اور پہلی صف کو برا فرمایا اس واسطے کہ وہ دیر کر نماز میں آئے امام سے دور رہے عورتوں سے
 قریب ہوئی حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے میں فساد کا خوف ہی اور عورتوں کی صفوں میں پہلی
 صف کو برا فرمایا اور پہلی کی تعریف کی اس واسطے کہ پہلی صف مردوں سے قریب ہی اوس میں کمال
 پروردہ ہوتی نہیں اور پہلی صف مردوں کی دوری اوس میں پروردہ ہوتی ہابیت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو

سے من نکاح نہیں کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتوں کی لغت کی اور ام ہانکاء نے سب کو معلوم ہوا کہ عورت میں بھی عریضی خوی ہی ہے کہ ویر و آلتی ہو اور لڑکوں کے اچھے طرح بیلے اور اسبے خاوند کے مال کے ضائع ہونے سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے افضل اور اپنے زمانے میں سیدۂ امت محمدیہؐ میں خدیجہ عورتوں سے افضل ہے۔

مِنْ أَتَاهُمْ مِنْ جَدِوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ حُلُقُ أَدَمَ وَفِيهِ أَدْحَلُ الْجَنَّةِ
وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَكَانَ يَوْمَ السَّاعَةِ الْآخِرَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَلَّمَ مِنَ الْوَهْرِ بِرُتَبِهِ رَوَيْتُ هِيَ

نہ صرف کہ اصل دن جیسے اسباب بکلا جمہ کا دن ہی اسی دن اور مہما ہوئے اور اسی دن بہشت بن جائے گی اور اوس دن یہ نسبت نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر مجھے وہ فہم ہوئی کہ نزدیک ہفتہ ٹراؤں ہی اس واسطے کہ آسمان اور زمین اسی دن بن سکے اور نصاریٰ کے نزدیک کبشنبہ ٹراؤں ہی اس واسطے کہ ان کے گناہوں پر عیشہ عاقل اور مہما ہوئے اور

مَرْغُوبِينَ مَالِكِ الْأَشْجَعِ حَيَارَاتِكُمْ الَّذِينَ حَبَّوْنَهُمْ وَحَبَّوْنَكُمْ وَبَصَلُونَهُمْ
بَصَلُونَكُمْ وَبَصَلُوا أَرْوَاحَكُمْ الَّذِينَ بَخَّصُوا نَفْسَهُمْ وَبَخَّصُواكُمْ وَبَخَّصُواكُمْ

مسلم بن عوف بن مالک شہر روابت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتر نہایت سردار اور حاکم دس ہجری میں جنگو
 تم جاہد اور دس کلو جاہن تم اور کونیک دعا دو اور دس کونیک دعا دو یوں اور دس ہجری میں سردار اور دس
 جن سے تم بغض رکھو اور دس ہجری میں تم اور کونیک دعا دو اور دس ہجری میں کونیک دعا دو یوں ف جب
 حاکم اور رعیت میں محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اس واسطے کہ بغض کی اور جب حاکم اور
 رعیت میں بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار نے انتظامی ہوگی اس واسطے کہ بغض کی اس
 حدیث میں حاکم کو نصیحت ہے کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں اس واسطے کہ حقیقت میں
 انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہے اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہے

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جن کے سبب یہ فصل تفصیل کا حصہ ہے
 ۱۳۲ خ ابْنِ عَبَّاسٍ أَعْضَ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ تَلَكُّهُ مَلِكٌ فِي الْحَرَمِ وَصَبَّغِي الْإِسْلَامَ سُنَّةَ
 جَاهِلِيَّةٍ وَمُطْلَقٌ دَمِ امْرَأَةٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيَهْرُقَ دَمَهُ بِنَجَارِيٍّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِي
 ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگوں کے نزدیک سے زیادہ تر وہ ہیں خدا کے نزدیک ہیں جن میں ایک تو حرم کی زبان
 میں کبر و ستیغی شہر ہی راہ چلنے والا اور دوسرا دین اسلام میں کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا
 قبل از ما حق کسی شخص کے خون کا چاہے والا صرف اس کی خون ریزی کے واسطے ف حرم میں
 کج و کمی کرنے دے کام کرنا جو دین حرام میں جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کج و سچی سے گناہ کرنا
 ہوں چنانچہ عبد اللہ بن عباس کا بھی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم میں دونا تو اب ہی دس ہی
 ہی گناہ کا بھی دین و راعذاب ہی اس واسطے کہ حضور میں یہ لفظ زیادہ تر مری ہی اس واسطے
 ابن عباس نے کئے کی سکونت ترک کر کے طائف میں رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی زمین جسے جو
 کرنا سہویشا مرد سے ہر گز نہیں بہاؤنا جانوروں سے شگون لینا لوگوں کے نسب میں طعنہ کرنا ہے سب
 اور خاندان پر کھنڈ کرنا یہ کوسندوں کی تاثیر ہے جاننا اور یہ سب مباح حق و غیر مری کی مری
 تو صفا ظاہری تفصیل کی کجہ حاجت نہیں

مر ابوہریرۃ انقل صلوة علی المذابین صلوة العشاء و صلوة الفجر ولو یعلمون ما فیہا
لا توجہوا و لو جہوا مسلم بن ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقوں پر نہت بہاری
نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہی اور اگر وہ لوگ جاسے جو کہ ایمن و اب ہی تو فقرا کے واسطے
آویں کہ اسے ہی بہت عشا کے وقت میں کا علیہ ایضہ کہانی یا باج رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوئی
اور فجر کو غنہ کی لذت چھوڑنا ہے ظاہر ہی ہے بلانوں پر ثابت تحت معلوم ہوا ہی اس واسطے ان دونوں
دفعوں کی نماز اوتارے نہیں ہو سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز میں کاملی کرے اور اگر
اوس میں نفاق کی علامت موجود ہی لازم ہی کہ اسے دل کو سمجھا دے اور نہ کرے

مر ابوہریرۃ ان عائشۃ احب الی اللہ اذ وہما وان قل بخاری او مسلم
من ابوہریرۃ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب مخلوق
بہت پیارا وہ عمل ہی جو ہم نام ہی اگرچہ تہوڑا ہی ہو **ف** مدامی عمل خدا کو اس واسطے پسند
ہی کہ اسکا کرنے والا بیدار ہی تھا قل نہیں کہ کہی کرے اور کہی نہیں اور دوسرا سب یہی کہ کثرت
عمل کرنے سے اس میں عمل کی برکت سے دل لیکن ہو جائی ہو و بزرگ اور سکوف اور صفائی حاصل
ہونی جاتی ہی اور گاہ گاہ کرنے میں اسکا اثر دل میں نہیں ہوتا جیسے بجلی کے جھکے سے اسی
دم نور و روشنی ہی پھر آخر کو تار کی ہی اس واسطے طریقہ و اس کے درویشوں نے فرمایا ہی کہ جب وہی
کوئی فعل عبادت یا طبعہ شروع کرے تو اسکو وہ ام کرنا ہی تاکہ اسکا فیض اور برکت کم نہ ہو
مر ابوہریرۃ ان حبیب اللہ مساجدہا و بعض البلاد الی اللہ استوا فہما
مسلم بن ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہر دن کے کائنات میں خدا کے نزدیک
سب دن دو ستر دن اور شہر دن کے کائنات میں خدا کے نزدیک دو ستر دن یا ستر دن ہی **ف** سحر
اس واسطے زیادہ تر پسند میں کہ وہ عبادت گاہ میں او میں خدا یاد دلائی اور یا ربین اس واسطے
پسند ہو کہ وہ یمن دنیا یاد داتی ہی بلکہ اگر لوگ خیر و برکت کے شعولی سے عصر کی نماز پڑھا
رہا ہے تو یمن یا ننگیے **ف** بہت سے ہیں

١٢٤ من عبد الله بن عمر وأحب الصيام إلى الله صباه وقد كان يصوم يوماً ويفطر يوماً

توما واحب الصلوة الى الله صلوة داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وسنام

سید سہمخاری بن عبد اللہ بن عمر بن ابی قحیفہ کہ حضرت فرمایا ہے یہاں از خود حد مذکور ہو

علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ثابت فرما دے اور روزہ برپا ہے اور ثابت دن برپا ہے اور یہ ثابت باری

فما وجدنا من شدة ذلك زاد وعلية السلام على ما يرى في كتابه الذي رآه في بيت أبيه

۹۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِحَدِیْقَتِیْ رِیْقًا مِّنْ رِّیْقِ اَنْبِیَآئِکَ وَرِیْقًا مِّنْ رِّیْقِ اَوْلِیَآئِکَ وَرِیْقًا مِّنْ رِّیْقِ اَصْفِیَآئِکَ وَرِیْقًا مِّنْ رِّیْقِ اَمَرِّیْقِیْ

آدمی کو عارت مہوٹا، کچھ کرکڑت کی انگلیٹ مانی سہوڑا دے، اور چھوٹا کر عارت تھوڑا کرے۔

اسو اسطیل نہ ہوئی کہ میں ختم کا حق اور خدا کا حق دونوں کو اپنی اولاد میں باقی نہ رہا

بھڑکے سر امر غصہ نہ ہی ۔ جاگنا بہتر کہ سر امر غصہ اور جاگنا ہی مری اور جاگنا کو سبب بیماری اور نقص ہے

بالکل صحیح نہیں جو سبکی معلوم ہو اگرچہ برون کا طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت میں فریادوں کی نہ نہایت

کمی اور بھی راہ خدا کو پسندی کہ اسکا تباہ ہمیشہ ہو سکنا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد انجمن کے سوسرہیاں بھی

ہی تاکہ خبر کی ماز بخوبی آد آہو اور اس کے جانب کی مشفق بنو یہ سید زور ہو جاوے اور

مرثمة من جذب حب كلامي لله المبح سبحان الله وأحمد لله ولا إله إلا الله

واللہ اعلم بالصواب

القدوة الحسنة

جانبی اور استیصالیہ ماحول کے لیے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے لیے

۱۲۸ **وَبِعَقِيبَةٍ مِنْ عَامِلِي الشُّرُوطِ أَنْ يُقَوِّمُوا مَا اسْتَجْلَزَ مِنْهُ الْفَرَسُ وَجَسَدُ الْمَلِكِ**

سلمان غنیمت بن عامر بنی رزائے ہی کہ خیر ہے فرماتا کہ سب غیر طحون میں ایسے جھکا کر اور اکرنا چاہیے

اوس شرط کا زبانی دستور پورا کرنا لازم ہے جس کے سبب سے عورتوں کی شہرت گاہ میں حلال کر لیں

7. شرطین

جو سترین اور قول نزار کہ کج بین واجب الادا ہیں سوا دین میں سے اول تو تمہاری دوسری
 بان نفقہ میرے حسن لوگ دستور کے موافق عورت کا تمہارے ہی اس حدیث کے معلوم ہوا کہ بیو کا
 اور اگر اسے مقدم ہی اور جو ہر ادا کرنا قصہ نہ ہے وہ گنگاری اور بعض سترین کج بین ہیں
 الادا ہیں جسے خاوند کا جو روگے گھر میں رہنا جو روگے کو اسے گھر نہ بلایا جو روگے زندگی میں دوسرا نکاح
 نہ کرنا یا پہلی جو روگے کو طلاق دینا

۱۲۹ **ف** الوہرہ آخوف ویزوی ان آخوف ما آخاف علیکم ما یخرج اللہ
 لکم من زہرۃ الدنیا قالوا وما زہرۃ الدنیا یا رسول اللہ قال برکات الارض
 قالوا یا رسول اللہ وهل بانی الخیر بالشر قال لا بانی الخیر الا بالخیر لا بانی الخیر الا
 بالخیر لا بانی الخیر الا بالخیر ان کل ما سئلت الربیع یقبل او یکرہ ویزوی یقبل خطا
 اولئک الاکلۃ الخضر فانھا کما کل حتی اذا امتدت حاصرناھا استقبلت الشمس ثم
 اجترت وبالت وثلطت ثم عادت فاکلت ان هذا المال خضرہ حلوۃ من اخذہ
 خفۃ ووضعه فی حقہ فم المعونۃ ہو ومن اخذہ یغرقہ کان کالذی یاکل ولا یشبع
 بخاری ودرستم من الوہرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجھ کو تم پر
 دہرنگا ہی وہ خبر ہی جو کہ خدا تمہارے واسطے نکاتے گا دنیا کی ریت اور ان سے اصحاب
 کہنا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرائش سے کون چیر مراد ہی حضرت فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اباج
 اور لباس اور خوش اور چاندی جو ہے کی کہان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک خبر بھی بتائی لاؤ
 گی نیلے جب زمین کی بیدار ہوئی چیر کو برکت اور خبر فرمایا تو پہلا خبر سے شر کیونکر ہوگا حضرت فرمایا
 سچ ہی کہ خبر سے خبر ہی ہوتی ہی خبر سے خبر ہی ہوتی ہی خبر سے خبر ہی ہوتی ہی البتہ ہر ایک کھاس
 جسکو بیچ کی فصل لگا ہی ہی جاوے کو ہلاک کر دے گی یا ہلاک کے قریب کر دے گی ہی نیلے اگر خبر سے
 خبر سے اور دوسری روایت میں وہی کہ چار اجالہ کو ہلاک کرنا ہی بیٹ لپٹا کر یا قریب ہلاکت کے کرنا
 ہی یا اوس عداوت سے کہنا ہے واکو ہلاکت ہیں کہ وہ کہنا یا کیا بیان تک کہ جب ان کے درون کو

نام زیادہ اوتنی میزان کی حرارت زیادہ علمانی کہانی کہ دن کو رکھیں اور جو دیکھ کر کثرت بھری اور بھری
 ۱۲۱۱
 کی ہمارے میں ہر حال تمام سلی
 ۱۲۵
 ہوتا ان افضل دنیا ربیعہ الرجل دنیا ربیعہ علی عیالہ و دنیا ربیعہ علی ربیعہ
 فی سبیل اللہ و دنیا ربیعہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ مسلم بن ابی ہاشم سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ بہتر دنیا ربیعہ کو مخرج کر کے وہ دنیا ہی جسکو سب سے بڑا دیکھوں پر مخرج کرنا ہی اور
 وہ دنیا افضل ہی جسکو ہمارے میں اپنی سواری پر مخرج کرنا ہی اور وہ دنیا ربیعہ ہی جسکو ہمارے میں
 سانبھوں پر سے نوکریا کرنا اور غازیوں پر مخرج کرنا ہی **ف** جو روکو کوں برائے حج کیا ہو
 افضل ہو کہ مخرج ہی اور سبے گھوڑے پر مخرج کرنا اسواسطے بھرتا ہو کہ ملک ہی خصوصاً راہ خدا
 میں زیادہ تر پرورش کے لائق ہو اور غازیوں پر مخرج کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی
 مسلم ہو کہ مخرج ہی کے روئے ہے اسے جو روکو کوں کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ دین
 ہی اور خیرات نقل ہی اور حالانکہ مخرج کرنا افضل ہے فعل ہی
 ۱۲۶
 صر ابو ہریرۃ افضل الصوام بعد رمضان شہر للہ الحکم و افضل الصلوة بعد
 انقرضۃ صلوة اللیل مسلم بن ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان
 کے محرم حد تک ہمسہ کارورہ ہی اور افضل نماز بعد مخرج چچا گاہ کے رکعت کی نماز ہی ہے بعد
 کی عذ **ف** محرم کارورہ سب صوم عاشورائے افضل ہو اور عید کی نماز اسواسطے افضل
 ہوئی کہ اولین محرم اور شرف نفس بہت ہی اوسوقت اکثر حضور و دل سے نماز ہوتی ہی اور
 اور پاک اولین و صل بہن ہی
 ۱۳۷
 صر ابو ہریرۃ اقرب ما یكون العبد من شریہ و هو ساجد فاکثر والد عار
 مسلم بن ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک نہرواہی سجدہ کی
 حالت میں سو سجدے میں بہت دعا کیا کرو **ف** اسجدے میں کمال ربہ تعظیم کا ہی اور
 بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ دیکھنے اپنے اشرف الماعنا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے

رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت میں نہایت قرب الہی حاصل ہو جائی اور کمال رحمت الہی پر

متوجہ ہوتی ہی تو ایسے وقت میں عالمگیرا غنیمت سمجھ

178

فَأَمْحِزَامُ بَيْتِ مَلِكَانَ أَوَّلُ حَيْشٍ مِنْ أُمَمِي يُغْزَوْنَ الْحَرَقْدَاؤُجُوا

بخاری اور مسلم میں ام حرم ثمان کی بیٹی ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول شکر مزی اسے جو سمند میں جہاز بھر کر کافروں سے لٹے گا اور نیر بہشت واجب ہوا۔

149

وَأَمَّا حُرَّامُ بَنَاتِ الْمَلَاحِنَ أَوَّلُ حَيْثُ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَهُ فَيَصْرَعُونَ لَهُمْ

بجاری اور مسلم بن ام حرام طحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نبی اللہ شکر مبر است
کا جو دم والے ماہنامہ کے سہ ماہی سے نسطقلیہ کے لکھاویہ کہنے کے **ف** ام حرام
روایت ہے کہ ایک روز حضرت سید گہر میں سوئے اور یہ کہتے ہوئے جاگے یعنی بوجہ کہ با حضرت
آپ کے اس خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرت نے فرمایا کہ میں نے جواب میں دیکھا کہ میری ام کے گلوں

جہاز پر سوار کر کے بہن جسے بائیسے بخون پر باجمل مونس نے بہن سوجو لشکر کے اول سمندر میں
جہاز کر گا اذکو بہشت واجب ہوا ہے کہا با حضرت دعائے کچھ کہ میں اون غازیہ میں شریک ہوں

حضرت نے فرمایا کہ تو اوں میں داخل ہی بنا لیجہ امیر امیر اپنے حادثے سے عبادہ بن ہشام کے پاس
مٹوئے کی حکمت میں شام کے ملک سے ہمدردین حجاز، سوار ہو کر دم کے جہاد میں شریک ہو

بھرحجانب اوتربکے گھربے رگبکے شہد ہومن ام حرام سے روايت ہي کہ حضرت اوسي
 دن دو روپے مار سوکے پھر تيسے روپے جاگے تيسے لوہا کہ ماحضرت حوسنی کا کاسپ ہي پ

حضرت فرمایا میں نے جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑا اس کے گناہ معاف ہو گئے ہیں کیا
 کہ حاضر: عمر، بھراؤن، عاز، یون، ع۔ منوان، گ۔ حضرت نے فرمایا کہ تو دیکھ، سنو، بواؤ اس قسم کے غارتوں

زمین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ سفر کے جسے آئندگیات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی

بن مسعود نے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں میں اول فضل نبی است کے دن جو لون میں ہوگا

عقوب مقصود اصلی دنیا میں انسان کی حیات ہی اور کثرتِ خون اور بکے خیال ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اور کفر کے بعد کفر ہی اور کفر ہی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث میں اشارہ ہی کہ کفر کو انسان نہ بھی جانتے حد تک کے نزدیک یا سخت گناہ کہ قیامت میں اول اس کا فیصلہ ہوگا
 ۱۴۱ خ این عذاب اہل النار عذاباً ابوطالب وهو متعل بعلین یعلیٰ صنہما
 دماغہ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیوں میں نہایت ہلکا عذاب والا ابوطالب ہی اور بکے پانچوں میں دو گنا کی جہان میں جسے اوکا دماغ آؤں گاہی
 ۱۴۲ ابوطالب کے کلمہ نہ پڑھا اور اسے دماغ خبیث تھا اور حضرت نے نہایت سلوک کر کے نہایت اسوۂ
 سب دوزخوں سے اور نہ عذاب ہلکا ہی معاذ اللہ جسے ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ جسے دماغ مثل
 ہانڈی کے خوش مارتا ہی نعمت عذاب کو جہاں کیا جائے کہ گناہ ہوگا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن کے سب پر کل کا لفظ ہے
 ۱۴۳ ابوہریرہؓ کہ کل ان آدمی ماکلہ الارض الا عجب الذنب منہ خلق وخلقہ
 بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی سیکندن کو زمین کہا جائی
 ہی سو اسے ڈھڑی کے ڈھڑی کے آدمی سے آدمی پہلے بنا یا گیا اور اسی میں جوڑا جاوے گا
 ۱۴۴ عجب الذنب اس چڑھی کو کہتے ہیں جہاں سے جالور کی دم جہی ہی آدمی سے
 بدن میں اور کھوڈ ڈھڑی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام سنی میں گل جانا ہی مگر ڈھڑی نہیں
 گلنی آدمی کی بدلتی بیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہی اور قیامت میں بھی اسی ڈھڑی
 ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہاں منسل ہو کر جیسا بدن تھا وہیسا ظاہر ہو جاوے گا یہ جو
 فرمایا کہ ڈھڑی نہیں گلنی یا تو سب نہ گلنی ہوگی یا او سے باریک یا باریک باخراہ اصلی نہ گلے ہوں
 گئے اگر غیر اصلی آخر کل جاوین

صہ ابوہریرہؓ کہ کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وعرصہ وھالہ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

[illegible]

بوشہ تو یہ کہے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر نوہ کہے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اس کے لیے

گواہ ہوں ما اور گناہ کا کوئی نہ کہے کہ وہ سب ہوں

الحیۃ وہی عصائی فقید الی بنیادی من اور ہر ہر ہے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

میر ہی است بہشت میں داخل ہوگی مگر جسے کہ مانا اور انکار کیا لوگوں نے کہا کہ انکار کرنے والی

کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسے میر ہی اطاعت کی اور میر ہی سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا

اور جسے میر ہی نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شرع سے راضی نہ ہوا وہی نہیں ہوگا

اس حدیث میں اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے نہ راضی ہونے پر انکاری

تقدیر میں لا یتقوا صدقہ وہی و یقین الخ فی دانیہ فحیاء علیہا اور رفع علیہا معانہ صدقہ

والکلمۃ الطیبۃ صدقہ وہی و کل حظوة عشیہا الی الصلوۃ صدقہ وہی و عیسیٰ الادی

عن الطریق صدقہ وہی بنیادی اور مسلم بن النور ہر ہر ہے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر جو

آپ کے سیکھے اور پیوں کی ہر ایک ہر ہی اور ہر ایک جو جو ہر صدقہ ہی انصاف کرنا و خصوصاً من

جزاۃ منی مذکور لازم ہوگی اور جسے جو اسے ہوا و سکون ہوا ہی ہر چیز ماننا اور اس کا سبب دے گا

ہر اور ہر کو جو جزاۃ ہی اور نیک بات کے سیکھ کر دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ ہر سبب ہی جزاۃ

ہی اور ہر ایک لوگ جو مال کے واسطے عیہ جزاۃ ہی اور تکلیف دہی جزاۃ کاٹا اور ہر ہی

اور ہر ہر کو راہ سے وعدہ کرنا جزاۃ ہی فہی ہر روز ہر آدمی کو جزاۃ کرنا لازم ہی ہوگا

کہ ہر روز روزی دینا اور ہر جگہ کہنا حد اکافارۃ احسان ہی نویدون کو اور کسی شکر گداری بھی ہو

ہی جزاۃ تاکہ شکر گداری اور جزاۃ حضرت مال ہی ہر موقع ہر شخص جو ہر روز شکل پرے بلکہ

انتہاقت اور عدل کرنا چکے ماننے کو اور کسی سوادی ہی ہر ہر کرنا اور اس کا استیلا و دنیا ماننے

و اس کے ہر شخص جان کر ہر گناہ سے جزاۃ کو دوزخ کرنا یہ سب کام جزاۃ اور صدقات میں داخل

۱۲۵

۱۲۶

اخلاص و مہربانی
در صدقات و خیرات
مہربان نام صدقات

ہیں انہیں بے جوسا ہے آویس اور سکر کے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکل گزاری خدا

کی رضا مندی کے واسطے یہ لایا

۱۳۷

ف ابو موسیٰ کل شراب اسکر مہو حرام بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت

ہی کہ حضرت فرمایا ہے کہ جہنم لاد اور کرب کے وہ حرام ہی **ف** اس میں جنگ اور بورہ اور شراب اور ماری سب داخل ہیں انکا فاسل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر

ہی باقی تحقیق اس کے ادنیٰ

۱۳۸

ف ابن عمر کل شیء بعد ریحی العجوة الکلبی والکلبی والعجن بخاری اور مسلم

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی بیان تک

۱۳۹

کہ جنتی اور عقیقہ ہی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہے کہ حضرت نے اولیٰ عجز کا لفظ فرمایا

یا کبیر کا **ف** سے جب ہر چیز تقدیر سے پوری بنی اور ادائی اور وہ شہادت ہی بھی تقدیر

ہی بودا کا لازم ہے کہ اپنی دانائی پر گھٹ نہ کرے اپنی تدبیر اور کرب کا یومین و محل سے بھی

اور نادان پر نہیں بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اسکو ہوش بنا رکھا دیواریہ ولا بہن کر ڈالا

۱۴۰

ف ابن عمر کل شراب وکل شمس وکل شمس عن رعبیہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر

عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک ہی عیب

اور زبردست **ف** پوچھا جاوگا **ف** پوری اس حدیث کی بون روایت ہے کہ بادشاہ

مملکت پر حاکم ہی تو ابھی تمام رعیت کے پوچھا جاوگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مردانے گہر اور جو

پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاوگا کہ اس سے نیک کام سکھایا اور گناہ سے روکا یا نہیں اور جو رواج

خاندان کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاوگی کہ اس نے اسکی خیر خواہی اور مال کی

حفاظت کی یا نہیں اس طرح علام اور لوگ بھی پوچھا جاوگا کہ اس نے اپنے سامان اور امان کی خیر خواہی

اور اس کے مال کی حفاظت کی یا نہیں عرض کہ ہم شخص اپنے زبردست اور اپنی قابو داری پر سے

نجات میں پوچھا جاوگا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے اسکا حق کیوں نہ ادا کیا اس طرح

کاموال میرٹ بادشاہ ہی برہنہ

۱۵۰۔ **م**حرار کل مسکر حرام ان علی اللہ عہدایم شرب المسکر ان یسقیہ من
طیئہ الخمال قالوا یا رسول اللہ ما طیئہ الخمال قال عرف اهل النار او عصا

۱۵۱۔ **م**حرار کل مسکر حرام ان علی اللہ عہدایم شرب المسکر ان یسقیہ من
طیئہ الخمال قالوا یا رسول اللہ ما طیئہ الخمال قال عرف اهل النار او عصا

۱۵۲۔ **م**حرار کل مسکر حرام ان علی اللہ عہدایم شرب المسکر ان یسقیہ من
طیئہ الخمال قالوا یا رسول اللہ ما طیئہ الخمال قال عرف اهل النار او عصا

۱۵۳۔ **م**حرار کل مسکر حرام ان علی اللہ عہدایم شرب المسکر ان یسقیہ من
طیئہ الخمال قالوا یا رسول اللہ ما طیئہ الخمال قال عرف اهل النار او عصا

۱۵۴۔ **م**حرار کل مسکر حرام ان علی اللہ عہدایم شرب المسکر ان یسقیہ من
طیئہ الخمال قالوا یا رسول اللہ ما طیئہ الخمال قال عرف اهل النار او عصا

مسکر شراب
و تحقیق قول شراب
و مکتبہ ناشی و غیرہ در
حکم شراب اند

انہیں اس مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس سترہ علماء علمی اور فاضل علمی نے اس پر دستخط کیا ہے
 میں جو جاہل ہے اور سکوڑ ہے

۱۵۲ **ف** ابن عباسؓ کل مضمون فی النہاجاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
 کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنائے والا دوزخ میں ہی **ف** ایسے جاہل کی صورت بنا کر ہم
 ۱۵۳ **ف** بن عباسؓ کل مضمون صدوقہ بخاری اور سلم بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
 فرمایا کہ ہر ایک اپنی بات پہلے کام منہ نہ ہی **ف** ایسے لوگوں کو خیرات کے برابر تو ابی
فصل

اس فصل میں روایت حدیث میں سیکر ہے کہ
ف ام ہانی بنت ابی طالبؓ قد اخرجنا من احوالنا وامننا من امانت قالہا
 ۱۵۴ قوم فتح مکہ بخاری اور سلم بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
 کہ میں نے پناہ دی جسکو نبیؐ نے پناہ دی اور میں نے امن دیا جسکو نبیؐ نے امن دیا یہ حضرت ام ہانیؓ
 فرمایا جس میں مکہ فتح ہوا **ف** ام ہانیؓ نے اپنے خادمہ کے رشتہ دار کو پناہ دی یہی علی
 مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ اس کا زادہ ام ہانیؓ سے اپنے بھائی کا سکونہ چھوڑنے کے بعد کاتب چھوڑنے
 بعد حدیث فرمائی

۱۵۵ **ف** جابرؓ قد احدث جملک ما ہر بعة دنا یزولک طہورہ الی المدینہ قالہ
 بخاری اور سلم بن جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے جبرائیلؑ سے عذر دینا کو کہا اور جو کچھ
 دینے تک اس کے سوازی کی اجازت ہی نہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت
 ہی کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں جبکہ پیچھے پڑا رہتا
 تھا ابکہ حضرت میرے پاس ہو کر نیچے سو میرے اونٹ کو ایک ٹوکڑا مارا پھر وہ اونٹ خوش رفتار
 ہو گیا کہ کہی دینا تیرا قدم نہ تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ساتھ ہی چڑھا لیں اسکو
 بچا لیکن میں نے گت کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب میں نے نبیؐ کو

میں حضرت کے پاس اوس آؤٹ کو لیکھا حضرت نے بار و بار اور پانچ جو کہ برابر سونا قیمت سے بنا دیا اور فرمایا کہ قیمت اور آؤٹ دونوں کو دے **ف** جب چیز بیچ تو نافع کو اوس میں کہہ شکر لےنا درست نہیں اور جاہل جو سواری کی شرط کی تھی سو قیمت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بابت حضرت کو خاص تھی اور ظاہر حضرت کو جاہل سے احسان کرنا سطر تھا مول لیسائی غرض نہ تھا

۱۵۴

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

۴۹۳

۴۹۴

۴۹۵

۴۹۶

۴۹۷

۴۹۸

۴۹۹

۵۰۰

۵۰۱

۵۰۲

۵۰۳

۵۰۴

۵۰۵

۵۰۶

۵۰۷

۵۰۸

۵۰۹

۵۱۰

۵۱۱

۵۱۲

۵۱۳

۵۱۴

۵۱۵

۵۱۶

۵۱۷

۵۱۸

۵۱۹

۵۲۰

۵۲۱

۵۲۲

۵۲۳

۵۲۴

۵۲۵

۵۲۶

۵۲۷

۵۲۸

۵۲۹

۵۳۰

۵۳۱

۵۳۲

۵۳۳

۵۳۴

۵۳۵

۵۳۶

۵۳۷

۵۳۸

۵۳۹

۵۴۰

۵۴۱

۵۴۲

۵۴۳

۵۴۴

۵۴۵

۵۴۶

۵۴۷

۵۴۸

۵۴۹

۵۵۰

۵۵۱

۵۵۲

۵۵۳

۵۵۴

۵۵۵

۵۵۶

۵۵۷

۵۵۸

۵۵۹

۵۶۰

۵۶۱

۵۶۲

۵۶۳

۵۶۴

۵۶۵

۵۶۶

۵۶۷

۵۶۸

۵۶۹

۵۷۰

۵۷۱

۵۷۲

۵۷۳

۵۷۴

۵۷۵

۵۷۶

۵۷۷

۵۷۸

۵۷۹

۵۸۰

۵۸۱

۵۸۲

۵۸۳

۵۸۴

۵۸۵

۵۸۶

۵۸۷

۵۸۸

۵۸۹

۵۹۰

۵۹۱

۵۹۲

۵۹۳

۵۹۴

۵۹۵

۵۹۶

۵۹۷

۵۹۸

۵۹۹

۶۰۰

۶۰۱

۶۰۲

۶۰۳

۶۰۴

۶۰۵

۶۰۶

۶۰۷

۶۰۸

۶۰۹

۶۱۰

۶۱۱

۶۱۲

۶۱۳

۶۱۴

۶۱۵

۶۱۶

۶۱۷

۶۱۸

۶۱۹

۶۲۰

۶۲۱

۶۲۲

۶۲۳

۶۲۴

۶۲۵

۶۲۶

۶۲۷

۶۲۸

۶۲۹

۶۳۰

۶۳۱

۶۳۲

۶۳۳

۶۳۴

۶۳۵

۶۳۶

۶۳۷

۶۳۸

۶۳۹

۶۴۰

۶۴۱

۶۴۲

۶۴۳

۶۴۴

۶۴۵

۶۴۶

۶۴۷

۶۴۸

۶۴۹

۶۵۰

۶۵۱

۶۵۲

۶۵۳

۶۵۴

۶۵۵

۶۵۶

۶۵۷

۶۵۸

۶۵۹

۶۶۰

۶۶۱

۶۶۲

۶۶۳

۶۶۴

۶۶۵

۶۶۶

۶۶۷

۶۶۸

۶۶۹

۶۷۰

۶۷۱

۶۷۲

۶۷۳

۶۷۴

۶۷۵

۶۷۶

۶۷۷

۶۷۸

۶۷۹

۶۸۰

۶۸۱

۶۸۲

۶۸۳

۶۸۴

۶۸۵

۶۸۶

۶۸۷

۶۸۸

۶۸۹

۶۹۰

۶۹۱

۶۹۲

۶۹۳

۶۹۴

۶۹۵

۶۹۶

۶۹۷

۶۹۸

۶۹۹

۷۰۰

۷۰۱

۷۰۲

۷۰۳

۷۰۴

۷۰۵

۷۰۶

۷۰۷

۷۰۸

۷۰۹

۷۱۰

۷۱۱

۷۱۲

۷۱۳

۷۱۴

۷۱۵

۷۱۶

۷۱۷

۷۱۸

۷۱۹

۷۲۰

۷۲۱

۷۲۲

۷۲۳

۷۲۴

۷۲۵

۷۲۶

۷۲۷

۷۲۸

۷۲۹

۷۳۰

۷۳۱

۷۳۲

۷۳۳

۷۳۴

۷۳۵

۷۳۶

۷۳۷

۷۳۸

۷۳۹

۷۴۰

۷۴۱

۷۴۲

۷۴۳

۷۴۴

۷۴۵

۷۴۶

۷۴۷

۷۴۸

۷۴۹

۷۵۰

۷۵۱

۷۵۲

۷۵۳

۷۵۴

۷۵۵

۷۵۶

۷۵۷

۷۵۸

۷۵۹

۷۶۰

۷۶۱

۷۶۲

۷۶۳

۷۶۴

۷۶۵

۷۶۶

۷۶۷

۷۶۸

۷۶۹

۷۷۰

۷۷۱

۷۷۲

۷۷۳

۷۷۴

۷۷۵

۷۷۶

۷۷۷

۷۷۸

۷۷۹

۷۸۰

۷۸۱

۷۸۲

۷۸۳

۷۸۴

۷۸۵

۷۸۶

۷۸۷

۷۸۸

۷۸۹

۷۹۰

۷۹۱

۷۹۲

۷۹۳

۷۹۴

۷۹۵

۷۹۶

۷۹۷

۷۹۸

۷۹۹

۸۰۰

۸۰۱

۸۰۲

۸۰۳

۸۰۴

۸۰۵

۸۰۶

۸۰۷

۸۰۸

۸۰۹

۸۱۰

۸۱۱

۸۱۲

۸۱۳

۸۱۴

۸۱۵

۸۱۶

۸۱۷

۸۱۸

۸۱۹

۸۲۰

۸۲۱

۸۲۲

۸۲۳

۸۲۴

۸۲۵

۸۲۶

۸۲۷

۸۲۸

۸۲۹

۸۳۰

۸۳۱

۸۳۲

۸۳۳

۸۳۴

۸۳۵

۸۳۶

۸۳۷

۸۳۸

۸۳۹

۸۴۰

۸۴۱

۸۴۲

۸۴۳

۸۴۴

۸۴۵

۸۴۶

۸۴۷

۸۴۸

۸۴۹

۸۵۰

۸۵۱

۸۵۲

۸۵۳

۸۵۴

۸۵۵

۸۵۶

۸۵۷

۸۵۸

۸۵۹

۸۶۰

۸۶۱

۸۶۲

۸۶۳

۸۶۴

۸۶۵

۸۶۶

۸۶۷

۸۶۸

۸۶۹

۸۷۰

۸۷۱

۸۷۲

۸۷۳

۸۷۴

۸۷۵

۸۷۶

۸۷۷

۸۷۸

۸۷۹

۸۸۰

۸۸۱

۸۸۲

۸۸۳

۸۸۴

۸۸۵

۸۸۶

۸۸۷

۸۸۸

۸۸۹

۸۹۰

۸۹۱

۸۹۲

۸۹۳

۸۹۴

۸۹۵

۸۹۶

۸۹۷

۸۹۸

۸۹۹

۹۰۰

۹۰۱

۹۰۲

۹۰۳

۹۰۴

۹۰۵

۹۰۶

۹۰۷

۹۰۸

۹۰۹

۹۱۰

۹۱۱

۹۱۲

۹۱۳

۹۱۴

۹۱۵

۹۱۶

۹۱۷

۹۱۸

۹۱۹

۹۲۰

۹۲۱

۹۲۲

۹۲۳

۹۲۴

۹۲۵

۹۲۶

۹۲۷

۹۲۸

۹۲۹

۹۳۰

۹۳۱

۹۳۲

۹۳۳

۹۳۴

۹۳۵

۹۳۶

۹۳۷

۹۳۸

۹۳۹

۹۴۰

۹۴۱

۹۴۲

۹۴۳

۹۴۴

۹۴۵

۹۴۶

۹۴۷

۹۴۸

۹۴۹

۹۵۰

۹۵۱

۹۵۲

۹۵۳

۹۵۴

۹۵۵

۹۵۶

۹۵۷

۹۵۸

۹۵۹

۹۶۰

۹۶۱

۹۶۲

۹۶۳

۹۶۴

۹۶۵

۹۶۶

۹۶۷

۹۶۸

۹۶۹

۹۷۰

۹۷۱

۹۷۲

۹۷۳

۹۷۴

۹۷۵

۹۷۶

۹۷۷

۹۷۸

۹۷۹

۹۸۰

۹۸۱

۹۸۲

۹۸۳

۹۸۴

۹۸۵

۹۸۶

۹۸۷

۹۸۸

۹۸۹

۹۹۰

۹۹۱

۹۹۲

۹۹۳

۹۹۴

۹۹۵

۹۹۶

۹۹۷

۹۹۸

۹۹۹

۱۰۰۰

المسجد ورجوعی اذ ارجعت الی اہلی مسلم بن ابی بن کو بیسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر کہا ہی خدا نے خیر کے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اور انصاری مرد سے فرمایا جس کے لوگوں نے کیا کہ اگر کوئی سوار ہی منزل لے اور زیادہ کی اور گری کے وقت نماز کے واسطے اور سوار ہو کر اپنے فرائض پڑھے اور اس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اس سے نہ جڑ سکتی تھی اور وہ کہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اسے جواب دیا کہ مجھ کو اس بات کی غرض نہیں کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اس واسطے کہ میں یہ جانتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا آنا کیا حاد ہے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤں تو پتہ لگتا کبھی قلاب لکھا حاد ہے **ف** معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد اور رفت دونوں میں قلاب ہی جتنا کہ دور اسے قدم زیادہ تو اونسا

قواب بھی زیادہ ہوتا ہی

۴۴
ہر ابن مسعود قد سالت اللہ لآ حال مضروبة وایام معدودة و امر زانی مقسوم
لن یحل شیئا قبل حله ولن یؤخر شیئا عن حله ولو کنت سالت اللہ ان یعبدک من
عذاب فی النار أو عذاب فی القبر کان حیدا وافضل قال لا م حنیہ رضی اللہ عنہما
لما سمعہا فذبحوا وقل اللهم متعنی بروحی رسول اللہ ویا ابی سفيان و
یا حنی معاویہ سلم بن عبد اللہ بن مسعود بیسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو عذاب سے ناگاہ
ہوئی دونوں اور بگے ہوئے دونوں اور یا ہوی روزوں کو خدا پر گز نہ عذبی لا دگا کسی چیز
کو اس کے ٹھہرے ہوئے وقت کے پہلے اور نہ کسی چیز کو اس کے وقت مبین سے آخر کر گا اور
اگر تو خدا سے یہ ثابت مانگے کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچا دے تو میرا فضل
ہونا نہ خیر ہے کہ حضرت ام حبیبہ نے فرمایا جب کہ ان کو یوں دعا کرے سنا کہ الہی مجھ کو بر خور دار نہ
میرا یہ یا رسول اللہ کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور یا ابی سفيان کی طرف سے اور یا امی معاویہ
کی طرف سے **ف** ایسے بہت اور زنگی اور زرق پر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص
دست میں مقرر ہو چکا ہی وقت مبین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہیں تو اس کے دعا کرنے کی کچھ حاجت

کہ خود بخود ہوگا اگرچہ احوال حرام نہیں لیکن ایمان دار کو بھی یہی کہ آخر کے خدا سے تباہ ہو جائے گا
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کا حکمی اور خدا کی حکمی کی علیحدگی
 ۱۶۰

وامرأۃ تجاری اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا کو بہت پسند ہے کہ
 اور نہایت راضی ہو اگرچہ رات تمہاری کام سے جو دم و دن بے لبت نہان سے کیا
 حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت ہو گیا، آیا حضرت فرمایا کہ کوئی اسکی ہمانی کرے اور
 انصاری اور سکوت اور بے گھر سے بے گھر ہو گیا کہ چہ کہا جائی اور سے کہا کہ یہ نہیں ہی کر کو گنا
 کہا کہ نہایت ہی اوطاف سے کہا کہ رکون کو نہلا کر سنا دینے اور حضرت کے ہمان کی توفیق رکون کو
 سلا کر ہمان کے آگے کہا کہ کیا اور نہی ہی ہے چراغ دیکھنے کے یہاں سے اور کر حرا
 کو گھر کر دیا کہ ہمان جائے کہ گھر واپس بھی رہے نہایت کہا کے ہمن یہاں سے ہے یہ سزا
 چنانچہ دم ہمان خوب کیا حال اور پورہ ہو گیا اور گھر واپس ہوئے کہ سوچتی حضرت کو دوسری
 یہ حال معلوم ہوئی حضرت اوطاف اور اذکی کی ہے کہ حدیث فرمائی ہیں ان اوطاف
 کے احسان کا حضرت نے خدا تعالیٰ کو کر کیا خاص ہمان دار ہے کہ محتاج کی حالت میں ہی مال
 اور محتاج کو مقدم نہ کیے تھے چنانچہ نامس مسلمان کو بھی نکالی تھے قرآن میں فرمایا ہی تو
 یوفون علی انفسہم ولو کان یحتملہم خصہ صاف ہے سب کو اٹھا اسی جانوں پر قرآن کو ہمار
 کے ہمن اگر خدا کو گنا اور محتاج ہو نہلا اسے کامل رکون سے کیا ممکن ہی کہ اہمیت کا ہمن
 ہمن رکون اور خاص صدق اگر سے جوت کر رکون حق تعالیٰ نہ گنا جسے تباہ بل کے
 ۱۶۱

خ ابو ہریرہ قد کان ضلک من نبی اسرائیل رجال تجکمون من عیران یکتون
 انباء فان یکن فی اہمیت نجد فعمی نجد ہی ہمن ابو ہریرہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 مفر سے پہلے ہی اسرائیل میں ایسے مرد ہوئے تھے جسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے
 دینے لڑل من الہام ہوتا تھا تاہم سے کلام کہتے تھے حالانکہ اب جبر ہوتے تھے نہ لہذا ہذا

بجانب فصل ششم
 فصل صحابہ

میری امت میں کوئی ہوگا تو عمر فاروق ہوگا **ف** سے شک حضرت کی امت میں کوئی
افضل ہی موجب اگلی امتوں میں صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت میں بطریق
اولیٰ ہوا چاہیں اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن کے سبب سے برکت ہوئی
۱۴۲ مرابوہریرۃ لقد اخطرت بخطار شديد من النار قال لا امرأة قالت ادع الله
لي فلقد دفت ثلثة سلم بن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نہ ہے تو
گر دبر مصبوط ٹھہرنا بادون کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جسے کہا تھا کہ بھیر
میرے واسطے دعا ہے سوال البتہ میں تو میں اسے گار چکیں ہوں **ف** سے جسے میں چھوئے
رہے کہ اور اسے اولیٰ الترقیٰ میں صبر کیا وہ الترقیٰ میں سے بنا ہوا عورت
بوجہی غمی کہ بہ قسمی ہے اسکی اولاد مرگئی اسواسطے اسے حضرت دعا کو کہا سو حضرت نے
اسکی تسکین کر دی کہ توریج کر کہ اس کے سبب سے تولا ہے عظیم ہے بیج کی
۱۴۳ خ عمر لقد اُنزلت علی اللیلۃ سورۃ لہی احثالی مما طلعت علیہ الشمس ثم قرأ
انا قتیلتک فحقا مبینا بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ج کی
رات مجھ پر ایسی سورت اتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا ہے بھری بحر حضرت انا قتیلت کی سورۃ
پر پڑی **ف** جب حضرت بعد صبح میں بظاہر وہ کہ صلح کی تو اکثر اصحاب کو قتل تھا عمر فاروق کو
سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اس سے میرے بیٹے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے
یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی شہادت سن کر اوکا دم دور ہوگا

۱۴۴ **ف** ابوہریرۃ لقد اهلکتمہ او قطعتمہ طہر الرجل تعفی البطری فی المدحہ
بخاری اور سلم بن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں تو ہلاک کروں الا با یون
فرمایا کہ جسے تو اس مرد کی بیٹہ کاٹ دے گی یہ اس شخص سے فرمایا جسے دوسرے شخص کی بیٹہ

حد تعریف کی **ف** حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف
 جہ ہر وہ ہے کہ اپنی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی کہ نہ تعریف و نہ توصیف کرنا نہایت بد
 ہی کہ آدمی اپنی تعریف سے گنہگار بن جائے اور اگر کوئی غیر تعریف کے بغیر کسی کو تعریف کرے تو وہ گنہگار بن جائے
 صریحاً ان بن حصین لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةُ لَوْ قُضِيَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
 لَوْ سَعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدَتْ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهِمَا اللَّهُ قَالَ لِلْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي أَقْرَبَ بِالْجَلِيلِ
 مِنَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ رَوَيْتُ عَنْ رَوَائِدِي كَيْ هُوَ فِي حَدِيثِهِ أَنْ قَالَ لَوْ سَعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدَتْ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهِمَا اللَّهُ قَالَ لِلْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي أَقْرَبَ بِالْجَلِيلِ
 توبہ کی کہ اگر اس کی توبہ نہ ہوتے تو اسے ستر گنہگاروں میں بھی جا دے تو مقرر اور کو بھی
 کفایت کرتے اور پہلا اسے راہ خدا میں اپنی جان ناری سے بھی کبھی افضل پایا یہ حضرت
 اس شخص کی تعریف فرمایا جو جہنہ کی قوم سے تھی جسے حرام کاری کے عمل کا اقرار کیا تھا
ف حضرت کے دوسرے ایک جگہ حدیث اسی سے کہنا حضرت سے حرام کاری کا گناہ کا
 جھگڑا ہو گیا اور خدا نے حضرت کے واسطے دعا کی کہ وہ ایسا ہو کہ اس کو جی طرح کرے جب کہ چاہے
 توبہ سے پاس اس کو لانا پھر حضرت اس کے لئے دعا فرمائی کہ وہ توبہ سے پاس اس کو لانا پھر حضرت
 اس کے لئے دعا فرمائی کہ وہ توبہ سے پاس اس کو لانا پھر حضرت اس کے لئے دعا فرمائی کہ وہ توبہ سے پاس اس کو لانا پھر حضرت
 گئی حضرت اس کے خرابے کی عمارت پر ہی تو عمارتوں سے کہنا کہ یا رسول اللہ میں نے اس سے ہزار
 بڑی خانہ کہ اس سے حرام کاری بھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی کہ آدمی حرام کاری سے کبھی
 معلوم تھی اسے خود خوب حد سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اس کی توبہ
 ایسی جالتی ہے کہ ستر گنہگاروں کی مغفرت کے واسطے کفایت کرتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا
 اگر حرام سے عمل ہو تو وہ دن بھر بدلتا رہتا ہے اور ہر حد سے بارنا جاسیے کہ معلوم کیے بغیر نہ ہو سبحان اللہ
 حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جائے یا عذاب آخرت کا آنا اس کو
 دھڑکتا تھا کہ نہی جان رہا اس کو اسان معلوم ہوا تھا ایمان اس کا نام بھی
خ ابوہریرہ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةُ لَوْ قُضِيَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوْ سَعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدَتْ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهِمَا اللَّهُ قَالَ لِلْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي أَقْرَبَ بِالْجَلِيلِ

مر لہو قاتلہ یصلی الخرب الناس بہ شبہا غزوہ بن مسعود الثقفی واد امرہ
قاتلہ یصلی الخرب الناس بہ صاحبہ کم یعنی نفسہ غنانت الصلوۃ فاقمتمہم فلما
فرغت من الصلوۃ قال قاتل یأخضہا ہذا مالک صاحب اللہ فسلہ علیہ قال نفق

الہ فعدائی بالسلام سلم من الزمرہ ہے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے میں نے بے
نخا اور فریٹ سے شب معراج کا حال دیکھتے تھے سو فریٹ سے شبہ القدر کی شب معراج
اور شبانہ بن جوہن جو مجھ کو خوب یاد ہے ہمیں اور مجھ کو سچ ہوا کہ دلنا سچ کہی ہوا تھا سو حدیث
اوس مکان کی تھی اور دیکھا کہ میرے ساتھ کڑی کہ میں اسکو دیکھنا چاہتا تھا خوشی سے دیکھتے
تھے میں اسکو سلا کر لایا اسکو دیکھا کہ اور شب معراج میں ہے اسے میں نے فریٹ سے گروہ
میں دیکھا سو سوخی تو کہہ امارت میرا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا کھڑا اسے بال زرا لادلا وہ لایا
تھا جسے قوم شمرہ کے لوگ اور آگاہ اعمسی بن عمر کو دیکھا کہ کچھ امارت میرا تھی اوس سے زیادہ
میں شہادت میں فریٹ سے عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور آگاہ امارت کو دیکھا کہ کچھ امارت میرا تھی
سب لوگوں میں سے زیادہ مر لہو کے ساتھ ساتھ میرا صاحب یعنی صاحب سے اپنی ذات مراد
یک ہی پھر امارت کا وقت آیا تو ہے اوس پھر اوس کی امارت کی پھر میں شب نماز سے فریٹ سے ہو کر کسی
وہاں سے کہا اسے محمد یہ مالک ہی دوزخ کا دار و جہ تو لو اسکو سلام کر لو میں اسکی حرمت فرماد
ہو اسو اوس سے مجھ کو بتلے سلام کہا کہ جس رات حضرت کو معراج ہوئی اور اسے صبح کو

۵۲۱

سبب بعضی
بعضی سے

۸۷۱

حضرت اسکا حال دیکھے میں نے ظلم کے اندر لوگوں سے بیان کیا کہ امارت فریٹ سے کو نہایت عجیب
ہو اگر فریٹ سے القدر میں کو دیکھا ہے سچے اوس لوگوں کو بان کی نشان دہان حضرت سے جوہن
حضرت کو یاد ہے جن حدیث اسکی صورت میرے گرد ہی سو حضرت نے شیک دیکھا کہ وہاں سے
اسے ملائے کا فریٹ سے ہو کر شب معراج کے لئے میں روایت ہی کہ حضرت نے فریٹ سے
کہا کہ اگر میں معراج کا قصہ کسی سے کہوں تو کون مجھ کو سچا جائے گا جبریل سے کہ ابی کریم
نبری نصیبی کہ جب کافرون نے حضرت معراج کا حال سنا تو فریٹ سے کہے واسطے ابی کر

۸۲۱

جس میں سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہیں کہ جو شخص ایک دم میں جبریل کو عرض کرے میں نے
 پہنچایا وہ قادر ہی کہ اس طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیا جاتا ہے اسی دن شب
 ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا سنوہ میں میں ایک قوم کا نام ہی اور شیعہ لوگ کہتے ہیں ابی بکر
 ہمارا اور دوسرے ہوتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح میں پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہیں جس
 میں اس عالم میں عبادت فرماتے ہیں

۱۴ **وَالْمَسُودِيُّ مَحْرَمَةٌ وَمُرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ بَرَأَ إِلَى هَذَا ذُعْرًا يَتَعْنَى أَحَدُ**
الرَّوْحَانِ اللَّذَيْنِ رَجَعَا بَابِي نَصِيحَتِي فَإِنَّ لِلدَّيْنَةِ بَجَارِي اور میں نے مسعود بن مخرمہ اور
 مروان بن حکم سے روادیت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اور ان دونوں میں سے
 ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو دینے سے پہلے لیکے تھے **وَالْمَسُودِيُّ** کے ساتھ حضرت
 اور کفار فریشتے سے چند شرطوں پر عہد ہوا تھا اور ان میں سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر فرشتے
 سے کوئی مسلمان ہو کر حضرت پاس آئے تو حضرت اس کو بڑا دین اور اگر حضرت کا کوئی
 مسلمان فریشتے پاس گیا جلد سے تو فرشتے اس کو نہ دیں حضرت نے اس شرط کو ماننا تھا غرض کہ
 دیکھا اسکا پتہ نہایت سچ تھا حضرت نے فرمایا کہ جو ان میں سے مسلمان ہو کر آئے گا خدا اس کو اس کی بجاؤ
 کی کوئی راہ نکالے گا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافروں میں سے لے گا خوب ہوگا کہ خدا اسے
 اس کو ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو قوم فریشتے ابی بصیر مسلمان
 ہو کر حضرت پاس مدینہ میں آئے فریشتے نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب
 عہدہ کے ابی بصیر کو اپنے ساتھ لے کر دیا جب مدینہ سے چھ کوں پہنچے تو انہیں سے کا ارادہ کیا
 ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ میری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی آؤ سے کہا ہاں بہت
 عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے لیے اپنے تلوار مانگ کر اس کو مار ڈالا دوسرا آدمی یہاں کہہ کر اپنے تلوار
 حضرت پاس آیا تب حضرت نے اس کو دیکھ کر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اس سے حال پوچھا اور اپنے
 بیان کیا بعد اذیکے ابی بصیر نے حضرت سے فرمایا کہ ابی بصیر اس کی آگ بھڑکانے سے پہلے ابی بصیر

جہاں کہ حضرت محمد کو پہرہ والہ کر دین گئے تو دینے سے پہلے کہ حضرت نے کہا ہے ہر جا تمہیں پہرہ جو
 شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہابی نصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانوں کی بہت
 آبادی بیڑیو گئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آئے تھے اپنے پیچھے اونہوں سے مارنا شروع
 کیے قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو بنام دیا کہ اوسن شرط ہے ہم بلاؤ آئیے مسلمانوں کو
 اپنے پاس بلا لیجئے اور راہ زنی سے منع کیجئے سو جبکہ حضرت نے فرمایا تھا وہابی حدیث مسلمان

نہایت مسلمان بنایا

صِرْتُوا بَانَ لَقَدْ سَأَلَنِي الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَالِي عَلَيْهِ تِسْعٌ مِائَةً خِزْيَانِي

۱۴۱

اللَّهُ بِهِ قَالَ حِينَ سَأَلَهُ حَبْرَيْنِ أَحَارِ النَّهْدِ عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْحِجَةِ وَعَنْ

الشَّيْءِ سَلِمَ مِنْ فَوَانٍ مَعْنَى رَوَيْتُ بِي كَيْفَ حَضَرْتُ فَمَا لَمْ أَجِبْ بِي بِي بِي بِي بِي بِي بِي بِي

فَمَا لَمْ أَجِبْ بِي

بِي بِي

بِي بِي

بِي بِي

بِي بِي

بِي بِي

بِي بِي

بِي بِي

بِي بِي

بِي بِي

بِي بِي

۱۴۲

انخان غوث
 علامہ ہود صدف ثوبت
 حضرت راسلم

خ حَبَابُ بْنُ الْأَرَتِ لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلَكُمْ لَيْسَ بِمَسَاطِ الْخَدِيدِ مَا
 دُونَ عَظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُوضِعُ الْمَسْتَأْمِرَ
 عَلَى مَقَرِّ رَأْسِهِ فَيَسْقُ يَا شَتَيْنٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَلِيَعْمُرَ
 اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الزَّاكِي مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضَرِ مَوْتٍ مَا يَخَافُ
 إِلَّا اللَّهَ وَالذَّنْبَ عَلَى عَمَلِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ خباری من حباب بن ارات

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ سے اس کے لیے لوگ بھیجے کہ اس کے گوشہ پیری یا
 شے تک رسائی کی کنگھی سے نوبت چاہئے ایسی بھی بھی اوسکو اپنے دین سے نہ
 پھیر لی تھی اور اوس کے سر پر راہ رکھا جانا تھا تو اس حکام ان پر کے دو ٹوکے کر دیا جاتا
 تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیر لی تھی اور مقرر خدا اپنے آئین کو پورا اور
 کامل کر چکا یہاں تک سوار جنگا ستر مصیبت حضرت موی کے ستر تک جوابے خدا کے کسی سے
 نہ ڈرگا اور نہ خوف کرگا اپنی بکری پر بھر ٹپے سے ولکن منوجلدی کہے ہو **ف** حَبَابُ

روایت ہی کہ جس کے پیش کن سے بہت تکلف باقی حضرت نے اپنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کے
 کے سایہ میں جا کر نوک سے شے سے کہہ کہ اب ہمارے واسطے غائبین کہنے کہ
 خدا اس کفار کے علیہ سے نکالتے حضرت اور شے سے اور چہرہ مبارک نزع ہو گیا اپنے
 ہماری بے صبری سے غضب باجمہ یہ حدیث فرمائی ہے کون بے صبری اور جلدی کہنے
 موی سے اگلے دینہ اور دیر تو ایسی ایسی مصیبتیں کہ دین کہ اوس کے گوشہ پیری کے اور چر دے
 گئے تم فر تو ایسی سختی کہی نہیں ہوئی بانی دین کا علیہ سو خدا اس سے موافق وعدہ ہے
 کہ کجا ملک بن ایسا امن ہو گا در تک ایسا سو اپنے خوف جلا مجا دیکھا خدا کا خوف ہو گا بار
 بکری پر بھر ٹپے کا خنا خندہ فاروق اعظم کی خلافت میں پورا ہوا اس حدیث میں ارشاد ہی
 کہ دینہ ار کو لازم ہی کہ تکلف اور شے سے نہ گزیرا تب صبر کہے دین پر مضبوط بنا رہے
 آہن اس کو ملحق ہوگی

نہ ہے پاس بھیجی تاکہ نوخیز ہر حکم کربے جو زراعی جاب ہے اگر تو جاب ہے تو کافروں پر دیا دون اور دن
 ہمارے دن کو ختم کر دیا ان حکم کے تو حضرت نے فرمایا کہ ہنن بلکہ میں اسد دار ہوں کہ خدا ان کافروں کے
 پیٹھ پر ہے وہ اور لاکھ کاپے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کا سا جہانہ
 لگا دیں یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ حضرت عائشہ نے بوجہ کہ یا حضرت نبی! آپ پر
 جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گزرا **ف** جب کہ ابوطالب اور حضرت
 خدیجہ کا انتقال ہوا انوطاہ بن حضرت کا کوئی عجز اور حاجتی نہ رہا کفار فریض بنے حضرت کی تکلیف
 ہستی پر زیادہ تر نہ کرنا بدی تو حضرت طائف بن تیرفت بلکہ اُحوب کے سے در منزل ہی وہاں
 کے دشمنوں سے ملے ابن عبد ربیل اور سواد اور جبکہ مدد جاری اور ان کو اسلام کی دعوت کی
 اور ان کے خلاف کہ حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لکون اور شہد دن کو شکار دیا اور ہنن نے رہنے
 ادنیٰ حضرت کے کی گالیان دن اور تہر دن سے حضرت کی اٹھان ترجیحی کر ڈالین پھر حضرت عکرم
 دیکھان سے پھرے جب قرن الثعالب میں پہنچے وہاں ٹھہرے اور دنوں دعا کی کہ الہی میں اچھی بھی
 اور عجزی اور اپنی باجاری اور لوگوں کے نزدیک اپنی سے قدری کا ترے اگے گلہ کرنا ہنن
 تب جہنم اور بہار دن کا داروغہ فرستہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے ان کافروں کی ہلاکی کیجائی
 بخان البدک یا بقیاس حضرت میں صبر تھا کہ باوجود ایسی ہی تکلیفات کے اباکرم پچھوہ الزلزل
 خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت کے جل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کے سنو
 مَا اَنْزَلَ سُلَيْمَانَ اِلَّا رَاحَةً لِّلْعَالَمِينَ کا مطلب یوں ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ وَاِمَامِ الْكَاطِمِيْنَ
 مَرَّ اَبْنِ مَسْعُودٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَمُرَّ رَجُلًا يَصْلِيْ بِالْبَاسِ لَمْ اَحْرِقْ عَلٰی رِجَالِ
 يَخْلُقُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بِيَوْثَمِ سَلَمٌ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ هِيَ كَهَ حَضْرَتِ
 فرمایا اللہ نے ارادہ کیا کہ حکم کروں کسی مرد کو کہ لوگوں کو حاجت کی نماز پڑھاوے پھر میں ان
 مردوں کے گھر حلا دون جو جمعہ کی نماز میں نہیں آتے **ف** اس حدیث کے بکمال تاکید کا مجمعہ کا

فریق ہونا ثابت ہوا اس لیے قصہ میں لکھا ہی کہ جوین با جعفر کی عازن کر کے اور کئی عداوت
 سناط ہی گواہی کے لائق ہیں اور معلوم ہوا کہ امام کو جعفر ہی کہ ایک سبکو غلطیہ کر کے لڑائی میں
 میں اور جو کسی اور ضروری کام میں مشغول ہوا اور معلوم ہوا کہ جعفر فریق ہیں ہی کہ ہر شخص ہر فریق
 ہی فریق الکفایہ ہیں کہ بعضوں کے پرے سے یہ بڑے ڈالوں کا گناہ دور ہوا اور معلوم ہوا
 کہ فریق میں مال کا تلف کرنا بھی درست ہے

عَالِشَہَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَبْنَيْهِ وَأَعْتَدْتُ أَنْ يَقُولَ
 الْقَائِلُونَ أَوْ يَمْنَى الْمُتَمَنُّونَ لَمْ قُلْتُ يَا بَنِي اللَّهِ وَيَدْفَعُ الْبُلُوْسُونَ أَوْ يَدْفَعُ
 اللَّهُ وَيَا بَنِي الْمُؤْمِنُونَ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت زفرنا یا کہ اپنے
 سے ارادہ کیا کہ میں سب کو اپنی بکرا اور اس کے لیے عبدالرحمن بن سائب بن جوین اور اسکو غلطیہ اور
 دلی جہد کر دوں مگر اس کے لیے کوئی اور بات کہیں یا در زکوٰۃ کے واسطے خلافت کی لڑی
 کر دوں جہ سے لیا کہ اپنی بکرا کے سوائے خدا کی خلافت مانگا اور میں بھی دفع کر دینے
 یا کہ توں مرانا کہ دفع کر دیا خدا اور سماں کی مشین اور میں حضرت عائشہ سے
 روایت ہے کہ حضرت زفرنا یا کہ اپنے بکرا کے واسطے یا کہ اپنے باپ اور بھائی کو تاکہ
 میں اسکو اپنی خلافت کے دونوں میں دریا ہوں کہ کوئی اور نہ کرے ڈال آ رہا کہ اسے اور نہ کہنے
 یا کہ اسے کہ میں لائق ہوں خلافت کا مگر خدا اور میں نہ مانیں گے سوائے الہی حکم کے اور
 کی خلافت کو ان دونوں دونوں سے خلافت معلوم ہو کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بل
 منظور تھی اور چاہا کہ اپنے دور کو اور کو غلطیہ کریں اور خلافت معاہدہ کو کہہ دیوں لیکن جعفر اور
 اجماع پر خلافت کی تینے حضرت کو معلوم تھا کہ سوائے الہی حکم کے کسی خلافت خدا کو منظور نہیں
 اور اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہو گا تو اس لیے اسکو اپنا ولی جہد کرنا حضرت
 ضروری تھا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی جنت ثابت ہوئی
 اور یہ حدیث معجزہ ہے کہ آئندہ کے خلیفہ کے بھی ایسی ہوئی

۱۷۸
 ابن جعفر سے روایت ہے
 سب کو اپنی بکرا اور اس کے لیے
 عبدالرحمن بن سائب بن جوین
 اور اسکو غلطیہ اور
 دلی جہد کر دوں مگر اس کے لیے
 کوئی اور بات کہیں یا در زکوٰۃ
 کے واسطے خلافت کی لڑی
 کر دوں جہ سے لیا کہ اپنی بکرا
 کے سوائے خدا کی خلافت مانگا
 اور میں بھی دفع کر دینے
 یا کہ توں مرانا کہ دفع کر دیا
 خدا اور سماں کی مشین اور میں
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
 حضرت زفرنا یا کہ اپنے بکرا کے
 واسطے یا کہ اپنے باپ اور بھائی
 کو تاکہ میں اسکو اپنی خلافت
 کے دونوں میں دریا ہوں کہ کوئی
 اور نہ کرے ڈال آ رہا کہ اسے
 اور نہ کہنے یا کہ اسے کہ میں
 لائق ہوں خلافت کا مگر خدا اور
 میں نہ مانیں گے سوائے الہی
 حکم کے اور کی خلافت کو ان
 دونوں دونوں سے خلافت معلوم
 ہو کہ حضرت کو صدیق اکبر کی
 خلافت بل منظور تھی اور چاہا
 کہ اپنے دور کو اور کو غلطیہ
 کریں اور خلافت معاہدہ کو کہہ
 دیوں لیکن جعفر اور اجماع پر
 خلافت کی تینے حضرت کو معلوم
 تھا کہ سوائے الہی حکم کے کسی
 خلافت خدا کو منظور نہیں اور
 اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی
 پر نہ واقع ہو گا تو اس لیے اسکو
 اپنا ولی جہد کرنا حضرت ضروری
 تھا اس حدیث سے نہایت بڑی
 فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت
 کی جنت ثابت ہوئی اور یہ حدیث
 معجزہ ہے کہ آئندہ کے خلیفہ کے
 بھی ایسی ہوئی

ہوا کہ یہاں تیرا جیبت الایضاح میں ہر وقت ایک نہایت ارحام پر کیوں جوان مراد یہ ہے کہ اس میں
 ہر وقت ایک نہایت ارحام پر کیوں جوان مراد یہ ہے کہ اس میں

الباب السبع

یہاں تین باب میں چند تعلیم میں اور کئی طرح کی حدیث میں اول قسم میں وہ ہے جس میں تین

۱۸۱
 اح سلیمان بن صخرہ الان لغیر وہم ولا یغیر وینا نحن نسید الیہم قالہ
 حین اقبل الی الخوات عنہ یحادیثن سلیمان بن مردیسیہ وروایت ہی کہ حضرت

مرقاہ ابو یمن اور بنی لہن کے اور وہی ہے جس میں ابو یمن مرقاہ جادہ بن کے
 یہ حضرت نے اور ہفت زبلا حین کفار کے گروہوں کو چار

۱۸۲
 کا قصد ہے اب میں گویا چنانچہ اس میں کہ بھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت ہے
 حمله لڑا لیکن تا چھ حضرت ہی انہوں سال کے ہجرت کے اور اس کو فتح کیا

۱۸۳
 و عاتشہ اکہار وواح حوہ محمد و عاتشہ اکہار وواح حوہ محمد و عاتشہ اکہار وواح
 تنا کی مٹھا اختلاف بخاری اور مسلم میں حضرت عاتشہ بنی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ روحوں کے لشکر میں چھڑ کے چند سوجہ اول میں سے لڑائی میں آنا اور واقعہ تھا وہ
 اس عالم میں ملائی اور الفت لڑا لڑا اور جو اول میں سے لڑائی میں آنا اور واقعہ تھا وہ

۱۸۴
 بھی نید اور ہنگامہ فایضہ و تیرا لہرین جلد اپنے روحوں کو قسم قسم کا جدا کیا اور اس
 طرح کی ہادیں سیدوں میں سوجہ روحوں میں اور اس عالم میں بننا سبب بھی وہ اس عالم میں

۱۸۵
 باہم شہر و لشکر ہو گئے اور جو زمانے میں اس نے وہ یہاں بھی ہوئی تھیں کہ رہی کو تو باہم
 راع ایزاع اور بھی سبب ہی کہ اولیٰ بے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوا ہی شعر حسن

زبیرہ بلال ابن رخصت صہیب ازروم + زخاک کہ ابو جہل ابن چہ ابوالجہی است
 صر البو مویسی و ابی بن کعب الایضاح ان تلت قارب اذن لک

۱۸۶
 صر البو مویسی و ابی بن کعب الایضاح ان تلت قارب اذن لک

من عرفا رقی فیہ روائت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہی کہ تو اس کی گواہی دے کہ سوا خدا کے
 کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہی اور یہ کہ عاز کو تو شکست دینی اور زکوہ دینا
 اور رمضان کا روزہ رکھنی اور حجۃ خدا کا حج کرنے اگر چھکاو کی راہ کی طاقت ہو تب سے تشریف
 اور مولائی کے یہ حضرت جبریل سے کہا جب کہ جبریل حضرت کے پاس حرد کی صورت پر آئے تھے
 سو اوہوں سے کہا کہ جسے چاہا جبریل نے کہا تو چھکاو آجان کی حقیقت بتلائی حضرت نے فرمایا
 آجان یہ ہی کہ تو دیکھے آئے اللہ کو اور آؤ جس کے مشن کو اور آؤ کسی کینا کو اور آؤ جس کے
 پیروں کو اور چھکے دن کو چھکے قیامت کو اور تقدیر کو ابے قبلہ ماہرے جبریل نے کہا جسے
 چاہا جبریل نے کہا تو احسان اور احلاس کی حقیقت فرمائی حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو
 اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ او کو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا چاہے تو
 یوں جان کہ وہی چھکاو دیکھتا ہی جبریل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائی کہ کب ہوگی حضرت
 نے فرمایا کہ جواب دیکھو والا پوچھیے وہاں سے اسکو کہہ نہادہ رہیں چاہتا ہے قیامت کی ناواقعی
 میں تم اور میں دونوں برابر یوں جبریل نے کہا تو اس کے سے ہی بتلائے حضرت نے کہا کہ قیامت
 کی نشانی یہ ہی کہ کوئی ایسی مالک و برائی کو جسے بتائے مالکوں کے لفظ سے یہ وہاں میں
 تو اس کی اولاد بھی اپنے باب کی طرح کو دیکھوں گے کہ غری طرح سے خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت
 قریب کیونکہ راہ دون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے گے یا تو
 اپنے بدن چلی چکران چرسے والوں کو کہ آجیاں ماریں گے عمارت میں سے کھسے اور اپنے
 حقیقت لوگ روکنے نہ ہوں گے یہی ہی عمارت میں بنا کر ٹھہرے گے **ف** پوری روایت
 اس حدیث کی یوں ہی کہ عمر فاروق نے کہا کہ ہم حضرت یاس سے پہلے کہ ابابکر ہو مود ہو ہوتا
 ہوتا کہ یہ اور کمال سیاہ مال والا کہ اس پر چھکے سحر کا اثر یہ معلوم ہوتا تھا اور ہم میں سے کوئی کو
 یہ پہچانتا تھا سو اب آجیاں نکلتے کہ حضرت کے پاس میٹھا آؤ کو حضرت کے زانو سے ٹکرا اور ابی
 دونوں ہتھیلیاں حضرت کے زانو پر رکھیں اور کہا کہ ابے محمد چھکاو اسلام کی حقیقت بتلائے حضرت

حدیث
 جبریل و ابان احسان
 اسلام و احسان
 عبادت و احسان
 و درستی احسان
 احسان

یہ حدیث فرمائی عمر فاروقؓ کہ ہمارے بھروسہ مرد چلا گیا اور میں دین تک پہنچ گیا چکر بابر حضرت
 نے فرمایا کہ ایسے عمر تو جانتا ہی کہ یہ پوشیہ والا کون تھا؟ میں نے کہا کہ خدا اور اس کا رسول ہی
 زیادہ خبر دے گا۔ یہی حدیث فرمائی کہ یہ جبرئیل تھا تھا یہ اپنے اٹھنا عمو دین سکھایا نہ کہ وہ
 اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہیں اس واسطے کہ سائل جبرئیل ہی تھے اور ام المومنینؓ اور ام
 ایچوایح بھی اس کا نام ہی تھے سب حدیثوں کی یہ حدیث جبرئیل اس واسطے کہ جو مطلب اور احادیث
 میں ہیں وہ سب اس حدیث میں مجمل ہو جو دین جیسے سورہ فاتحہ کو اُم الکتاب کہتے ہیں کہ سب
 قرآن کے مطالب پر شامل ہی حضرت جبرئیلؑ نے چار چیزیں حضرت سے پوچھیں اور اول اسلام کی حقیقت
 دوسرے ایمان میں شریعتے اقصان چوتھے نبی کی صفت ہو فرمایا کہ اسلام کے پانچ ٹکڑے ہیں تو تمہارے اور
 رسالت کی گواہی تمہارے اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہو کہ اسلام ظاہر ہی اعمال کا
 نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو ذرا لیتے تھے خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب
 عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبوں سے موصوف ہی اور نہ شیطان کا یون اعتقاد
 کرے کہ وہ بے توری خدا کے بندے ہیں رنگہ رنگہ شیورے تھے ہر فرد دین ہو جب حکم کے
 سارے عالم کا انتظام کرنے میں گناہوں سے پاک ہیں نہ لہو دین نہ عورت اور کتا یون کا یا
 یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قیدی کلام ہی جو اذن میں ہی کھینچ ہی کہتے ہیں کہ خدا کی ایک چیز
 چار کتا میں دین دین حضرت آدمؑ پر اور تین اور پچاس تین حضرت شیثؑ پر اور تیس تیس حضرت ابراہیمؑ
 پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر بانی چار کتا میں تو تمام عالم میں ستر ہزار توریٹ اور تاجیل اور تورا
 اور قرآن لیکن قرآن سب سے افضل ہی قرآن کے شوک اب کسی کتاب پر عمل کرنا نہ مست نہیں
 اس واسطے کہ اوپر اول تو اعتقاد نہیں اور دوسرے یہ کہ قرآن کے منہج میں اور تیسرے یہ کہ جو
 اگلی کتابوں میں طلب تھے سو سب قرآن میں موجود ہیں تو ہوتے قرآن کے دوسرے کتابوں کی کتاب
 کی کچھ حاجت نہیں اور پھر نہ کتابوں اعتقاد کرے کہ جیسے سب سے افضل اور پاک ہو گئی میں خدا
 انکو اپنے کمال رحمت سے آدمیوں کی طرف بھیجا تاکہ انکو نیک راہ بتا دین اور ان کو دین اور نبی

خیر الدین اور اذکار منہم قسم کے معجزات ایسے کہ اذکی راہی من کو بھی حافل آدمی تنگ نہ
 لاویے ویسے بگناہوں سے پاک ہیں صغیرہ بیون یا کبیرہ نبوت کے پھیلے بھی اور بعد بھی
 اور بھی مذہب ٹھیک ہی اور حضرت ائم کا گہروں کہنا بالغہ نہ تھا بھول چوک بھی سب طرح اویسوں
 کو بھی قیاس کیا جائے اور سب بیخبروں سے ہمارے حضرت افضل ہیں جو کمالاٹ ظاہری
 اور باطنی کمالان میں ممکن تھے ویسے تمام ہمارے حضرت پر رحم ہو کہ جو ایسے ہمارے
 حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ رہی خلافت اور امامت کا اعتقاد نبوت کے اعتقاد
 میں داخل ہی آمان کا یہ جھگڑا کر نہیں چلتا کہ شیعہ کہتے ہیں اور اچھے دن کا یون اعتقاد
 کرے کہ بعد موت کے قیامت تک دوزخ اور بہشت کے داخل ہوئے تک جو حضرت کے فرمایا ہی ہو
 درخت ہی بنے عذاب آبر اور خیانت کی نشان بنان اور جو کھوکھو کا یون کا اندھروں کا جھٹکا اور حساب
 کتاب اور عمل کا بدلہ اور ترازو و عمل کو لینے کی اور بل پر اظہار و حوش کو تر اور دوزخ اور بہشت
 یہ سب چیزیں حق ہیں انہیں کہہ سکتے ہیں اور تفسیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم میں پیدا اور رہا
 ہی اور ہو گا ہوا یا نہ ہو سب تفسیر ہے ہی بد دن اور سبکی خواہیں نہ ہی سب کے سب کو ہی بول سکتے
 لیکن تا وجود اسکے نامی کو کہہ نہ آتا اعتقاد دیا ہی کہ اوس کے مذہب کے نشان کو نفی یا بدست و آ
 یا عذاب کے لالہ ہو جائے تفسیر کا اعتقاد اور طرح محل چاہے کہ لایا وہ اٹھیں خور اور کھانے کا یہ عذاب
 اور اگر ای ہی ہو ایسے کہ عقل نہایت ہی میں لڑی کہان طاقت ہی کہ کارخانہ خدا ہی کے مجاہد نکلیا
 ایسا ویسے حضرت نے تفسیر کی محنت اور کمال ایسے سے فرمایا یہ ایمان عقل کی حضرت نے حقیقت بیان
 کی اور ایمان محل کی حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بیان ہو سکتا ہو
 درست ہی محاسب کے واسطے آنا بھی کفایت ہی پھر حضرت نے آجسان سے اخلاص کے دروازے
 فرمایا کہ اعلیٰ اور حد تو یہ ہی کہ عبادت میں ایسا حضور ہو کہ کہ تفسیر اور دیکھنا ہی اسکو نہایت ہو
 میں اسکو نہایت ہو کہ یہ تصور کرے کہ جو کھوکھو کا یون کا اندھروں کا جھٹکا اور حساب
 میں لالہ کمال اعظم اور خیانت الوب اور حیا اور شرفی اور حضور و اسی میں ہو کہ کھوکھو کا یون کا اندھروں کا جھٹکا

زمین آدمی ادب پہنچے یا اذہر اور دہر الیغایت کرے جیسے بادشاہ اگر سیکڑ دیکھا ہو تو کیا ممکن ہے
 کہ وہ بادشاہ بن جائے یا نظر کو اڑھتا وجہ معلوم ہوا کہ تعزوت اور درویشی احسان کا نام ہی
 ظاہر ہی اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور ضروری اور اخص کو
 احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کو جب مجموعی کا نام ہی اور گاہی
 اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اس واسطے کہ اسلام چندان ایمان ہے درست نہیں اور ایمان
 بدون اسلام بے کامل نہیں اور بعض لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور
 مشاہدہ اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا جائے کہ اول کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف
 پر ہی جو اس حدیث میں حضرت یونس رضی اللہ عنہما فرمایا یا اللہ ما تشاء ہی فقہ کا تصدیق و عقاد
 کیا یاں اور احسان اشارہ ہی تعزوت کا جس میں علی الصبر اور صبر و استقامت اور صبر و استقامت
 ہے اور اگر دین میں کامل ہو ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہوا اور جس میں ان تینوں میں سے
 بعض ہوا اور بعض نہ ہو وہ ناقص اور کجی بلکہ جو کچھ ہے اور ایمان ہے فقہ الیک شیطان ہی کہ احکام
 الہی سے غافل ہو یا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور تصفیہ جسے درویشی کہتے ہیں اور احسان
 درویشی اس واسطے کہ عمل بدون بیت خالص اور بی شوق اور ضرورت کے کا نام ہی چلی راہ
 درویشی اور بی بیت و بی حرام و حلال اور باطنی اور ظاہری

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

حضرت ابوسلمہ کی طرف ہوتی جسکے واسطے اس نے حضرت کی بیٹے دینا اور حضرت **ف** یعنی ابراہیم
 بن ہارون آنا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا نام فقیہ نام تھا بیٹہ کی طرف رخ
 کی دو گونہ بیٹے یہ حال حضرت کے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی اسی عورت کا کچھ تو اب
 نہیں کہ بیٹہ خالص نہیں ہے ارادہ اور قصد دلی کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت
 نہیں اگر نیک نامہ کی نیت دلی کی زبان سے نہ کہنے کا زبان سے ہے خلاف اس کے کہنے کو کچھ
 مضائقہ نہیں پکار کے زبان سے نماز میں نہ کر لیا تو ہرگز درست نہیں لیکن انہیں اختلاف ہی کہ
 زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہیں اول فقرہ اسکو صحیح ہے بن ناکہ دل اور زبان موافق ہو جائے
 اور اول حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہنے اس واسطے کہ حضرت سے ثابت نہیں ہر چند ہر جن
 میں نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن ہر دن خالص نہ کہ اسکی بھی کچھ حقیقت نہیں اس طرح علم اور
 دیروشنی اور برہنہ کی عبادت کو فہم کیا جاسے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ
 اور نہیں نوادیکو قابل روح سمجھا جاسے اور جب بنت ہریدار پھر انوشن مبنی سے مباحات
 میں بھی نوا جی تھی جسے کہنا اس سے کہ عبادت کی دولت حاصل ہو اور کبریا بھنا کر نماز
 ہو اپنی جو وہ ہے صحبت کرنا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل میں کئی
 طرح بہت کرے تو ہر ایک بہت کا علیحدہ ثواب پادے مثلاً سجدہ میں بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اس میں
 کئی طرح کی بہت ہو سکتی ہی ایک نوایہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے بیٹے کہ آنگاہ اور کان کو
 لگنا ہونے سے روکنا نیز سے اعتکاف کرنا جو کچھ حضرت پر درود اور سلام کرنا یا جو علم سمجھنا
 یا غیر کو سکھانا ایک ثابت نیک نامہ ہے کام سے روکنا عرض کہ یہ حدیث اخلاص علی اور درستی
 میں اصل ہی اور برہنہ اور بریا کاری کی صحیح گئی ہی اس واسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی
 کیا ہو میں اول اسی حدیث کو کہتے ہیں تاکہ حدیث برہنہ والوں کی طرف سے بہت درست ہو
 متجاوہ ہے نجد اپنی بکے واسطے علم حدیث پر ہیں دینا کا کبھی لگاؤ نہ کہیں ایام متافعی سے روا
 ہی کہ اس حدیث کو دین میں ستر جگہ دخل ہی مراد کرتے ہی تھے ہر جگہ ایسا دخل ہی عبادات

۱۸ **و** اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَا يَمَانُ يَمَانٍ وَالْحُكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ مُسْلِمٌ مِنَ الْوَهْبِ رَضِيَ رَضِي
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی یمنی ہی **ف** جب یمن کے لوگ
حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ
نہایت نرم دل ہوتے ہیں حکمت اوس علم کو کہتے ہیں جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے
اس حدیث میں شری مفیدیت ہی اہل یمن کے سچ فرمایا حضرت نے یمن میں ہمیشہ بڑے برے عالم
اور درویش ہوتے اور اب بھی موجود ہیں

۱۹ **و** ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا يَصْحَاحُ يَفْقِسُهَا مِنْ وَلِيَّهَا وَالْيَكْرُ تَسْتَأْذِنُ
فی نَفْسِهَا وَاذْنُهَا صَمٌّ تَهَا سَخَرِي اَوْ سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَوَاتِ هِيَ
کہ حضرت نے فرمایا کہ بوجہ عورت کو اپنی جان کی خود مختاری نسبت اپنے والی کے لینے
والی کا اوس پر جبر نہیں پچھا کج میں اور گنوازی عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور لو کا
جب رہنا بھی اوس کی اجازت ہی

۱۹۱ **و** اَلَسَّ اَلَا يَمْنُونُ اَلَا يَمْنُونُ اَلَا يَمْنُونُ بِنَارِي اَوْ سَلَمٌ مِنْ اَلَسَّ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی طرف کے لوگ مقدم ہیں دہائی طرف کے مقدم ہیں دہائی طرف کے مقدم ہیں
ف اصباح بن النضر رَوَاتِ هِيَ کہ میں بکری کے دوڑنے کی قسمی بنا لایا حضرت نے
اوس کو بنا اور تاک کے بائیں طرف صدق اکبر بنے اور دائیں طرف اکبر جنگی گنوار بٹھا تھا
عمیرہ رون بنے کہا یا رسول اللہ بنا جو ٹھکانہ اکبر کو دینے حضرت نے اوس کو گنوار کو دیا
بھر یہ حدیث فرمائی میں نے داسے طرف والا بائیں طرف دیکھ کر مقدم ہی کہ اول اوس کو دیا
اگرچہ بائیں طرف کا داسے طرف دیکھ کر مقدم ہو

۱۹۲ **و** التَّوَابِكُ بْنُ سَهْمَانَ اَلَيْسَ خَيْرُ الْخَلْقِ بِنَارِي اَوْ سَلَمٌ مِنْ اَلَسَّ
سحان بنے روات ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب سے نیک عمدہ خوبی سے ہے
۱۹۳ **و** اَلَسَّ اَلَا يَمْنُونُ اَلَا يَمْنُونُ اَلَا يَمْنُونُ بِنَارِي اَوْ سَلَمٌ مِنْ اَلَسَّ
بِنَارِي اَوْ سَلَمٌ مِنْ اَلَسَّ

۲۹۱
 کہ حضرت نے فرمایا کہ بزرگ گھڑوں کی جو چوڑی بنی ہوئی ہے اس واسطے کہ کہیں سے جاوے
 نہ آئے جس سے کہ نہ سب سے پہلے وقت اسلام کی اور محنت حاصل ہوگی
 ۲۹۲
 ۱۹۵
 کہ حضرت نے فرمایا کہ بزرگ گھڑوں کی جو چوڑی بنی ہوئی ہے اس واسطے کہ کہیں سے جاوے
 نہ آئے جس سے کہ نہ سب سے پہلے وقت اسلام کی اور محنت حاصل ہوگی

۱۹۵
 کہ حضرت نے فرمایا کہ بزرگ گھڑوں کی جو چوڑی بنی ہوئی ہے اس واسطے کہ کہیں سے جاوے
 نہ آئے جس سے کہ نہ سب سے پہلے وقت اسلام کی اور محنت حاصل ہوگی

بجایان سے
 بیرون ہوئے

خَازِنِ عَنَّا بِسَ الْبَيْتَةِ أَوْ حَدَّثَ فِي ظَهْرِكَ قَالَهُ لِهَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ لَمَّا

قَدَفَ امْرَأَتَهُ لَشَرِيكَ بْنِ سَخْمَاءَ بَخَّارِي مِنْ عَبْدِ الدِّينِ عَبَّاسٍ بِحَسَبِ رِوَايَتِ

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے تاکہ حد جاری جاوے گی پیری پانچہ من بیہوش

ہلال بن اُمیہ سے کہا جب کہ اوسے عورت کو شریک بن سخماء سے عیب لگایا

مشکوٰۃ میں عبد الدین عباس نے روایت ہی کہ ہلال بن اُمیہ نے حضرت کے دوہرہ دایہ جو

کو حرام کاری کا شریک بن سخماء سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ باگو اہوں سے اس بات کو

ناست کرنا چاہیے بیٹھ ہر مار پڑے گی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی ایسی عورت سے حرام

کرتے دیکھے تو پہلا اوس وقت گواہ دینا چاہیے حضرت نے پھر دایہ فرمایا میں نے اگم شروع ہونے ہی

جیسے ہمارے ہی نہ ہلال نے کہا میں قسم کہا ہوں اوسکی جسے چہک چکا ہے کیا ہی کہ میں اپنے

دعویٰ میں سچا ہوں سو اللہ خدا اوسے اتھن اومار لگا جس سے میری شہادت سے بچے گی

سورج پھل اوسے اور اس معفون کی اتھن سورہ نور میں اتھن کہ جو لوگ عیب لگا دیں اپنی

جورون کو اور شاہد تھوں اوسنے پلس سوا ہے اپنی جان بکے تو اوسون کی گواہی یہ کہ چار

گوہری دیون اللہ کے نام کی کہ بیشک میں سچا ہوں اور یا جو بن مار بون بکے کہ خدا کی لعنت

اوس شخص پر اگر وہ جو ہٹا ہو اور عورت سے بیٹھے ہی مار بون کہ گواہی دے جاوے گا کہ ای اللہ کے

نام کی کہ مقررہ مرد جو ہٹا اور یا جو بن مار بون بکے کہ اللہ کا غضب ہی اوس عورت پر اگر وہ

سچا ہو پھر ہلال آیا اور اوسے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت نے جانتے ہیے کہ ہلال نے

خدا کو معلوم ہی کہ تم دوسے ایک شخص جو ہٹا ہی تم دونوں میں کوئی تو یہ بھی کہ نے والا ہی پھر

ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسے اوسنے طرح جاوے گا کہ گواہی دی جب یا جو بن مار بون بکے کہ

تو لوگوں نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاوے گی سنیے اسکو آسان بجان اگر تو

بہوشی جو تو مت کہ سودہ عورت ختم گئی اور سنی یہاں تک کہ تم سمجھے کہ سنا بیہوش جاوے

گی سنیے اپنے عیب کا اقرار کرے گی پھر اوسے کہا کہ میں اپنی قوم کو سنیے کو نفعت کنون کی

نصف
عنان
ہلال
بن
امیہ

[illegible]

۱۴۷
ف ابُو هُرَيْرَةَ النَّابِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَادَّاتَاوَبَ اَحَدَكُمْ
 فَلَيْكَ ظَمْرُ مَا اسْتَطَاعَ بَخَارِي اَوْ سَلِمَ مِنْ ابُو هُرَيْرَةَ يَسِيءُ رَوَايَتِي كَهَيْئَةِ نَفْسَانَا
 كَهَيْئَةِ شَيْطَانِ بَكِ اَنْزَبِي هِي سَوْغَةُ كَوْنِي نَمِ مِنْ جَسَدِي هَيْئَتِي لَوْ جَاءَتِي كَلَاوِي
 رَدَاوَتِي جَنَا كَلَاوِي جَسَدِي

فالبوهرية التصفيح للتساع والتسليم للرجال بخاري ورسلم من البخاري
 يعني روایت ہے کہ حضرت فرما کہ دستک عورتوں کو چاہئے اور سچان الہ کہ نامزدوں
 کو چاہئے یعنی اگر امام نماز میں خوب کے تو عورت دستک دیکر اوسکو چار کرے
 اور مرد سچان الہ کہہ کے

۱۴۴
۶۰۱

فَسَعِدْنِي أَيْ وَقَاصِ الثَّلَثِ وَالثَّلَثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ قَالَ لَهُ حَبِيبٌ
قَالَ فِي مَرَضِهِ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثَلَاثٍ قَالَ لَا قَالَ فَالْشُّطْرُ قَالَ لَا قَالَ
فَالثَّلَثُ قَالَ الْحَبِيبُ بَجَارِي أَوْ سَلَمٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَجُلٍ رَوَاهُ
كَهْضَةُ فَرَمَا يَكُنْ خَاصِي مَالٍ مِنْ دُخَانٍ نَحْوِ ثَمَانِيَةِ يَابُونِ خَرَمَا يَكُنْ ثَمَانِيَةِ
حَضْرَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ كَمَا أَنَّ بَجَارِي مَن كَمَنْ أَيْ مَالٍ كِي دُونِهَا
خَرَاتِ كَرْدَنِ حَضْرَةِ فَرَمَا يَكُنْ ثَمَانِيَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ كَمَا أَنَّ بَجَارِي
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ كَمَا أَنَّ بَجَارِي مَن كَمَنْ أَيْ مَالٍ كِي دُونِهَا
بَنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ كَمَا أَنَّ بَجَارِي مَن كَمَنْ أَيْ مَالٍ كِي دُونِهَا

کرنا چاہا مائی خندہ آگے منسل ہر کھا ہی معلوم ہوا کہ نہائی سے زیادہ دھبہ نہیں رہا ہے
 ۱۰۰ سخ ابو سحر افعی مولیٰ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخاثر انہی بصرفہ
 بخاری من البورایع فیہ جو ازاد علام حضرت کے بیٹے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ ہمسایہ
 نزد خدہ ہی آپ کے سب کے ہوتے مکان کا **ف** تھے جب حکیمہ کی نوہا یہ کے ہوئے
 انہی آدمی کو بین مول لیکنا اسکو حق شفعہ کہتے ہیں

۱۰۱ صر ابو ہریرۃ الخاثر صر أمیر الشیطان سلم بن الولید ہریرہ شیخ روایت ہی کہ
 حضرت فرمایا کہ گشتا اور کہو کہو شیطان کا ما جا ہی **ف** گشتا اور نہت وعبرہ کی گز
 من الحوا ایسے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جائے اور عورت کے گھر گھر اور بارگاہ

۱۰۲ اور ضربے بھی اسی من دلیل من کہ اوکی آواز سے مردوں کی نظر عورت پر پڑتی ہی
 ح این مسجود الخاثر اقرب الی احد کم من شراک نعلہ والناثر میل ذلک
 بخاری من عبد اللہ بن سوید یہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ تم لوگوں من سے ہر ایک کے
 سامنے چشمہ عرب ہی او سب کے جونی کے نیسے سے بھی ڈبا وہ تراور دوزخ بھی اس طرح

ف سے نہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت منسل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہی
 اور نیک عمل من نوہشت منسل ہی اور اگر کفر اور گناہ من تو دوزخ قریب سے ہے ۵

۱۰۳ **ف** خاثر الخاثر حدیثہ الخاثری الاسلام من جابر یہ روایت ہی کہ حضرت
 فرمایا آدمی داؤ گاہات کا نام **ف** ایسے لڑائی صرف شیر زنی پر موقوف ہیں قریب اور
 تدبیر بھی مروج ہے شعر کا ہا اسنت کہ عاقل کامل سخن کہ بعد لشکر جرار میں نشو

۱۰۴ **ف** لیکن بعد عہد ویمان سے کثرت رہت ہیں
 سخ ابو سعید بن المعلی الخاثر اللہ رب العالمین ہی السبع المثانی و
 القرآن العظیم الذی اقرئتہ بخاری من ابو سعید بن معلی یہ روایت ہی کہ حضرت
 فرمایا کہ الخاثر رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو ہر کو سب **ف** قرآن

۱۰۰

۱۰۱

سر اس میں
سرمو کو

۱۰۲

۵

۱۰۳

عزیز

۱۰۴

تو اردو غدو بے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کہول کر خیرات کر سنے والوں کو ایک
کوہ بھی ہی **ف** ایسے جو دے سے کا تو ابے او میں درخت غار خان سالن بھی شریک ہے
بیشتر ٹیکہ خوشی سے دلوں سے اور جو اردو غدو دینے ہوئے گننا دے وہ تو اب سے پہلے
دنیائے ہی انساویطے کہ مالک تو دلانا ہی اور اوس ناباک کا ناحق بیٹ پہونایا ہی اور یہ

نیز ہر قوم و سر ارجل نہیں
مَنْ أَوْهَرَ بَرَّةَ الْحَمْرِ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْجَلَّةِ وَالْعَبْتَةِ وَبَرَّةَ وَجَدِ الْكَلْبِ مَبَّةَ
وَالْجَلَّةِ وَبَرَّةَ الْكَلْبِ كَرَّمٌ مِلم بَرَّةَ الْوَسْمَةِ رَطِيئَةٌ رَوَايَتُ هِيَ كَيْ خَضِرَتِ فَمَا يَكُنْ تَرَابِ
مَنْ دَفَرَ خَنْوَنَ سَبْعَ هَيَّ كَجَوْرِ سَبْعَ هَيَّ الْكُورِ سَبْعَ هَيَّ وَرَوَايَتُ مِنْ نَجَاسَةِ خَلَّةٍ أَوْ
عَيْنِيكَ كَرَمَةً أَوْ خَلَّةً أَيْ هِيَ أَوْ رَايَتُ كَرَّمٌ كِي لَفْظُ هِيَ مَطْلَبُ سَبْعَ لَفْظُونَ كَا كَبَا
هِيَ **ف** ایسے عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ طلب نہیں کہ

شراب انہیں دو درختوں سے ہونی ہی سوائے ان کے اور کسی شراب نہیں
وَبَارِئُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَكِيمِ مَعْقُودٌ فِي تَوَاصِي الْأَخْبِلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِنَجَارِي أَوْ سَمِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَيْ خَضِرَتِ فَمَا يَكُنْ تَرَابِ كِي چو طون من و ایسے ہی نیاسے
تو زون **ف** ایسے تو اب عظیم اور ملک کی فتح جہاد و معروفوت ہی اور کھوٹے جہاد
کا عہدہ منصب میں تو حقیقت میں نیز اور گناہن کے کھوٹے ہی سبب طرب امین اجابت میں
اشارہ ہی کہ ایمان دار جہاد کی نسبت پر کھوٹوں کی برتری سے غافل نہیں

وَبَارِئُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَكِيمِ لَخْلَا تَهَ لَوَجَلِ الْخَرْوَلِ سَبْرٌ وَكَلَى سَجَلِ وَرَبْرٌ قَا
الَّذِي لَهُ الْخَرْوَلُ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجِعِ أَوْ مَرْجِعِ فَمَا
أَصَابَتْ فِي طَبْعِهَا ذَلِكَ مِنْ الْمَرْجِعِ أَوْ الرُّؤْيَا كَا بَتِ لَهُ حَسَنَاتٍ بَلَوَانَهُ
أَنْدَطَعَ طَبْعُهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا وَشَرَفَيْنِ كَا مَتِ لَهُ أَمَارُهَا وَأَوْرَانَهَا حَسَنَاتٍ
وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِشَهْرِ فَبَسْرَبَتْ مَشْهُوْلَةً لَمْ يَرِدْ أَنْ يَنْقُضَ قِيَامُهَا كَا بَنَ ذَلِكَ لَهُ فَمِنْ

۱۱۳ **مَرَجَدَيْفَةُ** مِنْ الْيَمَانِ الدَّخَالُ أَعْوَمُ الْعَيْنِ الْيَسْرَى حَقَّقَ الشَّعْرَ لَمَعَهُ الْحَمَلَةُ
 وَأَتَاكَ قَامَرُهَا بَحْنَةً وَجَنَّةً بَنَاتُهَا سَلَمٌ مِنْ خَدِيعَةَ بْنِ بَالَانَ حَيْثُ رُوِيَتْ هِيَ كَهْفَرُكَ فَرَمَا
 كَدَّ جَالِ بَلْبَحِينَ كَالْمَكْبَرِ كَالْمَدَى ~~لَقَدْ كُنْتُ وَكَلًا لَوَدِدْتُ لَيْسَ سَاحِبُ بَنَاتٍ أَوْ لَوَ كُنْتُ هِيَ لَقَدْ كُنْتُ~~
 مِنْ زَوْجِي لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ
 ۱۱۴ **هَرَبَةُ** عَمَى الدُّنْيَا سَخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَجَنَّةُ الْيَمَانِ **ف** مَرْجَدَيْفَةُ هِيَ كَهْفَرُكَ فَرَمَا
 كَدَّ جَالِ بَلْبَحِينَ كَالْمَكْبَرِ كَالْمَدَى ~~لَقَدْ كُنْتُ وَكَلًا لَوَدِدْتُ لَيْسَ سَاحِبُ بَنَاتٍ أَوْ لَوَ كُنْتُ هِيَ لَقَدْ كُنْتُ~~
 مِنْ زَوْجِي لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ
 ۱۱۵ **مَرْجَدَيْفَةُ** مِنْ الْيَمَانِ الدَّخَالُ أَعْوَمُ الْعَيْنِ الْيَسْرَى حَقَّقَ الشَّعْرَ لَمَعَهُ الْحَمَلَةُ
 وَأَتَاكَ قَامَرُهَا بَحْنَةً وَجَنَّةً بَنَاتُهَا سَلَمٌ مِنْ خَدِيعَةَ بْنِ بَالَانَ حَيْثُ رُوِيَتْ هِيَ كَهْفَرُكَ فَرَمَا
 كَدَّ جَالِ بَلْبَحِينَ كَالْمَكْبَرِ كَالْمَدَى ~~لَقَدْ كُنْتُ وَكَلًا لَوَدِدْتُ لَيْسَ سَاحِبُ بَنَاتٍ أَوْ لَوَ كُنْتُ هِيَ لَقَدْ كُنْتُ~~
 مِنْ زَوْجِي لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ لَوَ كُنْتُ

پارنا پہ کھنڈ مرو ورنہ بھین راہا و شاہ اور اگر گھر انھوں سے جو ریت نیکوئی ہو تو عمر کی زندگی
 ۸۱۱
 ۱۱۹
 صَحِيحُ الْمَدَارِجِ الَّذِينَ الْفَضْلَةُ الَّذِينَ الْفَضْلَةُ وَالْوَالِدِينَ وَالْوَالِدِينَ
 اللَّهُ قَالَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكُتَابِهِ وَلَا تَمْنَةُ الْمُسْلِمِينَ وَاعْلَمْتُمْ هَؤُلَاءِ
 انہم کی کتاب اور اب یہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہی دین خیر خواہی کا نام
 دین خیر خواہی کا نام ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کہ خیر خواہی کا نام دین ہی حضرت نے فرمایا
 کہ اللہ کی خیر خواہی اور اس کے رسول کی اور اس کی کتاب کی اور اس کے جاکون کی اور
 انہم مسلمانوں کی **ف** اللہ کی خیر خواہی یہ کہ اس کا ایمان لاؤ اس کے دین میں
 کچھ دوسری کتب کے عمل کو رہا ہے خالص کہ اس کے جاکون کو چلا دے اس کی نافرمانی سے
 اپنے اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اس کی نصیحتوں کے اس کی اس کی سنت ہی پر چلے اور اس کے
 اپنے اور غیران کی خیر خواہی یہ کہ اس کے جہود کو حق الا سکاں کو بھی اس کے کمال انعام
 سے پر ہے اس کے مطابق کو جو کہ اس کے حکم پر عمل کرے مثلاً یہ کہ ایمان لاؤ اس کے اور سزا عراض
 کرنیوالوں کے اعراض کو دفع کرے اس کے جاکون کی نیسے امایوں کی خیر خواہی یہ کہ
 شرع کے موافق اس کی اطاعت کرے اس کی مخالفت سے بچے اور مسلمانوں کی خیر خواہی یہ کہ مظلوم
 بھراؤ کو فائدہ پہنچا دے اور کمزور پر غلبہ دے نیک کام سکھلا دے یہ کاموں سے روکے اور
 ان کے واسطے جاہی جواب دے جائے جاہی

۱۱۷
 صَحِيحُ ابُو هُرَيْرَةَ الدَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنَ ابُو زَيْنٍ مِثْلًا يَمِثِلُ وَالْفَضْلَةُ بِالْفَضْلَةِ
 وَزَنَ ابُو زَيْنٍ مِثْلًا يَمِثِلُ قَمِيصٍ رَأَدَ وَاسْتَرَادَ فَهُوَ سَابِقُ اسْلَمَ مِنْ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا سے سونے وزن میں برابر برابر جتنا ایک اونس دوسرا اور
 چاندی سے چاندی سے تول میں برابر برابر جتنی ایک اونس دوسری سوچنے زیادہ دیا کہ
 زیادہ مانگا تو وہی بیاب ہے

وَمِنْ عَمَلِكُمْ بِالنَّاسِ أَنْ تَقُولُوا لَا هَاءَ وَهَاءَ وَالنَّاسُ بِالْبُيُوتِ

الْأَهَاءُ وَهَاءٌ وَالشَّعِيرُ الشَّعِيرُ نَازِلًا الْإِهَاءُ وَهَاءٌ وَالْتَمَسَ بِالْتَمَسَ رَبُّوْا

الْأَهَاءُ وَهَاءٌ وَتَزَوَّى الْوُجُوهُ الْوُجُوهُ الْإِهَاءُ وَهَاءٌ وَالْأَهَاءُ

بِاللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

کہ حضرت فرمایا سو ناپید لیا جائے ہی ہے یا مگر دستِ آدرگِ جوان بد لیا کہ ہوں سب جوان

ہی گھر گشتِ بزمِ اودھو نہ لانا جو جسے بیاج ہی گرو دت ابدیت بیاج پہن اور کچھ نہ لانا کچھ

حاج ہی گزشتہ ہفت نہیں اور ایک روایت یوں ہی کہ چاند ہی بدلنا چاہی ہے جسے بیابان ہی

مکرمین پرست اور سزاوارک السوسیلہ ایسے باج ہی گوشت بدست باج نہیں ف ایسے حاکم

اور سب ملین اور بے واسطی خیرین نے بدلے دیجئے ہیں تو دوسرے میں ایک صورت توبہ کہ

ایک ہی جس کا ہا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اس میں شرط ہے کہ اسی

وقت دست پرست پر ہے وعدہ ہوا اور نول میں دونوں چراغ روشن کر کے نول میں علی بیگنی چلی

یا اناک چیر بو بو و جوی او بر دوسری عاب بو یچی بیاج ہی اور دوسری صورت ید که دو جی

بدلتا ہے چاندی کا بدلتا سونے کا بدلتا چوبے کا بدلتا تین شرط یہ ہی کہ دست پر

ہوا میں سی پھیلائی جیسے کہ ایک بڑا ہون کا وسیع جوبے بدست اور است ہی اور است

ح النَّسَّالُ زَوْيَا الْحَسَنَةِ مِنَ الرِّقَاقِ الصَّالِحِينَ سِتَّةٌ وَأَرْبَعُونَ

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھتا ہے اور اس کے ساتھ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھتا ہے۔

ماں حصہ ہی نبوت کجا الہم حصوں سے **ف** ایتنے حصے سب سے کہ غلاموں (وہ اس کے اور سب سے)

و داخل نہیں وہی شہک خواب میں عورت اور نر کا درپاس ہوتا ہے اور اس وقت عورت کا درپاس ہوتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ لَیْلَۃُکُمْ مِنْہُمْ فَاذْكُرُوْهُمْ کَمَا کُنْتُمْ اٰذَکُمْ مِنْ سُوْرَتِہِمْ اَلَا تَذٰکُرُوْنَ

مین گدڑی

١٠٠

2

11A

218

معنی سود و بیاج

119

بین گداری

دودہ پتہ دار اپنے گھاس تک بے غم نہیں کو درست ہی اور بھی غم ہے ہی امام احمد کا لیکن اس کے نزدیک رہن کا نفع لینا بعد خرچ جس کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہیں درست اور امام شافعی نزدیک نیاغ کا حق مالک کو ہی اور اوس پر خرچ لازم ہی اور ایام اعظم کے نزدیک جیسے ہر چیز کے لیے وہی ہی اوس کا نفع بھی نہیں مگر شافع کو تو ایسے تو اپنی اصل میں امن وضع کرنا چاہیے اور خرچ اوس کا مالک پر لازم ہی

۱۲۴

ابو ہریرہؓ عن النبی علی الاصل والیسکین کالجاء اھد فی سبیل اللہ قال ابو ہریرہؓ والحبسہ قال کالغائر لا یغدر وکالضائر لیزک یغفر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پورہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت خود آدمی میں کو شمس کو تیری ذمہ تو اب میں اذیت کے برابر ہی خود اکی راہ میں جہاد کر لای ہی ابو ہریرہؓ نے کہا ہر گز لگان پر تیری ذمہ نہیں ہے فرمایا وہ کو شس کرتے والا تو اب میں ایسا ہی جیسے نجد کی ٹوڑی پر تیرے چھوٹی کہنی نماز نہ چھوڑے اور جیسے روزہ نہ کہنے والا جس کا کسی روزہ نہ ہو وہی شایع جو روزہ کا مال جوہ عورت اور محتاج کے کو اپنے جمع کر کے یا خود اپنی کیا ہی ہے اس کی خبر گیری کرے اور خود اس کا کام کاج کر دے اور سکو غازی اور حبشہ نجد پر بھیے تو اس کے مدد میں جو روزہ اپنے کے برابر تو اب ہی اس حدیث کے محتاجوں کی حاجت خود آدمی کی حدیث

فصلت جنا
روائی مختار

۱۲۵

ابو ہریرہؓ عن النبی قطعاً من البعد اب یمنع احدکم یومئذ و طعامہ وشرابہ فاذا قضی احدکم تمہمتہ من وجہہ فلیعجل الی اھلہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرنے والے کا کھانا ہی کھانا ہی کھو نیز جیسے اور کھانے پینے سے بھر جب کوئی اوس طرف سے کہ نہ ہر گیارہی اسے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ سنبالی سے اپنے گھر والوں پاس آوے

کوئی

۱۲۵ **ف** بن وطن بن ریشہ کی ترغیب ہی تاکہ جمعہ اور جمعہ شنبہ ہو اور جو لوگ کون کے بن نہ تھے ہوں
 ابن عمر الشَّوْصُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرْسِ وَالذَّائِرِ الْبَحْرِيٍّ اور مسلم بن عبد اللہ
 بن عمر بن عتبہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش اور نامبار کی عورت میں ہی اور گھوڑے اور گھیر
 میں **ف** اس حدیث سے دینی خوش مراد نہیں جیسا جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث
 بطریق فرض کے ہی ہے اگر خوش کسی چیز میں ممکن ہو تو ان چیزوں میں ہونی چاہیے
 مطلب دوسری حدیث میں موجود ہی جسکی بعد بن ابی ذہان بن عتبہ روایت ہی عورت میں اسبار کی
 یہ کہ بد مزاج ہو اور گھوڑے کی نامبار کی یہ کہ شریبر اور بد ذات ہو اور گھیر کی نامبار کی یہ کہ تنگ ہو اور

اوسکا ہمسایہ بد ہو

۱۲۶ **م** اَسْأَلُ الشَّرْبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ أَمْيَ وَأَشْعَى وَأَسَدُ مُسْلِمٍ اس شرط سے
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ من دم میں پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اور تڑپائی سے گرائی
 نہیں کرنا اور پیاس کی بیماری کو خوب سفادینا ہی **ف** اس حدیث میں پانی پینے کا
 ادب فرمایا اور من دم میں شے کی حکمت بتلائی کہ اس طرح سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور
 تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی

۱۲۸ **خ** اِنْ عَبَّاسٍ السَّعَاءُ فِي ثَلَاثَةِ فِي شِدَّةٍ طَهْرٍ حَجْمٍ أَوْ شَرِبَهُ عَسَلًا أَوْ
 كَيْفَ يَنَاسِرُ وَأَنَا أَنَهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيْفِ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بخاری سے بن خرمین ہی سینگے کے پیچھے میں اور شہد کے پیچھے
 میں اور آگ کے داغے میں اور میں مسخ کرتا ہوں اپنی امت کو داغے سے **ف**
 اس حدیث کی تفسیر شہٹے باب میں ہو چکی ہر چند اس حدیث میں داغے سے منع فرمایا لیکن
 داغہ بھی حضرت نے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہ کہ اگر اور دو ایسے صحت ہو سکے تو داغے سے
 اور پیسے اور پیسے تو درست ہے

۱۲۹
 شرح حاشیہ الشفعة فیما لم یقسم فاذا وقعت الحد ودر حدیقت الطروق
 فلا شفعة بخاری من جابر بن عبد اللہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعة اوسین ہی حسین
 تقسیم نہیں ہوئی اور جب یا نہ ہو کہ حدین پر گئیں اور راہین جدا ہو گئیں تو شفعة نہ رہا
 شفعة دو قسم ہی شفعة شرکت کا جیسے ایک گھربے کے دو شرک ہوں اور اوسین سے ایک شرک
 اپنا حصہ بیٹے سوا و سکو سوا ہے و دوسرے شرک کے اور شخص نہیں لے سکتا اور دوسرے شفعة
 ہمسائی کا ہے اگر کوئی گھربے کے تو اوس کے بیٹے بیوی کے ہمسائے مقدم ہیں امام شافعی کے
 نزدیک شرکت میں تو شفعة ہی اور ہمسائی میں شفعة نہیں اور یہی حدیث اوسکی دلیل ہی کہ جب تقسیم
 ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعة نہ رہا اور امام اعظم کے
 نزدیک شفعة دونوں صورت میں ہی شرکت میں بھی اور ہمسائی میں بھی تو اس حدیث کا یہ
 مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعة شرکت کا جائز رہا اور یہ مطلب نہیں کہ ہمسائی کا بھی شفعة

طب میں ثابت ہے کہ جب گرم چیزیں گرم ماریوں کو فائدہ کرتی ہیں اور سرد چیزیں سردی کو دور کرتی ہیں چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم مویا سرد مہید ہی حالانکہ کاسنی سرد ہی اور اسے طرح خوب کھان پے کو مہید ہی گرمی سے مویا سردی سے حالانکہ اس کا مزاج گرم ہی جالبہ حسن نے اپنی کتاب میں اور ابو علی سینا نے قائلان میں لکھا ہے کہ شوہر نے گلوچی گرم خنک ہی بلغم کو کاٹنی ہی اور سچ اور فح کو دور کرتی ہی اور مستون کو اور چٹون اور مہید داغ کو فائدہ کرتی ہی اور سرکہ کے ساتھ بھنسون کو مہید ہی اور بلغمی درم اور سخت کو بچکانی ہی اور سرکہ کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہی اور اگر اس کو بھون کے پلے باندھ کر سو گئی تو کام کو فائدہ کرے اور اگر اسے پیر لگایے تو سردی کو دور کرے اور اگر سرکہ کے ساتھ اڑا کر کھلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیج سوسن کے پلے کے ساتھ گھس کے اس کو ناک میں ڈالے تو آئندہ نزول سے بچے مویا شہ کو درد کرے اور پٹے کرے اس سے مر جاتی ہیں اور اگر چند روز اس کو استعمال کرے تو جیغ لہتہ جاری ہو جائے اور شہد اور گرم بانی کے ساتھ شہد اور گردہ کی تہری کو گر اوپے اور بلغمی اور سردی تب کو دور کرے اور اس کے دھو میں سے کپڑے کو پٹے ہاگ جابے میں معلوم ہوا کہ شوہر میں پٹے پٹے فائدہ ہیں بھان تک تو طبیوں کی عقل پہنچی باقی اسکے فائدے ظہر

کو خوب معلوم میں اس واسطے حضرت اکی نے فرمایا

۱۱۲ ابوہریرۃ الشہداء خمسۃ المظعون والمبطون والغرق

وصاحب الہذیر والشہید فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ یابن نعم میں ایک نوہ جو دبا میں مر جاوے اور دسرا وہ دہش کی بیماری سے مرے تھے دہش آوین اور میرا جو دہش جاوے اور جو خاجہر یو اگر کپڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید ہے جو جہاد میں شہید ہو ف تبے انکو بھی کہ شہادت کا مرتبہ عیب ہو گا اگر جہاد میں شہید ہو گا وہی جہاد میں مارا جائے

مُسْتَعْدُّ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ الشَّهْرُهَا كَذَا وَهَكَذَا انْتَقَصَ فِي الْمَثَلَةِ
 اصْبَعًا مُسْلِمٌ مِنْ سَعْدِ بْنِ قَاصٍ يَنْتَسِرُ رَوَايَتُ هِيَ كَهْفَتُ فَرَمَا كِه مِهْنَةُ السَّاءِ اَوْر السَّاءِ
 هَفَرْتُ نَبِيْرِيْ بَارَكِيْ كَم كَرْدِيْ **ف** صَحِيْحُ نَجَّارِيْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَرَبِيْةٍ زُوْرًا
 هِيَ كِه هَفَرْتُ فَرَمَا كِه مِمَّنْ بَرِيْ اَمْتِ مِمَّنْ نَهْ لَكِهْ جَابِيْنِ نَهْ حَسَابِ جَابِيْنِ مِهْنَةُ السَّاءِ اَوْر السَّاءِ
 اَوْر السَّاءِ اَوْر عَرَبِيْ بَارِ هَفَرْتُ اَنُكُوْ هَانَدُ كَرِيَا بَعْرِ فَرَمَا كِه مِهْنَةُ السَّاءِ اَوْر السَّاءِ اَوْر السَّاءِ يَنْتَسِرُ
 مِمَّنْ نَبِيْةٍ كِه مِهْنَةُ اَوْنِيْسِ دِنِ كَا هُونَا هِيَ اَوْر كِه مِمَّنْ دِيْكََا هُونَا هِيَ **ف** هَفَرْتُ دُونِ
 هَانَدُ كِيْ دَلِيْلِ اَمْكَلِيَانِ اَوْر هَانَدُ كَرْمِيْنِ بَارِ اَشَارَهْ كَر كِيْ فَرَمَا كِه مِهْنَةُ كِه مِمَّنْ اَوْنِيْسِ دِيْكََا هُونَا هِيَ اَوْر كِه مِمَّنْ
 مِمَّنْ دِيْكََا سَلَمُ كِيْ رَوَايَتِ مِمَّنْ اَوْنِيْسِ مِمَّنْ اَوْر نَجَّارِيْ كِيْ رَوَايَتِ مِمَّنْ اَوْنِيْسِ مِمَّنْ اَوْر مِمَّنْ مِمَّنْ
 شَابَدُ لِيْضَ لَوُكُوْنِ بِيْ كِه كَا رَهْ مِصْفَانِ سِيْ كِه مِهْنَةُ كَار وَرَهْ مِمَّنْ مَرْدُ مِمَّنْ هُوَا اَوْر كِه مِمَّنْ مِصْفَانِ كَا هَانَدُ
 اَوْنِيْسِ دِنِ كَا هُونَا هِيَ لَوُجَا سِيْ كِه بَرِيْ سِيْ مِهْنَةُ كَا مَامِ لَوَابِ نَهْ هُونَبِ هَفَرْتُ يَهْ حَبِيْثُ فَرَمَا
 اَوْر كَالِ تَقْرِجِ سِيْ اَشَارَهْ كَر كِيْ فَرَمَا كِه دُونِ صَوْرَتِ مِمَّنْ لَوَابِ بَرِ اَبَرِيْ هُوَا هِيْ مِمَّنْ كَا
 مِهْنَةُ هُوَا اَوْر هُوَا اَوْنِيْسِ دِنِ كَا هُوَا

مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ الشَّيْخُ سَابُّ فِي حَبِّ اثْنَيْنِ فِي حَبِّ طَوْلِ
 الْحَبْلَةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مُسْلِمٌ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْتَسِرُ رَوَايَتُ هِيَ كَهْفَتُ فَرَمَا كِه بَرَمَا
 جَوَانِ هِيَ دُوْجَرِيْ كِيْ مَحَبَّتِ بَرِيْ عَمْرِوْ هُونَدُ كِيْ مَحَبَّتِ مِمَّنْ اَوْر مَالِ زِيَادَهْ هُونَدُ كِيْ مَحَبَّتِ مِمَّنْ
ف يَنْتَسِرُ بَرِيْ مِمَّنْ عَمْرُوْ دَرَا زِيْ كِيْ مَحَبَّتِ اَوْر كَرْنَتِ مَالِ كِيْ مَحَبَّتِ هِنَا يَتِ بَرَهْ جَانِيْ هِيَ
 + مِمَّنْ عَمْرُوْ مِمَّنْ دُوْجَرِيْ بَرِ نَوْدُجَرِيْ جَوَانِ مِمَّنْ دُوْجَرِيْ كِيْ مَحَبَّتِ اَسْوَا سِيْطَ زِيَادَهْ هُونَدُ
 هِيَ كِه دِيْكََا چُوْ رُطْبَ كُوْ مِيْ نِيْنِ چَاهِنَا اَوْر نِيْكَ اَمَلِ نَهْ مِمَّنْ مَوْتِ اَوْر فَرَاوْ نِيْكَ سِيْجِيْ
 كِه بَرِ نَاهِيْ اَوْر كَرْنَتِ مَالِ كِيْ مَحَبَّتِ اَسْوَا سِيْطَ هُونَدُ هِيَ كِه مِمَّنْ اَوْر دِيْكََا كَامِ اَسْوَا سِيْطَ اَوْر
 مِمَّنْ خُوْ دِيْ سِيْ مِمَّنْ مَحَبَّتِيْ هُوَا اِسْ حَبِيْثُ مِمَّنْ دَعْتِ هِيَ طَوْلِ عَمْرُوْ كَرْنَتِ مَالِ كِيْ خَرْمِ كِيْ
ف اَتَسُّ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولَى نَجَّارِيْ اَوْر مُسْلِمٌ مِنْ اَبْنِ سَبِيْ

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے سے تیز دیک ہی **ف** ایک عورت قبر پر رونی تھی حضرت اوپر سے پہلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا ہے اور صبر کر اپنے کہا میرے پاس سے ٹل جائیے تم پر وہ مصیبت نہیں پڑی جو مجھ پر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہیں پہچانی تھی کسی نے اوس سے کیا تو حضرت بھی تب تو وہ گہرائی اور بچائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت سے اگوہ نہیں پہچانا تھا ہے اب میں اب کا حکم مانتی ہوں اور صبر کرتی ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے ابتدا مصیبت صبر کا وقت ہی اور اوسی صبر کا شرح میں ثواب اور اعتبار ہی اصول ہے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گزری تو آدمی کو خود

صبر آنا ہی ایمان دار ہو یا کہ تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہیں

۱۳۳۷
صِرَاطُ هَرَبَةِ الصَّلَاةِ الْحَمْسَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَتَرْمِصَانُ إِلَى رَمَضَانَ
مُكْتَفَرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنِبْتَ الْكِبَائِرَ مُسْلِمٌ مِنَ الْوَهْرَةِ بِهَذَا رِوَايَتُ
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باوجود نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے
رمضان تک درمیان کے گناہوں کا آثار میں جب کہ کبیرہ گناہوں سے بچے **ف** معلوم
ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کو دور کرتی ہیں اور کبیرہ گناہ تو بے معاف ہو جاتے ہیں اور
جس گناہ میں حق البعد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اس کے معاف کرے پیرا اوس کی

بخشش موقوف ہی

۱۳۳۸
ف اَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ الصَّلَاةُ اَمَّا صَلَاتُ نَجَارِيٍّ اَوْ سَلَمِ بْنِ اَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی **ف** پوری روایت اسامہ سے
ہوئی کہ حضرت حج میں عرفات سے پہلے راہ میں حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا سہنے
کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے یعنی یہاں نہیں آگے
چل کے نماز پڑھیں گے پھر جب وہاں پہنچے جس کا فرض بعد نام ہی تو اوسے پھر وضو کیا اور
مغرب کی نماز پڑھی پھر اوس کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ با وضو رہنا سب

ہی اگرچہ اس وضو سے نماز پڑھی اور معلوم ہوا کہ مَرْدُ لَفْظِ مِنْ مَغْرِبِ اور غُتَا کو ملا کر پڑھی اور

یہی مذہب ہی ہے امامون کا ۱۳۸
و أَبُو هُرَيْرَةَ الصَّيَّامُ جَبَّهَ بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی سے لگنا ہوں ہے بنا ہی **ف** روزہ دار کا جب پیٹ خالی

رہا تو اکثر لگنا ہوں ہے بچنا ہی اور جب لگنا ہوں ہے بچا تو دن سے بچا
و أَبُو شَرِيحٍ الْعَدَوِيُّ الصَّيَّافُ فَلَهُ أَيَّامٌ وَجَارَتْهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا ۱۳۹
 يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَقْلَعَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُوْتَمَّهَ رَأْدَ مُسْلِمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 كَيْفَ يُوْتَمُّهَ قَالَ يَقْلَعُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يُقْرِئُهُ بِهِ بخاری اور سلم بن ابی شریح رضی سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن تین اور اس کا تحلف ایک رات اور ایک
 دن ہے اور مسلمان مرد کو حلال نہیں کہ ٹھہرا رہی اپنے بھائی یا سہیلان تک کہ اس کو گناہ بن
 ڈالے مسلم بن ابی روایت اور زیادہ ہے کہ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اس کو گناہ
 بن ڈالے گا حضرت نے فرمایا کہ یہاں تو اس کے پاس ٹھہرا رہا اور اس کے کچھ نہ ہوا جس سے وہ
 اس کی ضیافت کرے **ف** مٹنے سے جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور یہاں تین دن سے
 زیادہ رہا تو اس کو گویا گھنگار کیا اس واسطے کہ صاحب خانہ تنگ نہ کہ یہاں کی غیبت کرے گویا کہ غیبت
 حیا آدمی ہی کہ ٹٹا نہیں بن کہاں سے اس کو کہلاؤں یا کہیں سے حرام مال پکرا اس کی ضیافت
 کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سو ایک دن تو مفرد درجہ عہدہ
 کہاں تک ہے کہ اسے اور دو دن جو موجود ہوا اس کو حاضر کرے اور جہاں کو درست نہیں کہ تین
 دن سے زیادہ رہی اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رہے تو مضافات نہیں

۱۳۹
سَخَّ اسْمَاءُ بِنْتُ تَرْيَدٍ الْبَطْنَانِيُّ رَجُلًا رَسَلَهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 بخاری بن اسماء بن تریدہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہاں تک کہ بنی اسرائیل
 کے ایک گروہ پہنچ جائے

۱۴۱ **ف** اَنْسُ اَلطَّاعُونَ شَهَادَةً لِكُلِّ مُسْلِمٍ بَخَارِي اَوْ رَسُلٍ مِّنَ الْبَنِي سَبِيءٍ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہاں شہادت ہے ہر مسلمان کی **ف** سب سے جس شہر میں با
پر طبع اور دہان کے لوگ دہن تھریے رہیں اور مرزا دین تو وہی شہید ہیں اسو اسے کہ
دے لوگ مثل غازیوں کے موت سے ڈریے اور ثابت رہی اور ہر چند وہابی اسرائیل کی
قوم پر عذاب بھی لیکن اُسٹ محمدی میں شہادت کا سبب ہی

۱۴۲ **م** مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا يَمِثِلُ سَلَمٌ مِّنْ مَّغْرِبِ عَبْدِ اللَّهِ طَبِيعَةً رَّوَا
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہیوں کا ہر لنگیہوں سے برابر جاسے سب سے اگر ذریعہ کم یا زیادہ ہوں کو
۱۴۳ **ه** أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ الطَّهَوِيُّ رَشَطُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ
وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأَانِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّدُوقُ ضِيَاءٌ وَالْفَتْرَةُ حُجَّةٌ لَكَ
أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبِأَيِّ نَفْسَةٍ مَعَتَّقَهَا أَوْ مَوْتِهَا سَلَمٌ مِّنَ الْبُكَ
اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ظہارت آدمی ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا
ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دینا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں کا ثواب یا ہر ایک
کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دینا ہی اور نماز نور ہے اور صدقہ سب سے خیر
کرنا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا سب سے مصیبت اور تکلیف میں دین پر ثابت رہنا دشمنی
ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہے اگر اوسپر عمل کیا یا چھپے ہر الزام کی حجت ہے اور اگر
اوسپر عمل نہ کیا ہر ایک آدمی صبح کرنا ہی سوا اپنی جان کو بیچنا ہی سب سے صبح ہوئے ہر شخص کام میں
مشغول ہونا ہی سوا اپنی جان کو دوغ سے آزاد کرنا ہی اگر نیک عمل کیا یا اوسکو ہلاک کرنا ہے
اگر بد عمل کیا **ف** ظہارت کو آدمی ایمان اسو اسے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام
ایمان ہی سوا ظہر بدن کی ظہارت سب سے غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی
صفائی سب سے صبح عقیدہ اور نیک اخلاق نصف باقی تھریے اور نماز کو اسو اسے نور فرمایا کہ

نصف باطن
نصف بدن
نصف نور

ناتہ اکثر بجائی اور برے کام سے جو دل کی سیما ہی کا سبب ہیں روکتی ہی یا نماز کے سبب سے
فریمن ہو رہا اور قیامت کی ظلمت میں غلغلہ کی روشنی سے غازی ہیشت نکت پہنچے گا اور خبر
کو ایمان کی دلیل اسو ایٹے فرمایا کہ جب آدمی اپنے اپنا مال خدا کی راہ میں دیا تو معلوم ہوا کہ اس
خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہیں تو اپنی محبوب چیز کو کیوں خرچ کرنا اور صبر کو روشتی اسو
فرمایا کہ جب آدمی اپنے نصیب میں خرچ خرچ کی اور تکلف سے نہ گھبرا یا تو شیطان اور نفس کی
ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی

۱۴۴۵ **و** اِنَّ عَمَلَكُمْ ظُلُمًا كَظُلُمَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم بیاہیان ہوگی قیامت کے دن **ف** ستم
قیامت میں ظلم کے سبب ظالم کے آگے اللہ ہرگز ہار نہ کرے گا

۱۴۵ **و** اِنَّ عَمَلَكُمْ ظُلُمًا كَظُلُمَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری
اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنی دمی چرکا پھیر لینے والا کہنے
کے مثل ہی تو اپنی بیٹے کو پھر گل جانا ہی **ف** امام شافعی کے نزدیک دمی چرکا کو پھیر
لینا بموجب اس حدیث کے درست نہیں اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے

۱۴۶ **و** مَغْفِلٌ بَنِي سَائِرِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ الْهَرَجِ الْهَرَجِ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون کے زمانے میں ایسا ہی جیسے مری
طرف ہجرت کرنا **ف** ستم نے جب کشت و خون عالم میں رائج ہوا اور زمانے میں مناد
پہلا تو اس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسو ایٹے

۱۴۷ **و** اَبُو هُرَيْرَةَ الْعَجْمَاءُ جَبَّارٌ وَالْيَهُودُ جَبَّارٌ وَالْمُعَذِّبَاتُ جَبَّارٌ وَفِي
الْيَوْمِ الْخَمْسِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جانور کے مارنے کا بد لاہنیں اور کو اہود حینے میں اگر مرد و مر جاوے تو بد لاہنیں اور اگر گبان

کہو دینے میں اگر مزدور مرے تو بدلائین اور کافروں کے گڑبے خزانے میں پانچواں حصہ ہی بہت المال کا **ف** ایسے اگر کسی جانور بلا نقد ہی مالک کے گیسکو مار دیا اسے باز مخی کرے تو اس کے مالک پر ڈانڈ نہیں اور اگر مزدور کو اکھو دینے یا کھان کھو دینے میں اگر کو یا کھان پھٹ پڑے اور مزدور دے کے مر جاوے تو کھو داسے وہ اسے پر کچھ عیون

اور داندنی ہے

۱۳۸ **ف** أَبُو هُرَيْرَةَ الْعُمَرِيُّ إِلَى الْعُمَرِ كَقَارَةٍ يَلْبَسُهَا وَحَجَّ الْمَبْرُورَ لَيْسَ لَهُ حَزَاءٌ إِلَّا أَنْحَتُهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دو سب عمرے تک اتنا ہی درمیان ہے گناہوں کا اذیاک حج کا تو سوائے ہشت کے کوئی بدلائین **ف** پاک حج وہ ہے جس میں گناہ اور رفقون سے رانی جگر اٹھو یعنی مقبول حج گناہوں کو اس طرح کہو تباہی کہ آدمی ہشتی ہو جائی

۱۳۹ **ف** أَبُو هُرَيْرَةَ الْعُمَرِيُّ جَارِئَةً بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہے **ف** یعنی اگر کوئی اپنا گھر باج کسی کو دیوے اس طرح ہے کہ بیٹے بچھو تیزی عمر تک دیا تو درست ہے اگر اس کا ہفتہ ہوا تو وہ مالک ہو گیا اور بعد اس کے مر جائے اس کے وارث مالک ہوں گے جیسے مہیہ میں اور بھی ہین

ہی امام اعظم کا

۱۴۰ **ف** جَابِرُ الْعُمَرِيُّ إِلَى مَنْ وَهَبَ لَهُ بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہے جسکو چیز دی **ف** یعنی عمری مثل مہیہ کے سبب ہی ملک کا

۱۴۱ **ف** أَبُو سَعِيدٍ الْعَسَلِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاحِبٌ عَلَى كُلِّ مُحَنٍّ وَأَنْ يَسْتَنْ وَأَنْ يَسْتَنْ طَيْبًا إِنَّ وَجَدَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہے اور مسواک کرنا

اور خوشبو لگانا اگر میر ہو **ف** یعنی بموجب اس حدیث کے کہنے ہیں کہ جبہ کا غسل واجب ہی لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہیں سنت اور جب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کیجئے تو سوک اور خوشبو لگانا کیونکہ واجب کہے حالانکہ اگر اور خوشبو کی نزدیک واجب نہیں تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی نابت ہی اور

نابت بھرتے ہیں

۱۵۲ **ف** أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا فِي الْقَدَّادِينَ مِنْ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةِ فِي أَهْلِ الْعَكْرِ بَخَّارِي أَوْ سَلَمٌ مِنَ الْوَبَرِ هَبْ رَوَاتِ هِيَ كَقَطْرِ فَرَمَا كَهْ بَرَامِي مَارَا أَوْ رَاثَرَا شُور كَبِنِ وَالْوَلُونِ بِنِ هِيَ جَوَاوْنِثِ وَابِلِ بِنِ أَوْ رَمِي هَبْ بَكْرِي وَالْوَلُونِ بِنِ **ف** عَرَبِ بِنِ حَصْرِ كِ كَوْنِ بِنِ وَوَكْرُوهُ بِنِ سَوَاوْنِ عَادَتِ بِلَامِي كِ

اونٹ و ابے بفرامج ہیں اور کرمان چراب والی غریب ہیں یہ صحت کی نابت ہی کہ اونٹ اکثر شمر ہوتا ہی اور بکری غریب اس واسطے ابتدا میں ہر ایک شمر ہے کرمان چراب کی عادی **ف** أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا فِي الْفَطْرَةِ خَمْسُ الْخَتَانِ وَالْأَسْتِخْدَادِ وَقَطْلُ الشَّارِبِ

۱۵۳ **و** تَقْلِيمُ الْأَطْفَالِ وَتَنْفُ الْأَبَاطِ بَخَّارِي أَوْ سَلَمٌ مِنَ الْوَبَرِ هَبْ رَوَاتِ هِيَ كَقَطْرِ فَرَمَا كَهْ بَرَامِي مَارَا أَوْ رَاثَرَا شُور كَبِنِ وَالْوَلُونِ بِنِ هِيَ جَوَاوْنِثِ وَابِلِ بِنِ أَوْ رَمِي هَبْ بَكْرِي وَالْوَلُونِ بِنِ **ف** عَرَبِ بِنِ حَصْرِ كِ كَوْنِ بِنِ وَوَكْرُوهُ بِنِ سَوَاوْنِ عَادَتِ بِلَامِي كِ

ہر ایک انسان جس میں کہ آدمیت ہی وہ ان پانچ چیزوں کو اسباب بند کرنا ہی گویا کہ یہ سید الشیبات ہی تعلیم کی آئین کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ اول تو ایمان پاکی اور ستہرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہی جتنے میں یہ فائدہ ہی کہ میل نہیں جتا پیشاب کا قطرہ بھین رہنا اور جماع میں ہوا

لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال موندے میں یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور مونچھوں سے کہ کراہنے میں یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہند کی مشابہت نہ ہو اور کہا ہے کہ یہ شے کچھ نہ نکٹ رہی اور ناخن کا بیٹھنے میں یہ فائدہ کہ میل اسباب

نہجم رہی اور بغل کے بال دور کرنے میں یہ فائدہ کہ میل نہ رہی اور وہاں کی گندگی دور ہوتی رہی
 ہر چند سنت یہ ہی کہنا ویسے کے بچے کے بال اُنسر سے مونڈے لیکن نوزہ لگانا بھی درست ہی اور
 جسکو بال اوکھڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور مری
 حدیث میں یہ الہی چیزیں دس فرما میں پانچ تو بھی جو اس حدیث میں ہیں اور باقی پانچ یہ اول
 سر پر ہانک لگانا جسکے سر پر بال ہو دوسرے گلے کرنا تیسرے ناک صاف کرنا چوتھی مسواک کرنا
 پانچون پائے استنجا کرنا کہی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کہی دس کو جیسی ضرورت ہوگی ایسا فرمایا
 ح عَنِ النَّبِيِّ عَمْرٍو الْكَبَائِرُ اَلَا شَرُّكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوفُ الْوَالِدَيْنِ
 وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ الْغَمُوسُ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں خدا کے ساتھ شرک کرنا ماباپ کو بیچ دینا مافرمائی کرنا اور ناحق خون کرنا اور
 جھوٹی قسم کھانا **ف** یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہیں اور دوسری حدیث میں سات ہونے
 مناسب دفتے کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہی جسکے کرنے والے پر قرآن باحدیث
 میں وعید مندر ہے اور سخت سزا کا وعدہ ہو فوق القلوب میں ابو طالب کی نیے کبیرہ گناہ
 سترہ الہم میں سو چار گناہ نو دل سے متعلق ہیں اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے
 نا اجمدی خدا کی رحمت سے جو بھی مندر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہیں اول
 جھوٹی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے
 جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہیں اول شراب پینا دوسرے تیمم کا ناحق مال کھانا تیسرے
 سود اور بیع کھانا اور دو گناہ شرم گاہ سے متعلق ہیں اول زنا کاری دوسرے اعلان کرنا تیسرے چوری
 اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہیں اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ نام بدن سے
 جسے ناپ کو بیچ دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہوں سے نہایت ڈرنا رہی جیسے کہ زہر سے
 ڈرنا ہی اسوا سے کہ زہر سے دنیا کی زندگی میں خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخر
 گرہنی ہی جسکو کہی فنا یعنی اور صغیرہ گناہ پر اصرار کو بے اسوا سے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا

نودہ کیہ گناہ ہو جائائی

۱۵۵ **م** ابُو ذَرٍّ الْكَلْبِ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ مُسْلِمٌ ابُو ذَرٍّ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے جسے موزی ہی **ف** کبابے کئے کو اس واسطے
شیطان فرمایا کہ نہایت بد فاقبت ہو جائی اور شکاری نہیں ہوتا تعلیم نہیں قبول کرتا اور اگر فرمایا
کرتا ہی اس واسطے اسکا قتل کرنا درست ہی

۱۵۶ **ق** ابُو هُرَيْرَةَ الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ صَدَقَتْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صد قمری شیعی خیرات میں داخل ہی **ف** سے
اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہ ہو تو اسکو دعا یوبے کہ خدا تمکو اور کہیں سے دلاویہ بھی
جزات میں داخل ہی یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان بے دل کو کسی بات سے خوش کر دے

بشرطیکہ خلاف شریع نہ ہو
۱۵۷ **ق** سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ الْكَلَمَةُ مِنَ الْمِنْ دَمَاءُ هَاتِيْعَا لِرَ الْغَيْبِ بخاری
اور مسلم میں سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی ارضم من ہی اور اسکا بانی انکہہ
کی شفا ہی **ف** نہ صطرح حضرت موسیٰ کے وقت میں من اور سلوے بنی اسرائیل کو سینے
میچ اور تلاش لیا تھا ویسے کبھی بھی بدون جوئے بوئے زمین سے بچتی ہی پھر اسکا فائدہ
فرمایا کہ اسکا بانی انکہہ کی دہند کا شہائی چنانچہ بھی فائدہ ہو علی سبب اسے قانون میں لکھا ہی
۱۵۸ **ح** ابُو هُرَيْرَةَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَمُهَا
يَطْعَمُهَا فِي النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جانکو
گلا ہو تو بیکے مارے وہ آگجو دوزخ میں کہوٹا کرگا اور جو آگجو تلوار یا چھری ہو تو نک کے مارے وہ
دوزخ میں آگجو ہوگا کرگا **ف** سے جو صطرح آگجو حرام موت مارے گا وہ اسبطح کی دوزخ
میں نہ پائے گا جیسے غیر کو ناحق مارا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارا حرام ہی

۱۵۹ **م** اَنَّ السُّؤْدَةَ تَوْبَتِ اطْوَلَ النَّاسِ اَعْمَا فَاَيَوْمَ الْقِيَمَةِ مسلم میں انس سے روایت
ہی کہ

نہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگوں سے گردن بلند ہونگے
ف بلند گردن ہون گے یعنی رحمت الہی کے زیادہ ترامیہ وار ہونگے اسواسطے
 کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن برہائے تاکا کہ ایسا مطلب کہ قیامت میں
 پسندہ لوگوں کے لبوں تک پہنچے گا لیکن اذان دینے والوں کو سبب گردن بلند ہونے کے کہہ رہے
 ہوں گا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہون گے یعنی سب لوگوں میں باختر اور غور ہوں گے

۱۴۔ **مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ** مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ ایمان دار بھائی ہی ایمان دار کا **ف** سے جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی

بھائی ٹھہرا تو اسکی محبت اور خیر خواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہونی ہی
 ۱۵۔ **مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ**
 وَفِي كُلِّ خَيْرٍ احْضُ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجُزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ
 فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ
 فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَلَى الشَّيْطَانِ

مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر اہل
 دار بھتر اور پیارا بہت ہی خدا کے نزدیک اور دوست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار
 میں خواہ مضبوط ہو خواہ سست بھتری ہی حرص کرنا رہے اور سب جو تیرے کام آویں اور خدا
 مدد مانگے اور نہ ٹھکے اور اگر ٹھکے کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں فلاں کام کرنا
 تو ایسا ایسا ہوتا لیکن یوں کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اویسے جو چاہا سو گیا اسواسطے کہ
 اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ نہ دے تو نہ ہی **ف** مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے زیادہ
 پیارا ہو کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کو ہی
 نیک کام بتلانے اور برے کام سے روکنے میں کسی سے نہیں ڈرتا اور عبادت پر مستعد
 رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام میں سست نہیں ہوتا بخلاف سست ایماندار
 کہ اس سے دین کا کام بخوبی نہیں ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست بھتری

منہج
 منتخب
 حسن

لیکن خبر سب دونوں میں ہی اس واسطے کہ ایمان دونوں میں موجود ہی گو ادسکا ایمان فوی ہی
اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی مٹی پر چوب دلائی اور سستی دور ہو سکے علاج فرما بیٹے
ایماندار کو مناسب ہی کہ اسے فائدہ دے گا مگر ہر سرگرم ہو جاوے اور اس کے سر انجام کی
حد اسے مدد چاہیے دینی کام میں شست ہو کر نہ تھک رہی کہ خالی ہاتھ رہ جاوے اس واسطے
کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور جو کہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی
نہیں رہ سکا سو اس کے بھی علاج فرما بیٹے تھے تکلیف میں ہوں نہ کیجئے کہ اگر میں غلاما کام کرنا چاہا
ہوتا بیٹے رنج نہ ہوتا یا اگر غلاما شخص جہاد میں نہ جانا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو نقدیر پر جو کہ کہے تاکہ
حسرت سے بچے اس واسطے کہ نقدیر کے مقابلے میں اگر بولنا شیطانی کام ہی کہ آدمی نقدیر کو پہول
کہ سبب ظاہری پر پھر دسا کرنا ہی اور ناحق بچنا کر غم غم اٹھانا ہی

۱۴۲ **وَأَنذَرْتَهُمْ يَوْمَ الْمَوْئِدِ لِلْمُؤْمِنِينَ كَالْبُسْتِيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُم بَعْضًا** بخاری
اور سلم بن ابی ہریرہ رضی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق میں
ایسا ہی جیسے عمارت کی بنیاد کہ اسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی **ف** بیٹے
جیسی عمارت میں مضبوطی ایک ایسٹ کی دوسری ایسٹ سے ہوتی ہی اسب طرح ایک ایماندار
لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہی خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی طرفی اور خوبی اتفاق
پر موقوف ہے

۱۴۳ **وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَعْجَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي**
سَبْعَةِ أَمْعَاءَ بخاری اور سلم بن جابر اور عبد اللہ بن عمر رضی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایماندار ایک انٹری میں کہتا ہی اور کافر سات انٹرو میں کھاتا ہی **ف** ایک کافر کی
ضیافت ہوئی جب وہ بیٹے سانب بکری کا دودھ پیانے اور سکا پیٹ بھر اور دوسرے دن وہ مسلمان
ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے اسودہ ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بیٹے کم خوری اور
تنااعت ایمان کا مقتضایا تاکہ عبادت میں سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی

۱۲۵
 شان ہی کہ جانور کی طرح کوئی کبھی حرص نہیں کم ہوتی

۱۶۳
 ہر ابوہریرۃؓ کہ اللہ اشدد غیراً مسلم بن ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہے اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہے باقی روایت یہ ہے
 کہ اس بواسطے خدا نے ظاہر باطن کی جیساٹوں سے منع کیا ہے بدکاٹوں پر طبعاً زبان کا
 مفضا ہے بے غیرتی ایمان کی شان نہیں

۱۶۴
 عَاشَتْهُ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَشْرُو
 الْقُرْآنَ وَيَشْتَعِفُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْكَ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ بخدی اور سلم بن حضرت
 عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتوں کے
 ساتھ ہے اور جو کہ قرآن پڑھتا ہے اور اس کی زبان اوس میں اٹکتی ہے اور قرآن پڑھنا نہایت سیکڑی
 اوس کو دو ثواب ہیں سے ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رچ گئی کا ہے یعنی
 جو قرآن کے معانی خوب واقف ہے اور اس کو بے تکلف پڑھتا ہے اوس کا مرتبہ نہایت عمدہ ہے
 کہ وہ ثواب میں اون فرشتوں کے ساتھ جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں اور جس کی زبان
 نہیں بلیٹی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہیں ادا ہوئے تو کیا رحمت ہے خدا کی کہ اوس کو
 واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کی طرح غفلت بچا ہے اگر خوب واقف ہے
 تو سبحان اللہ کہ فرشتوں میں شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہیں جلتی تو بھی دو ہر ثواب موجود ہے

۱۶۵
 اسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ التَّمِيمِيَّةُ عَمَّا لَوْ كَيْطُ كُلِّ كَسِيرٍ تَوَكَّبَ كَيْ زَوْجِ بَجَارِي
 اور سلم بن اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز ہے اچھا سمودہ
 دکھلائے والی جیسے مکر کا جوڑہ بھٹنے والا ف ایک عورت ہے کہا کہ با حضرت میری ایک سوت
 ہے تو مجھ پر اس بات میں کچھ گناہ نہیں کہ میں اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دنیا ظاہر کر دوں
 جو حقیقت میں نہیں دی تاکہ سوت بچے اور بچھلاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 یعنی یہ صاف سکاری اور خلاف نمائی ہے ہرگز درست نہیں کہ ظاہر میں کچھ اور باطن

عَلِ الدِّينَةِ حَرَمًا مِثْلَ عَذْرِ ابْنِ مَرْثَدٍ فِيهَا حَدَّثَنَا أَبُو
 حَكِيمٍ نَاقِلٌ لِهَيْبَةَ اللَّهِ رَأً لَئِيكَ وَالنَّاسِ أَخْبَرَنَا جَمْعٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ
 صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنْ رَأَى إِلَى الْفَوَاحِشِ مَوَالِيَهُ فِي رِوَايَةٍ وَمَنْ رَأَى إِلَى عَذْرِ
 أَبِيهِ أَوْ شَيْءٍ إِلَى عَذْرِ مَوَالِيهِ فَطَلَبَهُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَاللَّائِيكَ وَالنَّاسِ أَخْبَرَنَا جَمْعٌ لَا
 يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا بَخَارِي اور سلم علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ مہربان ہوں ہی ان دو بہاروں کے درمیان میں کہ ایک بہار کو چتر کہتے ہیں اور
 دوسرے کو توجہ جو اس میں کوئی بدعت نہ لکھیے یا بدعت نہ لکھنے والے کو چتر کہتے ہیں تو اس پر
 خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے خدا نہ قبول کرے گا اس سے قیامت کے
 دن نہ نقل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانوں کی ایک سے ہی ادنی مسلمان ہی امان میں کوئی
 کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوپر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں
 کی لعنت ہے نہ قبول کرے گا اس سے قیامت کے دن نہ نقل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی
 کرے نہ اجازت اپنے آپ کے نہ دگروں اور مرداروں کے اور دوسری روایت میں لکھا
 ہے اور جو رشتہ لگا دے اپنے بانی کے سوا یہ غیر سے یا اپنے مالکوں کو چتر کہتے ہیں تو اس پر
 لعنت کرے تو اوپر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ قبول کرے گا
 خدا اس سے قیامت کے دن نہ نقل اور نہ فرض یعنی جیسے کے کے حرم میں زیادتی
 اور نہ ادنیٰ درست نہیں ویسے ہی یہ مہربان کے حرم میں ہی اور اگر لشکر اسلام سے
 ادنی مسلمان کسی کا تو کو پناہ دیوے تو سب مسلمانوں پر اس کی رعایت واجب ہو گئی جو اس کی
 امان کو توڑے اوپر لعنت ہے اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور پسین ایک دوسرے کی

مددگار کیا عہد کیا نواب کے بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگار می کا قول کرنا
درست نہیں کہ شاید اونکو رنج ہو اور عداوت ہو

۱۴۷

مَرَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ الْمَدِينَةَ حَظَرَ لَهُمْ كَوَاكِنُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْعُهَا أَحَدٌ
رَعْنَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَيْهَا
لَا وَآيَتُهَا وَجْهٌ هَذَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مسلم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اوس کے واسطے بھڑی اگر
اونکو بوجہ ہو نہ چھوڑ جاؤ گا کوئی مدینہ کو مبرا جان کر مگر کہ خدا اوس کے عوض اوس سے بہتر کو بہن
لاؤ گا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے کی تکلیف پر مگر کہ میں اوسکا شفیع یا اوس کے ایمان کا گواہ
نبات کے دن **ف** پوری حدیث یوں ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں کا ملک فتح ہوگا بعض
لوگ مدینے سے نکل کر وہاں جا رہیں گے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والوں
کو مدینہ چھوڑنا بہتر نہیں اور اگر کوئی وہاں سے نکل جاؤ گا تو مدینہ کا کچھ نقصان نہیں اوس کے
افضل لوگوں کو خدا وہاں لاؤ گا پھر فرمایا کہ جو مدینے میں تکلیف اور رنج سمجھے گا اوسکا شفیع
اور گواہ میں ہوگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہاں کے رہنے والوں کو

عہد بشارت ہی

۱۴۸

خَاسُ الْمَدِينَةِ يَأْتِيهَا الدَّجَالُ فَيُحْدِثُ الْمَلَأُكَةَ بَحْرَ سَوْنَهَا فَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا
الدَّجَالُ وَلَا الطَّاغُوتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مدینے میں دجال آؤ گا تو فرشتوں کو یاد دلاؤ گا کہ اوسکی چوکیداری کرنے میں سوا اوس کے
نزدیک نہ اوس کے گا اور انشاء اللہ وہاں بائیں نہ لوگی

۱۴۹

وَأَنَّ مَسْعُودِ الْمَنْعُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسیکہ سامنے ہی جس سے محبت رکھتا ہی **ف** ایک شخص نے پوچھا
کیا حضرت نبی اکرمؐ ہر گئی حضرت نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ کے واسطے تو یہ کیا سامان کیا ہی اوس سے

کہا یا رسول اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ رسول کی

محبت عمدہ سامان ہی نہ حدیث نہ ثنات ہی اہل محبت کو
 مَرَأْسٌ وَأَبُوهُمْ بَرَّةُ الْمُسْتَبَانِ مَا فَالَا تَعْلَى الْمَادَى حَتَّى يَغْتَدِي الْمَطْلُومُ
 مسلم بن انس اور ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں گالی دینے والوں نے
 جو کتنا سداؤ کا گناہ اویسی پر ہی جیسے پہلے گالی دی جینک کہ مظلوم زیادتی کرے

یعنی اگر وہ شخص السجد ایک دوسرے کو گالی دلوے تو دونوں طرف کی گالیوں کا گناہ اوسی ہر گز جیسے اول گالی دینا شروع کیا اسوا سبطے کہ اوسی سب سے اول راہ گالی اور اگر مظلوم نے جواب میں زبانی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیوں دین تو دونوں گناہ میں شریک ہوئے ہیں حسب معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھی لیکن عم خوری جواب

دینے سے نہایت افضل ہے

فَإِنَّ عَجْمَ الْمُسْلِمِ أَحْوَا الْمُسْلِمِ لَا يَطْلُمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ بخاری اور سلم
 بن عبدالقدین عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ مسلمان یہاں ہی مسلمان کا نہ اور غیر ظلم
 کرنا ہی نہ اور کو ہلاک میں ڈرانا ہی **ف** سنیے جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا کٹا
 ٹھہرا تو دوسرے ظلم کرنا یا دوسکو ملازم پڑا رہنے دینا اسکی حمایت اور مدد کرنا کیسے طرح نہاں ہے

وَالرَّاعِبُ عَارِبُ الْمُسْلِمِ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَدْ لِكَ قَوْلُهُ يَسْتَبِثُ اللَّهُ الدِّينَ أَمَّنُوا
بِالْقَوْلِ الثَّانِي بخاری اور مسلم میں ہر اوستی عارِب کے روايت ہي کہ حضرت فرمایا اسکا
جب کہ قبر میں سوال ہو یا ہی تو وہ یہ گواہی دینا ہی کہ سوائے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق
نہیں اور محمد خدا کا رسول ہی سبھی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن میں ہی کہ ایمان والوں کو
خدا ثابت بات پر ثابت رکھنا ہی ہے یعنی یہ جو قرآن میں فرمایا ہی کہ ایمان والے اور انکو ثابت

وَكَا فَرُّهُمْ بَعْدَ لَكَافِرِهِمُ النَّاسُ مَعَادٍ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي
 الْإِسْلَامِ إِذَا فَهَمُوا يَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ
 كَسْرَ إِهْبَةِ لِقَاءِ الشَّانِ حَتَّى يَفْعَ فِيهِ سَجَارِي أَوَّلُهَا مِنْ الْبُورِ هَرَبُهُ مِنْ رُوحِ
 بَنِي كَهْفِ نَفْسِ فَرَاغِ عَرَبِ كَلَامِ اسْ سَرْدَارِي مِنْ قَرْنِشِ كَيْ تَابِعُ أَرْبَابِ سَلَامَانَ أَوْ كَمَا قَرْنِشِ
 سَلَامَانَ كَمَا تَلَجَّ هِيَ أَوْ كَمَا فَرَاغِ قَرْنِشِ كَلَامِ كَاتَلَجَّ هِيَ أَدِيمُونَ كَا حَالِ كَهَانُونَ كَا سَا حَالِ
 هِيَ جَوَادُونَ لَوْ كُونِ مِنْ كَفَرِ كَالْحَالِ عَيْنِ أَفْضَلِ سَبْعَةِ وَهِيَ لَوْ كَلَامِ سَلَامَانَ مِنْ بَحْثِ أَفْضَلِ مِنْ جَرُونِ
 كَلَامِ دِينَ مِنْ بَحْثِ بَارِ هُوَ جَوَادُونَ أَوْ كَمَا حَالِ شَرَعِي كَوَ خُوبِ سَجْمِينَ أَدِيمُونَ بَحْثِ أَوْ كَمَا بَاؤُ كِي تَوَهْمِ لَفْزِ
 رَكَبَتَا هُوَ كَا اسْ سَلَامِ سَبْعَةِ بَا اسْ خِلَافَتِ سَبْعَةِ جَبَلِ كَلَامِ أَوْ كَمَا نَدِ أَجَادِ وَفِ سَبْعَةِ قَرْنِشِ مِنْ
 هِمَّتِ سَرْدَارِي قَا تَمَّ هِيَ كَفَرِ مِنْ بَنِي سَلَامَانَ مِنْ بَحْثِ قَرْنِشِ كَيْ أَفْضَلِ هُوَ نِكَاحُ قَاعِدَهُ كَلَامِ فَرَاغِ
 مَثَالِ دِكْرِ كَلَامِ جَبَسِ كَهَانِ مِنْ مُخْتَلَفِ هُوَ تَمَّ مِنْ كَلَامِ بَعْضِ كَهَانِ سَوِيْنِ كِي أَوْ كَمَا بَعْضِ لَوْ سَبْعَةِ كِي لَوْ سَبْعَةِ
 هِيَ أَوْ كَمَا بَحْثِ مُخْتَلَفِ مِنْ كَلَامِ نَيْضِ خَا نَدَانِ عَمْدَهُ مِنْ شَجَاعَتِ سَخَاوَتِ رِيَا سَتِ غَيْرِ تَمَّ مِنْ
 مِنْ بَدِ الشَّيْ هُوَتِي هِيَ جَبَسِ كَلَامِ قَرْنِشِ كَا خَا نَدَانِ أَوْ كَمَا نَيْضِ خَا نَدَانِ لَوْ سَبْعَةِ بَحْثِ مِنْ جَبَسِ
 أَوْ كَمَا حَالِ بَحْثِ فَرَاغِ كَلَامِ كَفَرِ مِنْ بَحْثِ خَا نَدَانِ مَخَا وَهِيَ سَلَامَانَ مِنْ بَحْثِ بَحْثِ هِيَ شَرَطِ كَلَامِ عِلْمِ أَوْ كَمَا حَالِ
 حَاصِلِ كَلَامِ هُوَ سَوَا سَبْعَةِ كَلَامِ شَرَا فَتِ ذَاتِي أَوْ كَمَا دِينَ سَرْدَارِي مَلِّ كَلَامِ أَوْ كَمَا عَلِي لَوْ سَبْعَةِ كَلَامِ هُوَ كَا
 شَرَا فَتِ ذَاتِي بَدُونِ دِينَ سَرْدَارِي سَبْعَةِ خَا نَدَانِ كَلَامِ كَلَامِ جَبَسِ بَحْثِ مِنْ بَحْثِ فَرَاغِ كَلَامِ هُوَ كَا
 وَهِيَ هِيَ جَوَاهِرِ نَفَرِ تَمَّ مِنْ كَلَامِ هُوَ سَبْعَةِ دَوْ مَطْلَبِ كَلَامِ يَدِ جَوَاهِرِ نَفَرِ مِنْ سَلَامَانَ سَبْعَةِ
 تَمَّ مِنْ نَفَرِ تَمَّ مِنْ سَلَامَانَ سَبْعَةِ كَلَامِ أَفْضَلِ هِيَ جَبَسِ عَمْرَاقِ وَهِيَ أَوْ كَمَا خَالِدِ أَوْ كَمَا عَمْرَاقِ سَوَا سَبْعَةِ
 كَلَامِ جَوَاهِرِ مِنْ تَمَّ مِنْ مَضْبُوطِ هُوَ تَمَّ مِنْ وَهِيَ سَلَامَانَ مِنْ بَحْثِ بَحْثِ مِنْ مَضْبُوطِ هُوَ تَمَّ مِنْ جَوَاهِرِ
 مِنْ حَالِ هِيَ آسَبِ مِنْ أَوْ كَمَا دَوْ سَرِ مَطْلَبِ يَدِ كَلَامِ جَوَاهِرِ نَفَرِ تَمَّ مِنْ سَلَامَانَ سَبْعَةِ
 نَفَرِ تَمَّ مِنْ سَلَامَانَ هُوَ سَبْعَةِ أَفْضَلِ هِيَ سَوَا سَبْعَةِ كَلَامِ سَوَا سَبْعَةِ كَلَامِ سَوَا سَبْعَةِ كَلَامِ سَوَا سَبْعَةِ
 سَرْدَارِ نَبَا يَدِ تَمَّ مِنْ جَوَاهِرِ نَفَرِ تَمَّ مِنْ سَلَامَانَ سَبْعَةِ كَلَامِ يَدِ كَلَامِ يَدِ كَلَامِ يَدِ كَلَامِ يَدِ

۱۷۸

اِنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَانِ مِنَ الْمُرْسَلِينَ لَا يَجِدُ فِيهَا سِرَاجًا وَلَا نَارًا وَلَا يَجِدُ فِيهَا شَيْئًا سِوَا نَارٍ وَاجِدَةً. بخاری
مسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیوں کی مثال جیسے سوا دھواں ہے کہ ان کے
میں نپاؤں سے نوا کیسی چالاک سوار کے لائق **ف** یعنی جیسے سوا دھواں میں بھی ایک
نعرہ بزنے والا نہیں ملتا دیکھو یہی سوا آدمیوں میں ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہیں ملتا مطلب
یہ کہ ناقص لوگ کثرت میں اور کامل کم

۱۷۹

هَرَبُوا مَوْسَى الْيَهُودُ اَمَنَةً لِلَّسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَ الْجُحُومُ اَتَى السَّمَاءُ مَا تَوَعَّدُ
وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاصْحَابِي فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اصْحَابِي مَا يَتَوَعَّدُونَ وَ
اصْحَابِي اَمَنَةٌ لِّاُمَمِي فَاِذَا ذَهَبَ اصْحَابِي اَتَى اُمَمِي مَا يَتَوَعَّدُونَ
مسلم بن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تارے بناہ ہیں آسمان کے پھر جب تارے
رہیں گے تارے تو آج اوگیا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاوے گا اور میں بناہ
ہوں اس لئے اصحاب کی پھر جب میں جانا رہوگا تو اوگیا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ
ہوا یعنی اختلاف پڑے گا اور میرے اصحاب بناہ ہیں میری امت کے پھر جب میرے اصحاب
جائے رہیں گے تو اوگیا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہے یعنی فساد اور بدعت عالم میں
ظاہر ہوگی **ف** حضرت کی زندگی میں اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہونا حضرت سے حل
ہو جاتا حضرت کے بعد اصحاب میں اختلاف ہوا اول خلافت میں بعد اوسکے بعض مسائل میں
اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اوکی ہر کسے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا
بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہو گیا یہ حدیث منجۃ ہے کہ جیسے آئندہ
بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا

۱۸۰

اِنَّ عَمَّ الْوُزَرَكَ عَهْدُ مِنْ اَخْرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہی پچھلی رات کے **ف** امام شافعی
کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور بھی حدیث اوکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک

ترجمہ
۱۷۹

دنر کی بن رکبتین میں چنانچہ ترمذی میں حدیث ہے علی مرتضیٰ شیبہ سے کہ حضرت دنر کی بن رکبتین پر پہنچے
 پہلے ترمذی نے کہا کہ اسبطح کی روایت ہے عمر ابن بن حصین اور عائشہ اور عبد اللہ بن عباس
 اور ابو ایوب سے اور جامع الاصول میں بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت بعد
 ہجرت کے بن رکبت پر پہنچے ترمذی نے کہا کہ اسبطح سے روایت ہے کہ دنر کی بن رکبتین
 میں جیسے مغرب کی بن رکبتین میں وہ رات کی دنر ہی اور مغرب دن کی دنر منجبت دنر کا
 آخر شب ہی آخر شب ہی جیسکا ہے جاگنے پر اعتماد ہو

۱۸۱ **ق** عَائِشَةُ ابْنُ كَلْبَةَ أَخْبَرَنِي بِخَارِجِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ مِنْ حَضْرَةِ عَائِشَةَ شَيْخٍ رَوَيْتَ هِيَ أَنَّ
 حَضْرَةَ فَرَّابًا كَآدَمِيٍّ كَرِيحًا قَدْ أَوْسَجَا هِيَ جَسَدَ إِذَا دَكَبَا فَمِنْ بَيْنِهِ لَوْ تَدَى بِأَعْلَامِ

کو آزا د کہا اگر علام کچھ چوڑ کر مر جاویں تو اسکا وارث آزاد کرے والا یہ ہے
 ۱۸۲ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ الْوَلَدِ لِلْفَرَّاسِ وَلِلْعَاصِمِ الْخَجَّاسِ خَارِجِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ مِنْ أَبُو هُرَيْرَةَ

یہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو کافر میں واسطے کا ہے اور ناکارے واسطے کو بہر
 سینے لٹکے کا مالک رہی ہی جسکے پیچھے او میں لٹکی کی ماہی خواہ بکاخ سے خواہ ملک سے
 اور اگر حرام کار دھومی کرے کہ لٹکا میرے نطفے سے ہی تو اسکی قسمت میں پہر ہی پہننے وہ

مالک نہیں اور اگر حرام کار بیا ہو تو اسکو سنگسار کرنا جائز ہے
 ۱۸۳ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ الْيَمِينِ أَخْبَرَنِي أَنَّكَ إِذْ بَدَأَ مَنَافِقَهُ لِلْمَنَافِقَةِ حَقَّقَهُ لِلْمَكْسَبِ

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بٹھے قسم کال اور جس کے
 رواج کا سبب ہے اور کس کے نقصان کا سبب ہے اور کس کے فتنے بخارت میں جو بٹھے قسم
 کہا ہے سو اگر کو یہ احتمال ہو یا ہے کہ میری بکشی خوب ہوگی حالانکہ جو بٹھے قسم سے اسکی
 سوداگری میں ٹوٹا ہے یا ہے کہ خدا اسکی برکت کو دور کرنا ہی اور لوگ بھی اسکو چھوٹھا جان کر
 اس سے خیر نہ فرحت کم کرنے میں معلوم ہوا کہ سوداگری اور بیوپاری برکت رات ہی میں ہی

۱۸۴ **خ** إِنَّ عُبَّاسَ الْيَمِينِ عَلَى الْمَدَنِيِّ عَلَيْهِ خَارِجِيٍّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَسِيْرُهُ رَوَيْتَ

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر جیسے **ف** مدعا علیہ پر قسم اوس صورت میں ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین

۱۸۵ **ع** ابوہریرۃؓ علی بن ابیہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی **ف** یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ میں نے قاضی کی نیت پر قسم نہیں کھائی پسند دین کچھ اور ارادہ کر لیا تھا تو اس کے اس قول کا کچھ اعتبار نہیں لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی

فصل

۱۸۶ اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سربراہی لفظ ہی سے ہے
ع ابوہریرۃؓ ایما امرأۃ أصابت بخوراً فلا تشهد معنا العشاء الآخرة
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتھ آخر عشاء کی نماز میں نہ حاضر ہو **ف** حضرت نے اس واسطے کہ ناریکی کے وقت میں خوشبو سونگہ کے جو ان مرد و نکوہ خیال نہ آویسے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات میں عورت کا نکلنا درست نہیں

۱۸۷ **ع** ابوہریرۃؓ ایما امرأۃ مسلمۃ اعتق امرأۃ مسلمۃ استنقذ الله بكل عضو منه عضوًا من النساء بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھوڑا دے گا اللہ اس کے ہر ایک جوڑے کے لیے اس کا ہر ایک جوڑے سے **ع** مخرجہ ایما عبد أبق فقد برئت منه الذمۃ ویروی أبی من موالئہ فقد كفر حتی یرجع الیہم مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگے تو البتہ اس سے اور تر کئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت میں یوں ہی کہ جو غلام بھاگا اس سے مالکون سے سوال نہ کیا جائے جب تک کہ اس میں نہ پلٹ آویں **ف** اگر غلام بھاگے تو

حلال جانکر بجاگو توبہ صحیح کافر ہو گیا اور اگر حلال بھین جانے کا فریق نہیں ہوا اور اس کے کفران ہیئت کیا
صراہہ ہریرۃ ائما قرینۃ ائیموہا و ائمہ قرینۃ افسہمک و ہا و ائما قرینۃ عصمت
اللہ و سرسؤلہ فان حسمہا للہ و سرسؤلہ قرینی لکم مسلم بن ابیہریرہ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی میں کہ تم آئیے اور وہاں ٹھہریے تو تمہارا حصہ اسی میں
ہی اور جس بستی والوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی سینے لڑائی کی تو البتہ وہ کا
پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اس بستی کے باقی چار حصے تمہارے ہیں
سینے جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے یا بومن آباد ہو کا سب غنائم کو
حصے میں ہی اور میں حسن بھین اور جو ملک لڑائی سے فتح ہوا اور میں پانچواں حصہ بیت المال کا

اور باقی غازیوں کا

خ عَمَّ اَبْنَا مَسْلٰہ شَہِدَ لَہٗ اَمْرٌ بَعْدَ نَفَرٍ مِّنْہِمْ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّةَ قَالَ فَمَقْلًا وَاَثْنَانِ
قَالَ وَاَثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْہُ عَنْ الْوَاحِدِ بِنَارِ بْنِ عَمْرٍاءَ وَنَفَرٍ مِّنْہِمْ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّةَ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دیں خدا اس کو بہشت میں داخل کرے گا
عمر فاروق بن کعبہ بھی ہم میں کہنا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت میں لے جاتی ہے حضرت نے
فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت میں لے جاتی ہے عمر فاروق نے کہا بھائی میں نے ایک شخص کی
گواہی کا حال نہ پوچھا ہے سوچو تم ہوا کہ خالص مسلمانوں کی گواہی نجات کا سبب ہے

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سرسری اراکیم ہی

خ. ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَى مَالَ وَارِثَتِهِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَاحِدُ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثَتِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٍ وَارِثَتِهِ مَا أَخَّرَ بخاری میں عبد اللہ ابن مسعود رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم میں ایسا ہے جس کے نزدیک اس کے وارث کا مال اس کے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے

کہا یا رسول اللہ کوئی ہم میں ایسا نہیں اوسیکے نزدیک ہے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو
 حضرت نے فرمایا سوال اللہ اوسکا مال تو دہی سی خواہے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ میں خرچ کیا
 اوسیکے وارث کا مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** ایسا مال دہی جو اپنے کام آویسے اور
 کام دہی مال تو یکجا جو خدا کی راہ میں خرچ ہوا اور جو بکے خرچ نہیں کرے اور ایسا مال جان
 کے بند رکھتے ہیں وہے نادان ہیں کہ اوسکو اوسیکے وارث اور ان کے اسکے کو کام آیا
 ۱۹۲ **مَرْعُوقُهُ بْنُ عَامِرٍ** اَيْتُكُمْ يَحِبُّ أَنْ يَعُدَّ وَكُلَّ يَوْمٍ إِلَى مَطْحَاةٍ أَوْ إِلَى
 الْعَقِيقِ فَيَأْتِي مِنْهُ تِنَاقَتَيْنِ لَوْ مَا وَدَّ أَنْ يَغِيْرَ لَمْ يَفْطِنْ رَحِمَهُ فَقُلْنَا
 كَلَّمَا نَا رَسُولَ اللَّهِ يَحِبُّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَعُدُّ وَاحِدًا كَمَّا إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ
 أَوْ يَفْرُقُ اثْنَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ حَيْثُ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَتِلْكَ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثٍ وَارْبَعٍ
 خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِمْ مِنَ الْأَسْلِ مَسْلَمٌ مِنْ عَقِبِ بْنِ عَامِرٍ سَيِّدُ رَوَّادِ
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم میں ایسا ہی کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح بطحان یا عقیق کی
 طرف جاوے پھر وہاں سے دو اونٹیاں بڑی کوٹیاں والیاں لاوے پھر گاہ اور بے
 قطع برادری کے سینے نہ چوری اور عجب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو میں نے کہا کہ ہم سب
 لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تو پھر کیوں نہیں تم میں سے ہر ایک مسجد
 کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو اونٹین قرآن کی پڑھی یہ اوسکے حق میں بھری دو اونٹینوں
 اور تین اونٹین بھرتین تین اونٹینوں سے اور چار اونٹین بھرتین چار اونٹینوں سے اور اس طرح تین
 کا شمار اونٹینوں کے شمار سے بھری سینے پانچ افضل ہیں پانچ سے اور چہ افضل ہیں چہ سے
ف بطحان اور عقیق بدینے سے دو کوس پر وہ مکان میں دیان بازار لگے ہنچے
 عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہیں اس واسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن کے
 پڑھے اور پڑھانے کا ثواب دینا ہے تمام نفیس مال سے بھری اس واسطے کہ آخرت کا ثواب
 بانی سے اور دنیا کا مال

اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوا اَخَذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَسَّجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوا
 شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ اَخَافُ يَا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
 بخاری میں انس رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی شخص ہی تم میں عبد اللہ بن سلام سے بہتر ہے
 مدینے کے یہودیوں سے کہا عبد اللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہودیوں نے کہا کہ وہ
 ہمارا افضل ہے اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ
 بہلا تبارک و تعالیٰ کہ اگر عبد اللہ مسلمان ہو جاوے یہودیوں نے کہا کہ خدا اوسکو اسلام سے پناہ میں
 رکھے پھر تو عبد اللہ بن سلام اندر سے نکل آئیں اور کہا کہ اشدھان لا الہ الا اللہ و اشدھان محمد
 رسول اللہ تو یہودیوں نے کہا کہ یہ شخص ہم میں نہایت بُرا ہے اور بُرے کا بیٹا اور اوسکو نہایت گھٹایا
 تو عبد اللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے میں ڈرتا تھا یا رسول اللہ **ف** عبد اللہ بن سلام
 مدینے کے یہودیوں کے بڑے عالم تھے جب وہ مسلمان ہوئے تو حضرت نے کہا کہ یا رسول اللہ
 قوم یہودی بڑے مغربی ہیں مہربے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا حال **اللہ** دیکھتے تھے تو
 تبارک و تعالیٰ کے اور اگر وہ جانیں گے کہ میں مسلمان ہوا ہوں تو مجھے ہر بھان باند میں گے
 بعد اسکے عبد اللہ اندر مکان میں پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہودیوں کو بلا کر عبد اللہ کا حال
 پوچھا اول انہوں نے انکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہوئے تو اسی وقت
 بدل گئے بھی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرنے میں اور جب کہ اوسنے

راہ حق اختیار کی تو فوراً اوس طرح ان سے قطع کر گئے ہیں
 صِرَ اِنَّ عَبَّاسَ اَيُّ وَاِذَا قَالُوا وَاِذَا اِيَّاكَ تَارِقَ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى مُوسَى
 هَاطِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ وَلَوْ حَوَّارًا اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْسِیَةِ لَمَرَّ اَنِّیْ عَلٰی ثَنِيَّةٍ هَرَسَتْ
 فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرَسَیْ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى بُرْسَ
 بِنِ مَثٰی عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرًا جَعَدَةٍ عَلَیْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ خِطَامٌ نَّاقِيَةٌ خَلْبَةٌ

وَهُوَ يَكُونُ مُسْلِمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَتِهِ هِيَ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَمَا يَكُونُ نَالًا هِيَ
 كَمَا بَدَأَ نَالًا هِيَ حَضْرَتُ فَرَمَا يَكُونُ مَن دُكِنَا هُونِ مَوْسَى كَوَكَا أَوْ تَرَاهِي مَثَلُ بَسْ وَأَوْدُكِي
 بَلَدًا أَوْ رَهِي خَدَاكِ طَرَفِ اسْطَرَجِي كَلِّهِ لَكُمُ لَكِي سَبِي سَبِي مَبْرُ بِنِ مَن مَبْرُ حَضْرَتِ جَاهِرِ
 هُونِ مَبْرُ حَضْرَتِ أَسِي مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ
 فَرَمَا يَكُونُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ
 هِيَ أَوْدُكِي أَوْدُكِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي
 يَهْ حَضْرَتُ نَحْجَةِ أَوْدُكِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي
 دِكَمَا يَكُونُ رَوْدُكِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي

فصل

۱۹۴ **ف** اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جن کے سرے پر اس مفہوم کا ہمزہ ہے
 مَالِكُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْمِيُّ أَمْرًا بَعَا الْقَيْمِيُّ أَمْرًا بَعَا بَحَارِي أَوْدُكِي مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بِنِ مَالِكِ سَبِي رِوَايَتِهِ هِيَ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَمَا يَكُونُ مَن دُكِنَا هُونِ مَوْسَى كَوَكَا
 بَلَدًا أَوْ رَهِي خَدَاكِ طَرَفِ اسْطَرَجِي كَلِّهِ لَكُمُ لَكِي سَبِي سَبِي مَبْرُ بِنِ مَن مَبْرُ
 حَضْرَتِ جَاهِرِ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ مَبْرُ
 حَضْرَتِ ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور نون قائم کیا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے جب فجر کی
 ہوتی ہو تو سنت صفت میں پڑھنا سچا اس کا راوی عبد اللہ بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی علی
 ۱۹۸ **ه** أَوْ هَرَبَةُ أَدْرَمُونَ مَا الْعَيْبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَسُؤْلُهُ أَغْلَرُ قَالَ ذَكَرَكَ
 أَخَا بِيَا كَرَهُ قِيلَ أَمْرًا بَعَا الْقَيْمِيُّ أَمْرًا بَعَا بَحَارِي أَوْدُكِي مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
 مَا نَقُولُ قَعْدًا عَيْبَةُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا نَقُولُ قَعْدًا بَعْدَهُ سَلَمُ بِنِ أَوْدُكِي
 رِوَايَتِهِ هِيَ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَمَا يَكُونُ مَن دُكِنَا هُونِ مَوْسَى كَوَكَا أَوْ تَرَاهِي مَثَلُ بَسْ
 رِوَايَتِهِ هِيَ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَمَا يَكُونُ مَن دُكِنَا هُونِ مَوْسَى كَوَكَا أَوْ تَرَاهِي مَثَلُ بَسْ
 سَبَا نَامِ عَيْبَةُ لَوُكُونِ بِي كَمَا بَدَأَ نَالًا هِيَ حَضْرَتُ فَرَمَا يَكُونُ مَن دُكِنَا هُونِ مَوْسَى
 كَوَكَا أَوْ تَرَاهِي مَثَلُ بَسْ وَأَوْدُكِي بَلَدًا أَوْ رَهِي خَدَاكِ طَرَفِ اسْطَرَجِي كَلِّهِ لَكُمُ لَكِي
 سَبِي سَبِي مَبْرُ بِنِ مَن مَبْرُ حَضْرَتِ جَاهِرِ

حقیقت

کھی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بہائی میں فی الحقیقت دُبی ہی جو توبہ کہا نہی تو توبہ نے اوسکی
غیبت کی اور اگر اوس میں وہ بات نہیں جو توبہ نے کھی پھر تو توبہ نے اوس پر بھتان باندھا
یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہی اور اگر جھوٹی بات ہی تو اوس کا نام بھتان ہی خلاصہ
مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی شکر برائیا بنے دُبی غیبت ہی خواہ اوس کے نسب کا نقصان ہو خواہ
بدن کا خواہ اوس کے قول اور فعل کا خواہ اوس کے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان سے کرے
خواہ اشار سے کہ یہ سب حرام ہی لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو اپنے پُر

گناہ کرنا ہی اور ناقص قلب جو مشہور ہو جب اندھا بھرا اچڑاؤ درست ہی
۱۹۹ صر ابُو هُرَيْرَةَ اَنْدَرُونَ مَا هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَسُئِلَهُ اَعْلَمَ قَالَ هَذَا جَعْرٌ رُمِيَ بِهِ
فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ اَلَا نَحْبَنُ اَشَقَى اِلَى
قَعْرِهَا قَالَ لَمَّا سَمِعَ وَجِبَةً مُسْلِمٍ مِنَ ابُو هُرَيْرَةَ طَبَعَ رَوَاهُ هِيَ كَيْ حَضَرَ فَرَمَا كَيْ هَلَا تَم
جائے ہو کہ یہ کیا تھا جس نے کہا اللہ اور اوس کا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ
دوزخ میں ستر برس سے پہلے لگایا تھا سود و فزخ میں ایک اوترا جلاتا تھا یہاں تک کہ اوسکی نہ
میں پہنچ گیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک دہما کا سنا ف ابُو هُرَيْرَةَ طَبَعَ رَوَاهُ هِيَ
ہی کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت میں حاضر تھے کہ میں نے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز
ادھر سے بچے کو گر گئی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے

تینک ستر برس کی راہ ہی

صر ابُو هُرَيْرَةَ اَنْدَرُونَ مِنَ الْمُفْلِسِ فَاَلَوْ الْمُفْلِسُ فَبِنَا مِنْ لَادِرْ رَمِيَهُ وَ
لَا مَنَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اَمْنِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ
وَبِأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَدْ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَصَرَبَ
هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ قَنَيْتَ حَسَنًا
قَبْلَ أَنْ يَقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَا هُمْ فَطَرَحَتْ عَلَيْهِ تَرَبُّحٌ

فِي النَّاسِ مُسْلِمٌ ابْنُ الْوَهَّابِ رَضِيَ رَوَيْتُ هِيَ كَهْفَتُ فَرَمَا يَكْتُمُ جَانِبُهُ هُوَ كَهْفَتُ مَغْلَسُ كُونِ
 هِيَ اصْحَابُ نَبِيٍّ كَمَا كَهْفَتُ مَغْلَسُ وَهِيَ كَهْفَتُ جَانِبُهُ هِيَ كَهْفَتُ فَرَمَا يَكْتُمُ جَانِبُهُ
 مِيرِ امْسِي حَقِيقَتُ مَغْلَسُ وَهِيَ جَوَابُ كَهْفَتُ وَنَ آوِيَهُ عَمَارُ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ
 حَالًا كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ كَهْفَتُ
 وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ
 سَوَا كَهْفَتُ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ
 سَوَا وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ
 كِي عِبَادَتُ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ
 وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ
 كَاهْفَتُ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ
 حَقِيقَتُ مَغْلَسُ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ
 وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ

کثرت عبادت سے نہ بھولے

خ عَمِّي أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَأْسُ سَوْلهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جَبْرِئِيلُ أَنَا كَهْفَتُ
 لِيَعْلَمَكُمْ نِيَكُمْ بِنَحَارِ مَعْنِ عَمْرَارُونِ رَضِيَ رَوَيْتُ هِيَ كَهْفَتُ فَرَمَا يَكْتُمُ جَانِبُهُ
 كِي جَانِبُهُ كِي بِي وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ
 فَرَمَا يَكْتُمُ جَانِبُهُ كِي بِي وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ وَرَزْهَ
 اس حدیث کا

بور اقصہ اسی باب کے اندر حدیث جبرئیل میں مفصل ہو چکا

وَأَيْنَ مَسْعُودٍ أَرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا رُتَبُ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ
 قَالَ أَرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا نَتْلُكُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
 بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَجُو أَنْ تَكُونُوا يَضْفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا
 إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ

فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الشَّقَاةِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَخْضَرِ .

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگوں میں جوتھائی ہو یہی ہے کہا یا ان حضرت نے فرمایا کہ پہلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کے نہائی ہو یہی ہے کہا یا ان حضرت نے فرمایا کہ تم ہی اوس ذات پاک کی جیسے نابو میں محمد کی جان ہی کہ مقرر میں ابیدر کہنا ہوں کہ تم بہشتیوں میں آؤ گے ہو گے اور اس کا سبب یہ ہے کہ بہشت میں سو ایک مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہونم اہل شرک میں مگر جسے ایک سفید بال کا بے بیل کی کھال میں یا جسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال میں یعنی آؤ گے بہشت میں امت محمدی ہوگی اور نصیب باقی میں اور پیغمبروں کی اُسین ہو گین اول حضرت جو نکھائی فرمایا پھر نکھائی پھر آؤ ہا اس واسطے کہ لوگ شکر اُٹھائی کرے اور دسیدم خوشی میں ترقی ہو .

۲۰۳ **ف** عَمَّا أُرْوَى عَنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ طَارِحَةً وَكَذَلِكَ هِيَ الْمَاءُ قُلْنَا لَا وَاللَّهِ فَقَالَ لِلَّهِ أَرْحَمُ عِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ بَوْلُهَا قَالَهُ حِينَ سَمِعَتْ أَمْرَ أُمِّ أَسْمَاءَ مِنَ السَّبْتِ لَسَعَى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيغًا فِي السَّبْتِ أَخَذَتْهُ فَارْتَقَتْهُ بِطَرَفِهَا فَارْتَضَعَتْهُ .
بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت بھیکے والی ہے اسنے لٹکے کو آگ میں بیٹھے کہا قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اسنے بندوں پر بہت زیادہ ہے اس عورت کے رحم سے اسنے بیٹے پر یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک فیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہے جب اسے قید میں اسنے بیچے کو پایا پھر اوسکو اپنے پیٹ سے جھٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی **ف** اس

۲۰۴ **ف** حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي دَاوُدَ رَحِمَتِ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّ اسَ حَدَّثَنَا بِأَنَّ رَاحِمَةَ الرَّاحِمِينَ كَالْمَطْبَعِ حَلَّ النَّبِيِّ
مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ أُرِيدُوا أَنْ يَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَالَ

اسٹن عجری
نصف ابن سہیل
خالد بن

مَا تَرَكْتُ لَكُمْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ مُنَدُوا بِمَا فِي أَنْفُسِكُمْ
 أَوْسَعُ قَوْلًا يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَقَالُوا كَلِمَاتٍ مِّنَ الْأَعْيَالِ مَا نَصِيقُ الصَّلَاةِ وَالزَّيَامِ
 وَالْحَمْدُ وَالصَّدَقَةُ وَقَدْ تَرَكْتَ عَلَيْكَ هَذِهِ الْأَيَّةَ وَلَا نَطِيقُهَا مُسْلِمٌ أَبُو بَرْزٍ
 عَنِ رِوَايَتِ هِيَ كَهْفَتِي فَرَمَا يَكُنْ مَذْهَبُ كَمَا جَانِبِي هُوَ جَانِبِي تَبْلِيغُ كِتَابِ دِلُونِ بِنِ
 كَمَا كَهْفَتِي حَكْمُ خَدَا كَسَا اُورُنَا مَالِكُهُ فَمُ بُونُ كَهْوُ كَهْفَتِي نِيرَا حَكْمُ شَنَا اُورُونِ لَبَا اُورُونِ رَبِّ
 هَمَارِ بِنِ نِيرَا حَكْمُ شَنَا اُورُونِ كَهْوُ كَهْفَتِي نِيرَا حَكْمُ شَنَا اُورُونِ لَبَا اُورُونِ رَبِّ
 فَرَمَا حَكْمُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ الْاٰخِرَةِ بِهٖ آيَتِ اُوْتَرِي كَهْفَتِي اِي كَاهِي جَوَكُ اِسْمَانُونِ نُوْرُ زَمِيْنِ
 هِيَ اُوْرُ الْوُطَا هِرْ كَرُوْجُوْ هَمَارِ دِلُونِ مِيْنِ هِيَ اِيَا اُوْ كُوْ جِيَا اُوْ اُوْ كَا حَسَابِ خَدَا اِنْسِي كَرُوْجُوْ
 كَمَا كَهْفَتِي اُوْلِ اُوْنِ كَا مَوْنِ كَا حَكْمُ هُوَا جَوَكُ مَرُ كَسِي كَتِي مِيْنِ مَنَلِ نَمَارِ اُوْرُ رُوْرِي اُوْرُ جِهَادِ اُوْرُ
 اُوْرُ اَلْسَنَةِ هِمُ بِهٖ آيَتِ اُوْتَرِي اُوْرُ بِهٖ هَمَارِ فَا بُوْمِيْنِ نِيْنِ **ف** لِنَسِي خِيَالَاتِ اُوْرُ
 سِي دِلُ كُوْرُوْ كَنَا هَمَارِ اَخِيَارِ مِيْنِ نِيْنِ اَلَا اَسْكَ اَبِي حَسَابِ هُوَا اُوْرُ هَمَارِ اَكْبِيْنِ تَبْلِيغُ كِتَابِ
 فَرَمَا كَهْفَتِي اَهْلِ كِتَابِ كِي طَرَحِ حَكْمِ عَدُوْلِي كَرُوْجُوْ كَوَلَانِ نِيْنِ كَهْفَتِي اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مِيْنِ نَمَارِ
 بَلَكُهُ نَمُ بِهٖ حَكْمُ هِيَ اِيَا لَوِي كُنْ خَدَا اَسْكَ مَغْفَرَتِ مَالِكُوْ كَهْفَتِي اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مِيْنِ نَمَارِ
 اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مَالِكُوْ بِهٖ آيَتِ اُوْتَرِي كَهْفَتِي اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مَالِكُوْ كَهْفَتِي اَسْكَ اَبِي حَكْمُ
 جَمَا اُوْ كُوْ اَخِيَارِ سِي نِيْنِ اَبِ خِيَالَاتِ اُوْرُ خَطَرَاتِ بِرُوْجُوْ نِيْنِ نَفْسِيَرِ اَرُ كَهْفَتِي اَسْكَ
 سَبِ عِلْمَا كَاهِي خَدَا هِيَ كَهْفَتِي اُوْرُ خَطَرَاتِ بِرُوْجُوْ اَخِيَارِ نِيْنِ لِي كَهْفَتِي اَسْكَ اَبِي حَكْمُ
 كَهْفَتِي مِيْنِ جَمَا هُوَا اُوْرُ نِيْنِ جَمَا هُوَا اُوْرُ نِيْنِ جَمَا هُوَا اُوْرُ نِيْنِ جَمَا هُوَا اُوْرُ نِيْنِ
خ اَمْرُ سَلَمَةِ اُوْرُ يَدِيْنِ اَنْ نَدْخُلِي الشَّيْطَانُ بَيْنَنَا اَخِيَارِ اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مَالِكُوْ
 اِيَا اُوْرُ جَمَا اُوْرُ سَلَمَةِ اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مَالِكُوْ اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مَالِكُوْ اَسْكَ اَبِي حَكْمُ
 رُوَايَتِ هِيَ كَهْفَتِي فَرَمَا كَهْفَتِي اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مَالِكُوْ اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مَالِكُوْ
 خَدَا اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مَالِكُوْ اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مَالِكُوْ اَسْكَ اَبِي حَكْمُ مَالِكُوْ اَسْكَ اَبِي حَكْمُ

ف حضرت ام سلمہؓ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب دیکھ کر گئے تب کوئی عورت
 اوکو رو لائے اتنی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ میں نے ایمان کی برکت سے سلطان اس گہر سے
 دور ہوا ابی اب روئے اور میں نے اپنے شیطان کو بھراس گھر میں نہ داخل کر اس حدیث سے
 صاف معلوم ہوا کہ روئے نبیؐ کے واسطے محض کرنا شیطان کا کام ہی مصیبت میں صبر
 جائے نہ کہ مایہ مایہ محاسن

عائشہؓ اُن تین میں اُن کو بھیجی کہ رفاعہؓ کو لکھی کہ اے عیسیٰ بن ماریؑ
وَبَيِّنْ فَوْقَ عَيْسَىٰ نَكَاحًا لَا مَرَأَتَهُ رِفَاعَةُ الْفَرَجِيِّ وَقَدْ طَلَقَهَا نَتَلَّكَ امْرَأَتِي اورو
مسلم میں حضرت عائشہؓ نے روایت ہی کہ حضرت زینابؓ کہ کیا تو جا چکی ہو کہ رفاعہؓ کے نکاح
میں پھر پہلے جاوے یہ نہیں درست ہی جب تک کہ تو اس دوسرے خاوند کا شہدہ نہ ہو جس کے او
وہ تیرا شہدہ نہ ہو جس کے پہلے بدو نہ ہو جس کے اول خاوند کے نکاح نہیں درست ہی یہ حضرت رفاعہؓ
کی عورت زینابؓ اور رفاعہؓ نے اس کو تین بار طلاق دی تھی **ف** رفاعہؓ کی عورت سحر
پس آئی اور کہنے لگی کہ باحضرت میرے خاوند کے نکاح کو تین طلاق دے کر تیسرے عبد الرحمن
بن زبیر سے نکاح کیا تو تیسرے اس کو نکاحا جائے کہ چونکہ تیسرے نامزد ہی تو حضرت مسکراتؓ نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہیں درست جب تک کہ دوسرا

حادثہ اوس عورت کی نسبت نہ کر سکتے اور بھی غیب ہی سبب مامون کا
قالبراء عن عازب العجبون من رلین ہذہ لکن ادیرل سعدین معاذ فی
 الجنة خیر منها والین بخاری اور مسلم میں براہین عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 کیا تم تعجب کرتے ہو اس رشتہ فبا کی نرمی سے البتہ بہشت میں سعدین معاذ کے روال ان
 سے عمدہ اور نرم تر ہیں **ف** ایک نضرانی بادشاہ نے حضرت کو رشتہ کی بات سمجھائی
 اصحاب نے اوسکی عذ کی اور نرمی دیکھ کر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تب سے دنیا کا
 نفیس اسباب اس لائق نہیں کہ اوسکی خواہش کیجئے آخرت کی عذ کی طلب کرو اس واسطے

کہ جب بہشت کا روال دنیا کی قیاسی عمدہ بھرا تو وہاں کی بنا کو خدا ہی جا کہ کسی عمدہ ہوگی
و ابوبکرؓ کہ آیت ان کا ناسلہ وغفار و مرنہ و جہینہ
 خیرا من بنی قلیہ و بنی عامر و اسد و عطفان آخاؤا و خسر و اقال نعم
 قال قوالذی نفسی بندہ و انتھم لا خیر منھم قالہ للافرع بن حابس
 حیث قال اما بابعث سراق الحجج من اسلمہ وغفار و مرنہ و جہینہ
 بخاری اور سلمین ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ پہلا تبار اگر قوم اسلم اور قوم غفار
 اور قوم مرنہ اور قوم جہینہ بھرتوں ہی بنیم کی قوم ہے اور بنی عامر اور اسد اور عطفان کی قوم
 سے نوکرا اور کو نقصان اور ٹوٹا پرٹے افرع بن حابس نے کہا کہ ہاں حضرتؑ فرمایا تو قسم ہی اوس
 ذات پاک کی جسکے نابو میں میری جان ہے کہ وہ قوم ہے اسلم وغیرہ بھرتوں ان قوموں
 سے ہے بنی بنیم وغیرہ سے یہ حضرتؑ افرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوس نے حضرتؑ سے یوں کہا
 تھا کہ تجھ سے تو حاجیوں کے چوٹوں سے بیعت کی ہے بنی اسلم اور غفار اور مرنہ اور جہینہ
و اسلم اور غفار اور مرنہ اور جہینہ کی قوم سے کی راہ میں رہتے تھے عرب میں کم اور
 اور کفر کی حالت میں حاجیوں کو لوٹ لینے سے اور بنی بنیم اور بنی عامر اور اسد اور عطفان
 کی قوم عمدہ لوگ بنے سوا اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئی تو افرع بن حابس کہ بنی بنیم کا سردار تھے
 مسلمان ہوئے ان کے وقت حضرتؑ برائے مسلمان ہو چکا احسان جناب نے لگا اور قوم اسلم کی حفاظت
 شروع کی تب حضرتؑ یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بھرتی جو دین پر مبنی اگر
 ذات کا کہنے ہو سرداری اور شرافت دانی بد و ن دینداری کے کچھ حقیقت تھیں + شعر
 بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ماما + کہ درین راہ فلان بن فلان جبری نیست
و انس آیت ان منع الله التمسک بکسبل قال الخیر بخاری اور سلمین انس سے
 ہے کہ حضرتؑ فرمایا پہلا تبار لو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح تو اپنے بھائی مسلمان کے انا
 حلال کر لگا **ف** اس حدیث کا قصہ جیسے باب میں ہو چکا کہ حضرتؑ نے کچھ پھل کے

منع کیا تبے قبل جنگی کے اگر ٹیڑھا ہو تو شتر سے قیمت لینا کہو مگر حلال ہوگا

سَمِعَ أَبُو أُمَامَةَ أَمْرَ آيَتٍ جِنِّ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ
الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَمَّ شَهْدَتُ الصَّلَاةِ مَعَنَا قَالَ لَعَنَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَرَ لَكَ حَدَّثَكَ أَوْ ذُنْبَكَ

بخاری میں ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا جبلا توجہ کہ نواہی نے کہہ رہے تھے کھانا کھا لیا
اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا درست ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو ہمارے سامنے
نماز میں حاضر ہوا اوسنے کہا ہاں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مفر حد اس نے تیری حد بخشتی یا یون
فرمایا کہ تیرا گناہ بخشتا ہے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھ پر
حد مارے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہے پھر حضرت نماز میں مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز
میں شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھ پر حد مارے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی شاید کہ آدھا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت میں صاف آیا
ہے اسی واسطے حضرت نے اوسکی مغفرت جماعت پر سے بے فرمائی اس واسطے کہ صغیرہ گناہ

عبادات میں عاف ہو جائے ہیں اور حضرت نے اس واسطے اوس سے نہ پوچھا کہ بد کام کا شخص
نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھل کر بتلانا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت فرمادے کہ حد مارے
إِنَّ عَمْرًا أَمَّا أَنْتُمْ لَكُمُ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَنْفَعِي
مَنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ پہلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رائے کے حال کو سوا البتہ حال تو یون ہی کہ اس رائے سے سو برس کے
سرے تک جو آدمی زمین پر رہے کوئی نہ باقی رہے گا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے آخر عمر میں ہجو عشا کی غار پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی تب سے سو برس سے زیادہ اس وقت
میں کسی کی عمر نہوگی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کو مٹانے
فائدہ دینے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے بعد بعض جہو بیٹے

لوگ میری صحبت کا دعویٰ کرتے تھے جیسے کہ ہندوستان میں کئے سو برس کے بعد بلاتن حضرت
کی صحبت کا دعویٰ کرتا تھا سو اس حدیث سے اس کا دعویٰ غلط ہو گا اس واسطے کہ حضرت کے قرن سے کہ
سو برس کے اندر ہو سکے

۲۱۲ **و** ابن عباسؓ اُتِیَتْ اَنْ تَکَانَ عَلٰی اُمِّ اَلِیْتِ دِیْنٌ فَقَضَیْتِہٖ اَکَانَ یُوَدِّیْ
عَنْہَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصَوِّمِیْ عَنْ اُمِّ اَلِیْتِ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا بلا تو اگر خبری ماہ پر فرض ہوتا تو اس کو تو ادا کرتی پہلا اس کے
اد پر سے ادا ہوتا اس عورت نے کہا کہ ہاں ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھہ اپنی مالک پر
سے **ف** ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میری ماہر گئی اور ادھر فرض روزہ
ہے اگر میں روزہ رکھوں تو اس کی طرف سے ادا ہو جائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور سمجھا دیا کہ جس طرح بند کا فرض ادا ہو جاتا ہے وارث ادا کرے دوسرے ہی خدا کا بھی ذمہ
ادا ہوتا ہے اور بھی مذہب ہی اسی کا اور باقی امام کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزہ
سے کہ بے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ جو مر جاوے
اور ادھر روزہ ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ

یہ ہی کہ زندگی میں کسے بے روزہ کرنا تو ذرا نہیں پہنچا ہوتا ہے
۲۱۳ **و** ابو ہریرۃؓ اُتِیَتْ اَنْ تَکَانَ عَلٰی اُمِّ اَلِیْتِ دِیْنٌ فَقَضَیْتِہٖ اَکَانَ یُوَدِّیْ
مَرَّاتٍ هَلْ تَبْعِیْ مِنْ دَرْنِہٖ قَالُوْا لَا تَبْعِیْ مِنْ دَرْنِہٖ شَیْءٌ قَالَ کَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلٰوَاتِ
لِلْحَمْسِ فَمَنْ لَّوْیَ اَخْطَا یَا بخاری اور سلم بن ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
تاؤ تو کہ اگر تم میں سے کسے دروازہ پر تیزی ہو کہ وہ اوس میں سے ہر روز باج بار نکال دے گا
اس کا کچھ میل باقی رہے گا اصحاب نے کہا کہ کچھ اس کی سیل سے نہ باقی رہے گا حضرت نے فرمایا کہ بھی حال
ہی باج نمازون کا کہ اس کے سبب سے حق تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے **ف** یعنی جیسے ہر
باج وقت نماز سے بدن پر میل نہیں ترہتا اور سبط چنگا نہ نماز سے گناہ نہیں رہتے بلکہ ہر

نماز سے
نماز سے

پانی دوانے سے میل نہیں چھوڑنا بخانا اور مانجنا بھی شرط ہی اس طرح نماز میں بھی حضوری
دل اور اسنے رکے رو برو کر کرنا ضرور چاہئے تاکہ گناہوں کا میل دل سے چھوٹے
ف جابرؓ اُمّ رکعت رکعتین قال لا قال قمر فارکعھما ویروی فتم
۲۱۴ فارکع رکعتین و تجوز فیھما قالہ لسلکیت العطفانی حین جاء یوم الجمعة
وہو قاعد علی المنبر فقعد سلکیت قبل ان یصلی بخاری اور مسلم میں جاری ہے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو کعبین بڑھ چکا ہے یعنی تحفۃ المسیح کی اویسے کہا کہ نہیں
حضرت نے فرمایا کہ اوتھ اور اوکو پڑھ سبے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اوتھ اور دو کعبین
اور اوہن اختصار کرتے ہیں ہلکی بڑھ یہ حضرت نے شکیک عطفانی سے فرمایا جب سیکے وہ جمعہ کے
دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو شکیک بیٹھ گیا بدون تحفۃ المسیح پڑھی ف اس سے
معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت بھی تحفۃ المسیح پڑھنا درست ہے اور بھی مذہب ہی امام شافعی کا
اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحفۃ المسیح نہیں درست اس واسطے کہ دوسری حدیث
میں آیا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھتے کو بچلا تو نماز اور کلام نہیں چاہئے

ف ابوہریرۃؓ اُصدّق ذوالبدین صحیح کہنا ہے بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے
۲۱۵ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ذوالبدین صحیح کہنا ہے ف مصابیح میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیر کے اوتھ کھڑے ہوئے
جامع من صدیق اور فاروق بھی بیٹھے مگر عجب کلام نہ کہ سبکے جماعت میں ایک شخص تھا
خرقان نام اس کا لقب ذوالبدین تھا اس واسطے کہ اویس کے ہاتھ آدھے آدھے کہنا یا رسول اللہ
کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرت نے فرمایا یہ کچھ بھی نہیں نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا
ہوں اویسے کہا کچھ ضرور ہو ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں تب حضرت نے اصحاب کی
طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی نہ ذوالبدین کیا صحیح کہنا ہے اصحاب نے کہا کہ ہاں پھر حضرت نے
اسکے بڑھ کے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک

۲۱۵ حدیث ذوالبدین
وہ صحیح ہے نہ غلط ہے نہ
صحیح ہے نہ غلط ہے نہ

پیغمبروں کو بھی ہوتی ہی اور اگر امام کو شک چڑھے تو معتقد ہو سکے قول پر عمل کرے اور کلام
 قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہی امام طحاوی
 سے کہا ہی کہ اوسوقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں تھا پھر کلام کرنا نماز میں منسوخ ہو گیا
 ہے شرح ہدایہ میں لکھا ہی کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث
 سے ثابت ہی پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوبیسے تو معتقد ہی سبحان اللہ
 کہہ کر امام کو آگاہ کرے سوا اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہو تو ذوالبدین شیعہ سے
 حضرت کو آگاہ کرنے کلام نہ کرنے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ فقہ اوسوقت

کا ہی جب کہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی و لہذا علی
ف کعب بن عجرۃ اٰیوذ ذٰلک ہُوَ اَمْرٌ رَّاسِکٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاَحِلُّ لِيْ وَصَلَتُکَ
 اَیَّامٍ اَوْ اَطْعَمَ سِتَّةً مَّسَاکِیْنٍ اَوْ اَنَسَلَ نَسِیْکَ لَا اَدْرِیْ بَايَ ذٰلِکَ بَدَا قَالَ
 لَہُ نَزَلَ مِنَ الْحَدِیْثِ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ
 کہ کیا تم کو تکلیف ہے کہ میں تیرے سر کے کیرٹے سے کہا مان حضرت نے فرمایا تو باون کو منہ اڑاؤ
 میں روزیہ رکھو یا چہرہ مخاجون کو کہا مانا کہلایا ایک قرمانی فرج کر راوی کہتا ہی کہ میں بغیر چنانہ
 کہ ان میں چیزوں سے کون جز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت کے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ
 صحابہ کے زمانے میں **ف** معلوم ہوا کہ جب مجرم کو سر کی ٹون نکلے دیوین نو

۲۱۶

باون کو منہ اڑاویے اور یہ کفارہ دیوے باقی فقہ حدیث کا ہو چکا ہے
ہ اَبُو ہُرَیْرَةَ اَلْحَبَّ اَحَدٌ کَمَا اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهِ اَنْ یَّجِدَ فِیْہِ ثَلَاثَ خَلَعَاتٍ
 عِظَامٍ سَیِّئَةٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَمِنْ ثَلَاثِ الْاَبَاتِ یَقْرَأُ بِہِمْ اَحَدٌ کَفَّرَ فِیْ صَلَوتِہِ خَیْرًا لِّمَنْ ثَلَاثُ
 خَلَعَاتٍ عِظَامٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٍ
 کہ جب اس نے کیرٹے جاویے تو میں گا بہن اوشٹیان بڑے قد والین موٹن گہر میں پاویے
 ہے کہا مان حضرت نے فرمایا تو جو کوئی میں اتین اپنی نماز میں پڑھی اوس کے حق میں بھڑکی میں

۲۱۷

گاہن اونیٹون برطیہ ذوالی ہویتون سے

۲۱۸ **س**خ أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ جَعْفَرٍ أَحَدُ كُرَّانَ بَقَرًا بَنِي الْقُرَّانِ فِي كَلِيفَةٍ نَجَازِ مِمنَ الْوَسِيدِ مِمنَ

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تم سے عاجز ہی اس ہے کہ تھائی قرآن ہر ایک رہت
پڑھی **ف** اصحاب نے کہا یا رسول اللہ نہ تھائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے

۲۱۹ حضرت نے فرمایا کہ فل جو اللہ قرآن کی تھائی ہی بنے اسکا ثواب نہ تھائی قرآن سے برا تھی
مِمنَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنُ جَعْفَرٍ أَحَدُ كُرَّانَ يَكْتَسِبُ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ

فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْتَسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ لَيْسَ بِمِائَةِ لَيْسَ بِمِائَةِ
فَيَكْتَسِبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ أَوْ يَحْطِطُ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ وَيُرْوَى وَيَحْطِطُ سَلَمٌ مِنْ سَعْدِ بْنِ
أَبِي دَقَّاسٍ بِمِثْلِ رِوَايَتِهِ هِيَ كَ حَضْرَتِ نَ فَرَمَا کہ ہر ایک تم میں سے عاجز ہی اس سے کہ ہر

ہزار نیکیاں حاصل کرے بھر حضرت کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ
کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے
نوادے کے واسطے ہزار نیکیاں لگبی جادہ بنے اگر وہ نیک ہی یا ہزار گناہ اس سے گراے

جادہ بنے اگر وہ گنہگار **ف** سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں اس واسطے
ہوئیں کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہی تو سو کا وہ چند ہزار ہوا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سربر الہی

۲۲۰ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ أَحَدُ نَحْوِ حَدِيثَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ

إِنَّهُ أَعْوَدُ وَأَنَّهُ يَنْبَغِي مِمَّا لِي الْجَنَّةُ وَالْمَارِ قَالَتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ الْمَارِ وَأَنِّي أُنْذِرُكُمْ
كَأَنْذَرِيهِ نَوْحُ قَوْمَهُ نَجَارِي أَوْ سَلَمٌ مِنْ أَبُو هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ رِوَايَتِهِ هِيَ كَ حَضْرَتِ نَ فَرَمَا کہ ہاں

میں خود جہنم کی دہ بات بتلانا ہوں جو کسی نے میرے اپنی قوم سے نہیں بتلائی وہ بات یہی
کہ جہنم کا نام ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اسنے ساتھ لادیکا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت

۱ بیان ثواب صحابہ
سبحان اللہ

۲۲۳

مَرْسَلَةٌ بِنُ الْأَكُوْعِ الْأَخِيرُ كُمْ بِأَشَدَّ حَرَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذِهِ نَبَاتُ الرَّحْلَيْنِ
الرَّاحِلَيْنِ الْبَقِيَّتَيْنِ مُسْلِمٌ بِنُ الْأَكُوْعِ رَوَيْتُ هِيَ كَهْفَتُ نَبْرَايَا كَهْفَانِ مِنْ مَكُونِ بِلَادِ سَمِينِ
فِي مَسْتَدْنِ اسْتِ بَابِ سَبْ زَبَادَهْ تَرْكِي اِدْر سُوْرِي هُوِيَهْ دُونِ سُوَارِ دِهْنِ جُوِيَهْ بِيَهْ
نَبْتِ يَهْ هَفْتِ اِشَارَهْ دُوْمَنَ فَنُونِ كِي طَرَفِ كِبَا فِ مُسْلِمٌ بِنُ سَلَمَ سِيَهْ رَوَايَتِ هِيَ كَهْفِ
حَفْرَتِ كَسَانَهْ اَبَكِ بِيَارِ كُوِيَهْ جِيَهْ سَكِهْ اَوْ سَكُونِ نَحِي سِنَهْ اَوْ سَكِهْ بَدَنِ پَر مَانَهْ رَكِهَا اَوْ رَكِهَا
كِهْ وَ اَللّٰهُ سِنَهْ اَجَرَكِ اَلْبَسِي تِ جَلِي كِهِي تَحِيْنِ دِكِهِي نَبْ حَفْرَتِ يَهْ حَدِيْثِ فَرْمَايِ سِنَهْ اَخَرِ
كِي سَخْنِي بَكِهْ رُوْبَرِ دِيَا كِي سَخْنِي كِهِي حَقِيْقَتِ نَحِيْنِ

۲۲۴

فَحَارِيَّةُ بِنُ وَهْبِ الْخَزَاعِي الْأَخِيرُ كُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ
مُتَضَعِّفٍ لَوْ يُفَسِّرُ عَلَى اللَّهِ لَا بُدَّ الْأَخِيرُ كُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ كُلُّ عَزْلٍ جَوَارٍ
مُسْتَكْبِرٍ خَزَاعِي اَوْ سَلَمٌ بِنُ حَارِيَّةُ بِنُ وَهْبِ رَوَايَتِ هِيَ كَهْفَتُ نَبْرَايَا كَهْفَانِ مِنْ مَكُونِ بِلَادِ سَمِينِ
لَوْ كُنْ بِلَادُونِ جُوِيَهْ غَرْبِ كِهِي لَوْ كُنْ كِي لُفْزُونِ مِنْ حَقِرِ اَرَدَهْ خَدِ اَبَكِهْ بَهْرِ دِيَهْ پَر قِسْمِ كِهَا
سَبْتِ نُوْحَدِ اَوْ سَكِي قِسْمِ كُوِيَهْ اَرَدَهْ بِيَهْ بَانِ مِنْ مَكُونِ بِلَادُونِ رُوِيَهْ لَوْ كُنْ جُوِيَهْ طُوْمَا حَرَامِ
خَوْرِ كِهْمَدِ وَ اَلَا هِيَ فِ سِنَهْ بَهْشَتِ غَرْبِ بَانِهْ رُوِيَهْ سَلَامُونِ كَا قِسْمِ هِيَ اَوْ رُوِيَهْ خَلْقِ
شَكْمِ پَر رُوِيَهْ رُوِيَهْ اَلْوَنِ كَا سَكَانِ هِيَ جُوِيَهْشَتِ كَا طَالِبِ اَوْ رُوِيَهْ سَبْ دِيَهْ مَانَهْ وَ غَرْبِ اَخْتِيَارِ
كِرَبِ ظَالِمِ نَبِيَهْ اَوْ جُوِيَهْشَتِ كِي پَر دَاهِ نَهْ رَكِهِي اَوْ رُوِيَهْ سَبْ دِيَهْ جُوِيَهْشَتِ
سُوَكِرِ

۲۲۵

مَرْيَدُ بِنُ خَالِدِ الْجُهْمِيِّ الْأَخِيرُ كُمْ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّتِي يَأْتِي لِشَهَادَتِهِ
قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ كِهَا مُسْلِمٌ بِنُ زَيْدِ بِنِ خَالِدِ سِيَهْ رَوَايَتِ هِيَ كَهْفَتُ نَبْرَايَا كَهْفَانِ مِنْ مَكُونِ بِلَادِ سَمِينِ
بَهْرِ گَوَاهِ كُوِيَهْ رُوِيَهْ جُوِيَهْ اِهِي پُوِيَهْ جِيَهْ سَبْ پَهْلِ گَوَاهِي دِيَهْ سَبْ گَوَاهِي لِيَهْ
گَوَاهِي دِيَا اَوْ سَكِي مَوْرَتِ مِنْ اَفْضَلِ هِيَ جَبِ اَوْ سَكِهْ سَوَابِ اَوْ كُوِيَهْ گَوَاهِ هُوِ اَوْ رُوِيَهْ
اَسَكِهْ گَوَاهِي كِي كِيَا حَقِ لَفْ هُوَا هُوَا سَوَابِ كِهِي بِنَهْ مَوْرَتِ مَعَالِمَتِ مِنْ قَبْلِ طَلَبِ كِهِي

نَبْتِ جَابِي ضَعْفِ
وَرُوِيَهْ سَبْ مَكُونِ
بِلَادِ سَمِينِ

گوای دنیا و بنداری کی بابت نہیں چنانچہ اولی مذمت میں اور حدیث میں آیا ہی کہ جسے بلو
وہ لوگ پیدا ہوں گے جو نے ہلکے گوای کو تیار ہو گئے

۲۲۳
وَابُوَ اَقْدِسَ النَّبِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفْرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوْحَتْ
اِلَى اللّٰهِ فَاَوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاُخْرٰى فَاَسْتَجَبَنِي فَاَسْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاُخْرٰى فَاَعْرَضَ
فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں ابو اقدیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

ہاں میں خبر دیتا ہوں تینوں شخص کی سواو تین ایک نے خود کی طرف رجوع کی تو خدا نے ان کا
جگہ دی اور دوسرا تو فرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا اپنے اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے

تو مومن مٹوا تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا **ف** بخاری میں ابو اقدیس سے روایت ہے
روایت ہے کہ حضرت مسجد میں بیٹھے بنے اور حضرت کے پاس لوگ بھیجے کہ تین آدمی سامنے آئے
سواو تین سے ایک پہلے گیا اور دو آگے ایسے سواو دو میں سے ایک نے حلیے میں پہنا

خالی پایا سو دھان بیٹھ گیا اور دوسرا سبکے پیچھے بیٹھا حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب
حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس میں بیٹھا حکم خدا دریافت کر نیو سو خدا نے اوسکی کو خوشن
قبول کی اور دوسرا اندر آئے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو خدا سے بچایا سو اسے کہ وہ

ہر جہہ حضرت سے دور ہوا لیکن مجلس میں شریک رہا اور تیسرے نے جب آنے لائے جگہ نہ کی تو
عذر کے سبب سے چلا گیا سو اسے غضب آئی میں گرفتار ہوا معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی
مجلس میں قریب ہونا نہایت افضل ہے اور دور بیٹھا ہر جہہ جائز ہی لیکن ثواب میں کمتری

اور وہاں سے جا کر حلیے آنا گناہ ہے

۲۲۴
مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَتَخَوُّ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَا يَا وَبَرِّقَ بِهِ الدَّهْرُ حَاسِبَةً
فَاَلُوْا بَلٰى يٰ اَرْسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى
الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ قَدْ لَكُمْ اَلِیْنَا سَلَمٌ مِّنْ اَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ رَّوَايَةِ هٰی کہ
حضرت نے فرمایا ہاں میں بتلاں ہوں تلو وہ چیز جس کے سبب سے خدا گناہوں کو مٹاتا ہے اور دوسرے

اعمال شریفہ
سہ خطبات و رفع دعا

بلکہ کربے اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ تو ضرور بتلا ہی حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت
وقتوں میں اور کثرت آمد و رفت مسجد و مکی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کے
نماز کے بعد سو حقیقت میں بھی عمدہ رباط ہی **ف** رباط اور سکو کھینے ہیں کہ دارالاسلام
کی حد پر چھاؤنی ہو اور گھوڑے باندھیں جاوین تاکہ کافروں کا لشکر نہ آئے پاوے سو فرمایا کہ
سے میں غل ماطن کی چھاؤنی ہیں کہ شیطان کے لشکر کو روکے ہیں تخت و قفون میں پورا
وضو کرنا بیٹے نہایت سردی میں یا بجا رہن اچھی طرح بن باری اعضا کو دھونا یا اگر ان نیت پانی
مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد میں بیٹے بچکانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا
انتظار کرنا بیٹے مسجد میں مثلاً عصر پڑھنے کے منبر کے واسطے بیٹھا

۲۲۸

ق عَائِشَةُ أَلَا اسْتَحْيَى مِنْ لَشِيخِي مِنْهُ الْمَلَأَ كَلَةً يَعْنِي عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں نہ شرمنا جس سے
فرشتے شرماتے ہیں یعنی عثمان بن عفان سے **ف** دوسرے باب میں اسکا فتنہ
ہو چکا کہ حضرت پٹنہ کی کہوے صدیق اور فاروق کے رد و بر و پیٹھے بیٹھے اور جب حضرت
عثمان آئے تو حضرت پٹنہ کی پر کرا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اس واسطے کہ جتنی

شرم زیادہ اوستا ایمان زیادہ

۲۲۹

خ أَبُو بَكْرَةَ أَلَا انْتَكَبُوا الْكِبَارُ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَافُ
بِاللَّهِ وَعَفْوُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَكِيًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ
الزُّوْرِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ
فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ بخاری میں ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہاں میں نگو تھلا تاہوں کبیرہ گناہوں میں جو بہت بڑے ہیں میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ بتلا ہی
حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکبر و بی

ہے سب سوا دھڑے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور
 جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہاشمہ کو
 کہتے رہے یہاں تک کہ سب نے کہا کہ حضرت نہیں جب ہوں گے

۲۳۱
 صِرَافُ مَسْعُودٍ اَلَا اَتَيْتُكُمْ مَّا الْعَصَةِ هِيَ الْيَمِينَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ان میں بتلا نا ہوں مگر کہ یہاں کیا چیز ہے وہ جنتی
 ہی جو کثرت گفتگو سے لوگوں میں نا اطمینان پیدا ہے

۲۳۱
وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَلَا اِنْ اَلْ اَبْنِیْ فَاَلَا اِنْ لَیْسُوْنِیْ بِاَوْ لِبَاءَ اَتَمَّاءَ وَلِیِّیْ
 اللہ وصال المؤمنین و زاد النجاشی و لیکن لہم راحۃ بکھا بکھا لہما
 بخاری اور مسلم بن عمر بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان
 کی اولاد میری دوست اور مددگار نہیں میرا نادم و گار خدایہی اور سلام تو نہیں جو تک ہے اونجائی
 بن اتی روایت زیادہ کی ہے مگر اونکو میرے ساتھ فرابت ہی میں اسکو تر دما زہ کرنا نہ ہوگا
 تبعہ برادر سی کا حق ادا کرو گنا **ف** حضرت نے کسی شخص کو مجھ کو کہا کہ فلاں نے کی ادا
 ہمارے دوست نہیں واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اسکو معین کرنا کہ اسکا فلاں نام ہی ہم پر
 کچھ ضرور نہیں ہر چند تبعہ کہتے ہیں کہ حکم بن العاص مراد ہی اسکو خدایہی پر حوالہ کرنا بھڑکی
 اور صالح المؤمنین سے بعضے کہتے ہیں کہ صدیق اور فاروق یا علی مرتضیٰ خرازمی واللہ اعلم

۲۳۲
ابو مسعود عقیقہ بن عمرو وَاَلَا نَصَاحَتِیْ اَلَا اِنْ اَلْ اِیْمَانُ هُمَا
 وَاِنَّ الْقِسْوَةَ وَغَلَطَ الْقُلُوبُ فِي الْقَدَّادِیْنَ عِنْدَ صُورِ اَذْنَابِ الْاِیْلِ حَبِیْبُ
 بطع قرآن الشیطان فی ربيعة و مضمر بخاری اور مسلم بن ابو مسعود سے جتنا عقیقہ بن عمرو
 ہی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو ادا ہے اور ضرور کر اہل اور دلوں کی
 سختی اون لوگوں میں ہی جو چلانا کہنے میں اونٹوں کی پوچھوں کی جڑ پاس جد ہر سے شیطان
 و دسنگ کہتے ہیں سے قوم ربيعة اور ضرور بن **ف** اول حضرت نے انہیں کی طرف اشارہ

کر کے اوکی نعلین کی اسواسطے کی کہ وہاں سبک لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اوکی خدمت کی لینے قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت بنے اسواسطے کہ وہ اسلام کے بہت مخالف رہی شیطان کے دوسبک سے مراد سوچ ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اسے دونوں سبک ادھین لگا دیتا ہی لگاؤ

کاسجدہ اور سبکی طرف واقع ہو

۲۳۳ مَرْعُوبَةُ بْنُ عَامِرٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِّيَّ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِّيَّ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِّيَّ قَالَ عَلَى الْمُنْبَرِ لَمَّا قَرَأَ أَعِذُّ وَالْهَمُّ مَا اسْتَطَعْتُ عَلَّمْتُ مِنْ قُوَّةٍ مُسْلِمٍ عُثْمَانُ بْنُ عَامِرٍ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا قَرَأَ أَعِذُّ وَالْهَمُّ مَا اسْتَطَعْتُ عَلَّمْتُ مِنْ قُوَّةٍ مُسْلِمٍ عُثْمَانُ بْنُ عَامِرٍ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا قَرَأَ أَعِذُّ وَالْهَمُّ مَا اسْتَطَعْتُ عَلَّمْتُ مِنْ قُوَّةٍ مُسْلِمٍ

ہی دور سے

۲۳۴ قَالُوا يَا أَبَتِ ابْنِ مَرْثَدَةَ لِمَ أَتَيْتَ هَذَا يَوْمَئِذٍ وَتَافِيءُ بَيْنَ يَدَيْهِمَا قَالَ لَمْ يَأْتِ بِي إِلَّا الْيَاسُ وَالْجُوعُ وَالْهَمُّ مَا اسْتَطَعْتُ عَلَّمْتُ مِنْ قُوَّةٍ مُسْلِمٍ عُثْمَانُ بْنُ عَامِرٍ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا قَرَأَ أَعِذُّ وَالْهَمُّ مَا اسْتَطَعْتُ عَلَّمْتُ مِنْ قُوَّةٍ مُسْلِمٍ

یہ دینی ہی اور جہکونکلیف دینی خواہ کونکلیف دینی ہی **ف** علی مرتضیٰ نے ابو جہل
 بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا نا طعنه رہا ہے حضرت بے شکاست کی کہ با رسول اللہ کو
 یہ گمان ہی کہ کہ حضرت اپنی بیٹوں کے واسطے غضبہ نہیں کرتے اور علی مرتضیٰ ابو جہل کی بیٹی سے
 نکاح کرنے میں نب حضرت اوسٹے اور خطبہ فرمایا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضیٰ نے اسکا
 نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہی کہ شرح میں تو چار نکاح مرد کو درست ہیں پھر حضرت نے کیوں منع
 کیا اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اسکو منع کر
 اسوا سٹے کہ حضرت کے خلاف مرتضیٰ کرنا شرع میں درست نہیں اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جسے
 بی بی کے ہونے کو نہ طہی سے نکاح نہیں اسکا بطرح جناب اللہ کی بیٹی کے ہونے سے عدولہ
 کی بیٹی سے نکاح جائز نہوا

[illegible]

فَتَاطِلَةُ الْأَوْصِيَاءِ أَنْ تَكُونِي تَسِيْدَةً لِسَائِرِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةً لِسَائِرِ
 هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ لَهَا خِجَارِي اَوْ سَلِمَ مِنْ فَاطِمَةَ زَهْرَابِيسَ رَوَايَتِ هِيَ كَهَفَضَرْتِ فَرَمَا كِبَا
 تَوَاضَعِي اَسِي سِي هِنِي هُوِي كِي نُو سَلَامُونِ كِي عَوْرُونِ كِي سَرْدَارِي نِي يَابُونِ فَرَمَا اِس اَسِي
 كِي عَوْرُونِ كِي سَرْدَارِ هُوِي سِي هَفَضَرْتِ فَا طِمَ زَهْرَابِيسَ فَرَمَا **ف** مَصَابِحِ مِيْنِ هَفَضَرْتِ
 عَابَشِي خَبِي رَوَايَتِ هِيَ كِي هَمِ هَفَضَرْتِ كِي نِي بِيَانِ هَفَضَرْتِ كِي اَسِي مِيْطِي هِنِي كِي فَاطِمَةَ زَهْرَابِيسَ خَفَرْتِ
 فَرَمَا اِسِي سِي مِيْطِي مَحْبَابِ هَفَضَرْتِ اُو كُو شِيْلَا بَا اُو اَوْنِ سِي سِرْگُو شِي نِي كَانِ مِيْنِ بَابِ كِي نُو
 فَاطِمَةَ نِيَابِ رُوِي لِكْنِ جِبِ هَفَضَرْتِ اُو كُو نِگِيْنِ دِكْهَا تُو دُو سَرِي بَا سِرْگُو شِي كِي پُھَر تُو سِي سِي نِي
 لِكْنِ نِي سِي دِيْهَا كِي هَفَضَرْتِ نِي سِي كِيَا سِرْگُو شِي كِي فَاطِمَةَ زَهْرَابِيسَ كِيَا كِي هَفَضَرْتِ كَا نِي سِي دُو مِيْنِ سِنِي طَاهِرِ
 كِي نِيگِي نِي پُھَر جِبِ هَفَضَرْتِ كَا اِنْقَالِ هُو اُو نِي سِي فَاطِمَةَ زَهْرَابِيسَ كِيَا كِي سِرْا خِي جُو مِ پَرِي اُو سِي مِيْنِ
 نَكُو سَمِ دِيْجِي هُوْنِ كِي اُو سِرْگُو شِي كَا حَالِ مَجْهِي سِي تِلَا بُو فَاطِمَةَ زَهْرَابِيسَ كِيَا مَانِ اِس نُو كِي فَاطِمَةُ
 سِنِي اُو لِي بَارِجِ هَفَضَرْتِ مَجْهِي سِي سِرْگُو شِي كِي جِي نُوِي فَرَمَا بَا خَا كِي هِرْ سَالِ مَجْهِي سِي جَبْرِئِلِ اِيكَا تَرْمَانِ
 كَا دُو ر كِي نِي سِي خِي اُو رَا سِي كِي سَالِ دُو اُو كِيَا سُو جُو كُو مَعْلُو مِ مِيْزَا هِي كِي مِيْرِي مَوْتِ قُرْبِ هِي اَسِي

رضیت فاطمہ علیہا
عذیبا السلام

میں روئے لگی تھی پھر دوسرے بار حضرت نے میرے کان میں کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت
 نوہی پہلے میرے لگی حذاب سے ڈریں رہو اور میرے کچھو میں میرا بھرتیو ہوں اور کیا نو
 اس سے راضی نہیں ہوتی کہ ہشتی عورتوں کی سردار ہوئے یا اون فرمایا کہ مسلمانوں کی
 عورتوں کی سردار ہوئے اس حدیث سے میری عمدہ فضیلت فاطمہؑ کی ثابت ہوئی

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَهُمْ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَهُمْ سَأِمُّونَ
 وَلَكِنْ يُؤْتُونَ زَكَاةً بِهَذَا أَوْ بِزَكَاةٍ أُخْرَى أَوَّلًا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُ رَوَاتُ هِيَ كَ
 حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہیں سنے ہو کہ اللہ خدا انکے لئے انساب اور دل کے ہم خطاب
 نہیں کرنا ولیکن عذاب تو اس کے سب سے پہلے زبان سے کرتا ہی بارگاہی **ف**
 مصباح میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت اُنکی عیادت
 کو گئے اور حضرت نے کہا عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود نے
 حضرت جب ہاں پہنچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ عیش میں مہوئے ہیں تو چوہا کہ کیا یہ مر گیا
 تو کون بے کہا کہ عیش میں ہی تو حضرت روئے اور لوگ بھی حضرت کا رونادیکھ کر روئے
 پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے دہلن عم کرنا اور صرف آنسو سے روادرت ہی اور
 زبان سے نوحہ کرنا اور دوا دیکھنا غضب الہی کا سبب ہے اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ

راجعون کہی تو رحمت الہی کا سبب ہے

۲۳۷۷
 خ ابوہریرۃؓ رَوَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَيْئًا مِمَّا كُنْتُ أَسْأَلُهُمْ لِي وَلَهُمْ شَيْئٌ
 مَدَامًا وَلِيَعْمَلُوا مَعَدًّا وَأَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حَبِشٍ الْبَصَرِي رَضِيَ عَنْهُ رَوَاتُ هِيَ كَ
 کہو نبی نہیں آنا کہ کہو کون فی تعالیٰ میری طرف سے فرشتہ کی گالی اور لعنت کو پھیرنا ہی وہ
 گالی دیتے ہیں مذموم کو اور لعنت کرتے ہیں مذموم کو اور میں تو محمدؐ ہوں **ف** محمدؐ کے
 سے سزا یا نجات تعریف والا اور مذموم کے معنی آنا لہر ایسی والا جو قریش عداوت کے سب سے
 حضرت کو محمدؐ نہ کہنے تھے مذموم کہنے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرت نے اصحاب کو یہ

الذکر منہ لکھو کہ ان کے لئے عذاب ہے
 ان کے لئے عذاب ہے ان کے لئے عذاب ہے
 ان کے لئے عذاب ہے ان کے لئے عذاب ہے
 ان کے لئے عذاب ہے ان کے لئے عذاب ہے

احسان الہی جنابا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجھ کو اونکی بدگوئی سے بچایا کہ وہ بے فائدہ نہ ہو

بد کہتے ہیں تو مجھ کو کیا میرا نام حقیقت میں محمدی

۲۳۸ مَرَحَدَ بَقَّةُ بْنُ الْيَمَانِ الْأَسْرَجَلُ يَا تَيْنًا مَحْبِرًا الْقَوْمَ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْعَيْمَةِ

قَالَ لَهَا ثَلَاثُ لَيْلَةٍ الْأَخْرَابِ مسلم میں خدیفہ بن یمان نے یہ روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہیں جو مجھ کو فوم کفار کی خبر لا دیوے خدا اس کو قیامت میں میرے ساتھ کرے

یہ حضرت نے تین بار جنگ احراب کی رات میں فرمایا **ف** جنگ احراب سے جنگ خندق

میں قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کر کے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی نہ ت

سردی سے کہ بسکو پیٹنے کی طاقت نہ تھی اسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافر نہ کی

خبر لا ویسے تو یہ عالی درجہ پاوے خدیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن بسکو

جرات نہ ہوئی پھر حضرت نے چوتھی سے فرمایا کہ ابے خدیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا تو مجھ کو اب کچھ

عذر نہ بنا اسو اسے کہ میرا نام لیا خواہ مجھ کو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ جبکہ خبر لا وہاں بسکو

نہ چہڑو جب میں حضرت کے پاس سے چلا تو مجھ کو ایسا معلوم ہونا تھا جسے کہ میں تمام میں ہوں جس

میں وہاں بچا تو میں نے ابوسفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی میں نے چاہا کہ ایک لڑکھو

لیکن حضرت کی بات یاد کر کے میں رگ رہا پھر میں ہلٹ آیا اور حضرت کو اونکی خبر پہنچائی تو

حضرت نے اپنا مکمل جبیر نماز پڑھتے ہی مجھ کو اوڑھ لیا میں گرمی پا کر صبح تک سو یا کیا جب

صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ ابے برٹے سو نہو ایسے اس حدیث سے خدیفہ کی عمدہ

فصلیت ثابت ہوئی

۲۳۹ مَرَحَابُ الْأَنْبِيَاءِ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَلَاثَ لَيْلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَارًا أَوْ ذَا حَرَمٍ

مسلم میں جابر نے یہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مرد رات کو اس عورت پاس نہ رہے

جو کواری نہیں مگر یہ کہ اسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو **ف** بگانی عورت پاس نہ

کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کو ارمی عورت ہو یا بیابہ یا بیوہ لیکن

اس حدیث میں کواری عورت پاس رہنے سے صاف منع نہیں فرمایا اس واسطے کہ اکثر عادت ہو

ہی کہ کواری پاس اجنبی غرض نہیں ہوتا

۲۴۴ خ ابن عمرؓ کہ کان حارفاً فلا یخلف الا بالله بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ قسم کھایا جا ہی تو سو ابے خدا کے کسی قسم نہ کھاؤ

۲۴۵ ف حالت کفر میں عادت تھی کہ بنوں کی اور اپنے باپ دادوں کی قسم کھانے سے سوا اسکو منع فرمایا اس واسطے کہ قسم اوس کے نام کی چاہئے جو سب کا مالک ہو مخلوق کی

۲۴۶ م جندب بن عبد اللہؓ الا وان من کان قبلکم کانوا یخذون قبوع انبیائهم وصالحیہم مساجد الا فلا یخذوا القبور مساجد ائی انہا کفر عن ذلک مسلم میں جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو

کہ جو لوگ نیسے پہلے نیسے تو یہ اپنے پیغمبروں اور اولیاء کی قبروں کو مسجد بنانے سے خبردار ہو جاؤ سو تم قبروں کو مسجد نہ بناؤ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں ۲۴۷ ف قبرستان میں نماز پڑھنا اس واسطے منع ہے کہ اس میں شبہ پڑنا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہے بلکہ اول شرک

عالم میں اس طرح سے رائج ہوا اس واسطے حضرت نے بتا کہ تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ

قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت ہے تو کفر ہے

فصل

اس فصل میں یہ حدیثیں ہیں کہ سب الہی

۲۴۸ و عبد اللہ بن عمرؓ والذہا خبر انک تصوم ولا تقطر وتصلی اللیل فلا تقفل فان لعینک خطاً ولنفسک خطاً ولا هلك خطاً قصموا فبطر وصل وتروهم من کل عشرۃ ايام یوما ولک اجر تسعة وروی فانک اذا فعلت ذلک هجمت عینک ونفست نفسک بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے

روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا تم کو خبر نہیں ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتی اور افطار نہیں کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو اب تم کیا کر اس واسطے کہ تیری دو روزن آکھوں کا حصہ ہی سنبھالنے حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جود کا حصہ ہی سو روزہ رکھ اور کبھی نہ رکھ اور پڑھ اور نہ پڑھ کو نماز پڑھ اور سو با بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز میں ایک دن کا اور نہ کھو اور دس دن سو اب تو دن کا نواب اور ملکا اور دوسری روایت یوں ہے کہ البتہ جو تو یوں ہیں کر گیا تو دن کی تیری آنکھیں نا تو انی سے اندر گھس جاویں گی اور ضعیف ہو جاویں گی تیری جان **ف** عبد اللہ بن عمر سے حدیث ہے کہ اوی نہایت عابد مرد تھے انہوں نے نکاح کیا تھا شب روز عبادت میں مشغول رہتے جو دس سے خبر نہوئے ایک روز عمر بن عامر عبد اللہ کے باپ لہر میں آئے تو بھوکو دیکھا کہ پڑنے پہلے کپڑے تنھنے ہی اسکا سبب پوچھا اس عورت نے کہا کہ میرا شوہر مجھ سے خبر نہیں ہوتا شب روز عبادت میں مشغول رہتا ہی تو اوس کے باپ نے عبد اللہ کی نکاح حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تینے تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی جود کا حق ضائع کرنا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط نہ کہ اور حقوق ضائع ہوں نہ اتنی تقریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور جوار

و جو میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے

۲۴۳
ه عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ الرَّزَّائِيَّ أَيْتُ أَنْزَلَتْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ صَلَاحُ قَطٍ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
 مسلمان بن عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا اون آیتوں کو جو اس رات کو ان میں اوس کے برابر کسی نے کبھی نہیں دیکھیں تینے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ف** بسید بن اعظم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال میں گیارہ گرہن دی تھیں جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتیں پڑھیں تو گیارہ گرہن کھل گئیں حضرت کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ اس کے برابر کوئی آیت نہیں تھے دفع سحر اور حفظ بلیات دے

یہ دونوں میں سے نظر میں

۲۴۴ م اَوْ هَرَبَ الرَّوُّ الْاِسْطَانِ اِذَا مَاتَ شَخْصٌ طَعْنَهُ قَالُوا لَيْتَ قَالَ قَدِ لَكَ

۵۶۶ جَنِّ بَلِّغْ صَاحِبَهُ مُسْلِمٌ اَوْ هَرَبَ رَوَّابِی رَوَّابِی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے
دیکھتے ہو اور یہی کہ جب تم جاؤ گے تو اس کی اگلی روئے کی طرف پہلے وہ جاتی ہی لوگوں نے کہا
کہوں نہیں حضرت نے فرمایا وہ اس وقت ہوا ہی جب کہ اس کی بیٹی جان کی پیروی کرتی
ہی تھی جان کے ساتھ بیٹی بھی نکلی جاتی ہی تھی بیٹی کی اگلی روئے کے لیے کان

۲۴۵ مَعْنَى عَالِشَةِ الرَّوِّ اَنْ قَوْمًا لَّحَيْنَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اَقْصَرُ وَاعْنِ قَوَاعِدِ

اِزْاَهِمُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ بَرَاهِيْمَ قَالَ لَوْ اَحْدَثَانِ
قَوْمًا بِالْكَفْرِ لَقُلْتُ بَارِئِي اَوْ سَمِعْتُ مِنْ حَضْرَتِ عَالِشَةِ رَوَّابِی کہ حضرت نے فرمایا
فرمایا کہ تو نے نہیں دیکھا کہ میری قوم نے فرس سے جب کہ کعبہ بنایا تو انہوں نے ہر ایک
کی بنیادوں سے کم کر دیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو یہ خبر ہے کہ اسے اس کی بنیادوں
پر حضرت نے فرمایا کہ اگر میری قوم نے کفر کا راتہ کر دیا تو میں ہر ایک کو اس کے

۸۶۶ زبانی میں کفار فرس نے کعبہ بنانا تھا تو میری کمی سے حضرت ابراہیم کی قدم مبارک شمال
کی طرف جب ہر عظیم کی ساتھ ہاتھ کم کر دیا حضرت نے اس کو دوبارہ اس واسطے نہ بنایا کہ فرس قوم
سے اس کو بچ ہو تاکہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹا دینا یا اسلام سے بھر جائے

۲۴۵ م اَوْ بَكْرُ الْاَمْرَانِ لِلرَّحِيلِ قَالَ لَهُ بَعْدَ خُرُوجِهِ اِلَى الْمَدِينَةِ بَارِئِي اَوْ

مسلم نے ابراہیم بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا ہے حضرت
صدیق اکبر سے کہا اپنے بھائی کے بعد میرے کی طرف حضرت نے فرمایا
ہجرت کا ارادہ کیا تو میں دن عار میں پرستہ ہو رہے تھے تو میری شب میری طرف روانہ ہو
غامرات سے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت نے کو صدیق سے ایک تہرے ساتھ لے
سلا یا جب حضرت نے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر میں نبی سے صلہ مشورہ ضروری ہے

معلوم ہو کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی میں سے تائب و تائب نہیں ہو سکتا اگر مغفرت
 نہیں ہوئی تو اس کی غفلت گزاری واجب ہی اور یہ جو بھٹنے جا لے فقیر کہے ہیں کہ جب آدمی کامل
 ہو گیا اور خدا پرست ہو گیا اور اس کو غفلت کی کچھ حاجت نہیں رہی اس حد تک کہ اس کی غفلت معلوم
 ہو کہ یہ نہایت غلط بات ہی اس واسطے کہ حضرت نے فرمودہ خدا کو سیدہ کوئی ہی جس کو عبادت

کی حاجت نہیں

۲۴۹

مَرْعِدًا لِلَّهِ إِنَّ جَعْفَرًا ابْنًا لِّأَبِيكَ أَقْبَلَ تَتَقَى اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَتْ
 اللَّهُ أَيْهَا فَأَنَّهُ لَيْسَ كَوَالِيكَ بِجَعْفَرٍ وَكَوَالِيكَ لَرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ
 جَعْلٌ فِي خَلِّ حَارِطَةٍ فَإِذَا فِيهِ جَعْلٌ فَلَمَّا تَرَاهُ جَعْرَ جَعْرًا وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ
 عِطِيمًا مِّنْ لَّدُنْهُ بَن جَعْفَرُ بْنُ أَبِيكَ لَيْسَ بِكَ حُفْرٌ وَرَمَاهُ بُو كِبَا حَارِطٍ سَبِيح
 اسرار میں جو توڑنے والے اس کے لئے ہے تین جس کو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہی سوائے وہ
 آدمی نہ ہو جو میرے لئے کہ تو نے دیکھا ہو کہ ہمارے کھائی اور ہمیشہ اوپر سے محبت اس کے لئے
 ایک نصاریٰ فرماتے کہ جب حضرت اوس کے اصحاب نے اسے اپنے میں سے تو وہاں ایک
 اونٹ تھا جب اس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو اوسے آواز کی اور اس کی رون رون
 سے کہ تو میرے لئے ہے **ف** جب اونٹ روٹا تو حضرت نے ہر ایک کے لئے بھرا دیا وہاں کہ
 یہ کہ اس اونٹ ہی سے تب نصاریٰ نے کہا کہ ہماری یہ حضرت کے لئے ہے تو اس کی حاجت منجھ
 دیکھ تو یہی حضرت کو پہچانے سے معلوم ہوا کہ اسے زبان حال تو وہ بھی سمجھتا اور دم کرنا
 واجب ہی ہو کر کہ وہ لنگار خدا کے لئے لائی آئی ہے

تسلیم کر دینا
 خیر و خیرت و ابر
 نصف جوابات

۲۵۰

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ
 قَالَ لَيْسَ مِنِّي مَن عَمِلَ مِن عَمَلٍ شَيْنٍ مِّنَ الْبَغْيِ أَوْ يُشْرِكُ بِرَبِّهِ
 فَرَمَاهُ كَيْفَ تَمُوتُ مِنْ شَيْءٍ تَمُوتُ مِنْ شَيْءٍ مَّا تَمُوتُ مِنْ شَيْءٍ مَّا تَمُوتُ مِنْ شَيْءٍ
 مِثْلَ ابْنِ آدَمَ كَذِبٌ فَتَمُوتُ مِنْ شَيْءٍ مَّا تَمُوتُ مِنْ شَيْءٍ مَّا تَمُوتُ مِنْ شَيْءٍ مَّا تَمُوتُ مِنْ شَيْءٍ

ادی اوس قوم کے مدینے میں بیمار ہوئے اور کو جلد زہنا حضرت کے اونٹ پر ایسی پڑی کہ
 بارہ تھے اور کو وہاں چڑھائے وہاں کے ساتھ بھیجا جب وہ اونٹوں کا مقناٹ اور وہ بکرہ جیک
 پر پڑے تو چڑھائے وہاں کے اونٹوں کو بے جملے پھر حضرت پاس پکڑا آپ نے حضرت سے
 ملنے یا کو کو اسے اور انکھوں میں سلاخان بھر وائیں اور کو سیدان میں ڈال دیا کہ پاس کے

فصل

اس فصل میں حدیث ابن جنکے سے بہتر اور

ف انس النبی الذی امشاه علی رجله فی الدنیا فاذا علی ان تمسک
 علی وجهه یوم القیمہ بخاری اور سلم بن النبی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جیسے اور
 دنیا میں اوس کے دونوں بازو پر چلا گیا وہ فاور میں اس کے قیامت کے دن اوس کو اوس کے سر کے
 پہل چلا دے **ف** ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ قیامت میں
 کافر منہ کے پہل چلے گا یہ کس طرح ہے جواب کہ گاہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے جسے
 یونین چلنے کی طاقت دی وہ منہ میں بھی دے سکتا ہے جیسے خدا کی آیت کے

شکل چمن کسان میں

ف انس النبی یشہد ان لا اله الا الله وانی رسول الله یعنی ممالک
 بن الدخشم قالوا انه یقول ذلک وما هو فی قلبه قال لا یشہد احد ان
 لا اله الا الله وانی رسول الله فیدخل النار او تطعمہ بخاری اور سلم بن النبی سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہیں دینا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں
 اور اسکی کہ میں خدا کا رسول ہوں نہ اس سے مالک بن دھیم ہی اصحاب نے کیا وہ تو یہاں
 سے ہی لیکن اوس کے دل میں اسکا اعتقاد نہیں ہے وہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ کوئی انسان
 جو لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دے پھر دوزخ میں پہنچے یا یوں فرمایا کہ اور کو دوزخ
 کہا دے **ف** حضرت کے اصحاب مناہون کا ذکر کرتے تھے کہ نہ وہ ترغاف کی نہ ایک

بن و ختم کی طرف کیا تب حضرت یہ حدیث فرمائی تیرے جسے توحید اور رسالت کی گواہی
دی وہ ہستی مسلمان ہی اور اگر اوس کے دلیں اسکا اعتقاد ہوگا توحید اوس کو سچہ لگا ہوگی

۲۵۳۸
م ابودریاؤ کہیں قد جعل الله لكم ما تصدقون ان بكل تسبیح صدقة
و بكل تحمید صدقة و بكل خیر صدقة و بكل عمل صدقة و کل تہلیلہ صدقة و امر بمعروف
صدقة و نہی عن منکر صدقة و فی تصبیح احدکم صدقة قالوا یا رسول الله
ایاتی احدنا تسبیحہ و یتكون له فیہا اجر قال ان ابرءم لو وضعها فی حطب ام
لکان علیہ فیہا وزن کذا لک اذا وضعها فی الخلال کان له اجر قال لیس
بعضنا یضعها قالوا یا رسول الله ذهبت اهل الدنور بالاجور یصلون کما یصلی
و یصومون کما یصومون و یتصدقون بفضول أموالهم من اودع فی رقبته رطل من
صدقة فما لک ان تھذب مملوہ منہن و یاجب کما تم صدقة و اکتبہ ہر ایک در سب خان اللہ کہنا صدقہ
ہی اور ہر ایک بار اللہ اگر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایک بار محمد کہنا صدقہ ہی اور ہر ایک بار لا الہ الا اللہ
کہنا صدقہ ہی اور شکر بات سبنا صدقہ ہی اور ہر کام سے روکا صدقہ ہی اور تمنا سے جماع
کے میں صدقہ ہی اصحابت نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی ایسی شے نہیں کہ کام کرے
اور اوس میں بھی اوسکو ثواب ہوگا جسے اپنی لذت میں کو ارب ہوئے کی کا وجہ ثواب و عباد
میں ہونای حضرت فرمایا ہاں سداؤ کہ اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھی ہے نہ تو اکتبہ
اور ہر عذاب ہوگا تو اس طرح جب اوس شہوت کو حلال میں رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا جسے
ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اوسے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال
میں صرف کیا یہ حضرت نے اپنے جدا اصحاب سے کہا جنہوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لو
تو ثواب لے لے لے وہ بے شمار ہے میں جسے ہم پر ہے میں اور درودہ رکھے میں جسے ہم رکھے
میں اور اپنی حاجت سے زیادہ مالوں کو صدقہ دے لے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

روایت حضرت نے فرمایا کہ خبردار سو ناگراؤں کو اپنی نوبٹ ہی کو اپنے ناموڑن کو دیتی ہو تو اب اس میں
 بڑا حوا ہے حضرت نے فرمایا جیسے فرمایا جیت کہ انہوں نے ایک نوبٹ ہی آزاد کی وقت
 حضرت یمونہ حضرت کی بی بی تھیں انہوں نے ایک نوبٹ ہی بدو ن حضرت کے پیچھے آزاد کی را
 کو یہ حال حضرت سے کہا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صدر رحم کا نواب سے
 برا اور بروری کا آزاد کر کے سے زیادہ تری

مَا بَوَقَّادَةً اَمَّا اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّہْمِ تَعْرِیْطًا اَمَّا التَّعْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَّمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ
 حَتّٰی یَحْجِیْ وَفِی الصَّلٰوۃِ الْاٰخِرٰی فَعَرِیْطٌ ذٰلِكَ فَلِیُصَلِّهَا حِیْنَ یَنْتَبِہُ
 لَهَا فَاِذَا كَانَ الْخُدُّ فَلِیُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْفِهَا فَاَلْغَدَاةُ لِمَلَّةِ التَّعْرِیْطِ تَعْبُدُ
 مَا صَلَّی النَّجْمُ مَسْلُوْمٌ اَوْ تَوَدَّهٗ شَیْءٌ رَوٰی ابْنُ ہٰشِمٍ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ
 یَنْبَغِیْ لِمَنْ کَانَ تَقْصِیْرُہٗنِیْنِ تَقْصِیْرًا اَوْ سَخِیْصًا یَرِیْ جَوْعًا زَبْرُطًا یَبْہَانُ نَمَّکَ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے
 سو جو شخص کہ اب کرے سے سوئے اور سکی نماز قضا ہو جاوے وقت قضا کی نماز پر طے ہے جس وقت
 گناہ سے لگا ہو یہ جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر طے ہے یعنی یون کو کہ جب وقت آج
 کی قضا پر طے کل کی ادا نماز ہی اوسی وقت پر طے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا
 یہ حضرت سے لکھ لکھ العریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد وقت حضرت
 بہاؤ سے پہرے اور رات پہرے ہنوری رات سے سوئے اور چند اصحاب کو چونکہ ار
 میٹر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیوں اہل اتفاق ہو کہ سب سوئے نماز فجر کی قضا ہوگی دن پر طے
 اول حضرت عباس کے وہاں سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پر ہی اصحاب نے کہا کہ اس ہماری
 نقص کا کیا کفارہ ہی تب حضرت نے حد فرمائی

اِنْ جُمَاعِیْسَ اَمَّا اِنَّہٗمَا یَعْدَانِ وَمَا یَعْدُ بَانَ فِیْ کِبَرٍ اَمَّا اَلْخُدُّ ہَا فَاَلْغَدَاةُ
 یَمْنٰی بِالْمَعْمُوْرَةِ وَاَمَّا الْاٰخِرُ فَکَانَ لَا یَسْتَلِیْ مِنْہٗ فِی الْوُجُوْدِ لَا یَسْتَنْزِہُ بَخَارِیْ اَوْ
 مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ سفر ان دونوں پر

عذاب ہوتا ہی اور ان پر کسی مشکل کام میں عذاب نہیں ہوتا اور دوسرے ایک خوشی کے واسطے آخرت کی کرنا تھا اور دوسرا اسے پیشاب کے کارہ نہ کرنا تھا اور دوسری بات یوں ہی کہ پیشاب سے طہارت کرنا تھا **حضرت** دو قبروں پر گزریے اور ایک ٹھنی پوچھ کر چلے گئے دو بون قبروں پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جسکے یہ قبر میں گی بڑھ کر کی تسبیح کرن گی اسکی برکت سے اسکے عذاب میں ضعف ہوگی ہر یہ حدیث فرمائی ہے جعل خر سے بچنا اور پیشاب زمین کرنا طہارت کرنا ایسے کام ہیں جو آدمی پر مشکل ہو دوسری حدیث میں آیا کہ

۴۹۱ **مروا** یوسفیداً ما انی لہ استخلفکم بھمة لکم ولکنہ انانی جبریل فاحبرنی ان اللہ یناہی بکم الملائکہ قالہ جبریل علی خلقہ من اطفالہ فقال ما احلسکم قالوا احلسنا ذکر اللہ ونحمدہ علی ما ہذا بالاسلام ومن ہذا علینا قال اللہ ما احلسکم الا ذاک قالوا اللہ ما احلسنا الا ذاک سلم بن

ابو سعید رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا جبریل وار ہو کر تم کو قسم بہین دلائی کہ میں میرے پاس جبریل آیا اور اسے حکم دیا کہ اللہ خدا تمہارے سب سے دشمن ہے تم کو گواہی یہ حضرت اور حضرت جبریل صاحب کہ حضرت اسے اصحاب کی محفل پر گزریے تو فرمایا کہ میں جبریل نے تم کو ٹھنڈا یا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کر رہے ہیں اور اسکی تعریف کرتے ہیں کہ اوہیے تم کو اسلام کی راہ بتلائی اور اس کے سب سے ہم پر احسان کا حضرت فرمایا تم کو خدا کی قسم کی کہ تم کو اسے سوا ہے اور کسی کام سے تو نہیں ٹھنڈا یا اصحاب نے خدا کی قسم تم کو سوا ہے یا اللہ ہی کے اور کسی کام سے نہیں ٹھنڈا یا **ف** معمول ہی کہاں نہ تھی میں کہی اسے دوسرے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہیں تاکہ دوبارہ بارہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت اصحاب کو قسم دلائی پھر کہاں شققت فرما بھی دیا کہ میرا قسم دیا گیا ہے کہ میں سے نہیں کہ اصحاب کو رنج ہوا اور یہ جو فرمایا کہ ذکر دوسرے قسم نہیں ہے خدا

نہیں رہی تھی اور کثرتِ نواہی کہ باوجودیکہ بنی آدم سب سے بڑے اور غیب کے
جال میں گرفتار ہیں میری بارے میں غافل نہیں ہوتے اس حدیث کے ذکر کی بڑی فصاحت
ثابت ہوئی

فَسَعِدَ مَنْ آتَى وَقَاصٍ أَمَّا رَضَىٰ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ عَمْرٍاءَ هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَتَّبِعُ قَالَهُ لَعَلَّيْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ حُجْرَةِ الْإِسْلَامِ إِلَى عَمْرٍاءَ هَارُونَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ طے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی
نہیں کہ تو میرے برابر ہر ایک میں سے ہارون کے ہوتے کے برابر ہو کر فرما کہ اگر بنی آدم کے
سب کو یہ سچا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وقت **ف**
ساعتوں کے لئے ہے دیکھا کہ علی کو حضرت اسے ساتھ نہیں لئے جاتے رسول جان کو
کہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ حضرت علی مرتضیٰ کے دلا سے کے واسطے یہ حدیث
فرمائی جانی بیان اس حدیث کا بخوبی اب میں مفصل ہو گا

فَسَعِدَ مَنْ آتَى وَقَاصٍ أَمَّا رَضَىٰ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ عَمْرٍاءَ هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَتَّبِعُ قَالَهُ لَعَلَّيْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ حُجْرَةِ الْإِسْلَامِ إِلَى عَمْرٍاءَ هَارُونَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ طے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ
سب اسلام آگے گئے ہو کو وہاں رہا ہے اور ہر ایک کے لئے گناہوں کو ڈھانپنے کی اور حج آگے گئے گناہوں
حضرت عمن عاصی سے کہا جب کہ اویسے سے کہنے آیا ہاں کہ حج بنا تو حضرت
فرمایا کہ اسے عمر بھگواں ہو جو ہے نسبت نہ کی عمر ہے کہنا کہ میں جانتا ہوں کہ شرط کرنا
حضرت فرمایا کہ میں ہی شرط کرنا اویسے کہنا اسی معصیت کی شرط **ف** جب کا بیان
ہوا تو اویسے کے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہو جائے بنی اسلام کی ہر ایک
کسی چیز کا مواخذہ باقی نہیں لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں کبیرہ گناہ

کہ عیادت ہوئے کہ بطریق خرق عادت نہ رہیں نہ خدایت نہ کہ کبھی کبھار دروغ کہ کہیں نہیں لیکن
 نہ خدایت کا ناعدہ ہی کہ اسوایہ اسلام سے کہ اور عیادت سے صرف صغیرہ عیادت ہوئے ہیں
 راہ لیکن عیادت الدین سے پہلے فیہ بخاری کی شرح میں لکھا ہی کہ بعضی روایت میں آیا ہی کہ چہ
 صغیرہ کبھی عیادت ہو جائے کہ علم

۳۶۸
 ما خلق لہ نصیباً قالہ لہ لعل قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خلق لہ نصیباً
 الباری صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہی کہ حضرت فرمایا خبر دار ہو کہ اگر کوئی عیادت نہ کرے
 ہوا کہ کہتا کہ اگر کوئی عیادت اللہ العالیٰ نہ کرے نہ عیادت نہ کرے نہ عیادت نہ کرے نہ عیادت نہ کرے
 کہ اسے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات کے لیے تو جو کچھ فرما کر ہی یہ حضرت روایت

۳۶۹
ف ما خلق لہ نصیباً قالہ لہ لعل قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خلق لہ نصیباً
 الباری صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہی کہ حضرت فرمایا خبر دار ہو کہ اگر کوئی عیادت نہ کرے
 ہوا کہ کہتا کہ اگر کوئی عیادت اللہ العالیٰ نہ کرے نہ عیادت نہ کرے نہ عیادت نہ کرے نہ عیادت نہ کرے
 کہ اسے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات کے لیے تو جو کچھ فرما کر ہی یہ حضرت روایت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 صحت روایت کی ہے
 کہ در حالت عیادت

حضرت پر یہاں کہ میں اپنے مال کو کوئی مکر صدقہ کر دے اور کون سی خبر اتنا افضل ہی شب حضرت
 یہ حدیث فرمائی ہے خبر اتنا کراست کی حالت میں افضل ہی کہ مال دینے کو جی نہ چاہی زندگی
 کی امید ہو اور یہ نہیں کہ جب جان بچنے لگی تو وصیت شروع کی کہ فلاں کو اتنا مال دینا اور فلاں کو اتنا
 اس واسطے کہ اگر کوئی سوئے نہ کہ سکون دینے کا تو بھی مال بچنے مانہ سے لے گا اور غریب کو ملے گا اور کو
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

ساز اور ظاہر میں آدمی کہ اسے اپنے کام کی اطاعت نہیں کرتا یہ مطلب کہ ایسی جہد کی سزا آخرت میں
دیا جائے گا۔ ایسی جہد کی خلاف ورسی مطلب یہ کہ عقیدہ میں جہد غنی ہو کر غریب ہو اور یہ کام کی اطاعت واجب ہے

فضل

24

عنہما : ابراہیم بن فضل بن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب

142

و ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کی تیاری کی تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھروں میں جاؤ اور اپنے اپنے کپڑے پہناؤ اور اپنے اپنے کھانے کی تیاری کر لو۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھروں میں جاؤ اور اپنے اپنے کپڑے پہناؤ اور اپنے اپنے کھانے کی تیاری کر لو۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھروں میں جاؤ اور اپنے اپنے کپڑے پہناؤ اور اپنے اپنے کھانے کی تیاری کر لو۔

روایت یوں ہے کہ نذرہ نہیں کشادہ ہوئی **ف** ایسے سخی خست خیرات کا ارادہ کرنا ہی
نواہد کا سبب نہ کشادہ ہو جاتا ہی یا نہ دل کی اطلاعات کر رہے ہیں یا دیکھتے ہی وقت **ت** خوب بھٹکتے
ہیں بخلاف بھیل کے کہ خیرات کرنے اور سکادل تنگی کرنا ہی نود بنے کو یا نہ نہیں بھٹکتے گویا
کسی نے اس کے ہاتھ پر ٹٹہ جلا تھیں قلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرنا ہی اور بھیل کی

144

خبرات کہیں جان بکلی ہی اور روح نہیں ہونی ہی
 صراطِ موبی مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یتذکر اللہ فیہ
 مثل الحی والبیت سلم بن الوضی ثبے رواہ ابی کہ حضرت فرمایا کہ اوس گھر کی مثل زمین خدا کے

ذکر بنی ہی اور اوس گھر کی جبین خدا کی یاد میں ہوتی جیسے تھیں اور ہر مہینے کی مثل
تیسے جس گھر میں خدا کی یاد ہوتی ہی کوہ بابرکت اور بارہ بنی ہی اور جبین خدا کی یاد

میں وہ ہے برکت ہے
۲۵ صَحَابَةُ سَلِّ الصَّلَاةِ الْحَسَنِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَنِ عَلَى بَابِ أَحَدٍ كَمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ
كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ سَامِنَ جَارٍ يَسْبِيهِ دَوَابُّ هِيَ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَنِ عَلَى بَابِ أَحَدٍ كَمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ
جَارِي دَرَاهِمَ سَلِّ مَلِكٍ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَنِ عَلَى بَابِ أَحَدٍ كَمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ
تیسے ایسا حسن گنا ہوں سے پاک رہے گا جیسے پانچ وقت کا پانی ہے والا پیل سے

صاف رہا ہے
۲۶ سَخَّ النَّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ مِثْلَ الْقَائِمِ فِي خُدُودِ اللَّهِ وَالْقَائِمِ فَوْقَ كَمَلٍ مِمَّنْ اسْتَقْوَا
عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَتْ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلُهَا فَبَكَى كَانِ الدُّنْيَا
فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقْوَا مِنَ الْمَاءِ مَرَّ عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا
خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُبَدِّدْ مِنْ فَوْقِنَا فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلْ كُنَّا خَرِقًا
وَأِنْ أَخَذُوا عَلَيَّ الْيَدِ نَهْمُ خَرَقٍ وَنَحْوُ خَرِقٍ جَمِيعًا

حضرت نے فرمایا کہ اوس کی مثل جو خدا کی خردوں میں رہے گا وہ نہیں ہوگا اور جو لوگوں کے
میں گرے گا وہ نہیں ہوگا اور اوس قوم کی مثل ہی جنہوں نے فرعون کے ہمارے
ایسا انسان کا ٹھکانا مٹوا دیا مٹوئے گا اور اوس کا ٹھکانا پانی اور پانی سے تیل کا ٹھکانا پانی سے
اگر کسی نے جب اوہوں سے پانی چاہا تو اسے اوہوں کے پاس سے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا
کہا کہ اگر ہم اپنے جیسے کے ٹھکانے کو پانی سے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا
درف کی تکلیف ہے جو وہیں تو اچھی بات ہی ہو اگر وہیں سے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا
کہا کہ اگر وہیں سے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا
کہا کہ اگر وہیں سے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا تو اسے نہ پانی دیا

دور و جوار میں
اللہ کے فضل سے
مرد و عورت
خدا کا بندہ

گاہ

گہر میں رہتے ہوں جسے اور بن رہے گناہوں جسے اور طاعت کمال کا مومن البتہ جہنم میں رہے
 اور جسے مذکور مومن بشمول مومن اور حق گو بلوغ و عذار کے گناہ کا کوئی مذکور نہیں ہے
 تو آخر کے عذاب میں درودوں شریک ہیں اور اگر دنیا میں عذاب اور عذاب جبر اور جبر کے
 خواہ مٹی کوئی مذکور ہے راضی ہوں یا ناراض جسے کہ کسی اگر جہنم کے مٹھو مٹھو لیکن ایک
 سورج ہے دیکھئے اس حدیث سے معلوم ہو کہ نبی علیہ السلام نے خلاف شریع کام سے کوئی کوئی
 روکا ورنہ ہی اس واسطے کہ شریع کام سے کوئی کوئی روکے اور نہ ہی کسی کوئی روکے
و میں نے بھی مثل القرآن مثل الابل المعقلہ ان عقلها اقل حجابا من صلبها
 وان تکفادھلت بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ
 قرآن کی مثل بد ہے اور مٹ کی سی مثل ہے کہ اگر اوس کے مالک نے باندھی دیکھا تو اوس کو اپنے
 قابو میں نہ رکھا اور اگر اوس کو رسی سے جھوڑا تو خانہ مارا **ف** جسے حافظ قرآن کو لازم
 ہے کہ ہمیشہ دور کرنا رہے نہیں تو ہوں جاؤ گا یہ روایت ہے
و ابو موسیٰ مثل المؤمن الذی یقرء القرآن مثل الاربعۃ من حیاتیہا ان
 طبت وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرء القرآن مثل التمر لا یخرج لکھاوی
 طعمھا ولا یؤدی مثل المنافق الذی یقرء القرآن مثل الریحانہ و یطعمھا طیب و طعمھا
 ومثل المنافق الذی لا یقرء القرآن مثل الخطیۃ لیس لکھاوی و طعمھا مثل الخباز
 اور سلم بن ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اوس باندھ کر اس کی مثل جو قرآن پڑھا کر اس کی
 نزع تیسے تیسے بیڑ کی مثل ہے کہ اوس کے بیڑی اچھی اور اوس کا مہرہ بھی اچھا اور اوس کا مالدار اللہ
 کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کر اچھا ہے کی سی مثل ہے کہ اوس کے بیڑی اور اوس کا مہرہ سیٹھا ہے اور اوس کا مالدار
 منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کر اچھی دو نامرودی کی سی مثل ہے کہ اوس کی بیڑی اور اوس کا مہرہ
 کروڑ اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کر اچھا ہے کی سی مثل ہے کہ اوس کے بیڑی اور اوس کا مالدار
 نہیں اور مہرہ اوس کا **ف** جسے مومن قرآن خوان ہیں مٹھو مٹھو ہیں ایک ایک جی سے مٹھو مٹھو

ولی اوسکو پٹھانہ فرمایا اور دوسرے ظاہری جسکا اثر لوگوں کو بھٹائی اوسکو خوشبو کے ساتھ
مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونوں بھڑکی اور جو مومن کے قرآن خوان بھڑک
اور کا باطن ایمان کے سبب ہے اچھا اگر ایمان کا ظاہری اثر نہیں اور باقی قرآن خوان میں ظاہری
اثر ہی گرا بیٹھتا ہے کہ اوسکا اعتقاد درست نہیں اور جو منافق کے قرآن خوان نہیں نہ ظاہر

اور کا اچھا نہ باطن

وَجَابِرٌ مِّثْلُ الْمَوْتِ مِثْلُ الشَّيْءِ يَخْرُجُ إِلَى الْحَيِّ فَيَقُومُ مَرَّةً وَتَقَعُ آخَرَى

وَمِثْلُ الْكَافِرِ مِثْلُ الْإِيمَانِ لَا تَزَالُ قَاعَةٌ حَتَّى تَقْعُرَ الْجَزَاءِ أَوْ يَسْلَمَ مِنْ جَابِرٍ

روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ مومن کی مثل ایسی ہے کہ اوسکو ہوا باطنی ہی تو کہی ہوگی

ہی اور کہی گئی اور کافر کی مثل صورت کی مثل ہی کہ ہمیشہ کٹر ارشاد ہی بیان تک کہ جڑ سے اوسکو

جاد ہے و جابری کا درخت سخت ہونے ہی ہو ہے کہ چھٹائی اور اگر سخت ہوا ہے

نوجڑ سے اوسکو جانا ہی جیسے باطن اور کھر کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت

۲۷۶ کہ فساد و بھڑائی تو نہ دے کہ مومن میں محبت ہو جائی ہی اور کافر کو مصیبت کہ ہوتی ہی اور اگر

تو تو اسے بچھڑم ہی نہیں مومن کو اللہ کی تسبیح اور حمد سے کما کر اپنے اوسکو خدا کا احسان

۲۷۵ مَرَّ النَّجَّارُ بِمِثْلِ الْمَوْتِ مِثْلُ الشَّيْءِ يَخْرُجُ إِلَى الْحَيِّ فَيَقُومُ مَرَّةً وَتَقَعُ آخَرَى

بعضہ بتدائی سا کہ بالمشہور والحق مسلم بن ایمان بن سیر سے روایت ہی کہ حضرت

فرمایا کہ ایمانداروں کی مثل ایسی محبت اور نرمی میں بدن کی سی مثل ہی جنت کے معنی

بیا اور رکھل ہوا ایمانی حضور بن کے جو ابلی اور بن میں سیرک ہو جائے بن

نہیے اگر انکھ میں درد ہو تو ایمانداروں کو سبکی ہوتی ہی اس طرح ایمانداروں کی ایسی محبت کا حال

کہ اگر ایک ایماندار کو بیچ اور تکلیف ہو تو سب دین ترک بن سے بعضہ ہی کمال ایمان کا یہ

کہ البی محبت پسین حاصل کرن اور جسکو کراچ کہہ بیچ ہو اور باوجود قدرت کے اوسکو

۲۷۶

۲۷۵

ایمان پسین عشق
کے سبب کراچ

بہار

بجھڑاویے اوس کے ایمان میں نقصان ہی

۲۷۵ جبرائیلؑ مِثْلُ الْمُنَافِقِ كَمِثْلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَصِيرُ إِلَى هَذِهِ صَوَّةً وَإِلَى هَذِهِ
مَسَّةً مسلم بن عبد اللہ بن عمر رضیے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری
کی سی مثل ہی جو ماری ماری پہرتی ہو دو گھون کے درمیان یعنی دو بڑوں کے درمیان
کبھی اس بڑے میں چمک پڑتی ہو اور کبھی اوس میں **ف** یعنی منافق شک اور شبہی
میں گرفتار ہی کہیں ایمان کی بات سن کر ایمان کی طرف چمکنا ہی اور کبھی کفر کی بات سن کر

کفر کی طرف چمکنا ایسے وہ کجعت نہ اور ہر گاہ اور ہر جا

۲۷۶ هَجَرَ مِثْلُ وَمِثْلُ كَمِثْلِ رَجُلٍ أَوْ قَدْ نَارًا لِّجَعَلِ الْجَنَّةِ نَبِ وَالْفَرَّاشُ يَقَعْنَ
قَتِيلَهُ وَهُوَ يَدْبُ عَنَّا وَأَنَا أَخَذْتُ مِنْ بَعْضِ كَعْنِ النَّارِ وَأَلْتَقَرْتُ بِلَتُونَ مِنْ يَدَيْهِ
مسلم بن جابر رضیے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہاری مثل اوس مرد کی
سی مثل ہی جسے آگ جلائی تو اوس میں ٹنڈی اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکنا جانا
ہی اور میں بڑے دالا ہوں تمہاری کمر گاہ کو دوڑنے اور تم جہور ایسے بھاگے ہو جسے
ہانپے **ف** یعنی تم سنبھالو اور گناہوں میں ایسے گرے ہو جیسے کبے آگ میں گرے
ہیں اور میں ہزار ہزار حکمت کے یا گناہوں سے روکتا ہوں جیسے کوئی کبے کا بچکا بڑے روکتا ہو
لیکن تم نہیں رکے اس حدیث کی کمال نفقت اپنی اس گنگارامت پر ثابت ہوئی ہی

۲۷۷ جبرائیلؑ مِثْلُ وَالْمُنَافِقِ كَمِثْلِ الشَّاةِ كَرَجُلٍ بَيْنَ دَارَافَا كَمِثْلُهَا وَأَحْسَنُهَا إِلَهُ
لِنَفْسِهِ وَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَخْرُجُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّيْنَةِ
رَأَدَ مُسْلِمًا فَإِنَّا مَوْضِعُ اللَّيْنَةِ حَيْثُ خَتَمَتِ الْأَنْبِيَاءُ بَخَارِي
مسلم بن جابر رضیے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہارے کی مثل اوس مرد کی سی مثل
ہی جسے ایک گہر بنایا تو اوس کو دو رہا اور سنبھالو کہ اگر ایک انبٹ کا مکان رہنے دیا اور
لوگ اوس گہر میں آئے بگے اور نجب کر پنے لگے اور کھنے لگے اس انبٹ کا مکان بونا

نہیں ہوا مسلم نے اپنی روایت اور زیادہ کی ہی سو من اور ایک کا مکان ہون میں ہوا
آیا کہ سب سے پہلے کو ختم کیا **ف** یعنی نور کا محل بدین خاتم النبیین کے نام تمام صحابہ
حضرت زہیر بن لہیعے کو محل دیا ہو گا جسے عہد کمال نبوت میں ممکن تھے وہ حضرت
پر ختم ہو گئے اس بنا پر ہماری حضرت خاتم النبیین ہو گئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی
پیغمبر حضرت کے بعد آکر اس کا جلوہ کرے

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جس کے سر آٹھ اور ایک ہی
ابو سعیدؓ ایماکم والخلوس فی الطریقات فقالوا یا رسول اللہ
ما لنا من محال لیسنا بد نتحدث فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاداء ابائکم الا المخلص فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق
یا رسول اللہ قال غصن البصر وکفت الادی ورد السلام والا امر بالمعروف
والنہی عن المنکر بخاری اور مسلم ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہوں
کے پیشے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم کو تو راہوں کے پیشے سے کوئی چارہ نہیں
کہ ہم دیان السبیل بات چیت کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم دیان کی بھڑکے نہیں
تو راہ کا حق ادا کر دو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ آجی تو
اور لوگوں کے عیبوں سے انکھ کو سیونچے چھکانا اور لوگوں کی تکلیف دہی سے والی جبر کو دور
کرنا جسے اپنے بہتر اور کانٹا ٹھانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات کہلانا اور بد کام سے
روکنا **ف** سب سے اول تو راہ میں بیٹھا ہر مہینہ اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کر
عقبتہ من عادری ایماکم والذخول علی النساء فقال رجل من الانصاریا
یا رسول اللہ افرأیت الحق فقال الحق الموت بخاری اور مسلم میں عقبتہ عامر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتوں پاس جاوے تو ایک انصاری مرد سے پوچھا یا رسول

۲۷۸

خوف

۲۷۹

پہلا خاندن کے رشتے داروں کا حال تہنہا ہے کہ یہ لوگ بھی عورت باس جاوین یا نہ جاوین
حضرت نے فرمایا کہ خاندن کے رشتے داروں کا غور باس جانا موت ہی سے بے ہلاکی اور فساد کا
سبب ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاندن کے رشتے داروں کو جو جسے دو برہنہ کو

خلوت میں عورت باس جانا یا بدون سرخی بزدی کے عورت کا سانسینے آنا درست نہیں
خ ابوہریرہؓ رَوَا أَنَا كَرُّهُ وَالطَّنَّ فَإِنَّ الطَّنَّ الْكَذِبُ الْحَدِيثُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھوکا نہ کھانی بے اسوا سٹے کہ بدگمانی پر مٹی جو مٹی بات ہے

ف یعنی بے تحقیق صرف ہے گمان کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت ہی اصل بات ہے
و اَسْنُ اِنَّا كَرُّهُ وَدَعْوَةُ الْمَطْلُومِ وَالْكَانُ كَافِرًا بخاری اور مسلم میں اس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مظلوم کی بددعا ہے اگرچہ مظلوم کا فریاد ہے یعنی کسی مسلمان

اور کافر کو ناحق نہ سناؤ کہ مظلوم کی دعا تیرے ہدف ہی
۲۸۲ **و** اَبُو فَنَادَةَ اِنَّا كَرُّهُ وَكَذَرَةُ الشَّكْلِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَشْفِي كَسْرَ يَحْيَىٰ مسلم میں
ابوفنادہؓ نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو زیادہ قسم کھائے سے نیچے میں اسوا سٹے کہ

قسم کھانی کو رواج دینی ہی پھر برکت کو کھٹانی ہے **ف** سے نیچے والا بار بار جو مٹی قسم
اس طرح نہ کہاویے کہ وہ اسدیہ چیز ہے کی ہی اور فلاں شخص اتنی قیمت مجھ کو دیتا تھا میں نے مانا
سو فرمایا کہ امین ہر چند آدمی ہو کہا کہا نا ہی اور چیز بک جاتی ہے لیکن اس میں کبر نہیں ہوتی
۲۸۳ **و** اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّا كَرُّهُ وَالْوَصَالُ خِ اِنَّا كَرُّهُ وَالْوَصَالُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے

یعنی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بٹنے دیتے اور بٹے کے روزوں سے صرف بخاری
کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہے یعنی دوبار حضرت نے فرمایا کہ جو بٹے کے روزوں سے جو بٹے
کے روزوں سے **و** وصال اور بٹے کا روزہ اس کو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ براہ روزہ
رکھے اور صبح میں کچھ بھی نہ کھاوے معلوم ہوا کہ بٹے کا روزہ مکروہ ہی اور اگر طائفہ سے جو کچھ

۲۸۴ **و** اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّا كَرُّهُ وَالْحَلُوبُ قَالَ لَابِي الْهَيْثَمِ بْنِ الْكُثَيْبِ مسلم میں

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچ دودھ و ابے جانور کے بیچ کینے یہ حدیث
 ابوالہیثم بن یسکان سے فرمایا **ف** ابو ہریرہؓ نے روایت ہے کہ حضرت ایک روز گھڑی
 پہنچے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظمؓ کو دیکھا فرمایا کہ تم کس واسطے گھر پہنچے ہو اور انہوں نے کہا
 کہ یہ وہ کتبہ ہے جس سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی میں بھی اس واسطے نکلا ہوں پھر حضرت ابوالہیثم
 ابوالہیثم انصاریؓ کے گھر گئے وہ گھر میں نہ تھے ان کی جو روئے حضرت کو کمال غمی
 اور نہایت نفیسم سے لیا پھر ابوالہیثمؓ آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکھ کر کہا الحمد للہ کہ ان کے
 دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہیں پھر وہ ابے ایک ٹوکری میں تراویح رکھ کر
 گھر گھر لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابوالہیثمؓ نے چاہا کہ دودھ مار کر بیچ کر بیچ کر بن حضرت
 یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب سو رہے تو صدیقؓ اور فاروقؓ نے کہا کہ خدا
 کی قسم کہ میں نے اس نعمت کا سوال ہو گا کہ تم گھر سے بھوکے پہنچے تھے سو خدا نے عکالی
 نعمت کھلائی معلوم ہوا کہ اگر سنگی کی حالت میں میں نے تکلف دوست گھر جانا اور وہاں کھانا
 درست ہی یہ سوال میں داخل نہیں حضرت نے جو دودھ جانور کے بیچ سے منع کیا تو دنیاوی
 مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست ہو وہ اسکا بیچ کر نامناسب نہیں اور یہ مطلب نہیں کہ اسکا
 بیچ کر نامشرع میں حرام ہے

فضل

اس فضل میں دو حدیثیں ہیں جسکے سربر نامی

۲۸۵ **ف** البراء بن عازبؓ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اللَّهُمَّ
 تَوَلَّ نَصْرَكَ قَالَ لَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اس میں کچھ چوڑھ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں الہی اپنی بد و اتار چھڑ
 جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے براء بن عازبؓ اس حدیث کے راوی سے
 پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین میں کیا بھاگ گئے تھے تب انہوں نے کہا کہ واللہ

حضرت ابوہریرہؓ پہنچے پھر ہی البتہ لشکر کے اگلے لوگوں کے قدم اوٹھ گئے تھے اور حضرت سفید خیرؓ پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو زخم کر لیا تب حضرت سواری سے سبج اُترے اور کافرون پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت! اس کلام میں باب و اداس کے نام فخر نہیں کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اس واسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے منہ پھٹا کر کہ عید المطلب کی اولاد میں ایک پیغمبر پیدا ہو گا جو ملک کبریٰ کرے گا

۲۸۶ هـ اَنَا اَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يَصْدَقْ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقْتُ وَ اِنْ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يَصْدُقُهُ مِنْ اَمْرِهِ اِلَّا مَرَجُلٌ وَاحِدٌ سَلِمَ مِنْ اَنْسِ يَسِ رَوَيْتَ هِيَ کہ حضرت فرمایا کہ بہشت میں اول سفارش کرنے والا میں ہوں پیغمبر و مہین کسی پیغمبر کی نصیب نہیں ہوئی جتنی میری نصیب ہوئی پھر البتہ پیغمبر و مہین بعضا البسا بھی پیغمبر ہی جسکی ایک مرد کے سوائے اور کسی امت میں کوئی نصیب نہ کرے گا **ف** یعنی جنہی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی مہین اس واسطے اول میں ہی سفارش کروں گا بہشت میں

۲۸۷ سفارش ترقی درجات کی ہوگی
ف اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ بِاَبْنِ مَرْثِيَةَ الْاَنْبِيَاءِ اَوَّلَادِ عَالِيَةٍ وَلَيْسَ بَنِيَّ وَبَنِيَّةَ اُنِّيؓ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں اور لوگوں کے بہ نسبت قریب تر ہوں عیسیٰ بن مریمؑ سے پیغمبرؐ کو نیلے بہائی میں اور میرے اور اُن کے درمیان کوئی نبی نہیں **ف** سب پیغمبروں کا دین ایک ہی ہے یعنی توحید اور عبادت اور شریعتیں مختلف ہیں لوگوں کا پیغمبرؐ کو نیلے بہائی سے پہلے یا تو سب کا ایک اور مالیں کوئی غلامہ طلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت میں برابر تھے تو عیسیٰ کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا محض بجا بات ہے اور یہ جو فرمایا کہ میں عیسیٰ سے قریب تر ہوں میرے اور اُس کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں یعنی یہود عیسیٰ کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اُنکی حقیقت گواہ ہوئے چنانچہ کسی یوحنا کی انجیل میں ہمارے حضرت کی نصارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فاطمہؓ اور گامری حقیقت

کا گواہ ہوگا

ابوہریرہؓ اَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ تَوَقَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ
 دَيْمًا عَلَى قَصْدِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ بِخَدِيبِ بْنِ الْأَسَدِ رَوَيْتُ
 هِيَ كَهْفُ نَبِيِّ فَرَمَا كَمِنْ قَرِيبِ تَرْسُلَانِ بِسَ بُونِ اَوَكِي ذَاتُونِ بِسَ زِيَادَةُ سَوَجُو كُوِي مُسْلِمَانِ
 مِنْ سَكْرَبِ اَوَرِ اَشَبَسِ اَوِي قَرْفَنِ چوڑ جاوے نوادسکا ادا کرنا مجھ پر لازم ہی اور جو مال چوڑ
 نوادسکے دارتوں کا حق ہی **ف** ابوہریرہؓ رَوَيْتُ هِيَ كَهْفُ نَبِيِّ كَانَتْ
 اِسْلَامِ مِنْ يَهْمُولِ تَحَا كَهْ جَب كُوِي جَا زَهْ اَنَا نُو حَضْرَتِ بُو حَجَّجَ كَهْ اِسْنِ اِسْنِ قَرْفَنِ اَدَا
 ہونے کا کچھ مال چوڑا ہی سو اگر معلوم ہوتا کہ قَرْفَنِ ادا ہو سکا پھر کھانا ہی نو حَضْرَتِ اوسکے خیارے
 کی نماز پر بیٹے اور اگر قَرْفَنِ ادا ہوئے کی کوئی صورت نہ ہوتی تو خود غار نہ پر بیٹے اور مسلمانوں
 نماز پر بیٹے کو فرما بیٹے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال من مال جمع ہوا تب حَضْرَتِ
 یہ حدیث فرمائی قَرْفَنِ داخراً شاید اس واسطے غار نہ پر بیٹے تھے کہ لوگ قَرْفَنِ سے ڈریں
 اور جو کہ قَرْفَنِ دار ہوں وہ قَرْفَنِ اَوَكُوِي غِلْطِ لَوْنِ

ابوہریرہؓ اَنَا سَيِّدٌ وَلِدَا دَمِ يَوْمَ الْيَمِينِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشِقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ
 وَأَوَّلُ مُسْتَفْعٍ مُسْلِمٍ مِنْ اَبُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ هِيَ كَهْفُ نَبِيِّ فَرَمَا كَمِنْ قَرِيبِ تَرْسُلَانِ بِسَ بُونِ اَوَكِي ذَاتُونِ بِسَ زِيَادَةُ سَوَجُو كُوِي مُسْلِمَانِ
 کا سردار ہوں قیامت کے دن اور قَرْفَنِ نَوَالُونِ مِنْ پیلان ہوں اور مقبول الشفاعت پہلا
 میں ہوں **ف** شیخ حشر میں قَرْفَنِ پہلے کر مَدَبِے زندہ ہونے کے سبب کہیں سوا اول
 میری قبر نہ بیٹے گی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اوسکے اور پیغمبرؐ کی روح کی انجیل
 میں عیسیٰؑ نے ہمارے حضرت کی سرداری کی لون گو اپنی دی ہی کہ اب میں زیادہ گفتگو کرتے
 نہیں کیا اس واسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی ہے میرے بعد خام الانبیاء آتا ہی وہ مکتوب کہ
 تعلیم کرے گا میری تعلیم کی اب حاجت نہیں اور یہ جو فرمایا کہ میں قیامت میں بنی آدم کا سردار
 ہوں سو ہم چند حضرت دنیا اور آخرت دونوں عالم میں بنی آدم کے سردار اور افضل المرسلین

بیت المقدس
 بیت المقدس
 بیت المقدس

لیکن دنیا میں کافر و کفر اور کافین نہیں اور قیامت میں جب کہ تمام خلق مصیبت میں گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الہی سے شفاعت کر سکیں گے اور سوفت ہمارے حضرت کی شفاعت قبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر حضرت کی برداری اور فضیلت صفا ظاہر ہو جائیگی

۲۹۰ **مَحَارِبُ** اَنَا شَهِدْتُ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي قَتَلِي أَحْمَدُ بْنُ سَلَمٍ مِنْ جَابِرِ بْنِ رَوَابِثِ هِيَ کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہو گا قیامت کے دن نیلے جنگِ احمد کے شہید

ف جگہ احمد بن ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت دودو لائون کو ایک ایک قبر میں دفن کر کے بچھے اور فرمایا ہے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہو اس کو بچھنے کی طرف مقدم کر دیجیہ حدیث فرمائی نیلے میں انکی خالص شہادت کا گواہ ہوں

۲۹۱ **ف** حَرِّبْنَا نَافِرًا ظَلَمَ عَلَى الْخَوْصِ بخاری اور مسلم میں حرر ہے روایت ہی کہ

حضرت فرمایا کہ میں ہمارا منہا اور نیز ہون حوض کوثر
۲۹۲ **م** اَبُو مُوسَى اَنَا شَهِدْتُ وَاحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِي وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الْمَرْحَمَةِ وَنَبِيُّ اطْرَفِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَنَبِيُّ الرَّجَّةِ وَنَبِيُّ الْمَلْجَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ سَلَمٌ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ يَفِي کہ حضرت نے فرمایا کہ میں محمد ہون اور احمد

ہون اور مقفی ہون اور حاشی ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمت ہون اور اطراف ابی مسعود دین ہون روایت ہی کہ نبی الرحمت اور نبی الملجہ ہون اور ابیمن نبی التوبہ کی ذکر نہیں **ف** حضرت نے اس حدیث میں اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کئے محمد کے معنی بہت سُرہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبر کے بعد اپنے والا اور حاشی کے معنی سب کا شہر آئین کے قدم پر ہو گا اور نبی التوبہ نیلے

السا پیغمبر کہ ادب کے ہاتھ پر ہزار لوگوں نے توبہ کی اور اسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی الرحمت نیلے السا پیغمبر کے شرع کے احکام میں کچھ سختی اور نرمی نہیں سراسر رحمت ہی اور نبی الملجہ نیلے جنگ کا پیغمبر کہ لو اسے دین کو عالم میں بکسلا اور اطراف ابی مسعود ایک

اجاب اعراض
نصاری بر جہاد و ثبات
نبوت انحضرت صلعم زبور

کئی سال کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد شافعی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے نصیف کیا
نصاری ہند میں مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر نے تو اے کے زور سے اسلام
کو پھیلا یا اور امین کو قتل کیا حالانکہ خون ریزی درست نہیں کسی پیغمبر نے خون ریزی نہیں کی
اور اسکا جواب یہی کہ باعقاف عظم اور کفر نہایت بد چیز تھی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز تھی پھر
جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو چھوڑے اور حق بات کو سیدھ طرح سے سمجھے تو اسکا قتل کرنا
عقل کے نزدیک معیوب نہیں تاکہ اور لوگ اسکی صحبت سے نہ خراب ہوں چنانچہ اگر آدمی
کا نام نہ سڑ جاوے تو اسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہے تاکہ باقی اعضا شریعے کیجھن علاوہ اسکے تورت
اور زبور کو نصاریٰ حق جانتے ہیں حالانکہ توریت میں جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت
موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد جہاد عالم میں مشہور ہی جسکو شک ہو توریت میں
دیکھ لے بلکہ زبور کی ۱۰۴ فصل میں ہمارے حضرت کی بشارت ہے داؤد علیہ السلام نے یوں فرمایا
کہ آجے پہلوان توجاہ و جلال سے اپنی نوا را جابل کر کے ران پر لگا عدالت پر سوار ہو ترا
دست راست پیچھے ہیبت ناک کام دکھلا یگا اور زبور کی ۷۲ فصل میں حضرت کے حق میں خدا
یوں فرماتا ہے کہ وہ میرے بندوں میں سے افسر ہے حکم کرے گا تمہارا جو کلو بچا و یگا ظالموں کو بکریوں کی طرح
کرے گا جب تک کہ تمہاری رہیگا اور سکا دین اور مبارکی اور اسکا نام باقی رہے گا فقط آں دونوں
دلیکوں سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرا عمدہ کام ہی خدا کو پسند ہی اگرچہ نصاریٰ کو ناپسند
ہو آوریہ جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ بنے دونوں بشارتیں عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں سو صاف غلط
ہے اسواسطے کہ عیسیٰؑ نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا تو نہ پہلوان اور مجاہد صاف
نہیں تاکہ اسکے بنے دونوں بشارتیں ہمارے حضرت کی بتویر صاف دلیل ہیں ۔

۲۹۲ ھر سؤل بن سعد انا و کافل المیتہم کھا تین فی الجنة و اسار اللہ بآبہ و الوسطی
مسلم بن سہیل بن سعد نے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور نجم کا شہم کار اور یرور ش
کرنے والا ہر شہم ہے میں جیسے بنے دونوں انگلیاں اور حضرت نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی

اور سچ کی انگلی کی طرف سے بنیم کی پرورش کرنے والے اور اس کے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت میں انا اور جہانگیر ہی کہ میرے درستی سے ابراہیم اقبال ہی جیسے پیرانہ دو انگلی کو

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جن کے سر پر اس فعل ہی

۲۹۸ **عَالِشَةُ دُونُكَرَا بِنْتِي أَرْفَدَةُ قَالَتْ يَوْمَ عِيدِ الشَّوَدَانِ وَكَانُوا يَلْعَبُونَ بِاللِّدْرَةِ وَالْحَرَابِ بِنِجَارِي أَوْ لَمْ يَنْ حَضْرَتِ عَالِشَةَ بِسَ رَوَاتِ هِيَ كَهَضْرَتِ فَرَمَا كَهَ لُفِي دُہال اور برہم چہون کو ابے اَرْفَدَةُ کی اولاد یہ حضرت سے بعد کے دن جنہیوں سے کہا اور ویسے کہل رستے سے دُہال اور برہم چہون سے **ف** اَرْفَدَةُ جنس کے جد کا نام ہی جسکی دسے سب اولاد ہیں روات ہی کہ عید کے دن حضرت عَالِشَةَ کے گھر میں حضرت تھے اور جنہی مسجد کے صحن میں دُہال اور برہم چہون سے کثرت کرنے سے نب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کہیل کو اس واسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے پھر ہی گدے کی کثرت حضرت صائے**

مباحث کا عید کے دن کو یہ مضائقہ نہیں کہ غریب درگاہ ہی

۲۹۵ **عَالِشَةُ عَلَى أَرْسَلَتِ قَالِي زُجْوَانُ يُوْدُنِي قَالَهُ لَانِي بَكْرِي قَبْلَ الْفَجْرِ** بِنِجَارِي أَوْ لَمْ يَنْ حَضْرَتِ عَالِشَةَ بِسَ رَوَاتِ هِيَ كَهَضْرَتِ فَرَمَا کہ جلدی کر ٹھہرا اس واسطے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ تم جھگڑا بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق سے کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے مگر ابی بکر صدیق نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس سے سے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت ہمراہ مدینہ میں آئے اس حدیث سے ثابت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے ابی رفاعہ واسطے خواہ صدیق مسکونہ **ف** صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيٍّ عَلَى أَرْسَلَتْهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيٍّ بِنِجَارِي أَوْ لَمْ يَنْ حَضْرَتِ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيٍّ سے روایت ہی کہ حضرت نے دو انصاری مرد سے کہا کہ جلدی کر دو

ہر جاؤ البتہ یہ عورت نو معینہ بنت جحش ہی **ف** صحیح بخاری میں پوری روایت برون ہی
 کہ حضرت صفیہؓ حضرت کی بی بی سجد میں حضرت کی طاعات کو ایمن اور حضرت رمضان بن ابی
 شیبہؓ سے حضرت کی بات چیت کرتی رہیں رات زیادہ گئی حضرت او کو بھیجے اپنے سبیلے راہ میں
 دو انصاری مرسلے ت حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی میں نے یہ میری بی بی ہی اور کوئی
 اجنبی عورت نہیں بدگمان مت ہونا انصار برون سے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ کی دست
 میں بدگمانی کا کیا دخل ہی حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن میں شیطان اس طرح بھرتا ہی جیسے خون
 میں ڈرا کہ تھارے ذہن کو بدگمانی دے اس لیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی نہت کے سکاٹوں
 سے اور اگر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگوں میں ظاہر کر لے تاکہ لوگ بدگمانی میں
 گرفتار نہ ہوں

ف أَبُو مُوسَى عَلَى رَسُولِكُمْ وَأَنْتُمْ وَالْأَنْبِيَاءُ إِنَّ مِنْ بَعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ
 لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرَكُمْ وَأَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ
 غَيْرَكُمْ فَالْحَبِيبُ أَغْلَقَ بِالصَّلَاةِ بخاری اور مسلم میں ابو موسیؓ سے روایت ہی کہ
 فرمایا کہ جلدی کرو ٹھوڑے میں ٹکڑے کھانا ہوں اور خوشخبری سنانا ہوں کہ اللہ نے خدا کا تم پر احسان ہی
 کہ تمہارے ہوا کوئی ایسا آدمی نہیں جسے اس گہری نماز پڑھی ہو یا برون حضرت نے فرمایا کہ تمہارے
 سوا اس گہری میں کسی نماز نہیں پڑھی ہے حضرت نے اوصاف فرمایا جب زیادہ رات گئے غشا کی نماز
 پڑھی **ف** ایک بار حضرت نے اسی نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی میں نے خدا کا تم پر احسان
 کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت میں فوت نہ کرے کہ میں
 صر ابو ہریرہؓ عَلَيكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَكَسْرِكَ وَمُسْتَطِطِكَ وَمَكْرِهِ
 وَأَثَرِهِ عَلَيكَ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے ابو ہریرہؓ جان
 اہم کی بات سنا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں اور
 اپنے اوپر غیر کی تقدیم میں **ف** میں نے حکم جو حکم کرے اس کی اطاعت واجب ہی خواہ

وہ کام تمہارے ہوتا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اس حال میں بھی کہ حاکم زیر سے ادب غیر
کو بد دن اور کسی حقیقت کے مقدم کرے غیر کو دوسرے کے نزدیک لیکن گناہ میں اطاعت حاکم کی بہتر
صِرْتُ ثَوْبَانٍ عَلَيْكَ بِكَذَرَةِ السُّجُودِ فَأَتَاكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعْتَ اللَّهُ رِيحًا
۲۴۹ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنكَ بِهَا خَطِيئَةٌ قَالَ لَهُ مُسْلِمٌ مِنْ ثَوْبَانٍ يَسِيءُ رَوَايَتِي هِيَ كَيْهَ حَضَرْتُمْ فَرِيَا
اسنے اوپر لازم جان سجدوں کی کثرت اس واسطے کہ کبھی نوا بسا سجدہ کر لگا کہ خدا اس کے سب سے
تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اس کے سب سے تیرا گناہ نہ گھٹا دے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا
ف ثوبان حضرت کے جیلے تھے ادھون نے حضرت سے کہا جابر حضرت کے حکم کو وہ کام تیار ہے
جو مجھ کو ہشت میں لجاوے تب حضرت نے یہ حد فرمائی

۳۰۰ حَصْرًا رُوِيَ عَنْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبُهَيْرِيِّ الطَّفِيفَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ يَعْنِي الْكَلْبَ
مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے اوپر لازم جانو کہ ایسے ہونگے کہ قاتل
کرنا جسکی آنکھوں پر دوسفید داغ ہوں کہ وہ شیطان ہی ہے یعنی موزی ہی **ف** مصلح
میں جابر سے روایت ہے کہ اول حضرت نے کٹوں کے قتل کا حکم کیا بیان کیا کہ ایک عورت جنگل
سے ائی تھی اس کے ساتھ ایک گنا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے کٹوں کا مارا منع کیا اور یہ

حدیث فرمائی
۳۰۱ **ف** جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطِيبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ لَكُنْتُ رَوَيْتُ
قَالَ تَعْرِوْهُلْ مِنْ نَبِيِّ الْأَرْعَاكَهَا خُبَارِي أَوْسَلَمٌ مِنْ جَابِرٍ يَسِيءُ رَوَايَتِي هِيَ كَيْهَ حَضَرْتُمْ فَرِيَا
کہ اسنے اوپر لازم جانو کہ لا پہل ہو کہ وہ بہتر اور خوش بوداری جابر نے کہا پھر میں نے حضرت سے
کہا کہ کیا اب بھی بکران چرانے نیچے حضرت نے فرمایا کہ ہاں اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسے بکران
بہتر چرانے جابر سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک منزل میں اترے اور ہم
دہان پہنچے پہل چن چن کر کہاتے تھے حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے جسے پہل کہاؤ
اور پیغمبروں سے بکران اول اس واسطے چرانے توہمت کا انتظام کر لیکن

کہا کہ یہ راہ خدا میں ندری

۳۰۶ **م**رجاء لكل داعٍ دواعٍ فإذا أُصيب دواعٍ الداء بعد ياذن الله مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی بھر جب وہ دوا بیماری کو کچھ نفع دے کہ حکم سے صحت حاصل ہوتی ہے **ف** تبے حقیقت میں ہر ایک بیماری کی دوا علم الہی میں نہر چکی ہی گواہا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر میں منتقل نہیں حکم مطلق کے حکم کی محتاج ہی بھی سبب ہی کہ سوار آرائی دوا بعضی جگہ

مطلق نہیں اثر کرتی

۳۰۷ **ق** ابن مسعودٍ والنس لکل عادٍ من لواء يوم القيمة بقدر عذبة بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن مسعود اور انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن کو اپنے والکا ایک چھٹا ہو گا قیامت کے دن بقدر اس کے عہد شکنی کی **ف** چھٹے مصلحت کہ بھخت

ہو قیامت میں

۳۰۸ **ق** ابو هريرة لکل نبي دعوة يدعوها فأي يد أن شاء الله أن أختبى دعوتي شفاعته لا ممتي يوم القيمة بخاری اور سلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے کہ اس کو وہ مانگنا ہی اور میں چاہتا ہوں ان شاء اللہ کہ ذخیرہ کر کہوں اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **ف** ہر چند پیغمبر دن کی بہت دعائیں مقبول ہوتی ہیں لیکن اس کے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہے اور باقی میں امید ہوتی ہے یقین نہیں مگر حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کہیں میں اس کے کام آویسے اس حدیث سے حضرت کی بے شکافت اپنی امت پر ظاہر ہوئی + شعر + اے مسلمانوں کرو شکر خدا + میں نے بابا مصطفیٰ سپیشوا + دیکھو کیا تم پر تھارحم مصطفیٰ + توں محشر کا بھی سامان کر گیا + مکتو + اب لازم ہے اس کی پیروی + دور کردو بدعتوں کی گہری +

تجارت شفقت حضرت
براست خود کہ دعائی یقینی
الاجابت را بر اسی شفاعت
نہان ذخیرہ ساخت مسلم

سَخَّ مَعْنَى بَنِي يَزِيدَ لَكَ مَا نَوَيْتَ بِأَيِّزِيدَ وَلَئِكَ مَا أَخَذْتَ بِأَمْعَصِ
 بخاری بن معن بن یزید بنیہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جھکو ہو گا جو نوے نیت کی اسے
 یزید اور تیرا سو جھکا جو نوے یا اسے معن **ف** یزید نے زکوۃ کا مال اپنے دیکھ کر دیا
 کہ کسی محتاج کو دیوے و کھلے یا نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تارکی میں دیا جب یزید کو یہ
 حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لے گیا اور یہ حال کہات حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 بیٹے یزید اور یہ زکوۃ ادا ہو گئی اور اس کو کیا درست ہو نا دانستی کے سبب ہے اور
 بھی نہ سبب ہی نام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تارکی میں باپ بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستی کے
 سبب ہے اور یہ زکوۃ ادا ہو جاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہیں

سَخَّ عَائِشَةُ لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مُبْتَدِئًا وَمُنْتَهِيًا خَيْرٌ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ رَوَيْتَ
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مگر افضل جہاد مقبول حج ہی **ف** بخاری بن روایت ہی کہ حضرت
 عائشہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے ہیں اگر فرمائی تو ہم بھی
 جہاد کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بیٹے عورتوں پر جہاد فرض نہیں آوے جسے حق میں
 مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول حج وہ ہی جہین گناہ ہیں

ابو هريرة رَوَيْتَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلَى أَجْرَانِ سَجَارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ مِنْ ابْنِ بَرِّهٍ رَضِيَ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام کو اگر دو اب میں **ف** بیٹے ایک نواب صد کی عبادت کا

اور دوسرا نواب مالک کی اطاعت کا
 أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ طَعَامَهُ وَكِسْوَتَهُ وَلَا يَكُفُّ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يَبْطُلُ مِنْهُ
 مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا سامان پر واجب ہی اور

اَوْسَى كَامِئًا رَوَيْتَ أَسْمَاءُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي
ف حذیر بن مطہر علی خمسۃ اسماء انا محمد و احمد و انا الماحی الذی
 یحو انہ فی الکفر و انا الحاکم الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب

بخاری اور مسلم بن حنین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بچے نام بن محمد ہوں اور احمد ہوں اور عین نامی ہوں کہ خدا میرے سب سے بڑے کفر کو مٹائے اور میں حاضر ہوں کہ میرے قدم ہر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عارف ہوں جسے پہچانے بغیر ہوں

فصل

اس فصل میں دس تین بن جنکے سیر نام ہے
 ۳۱۳ **س** ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے سوئے بشارت نہ والی خبر دے گا کہ بشارت دے والی خبر کون بن حضرت نے فرمایا کہ شہک خواب **ف** نبوت کا علم غیب سے آتا ہے سو فرمایا کہ غیب سے علم آتا ہے

۳۱۴ **و** ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لڑکا جہولے اور گود میں بولا سوئے تین لوگوں کے ایک عیسیٰ بن مریم دوسرے جرجہ والا لڑکا اور تیسرا لڑکا اوس حالت میں کہ دودھ پیتا جاتا تھا **ف** سب سے بڑا خوارگی کے حالت میں ان تین کے سوئے کوئی پہچان نہیں بولا حضرت عیسیٰ کا بولنا تو قرآن میں مذکور ہے کہ حضرت مریم کی بالکہ اسی ادب کے کلام سے ثابت ہوئی اور جرجہ والے لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان میں سے ایک عابد مرد تھا عبادت خانے میں نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی ماویاں اسی اور جرجہ کو بچا جرجہ نماز کے سب سے نہ بولا نماز میں مشغول رہا اوسکی ماویاں گئی دوسرے دن پھر اوسکی ماویاں کے پاس آئی تو بھی وہ نماز میں تھا اوس کے بچے نے نہ بولا تو اوسکی ماویاں نے یوں بددعا کی کہ ابھی یہ نہ غریبے جب تک حرام کار کربو کا مٹھنہ نہ دیکھ لے یوے بنی اسرائیل میں جرجہ کی عبادت کا نہایت جرجہ ہوا ایک حرام کار نے مٹی تھی جسکا حسن مشہور تھا اوس نے کہا کہ دیکھو

جُرجی کو دیکھ کر کافی ہون اور اس کا نفوس طہارت سب کہو فی ہون سو وہ عورت بدکار اور سیکے رہ رہ
گئی اور اپنے اسکی طرف کچھ دہان بھی نکلا تو وہ ایک چراغ بنے واسے پاس گئی جو جُرجی کے
عبادت خانہ پاس چراغاں کرنا تھا سو اسنے اوس سے بدکاری کی جب لوکا پیدا ہوا تو اوس کا
عورت نے کہا کہ یہ جُرجی کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل جُرجی سے بد اعتقاد ہو گئے اور سکو عباد
سے نکال لائے اور عبادت خانہ گرا دیا اور اوس پر مار پڑے لگی جُرجی سے کہا تم کو کیا ہوا جو تم کو
مارنے ہو لوگوں نے کہا تو نے اس کسی سے بدکاری کی ہی تیرا لڑکا جنی ہی جُرجی سے کہا وہ
لڑکا کہاں ہی تو لوگ اوسکو ساہنے لائے جُرجی سے کہا اب مجھکو چوڑو غار پر شے دو پھر وہ
غلط پڑے لڑکے پاس آیا اور اوسکے پیٹ میں اٹھ لی گر کر کہا کہ اسے لڑکے بول کہ تیرا باب
کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باب فلان چا رہا ہے والا ہی پھر تو سب لوگ جُرجی کو جو بنے چاٹنے
لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادت خانہ سوچنا بناوین جُرجی سے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہیں جیسا سٹی کا
نھا دیسا ہی بنا دو سو اوس طرح بنادیا اور شہر خوار لڑکے کا قصہ مجھ سے یہی کہ اوسکی ماں نے گھوڑے
پر سو ارا ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ اتنی میرے لڑکے کے کیسا کر اوس لڑکے سے دودھ پینا چھوڑ دیا
اور کہا اتنی چھکو البانکر پھر اوسکی ماں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو جوڑی اور جہرام کاری کی
علت میں مار رہے تھے اوسنے کہا کہ اتنی میرے لڑکے کو البانکر مارنے سے دودھ پینا چھوڑ دے
کہا کہ اتنی مجھکو البانکر نہ پھر لڑکے سے کہا کہ وہ سو ارا ظالم تھا اور یہ عورت محض سے قصہ ہوئی

اسو اسٹے سے یہ خلا دعا کی

۳۱۵
وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ
فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَخِيفٌ وَقَوْلُهُ لَنْ أَفْعَلَ كَيْفِيكُمْ هَذَا وَأَوَّاحِدَةٌ فِي شَأْنِ سَائِرَةٍ
بجاری اور اس میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیمؑ پھر بھی ایسی بات نہیں
ہوے جو حقیقت میں سچی ہو اور ظاہر میں جھوٹی ہو سو آپؐ تین بار کے دو باتیں خدا کے ہدف سے
میں ایک اور یہ قول کہ میں یاد ہوں اور دوسرا یہ قول بلکہ انکی اس جڑی سے کیا اور ایک بات

سارا اخن بن حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو انکی عبادت کا
 جب دن آتا تو انہوں نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجا دیں حضرت ابراہیم نے بموجب اس
 اعتقاد کے استینہ بنیاب نے کاجیلہ اوٹھایا ستارہ کو دیکھ کر فرمایا کہ میں بیارہوں نے مجھے بموجب
 تمہاریسے اعتقاد کے گردن آسانی اسکو چاہتی ہی کہ میں بیارہوں گا یا دلی سچ کو جاری کہاؤ
 جب اونکا قوم عبد من شہر کے باہر گیا تو بجانہ میں جا کر بتوں کو توڑا اور ستور اٹھیں بتوں کے
 کہ یہ ہے پر رکھ دیا جب قوم نے پوچھا کہ بتوں کو کیسے توڑا تو حضرت ابراہیم نے کہا اس پر
 بتوں کو توڑا جو کہ یہ ہے پر ستور اٹھیں ہی تو دیے شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حاکت پر
 دے لوگ بتوں کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے
 بت شکنی کی تو گواہی دے بتوں کے سبب ہوا سو اسے حضرت ابراہیم نے اسکی طرف
 توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ملک عراق سے ہجرت کر کے نام کے ملک
 میں گئے تو وہاں کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چہین لیتا اور اسکی خانہ
 کو مار دالتا اور اگر بہائی ہوتا تو اسکو عمارت حضرت ابراہیم نے اپنی بی بی سارا کو جو نہایت خوبصورت
 تھیں فرمایا کہ اگر بادشاہ چھکھو گا دے اور چھکھو پوچھے تو یوں کہو کہ یہ شخص میرا بہائی ہی ہے
 دینی بھائی ہی تو تمہوں بائیں جنت میں بیج تہیں اور ظاہر میں جہنم میں
 ۳۱۴ **و** اَبُو هُرَيْرَةَ كُنْ يَدْخُلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلًا الْجَنَّةِ قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ
 اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اَلَا اَنْ يَتَعَذَّبَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلِ وَرَحْمَةٍ بَخَارِي اور سلم بن ابو ہریرہ
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک کو بہشت میں اسکا عمل میں داخل کر رکھا اصحاب نے سارا اور نہ لگو
 بھی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور چھکھو بھی بہشت میں میرا عمل نہ لیجا دیگا مگر یہ کہ خدا چھکھو اپنے فضل
 اور رحمت میں نہ لگاے **و** نے بدو ن رحمت اور فضل الہی کے صرف نیک
 عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہیں جنت میں نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اسکا اثر اور نیت

اس فضل بن حدثن میں جس کے سر پر لکھا ہے
 هَاسٌ لَّمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا سَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ فَجَعَلَ ابْنُ لَيْسٍ بَطِيفٌ بِهِ
 وَيَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سَأَلَهُ أَجُوفَ عَرَفَ أَنَّهُ لَخَلْقٌ لَا يَمُوتُ لَكَ مُسْلِمٌ مِنْ أَسْ بِي رَوَيْتَ
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بنیلا بنیلا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا جتنی مدت
 اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گونگہ ہونا اور وہی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب
 اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پوچھا گیا کہ کیا مخلوق ہی کہ تم نہ سب کا بیٹے ہیں کہہ میں ہرگز نہیں
 کر گیا اس نے اختیار میں نہ رہا **ف** بعضی روایت میں آیا ہے کہ آدم کا بیٹلا دنیا میں بنا
 اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت میں بنا تو مطلب یہ کہ خیر آدم کا دنیا میں بنا ہوا اور
 بیٹلا بہشت میں اور لیکن کہتے ہیں کہ روح بہشت میں داخل ہوئی اور بیٹلا دنیا میں بنائے
 اور طالع کے درمیان ایک باغ میں چالیس برس پڑا اس حدیث میں خبث سے مراد وہی
 باغ ہی جہشتوں کو معلوم نہ ہوا کہ اس کا نام کیا ہے اور اس کے بعد اگر شبے کیا عرض ہی سب کو کہ
 جہت تھی جب شیطان نے سبتے کو خوب سا دیکھا ہوا لا تو خالی سبتے ہوئے دریافت
 کیا کہ یہو کہہ میں اس کو اپنی جان پر قابو نہ رہا اور یوں بولا کہ اگر خدا نے اس کو مجھ پر تفضیل دی تو
 میں اس کی تابعداری نہ کروں گا اور اگر مجھ کو اس پر اختیار دیا تو اس کو ملاک ہی کر دوں گا
ف جابر بن عبد اللہ بنی فریث قبیلہ بنی النضر بنی النضر بنی النضر بنی النضر بنی النضر
 أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِيهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ جَابِرٌ رَوَيْتَ مِنْ جَابِرٍ رَوَيْتَ مِنْ جَابِرٍ رَوَيْتَ مِنْ جَابِرٍ
 کہ جب مجھ کو معراج کے بعد سے میں فرشتے نے جہٹلایا تو میں جہٹلم میں کھڑا ہوا سو خدا نے نبی
 المقدس کو میرے لئے ظاہر کر اٹھا تو اس کے سینے اور نشانوں سے خبر دینا شروع کیا اور
 میں اس کی طرف نظر کرنا جانتھا

فصل

اس حدیث میں جس کے سر پر لکھا ہے

۳۱۹

وَنَاطِلُهُ نَبْتُ قَيْسٍ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مَعَاوِيَةُ
فَصَغُوكَ لَا مَالَ لَهُ أَلْحَى اسْمَاءُ قَالَتْ لَهَا لَمَّا طَلَقَهَا نَزَّ وَجْهًا أَبُو عَمْرٍو بْنُ
حَفْصِ بْنِ الْفَتْةِ فَخَطَبَهَا أَبُو جَهْمٍ وَمَعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بَخَارِي أَوْ سَلَمٌ بْنُ نَاطِلِ
بَنْتُ قَيْسٍ يَحْيَى رَوَاتُ هِيَ كَهْفَرْتُ بَرْنَا كِهْ اِبْرَهْمِ تَوَابِي لَاهِي كَنْدِي سِي هِنِنِ اِذَا رَا بِنْتِي
بِهْتِ نَارَا كَرَا بِي اِوَر مَعَاوِيَةُ تَوَفَّلَسْ قَلَجِ هِيَ كِهْ اَوْ سِي كِهْ بَاسْ كِهْ بَالِ هِنِنِ تَوَاسْمَةُ سِي سِي كَلَجِ كَرَا
حَفْرِي نَاطِلُهُ بَنْتُ قَيْسٍ سِي كِهْ بَا جِ كِهْ اَوْ سِي خَاوندَا بُو عَمْرٍو حَفْصِي اَوْ سُو كَرِي نِ طَلَانِ دِي
تَوَابِي اِبْرَهْمِ اِوَر مَعَاوِيَةُ بِنِ سُفْيَانِ بِنِ اَوْ سُو كَلَجِ كَانِ بِنَامِ دِي **ف** نَاطِلُهُ بَنْتُ قَيْسٍ
حَفْرِي سِي سَلَجِ بُو جِي كِهْ مِي اِبْرَهْمِ سِي سَلَجِ كَرُونِ بَا مَعَاوِيَةُ سِي بَنْتُ حَفْرِي سِي حَفْرِي فَرَا مِي مَعْلُومِ
هُوَ كِهْ سَلَجِ دِي سِي بِنِ كِهْ كِهْ عِبْ بِيَانِ كَرَا دَرْتِ هِيَ نَا كِهْ سَلَجِ بُو جِي سِي دَا اِبْرَهْمِ كِهْ نَا كِهْ

در نسخہ عجیب
در نسخہ جامع بیان روضہ
جانب

۳۲۰

بَنْتُ قَيْسٍ مِّنْ دَاخِلِ هِنِنِ
الْمُسَوْرِينَ مَحْرَمَةٌ وَمَرُوانُ بْنُ الْحَكَمِ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ
فَلَسَبْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ قَالَهُ الْخَبَرَةُ بْنُ شُعْبَةَ جَدِّ ابْنِ اسْلَمٍ بَخَارِي أَوْ سَلَمٌ بْنُ نَاطِلِ
مَحْرَمَةٌ دَر مَرْدَانِ بِنِ عَمْرِو سِي حَفْرِي فَرَا نَا كِهْ اِسْلَامِ تَوِي مِي قَبُولِ كَرَا مَوْنِ اَوْرَا لِ كَا حَالِ تَوِي هِيَ
كِهْ مَهْ كُو اَوْ سِي سِي كِهْ مَطْلَبِ هِنِنِ يِهْ حَفْرِي شُعْبَةُ بِنِ شُعْبَةَ سِي كِهْ كِهْ بَا جِ كِهْ دِي سِلْمَانِ بُو جِي
ف كَفْرِي كَالِ بِنِ مَعْرَةَ كَا فَرُونِ سِي كِهْ قَابِلِ سِي كِهْ فَرِنِ سِي كِهْ پُجَرَا بُو كُو دُو كِهْ بَا دَر
مَارُ دَا اَوْرَا كَا مَالِ لِي كَر حَفْرِي بَاسْ سِلْمَانِ بُو نِي كُو اِسِي سِي بَنْتُ حَفْرِي سِي حَفْرِي فَرَا مِي مَعْلُومِ
هُوَ كِهْ كَا فَرِي سِي بِي دَا كَرَا دَرْتِ هِنِنِ بَر جِدْ كِهْ كَا فَرُونِ كَا مَالِ مَبَاحِ هِيَ كَرَا اَوْ سِي شَرْطِي سِي كِهْ غَلْمِ
هُوَ اِوَر عَمْرِو سِي كِهْ نِي هُو اَوْ رَجَبِ كَا فَرِي رَا فَا تِ اَوْ رُو كَرِي اَخْبَارِي بَا اَوْ سِي اَمَانِ مِي هِيَ تَوُو كَا
مَالِ حَوْرَانَا اِوَر عَامَا بَرَا كَرْتِ هِنِنِ

در نسخہ جامع بیان روضہ
در نسخہ جامع بیان روضہ
جانب

۳۲۱

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَمَّا الطَّرْقُ الْيَمِينِي رَأَيْتُ عَنْ بَسَارِكِ فِيهِ طَرَفٌ
أَصْحَابِ الشَّامِ وَأَمَّا الْكُفْرُ الْيَمِينِي رَأَيْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَرَفٍ أَحْصَا سِي

اَنِہْنِیْ وَ اَمَّا الْحَبْلُ فَهُوَ مَنَزِلُ الشَّہْدَاءِ وَلَکِنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَبْرُ فَهُوَ عَمُو الْاِسْلَامِ
 وَاَمَّا الْعَرُوۃُ فَهُوَ عَرُوۃُ الْاِسْلَامِ وَلَکِنْ تَنَالُ مُسْتَمْسِکَ اِیْہِ حَتّٰی یَمُوۡتَ
 بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن سلام نے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ راہزن جو تونے اپنی بائیں
 دیکھیں سو وہ کافر ہوگی راہزن تہیں جسکے نامہ اعمال بائیں ہاتھ ہوئے اور وہ راہزن جو تونے اپنی
 دائیں دیکھیں سو وہ بنکونی راہزن تھیں جسکے دائیں ہاتھ نامہ اعمال ہوں گے اور بھار
 کا توبہ حال ہی کہ وہ شہید نہ کا مقام ہی اور چکھو نہیں بیٹے کا تبے نیری قسمت من شہادت
 نہیں اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رہتی تو اسلام کی رہتی ہی تو اسکو ہمیشہ
 رہیگا مرتے دم تک **ف** عبد اللہ بن سلام نے روایت ہی کہ میں نے خواب میں دیکھا
 کہ ایک مرد نے مجھ سے کہا اوڑھ سواؤ بنے میرا ہاتھ لگایا میں اس کے ساتھ چلا تو بنے اپنی بائیں
 طرف کئی راہزن دیکھیں بنے اون میں سے جلے کا ارادہ کیا اوسے کہا اے ابنِ ست جل کہ میں نے
 کافر ہوئی راہزن ہیں تھر بنے دائیں طرف راہزن دیکھیں تو اوس مرد نے کہا کہ اوہ ہر حال میں
 اوہ ہر حال تو ایک بھاری بنے دیکھا اوسے کہا ہر چہ سو بنے کئی بار اوہ ہر چہ سے کا ارادہ کیا ہر
 بن کیسٹک پڑنا تھا پھر میں اوس کے ساتھ آگے چلا تو بنے ایک ستون دیکھا جس کا سر آسمان
 لگا تھا اور اوس کے سر پر ایک تہتی بھی بطور سنگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر
 چڑھ بنے کہا کہو کہیں ہر چہ سکون گا کہ اس کا سر تو آسمان سے لگا ہی تو اوس نے جھکوڑا دیا بنے
 سر پر کی رہتی پکڑ لی صبح تک وہ رہتی میرے ہاتھ میں بنی رہی پھر بنے یہ خواب حضرت کے کہا
 نب حضرت نے حد فرمائی

و یَعْلٰی مِنْ اُمِّیَّۃٍ اَمَّا الطَّیْبُ الَّذِیْ بِکَ فَاغْسِلْہُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْحَبْلُ فَانْزِعْ
 لَہُ اَصْعَقَیْ عَمْرَیْکَ مَا تَصْنَعُ فِیْ حَبْلَکَ قَالَا لَرَجُلٍ جَاؤْہُ بِالْحَبْلِ اِنَّہٗ قَدْ اَہْلَیْ بِالْعَمْرِ
 وَهُوَ مُضْطَرٌّ لِّحَبِیۡتِہٖ وَرَاسَہٗ وَعَلِیْہِ جُبَّۃٌ فَقَالَ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بَعْرَہٗ وَاَنَا کَا تَرٰی
 بخاری اور مسلم بن یحییٰ بن اُمیۃ نے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو سر پر لگی ہی اسکو تو

دھو ڈال تین بار اور سچے کو تو نکال ڈال پھر کراہنے عمر کے میں جو نو اسنے حج میں کرنا ہی بہ حضرت
 اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جبرائیل کے مقام میں آیا اور اسنے عمرہ کرنے کی نیت
 کی تھی پورا دیکھ کے ڈار ہی اور سر کے بال خوشبو سے زرد بنے اور اوپر جبہ تھا سو اسنے
 کہا کہ میں نے عمر کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہوں جیسا آپ دیکھتے ہیں یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا
 درست ہی یا نہیں **ف** راوی ہے روایت ہی کہ میں نے عمر فاروق سے کہا کہ مجھ کو کمال
 آرزو ہے کہ میں حضرت کی صورت وحی اترنے کے وقت دیکھوں جب حضرت جبرائیل کی منزل میں
 جو کچھ کے پاس ہی اترے تو ایک شخص خوشبو لگا گئے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اور اسنے
 پوچھا کہ با حضرت اوس شخص کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں جسے عمرہ کی نیت تھی ہو اور جو
 لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اسکو دیکھا پھر حضرت بروحی اترنا شروع ہوا عمر فاروق
 میری طرف اشارہ کیا میں اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو میں نے حضرت کو دیکھا تو وحی کی نشانی
 حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اتر چکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہی جیسے
 مجھے عمر کا حال پوچھا تھا تو لوگ اسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب

عمرہ کے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سب کچھ پناہ درست نہیں
ف جُبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَمَّا أَنَا فَأَقِصُّ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَلْفٍ وَقَالَ الْبَخَّارِيُّ ثَلَاثًا
 وَأَسَازِبِدَ بِهِ كَلْبَتَهُمَا قَالَهُ حِينَ تَمَارُؤَانِي الْغُسْلُ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ
 أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَغْسِلُ رَأْسِي يَكْدًا وَكَذَا سَجَّارِي أَوْ سَلَمٍ مِنْ جُبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَوَاهُ ابْنُ
 حُرَيْرَةَ فَرَمَاكَ مِنْ تَوَابِي وَدَانَا هُوَ ائْتَنِي سِرِّتِي أَتَجَلُّ أَوْ بَخَّارِي سَيِّئَاتِي بَارَ أَوْ حُرَيْرَةَ
 ائْتَنِي دُونَ تَمِيْنِي ائْتَنِي سِرِّتِي بَابِي وَتَمِيْنِي كَايَ حُرَيْرَةَ أَوْ سَوَفْتَ فَرَمَاكَ
 اصحاب نے حضرت کے پاس غسل میں شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا میں تو اپنے سر کو
 فلانی فلانی خیر ہے دھوتا ہوں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل میں تین بار یا تین
 وائنا سنت ہی عرب میں اکثر تفسار سی غسل کرنے سے تھے اسوا سے حضرت اٹھلی کو ذکر کیا

۳۲۴ **و** عَائِشَةُ أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَاقَرَنِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُتْرِكَ عَلَى النَّاسِ بَخَارِي أَوْ سَلَمَتِي
 حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو خود اپنے جگا کر دیا اور مجھ کو بڑا لگا کہ لوگوں
 پر فساد اوٹھاؤں **ف** کہیں بن انصاف ہو دی ہے حضرت پر خاد کیا تھا چنانچہ اس کا قصہ
 پانچویں باب میں مفصل میں چکا جب اس کا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہؓ نے حضرت کے کہ
 کہ یا رسول اللہ آپ اس جادوگر کو سزا دیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند جادوگر کی نہ
 نقل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اویسے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی
 مصلحت سے اور اس خطہ عربہ کرم سے مدد لیا

۳۲۵ **و** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارُ حُشْرِ النَّاسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
 إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي يَادِهِ كَيْدُ حَوِيتٍ وَإِذَا أَسْبَقَ
 مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ وَإِذَا أَسْبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ أَحَابِسُهُ رِيحًا
 حِينَ سَأَلَهُ عَنْهَا قَبْلَ إِسْلَامِهِ بَخَارِي أَوْ سَلَمَتِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ تمہارے کی نشانیوں سے پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آگ لوگوں کو نور سے بچھم کی طرف ہانک
 لیجاوے گی اور پہلا کھانا تو حبی کو بھشتی کھاوینگے سو بھلی کے کھینچے کی بڑی ٹوک ہوگی اور جب
 کہ مرد کی مٹی بنے عورت کی مٹی پر سبقت اور علیہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا
 اور جب عورت کی مٹی بنے مرد کی مٹی پر سبقت اور علیہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت
 پر کھینچا ان باتوں کا حضرت نے عبد اللہ بن سلام کو اس وقت جواب دیا جب انہوں نے مسلمان ہوئے
 سے پہلے ان تینوں باتوں کو بوجھا **ف** عبد اللہ بن سلام یہ سنیے بن یہودیوں کے بڑے
 عالم بنے جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ میں حضرت سے
 وہ سوال کرنا ہوں جگا جواب سوائے یہ نہیں کے اور کوئی نہیں دے سکنا سو فرمائی تو کہ وقت
 کی بھلی نشانی کون ہے اور بھشتی لوگ بھلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو آیا آپ سے مشابہ
 ہوتا ہی اس کا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے

مانون تینے ملک الموت آئے اور میرا انتقال ہوا اور میں تم میں پہنچا ہا ہا یہی عمدہ چیز ہے چھوٹے جانا ہوں
اون دومین اوّل نو خدا کی کتاب ہی جیسے نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو نور خوب سا
اوسکو چٹ جاؤ یعنی اوس پر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز ہے اہل بیت شیعہ گہروا سے ہیں
بین نگو خدا بادولانا ہوں اسنے اہل بیت کے مقدس ہیں جن نگو خدا بادولانا ہوں اسنے اہل بیت
کے مقدس ہیں جن نگو خدا بادولانا ہوتے اسنے اہل بیت کے مقدس ہیں اور ایک یون روایت ہی
کہ خدا کی کتاب میں ہدایت اور نور ہی جو اوسکو چٹ گیا اور جسے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور
اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت میں یون ہی کہ قرآن خدا کی کتاب ہی شیعہ اوسکے
سے کا وسیلہ ہی جسے اوسکی پیروی کی گواہ پر ہوا اور جسے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو ہوا
روایت ہی کہ ہجری نوٹن سال جب حضرت حجۃ الوداع کر کے پھرے اور بکے مدینے کے
درمیان اوس مقام پر پہنچے جسکا عذیر مخم نام ہی تو حضرت نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی
اور یہ حدیث فرمائی نام عرب کے گروہ حجۃ الوداع میں حضرت کے ساتھ تھے اور عذیر مخم حضرت
ساتھ آئے یہاں سے ہر ایک کی راہیں پیش تھیں وہاں حضرت نے عرب کو قرآن اور ان
کی تعظیم بتادی اوس واسطے کہ حضرت کو معلوم تھا کہ امت میں اختلاف پڑے گا قرآن یکفرون سے
لوگ غفلت کر گئے اور اہل میت کی تعظیم اور محبت میں بیعتے لوگ قصور کر گئے بلکہ محبت کہاں
عداوت پر کر رہے ہیں گے جیسے خارجی اور اصحابی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہی میں ہمیشہ زندہ
ہوں رہ سکتا کہ مجھے ہر چہ دریافت کرے ہو میرے بعد ہدایت کی صورت بھی ہی کہ قرآن پر
عمل کیجیو کہ اوس میں سراسر نور اور ہدایت ہی ہر ایک پر عمل اور فصل اور میں موجود ہی اور اہل بیت
کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وہ قرآن کی تفسیر ہیں اہل بیت کہتے ہیں گہروا لون کو سو حضرت کی بیان
اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت میں داخل ہیں ہندوستان میں بھی بی بی کو گہرے لوگ ہوتے
ہیں بی بی کو اہل بیت میں نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہی یا تعصب باریک الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا
عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اوس واسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہی قرآن ہے کسی چیز پر

نصفین
تینے
نصفین

کیونکہ دنیا منظور ہو تو ہرکو بطور فرض دلو بہ ہم اوسکو اور جگہ سے بدلادلوینگے آخر صبح صبح
 اپنے جیسے خوشی سے بلا عمن دے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے فرض بنا دینا
 ہر خبر اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ
 نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ
 الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَنْرَ حَامِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ مَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 اتَّقُوا اللَّهَ وَلَسْطَ مِنْكُمْ قَوْمٌ لَاعِبُونَ ۚ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ
 تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيَارِهِ مِنْ دُرِّهِ مِنْ تَوْبِهِ مِنْ صَاعٍ بُرَّةٍ مِنْ صَاعٍ مُرَّةٍ حَتَّى
 قَالَ وَلَوْ لَشَيْءٌ مَحْمُودٌ مسلم بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد و صلوة کے بات
 توبہ ہی کہ مفرضا اپنے انبی کتاب میں بنے آئین اناری میں کہ ابے لوگو در خواست ہے جسے
 جیسے مکو ایک ذاسے بنایا اور اوسے اپنے اوسکی جو روپید کی بنے آدم کی پسلی سے جو کمالی
 اور اون دونوں سے بہت مرد اور عورتیں کہہ میں اور در خدا سے جسکے نام کے دے ہے
 پس میں سوال کرنے ہو اور در قربت کی پس لو کی سے البتہ خدا تم پر نگہبان ہی تھے تمہارا
 حال جانتا ہی آئے ایمان دار و در خدا سے اور چاہئے کہ ہر ایک جان خور کرے کہ اپنے
 اپنے واسطے کل کا اپنے قیامت کا کیا سامان کیا اور در خدا سے مقرر البتہ خدا خبر دار ہی ہو
 تم کرنے ہو حضرت نے فرمایا چاہئے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دنیا سے اور در فرض سے
 اور اپنے کپڑے کہہوں کے صاع سے چہارے کے صاع سے بہان تک حضرت نے
 فرمایا کہ آدمی کچھ دہی سہی **ف** جریر سے روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے
 کہ مقرر کا نوم نگاہانت محتاج آبا حضرت کو اونکا حال دیکھ کر نہایت درد آیا بلال سے فرمایا کہ اون
 دے جب لوگ جمع ہوئے حضرت نے خطبہ پڑھ کے یہ حدیث فرمائی بنے تم نب آدم کی اولاد
 ہو نوے لوگ بھی تمہارے بہائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت میں ہر ایک
 تمہاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاف

مردا تر منوں کا ایک توڑ لایا اور دوسری روایت ہون ہی کہ عمر فاروقؓ پہن بھرا دل میں سے
 بھر توڑ لگا کاب لوگ ہر ایک جبرائیلؑ حضرت تہات پوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص ایک
 راہ نکالے گا تو اس راہ پر چلے گا اور نکالے گا تو اب اس کو ملے گا اور جو راہ نکالے گا تو اس کا
 ہر جا برا آتا بعد ازاں خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدیٰ ہدیٰ محمدیؐ کو شکر
 الامور محمدؐ تا تھا وکے کل بد عہد ضلالتہ وسلم میں جاری ہے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
 حمد اور صلوة کے بعد بات تو یہی کہ بھر کلام خدا کی کتاب ہی اور بھر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہی اور نہایت
 بڑے کام جو دین میں سے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی **ف** شیخ بڑے بعد
 قرآن اور میری سنت پر چلو اسو اسطے کہ قرآن سے بھر کوئی کلام نہیں اور میرے طریق سے
 بہتر کب کا طریق نہیں کہ تم میری راہ چھوڑ کے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین میں سے کاموں کے
 روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی مان کی بدعت اسکا نام ہی جبکہ شر میں کمال ہو
خ اِنَّ عِبَادِيْ اَمَّا بَعْدُ وَاِنَّ هٰذَا لَآخِرُ مَا اَنْصَارُ يُقُوْلُوْنَ وَكَذٰلِكَ اَلَّا نَسُ فَمِنْ
 وَلِي سَيَا مِّنْ اُمَّةٍ فَتَحْتَ مَا سْتَطَاعَ اَنْ يَّصْرِفَ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْقُصَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَعْمَلْ مِّنْ عَمَلِهِمْ
 وَيَتَّقُوا زَعِيْ تَسْبِيْحُوْهُمُ حَمْدًا مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِّنْ عَبَاسِ شَيْخِ رَوَايَتِ هِيَ کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور
 صلوة کے بات تو یہی کہ اللہ بہ انصار کا فیلہ روز بروز گشتا جاوے گا انصار کے ستودہ اور لوگ
 بڑے جادوئے سو جو شخص کے حاکم ہو وہ محمدؐ کی اسے کسی چیز کا پھر اسکو اپنی حکومت میں اتنی
 طاقت ہو کہ کسی کو فرار کر سکے یا کسی کو فائدہ پہنچا سکے تو جانتے کہ انصار کی نیکیوں کی بکنی قبول کرے
 اور ان کے بدکاروں سے دور گدھے **ف** حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ ہی اُمّیہ کی سلطنت میں انصار کوئی فائدہ نہ
 اسو اسطے یہ حدیث انصار کی سفارش میں فرمائی شیخ امت محمدیؐ کے حاکم کو لازم ہی کہ ان کی
 نیکیوں کی تعظیم اور توقیر کرے اور ان کے بدکاروں سے چشم پوشی کرے شیخ اگر کوئی حرکت غیر
 لائق کریں تو حاکم اسکو مثال جادو سے اور یہ مطلب نہیں کہ اگر وہ انصار خدا سے لگنا نہ کریں تو
 اون پر حد نہ مارے اسو اسطے کہ حد و دین سفارش نہیں اور دین حاکم کو کچھ اختیار نہیں حضرت نے خود

فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد جو اسے نواہر کا ہاتھ کاٹوں
 خ عَمَّو بْنِ ثَعْلَبٍ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَأَعْطِي الرِّجُلَ وَاَدْخُرُ الرِّجُلَ وَالَّذِي اَدْخُرُ
 اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِي اَعْطَى وَالَّذِي اَعْطَى اَقْوَمًا لِّمَا اَرَى فِي قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْخَيْرُ وَكُلُّ
 اَقْوَمًا اِلَى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغَىِّ وَالْخَيْرُ فِيْهِمْ عَمَّو بْنِ ثَعْلَبٍ بخاری میں محمد بن
 ثعلبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محمد اور صلوة کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ میں نے اپنا
 ہون انکے مرد کو اور چھوڑنا ہوں دوسرے مرد کو سو جسکو میں چھوڑتا ہوں وہ میرے نزدیک زیادہ
 پیارا ہی اوس سے جسکو میں دیتا ہوں لیکن میں تو چند قوموں کو دیتا ہوں اسو اسبط کے میں اوس کے
 دنوں میں بنے بڑھاپی اور خردالی ہی اونیہ میں عمر بن ثعلبہ ہی ہی حضرت کے
 پاس کہ یہ مال آیا حضرت نے بیضوں کو دیا اور بعضوں کو تہ دیا پھر حضرت کو معلوم ہوا کہ جیکو مال انہیں دیا
 وہ بے رنجیدہ ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دوستیہ کو محبت اور پیار کی وجہ سے اس سبب نہ
 سمجھو بلکہ بالکس معاملہ ہی کہ میں نے میرے لابی لوگوں کو دیتا ہوں اور رعایت والوں کو قانع پر

چھوڑتا ہوں

و عَائِشَةُ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتَ بِرَيْسَةٍ
 فَسَيَّرْتُكَ لِلّٰهِ وَإِنْ كُنْتَ أَلَمْتُ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُؤْنِي اللّٰهَ فَإِنَّ الْعَبْدَ
 إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ بخاری اور میں حضرت عائشہ سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محمد اور صلوة کے بعد بات تو یہ ہی کہ ابے عائشہ مجھکو میری ایسی ایسی بات
 بھی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا میری پاکی بیان کرے گا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئے
 ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی توبہ کر اسو اسبط کے بند سبب سے جب اسے گناہ کا انکار کیا پھر
 توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرے گی اور پھر رحمت متوجہ ہونے لے ف جب حضرت عائشہ
 پر ہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ بالبخاری میں اسباب میں ہو چکا

۳۳۴ **خ** أَبُو الدَّرْدَاءِ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ عَاوَنَنِي أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَخَارِ مَعْنٍ
 ابودرداء غصیے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو میرا اپنی جان کو شدت میں ڈال
 ہی صاحب سحر اور صدیق اکبر میں **ف** اسکا پورا قصہ یہ تھا کہ صدیق اور فاروق سے
 کسی بات میں بچ ہو گیا تھا صدیق و اسن اوٹھا ہے ریح میں حضرت پاس آئے تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور معافی ہو گئی

۳۳۵ **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَمَّا لَقْدَ أَقْعَدَ صَدَقَ فَقَعَمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِتْنَتَ
 قَالَهُ لَهٗ بَخَارِی اور مسلم میں کعب بن مالک غصیے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے تو البتہ جج
 کہا سونو آہیہ یہاں تک کہ خدا ترے حق میں کچھ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا
ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک میں حضرت کے بیانہ بنے تھے جب حضرت وہاں سے
 بٹ آئے تو نہ جانب نے والوں سے سبب پوچھا منافقوں نے بھڑکے تھے کہ اگر حضرت کو اسی
 کر لیا جب کعب سے پوچھا تو بے نیچے مسلمان تھے انہوں نے کہا کہ با حضرت مجھے سواری خریدنی
 تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلنا ہوں کل چلنا ہوں بھی کہتے کہتے میں رہ گیا جھکوا
 حقیقت میں کوئی مانع نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقصد کے کو خدا پر سہار لیا
 اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نہ کرے حق تعالیٰ نے اس کی راستی کی برکت سے بچا جس دن کے
 بعد اس کی توبہ قبول کی اور آیت اماری اور جو سٹھے منافقوں کی فضیحتی میں اور آیتیں اتریں معلوم
 ہوا کہ راستی کا ان کا منک ہی اگرچہ اوّل بظاہر شیخی میں خلل پڑے

الْبَابُ الثَّامِنُ

آٹھویں باب میں کئی فضیلتیں ہیں

فصل

اس فصل میں دس حدیثیں ہیں جنکے سب سے پہلے وہی حدیث شمار کی گئی ہے

۳۳۶ مَا لَقْدَ إِحْدَى سَوَائِكَ يَا مَقْدَادُ قَالَ لَمَّا صَحَّحْتَ الْمَقْدَادُ إِلَى أَنْ وَفَعِ إِلَى

لَا تُرْغِبُ لِشُرْبِهِ حَصَّةَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ وَحَلِيقِهِ
 إِلَّا عَذْرَ الثَّلَاثِ مَرَّةً ثَانِيَةً مُسْلِمٌ مِنْ بَنِي إِدْرِيسَ رَوَاتُ هِيَ كَهْ حَضَرَ زَمَانًا كَيْسَ مُقَدَّادِ
 نِيرِي بِذَرَوَاتٍ بَعْدَ ابْنِ بَكْرِ بِغَوِيهِ هِيَ يَهْ حَضَرَ أَوْسُوفُ زَمَانًا كَيْسَ مُقَدَّادِ بِهَانِ كَيْسَ
 كَزَمِينَ بِرُكْرُ بَعْدَ حَضَرَ كَدُودَهُ كَا حَصَّةَ بِجَانِبِ كَيْسَ سَبَبُ أَوْ دُورُ بَعْدَ بَارِئُونَ بِكُرُوبِ كَيْسَ
 دُورِ كَيْسَ فَ اسْ حَضَرَ كَا حَصَلُ قَصْدِ بِأَخْوَجِينَ بِأَبِ مَيْنِ حَصَلُ كَدُورِ بِهَانِ كَيْسَ

کے بیان میں

هَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ أَشْنَانٍ فِي النَّاسِ هَلَّا بِهِمْ كُفْرُ الطَّعْنُ فِي السَّبَبِ وَالْيَا حَةُ عَلَى
 الْمَلِكِ مُسْلِمٌ ابُو هُرَيْرَةَ هِيَ رَوَاتُ هِيَ كَهْ حَضَرَ زَمَانًا كَيْسَ مُقَدَّادِ لُغُونِ مَيْنِ مَيْنِ
 أَوْسُوفُ حَقِيقِ كُفْرِ هَنَ ابْنِ نَوْسَبِ مَيْنِ عَجَبُ لُغَانَا دُورُ بَعْدَ مَرْدَبِ بِرُفُودِ كَرَفِ
 يَنْتَبِ كُفْرِ كَيْسَ مَيْنِ مَيْنِ أَوْ رَا كُرُ حَلَالِ جَانِ كُرُ كَرِ بِتُوصَافِ كُفْرِ

۳۳۵

فَ أَبُو مُوسَى جَنَّانٍ مِنْ فِضَّةٍ أَيْسَهُمَا وَمَا فِيقَهُمَا وَجَنَّانٍ مِنْ ذَهَبٍ أَيْسَهُمَا
 وَمَا فِيقَهُمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رِيحِهِمْ إِلَّا رَدُّوا إِلَيْكَ بِأَعْلَى وَجْهِهِ وَجْهِهِ
 بخاری اور مسلمین ابوسوی روات ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو تہنیں ہیں اوب کے برتن
 اور جو جو اوبن ہیں سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو تہنیں ہیں اوب کے برتن اور جو جو
 اوبن ہیں سب سونے کی ہی اور اوس قوم کے درمیان اور اسنے رب کے کھنکھنے کے ذریعہ
 کوئی چیز حاصل نہیں سونے ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت میں
 فَ اس حدیث میں ولکن خاف مقام ربہ جنان ۵ دس ذریعہ جنان ۵ کے بیان ہی

۳۳۸

هَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ صَفَانٍ مِنْ أَهْلِ النَّاسِ لَمَّا رَأَوْهُمْ مَعَهُمْ سَيَاطِلُ كَا ذَا بَابِ الْبَقْرِ
 يُضْرَبُونَ بِهَا النَّاسُ وَيُسَاءُ كَا سَيَاطِلُ عَارِيَاتُ مُجْدَلَاتُ مَا تَلَاَتْ رُؤُوسَهُنَّ
 كَا سَيَرَّةُ الْبَغْتِ الْمَائِلَةُ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْرُجْنَ رِيحُهُمَا جَانِ بِرَاحِمِهَا التَّوْحِيدُ
 مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا مُسْلِمٌ ابُو هُرَيْرَةَ هِيَ رَوَاتُ هِيَ كَهْ حَضَرَ زَمَانًا كَيْسَ مُقَدَّادِ

۳۳۹

حسرت کا جینا
برائی زبان

لوگ ہیں کہ ان کو جسے نہیں دیکھا ایک قوم نو دے ہیں کہ اوہ کے ساتھ کوڑے رہن گے جسے بون
کی دُشمن کہ اوہ جسے لوگوں کو مارنے کے اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے ہیں اورنگی ہیں
مردوں کو اپنی طرف جھکاتے ہیں اب مردوں کی طرف جھکے ہیں سراوہ کے جیسے اوٹھنے کے
جھکے کو مان وہ عورتیں بہشت میں نیاوہن گی اور اوہ کی خوشبو پادشہ کے اور البتہ اوہ کی خوشبو
یلتی ہی اتنی اور اتنی دور سے نیلے بہت دور سے **ف** نیلے حضرت کے وقت میں سے کہ
نیلے اول قسم سے چوہدار اور کوڑے واسے مراد ہیں جو مظلوم کو باوہ شاہ اور حاکم پاس نہیں
جانبے دینے بلکہ مارنے ہیں اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں اور یہ جو فرما با کہ کپڑے
پہنے ہیں اورنگی میں نیلے اور نکالسا لباس ہی جس سے بدن نظر آہی جیسے مہین دو شے اور
جہلی کرنا اس حد سے صاف معلوم ہو کہ الباس لباس حرام ہی اس واسطے کہ لباس سے

غرض یہی کہ بدن سے پھر جب ن پی کھلا رہتا تو لباس کی مانند ہوا

۳۴ **ف** أَبُو هُرَيْرَةَ كَلَّمَانَ حَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ
رَأَى الرَّحْمَنُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ بَخَارِي أَوْ رَأَى مِنْ أَلْوَرِ هَرِيرَةٍ رَوِيَتْ
هِيَ كَهَضْرَتِي فَرَمَا بَا كَدُوْلُ مِنْ زَبَانٍ بِرَسَائِكِي تُولُ مِنْ بَهَارِي خَدَايَكِ تَزْدِيكِي بِرَسِي

ایک نوسجان اللہ و بحمدہ دوسری سجان اللہ العظیم

۳۴۱ **خ** إِنَّ عَبَّاسَ رَعْمَتَانِ مَعْبُودَيْنِ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بَخَارِي عَزِيدِ
بَنِ عَبَّاسٍ سَبَّ رَوَايَتِ هِيَ كَهَضْرَتِي فَرَمَا بَا كَدُوْلُ مِنْ زَبَانٍ بِرَسَائِكِي تُولُ مِنْ بَهَارِي خَدَايَكِ تَزْدِيكِي بِرَسِي
ہو یا ہی ایک تو تدرستی دوسرے روزی سے خاطر جمع **ف** نے محبت اور عزت
ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکا ہی لیکن اکثر لوگ ان نعمت
کی قدر نہیں جانتے دنیاوی نیکی کا موعظ غفلت اور اہیات میں اس نعمت کو بہادر کر کے دین سے

مغفل رہ جاتے ہیں

۳۴۲ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ نَلَّكَ إِذَا خَرَجْتَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُكَ لَوْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ

فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالْجَالُ وَدَائِبَةُ الْاَمْرِ ضَبَّ مَسْلَمٌ مِنْ ابُو بَرْ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نشانیاں ہیں کہ جب وہ نکلیں تو اس جان کو ایمان لانا فائدہ
رکھتا جو اذن نشانوں سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اتنے ایمان میں کچھ بخیری کی ہو جسے ایمان کو
نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سبوح کا کچھ ہم سے نکلتا دوسری نشانی دجال مبینی نشانی
زمین کا جانور **ف** سے ہے جب نشانیاں ظاہر ہوئیں تو نبیست نمود ہو گئی ایمان الغیب

بانی نزا اس واسطے اس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ رکھے گا
ف ابو ہریرہؓ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یَنْظُرُ لَہُمْ وَلَا یَرْکَبُہُمْ وَ
لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فُضْلِ مَا عِیَالِہٖ بِمَنْعَةٍ مِنْ اَبْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَانِعٌ
رَجُلًا سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ خَلَفَ لَہٗ بِاللّٰہِ لَا أَحَدٌ هَآکِذَا وَلَکَ اَفْصَدُ وَّہٗ وَہُوَ عَلٰی
عَیْرِ ذٰلِکَ وَرَجُلٌ بَانِعٌ اِمَامًا لَا بُیَاعَہُ اِلَّا لِدُنْیَا فَاِنْ اَعْطَاہُ مِنْہَا وَفٰی وَاِنْ لَمْ یُعْطِ
مِنْہَا لَمْ یَغِیْبِ نَجَارِی اوسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خمس ہیں جسے
خدا قیامت میں نہ بولے گا اور ان کو نہ دیکھے گا اور نہ ان کو گناہ سے پاک کرے گا اور
اوس کے لئے عذاب دردناک ہے ایک تو وہ مرد جو بیابان میں حاجت سے زیادہ پانی پہنچا
اور نہ کرے کہ اس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہے جسے کسی مرد سے ایک
جنس کو بچا عصر کے بعد پھر اس سے خدا کی قسم کہا ہے کہ میں نے اوس جنس کو اتنی اؤ
اتنی قیمت کو مول لیا سو ادینے اوس کو سچا جانا اور حالانکہ اوس نے اتنی قیمت کو نہ لیا تھا
میں نے اوس سے جو بھٹی قسم کھائی اور میرا مرد وہ ہے جسے ایک امام سے محبت کی اور
اوس نے بیعت یحییٰ کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اوس کو کچھ دیا تو اپنے
عہد پورا کیا اور اگر اوس نے دنیا سے کچھ نہ دیا تو اوس نے عہد نہ پورا کیا **ف** بلکہ کہ
جو بھٹی قسم کھانا ہر وقت بگناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اس وقت میں
فرشتے حاضر ہوتے ہیں

مَا أُوذِيَ ثَلَاثَةً لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُرَكَّبُ لَهُمْ وَلَا يُنْظَرُ لَهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
 أَلِيمٌ سُبْحَ رَايَ وَمَلَائِكُ كَذَابٍ وَعَاثِلُ مُسْتَكْبِرٍ مسلم بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص میں جسے خدا کا نام کر لیا گیا مانتے کے دن اور نہ اونکو گنا ہو جسے
 پاک کر لیا اور نہ اونکی طرف رحمت نہ دیکھے گا اور اونکو سخت مار ہوگی ابک بڑا حرام
 دوسرا جھوٹا بادشاہ شہر اسرہ و خراج جو درویش کے والا بنے غریب سے نہ بیت المال سے اپنا حق
 لبوس نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگوں کی خبر گیری کرے **ف** ہر چند حرام کاری اور
 جہالت اور غریب کے حق میں برائی لیکن ان تین شخص کے جہنم نہایت ہے سو فی حق کی مادی وجود
 پیری کے حرام کاری سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جہالت بولنا
 سے فائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمڑ کرنا نہایت نامناسب ہی

مَا أُوذِيَ ثَلَاثَةً لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُنْظَرُ لَهُمْ وَلَا يُرَكَّبُ لَهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
 أَلِيمٌ قَالَ فَقَرَأَ هَٰذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا
 وَحَسِرُوا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَابُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتُهُ بِالْحَلْفِ
 الْكَاذِبِ سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص میں جن سے خدا کا نام نہ کر لیا
 نہ مانتے کے دن اور اونکی طرف نہ نظر رحمت نہ دیکھے گا اور اونکو گنا ہو جسے پاک نہ کر لیا اور
 اونکو عذاب دردناک ہی ابو ذریہ نے کہا پھر حضرت نے اسکو نین بار پڑھا ابو ذریہ نے کہا کہ بڑا
 ہو گئے وہ لوگ اور اونکو ٹپا پڑا کون ہیں وہ لوگ یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ ان کا
 لٹکانے والا بنے جبکا باجیامہ بار اڑھینے سے پہنچے رہی دوسرا خیرات کر کے والا جو
 احسان بنیاد سے شہر پہنچنے والا جو اپنی چوکی گرم بازار میں کر کے جہوتی منہم کہا کہ
ف ابو موسیٰ ثلثہ لہم اجر ان رجل من اهل الکتاب امن ببسمة وامن
 بحج و العبد المملوک اذا ادى حق الله وحق مولیه ورجل کانت عنده امة
 يطؤها فادبها فاحسن نادبها وعلمها فاحسن تعلیمها ثم اعتقها

فَتَرَوْهَا فَلَمَّا أَخْرَجَ عَادِيُّ بْنُ أَبِي سَلَمٍ مِنْ ابْنِ أَبِي سَلَمٍ رَوَاتُ هِيَ كَهْفَتُ فَرَمَا كِهْمَن
شخص میں جبکہ وہی روات ہی ایک مرد نواہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا
اسے بچے میں کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسے خدا کا جن اور اسے مالکون کا جن
اد کیا تیسرا وہ مرد جس کے پاس ایک نوڈی تھی جس سے صحبت کرنا تھا پھر اس نے اس کو
سکھایا سو یہت اچھی طرح اس کو ادب سکھایا اور اس کو شرع کے حکم بتائے سو اس کی اچھی
طرح تعلیم کی پھر اس کو آزاد کیا بعد اس کے اس سے نکاح کر لیا تو اس کے واسطے دو نواب ہیں
یعنی ایک نواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا نواب نکاح کر لینا

۳۴۷
هَرَبُوقَادَةُ ثَلَاثَةٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ
صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْسَبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْفِرَ الشَّيْءَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالشَّيْءَ الَّتِي بَعْدَهُ
وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَ أَحْسَبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْفِرَ الشَّيْءَ الَّتِي قَبْلَهُ سَلَّمَ مِنْ ابْنِ أَبِي سَلَمٍ
روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان
مک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرب نے بکے دن کا روزہ میں امید رکھنا ہوں خدا سے
کہ گناہ مثلاً ویکانیک برس پچھلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ میں خدا سے
امید رکھنا ہوں کہ پچھلے برس کا گناہ مثلاً ویکانیک منصاح میں ابوقادہ سے روایت
ہی کہ عرفارون سے کہا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کبھی ہی حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا
روزہ رکھنے والا نہ روزہ داری نہ بے روزہ یعنی درست بہن پھر یہ حدیث فرمائی یعنی
جس کو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھے اس کو
سال بھر کے روزے کا تو ایسا

۳۴۸
هَرَبُوقَادَةُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الشَّيْءِ لِلنَّبِيِّ وَسَبْعٌ لِلنَّبِيِّ سَلَّمَ مِنْ ابْنِ أَبِي سَلَمٍ
فرمایا کہ تین راتیں بھر عورت کو اور سات راتیں کو ان ہی عورت کو سب سے اگر بوجہ عورت
سے نکاح کرے تو تین راتیں برابر اس کے پاس رہی اور کواری پانچ راتیں ہی اور بھی

مذہب ہی امام شافعی کا

۳۴۹

وَالنَّاسُ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةً الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ
 أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سَوَاهَا وَأَمَّنْ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ يُكْرَهُ أَنْ يَعْبُدَ فِي الْكُفْرِ
 بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ لَمْ يَكُفِّرْهُ أَنْ يُقَدِّفَ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم میں اس پر ہے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے حضرتین میں کہ جس میں وہ اپنے جان
 کی چیز ہی کا خیر و فایز ہے گا ایک وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول تمام عالم سے
 زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ بچا ہوا ہو اس کو کو خلی
 جس کے واسطے جسے محبت میں دین کا کچھ لگاؤ نہیں تیسرے یہ کہ ہر اچانے نفع میں ہر چیز
 جانے کو بعد اس کے کہ خدا نے اس کو کفر سے نکالا جسے اس کو ہر اچانے ہی ایک من دلا جانا
 نہ لے کفر سے اس کو دین سے جسے ایک سے دوسری تمام عالم سے خدا اور رسول
 کو زیادہ چاہئے گا یہ بتا ہی کہ خدا اور رسول کی رضا مندی کو سب کی رضا مندی پر مقدم رکھے

امام ابو امامت
 حضرت ابو امامت
 حضرت ابو امامت

۳۵۰

۵۶

صَلُّوا مَالِكِ بْنِ الْأَشْعَرِيِّ أَرْبَعٌ فِي أَهْلِ مَدِينَةِ مِنْ أَمْرِ الْحَاكِمِيَّةِ لَا يَنْفَكُ عَنْهُمْ
 الْفَخْرُ بِالْأَخْسَابِ وَالطَّغْيَنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْإِسْتِغْنَاءُ بِالْخَيْلِ وَالنَّبَا حَةُ
 مسلم میں ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جابر حضرتین میری امت میں
 زمانہ کفر کی رحمت میں جلوہ چھوڑیں گے ایک تو ہر اسی ماڑا اس بچہ خانہ انون پر دوسرے
 عیب لگانا لوگوں کے نسب میں یہ ہے یہ کہ جو ہر اسی ماڑا انون سے نیچے
 نکلتی کی تاثیر سے یہ کہ جو ہر اسی ماڑا انون سے نیچے لگتی کی تاثیر سے
 کفر کی رحمت میں اس امت میں جاری ہیں تمام عوام اعتقاد خود اور لوہ گری میں گرفتار
 ہیں اور خاندان پر فخر کرنا اور غیور بن کے نسب میں طعنہ کرنا اکثر خواص میں بھی ہو جاتا
 ہی اللہ پناہ میں رہے

امام ابو امامت
 حضرت ابو امامت
 حضرت ابو امامت

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَنِ كُنْ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ
فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُمْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ التَّقَى حَتَّى يَدْعُوَ إِذَا أُمِنَ نَجَانَ وَإِذَا حَدَّثَ
الْكَذِبَ إِذَا عَاهَدَ عَدُوًّا وَإِذَا خَافَهُمْ فَجَوَّحَهُمْ فِي رَأْيِهِ أَوْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَحْوِهِ رَوَيْتُ هِيَ كَهَذَا
فَرَمَا جَابِرِ بْنِ مَرْثَدَةَ جَمِيعُ كَوَاجِدِ وَهَوْنِ كِي وَهَرِ بِمَنْفِقِ هِيَ اَوْ جَمِيعِ اَبَكِ خَصْلَتِ هُوَ كِي اَوْ
جَارُونَ بِسَ نَوَاسِ مِّنْ اَبَكِ هِيَ تَقَى كِي خَوِي بِهَانَ نَكِ كِه اَوْ سَكُو جَهْرُ دَوِ بِسَ اَبَكِ نَوِي
كِه جَبِ اَوْ سَكِ بِاسِ اِمَانَتِ رَكِئْتِ نَوَاسِ مِّنْ خِيَانَتِ كَرِ بِسَ دَوِ سَرِ بِهَ كِه جَبِ بَاتِ كِه تَوِ جَهْرُ
بَوِي بِسَرِ بِهَ كِه جَبِ نَوَلِ اَوْ رَقَرِ كَرِ بِسَ نَوَاسِ كِه خِلَافِ كَرِ بِسَ يَوِ نَحْوَ بِهَ كِه جَبِ كَفْكَرُ اَوْ
جَبْكَرِ كَرِ بِسَ تَوَاقُقِ بِرِ شَيْطَانِ اَوْ بِهَانَ مَانِي بِسَ مَنَافِقِ دَوِ مَنَمِ مِّنْ اَبَكِ بِسَ كَرِ
كَفَرِ مَوْصُوفِ زَبَانِ بِسَ اِسْلَامِ كَا اِفْرَارِ كَرِ بِسَ حَضَرِ كِه وَفَتِ مِّنْ جَوِ مَنَافِقِ نَحْوَ اِسْطِرَاحِ
بِكِ نَحْوَ دَوِ سَرِ بِهَ كِه دَوِ لِمِنْ كَفَرِ نَهْنِ بَلْ كِه اِسْلَامِ هِيَ اَلْبَكِنِ سَيِّسَتِ اِعْتِقَادِ اَوْ رَسَقِ فُجُورِ مِّنْ
اَكْرَمَارِ سَوَاسِ حَدِيثِ مِّنْ دَوِ سَرِ مَسْمُومِ كَا تَقَانِ مَرَادِ هِيَ اَلْبَعْنِ اِيْمَانِ كِي كِه لَابِقِ نَوِي تَوِي تَهَا كِه
اَوْ مِي اِنْ اَبْكَامُونَ بِسَ بِجَا بِهَرِ جَابِ اَمِنْ كَرِ فَا رِ بِهَانَ اِسْلَامِ كَا لَطِيفِ اَمِينَ كِه بِهَطَا بِهَرِ نَهْوَ اَسْوَا
اَوْ سَكُو مَنَافِقِ فَرَمَا

عبدالله بن مسعود

و قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ الرَّجُلُ سَأَلَهُ
 عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَى عَمْرٍاهُ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ وَصَبَّامُ شَهْرِ
 رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَى عَمْرٍاهُ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ وَذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَى عَمْرٍاهُ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ فَأَذْبَرَ الدَّجْلَ وَهُوَ
 يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَفَلَا أَنْ صَدَقَ وَيُؤْوَى أَفَلَحَ وَأَيُّهُ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ
 الْجَنَّةَ وَأَيُّهُ إِنْ صَدَقَ بَخَارِي أَوْ سَلِمَ مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ رُوَيْتُ هِيَ كَهَضْرَتِ
 فَرَابَاكَ بِأَجْعِ نَازِبِينَ مِنْ أَيْكٍ رَاتٍ أَوْ دُونَ مِنْ يَهْ حَضْرَتِ أَوْسٍ مَرْدِي كَمَا جِيءَ حَضْرَتِ

اسلام کے ارکان پورے تھے پھر اس مرد کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی غائب ہے تو
 حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر اس طرح کہ تو نفل غائب ہے تو درست ہی حضرت نے فرمایا اور یہ مسائل کے نہیں
 کے روز ب پھر اس نے کہا کیا میرے اوپر اس کے سوا بھی روزہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر
 یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو اس نے کہا کیا مجھے بزرگہ کے سوا
 بھی دینا فرض ہی حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ بون کہ تو بطور نفل دیوبے پھر بٹ جلا وہ مرد اور
 کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اس پر نہ پڑا ونگا اور نہ آئیں سے کچھ کہتا دن گا تو حضرت نے فرمایا کہ مرد
 کو بچا اگر یہ سچا ہی اور دوسری روایت بون ہی کہ مرد کو بچا اس کے باب کی قسم اگر وہ سچا ہی پڑا
 فرمایا کہ ہشت مہینہ داخل ہوا اس کے باب کی قسم اگر وہ سچا ہی **ف** حضرت نے حج کا ذکر نہیں کیا
 اس واسطے کہ اس کا سوال سب اسلام کے ارکان سے نہ تھا اور یہ جو اس نے کہا کہ میں نے پڑا ونگا
 نہ گستاخ کیا بعضے ان فرض چیزوں میں اپنی طرف سے زیادتی کی نہ کرونگا اور یہ مطلب نہیں کہ فرض
 کے سوا سب سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اس کے باب کی قسم کہا ہی تو عرب کی عادت
 کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظم منظر نہ بھی باوجود کی قسم کے بعض سوئی
و عَالَيْهِ خَمْسٌ مِنَ الذَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَقْتُلُنَ فِي الْحَرَمِ الْخَرَابَ وَ
 الْحِدَاةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْفَارَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ بخاری اور سلم میں حضرت عائشہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہیں جو سب مودی اور بد ذات ہیں مار ڈال جائیں
 حرم میں ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے خرما بچھو پانچواں کاسینے والا **ف**
 جب مکے میں انکا مار ڈالنا درست ہوا تو اور چارہ بطریق اولیٰ ان کو قتل کرنا درست ہے

۳۵۳
 جزو پنجم باب
 مذہبی

۳۵۴

و أَبُو هُرَيْرَةَ سَبَّحَ يَوْمَ لَظْلَظَ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ أَمَامَ عَادِلٍ وَسَابَّ
 نَسَائِي عِبَادَةَ اللَّهِ وَرَجُلٌ فَلَبَّهَ مَعْلُوقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ
 اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَمَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ
 فَقَالَ إِنَّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ صَدَّقَ بِصِدْقَةٍ فَخَفَاَهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ تَسْمَاهُ مَا

شَفِيقٌ رَحِيمٌ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهُ جَلِيلًا فَقَاصَتْ عَيْنَاهُ نَجَارِي أَوْ سَلَمٌ مِنَ الْوَهْمِ رَوَاهُ
 رَوَابِتُ هِيَ كَهْفُ فَرِيَا كَهْفُ نَافِثُ مَن جَبَلُ خَدَا اسْتَيْسَاءُ مَن رَجُلٌ كَهْفُ جَسَدِ أَوْ
 سَائِبُ كَهْفُ سَوَاكِينِ سَائِبُ كَهْفُ قَبَاثَتِ مَن اِيكُ نَوَاصِفُ سِرْدَارِ دَوَّسَرَادِ جَوَانِ نَوَاصِفُ
 جَوَانِي سَيِّدِ خَدَا كِي سَنَدِ مَن شَوَلِ هَوَا سَنَدِ مَرْدِ جَسَدِ دَلِ سَجْدِ دَنِيں لُكَارِ تَهَائِي نِيں بَارِ
 جَاعَتِ كَهْفُ وَاِطْعَمَ سَجْدِ مَن جَانَاهِي اَوْرِ سَجْدِ كَهْفُ بِنَاؤُ جَوَانِ لُكَارِ تَهَائِي چَوَنِي دِيں دَوَّسَرَادِ
 وَاِطْعَمَ اَلْسِنِ مَن مَحَبَّتِ رَكْعَتِ مَن بِلْتِ مَن نَوَاسِي بِرِ اَوْرِ جَوَانِ مَن نَوَاسِي بِرِ جَوَانِ
 وَه مَرْدِ جَسَدِ دَلِ اَرَا عَرَّتِ خَوَلِ عَوْرَتِ خَوَلِ اِيں بِلْتِ بَكَارِ سِي كَهْفُ وَاِطْعَمَ سَوَاكِينِ كَهْفُ
 كِه مَن خَدَا سَيِّدِ دُرِ مَانِ مَن چَوَنِ بَارِ مَرْدِ جَسَدِ خَيْرَاتِ كِي نَوَاؤُ كَوِ چَوِيَا مَانِ نَكِ كِه مَن
 جَانَا اَوْرِ سَوَاكِينِ يَانِ كِه كَا خِرَجِ كَا اَوِيكِي دَا سَيِّدِ مَانِ بِي سَاؤَانِ وَه مَرْدِ جَسَدِ خَدَا كَوَا
 كَا خَالِي مَن سَوَاكِينِ مَن سَوَاكِينِ اَوِيكِي دَوَاؤُ اَلْسِنِ بِلْتِ خَوَلِ اِيں بِلْتِ رَوَا
 مَرَعَانِسَةُ عَشْرِ مَن الْفِطْرَةِ قُصُ السَّارِبِ وَاعْقَاءُ اللَّحْيَةِ وَالْيَسْوَاءِ
 وَاسْتِنَاقُ الْمَاءِ وَقُصُ الْأَطْفَارِ وَعَسْلُ الْبَرَا جِمْرِ وَنَقْفُ الْإِنْبِطِ وَحَلُّ
 الْعَانَةِ وَانْقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّأَوِي وَلَيْسَتْ الْعَابِرَةُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُصْمِنَةُ
 سَلَمٌ مَن جَفَرَتِ عَانَتِ نِيَسِ رَوَابِتُ هِيَ كَهْفُ فَرِيَا كَهْفُ نَافِثُ مَن جَبَلُ خَدَا اسْتَيْسَاءُ مَن رَجُلٌ كَهْفُ جَسَدِ أَوْ
 نَوَاصِفُ مَرْدِ جَسَدِ كَرَنَادِ دَوَّسَرَادِ دَوَّسَرَادِ جَوَانِ نَوَاصِفُ سِرْدَارِ دَوَّسَرَادِ جَوَانِ نَوَاصِفُ
 نَاكِ مَن كَرَنَابِ جَوَانِ نَاخِ كَا شَاخِشِ اَلْكَلْبِ مَن كَهْفُ جَوَانِ كَوَاؤُ كَوَاؤُ كَوَاؤُ كَوَاؤُ كَوَاؤُ
 بَنَلِ كِه بَالِ اَوْرِ كَهْفُ نَاؤُ مَن رَزَا نَفِ كِه بَالِ مَوَدَّ مَانِ مَن پَرِشَابِ كِه بَعْدِ يَانِي سَيِّدِ سَجْدِ كَرَنَا
 رَاوِي سَيِّدِ كِه مَن دَوَّسَرَادِ جَوَانِ كِه كَرَنَابِ مَن جَوَانِ مَن بِلْتِ خَوَلِ اِيں بِلْتِ رَوَا
 مَرَعَانِسَةُ عَشْرِ مَن الْفِطْرَةِ قُصُ السَّارِبِ وَاعْقَاءُ اللَّحْيَةِ وَالْيَسْوَاءِ
 وَاسْتِنَاقُ الْمَاءِ وَقُصُ الْأَطْفَارِ وَعَسْلُ الْبَرَا جِمْرِ وَنَقْفُ الْإِنْبِطِ وَحَلُّ
 الْعَانَةِ وَانْقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّأَوِي وَلَيْسَتْ الْعَابِرَةُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُصْمِنَةُ

بَابُ غَيْرِ سَبَكِ
 بَابُ غَيْرِ سَبَكِ
 بَابُ غَيْرِ سَبَكِ

۳۵۵

۳۵۶

بخاری اور مسلم میں اس حدیث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی جسکے نابون بن بری
جان ہی کہ البتہ تم لوگ ایسے انصار میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ سہیا کہ حضرت نے فرمایا
خ ابو سعید و قتادہ بن النعمان والذی یقسی بیدہ ائہما لتعدیل ثلث القرآن
۳۶۱ یعنی سؤرۃ الاحقاف بخاری میں ابو سعید و قتادہ بن النعمان سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم میری اوسکی جسکے نابون بن بری جان ہی کہ البتہ تم لوگوں سے زیادہ سہیا کہ حضرت نے فرمایا
م ابو ذر والذی یقسی بیدہ لا ینبئہ الذمین عدو عجوم السماء و کواکبها الا
۳۶۲ فی اللیلۃ المظلمۃ المصنوعۃ ائہما الخنۃ من شرب منه لم یطہر آخر ما علیہ
تسبی فیہ مینان من الخنۃ من شرب منه لم یطہر آخر ما علیہ مابن
عماب الی آئۃ ماعہ اشہد بیا صا من اللان و اخلی من العسل قال لہ جن قال بارک
اللہ ما ائہ الخوض مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی جسکے نابون
بن بری جان ہی البتہ تم کو نہ کہہ سکتا کہ بہن زیادہ تر من آسمان کے جو بیٹھے ہیں سارا دیکھتی
ہے جسے یوں کی کثرت جان کہہ جسے ستاروں کی کثرت ہوتی ہے اندھیری سے بدلی والی
حدیث بن ہشک کہ بہن جو اوس سے ہے یا ساری اخر زائے تک نیسے ہمیشہ چکا رہے
۱۰۰ اوس جو بہن ہشک کے دو پر لائے بھنے بہن جو اوس سے ہے یا ساری اوسکا جو راؤ
لناؤ کے پر میری جنازن ہی عمان کے اٹک تاک بانی اوسکا زیادہ تر سفید وودہ سے اور بہن
نہر منہ سے یہ حضرت ابو ذر سے فرمایا جب کہ ابو ذر نے کہا بارک اللہ جو کو نہ کہ بہن
سکتے ہیں **ف** عان اللہ شہن شام میں
۳۶۲ **ف** ابو ہریرۃ والذی یقسی بیدہ لا ذودن ہر حاکم عن جوصی کما لک
الغریبۃ من الاول علی الخوض بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی جسکے
جسکے نابون بن بری جان ہی کہ البتہ میں ہا کو گا کہ وہ کو ائہ بنے جو نہ کہہ جسے جو نہ کہہ
نہر کے اوس کے جابے ہا **ف** یہ کفار اور ناقص اور مرہ جو نہ کہہ جسے چا جاوین

لنفسہ وسلم من انس فیہ روایت ہی کہ حضرت زبایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہی
کہ پورا ایمان لے لیا ہوگا یہاں تک کہ محبت کرے اسے ہنسائے یا یوں فرمایا کہ اپنے بہن

۳۷۸
مسلمان سے دوستی رکھے جسے اپنی جان دینی کہے
مر انس والذی نفسی بیدہ لنسائی عن هذا التعظیم يوم القبة أخر جهم
من يومكم الخوج لکم ترجعوا حتی اصابکم هذا التعظیم قالہ لانی
بکرمی وعمی رضی اللہ عنہما مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت زبایا کہ اوسکی
قسم جسکے قابو میں میری جان ہی کہ مقرر تم پوچھے جاؤ گے اس وقت قیامت کے دن نکالا
نکوتہا یہ کہہ دیں یہ ہو کہہ بے پھر تم نہ پھرے یہاں تک کہ مکتوبہ لغت ملی یہ حضرت
الی کر صدیق اور عمر فاروق سے فرمایا **ف** اسکا پورا قصہ ساتویں باب میں گذرا کہ
حضرت اور صدیق فاروق یہ ہو کہہ بے سب سے ایک انصاری کے کھڑے دعوت کی کہ اسے
جب خوب اسود ہوئے تب یہ حدیث فرمائی تب سے بون سوال ہوگا کہ لغت کو طاعت الہی میں

۳۷۹
مرب کیا با محبت میں
مر انس والذی نفسی بیدہ لتضر نونہ اذا صدقکم ولسترونہ اذا کذبکم
یعنی علامہ اسود لیبی الحجاج کان علی رقابہ قریش يوم بد رسولہ من انس سے روایت
کہ حضرت زبایا قسم اوسکی جسکے قابو میں میری جان کہ تم اوسکو مارے ہو جب یہ منہ سے سچ کہتا ہی اور اوسکو
جوڑے ہو جب منہ سے جھوٹ بولتا ہی مراد ہی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ کے دن ویشے اگلسٹ
بر تھا **ف** جنگ بدر میں جب حضرت کاشنکرا اترے تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ لڑکے
کو خورشید کے آب کن اوٹوٹیں نکالنے لگے اور پوچھا کہ ابو سفیان اور اوسکے لوگ کہاں
ہیں اوسنے کہا کہ میں اوسکو جین جاتا لیکن ابو جہل وغیرہ نوافلاب مقام میں تو اصحاب اوسکو
مارنے لگے اوسنے مار کے کہہا کہ ابو سفیان وغیرہ بھی میں تو اصحاب اوسکا مارنا چھوڑا
پھر دوسرا اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجھکو ابو سفیان کی خبر نہیں لیکن ابو جہل وغیرہ تو موجود ہیں

العیاضے اوسکو پھر مارا اور حضرت غازیہ بیٹے نے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب بہ حدیث فرمائی

وَابُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكُنْتُ اَنْ يَنْزِلَ فَيَكْرَهُ اَنْ يَمُرَّ بِمَحَلٍّ

مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلَيبَ وَيَقْتُلَ الْخَنَزِيرَ وَيَضَعَ الْحِزْبَةَ وَيَقْبِضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَبْقَاهُ

اَحَدٌ نَجَارِي ادر مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انہم اوسکی جسکے نابو میں

میری جان ہی کہ البتہ عنقریب ہی کہ آئے گا کہ ہم میں اسے مسلمانو عیسیٰ مریم کا پڑھا حاکم دل ہو کر

سو نوڑ گا چلیا کو اور قتل کر گا جو کہ کو اور گراو گا جزیہ کو اور کرتے بھلے گا مال یہاں تک کہ

کوئی اوسکو قبول نہ کر گا **ف** قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں حضرت

عسی علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرائی دین کو مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرنا

چھپا سولی کی صورت کو کھینچے ہن جسے یہ شکل ہی نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے

ہیں اسواسطے کہ اوسکے گان میں حضرت عسی سولی پر مار گئے اور ہر جہاں ابھی نصاری سے

جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عسی اپنے وقت میں نصاری سے جزیہ نہ قبول کوں گے

اگر وہ ایمان نہ لاوینگے اور اوسکو قتل کرینگے

وَسَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَاصٍ وَابُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْتُ الشَّيْطَانَ

سَالِكًا فَيَا قَطَّ اِلَّا سَلَّاتُ فَيَا غَيْرَ حَلَّتْ هَذِهِ رِوَايَةُ سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَاصٍ

ابن ہریرہ قَطَّ سَالِكًا قَالَهُ لِعَمْرٍو الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بخاری

ادر مسلم میں سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انہم اوسکی جسکے

نابو میں کبری جان ہی کہ نہیں ملنا مجھ سے شیطان کسی راہ میں چلنا ہوا ہرگز کو کل نہ ہر جہاں ہی

اوس راہ میں جو تیری راہ کے سوا ہے یہ روایت سعد کی ہی اور ابو ہریرہ کی روایت میں

قَطَّ کی لفظ سالیگ کی لفظ پر مقدم ہے لیکن مطلب میں کچھ فرق نہیں بہ حدیث حضرت نے

عمر فاروق کے حق میں فرمائی **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت

کی خدمت میں حاضر ہوئے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتیں چلا جلا کر

۳۶۰

سید صاحب
وضوح جزیرہ
در وقت نزول عیسی
خداوند

۳۷۱

باتین کر رہیں تھیں جب عمر فاروق بیٹے کی خبر ہوئی تو سب پرکے میں ہو گئے جن میں حضرت
 اندر آئے تو حضرت کو نہ پایا سو کہا کہ خدا اب کو خوش رہے یا رسول اللہ کیا سبب کی آیت کے
 آتھی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو عورتوں سے بچنا اگر میرے پاس باتین کرنی ہوتی جب تمہاری
 اور اسی تو سب پرکے میں ہو گئے عمر فاروق بیٹے کو عورتوں سے کہا اسے دشمن اپنی جانوں کے
 تم مجھے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتی تو عورتوں سے کہا کہ مان ہم نے دشمن
 ہیں کہ تم کو کہتے ہیں کہ ہونے حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی میرے کراپن اور مضبوطی سے
 شیطانی کام میرے گرد ہنگامیں کیونکہ حرام کاموں کا کساد کر ہی کہ میرے زور و وسایع کام کہ میرے ہی
 لوگ ڈرتے ہیں عمر فاروق کو حضرت کے وقت میں شخص ہی کی خدمت بھی اتنا اسیے اول سے
 لوگ دیکھتے دیکھتے کہ جو جسے کو تو الی سے ڈرتے ہیں وہ میرے بادشاہ سے نہیں ڈرتے
 اتنی بات سے کوئی شخص کو تو الی کو بادشاہ سے افضل نہیں جاتا اس طرح ابن حدیث سے
 عمر فاروق کی فضیلت حضرت ثابت بن سوکنی

۳۷۲

وَابُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوهُ إِلَى فِرَاشِهِ وَنَا
 عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا نَحَارِي أَوْ سَمِنْ أَوْ يَرْوِ
 رَوَاتِ هِيَ كَهْ حَضَرَ فَرَمَا بَاتِمِ أَوْ سَكِي حَتَّى كَقَابِو مِنْ مِيرِي جَانِ هِيَ كَهْ كَوِي مُرْدِ السَّابِ الْبَتِينِ
 مِلَا كَهْ ابْنِي جَوْرُ كَوِي حَتَّى كَهْ دَاسِطِ مَعْرُودِ الْكَارِ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ
 بِهَانِ كَهْ
 وَرَسَتْ بَعْضُ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جن کے بڑے بڑے مفسرین نے لکھے ہیں
 خ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الْكَرْمِ سَعِيدٍ
 بخارجین ابو ہریرہ جیسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے غم خدائی کہ میں مقرر ہوا کیا کہ تارہوں

۳۷۳

فضیلت فاروق اعظم
 سب سے بڑا سلطان ارضی
 در شہنشاہ

قِيلَ مَنْ يَدْرُسُ اللَّهَ قَالَ الَّذِي كَلَّمَ جَارَهُ بِوَأَرْثَهُ سُجَّارِي أَوْ سَلَمِينَ أَبُو مَرْوَةَ أَوْ رَابِعِي
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھنا قسم خدا کی ایمان نہیں رکھنا قسم خدا
کی ایمان نہیں رکھنا لوگوں نے کہا کون شخص ہے یا رسول جو ایمان نہیں رکھنا حضرت نے فرمایا وہ شخص
مراد ہے جسکے بہت لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے بھر رہے ہیں **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا بہت ہے
فرض ہے اور اسکو رنج دینا بھی

۳۷۸

وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللَّهُ لَوْ لَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزَلَنَّا سَكِينَةً عَلَيْنَا وَنُكِّتَ الْأَفْئَامَ إِنْ لَا قِيَامًا وَالْمَشْرِ كُونَ قَدْ بَعُثُوا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْتُمْ سُجَّارِي أَوْ سَلَمِينَ بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ کہ حضرت نے فرمایا تم
خدا کی اگر نبوتی خدا کی رحمت تو ہم کی راہ نہ پائے اور نہ صدقہ دے نہ نماز پڑھے نہ
اناروی تسکین کو ہم پر اور قدیموں کو مجاہد اگر کفار سے ہم ملین یعنی اراحمی کے وقت قدم
نہ بیٹے اور مشرکوں نے البتہ ہم پر زبانی کی ہے جب کہ فتنہ فساد کا ارادہ کرنے میں ہم اوی
بات کو نہیں مانتے **ف** سال چہدم میں کا فتنہ حضرت پر چوم کیا حضرت نے پناہ کے
واسطے مذہب کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے تیری نکالنے جا رہے تھے اور
یہ حدیث فرماتے ہیں

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جسکے بزرگ ہیں

۳۷۸

بخاری
مسند احمد
ترمذی
ابن ماجہ
صحیح مسلم

مَرْعُوقَةُ بْنُ عَامِرٍ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ لَا يَقْبَلُ
أَجَدَ كَمْ أَنْ يَكُونُوا بِأَسْمَاءِ مُسْلِمِينَ عَمْرٍؤُا رَضِيَ رَوَيْتُ عَنْ رَابِعِي
عم بن مرثد جو بنے ملک اور خدا انہاری کفایت کرے گا سو نہ تھا ویسے تم کو مال کے حصوں کی
عفت **ف** تبسے روم اور ایران اور جزیران فتح ہوگا اور مجاہدوں کے حصے میں بہت
مال آوے گا سو فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مال کی کثرت میں جہاد کر پیسے غافل ہو جاؤ اس حدیث

بن خبری اور فتوح کی جو حضرت کے بعد ہوئیں اور اشارہ ہی جہاد کے مرغیب کا
و أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعُوهُ قَالَهُ قَالَ قَاتِلُوا هَذِهِ الْأَعْدَاءَ قَاتِلُوا هَذِهِ الْأَعْدَاءَ قَاتِلُوا هَذِهِ الْأَعْدَاءَ
 مِنَ الْمَاشِيِّ وَالْمَاشِي حَتَّى يَمُوتَ الشَّاعِرُ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ لَهُ وَمَنْ وَجَدَ
 مِلًّا أَوْ مَعَاذًا فَلْيُحْذِرْ بِهِ نَجَارِي أَوْ سَلَمَ مِنْ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ رَوَيْتُ هِيَ كَهْرَبِ نَفَا كِه
 عَقْرِبَ نَسَادِ هُوَ كَا جَمِينِ يَمُوتُ شَخْصٌ بَهْرُ هُوَ كَا كِهْرَبِ يَسِ اَوْرَاوَمِينَ كَهْرَبِ بَهْرِي جَلَنِي دَلِيلِ
 سِ اَوْرَجَلَنِي دَالَا بَهْرِي دَوْرَبِنِي دَالِي سِ جَوَاوَسْ كُو تَهَا نِكِي كَا نَوَاوَسْ كُو دِه كِنِجِ لِي كَا اَوْرَجُو
 كُو نِي نَاهِ كَا مَسَامِ بَا بَجَاوِي كِي جِهْ كِه بَاوَسِ تُو جَابِي كِه اَدَسِ نَاهِ مِينَ اَبَاوِي **و** اَس
 حَدِيثِ مِينَ اَسَاوَهْ اَدْنِ نَسَادِ لِي كَا جُو حَضْرَتِ كِه بَعْدِ طَاوِرِ سُو تَهِي جِسِي حَضْرَتِ عَمَّانِ كِي شَهَادَتِ سِ
 اَوَسِ نَسَادِ عَالِمِ كِبَرِي اَصْلَاحِ مَقْدَرِ خِيَنِ نَوْمِ كُو شَمَشِ كَرِنِي دَالَا اَوَسَمِينَ بَهْرُ هُوَ كَا زَادِهْ كُو شَمَشِ
 كَرِنِي دَالِي سِ سِ سِ سِ سِ اَطْرَاحِ اَكْرَاحِ اَكْرَاحِ نَفَاوَسَاوِينَ كِي شَرِكِي خِيَارِي كِي سِ

و أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ يَرُوحُ شَدِيدٌ فَلَا يَقْمُرُ فِيهَا أَحَدٌ قَمَرٌ
 كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَسُدَّ عَقْلَهُ قَالَهُ يَسْبُوتُ نَجَارِي أَوْ سَلَمَ مِنْ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ رَوَيْتُ هِيَ كَهْرَبِ نَفَا كِه
 رَوَابِتِ هِيَ كِه حَضْرَتِ زَايَا كِه اَجِ كِي رَاَتِ عَقْرِبِ يِ كِه اِيَكِ سَخْتِ اَنْدِي سِلِي كِي نَوَاوَسَمِينَ نِه
 كُو نِي كِهْرَبِ سِ سِ سِ سِ اَسِ اَوَسِ هُوَ تُو جَابِي كِه اَوَسْ كَا زَاوَمِينَ مَضْبُوطِ بَانِهْ سِ هِي حَضْرَتِ تَبْرُكِ
 مِينَ زَايَا **و** نَوِينَ سَالِ سِجَرِي مَلِكِ شَامِ مِينَ حَضْرَتِ جَنْگِ تَبْرُكِ مِينَ بَغْتِ سُو دِهَانِ اِيَكِ
 رَاَتِ يِهْ حَدِيثِ فَرَا مِي خِيَانِجِهْ نَهَا تِ سَخْتِ اَنْدِي اَوَسِي رَاَتِ چَلِي اِيَكِ شَخْصِ كِهْرَبِ اَتَهَا اَوَسْ كُو
 اَنْدِي نَبِي اَوَسِ كِهْرَبِ كِه بَهْرِ اَوَسِ اَوَسِ سِلِي اَوَسِ تَبْرُكِ سِ كِي دَوْنِ كِي رَاَهِ يِ

سجده واجب بخند

و عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمٍ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلُوا هَذِهِ الْأَعْدَاءَ قَاتِلُوا هَذِهِ الْأَعْدَاءَ قَاتِلُوا هَذِهِ الْأَعْدَاءَ
 يَقُولُونَ مِنْ حَيْزِ الْبَرِيَّةِ يَقُولُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِرُ أَمَّا لَهُمْ حَنَا جَوْهَرُ يَمُوتُ
 زَمَنِ اَلْاِسْلَامِ كَا يَمُوتُ اَلْاِسْلَامُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيُّهَا الْفَيْتُوهُمْ فَاَيُّهَا الْفَيْتُوهُمْ فَاَيُّهَا الْفَيْتُوهُمْ فَاَيُّهَا الْفَيْتُوهُمْ فَاَيُّهَا الْفَيْتُوهُمْ
 قَاتِلُوهُمْ اَجْرًا مِينَ فَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَجَارِي اَوَسَمِينَ عَلِي مَرَضِي سِ سِ رَوَابِتِ يِ

کہ حضرت نے فرمایا عقرب ایک قوم پیدا ہوگا آخر زمانے میں کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بعض لوگوں کا کلام بیہوشی سے گئے قرآن کو ایمان نہ اُترے گا اور بیکے سرخرو بیکے سچے شیعہ ایمان کا کچھ اثر نہ ہوگا کل جادو بیکے دین سے جسے تیر بھل جاتا ہی شکاری جافور سے سو جہاں کہیں تم اون سے ملو تو او کو قتل کرو سو اللہ اوبکے قتل کرنے میں قتل کرے والوں کو تو آج ہی نیا امت میں خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہیں جو کوئی بھی

بے قتل کا

مرا ابوہریرہؓ سَبَّحُونَ فِي اخِرِ امَّتِي اَنَا سُبْحٌ تَوَكَّلْتُ بِاللَّهِ لَسَمِعُوا النَّذْرَ وَلَا اَبَاءُكُمْ
فَاَنَا كُفْرًا يَا هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ سَلَمٌ مِنْ اَبِيهِمْ رَوَيْتُ عَنْ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرُوَيْتِهِمْ ظَاهِرٌ رَسُوْلُهُمْ اَمَّا بَيْنَ سَبَّحُونَ اَمَّا بَيْنَ سَبَّحُونَ اَمَّا بَيْنَ سَبَّحُونَ
ف اس حدیث میں اہل بیت کا ذکر ہے جو اسلام کا مخالف تھے کاموں کو مل کر کرتے تھے جو ان کے اجماع میں
خواہ جو بھی حدیث بنا کر خواہ اولیٰ اللہ کی نظر نسبت کر کے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے منسلک
ہو اکیسے تحقیق کسی بنا کر بنا چاہے کہ اس میں بن کر تائی اور اسی سب سے ہزاروں بدعتیں علم گیر ہو گئیں

فصل فی المضارع

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکی سے مضارع کا صیغہ ہے

مَرَّ اَنْسُ اِنِّي يَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَسْتَفْخِرُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُولُ مُحَمَّدٌ
فَيَقُولُ بِكَ اَمْرٌ لَا اَفْخِرُ لِمَعْدٍ قَبْلَكَ سَلَمٌ مِنْ اَبِيهِمْ رَوَيْتُ عَنْ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَمَا اَلَمْ يَنْ اَوْنِ كَا بَهْتِ كِي دَر وَا رِي بِرِي اَمْتِ كِي دَر وَا رِي بِرِي اَمْتِ كِي دَر
کون ہی سو میں کہوں گا کہ میں محمد بن نوحیدار کا بیگمچی کا مجھ کو حکم ہے کہ نہ کہوں کسی کے خلاف نہ کہیں
ف اِنْ عَتَا سِ اَمْرُكُمْ يَارِيعٌ وَاَنْتَا كَمَنْ اَرْبَعٌ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ سَهَادَةٌ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاَتٰ بِالزَّكٰوةِ وَاَنْ تُوَدُّ وَاَحْسَنَ مَسَا
عَمَلَكُمْ وَاَنْتَا كَمَنْ اَللّٰهُ تَابِعَ وَالْحَمْدُ وَالْغَيْرُ وَالْمَقْبَرَةُ قَالَهُ لَوْ قَدِ عَبْدُ الْقَيْسِ مَجَارِي

۳۸۲
نسخہ جامع
نسخہ جامع
نسخہ جامع

۳۸۳

۳۸۴

مسلم بن جعدہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں غلو حکم کرنا ہوں جاری رکھوں اور منع کرنا ہوں جاری نہیں ہے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا ہے اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں خدا کے سوا ہے اور محمد رسول ہے اللہ کا اور دوسرا حکم غار کا فاقم کرنا اور تیسرا حکم زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال یا دیا یا جو ان حصہ ادب کا ادا کر دے اور منع کرنا ہوں غم نہ کرنا اور تیسرا حکم یہ ہے اور تیسرا اور تیسرا ہے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا

ف ادعوت بن شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک نوکدار اور نوٹدار دوسرے سبز گہرا جیسے سبز برتن تیسرے بقیہ کی بھور کی ٹکڑی کا گڑا برتن چوتھے بقیہ کی بھور کی ٹکڑی کا برتن جس میں دھن وغیرہ ہوتا تھا جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اس کے برتن کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جب شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیثیں آئی ہیں

۲۸۵

مراتب عباس ابی لکڑی عارض علی اصحابک من اخذھیر الفداء لقد عرض علی عذ ابھم اذنی من ہذہ الشجرۃ قالہ لعمری بعد یوم بدیہ مسلمین عبد اللہ بن عباسؓ

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں رونا ہوں اس سبب سے جو میرے آگے لاکھنے سا بھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اور کا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے فرمایا ہے رونا یا جنگ پر کے بعد **ف** جنگ بدر میں شہر کا زولین کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اس کے بعد میں صلاح جو بھی صدیق اکبر نے کہا یا رسول یہ لوگ تیری قوم میں انکو چھوڑ دیجئے شاید کہ مسلمان ہوں یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور ایسے فدیہ لینے چھوڑنے کے عوض یہ لوگ دیون نہ حضرت کے اصحاب سامان کر کے قوت پکڑیں اور فاروق اعظم نے کہا کہ با حضرت ان لوگوں سے انکو چھوڑ دیا اور انکو وطن سے نکالا آپ ان سبکی گردن مارنے جب اگر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے سے رد کی تو حضرت نے فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیا پھر اس معنیوں کی آیت اُتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق ایک درخت کے

گر حضرت و اب
اخذوا اناسا من بدر
اجتہاد علی ابی بکر
صلی اللہ علیہ وسلم

قرب روئے یلگے فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روئے ہیں مجھ کو بھی بتلائے تاکہ میں بھی
روئے منب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اگر عذاب آتا تو سوئے
عمر کے کوئی سلامت نہ رہتا اس واسطے کہ مال بسنے کی اونکی مرضی نہ تھی اس حدیث میں معلوم ہوا کہ
کہ جس مسکین دی نہ ہوتی تھی تو حضرت ان میں اجتہاد کرتے تھے اگر ان میں کچھ چوک جاتی تھی تو حق تعالیٰ
جلد خروار کر دیتا تھا

۳۸۶ **ق** ابن عمر اذی رؤیاکم قد قواطعت فی السبع الاول و احسن من سوا کان
مخبر بها فليخبر بها فی السبع الاول و آخر بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے خوابوں کو کہ موافق یہ ہے پہلی سات راتوں میں سو خوب قدر کا کلام
کرتے والا سو سو پہلی سات راتوں میں تلاش کرتے **ف** شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے
خواب میں دیکھا ہے یہ سنو جن کیسے بحثیں منب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بسنے رمضان کی پہلی طاق
راتوں میں شب قدر سے پہلے کو حق ہو لاش کرے بسنے سباق راتوں میں یہ ارے او و باد کرے اسل آج کو ہی ہو
۳۸۷ **خ** ابو ہریرۃ اراکم باہی خاریۃ قد خرجتم من الحرم ثم التفت فتال بل
انتم فیہ و خرج مسلّم عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جعل اثنا عشر ميلاً حول المدينة حمی بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ دیکھتا ہوں تم کو اسے خاریۃ کی اولاد کو تم نکل گئے حرم سے بسنے مدت کی حرم سے
پھر حضرت نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم میں ہو اور مسلّم نے ابو ہریرہ سے
روایت کی کہ البتہ حضرت نے پھر بار بارہ کوں کر رہے تھے کہ اگر

۳۸۸ **ح** ابو ہریرۃ اشہد ان لا اله الا الله و آتی رسول الله لا يلقي الله بها عبد
غير شائئ فيها الا دخل الجنة مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ گو اہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور مقرر میں خدا کا رسول
ہوں نہ بلکہ خدا کو کوئی بندہ اس کلمہ کے ساتھ نہ شک لائے والا ان دونوں میں مگر کہ داخل ہوگا

بہشت میں **ف** لینے جو مکہ شہادت پر ہے اور توحید اور رسالت میں کچھ نہنگ ہو سوا

بہشت میں داخل ہوگا اگر جہنم گناہ سے بڑا ہو

خ النّٰس اَوْ صِبْغًا اِلَّا نَصَارًا فَاِنَّهُمْ كَرِهْنٰى وَعَلَيْتِىْ وَقَدْ قُضِيَ الدِّيْنُ عَلَيْهِمْ

۳۸۹

وَبَقِيَ الدِّيْنُ لَهُمْ فَاَقْبِلُوْا مِنْ حُسْنِهِمْ وَتَجَاوَزْ عَنْ مَسِيئَتِهِمْ خَبَرِ عَنِ النَّاسِ

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں انصار کے معذرت سے میں اس واسطے کہ وہ

میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہیں اور اللہ سے اذاکر جسکے جو انہیں دین میں تھانے

دین کی مدد اور بانی رہا ہی اور کما حق لینے نواب اور احسان سو قبول کر لو اس لئے کہ لوگ

اور پال جاؤ اور نئے بدکار سے **ف** لینے سو بچو دے اور کئی خطاؤں کو نہ کر دو

۳۹۰

مَرَّ عَالِشَةً تَأْخُذُ أَحَدَ نَكْنٍ مَّاءَ هَا وَسِذَرْتَهَا فَطَهَّرَ فَحَسَنَ الطَّهْرُ سَمِعَ

تَصَبَّ عَلَى رَأْسِهَا فَمَدَّ لَهَا سِدْرًا حَتَّى تَبْلُغَ سُوْرَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصَبَّ عَلَيْهَا

الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ مِرْصَةً مُمْتَلِكَةً فَطَهَّرَ بِهَا فَالَ لَا سَمَاءَ بَنَتْ شَكْلَ حَيْنَ سَأَلَتْهُ عَنْ

غُسْلِ الْحِجْصِ سَلَّمَ مِنْ حَضْرَتِ عَالِشَةَ ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لبوب تم میں سے

کوئی عورت اسے پانی اور پیر کی جی کو لینے نہ کی جی پانی میں جو سن کر کہے تھارت کرے

سو اچھی طرح سے تھارت کرے پھر پانی دے اسے اسے سر پر پھر خوب کیے یہاں تک کہ اسے

سر کی جوتی پہنچے لینے سر کو شے سے اور تک خوب کیے پھر اسے بدن پر پانی دے اسے پھر

ایک چہنہرہ مشک لودہ لبوب سو اس سے پاکی حاصل کرے لینے اندر سے کھانڈے

سبب غلبہ

واقع ہو اور رحم لطف قبول کرے یہ حضرت نے اسما و بنت کحل سے فرمایا جب کہ اسے جن

غسل کی کیفیت پوچھی **ف** پیر کی جی کو پانی میں جو سن کر لینے یہ فائدہ کہ بل جو چوٹ بجاد

۳۹۱

ت جَابِرٌ ثَنِيَّةٌ اَوْ لَا يَنْكِيهِ مَا رَأَيْتَ الْمَلَكَةَ تَطْلُوْا بِأَجْمَعِهَا حَتَّى رَفَعَتْهُ

يَعْنِي عِنْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ جَابِرٍ اَوْ سَلَّمَ مِنْ جَابِرٍ ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو اس کو

تو دامت رُو ہمیشہ اوپر دینے اسے بیرون کا سایہ کیے رہے یہاں تک کہ جسے اس کی لاش

کو اوٹھایا

مِنْ لَحْرِ وَجُدَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَمْرَقَتْهُ إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ
 حَتَّى مَرَّ بِالشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ فَلَفَسَهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ
 لَا يَدْرُونَ مَا قِيلَ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَبَلَدُكَ مَا أَنْتَ قَالَتْ
 أَنَا الْحَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْحَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي
 الدَّرِيْقَانَةِ إِلَى خَبْرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالُوا لِمَا سَمِعْتُمْ لَنَا مِنْ جَلَامِ قَوْلِهَا إِنْ تَكُونُ
 سَيِّطَانَةً قَالَ فَاذْطَلِقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّرِيْقَانَةَ إِذْ فِيهِ أَكْظَمُ إِنْسَانٍ رَأْسُهُ
 وَطَرُ خَلْفُهُ وَاشْدُهُ وَنَاقَا جَمُوعُهُ بَدَأَ إِلَى عُنُقِهِ عَمَائِينَ رُكْبَتَهُ إِلَى لَعْبِهِ بِالْحَدِيدِ
 قَالُوا وَبَلَدُكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ دَرَسْتُ عَلَى خَبْرِي مَا خَبِرُونِي مَا أَنْفَرُوا لَوْ أَنَّ نَاسًا
 مِنَ الْعَرَبِ رُكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بِجَزِيرَةٍ فَصَادَقْنَا الْبَحْرَ حِينَ إِنْغَلَبَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ
 شَهْرًا ثُمَّ أَرَفَانَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرَبِهَا وَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِينَا
 دَابَّةً أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَدْرِي مَا قِيلَ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ قَالُوا وَبَلَدُكَ
 مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْحَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْحَسَّاسَةُ قَالَتْ ائْتِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ
 فِي الدَّرِيْقَانَةِ إِلَى خَبْرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَلَمْ يَمَنْ
 أَنْ تَكُونُ سَيِّطَانَةً فَقَالَ خَبِرُونِي عَنْ نَحْلِ بَيْسَانَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنٍ اسْتَخْبِرُ
 قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَحْلِهَا هَلْ تَمِي قَالُوا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تَوْشِكُ الْأَثَرُ قَالَ خَبِرُونِي
 عَنْ بَحِيرَةِ طَبِيرَتِهِ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنٍ اسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ
 قَالَ إِنْ مَا تَأْكُلُ يَوْشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ خَبِرُونِي عَنْ عَيْنٍ رُغْمَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنٍ
 اسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قَالُوا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ
 الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ خَبِرُونِي عَنْ نَمِي الْأَصْتَيْنِ مَا فَعَلَ قَالُوا
 قَدْ خَرَجَ مِنْ مَرَّةٍ وَنَزَلَ بِتَرِبٍ قَالَ أَفَاتَلَهُ الْعَرَبُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَعِبَ بِهِمْ
 فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ فَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ

فَلَمَّا نَعَوْا قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَّكُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخَذِّرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ
 وَإِنِّي أَوَدَيْتُكُمْ أَنْ يُودَنْ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرَجَ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ قَرْبَةً
 إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي الْأَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَلَكَةٍ وَطَبِيبَةٍ هُمَا مُخَرِّصَانِ عَلَيَّ كُلَّهَا كُلَّمَا
 أَرَادْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَائِكَةُ بَيْتِهِ وَالسَّيْفُ صَلَاسًا
 يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنِّي عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يُحَرِّسُونَهَا قَطَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْضَعُ رِيَّهُ فِي الْيَنْبَرِ هَذِهِ طَبِيبَةٌ هَذِهِ طَبِيبَةٌ الْأَهْلُ كُنْتُ حَدِّثُكُمْ
 ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعُوذُ بِاللَّهِ تُحِبُّنِي حَدِيثُ تَمِيزٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أَحَدِي بِكُمْ
 عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَلَكَةٍ إِلَّا أَنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ
 مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْ مَاءَ بَيْتِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ
 بخاری اور مسلم میں غلطی سے جس روایت ہے کہ حضرت زبایا کہ جاسیے ہو کہ میں نے نکو اس واسطے
 کیا ہے ایسی اصحاب نے کہا اس واسطے کہ رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت زبایا اللہ تعالیٰ نے تم حاکم بنیں جسے جمع کیا
 خوشی مناسب ہے کہ وہ ڈرے نہ بکرو لیکن جسے جمع کیا نکو اس واسطے کہ تم درمی ایک نصرا میں مرد تھا
 سوا یا پھر اسے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور پھر یہ ایسی بات کہی جو موافق پڑی اس بات کے
 جو میں نے کہا کرنا خاصا صحیح و قابل کی خبر ہے اسے مجھے یوں بات کہی کہ وہ شخص مجھے تنہا
 سوار ہوا، محمد کے جہاز میں نہیں آدیں گے ساتھ جو تم اور جہازم کی قوم سے تھے سوا میں
 ایک مہینہ بھر کھڑا تھا کہ سمندر میں تیرنے نہ ت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وہ لوگ جا گئے
 سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف موج ڈوبے پھر وہ جہاز سے پلو اسے چھوٹی کشتی میں بیٹھے
 سو ٹاپو میں داخل ہوئے تو پلاؤ کو ایک جانور بہاری دھم بہت بالون والا کہ اس کا آگے چہرہ دنیا
 نہ ہر ناخدا بالون کے جھرم سے تو لوگوں نے کہا ایسے کجحت تو کیا چیر مٹی اور سینے کہا میں جاسوں
 ہوں لوگوں نے کہا جاسوں کیا اسے کہا ایسے لوگوں اس مرد یاں پلو جو زمین ہی اس واسطے کہ وہ
 نہاری خبر کا بہت مشتاق ہی تم نے کہا جب دینے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ میں

حدیث نمبر داری در
 باب قصہ خال کجیغور
 اور اوپر

شیطان نہویم بنے کہا بھرم چلے دوڑنے یہاں تک کہ دیر میں داخل ہوئے تو کجا کبک اوسمیں بڑا قناد اور آدمی نمودار ہوا کہ اہنے دلبا مخلوق اور دباحت جگڑا ہو کہی نہیں دیکھا جگڑے ہوئے ہیں دیکھے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں انوکھے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے تھپے لپٹا کبخت تو کیا چیز ہی اوسے کہا تم تو نابو پا گئے میری خبر پر لینے برا حال معلوم ہو جا دگبا اب تم جھکوتاؤ کہ تم کون ہو لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہیں سوار ہو چکے ہمنہ دیکھے جہاز میں اوسنے پاپاسمند رکو جب کہ وہ جوش میں تھا سو کھٹلا کی کھڑکی سے ایک ہمنہ بھر بھرم آگے تیرے اس صابو سے بھرم پیٹھے چوٹی نشی میں پھر داخل ہوئے نابو میں سوٹلا ہکو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالوں والا ہم نجایتے تھے اوسکا اگاچھا بالوں کی کمر سے سینے اوس سے کہا ایک کبخت تو کیا چیز اوسے کہا میں جاسوس ہوں لینے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا جلا اس مرد پاس خودز میں ہی کہ البتہ وہ تمہاری خبر کاستان ہی سو ہم زہری طرف دوڑنے آئے اور ہم اوس سے دھبے کہ کہیں بہوت پرت نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ جھکو خبر دو کھٹان کے نخلستان سے لینے کہا کہ کون سا اوسکا حال تو پوچھنا ہی اوسے کہا کہ میں اوسکے نخلستان سے پوچھنا ہوں کہ پہلنا ہی لینے اوس سے کہا کہ ہاں بھٹنا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقر عنقریب ہی کہ وہ نہ چھلکا اوسے کہا کہ تھلاؤ جھکو طرستان کے دربا سے لینے کہا کون سا حال اوس دیا کا تو پوچھنا ہی اوسنے کہا کہ کیا اوسمیں پانی ہی لوگوں نے کہا اوسمیں بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جانا رہگا اوسے کہا خبر دو جھکو زہری کے چشے سے لوگوں نے کہا کون سا حال اوس چشے کا پوچھنا ہی اوسے کہا اوس چشے میں کیا پانی ہی اور وہاں کے لوگ اوس چشے کے پانی سے کیا کھیتے کرتے ہیں اوس سے کہا ہاں اوسمیں بہت پانی ہی اور وہاں کے لوگ کہتے کرتے ہیں اوسکے پانی سے اوسے کہا جھکو خبر دو عرب کے پیغریب سے کہ اوسے کہا کیا لوگوں نے کہا وہ مقر نکلا لیتے سے اور اتر مد سے بن اوسے کہا کیا اوس سے عرب لڑے لینے کہا کہ ہاں اوسے کہا کیونکر اوسنے اوسکے ساتھ کیا لینے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اہنے گردن

عرب پر سواؤ ہونے اور اسکی اطاعت کی اور بنے اور کہے کہا کہ مقررہ بات کیا ہو چکی ہے
 کہا ہاں اور بنے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اور بنے حق میں بہتر ہے کہ اور بنے تا بعد از ہون اور البتہ
 میں نکلو ابھی خبر نہ لانا ہون کہ میں سچ ہوں یعنی دجال تمام زمین کا پھر بنے والا اور البتہ
 غضب ہی کہ مجھ کو اجازت ہو سکتے کی سو میں نکلو کا نو سیر کر دنگا سو پچوڑن گا کسی گا نو کو گور گور
 اور بنے افراد گا جالیس را کے اندر سوا کے اور بنے کے کہ اور بنے جانا مجھ پر حرام ہی ہے
 منع ہی جب کہ میں چاہو گا کہ اور بنے بنوں سے کسی میں داخل ہوں تو میرے آگے ہر
 اور بنے ایک فرشتہ اور ایک ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی کہ مجھ کو اور بنے جائیسے رو لگا اور البتہ
 اور بنے ایک ننگے پر فرشتے ہوں گے کہ اور بنے چو کہ اسی کر بنے پھر حضرت نے اپنے نجات سے
 میرے پگور ادا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہی مدینہ ہی خبردار ہو پہلا میں نکلو اس حال کی خبر نہ لچکا
 ہوں تو اصحاب نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی منیم کی بات کہ موافق پڑی اور بنے
 جو میں نکلو دجال اور بنے اور بنے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجال دربار شام
 یاد رہا یمن میں ہی نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور بنے کی طرف
 ہی اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرت نے دجال کا تمام دربار شام
 یاد رہا یمن میں فرمایا پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہی اس وقت
 یمن بارہا میں مضمون کو ناکہ سے فرمایا چنانچہ ایک آگے کیا رہوں حدیث میں صاف حضرت نے فرمایا
 ہی کہ دجال مشرق سے اور بنے بنیان اور غزوہ منہر میں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے
 پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قیدی ہی قیامت کے قریب خدا کے گا اور عیسیٰ مسیح

ہاتھ سے مارا جاوگا

۳۹۶
 مَرَّاسٌ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا تَقُولُ إِلَّا مَا رَضِيَ رَبِّي وَاللَّهُ يَا أَبَرَّاهِنِم
 إِنَّا بَلَدٌ كَيْفَ تَوُفُّ مَسْلَمٌ مِّنَ النَّاسِ نَسِيءٌ رَوَا بَسْمَةُ هِيَ كَ حَضْرَتِ فَرَمَا يَا نَسُو بَهَا نِي هِيَ أَكْبَرُ أَوْ غَم
 کرنا ہی دل اور نہیں کہنے ہم گرد ہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا اللّٰهَ رَا جَعُوْنَ

ہیں قسم خدا کی اسے ابراہیم ہم نیری جد ائی سے غناک ہیں **ف** مشکوٰۃ میں انس سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضرت کے فرزند کا جب دم نکلتے لگا تو حضرت کی دونوں ہاتھوں سے آنسو بہتے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور روایت

ابو جابر اشعثی
رضی اللہ عنہ

ہیں حضرت نے فرمایا کہ ایسے عبد الرحمن یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسرے بار آنسو بہا لائے پھر یہ حدیث فرمائی ہے آنکھ سے آنسو نکلتا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ

یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور سکھ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہے اور حرام ہے **ق** ابْنِ عُمَرَ تَطْعَمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ دَمَنَ لَمْ تَعْرِفْ قَالَ

۳۹۷

لِرَجُلٍ قَالَ أَيْ الْإِسْلَامَ خَيْرٌ نَخَارِي أَوْ سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کہا یا رسول اللہ اور سلام کرے اور سکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے اوس

مرد سے کہا جس نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہے **ف** معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے

سلام کرنے میں آشنائی ضرور نہیں مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہے کہ حق ہی اسلام کا اور محبت کا ہے

صِرَاحُ بْنُ عَقْبَةَ تَعْرِفُونَ حَزْرَةَ الْقَرَبِ فَيَقْبَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَعْرِفُونَ فَارِسَ فَيَقْبَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَعْرِفُونَ الرُّومَ فَيَقْبَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَعْرِفُونَ الدَّجَالَ فَيَقْبَحُهَا اللَّهُ سَلَمٌ مِنْ نَافِعِ بْنِ

۳۹۸

عَقْبَةَ ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لو بگے عرب کے یا پو بے سو خدا او سکو فتح کرے گا پھر تم لو بگے ایران والوں سے سو خدا او سکو فتح کرے گا پھر تم لو بگے روم سے سو خدا او سکو

فتح کرے گا پھر تم لو بگے دجال سے سو خدا او سب فتح دے گا **ف** جسے حضرت نے فردی ویسا ہی ہوا اول عرب فتح ہوا اوس کے بعد ایران اوس کے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت میں

میں فتح فرمائے گا
زکات و دیگر

ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آئندہ خبر مطابق ہے **س** اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْ عَمَّا رَأَى الْبَغِيَّةَ الْبَاغِيَّةَ نَخَارِي مِنْ حَضْرَتِ امِّ سَلَمَةَ ہے روایت ہے کہ

۳۹۹

حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گردہ قتل کر لگا **ف** جنگ خندق میں حضرت نے عمار بن ابی اسیر کا سر پہلا کر یہ جہیز فرمایا جب کہ علی مرتضیٰ اور معاویہ بن ابی سفیان بن جنگ یثیقین ہوئی تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضیٰ کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا باغی تھا اور اس وقت میں امامت کا حق علی مرتضیٰ کی ذات پاک پر منحصر تھا

ہر ابوہریرۃ یَقُومُ السَّاعَةَ وَالرَّجُلُ يَجْلِبُ اللَّحْمَةَ مَا يَصِلُ إِلَى الْإِثْمَانِ إِلَى فِيهِ حَتَّى يَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ مَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى يَقُومَ وَالرَّجُلُ يَكُوطُ حَوْصَهُ لَمَّا يَصْدُرُ حَتَّى يَقُومَ

مسلم بن ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہو جاوے گی اور حالانکہ مرد اذنی دہن ہوا ہو گا سونہ بچا ہو گا برتن اوس کے مہنہ کہ قیامت آجاوے گی اور وہ مرد خرد فروخت کرے ہوں گے کپڑے کی سودے خرید فروخت کر کے ہوں گے کہ قیامت آجاوے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہو گا سوا دیکھو درست کرے نہ بھرا ہو گا کہ قیامت آجاوے گی **ف** اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اوس غافل زمین اس واسطے کہ قیامت ہوئے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ اچانک قیامت آجاوے گی انجیل میں عیسیٰ علیہ السلام نے بھی ایسی جہ کے مطابق فرمایا ہے کہ قیامت آجاوے گی جب کہ لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں

مَرَّ الْمَسْتُورُ بِتَقَوْمٍ السَّاعَةَ وَهُوَ ذُو قَوْمٍ كَثَرُ النَّاسِ

کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال میں کہ رومی لوگ اپنے نصاریٰ سے لوگوں سے بہت ہوں گے **ف** اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ کے کفر میں حاکم ہو جائے گا

مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ بِتَقِ الْأَرْضِ أَفْلَادَ كَيْدِهَا أَصْنَالِ الْأَسْطُورِ مِنَ الدَّهَبِ الْهَضْبَةِ

یَحْمِي النَّاسُ يَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَحْمِي النَّاسُ يَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَجُلِي وَ يَحْمِي السَّامِيُّ يَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ بَدَنِي ثُمَّ يَذْعُوهُ فَلَا بَأْسَ دُونَ مِنْهُ شَيْئًا

مسلم بن ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دو بے گی زمین اپنے جگہ کے ٹکڑے

۴۰۱
نصاری غصب

سبوں کے برابر سوئے اور چاندی کے بستے زمین کے اندر کے خزاں نے اور پائے کوٹنے
کی کہانے نبیاست میں زمین پر ظاہر ہو جاوین گی تو آویگا فانی سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں بنے
فلانی کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کا شے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں بنے برادری
کا حق کاٹا اور آویگا چور اپنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میرا نہ کاٹا گیا بھرا دس مال کو چھوڑ
دیں گے سو نہ لبون گے او میں سے کچھ بھی **ف** یہ نبیاست کے قریب ہو گا خوف نبیاست کے
قضت کہا جو آدمی مال کو لبوے

ف ۳۰۳ ابُو سَعِيدٍ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُجْرَةً وَاحِدَةً يَكْفُوْهَا الْجَبَّارُ
بِيَدِهِ كَمَا يَكْفُو أَحَدٌ كَرُحْبَرَتَهُ فِي السَّفَرِ لَا أَهْلَ الْحِجَّةِ نَجَارِي أَوْ سَلَمٌ مِنَ ابْنِ سَعْدٍ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہو جاوین گی زمین نبیاست کے دن ایک روتی اور سکو اور سبے لے گا خدا
اپنی دست قدرت سے ہشتینوں کی مہمانی کے واسطے جسے ہر ایک آدمی اولئنا بانشاہی اپنی فی
کوسفر کی حالت میں **ف** یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہو کر غذا اسی صورت ہو جاوے
گی ہشتینوں کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت کے کچھ بعد نہیں اس واسطے کہ اب بھی زمین ہے

عجیب اور غریب غریب و ازبویہ نکلتے ہیں اگر تمام زمین کو شیریں میدہ کر ڈالے تو کون نجب ہی
ف ۳۰۴ ابُو هُرَيْرَةَ نَزَلَ عَلَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَخْفِئُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامُ أَعْلَى
الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحْصَبَ نَجَارِي أَوْ سَلَمٌ مِنَ ابْنِ سَعْدٍ کہ حضرت نے فرمایا کہ ان بن کے
کل انصار اللہ بنی کینانہ کے ٹپے پر جہان قریش وغیرہ البسین بمقسم ہوئے کفر پر بنے اور مکان
بنیں جسکا محصَب نام ہے **ف** قبل ہجرت کے جب حضرت بنے میں سے تو قریش اور بنی کینانہ
محصَب میں اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نہ کریں اور ان سے
کسی چیز کی خرید و فروخت نہ کریں یہاں تک کہ وہ بنے نہ ہو کہ حضرت کو او بنے کے واسطے کہ وہ بن
چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان میں
گہریسے رہی اگ اور بانی تک وہ لوگ نہ دیتے تھے کہ اس نے کا تو کیا ذکر ہی آخر کو خدا نے ان میں

بہوٹ ڈھلی اور کفار اسٹینے عہد اور پیمان سے بار آئے بعد اس کے حضرت نے ہجرت کی یہ
کی طرف آئینوں سال کفر میں ہوا نوں سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے منصرف آگئے
کے قریب پہنچے تو اسامہ بنے بوجہ کہ با حضرت کل کہاں بنے بن آئے بے گاہ حضرت نے یہ
حدیث فرمائی اوس مکان میں آئے بے گاہ فائدہ کہ تاجہ کا احسان باوٹے کہ جہاں کفر کا دوزخ ہے

کہ انہی بھی وہیں مسلمانوں کو خدا سے کیسا غالب کیا اور تاکہ کافر شرمندہ ہوں
۲۰۵ **و** اَبُوهُرَيْرَةَ بَابِي الشَّيْطَانُ اَحَدٌ مِّنْ قَوْلٍ مِّنْ خَلْقٍ لَّدَا خَلْقٍ
مَّقُولٍ مِّنْ خَلْقٍ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَتَّخِذْ بِيَارِيٍّ اَوْ سَلَمٍ مِّنَ الْوَهْرَةِ ثَبَّةً
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انا ہی شیطان تم میں سے کسی باس تو کہنا ہی کہے یا ساید کہا
کہے ولسا یا بیان تک کہ کہتا ہی کہ کہتے ہی انا ہی سب کو کھر جب شیطان یہاں تک
اوسکو پہنچا کہ تو اسکو جا بے کہہ رہے پناہ مانگے اور رک رہے **ف** سے جہاں اسکا
خیال فاسد آئے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور احوال میں شیطان الرجیم طرح سے اور اس
خیال سے دلکوش رہے اسواسطے کہ کھڑا شیطان کے وسوسوں کو دفع کر دے ہی جیسے اقباب

کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہی
۲۰۶ **م** اَبُوهُرَيْرَةَ بَابِي الْمَسِيحِ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ وَجِهَتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُونَ اَحَدِ سَمَرٍ
تَصْرِيفِ الْمَلَائِكَةِ وَجِهَةً قَبْلَ الشَّامِ وَهَذَا لِكَ يَهْلِكُ سَلَمٌ مِّنَ الْوَهْرَةِ ثَبَّةً
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آؤ گا دجال یورپ کی طرف سے اور قصدا اسکا ہوگا یہ بے گاہ
یہاں تک کہ وہ اُحد کے شیعہ آئے گا پھر فرستے اسکا ٹہنہ پھیر دیں گے شام کی طرف اور
وہیں جا کر ہلاک ہو جا رہے گا

۲۰۷ **م** اَبُوهُرَيْرَةَ بَابِي عَلَى النَّاسِ رَمَانٌ يَدْعُو الرُّجُلَ بَنَ عَمَّهِ وَفَرَسَهُ هَلُمَّ إِلَى الرَّحَاءِ
هَلُمَّ إِلَى الرَّحَاءِ وَ الْمَدِينَةُ حَبْرُ كُفْرِهِمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ
مِنْهُمْ اَحَدٌ رَّعْنَةً عَنْهَا اِلَّا اخْلَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ اِلَّا اِنَّ الْمَدِينَةَ كَالَّذِي

تُخْرِجُ الْخَبِيثَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةَ يَشْرَأُ رَهَا كَمَا مَنَفَى إِلَى الْكَبِيرِ
 خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم بن ابی ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوبکا لوگوں پر ایسا اثر
 کہ بلاؤ گناہ اپنے چپا کے نیچے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ اُو عین و ارام کی طرف اُو گناہ
 روزی کی طرف اور حالانکہ مدینہ سے گارہنا بہتر ہے اور ان کے واسطے اگر دسے ہوں بوجہ
 دابے اور کسی قسم کے فائدے ہی نہ ہو ان ہی کہ نہ سکے گامدینہ والا کوئی مدینہ سے ہزار ہوں کہ اگر خدا
 اوبے کے عوض اوس سے بہتر نہ دے بن بدل لاؤ گا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ تو ہمارے بیٹے کی
 طرح ہے کہ نکال ڈالنا ہی پلید کو فایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دُور کر ڈالیکا مدینہ اپنے
 بد لوگوں کو جیسے دور کر ڈالتی ہے ہٹھی لڑنے کی قبل کو **ف** لیجئے شام اور عرفہ کے
 ملک بن کن ابن رزن کے واسطے مدینہ سے بچنے لوگ اپنے گہر مار کو بیجا و بن کے حال
 اوس کے جھین بہتر نہیں کہ حضرت کی ہمارے بیٹے کو بچنے

۴۰۸ **ف** أَبُو سَعِيدٍ بَايَ عَلَى النَّاسِ رَمَاهُ يَغْرُوفِيَهُمْ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ
 هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُونَ نَعْمَ فَيَقْبَحُ لَهُمْ تَعْرِفُونَ وَأَمَّا مِنَ الدَّائِسِ فَيَقَالُ
 لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُونَ نَعْمَ فَيَقْبَحُ لَهُمْ تَعْرِفُونَ وَأَمَّا مِنَ
 النَّاسِ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُونَ نَعْمَ فَيَقْبَحُ
 لَهُمْ تَعْرِفُونَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ هِيَ كَهْضَتِ فَمَا بَاكَ أَوْبَكَ لَوْ كُنْ بِرِ الْيَاوَدَةِ
 جہاد کرنے کے آدمیوں کے جہاد تو ان سے بوجہ بن گے کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول
 کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ مان بونع ہو جاوے گی اور کی چہرہ ہاد کرنے کے لوگوں کی گرہ تو ان سے
 بوجہ بن گے کہ کوئی ہی تم میں سے جیسے دیکھا ہو رسول اللہ کی محبت و اُن کو بیسے تابعین کو تو لوگ
 کہیں گے کہ مان تو ان کی فتح ہو جاوے گی چہرہ ہاد کرنے کے آدمیوں کے لشکر تو ان سے جہاد
 جاوے گا کہ ہی کوئی تم میں وہ شخص جیسے اصحاب کے اصحاب کی محبت کی ہو بیسے بیسے آئیں گی
 تو لوگ کہیں گے کہ مان تو ان کی فتح ہو جاوے گی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب

از تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ ان کی برکت نیسے فتح نصیب ہوگی
 مَرَّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ لَيْسَ بِنَبِيِّنَا مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ تَقَرَّرَ فِي قَرْنٍ
 كَانَ بِهِ بَرَصٌ قَبْرًا مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَارْدَةٌ هُوَ يَهَابُ بَرُّ لَوْ اَفْسَمَ عَلَى
 اللَّهِ لَا بَرَّةَ فَاِنْ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ مُسْلِمٌ مِنْ عُمَرَاؤِ قُرَيْشٍ رَوَيْتَ هِيَ كَبْهَرُ
 فَرَمَا کہ اُدھکا تھایے پاس اُدیس بن عامر بنی سُلَیْمِہ گروہوں کے ساتھ مراد کے قوم سے اور منجملہ
 مراد کے قرن کے گروہ سے اس کو سفید داغ کی بیماری بھی ہو وہ اس بیماری سے چکا ہو گیا
 گو دہم کے برابر ایک داغ بنائی اور یہی ایک ماہی کہ اس کا وہ بڑا خدمت گزار اور نیکو کاری اگر وہ
 کسی چیز کی خدا کے بہرہ سے پر قسم کیا وہ تو خدا اس کو سچا کر دیوے سو اگر یہ تجھ سے ہو سکے
 کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کجھو **ف** اس حدیث میں اُدیس قرنی کی بڑی
 عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اُدیس قرنی تابعین میں ہیں صحابی نہیں ہر چند حضرت کے وقت میں موجود
 تھے لیکن مابقی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور میں حاضر ہوئے اس لئے سال وفات میں تھر
 فاروق بیچ کو گئے وہاں میں کے لوگوں سے پوچھا کہ اُدیس قرنی بھی تمہاری سا نہ ہیں ایک میر
 مرد ہے کہا کہ اُدیس قرنی تو کوئی نامی باغرت آدمی ہم لوگوں میں نہیں ہیں لیکن میرا ایک بھائی
 ہی اس کا نام بھی اُدیس ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور ستہ خراب ہی ہمارے اونٹ چرایا
 کرتا ہی عمر فاروق بھیئے کہا کہ تو ہلکا اون سے ملا دیکھا اوس نے کہا ہاں چلو کہ عرفات کے بنلو کے
 جنگل میں اونٹ چرانا ہو گا چنانچہ عرفاروق اور علی مرتضیٰ اوس کے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اُدیس
 قرنی جنگل میں نماز میں مشغول ہیں اور گرد اونٹ چرتے ہیں عرفاروق بھیئے اے اُنکو سلام کیا اونہوں نے
 جواب دیا عرفاروق بھیئے نام پوچھا اُدیس قرنی بھیئے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عرفاروق نے
 کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین میں ہیں سب عبد اللہ ہیں اپنا وہ نام بناؤ جو تمہاری مائے رکھا ہی
 اُدیس قرنی نے کہا کہ نام پوچھتے ہیں تمکو کیا عرض ہی عرفاروق بھیئے کہا کہ حضرت نے تمکو تمہارا پنا
 بنا دیا ہی سو تیرے تمکو بچا نا تب کہا کہ ہاں اُدیس قرنی میرا نام ہی پھر عرفاروق نے اپنی مسرت کی دعا

قصہ حضرت
 عیسیٰ بن مریم علیہ
 السلام

عالم پاک میں سبحان اللہ اور ان شاء اللہ کہنا دم سننے کے فایز مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا
 صر أبو مسعود عقیب بن عمن والآنصاری یؤثم القوم آخر ثم لکتاب الله فان
 کانوا فی المراءاة سوءاً فاعلمهم بالسنّة فان کانوا فی السنّة سوءاً فاقدمهم
 حجرة فان کانوا فی الهجرة سوءاً فاقدمهم سناً ولا یؤثم الرجل الرجل فی
 سلطانه ولا یقعُد فی بدیهه علی تکوینته الا یرا ذنیه مسلم من ابوسودری کے جنکا عقیدہ غلو
 یام ہی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کربے نوم کی جو اون میں قرآن کا بڑا فاری ہو سوا اگر
 ویسے لوگ قرأت میں برابر ہوں تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سوا امامت کربے اور اگر حدیث
 اور فقہ میں بھی سب برابر ہوں تو امامت کربے جیسے اون میں سے اول ہجرت کی ہو سوا اگر حج
 میں سب برابر ہوں تو اون میں بڑی حمد والا امامت کربے اور نہ امامت کربے ایک مرد دوسرے
 مرد کی حکومت کے مقام میں اور نہ بیٹے اوسیکے گھر میں اوسکی سند پر ندون اوسکی اجازت کے
ف فقہ میں لکھا ہے کہ امامت میں افضل عالم ہی اوسیکے بعد فارسی اوسیکے بعد متقی اوسیکے
 بعد بڑی حمد والا اور اس حدیث میں فارسی کو عالم پر افضل فرمایا اسواسے کہ حضرت کے وقت میں جو
 فارسی ہونا تھا سو عالم بھی ہونا تھا اور پچھلے زمانے میں اکثر لوگ فارسی ہوئے ہیں اور عالم نہیں
 ہوئے اسواسے فقہ میں عالم کو فارسی پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسواسے

ایمان شریعت

فقہ میں پرستار گاری کو حضرت کے فایز مقام کا
 صر انس یثقی من الجنة ما شاء الله ان یثقی ثم یثقی الله لها خلقاً مما يشاء الله
 مسلم من النسب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مذکرت
 کہ خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کرے گا جس قسم
 کہ چاہیگا **ف** نسبت بہشت البواسیم مقام ہی کہ باوجود بہشتیوں کے داخل ہونے کے
 کہ یہ مکان خالی رہ جاوے گا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی مخلوق کا اور کرے گا
 صر انس یثقی الدجال من یثوق داضبکھان سنبعون الفاعلینہم الطیالسة

مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہوں گے، مصطفیٰ کے سوا ہرگز

یہودی اور یہ سب جادوین ہوں گے

النَّاسُ يَتَّبِعُونَ الْمُتَّبِعَ ثَلَاثَةَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَعَمَلُهُ يَتَّبِعُ أَثَانًا وَيَتَّبِعُ وَاحِدًا يَتَّبِعُ

آہلہ و مالہ و یغنی عملہ بخاری اور مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر

لگے جانی ہیں مردے کے بن چہرین آویس کے فراہمی لوگ اور مال اور عمل سود و تولیہ

ہیں اور ایک سہہ جانا ہی فراہمی لوگ اور مال تولیہ آتے ہیں اور اسکا عمل اویس کے ساتھ رہ

جانا ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہے کہ مثلاً ایک شخص

کے بن دوست ہیں اور میں سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا مستند دوست جسکے واسطے

یہ شخص شہ و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اس سے کم مگر قریب سے زیادہ

محبوب اور غیر دوست دونوں سے کمتر محبوب اس شخص کی حاکم بنے بنظر قہر طلبی کی توبہ

اول اپنے بڑے مستند دوست پاس گیا کہ میری اس صحبت میں ساتھ دیوے سو وہ گھر سے

بھی باہر نہ نکلا اور اویس صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہو کر دوسرے متوسط دوست پاس

گیا اویس نے کہا کہ جل میں تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلنا ہوں مگر اندر نہ جاؤں گا

پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اویس نے کہا خاطر جمع رکھ میں

تیرے ساتھ چلوں گا اور تمہیں کو آفت سے بچاؤں گا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہہ رہے

کے بعد گھر میں رہ جانا ہی اور متوسط دوست فراہمی لوگ ہیں جو قہرک مردے کو بچا دیتے

ہیں اور کمتر دوست اعمال میں جو سب کے ساتھ قہر میں جاتے ہیں اور اسکو عذاب الہی سے بچا

تے ہیں سبحان اللہ عجیب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو خوفِ بڑے پر انگہ جہر اوین اور تو

آشنا صحبت میں کام آویں کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہیں پہچانتا اور انجام کار

غافل ہو کر بنے وفا اور بنے حو تو ان کے تشہے اپنی عمر عزیز کو بناہ کراہی + شخص + مال اولاد و غیر

قہر میں جانی کے نہیں + تمہکو و دوزخ کی نصیبت ہے چہر اپنے کے نہیں جز عمل گور میں کوئی بھی تیرا

۴۱۳

انسان مال و اولاد
و عمل و سبک و غیر
سرو و غیر و غیر

نہیں بلکہ قیامت سے کہ نوامین سے خبر نہیں

۴۱۵

ابوہریرۃؓ ینکرکون المدینۃ علی خبر ما کانت لا یفتاھا الا العوائی و
الحرمن یحضر راعیان من مریۃ یریدان المدینۃ یقعان بعثھا فجدرا وحوشا
حتی اذا بلغت نبتۃ الوداع حرا علی وجوہھما بخاری اور سلم بن ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جوڑ جاؤں گے مدینے کو اچھی حالت پر زمین گے وہاں مگر وحشی جانور
اور چڑیاں اور پھیلے مجمع ہونے والوں میں دوکران چراپے واسے ہوں گے مریۃ کی قوم
وہے ارادہ کرینگے مدینہ کا کہ اور وہے کہ وہاں کی بکران ہانک لیجاؤں سو وہ مدینے میں
وحشی جانور و کلباؤں گے یہاں تک کہ جب وہ نبتۃ الوداع پاس پہنچیں گے تو وہے دوڑوں
منہبہ کے بھل کر پڑیں گے یعنی مر جاؤں گے **ف** اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے

نوب مدینہ آجائے جو کائنۃ الوداع کے لیے کام ہی رہے اس

۴۱۶

ابوہریرۃؓ ینتاعون فیکر مملکۃ باللیل وملائکۃ بالانوار یجمعون
فی صلوة العصر والفرج یخرج الذین بانوا فیکر فیسألہم وهو اعلم بکم
کیف ترکتم عبادتی فیسألون انکناہم وہم یصلون وانباہم وہم یصلون
بخاری اور سلم بن ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آیا جا کرے
ہیں فرشتے ہر ایک رات اور دن میں اور مجمع ہونے ہیں عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں بھر
آسمان ہر چہرہ جابے ہیں وہے فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے تو خدا اوں سے
پوچھا ہی حال کدوہ تمہارا حال اوں سے زیادہ تر جانتا ہی کہ کہن حال میں نیسے میرے بند کو
چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم اؤ کو چھوڑے آئے نماز پڑھیے اور جابے وقت پایا اؤ کو ایسے نماز پڑھو
ف معلوم ہوا کہ ہر شب روزِ اخبار نویس فرشتوں کی دوبار بدلی ہوتی ہی اور بدلی
کا حال و رفت دربار الہی میں عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہر کارہ کسی شخص پر متعلق ہو
تو اس کے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہیں کر سکتا اور یہاں احکم الحاکمین کے

نہیں بلکہ قیامت سے کہ نوامین سے خبر نہیں

ہر کارون کا آدمی کو کچھ خیال نہیں آتا ضعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین میں عمر گزرتی رہی
بشر + روز بروز خدا تیر سیدی + ہینان کر ملک ملک ہو رہے

ابوہریرہؓ سے نقل ہے کہ قَالَ رَبُّ الزَّمَانِ وَيَقْضِي الْعِلْمَ وَيُلْقِي الشَّيْءَ وَتُظْهِرُ الْفِتْنَ وَ
يَكْثُرُ الْهَوَجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهَا هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ بِنَارِي أَوْ سَلَمٍ مِنَ الْبُؤْسِ
روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ قریب ہو جاویے گا زمانہ اور کم ہو جاویے گا علم اور لوگوں میں
ڈالی جاوے گی نیسے زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہے گی اور عالم میں فساد ظاہر ہوں گے
اور کثرت ہرج ہو گا صحابہؓ کہا کہ یا رسول اللہؐ ہرج کیا چیز ہے حضرتؐ فرمایا کہ قتل قتل نیسے
خون خیزی کثرت نیسے ہوگی **ف** نیاست کی نشان اس حدیث میں ارشاد فرمایا اور
یہ فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاوے گا یعنی نیاست کا زمانہ منسل ہو جاویے گا یا مطلب کہ رات

۲۱۴

اور دن چوبے چوبے معلوم ہوئے

وَاللَّسْ يَجْعَلُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَسْتَفْعَا
عَلَى رَبِّهِمْ أَحْيَىٰ يُرِيحُوا مِنْ مَكَانٍ هَذَا فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَدَمُ أَبُو الْخَلْقِ
خَلَقْتَ اللَّهَ بِيَدِهِ وَنَحْنُ فَيَكُ مِنْ رُوحِهِ وَأَمْرًا لَكَ فَسَيُذَكَّرُ وَاللَّسْ يَسْتَفْعَلُ لَنَا عِنْدَ
رَبِّكَ حَتَّىٰ يُرِيحُوا مِنْ مَكَانٍ هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كَمْ قَدْ كَرَّ خَطْبَتُهُ الَّتِي أَصَابَ
فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ إِنِّي أَوَّلُ رُسُلِ بَعَثَهُ اللَّهُ فَيَأْتُونَ نَوْحًا فَيَقُولُ
لَسْتُ هَذَا كَمْ قَدْ كَرَّ خَطْبَتُهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ إِنِّي أَوَّلُ رُسُلِ
الَّذِي أَخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كَمْ قَدْ كَرَّ خَطْبَتُهُ الَّتِي
أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ إِنِّي أَوَّلُ رُسُلِ اللَّهِ وَاعْظَاةُ التَّوَلَاةِ فَيَأْتُونَ
مُوسَىٰ فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كَمْ قَدْ كَرَّ خَطْبَتُهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ
إِنِّي أَوَّلُ رُسُلِ اللَّهِ وَكَلِمَةُ فَيَأْتُونَ عِيسَىٰ رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَةُ فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا
وَلَكِنْ إِنِّي أَهْلُ عَمْدًا قَدْ عَفِرَ لَهُ مَا قَدْ مَنَ مِنْ دُنْيِهِ وَمَا آخِرُ فَيَأْتُونَ فَاَسْأَدُونَ

۲۱۵

عَلَى رَبِّي يُؤَدِّنُ لِي قَادًا أَرَاهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا قَدِ عَنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعِيَ يَقَالَ
 يَا أَحْمَدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ كُلَّ لَيْسَمٍ سَلْ نَعْطِ اسْفَعْ اسْفَعْ فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَفَعَ رَأْسَهُ
 يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ اسْفَعْ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ
 فَأَقْعُ سَاجِدًا قَدِ عَنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعِيَ يَقَالَ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا أَحْمَدُ وَقُلْ
 لَيْسَمٍ وَسَلْ نَعْطِ وَاسْفَعْ اسْفَعْ فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَفَعَ رَأْسَهُ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ اسْفَعْ
 فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ
 قَالَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَفِي رِوَايَةٍ ثَمَانِيَةِ الرَّابِعَةِ
 أَوْ أَعُوذُ الرَّابِعَةِ وَذِكْرُ مُوسَى الَّذِي تَقَدَّمَ هُوَ فِي بَعْضِ رِوَايَاتِ الْبُحَّارِيِّ
 بخاری اور مسلم بن النبی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہذا جمع کر لیا گوگون کو فہم کے
 دن سو غناک ہوں گے اس حشر کی مصیبت سے تو ہمیں گے کہ اگر ہم سفارش کروا دیں اس کے
 پاس تاکہ ہم اس مکان سے راحت پاویں تو اب بات ہی سوا دم کے پاس آویں گے تو یوں کہن
 کہ تم آدم ہو سب آدمیوں کے باپ بچہ کو تا با خدا ہے اپنی دست قدرت سے اور مجھ میں
 اپنی روح پہنچی اور حکم کیا تو کو سوا او نہوں نے بچہ کو سجدہ کیا ہمارا سفارش کیجئے اپنے
 رب کے پاس تاکہ مجھ کو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ میں اس مقام کے
 لائق نہیں سو یاد کر لیا اس نے اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرا و بگا اپنے رب سے اوس خطا
 کے سبب سے و لیکن تم جاؤ تو تم کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہے کہ خدا نے اوس کو پہلی سوکھ لوگ تو خ
 پاس آویں گے تو وہ کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں سو یاد کر لیا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی
 تو شرا و بگا اس نے ہے اوس کے سبب سے و لیکن تم جاؤ تو تم کے پاس جس کو خدا نے اپنا دوست بنایا
 وہ لوگ ابراہیم پاس آویں گے تو ابراہیم کہیں گے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کر لیا
 اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرا و بگا اس نے ہے اوس کے سبب سے و لیکن تم جاؤ تو موسیٰ پاس
 جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اوس کو تو رت دی سو وہ لوگ موسیٰ پاس آویں گے تو موسیٰ

سب سے
 سب سے

کہیگا کہ میں اسمعالم کے لائق نہیں اور یاد رکھا کہ اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی سو مشراؤنگا اسے نہ کہے
 اور اس کے مرتب سے لیکن تم جاؤ عیسیٰ روح اللہ پاس جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا اپنے صرف ملاحظہ
 کن موجود ہو اور کوئی اور کا باپ نہ تھا سو وہ لوگ عیسیٰ روح اللہ پاس آوین گے تو عیسیٰ کہیگا کہ
 میں اس مقام کے لائق نہیں لیکن تم جاؤ محمد کے پاس جو خدا کا خاص جلیلہ ہی مقرر اور کسی انکی اپنی
 پہول چوک سب معاف ہو گئی سو وہ لوگ میرے پاس آوین گے سو میں اپنے رب سے اجازت
 مانگوں گا تو جھکو اجازت ملی گی سو میں جب کہ اس کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا سو جھکو
 خدا سجدے میں رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا اسے محمد اپنا سراوٹھایا ہے کھٹے سنا جاوے
 گا مانگ جھکو دیا جاوے گا سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سراوٹھایا دینگا تو میں تعریف
 کرونگا اسے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب جھکو سکھلا دیگا پھر میں سفارش کرونگا سو میرے واسطے
 ایک انداز اور مقدار بڑھائی جاوے گی تب سے اسے لوگوں کی مغفرت ہوئی تو میں اسے دے دوں گا تو کو
 دو رخ سے نکالوں گا اور بہشت میں داخل کرونگا پھر میں پلٹ آؤں گا اور سجدے میں کرونگا پھر
 خدا سجدے میں رہنے دے گا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا جھکو کہ اپنا سراوٹھایا ہے اسے محمد اور ول
 تیرا کھانا جاوے گا اور مانگ جھکو دیا جاوے گا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو میں
 اپنا سراوٹھایا دینگا سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ جھکو میرا رب سکھلا دیگا پھر میں سفارش کرونگا
 سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاوے گی تو میں اسے دے دوں گا تو کو دو رخ سے نکالوں گا اور بہشت
 میں داخل کرونگا راوی کہنا ہی کہ میں نہیں جانتا کہ مرتبہ بار بار جو نئی بار میں حضرت نے فرمایا کہ پھر
 میں کہوں گا اے میرے رب اسے تو دو رخ میں کوئی باقی نہیں رہا مگر وہی شخص جس کو قرآن نے
 بند کیا تب سے جسکی مغفرت کا قرآن میں کچھ نہیں ہے تب سے مشرکین اور کافروں اور ایک روایت میں یون
 ہی کہ حضرت نے فرمایا پھر میں جو نبی ہاں ہے رب پاس آؤں گا یا یون فرمایا کہ جو نبی بار پھر دن گا اور
 موسیٰ کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعض روایات میں ہی **ف** معلوم ہوا کہ حضرت نے
 پیغمبر جواب دینے اور اپنی اپنی پہول چوک یاد کر کے مشرکین کے آخر کو ہمارے حضرت سے گھبراتے

ہوں گے اور ہم گنہگاروں کو اس فہرہ کے مقام سے بچا دیں گے اور سوفت شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمدی اور شفاعت کبریٰ کہتے ہیں ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اس میں کچھ دخل نہیں پہلے حضرت سے ہوا یہ شفاعت نہ شرقی نہ ہونی ناگہ تمام خلق کو پیغمبروں کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوا حضرت کے کب کو ایسا رتبہ نہیں ہر چند ایسا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہیں اول اس مبدا میں سوا ہمارے حضرت کے کوئی قدم نہ کہہ سیکے پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور تہرانزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرما ہوا تو اور پیغمبر اور امام ہی بعد اپنے مراتب کے شفاعت مستعد ہوں گے + شعر + اوس تارہ رو کا سب سے سزا لایا ہی طبری + دلبر سہی میں بربر دلبر کچھ اور ہی اللہم صل وسلم علی عبدک وحیدک سید المرسلین وشفیع المذنبین

۴۱۴ **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

۴۱۴ **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

۴۱۴ **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

۴۲۰ **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

۴۲۰ **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

۲۲۱ **و** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہاں ایک کعبہ کو ایک حبشی چوٹی بنی پڑا لیون والا

ف فبات کے قریب جب کہ عابد بندے نہیں گئے تو ایسے ناپاک ضعیف اٹھنے کے

ہاں سے کعبہ نہ بفرات ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہے

۲۲۲ **خ** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا کہ نکلیں گے ایک قوم دونوں سے شفاعت کے سبب **ف** مراد اس قوم کے گناہوں

ہیں جو گناہوں کے سبب دونوں میں ہیں گے پھر ایمان کے سبب واسطے انہی اور شہداء

اور علمائے شفاعت کے آخر کو بہشت میں داخل ہوں گے

۲۲۳ **و** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما یزید سعیدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَيَقْصُ لِبَعْضِهِمْ مِنْ مَظَالِمِ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَهْدُوا وَقَبُوهَا اخْرَجُوا
لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ قَوْلًا لِيَنْفُسِ مُحَمَّدٍ بَيْنَهُمْ لَا أَحَدُهُمْ أَهْدَى مِنْهُ لِي فِي الْجَنَّةِ
مِنْهُ بِمِثْلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا بخاری میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خلاصی پاؤں کے ایماندار دوزخ سے تو پروردگار کے جادین گئے اور سبیل پر جو دوزخ اور شہ
در میان ہی تو وہاں بدلایا جاؤں گے کابعضوں کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلموں کا جو ان کے
در میان دنیا میں ہوئے تھے یہاں تک کہ جب وہ پہنچے ہوں جادین گئے تو ان کو حکم ہوگا بہشت
میں داخل ہونے کا سو ان کی قسم جسکے قابو میں محمد کی جان ہی کہ او میں سے ہر ایک شہید ہے
بہشت کے مکان کو اس سے دنیا کے مقام سے زیادہ نزدیک اور شہنا سا ہوگا **ف**
اس حدیث میں دیکھنا امر اچھین جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ میں نہیں بیٹھے اور حق العباد کے
سبب در میان میں روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلموں کا بدلہ پاؤں گے
اور حقہ ادا راضی ہوں گے بہشت میں داخل ہوں گے

۴۲۵ **ف** ابو ہریرۃ یدخل الجنة اقوام افعدت لهم مثل الفئدة الطين من ابو هريره روى
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ داخل ہوں گے بہشت میں ویسے لوگ جسکے دل چڑیوں کے
سے دل نہیں **ف** مراد خوفناک نرم دل لوگ ہیں جو حد ادر نہ بن جیسے چڑیاں آتے ہیں

۴۲۶ **ف** ابو ہریرۃ یدخل الجنة من امتی روى عنهما سبعون الفا نصيب وجوههم
إضاءة القمر ليلة البدر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں
ہوگا بہشت میں میری امت کے ایک گروہ کو ویسے ستر ہزار ہوں گے روشن ہوں گے ان کے

منہ جیسے چاند روشن ہوتا ہے جو دہرین رات کو
۴۲۷ **ف** ابو ہریرۃ یدخل الجنة من امتی سبعون الفا روى عنهما واحد منهم على صورة
القمر مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ داخل ہوں گے بہشت میں میری

انہیں تیرہ روز دیے ایک ہی گروہ میں میری اُمت چاند کی صورت میں منفی اور متکمل
 نوے مراد میں جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہیں سب اس کی گزرا نہیں چاہتے اور سید
 میں یہ مضمون ملاحظہ فرمائیے

بِإِنْ عَمِّي يَدْخُلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلَ الْمَاءِ الْمَاءِ ثُمَّ يَقُومُ مَوْجِدُهُمْ
 فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْمَاءِ لَا مَوْتَ كُلُّ خَالِدٍ فِيهَا هُوَ فِيهِ جَارِيٌّ أَوْ مُسْلِمٌ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل کرب گاہ اہلشتون کو بہشت میں اور
 دوزخ کو دوزخ میں پھر اوتھی گا ایک پکارنے والا اویسے دریا میں پھر پکارے گا اے بہشتی
 اب تم کو موت نہیں اور اب دوزخ اب تم کو موت نہیں ہر ایک شخص ہمیشہ رہے والا ہے
 جس مکان میں کہ ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کی کبھی فنا
 نہیں جو جہان رہا سورہ مالکین یہ آواز بعد مسلمان گنہگاروں کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی

ناکہ بہشتی اپنے کھٹکے میں رہیں اور دوزخی اپنی آس توڑیں الہی تہ ہے غضب سے بڑا
 ہر آنوہر بڑا یَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَعْدُونَ أَلَا بَعْدَ حَسْبِ سَلَمٍ بَابُ مَرْزُوقِ

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوں گے بہشت میں میری اُمت ستر ہزار مرد و ستائس
 کے **ف** میں نے اوس کے نام اعمال صرف اُن کو دیکھا دیکھے جاؤ گے زیادہ گفت و شنید نہ ہوگی
 سَخِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَوْ تَرَكْتُ زُمْرًا وَقَالَ لَوْ تَرَكْتُ زُمْرًا مَرَّ

لَكَانَتْ زُمْرٌ عَيْنًا مَعِينًا جَارِيٌّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَخِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَوْ تَرَكْتُ زُمْرًا مَرَّ
 فرمایا کہ خدا رحم کرے امیصل کی پھر میں نے ہاجرہ اگر چہ پرتی نمرم کو بایں فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی

نمرم سے تو نمرم ایک جاری چشمہ ہو جاتا **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ
 اور حضرت اسمعیل کو خدا کی مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہاں نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ

بانی حضرت جبریل نے وہاں زمین پر اپنا پڑ مارا نمرم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہ
 اوس بانی کے گرد پتھروں کی منیڈ بنائی تاکہ بانی نہ بہ جاوے اور پتھر بھر لینا شروع کیا سو

حضرت فرمایا کہ اگر اسماعیل کی ماں کو نہ روک دیتے تو زفرم ایک دریا بہ جانا اس وقت کہ خزانہ نبوی جاری

۱۳۱

وَابْنُ مَسْعُودٍ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أَوْدَى بِالْكَوْنِ هَذَا فَصَبَّرَ قَالَ حُجَيْنٌ
سَمِعَ أَجْلًا قَالَ يَوْمَ حُجَيْنٍ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ مَا عَدِلَ فِيهَا وَلَا أُرِيدُ بِهَا وَحْدَهُ اللَّهُ

بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے

موسیٰ پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ترایہ ادا کیا تھا پھر اوسے خبر کیا یہ حضرت نے اوسوف

فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حُجین کے دن کتنا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم میں کچھ نقص

تھا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضا مندی مفقود ہوئی جنگ حُجین میں بہت مال

غنیمت میں آیا تھا حضرت نے کہے کہ نبیوں کو بہت سامان دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدرتیں

تو ایک مرد نے دین سے جسکا ذمی الخو تقیرہ لقب تھا حضرت پر طعن کیا تب حضرت نے یہ حد

فرمائی حضرت موسیٰ پر بہت ہوئی تھی کہ ادھون سے اپنے ہائی ہانڈ کو مار ڈال ازخفی کہے سو

خدا نے فرشتوں کو حکم کیا کہ ماروں کی لاش کو اؤٹکو دیکھا دیوں آخر کو بے زخم لاش دیکھ کر

وہ بے ناپاک غمزدہ ہو خدا لعنت کرے بدگمانوں پر یہ یہودیوں کو تہمت پہنچنے پر ان کے آل اور حوا

۱۳۲

وَعَلَيْهِمْ سَلَامٌ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي لَذَا وَلَذَا آيَةُ كُنْتُ أَسْمِيًّا وَبُرُؤِي أَسْقَطًا
مِنْ سُورَةِ لَذَا وَلَذَا أَقَا كَيْفَ سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْحَطَّيْنِي الْأَنْصَارِيَّ يَقْرَأُ مِنَ الْبَيْلِ

بخاری اور مسلم بن حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوس پر رحمت کرے البتہ

اوسے تو بھوکھو فلائی ٹکالی آیت یاد دلادی جو مجھ سے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یوں

ہی کہ جس آیت کو سننے فلائی اور فلائی سورت سے زبان کے سبب فطر کر ڈالا تھا یہ حضرت

اوسوف فرمایا جب کہ عبد اللہ بن زید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا

۱۳۳

وَبُورُهُ يَسِيرُ الرَّكْبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْعَائِدِ وَالْعَائِدُ عَلَى الْكَائِبِ
بخاری اور مسلم بن ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پاویے

کو اور چلنے والا پیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو

بیت حسنہ گاہ
زیادہ روایات

فرمایا کہ مذاکبت دایکاسما فون کو قیامت کے دن پھر اذکو اپنے واسطے ہاتھ میں لیوگا پھر فرمایا
 گا میں ہوں بادشاہ بعضی مکہ ہر گئے بادشاہان گردن کش کہاں میں گھنٹہ کر کے دہلیے پھر
 زمینوں کو لپیٹ کر اسے بائیں ہاتھ میں لیوگا پھر فرمایا کہ میں ہوں بادشاہ کہ ہر گئے بادشاہان
 گردن کش کہاں میں گھنٹہ کر کے واسطے **ف** حق تعالیٰ واسطے اور بائیں ہاتھ سے کپ
 آئی یہ ادب کی قدرت کی تشبیہ ہی اس حدیث میں اشارہ ہی کہ سر دلور بادشاہوں کو عز و کرامت میں
 کیا گھنٹہ کر کے وہ بجا رہے جسکو اپنے قریب نے جیسے تختہ نہیں بکیر اور گھنٹہ خدا ہی کی شان ہی
و ابوہریرہ یَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ
 ذُرْعًا وَيُخْرِجُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَذُنُهُمْ بَحْرِيٍّ اور مسلم میں ابوہریرہ روایت ہی کہ حضرت نے
 فرمایا کہ پسندے گئے گا لوگوں کے قیامت کے دن یہاں تک کہ اونکا پسندے زمین سے ستر گز
 جاوے گا اور لوگوں کے منہ میں داخل ہوگا بہانہ تک کہ اونکے کانوں تک پہنچے گا
ف آفتاب قیامت میں بہت پاس آجاوگا کوس پھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر غل
 کے بعضوں کے سچے تک اور بعضوں کے گھٹنوں تک اور بعضوں کے منہ تک پسندے گا

۴۳۶

۴۳۸

و عثمان بن حصفین یَعُضُّ أَحَدُ كَتِفَيْ أَخِيهِ كَمَا يَعْضُّ الْفَحْلُ لَدَيْهِ لَكَ
 بخاری اور مسلم میں عثمان بن حصفین شبے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا
 ہی اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہی چھکھو خون بھانہ لیکگا **ف** ایک شخص نے عرض
 شخص کا ہاتھ کاٹ لکھا یا اوسے اپنا ہاتھ اوس کے منہ سے کھینچ لیا تو کہا بٹنے واسطے کا دیش
 گر بڑا اوسے اپنے دانت گرانے کی حضرت سے فرمایا کی اور خون بھا جا ہا تب حضرت نے یہ
 حدیث فرمائی حضرت نے اوسکو الزام دیا کہ ایک نواسکا ہاتھ چاڑا لا اونٹ کی طرح پھر اوس
 خون بھا چاہتا ہی اوسے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھچا اگر بڑا دانت گر پڑا تو وہ کبا
 کرے اور بھی مذہب ہی سب اماموں کا کہ ایسی صورت میں کہ یہ لاہنیں

۴۳۹

و ابوہریرہ یَعْمِدُ أَحَدُ كَتِفَيْ أَخِيهِ حَتَّى يَنْزِلَ فِي يَدِهِ نَارٌ مِثْلُ نَارِ جَهَنَّمَ رَأَى خَاتَمًا

مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَذَرَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ لَبَدًا مَازَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَذْ حَاتِمَكَ اسْتَفْعِ بِهِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَسْتَدْ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرِي أَوْ سَلِمَ بِنُ الْبُرْهَرِ رَحِمَهُ رَوَيْتُ هِيَ كَهْفُ
 زَنَابِكُ مَسْبُوعِي أَرَادَهُ كَرَاهِي أَكْ كِي جَنْجَارِي كَابِجَرَادُ كُوَانَسِي بَانِهِي مَن رَكْنَاهِي بِهَضْرَتِ
 اَوْسُوفَ فَمَا بَاجِبُ كَسُوسِي كِي أَكْهَرُ هِي أَكْ مَدِي كِي بَانِهِي مَن دِي كِي بِهَرِ حَضْرَتِ اَوْسُ
 اَوْنَارِي اَوْ اَوْسُ كُوَانَسِي دِي بَاجِبُ حَضْرَتِ تَشْرِيفِ لِي كِي نَوَ كُونِ سَبِي كِهَا كِي اِي كُوَانَسِي
 اَوْ اَوْسُ كُونِ سَبِي كِي اِي كَامِ جَلَا نَوَابِي كِهَا حَذَا كِي مَسْمُومِي اَوْسُ كُوَانَسِي نَوَ كُونِ كَا اَوْ حَالَا كِهْ حَضْرَتِ
 اَوْسُ كُوَانَسِي دِي هِي مَعْلُومُ هُوَا كِهْ مَوَا بَحْنَامُ دُ كُو حَرَامِ هِي اَوْ زَنَابِ هُوَا كِهْ حَالَمُ اَوْ جَلَا
 مَوْدَهْ خِلَافِ شَرْعِ كَامِ كُوَانَسِي بَانِهِي سَبِي جَلَا

عَائِشَةُ يَغْزُو جَيْشَ الْكُعْبَةِ فَأَذَاكَانُوا بَيْدًا مِّنَ الْأَرْضِ يُحْضِرُ بَاوَلَهُمْ
 وَأَخْبَاهُمْ وَيُصْعَقُونَ عَلَى رِيَابِهِمْ خَبَرِي أَوْ سَلِمَ بِنُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ سَبِي رَوَيْتُ
 هِي كِهْ حَضْرَتِ زَنَابِكُ لَشِي اَوْ كِي أَكْ كِي لَشُرُ كَبِي سَبِي مَوْدِي جَبِ كِي زَيْنِ مَسْبُوعِي مَن
 هُونِ سَبِي نَوَ اَوْ اَوْنِ سَبِي اِي كِي بِهَلُونِ كُو زَيْنِ مَن دِهَادِ لِي كَا اَوْ زَنَابِ مَن اَوْ هُونِ
 اِي كِي اِي نِي شَبَرِ حَضْرَتِ خَزْدِي كِهْ اَوْ زَنَابِ مَن اِي كِي لَشُرُ كَابِهْ حَالِ هُوَا حَضْرَتِ
 عَائِشَةَ سَبِي بِوَجْهَا كِهْ اَوْ حَضْرَتِ لَشُرُ مَن نَوَا زَارِي لُوكِ بِهِي هُونِ سَبِي اَوْ كَا كِي قَصُورِ مَوْدِي
 بِهِي عَذَابِ مَن شَرِكِ هُونِ كِي حَضْرَتِ سَبِي حَضْرَتِ نَبِي حَدِيثِ فَرَا مِي مَعْلُومُ هُوَا كِهْ مَدُونِ سَبِي سَاهِي
 مَن نِي كُونِ بِرُكْهِ دِي دِي عَذَابِ هُوَا هِي لَكِنِ آخِرَتِ مَن جَبِي نِي شَبَرِ هُوَا دِي سَاعِضِ لِي كَا
 خَبَرِ اَوْ حَضْرَتِ يَغْزُو جَيْشَ الْكُعْبَةِ فَأَذَاكَانُوا بَيْدًا مِّنَ الْأَرْضِ يُحْضِرُ بَاوَلَهُمْ
 الْمَلِكُ ابْنُ مُلُوكِ الْأَرْضِ خَبَرِي مَن الْبُرْهَرِ رَحِمَهُ رَوَيْتُ هِيَ كَهْفُ زَنَابِكُ مَسْبُوعِي
 كِهِي كَا حَذَا زَيْنِ كُو زَنَابِ كِي دِنِ اَوْ لِي شَبَرِ لِي كَا اِسْمَانِ كُو اِسْتَفْنِي دِي اِسْتَفْنِي بَانِهِي مَن بِهَرِ كِي
 مَن اَوْ شَاهِ هُونِ كِهَانِ سَبِي اَوْ شَاهِ

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲ ھر ابوہریرہ یَعْلَمُ الصَّلَاةَ الْكَلْبَ: الْمَاءُ وَالْخِجَارُ وَيَقِي مِنْ ذَلِكَ مِثْلَ مُوْخِرَةِ الرَّحْلِ
 مسلم بن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرے ہن غار کو گنا اور عورت اور گنا
 اور بچائی ہی اس سے کجاوبے کی پچھلی لکڑی کے برابر **ف** یعنی اگر نماز کے سامنے
 گنا اور عورت اور گنا کجاوبے تو نماز جاتی رہی ہی اور اگر ہاتھ بھر کر لڑی آگے ٹھہری ہونو
 اون کے آگے آئے سے غارین کچھ خل نہیں پڑا علما کہتے ہن کہ یہ حدیث منسوخ ہی ہو
 کہ اور حدیث بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور بن حضرت کے
 آگے چار پائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم ہوا کہ عورت کے لیے ہونے نہ ہن جانی

۴۴۳ ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰
 ۱۰۰۱
 ۱۰۰۲
 ۱۰۰۳
 ۱۰۰۴
 ۱۰۰۵
 ۱۰۰۶
 ۱۰۰۷
 ۱۰۰۸
 ۱۰۰۹
 ۱۰۱۰
 ۱۰۱۱
 ۱۰۱۲
 ۱۰۱۳
 ۱۰۱۴
 ۱۰۱۵
 ۱۰۱۶
 ۱۰۱۷
 ۱۰۱۸
 ۱۰۱۹
 ۱۰۲۰
 ۱۰۲۱
 ۱۰۲۲
 ۱۰۲۳
 ۱۰۲۴
 ۱۰۲۵
 ۱۰۲۶
 ۱۰۲۷
 ۱۰۲۸
 ۱۰۲۹
 ۱۰۳۰
 ۱۰۳۱
 ۱۰۳۲
 ۱۰۳۳
 ۱۰۳۴
 ۱۰۳۵
 ۱۰۳۶
 ۱۰۳۷
 ۱۰۳۸
 ۱۰۳۹
 ۱۰۴۰
 ۱۰۴۱
 ۱۰۴۲
 ۱۰۴۳
 ۱۰۴۴
 ۱۰۴۵
 ۱۰۴۶
 ۱۰۴۷
 ۱۰۴۸
 ۱۰۴۹
 ۱۰۵۰
 ۱۰۵۱
 ۱۰۵۲
 ۱۰۵۳
 ۱۰۵۴
 ۱۰۵۵
 ۱۰۵۶
 ۱۰۵۷
 ۱۰۵۸
 ۱۰۵۹
 ۱۰۶۰
 ۱۰۶۱
 ۱۰۶۲
 ۱۰۶۳
 ۱۰۶۴
 ۱۰۶۵
 ۱۰۶۶
 ۱۰۶۷
 ۱۰۶۸
 ۱۰۶۹
 ۱۰۷۰
 ۱۰۷۱
 ۱۰۷۲
 ۱۰۷۳
 ۱۰۷۴
 ۱۰۷۵
 ۱۰۷۶
 ۱۰۷۷
 ۱۰۷۸
 ۱۰۷۹
 ۱۰۸۰
 ۱۰۸۱
 ۱۰۸۲
 ۱۰۸۳
 ۱۰۸۴
 ۱۰۸۵
 ۱۰۸۶
 ۱۰۸۷
 ۱۰۸۸
 ۱۰۸۹
 ۱۰۹۰
 ۱۰۹۱
 ۱۰۹۲
 ۱۰۹۳
 ۱۰۹۴
 ۱۰۹۵
 ۱۰۹۶
 ۱۰۹۷
 ۱۰۹۸
 ۱۰۹۹
 ۱۱۰۰
 ۱۱۰۱
 ۱۱۰۲
 ۱۱۰۳
 ۱۱۰۴
 ۱۱۰۵
 ۱۱۰۶
 ۱۱۰۷
 ۱۱۰۸
 ۱۱۰۹
 ۱۱۱۰
 ۱۱۱۱
 ۱۱۱۲
 ۱۱۱۳
 ۱۱۱۴
 ۱۱۱۵
 ۱۱۱۶
 ۱۱۱۷
 ۱۱۱۸
 ۱۱۱۹
 ۱۱۲۰
 ۱۱۲۱
 ۱۱۲۲
 ۱۱۲۳
 ۱۱۲۴
 ۱۱۲۵
 ۱۱۲۶
 ۱۱۲۷
 ۱۱۲۸
 ۱۱۲۹
 ۱۱۳۰
 ۱۱۳۱
 ۱۱۳۲
 ۱۱۳۳
 ۱۱۳۴
 ۱۱۳۵
 ۱۱۳۶
 ۱۱۳۷
 ۱۱۳۸
 ۱۱۳۹
 ۱۱۴۰
 ۱۱۴۱
 ۱۱۴۲
 ۱۱۴۳
 ۱۱۴۴
 ۱۱۴۵
 ۱۱۴۶
 ۱۱۴۷
 ۱۱۴۸
 ۱۱۴۹
 ۱۱۵۰
 ۱۱۵۱
 ۱۱۵۲
 ۱۱۵۳
 ۱۱۵۴
 ۱۱۵۵
 ۱۱۵۶
 ۱۱۵۷
 ۱۱۵۸
 ۱۱۵۹
 ۱۱۶۰
 ۱۱۶۱
 ۱۱۶۲
 ۱۱۶۳
 ۱۱۶۴
 ۱۱۶۵
 ۱۱۶۶
 ۱۱۶۷
 ۱۱۶۸
 ۱۱۶۹
 ۱۱۷۰
 ۱۱۷۱
 ۱۱۷۲
 ۱۱۷۳
 ۱۱۷۴
 ۱۱۷۵
 ۱۱۷۶
 ۱۱۷۷
 ۱۱۷۸
 ۱۱۷۹
 ۱۱۸۰
 ۱۱۸۱
 ۱۱۸۲
 ۱۱۸۳
 ۱۱۸۴
 ۱۱۸۵
 ۱۱۸۶
 ۱۱۸۷
 ۱۱۸۸
 ۱۱۸۹
 ۱۱۹۰
 ۱۱۹۱
 ۱۱۹۲
 ۱۱۹۳
 ۱۱۹۴
 ۱۱۹۵
 ۱۱۹۶
 ۱۱۹۷
 ۱۱۹۸
 ۱۱۹۹
 ۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴

۴۴۵ هـ ابودر يقول الله عز وجل من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها أو أزيد ومن جاء
 بالسيدة فخرًا سبعة مئة مثلها أو أغفر ومن تقرب مني شبرًا تقربت منه
 ذراعًا ومن تقرب مني ذراعًا تقربت منه باعًا ومن أتاني يمشي أتيته هرولة ومن لقيني
 بقراب الأرض خطيئة لا يكرهني شبا لقينته بمثلها مفرق سلم من ابوزرارة رويت عن أبي
 جعفر في زمانا أن الله عز وجل فرما ہی کہ جو ایک نیکی لاکھ گنا تو اسکو اسکا دس گنا ثواب ہی جایا
 تو اس نے بھی پڑا تو ان اور جو ایک بدی لاکھ گنا تو بدی کا بد لاکھ ہی بدی ہی اسکی
 برابر یا جایا تو ان کے بدلے لاکھ بخشنے دن اور جو مجھ سے نزدیک جایا ایک انگشت برابر تو میں
 اسکو قرب یا نہ بھر جایا تو ان کا اور جو میرا قرب یا نہ برابر جایا تو میں اس سے دو ماہہ کی نسبت
 برابر قرب ہو جاؤں گا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویسے گا تو اسکی طرف میں چہشتا
 آخر جو مجھ سے بیختم تمام تر میں کے برابر گناہ لیکر تیرے پاس آویسے میرے ساتھ کسی پر کا کرک
 نہ کیجیے اس سے ملوں گا اور کیسے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لے کر ف

۴۴۶ اس حدیث میں کمال رحمت کا بیان نہی جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکا
 ابوسعید یقول الله يا آدم فيقول ائتيتك وسعدت بك والخبر في يدك
 فيقول اخرج بعث الناس قال وما بعث الناس قال من كل الف تسعائة وتسعة
 تسعين قال فذلك حين يسبب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس
 سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد قال فاستد ذلك عليهم فقال
 يا رسول الله ايتنا ذلك الرجل فقال ائسر وا فان من باجوج وما جوج ألفا
 وستكر رجل ثم قال والذي نفسي بيده اني لا رجوان نكوتوا ربع اهل الجنة قال
 محمد نا الله ولكن اتم قال والذي نفسي بيده اني لا رجوان نكوتوا ثلث اهل الجنة
 قال محمد نا الله ولكن اتم قال والذي نفسي بيده اني لا رجوان نكوتوا سطر اهل
 الجنة ان منكم في الامر كمثل الشعيرة البصاء في جلد الثور الا سود

اَوْ كَالرَّمَقَةِ فِي زُرَّاجِ الْحِجَارِ بخاری اور مسلم میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت زبائدا کہ جدا
 فرما دیا گیا ہے آدم نوہ ایکجا حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں اور سب بہتری تیرے ہی
 مانوں میں ہی سجدہ فرما دیا گیا کہ کمال و درجہ کا حصہ یعنی جو درجہ میں ڈاڑھے جادوں کے لگو
 جدا کر آدم کہیں گے الہی کشفہ رہی و درجہ کا حصہ جدا فرما دیا گیا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو اونتالیس
 یعنی ہزار آدمی میں ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اوسوفت ہو گا جب کہ بڑا ہوا
 جاوے گا ارکا اور ہر ایک بہشت والی اپنے بہشت کا بچہ گراوے گی اور نو دیکھے گا لوگو کو بہشت اور
 دوزخ اپنے اور حالاکہ وہ اپنے دوا اپنے نہیں ولیکن جدا کا عذاب سخت ہو گا راوی سے کہا
 سو یہ بات اصحاب نے سنا سخت گدڑی تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ایسا بہشتی مرد کون ہو
 یعنی جب ہزار میں ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرے تو کون کونجات پائے گی کیا امید باقی رہی حضرت نے
 فرمایا کہ تم خاطر جمع رہو اوسو اسطے کہ یا جوج اور یا جوج سے ہزار دوزخی ہوں گے اور
 تم میں ایک مرد بہشتی ہو گا سب سے دوزخ کی بھرتی کے واسطے یا جوج یا جوج کیا کم ہیں جو تم کھرتے
 ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ
 تم لوگ بہشتیوں کے ہوتے ہی ہو گے راوی سے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر
 حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں
 کے ہوتے ہی ہو گے راوی سے کہا تو ہم نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم
 قابو میں میری جان ہے کہ تم آدھیے ہو گے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور انہوں میں سے
 سفید بال کی مثل سفید ہٹل کی کہاں میں یا کہ جیسے دوزخ کی مثل گدھے کے ہاتھ میں
 یعنی است محمدی بہشت اگلی استون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یا جوج یا جوج اور
 اگلی استون کے کا درجہ کم بہشت معلوم ہوا کہ اوسے بہشت میں یہ انت مزومہ ہوگی اور اوسے
 میں اور غیر دوزخ کی استون ہوں گی اساکرم اس انت پر محض اس بنی کریم کے بدولت ہی اللہ ہم مثل
 دوسم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگہ گدھے کرتا ہی اور پچھلا مضمون بلیں بچا تا ہی ایمان کے

اس کا ترجمہ
 وافی دوزخی و راوی کشف
 بہشتی بہشتی

دوسرے ہن خوف اور رجا نہ خوف ہی بھتر کہ جس سے تا امید کر ڈا سبے نہ بنے دغہ غدا امید

ہی رکنا جاسے کہ خلاف شرح اور بنے قندنا ڈا سبے

۴۴۶

ابن عمر یقول الناس لو ان العالمین حتی یغیب احدھما فی رشیہ الی

انصاف اذنیہ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ اگر شبے

ہوں گے لو کہ رب العالمین کے واسطے یہاں تک کہ دُوب جاوے گا بغض آدمی سے ایسے بن اوجہ کا کہ

فجاء بن سہم یقول بعدی اثنا عشر امیدا قال جابر فقال لہ لہ اسمعھا

فقال لہ لہ قال کلھ من قریش بخاری اور سلم بن جابر بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت

فرمایا کہ ہوں گے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت کے کوئی لفظ کہی کہ میں نے نہ نہیں تو میرے

باب میں نے نمبر ۲۱۰ کہ حضرت نے یہ لفظ فرمایا کہ وہ سب سردار قریش کے قوم ہوں گے

ف ہر حضرت کے بعد بہت سردار ہوں گے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردانہا بیت دیدار ہوں

گے سنت محمدی پر چلیں گے چنانچہ حضرت کے جادو خلیفہ اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام

مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی آوریہ جو نبیہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مراد ہیں سو پہلے

دلیل بات ہی اس واسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں سو ایک علی مرتضیٰ اور امام حسین کے کسی نام تک

کی حکومت حاصل نہیں ہوئی کمال اور بزرگی اور جبر سے لیکن یہاں حکومت کا بیان یہی

صلوات علیہم یقولون لکن احدکم یوم القیمۃ شجاعا افرع مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ہو جاوے گا ف وہ مال مراد ہے جسکی زکوٰۃ نہیں ادا ہوئی

مرحبا یقولون فی اقصیٰ خلیفۃ یحییٰ المال حسیا لا یعدہ عدا مسلم بن جابر سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت میں ایک خلیفہ حوال کو لب بھر کے بڑھکا

اوسکو نہ گے گا شمار کہے ف اس شخص میں فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ غر

فادق مراد ہیں کہ جب اسیران کا خزانہ آیا تو انہوں نے ہاتھوں سے لب بھر بھرے شمار بانٹا

بالکلام

۴۴۸

ترجمہ صاحب جزئیہ

فی ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

ف ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنیا آؤ گا

یا کہ امام محمد بن عیسیٰ مروان و اللہ اعلم
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَهُوَ أَحَدُ بِالْعَرَبِ وَهُوَ الْوَقْفِيُّ

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرگیا عبد اللہ بن سلام
 اس حالت پر کہ اسلام کی مضبوطی پر ہے ہوگا **ف** یعنی مسلمان مرگیا یہ حضرت نے عبد اللہ بن

سلام کے خواب کی تعبیر بھی بانی خواب کا فتنہ ہے ہوگا
**صِرَاطُ هَرِيرَةٍ يَنَادِي مُسَادِرًا لَكُمْ أَنْ تَصْحَوْا فَلَا تَسْقُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا
 أَفَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَسْقُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَشْمُوا فَلَا تَبْتَسُوا
 أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ وَتُودُوا أَنْ يَذْكُرَكُمْ مَوَاجِئُ أَوْ شَمُوهَا**
 بما كنتم تعملون مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بکار بگاڑنے والا

کہ مفر نہ رہا یہ واسطے یہ پھر بگاڑ کہ تم جنکے رہو بگے سو کبھی نہ بیمار پڑو گے اور مفر نہ زندہ
 رہو بگے سو کبھی نہ مفر ہو گے اور مفر نہ جوان بنے رہو بگے سو کبھی نہ بچے رہو گے اور مفر نہ عیسائی
 چین بن رہو بگے سو کبھی ملو غم اور محاجی ہونگی سو بھی مطلب ہے اس خدا کے قول کا کہ اہل بیت
 بکار بے جا دین گے کہ یہ نہ رہا یہ بہشت ہی جسکے تم وارث ہو گے اس سب سے کہ تم نیک کام
 کیا کہے **ف** فرشتہ بہشت میں یہ بکار کہ بہشت نہ کو نہ دلو بگا کہ بے دغدغہ ہو جاویں

**وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَبِلَ الْوَمَةَ فَقَبِضَ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ قَبِضَ أَتْرَافَهَا وَمَنْ
 أَلْكَتِ نَفْسُهُ الْوَمَةَ فَقَبِضَ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ قَبِضَ أَتْرَافَهَا مِثْلَ الْجَلِّ حَبِيرٍ
 دَخَرَجَتْهُ عَلَى رَجُلَيْكَ فَفِطْ فَرَأَهُ مُشِيرًا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيَصِحُّ النَّاسُ بِمَا يَكُونُ
 لَا بَكَادَ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يَقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فَلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى
 يَقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَغْلَقَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يَخْرُجَ
 مِنْ أَيْمَانٍ بَخَارِي اور مسلم میں عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دیکھ کر دیکھ نہ
 سوا دیکھا بجا دیکھی امانت اور دیانت اوسکے دل سے نہ ہو جاو بگا اور کاشان جیسے لکھ**

آدمی نے تہم دین پھر سوچا ایک نیک نوا دہا لجا دیگی امانت اور دہانت اوسکے دل سے
 نوجو جاوگا اوسکے ننان آسے کی طرح جیسے لوچکاری کو اسنے پتھر پر ٹھکڑا دیا سو اس
 پر آگ بڑھا دیے سو وہ جھک پڑا دیکھ چکا حالانکہ اوسن کچھ نہیں پتھر لوگ خرخر وخت کر رہے
 یہ نہیں گنا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہاں تک کہ کہا جاوگا کہ ملائے کی اولاد میں اگلا
 مرد ہی بیان تک نوبت پہنچے گی کہ کہا جاوگا اوسے کے حق میں کہ فلا نا شخص کیا خوب دلاوری
 کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حالانکہ اوسکے دل میں ایک دہائی کے رہے
 کے برابر بھی ایمان نہیں یعنی امانت داری نہیں **ف** خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی
 کہ امانت داری دوسرے کم ہوتی جاوے گی آخر کو یہ حال ہو جاوگا کہ نامی اور مشہور لوگ سنی
 لوگ بفریقین کرینگے اوسکی بھی نیت بدل جاوے گی کچھ امانت داری اوسکے دل میں نہ رہے گی
 سے روایت ہی کہ حضرت بنے دو باقرین سو ایک نو میں دیکھ چکا اور دوسری بات کا
 منظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری مردوں کے دلوں کے اندر
 اُترتی سوانہوں نے قرآن اور حدیث علم سکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور
 دہدار ہو گئے اور دوسری بات حضرت نے ہم سے امانت کجائے رہنے کی کئی بھر شد فرمائی
ف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَكْفَلُكَ لَيْلَةً إِلَى الشَّامِ اللَّهُمَّ إِنِّي بَيْعْتُكَ لَيْلَةً إِلَى الْآخِرِ
 يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمرا ہی ہمارا رب ہر رات کو
 پہلے آسمان تک جب کہ پہچلی تھائی رات بانی رہتی ہی تو فرمائی کہ کون مجھے دعا مانگا
 ہی تاکہ میں اوسکی دعا قبول کر دوں کون مجھے سوال کرے ہی تاکہ میں اوسکو دوں کون مجھے گناہ
 بخشو تاکہ میں اوسکے گناہ بخشوں **ف** خدا کے تزلزل سے مراد اوسکی رحمت کا نزل
 ہی اس حدیث کے صاف معلوم ہوا کہ بہ وقت نہایت مبذول ہی اوسوقت کی دعا مستجاب
 ہر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت میں گناہی + شجر + ہر شے از بھر نواسی ہوا

نیز دیکھا کہ

۲۴۴

نیکیت از شب کہ
 نیت استجاب دعا

۴۵۵ **ف** ابومہریرہؓ یونسک الفرائد ان یحسب عن کفر من ذہب من حصیۃ فاکدیا
منہ شیئاً نجاری اور سلم بن ابومرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؓ نے فرمایا کہ عنقریب دریائی
فرائد سوینچکے گنج سے کھل جاوے گا سو جو کہ وہاں حاضر ہو سوا وہیں سے کچھ نہ لےوے
ف یعنی فرائد کے قریب سو بنے کا خزانہ دریائے فرائد کے ظاہر ہوگا اور اسکے نیلے
سے اسوا سب سے منع فرمایا کہ وہ فرائد کی نشانی ہی اور سوقت میں مسلمان کو اپنی نشانی فکولازم
نہیے دینا ہے لڑکا کو بے گاہ

۴۵۶ **ف** ابومہریرہؓ یونسک ان طالتک مدۃ ان تری قومانی یدنیہم مثل اذ ناب
البحر یعدون فی غضب اللہ ویروحون فی سخط اللہ مسلمین ابومرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؓ نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تری عمر کی مدت بڑھ کر ہوگی تو دیکھے گا کہ ایک قوم کو کہہ دوں
یا توں میں کوڑے ہوں گے جسے یوں کی دم صبح کرے گے خدا کے غضب میں ایشام
کرے گے خدا کے قہر میں **ف** مراد کوڑے دے دے اور جو بدامین جو حاکم پاس مظلوم کو

نہیں جائے دینے اور بدامین
۴۵۷ **خ** ابوسعید یونسک ان یكون خیر مال المسلمین عن یونسک الفرائد قال
مواقع القطر یقر یدنیہ من الفتن نجاری ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؓ نے فرمایا
کہ بے عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جسکے پیچھے بھڑکے چرائے کو بھڑکوں کی
چوٹیوں پر اور بانی برسنے کے مٹا دیں پر انہیں دین لکھو ہاگے گامناہوں کے سب سے **ف**
یعنی فساد کے وقت میں گوشہ گیری بہتری کہ لوگوں کے بٹنے سے ایسے وقت میں ایمان سلا

نہیں رہتا تو بکریاں چرا لکھنا بھڑکے
۴۵۸ **و** انس یہرم ابن آدم ولتسب منہ اثنان الخیر علی المال والخیر علی العی
نجاری اور سلم بن انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؓ نے فرمایا کہ بڑا ہونا ہی آدمی اور جوان ہونا ہی عورت

فَإِنْ عَمَّ رَأَى لَبْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتَ رَجُلًا أَدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ بَاوِمِنْ
 أَدَمَ الرِّجَالِ لَهُ لَبْلَةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ اللَّصَمِ قَدْ رَسَّهَا فِيهِ تَقَطَّرَ مَاءٌ مِمَّا كُنَّا عَلَى
 رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاقِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا السَّيِّدُ بْنُ
 مَرْيَمَ تَعْلَمُ ذَاكَ أَنَا رَجُلٌ جَدِيدٌ قَطَطُ أَغْوَرَ الْعَيْنِ الْيَمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنُهُ طَائِفَةٌ وَمَا لَكَ مِنْ
 هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ الَّذِي جَاءَ بِخَارِجِي أَوْ سَلَمَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَوَيْتَ هِيَ كَمَا
 حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہوں تو سیدنا کعبہ
 مرد دیکھا گھبروان رنگ جیسے کہ نویں بہت اچھے گھبروان رنگ مرد دیکھے ہوں اسی کے
 کندھوں تک بال ہیں جیسے کہ نویں بہت اچھے کندھوں تک بال دیکھے ہوں سوا اس
 مرد نے اون بالوں میں لنگھی کی ہی تو اون سے پانی ٹپکا ہی دو مردوں پر تکیہ دے
 یوں فرمایا کہ دو مردوں کے کندھوں پر تکیہ دے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرنا ہی سوچنے
 بوجہ کہ یہ کون شخص ہی تو کہنے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر بتنے کا ایک اور مرد دیکھا غایت
 گھنگرے بال والا وہی آنکھ کا کاٹا او سکی کافی آنکھ جیسے پھولا انگوٹھ بیٹھے بوجہ کہ یہ
 کون شخص ہی کہنے کہنا یہ مسیح و جمال ہی حضرت عیسیٰ کا لقب اس واسطے مسیح ہوا
 کہ انہوں نے گھر میں بنایا اکثر جنگل میں پھرا کرتے تھے اور ان کے ہاتھ گلاب سے بجا رہے
 جنگے ہوئے تھے اور جمال کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ وہ جالیس دن میں تمام عالم کو
 بھر ڈالیکا عیسیٰ علیہ السلام اور جمال فیما بین کے نویں دو دن کے حضرت نے اون دونوں میں

کی نشانیاں بتلا دیں کہ مسلمان پہچان لیوں ہو کہ کیا کھانوں
 هَذَا لَقَدْ أَتَانِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْفَيْتَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ لَقَدْ أَرَانِي فَكُنُ الْفَيْتَةِ
 عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَفِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ
 إِلَى رُكْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْحِمُهُ الْعَصْفُ الْجَامَا
 سلم میں بتلادیتے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل کیا جاوے گا آفتاب نیاس کے دن خلق

ہیان تک کہ اس کے دل پر ہر جو جاوے گا تو لوگ بھر نہ آئیں اس کے لئے میں ہوں گواہوں میں سے بعض اس کے لئے
کہ اس کے دونوں ٹھونکے سینہ ہو گا اور وہ نہیں ہے بعض کے دونوں کہشون نکٹ کا اور وہ نہیں ہے بعض کے
ہو گا اور وہ نہیں ہے بعض کے لوگوں کو پسینہ لگام دیوے گا یعنی منہ میں لہجہ ہو گا و بعض کے دل پر ہر جو جاوے گا تو لوگ بھر نہ آئیں اس کے لئے میں ہوں گواہوں میں سے بعض اس کے لئے
وَرَحَدُّ يَنْفَعُ نَعْرَضُ الْفَقْنِ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عَوْدًا عَوْدًا قَاتِي قَلْبٍ أَشْرِبَهَا نَكِيتَ فِيهِ
نَكْنَهَ سَوْدَاءَ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نَكِيتَ فِيهِ نَكْنَهَ بَصَاءَ حَتَّى يَصْبِرَ قَلْبُهُنَّ أَبْيَضَ مِثْلَ الصَّعَاءِ
فَلَا تَصْرُفُ فِتْنَةً مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْأَجْرُ أَسْوَدُ مِثْلُ كَالْكُورِ مُخَضًّا
لَا يَعْرِفُ مَعْرِفًا وَلَا يَكْفُرُ كُفْرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هُوَا الْحَدِيثِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَالسَّيْفُ
بِالسُّلْمِ سَلَمٌ مِنْ حَذْفِهِ بِسَبْعِ رَوَايَتٍ هِيَ كَهَضْرَتِ فَرَا بَا کہ ما پہنچے اپنے من فیضی دلون پر جسے
چٹائی بنائے کے وقت ایک ایک کڑی سننے در سننے سامنے آتی ہی سو جو دل کہ ان
فتنوں کو پلا گیا تو اس میں ایک سیاہ مکہ ڈال دیا اور جس دل نے ان فتنوں کے انکار کی
تو اس میں ایک سفید مکہ ڈال دیا جاہلی تو دوسرے کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جسے سنگ
ہوا اس کو سب طرح کا فتنہ ضرر نہیں کرنا جب تک کہ آسمان اور زمین کو قیام ہی اور دوسرے دل کا
خاکستری رنگ ہی جیسے اونڈا کوڑہ نہ بجلی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سو اسے اپنی تواریخ
لفسانی کے وہ کچھ نہیں جانتا بہ حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں ہو جو
لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی ہے اسے فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر هجوم
رہتا ہی ہو جس پر ملین و اہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اور کو تک بد کی نیر نہیں رہتی جیسے اس کے
برتن میں پانی نہیں ٹھیرا اور جس دل نے اونکا کچھ نہ بیان نہ کیا اور انکو خطرات و اہیہ سے
بجلا وہ دل روشن ہو جائی اور کو تک بد کی تمیز ہونی ہے وہ گناہ سے بچا رہنا ہی
وَأَنَّهُ هَرَّةٌ تَفْخُ أَوْدَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْآخِرِينَ وَيَوْمَ الْخَيْبِ قِيعُ كُلِّ عَبْدٍ لَا يَشْرُكُ
بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِيَةِ شَخَاءٍ فَيَقَالُ أَنْظِرْ وَاهْدِنِ حَتَّى يَصْطَلِيَ
مسلم عن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کہہ بیٹے جان ہم پرست کے دروازہ پر نہ بند ہو

پنجشنبہ کے دن لوگناہ معاف ہوئے ہیں ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شریک نہیں کرتا
مگر اوس کے گناہ نہیں معاف ہوئے جس کے درمیان اور مسلمان بھائی کے درمیان عداوت
اور کینہ ہو نا ہی سو حکم ہونا ہی کہ ہفت دوان درون کو یہاں تک کہ اسمیں صلح کر لیوں
معلوم ہوا کہ بعض اور کینہ مسلمان کے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی نہیں دن
سے زیادہ مسلمان کے رنج رکھنا ہرگز درست نہیں

۴۶۴

وَسُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الْأَزْدِيُّ نَفَّحَ الْيَمَنُ قِيَانِي قَوْمٌ يَسْتَوُونَ فَيَتَعَلَّقُونَ
بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَنَفَّحَ الشَّامُ قِيَانِي قَوْمٌ
يَسْتَوُونَ فَيَتَعَلَّقُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ
وَنَفَّحَ الْعِرَاقُ قِيَانِي قَوْمٌ يَسْتَوُونَ فَيَتَعَلَّقُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ بخاری اور مسلم میں سفیان بن ابی زہیر شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
کہ نفخ ہوگا یمن کا ملک تو آؤں گے ایک قوم جلدی کرے سوا اٹھا لجاؤں گے اپنے گھر والوں
کو اور جو انکی اطاعت کرے گا اور حالانکہ مدینہ سے کارہنا آؤں گے حق میں بہتری اگر کو
کچھ دانست ہوتی اور نفخ ہوگا شام کا ملک تو آؤں گے قوم جلدی کرے سوا اٹھا لجاؤں گے
اپنے گھر والوں کو اور جو انکی اطاعت کرے گا اور حالانکہ مدینہ سے کارہنا آؤں گے حق میں
بہتری اگر کو کچھ دانست ہو اور نفخ ہوگا عراق کا ملک تو آؤں گے لوگ جلدی کرے سوا اٹھا
لجاؤں گے اپنے گھر والوں کو اور جو انکی اطاعت کرے گا اور حالانکہ مدینہ سے کارہنا آؤں گے
حق میں بہتری اگر کو کچھ دانست ہوتی یعنی بعد نفخ اسلام کے لوگ مدینہ کا کار
چوڑے یمن اور شام اور عراق میں معہ اپنے گھر بار کے جاسین گے حالانکہ حضرت کا جوار

۴۶۵

چوڑنا اور مدینہ کی برکات سے محروم رہنا آؤں گے حق میں نہیں
وَبُشَيْرَةُ ابْنَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَزُجُّ لَهَا وَلَا تَحْسِبُهَا وَلِهَا وَلَدٌ نَبِيهَا فَاطِمَةُ
بِنْتُ أَبِي الدُّنْيَا تَرَبَّتْ يَدَ النَّبِيِّ خباری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ نکاح کیا جانا ہی عورت کا جاسب سبب ہے اور یکے مال کے سبب ہے اور اس کے سبب سے ایک سبب ہے اور اس کی خوبصورتی کے سبب ہے اور اس کی دینداری کے سبب سے سو نو دیندار عورت کو طلب کرتے ہیں ہاتھوں میں خاک اگر لوہے نے دیندار کو چھوڑا **ف** سبب سے سستوری کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہیں چار چیزوں کے سبب ہوتی ہے سو فرمایا کہ نو دیندار عورت عورت کو سبب پر مقدم رکھ کر زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب اور خوبصورتی پر نظر کر کہ اگر دھوکا ہوتا ہی اور اس کی بدخوشی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور اگر دنیا کے ساتھ مال اور حسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور

استیعاب
میدانی لاجل
رہب و حال ختم
باید زنت

۲۶۸

و اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُؤْنِي بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْعِيَةِ فَيُلْقِي فِي النَّارِ قَسْدًا لِي أَقَابَ بَطْنُهُ فَيَدُورُ بِهَا كَيْدٌ وَرَأْيُهَا بِالرَّحَا فَيَجْمَعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى لَكُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَنْتَبَهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَنْتَبَهُ بخاری اور مسلم میں اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاوگا مگر دنیا میں دن سوڑا لا جاوگا دوزخ میں سو اور اس کے بیٹ سے اتریں ان نکل پڑیں گی سو اونکو لیے گھومتا پھرے گا جیسے کہ ہاتھ پائی کے گرد گھومتا ہی تو جمع ہوں گے اور اس کی طرف دوزخی لوگ سوکھیں گے اب فلا نے بھوکو کیا ہو کیا تو تک باطن نہ بتلا تا تھا اور بد کاموں سے نہ منع کرنا تھا تو وہ کہہ گا کہ بون نہیں میں نیک کام لوگوں کو بتلا تا تھا اور خود اسکو نہ کرنا تھا اور بد کام سے منع کرنا تھا لکن خود کرنا تھا

ف اس حدیث میں واعظ نے عمل کی سزا مذکور ہے

صَرَّ النَّبِيُّ يَوْمَ النَّارِ أَهْلُ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْعِيَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ حَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيرٌ فَقَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ بَارَأْتُ وَابْنُ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ حَيْرًا قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ مَا مَرَّ بِي نَعِيرٌ قَطُّ وَلَا مَرَّ بِي شَيْءٌ

۲۶۹

قَطُّ سَلَمٌ مِنَ النَّاسِ بِسَبَبِ رِوَايَتِ هِيَ كَيْهَضُ فَرَمَا کہ لایا جاوے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں آسودہ مزار و خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایک بار عوط دیا جاوے گا پھر اس کو بوجھا جاوے گا کہ اسے آدم کے بیٹے کیا تو نے کہی ارام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھے کہی جین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کہی نہیں اسے ہرگز اور اہل جہنم سے لایا جاوے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تو اس سے بوجھا جاوے گا اسے آدم کے بیٹے سے کہی تکلیف ہی دیکھی ہی کیا تجھے ہرگز ہی شدت اور سچ بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھے ہرگز نہ کہی تکلیف گذری اور سچ تو کہی شدت اور سچی نہیں دیکھی **ف** سے دوزخ کی شدت کے دوسرے دنیا کے ارام بالکل بھول جاوے گی اگرچہ دنیا میں اس سے سلطنت کی ہو اور بہشت کے جین و آرام کے دوسرے دنیا کی تکلیف ہرگز دیر طے کی اگرچہ تمام عمر ماری اور فانی

میں گذری ہو

۴۷۰
 حَرَامٌ مَسْجُودٌ يُؤْتِي سَجْدَةً تَوَكَّلْ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ رِمَامٍ مَعَ كُلِّ رِمَافٍ
 سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ يَخْرُوجُ تَحَا سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسُودٍ رِوَايَتِ هِيَ كَيْهَضُ
 فَرَمَا کہ لائے جاوے گی دوزخ اور دن سے قیامت کو اس کے ستر ہزار گاہیں ہوں گی ہر گاہ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اس کو کہیں گے **ف** اس سے سب سے دوزخ کے کہیگا تو کہے کہ دو دروازے ہوں گے ہر گاہ کا ایک دروازہ ہر گاہ سے برے و مائع اور حق و رب کا لاکھ
 ۴۷۱
 مَرَحًا وَوَسَّعَتْ كُلُّ عُنْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ سَلَمٌ مِنْ جَارِ بِسَبَبِ رِوَايَتِ هِيَ كَيْهَضُ
 ۴۷۲
 رَوَا بِحُزْنٍ مِنْ اَوْثَانِهَا جَاوے گا ہر ایک سجدہ جس حالت میں کہیگا **ف** سے ہر گاہ ایمان اخلاص و تقاض
و اَنْسُ نَحْنُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقَالُ لَهُ اَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ الْاَرْضِ
 ذَهَبًا اَلَا تَقْدِرُ يَه فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ اِنَّكَ لَكْتَ سَلَبْتَ مَا هُوَ اَلَسْبَرُ
 مِنْ ذَلِكْ خَبَرِي اور سَلَمٌ مِنَ النَّاسِ بِسَبَبِ رِوَايَتِ هِيَ كَيْهَضُ فَرَمَا کہ لایا جاوے گا کافروں کے دن تو اس سے کہا جاوے گا بھلا نلا تو کہ اگر تیری ملکیت میں زمین کے برابر ہونا ہوتا

۴۷۰
 حَرَامٌ مَسْجُودٌ يُؤْتِي سَجْدَةً تَوَكَّلْ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ رِمَامٍ مَعَ كُلِّ رِمَافٍ
 سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ يَخْرُوجُ تَحَا سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسُودٍ رِوَايَتِ هِيَ كَيْهَضُ
 ۴۷۱
 مَرَحًا وَوَسَّعَتْ كُلُّ عُنْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ سَلَمٌ مِنْ جَارِ بِسَبَبِ رِوَايَتِ هِيَ كَيْهَضُ
 ۴۷۲
 رَوَا بِحُزْنٍ مِنْ اَوْثَانِهَا جَاوے گا ہر ایک سجدہ جس حالت میں کہیگا **ف** سے ہر گاہ ایمان اخلاص و تقاض
و اَنْسُ نَحْنُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقَالُ لَهُ اَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ الْاَرْضِ
 ذَهَبًا اَلَا تَقْدِرُ يَه فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ اِنَّكَ لَكْتَ سَلَبْتَ مَا هُوَ اَلَسْبَرُ
 مِنْ ذَلِكْ خَبَرِي اور سَلَمٌ مِنَ النَّاسِ بِسَبَبِ رِوَايَتِ هِيَ كَيْهَضُ فَرَمَا کہ لایا جاوے گا کافروں کے دن تو اس سے کہا جاوے گا بھلا نلا تو کہ اگر تیری ملکیت میں زمین کے برابر ہونا ہوتا

کیا تو خدا کے عیون دنیا وہ کہیگا کہ یان تو اوس سے کہا جاوے گا تجھے تو اس سے بھی
 آسان تر مانگا گا **تخاف** یعنی دنیا میں تجھے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک کرنے
 کی فرمائش تھی تجھے تو اتنا بھی نہ دسکا آج دنیا بھر سونا دیتے کو طیار ہے

و ابوہریرہ کا مختصر الناس علی ثلاث طرائق داعین و داعیین و اثنان علی
 یغیر و ثلثة علی یغیر و اربعة علی یغیر و عشرة علی یغیر و خمس یغیر و ثلثة علی یغیر
 حث قالوا وینبت معهم حبث بانوا وینبت معهم حبث اصبحوا وینبت معهم
 حبث امسوا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت زبابہ کہ حشر ہوگا لوگو
 بنی طریق ہر ایک قسم امیدوار لوگ ہوں گے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے
 نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تغیر وارد و شخص ایک اثر
 سیر اور بن اور جا ایک فٹ پیر اور دس ایک اوٹ پیر اور باقی ماندوں کو آگ ہلکے پھیلے گی
 یعنی یہ دوسری قسم کے لوگ ہن دو بھر کو آگ آؤں گے ساتھ ٹھہر جاوے گی جہاں دیکھ کر شے
 اور رات بسر کرے گی اور دن کے ساتھ جہاں و رات بسر کریں گے اور صبح کرے گی اور دن
 ساتھ جہاں دیکھ کر صبح کریں گے اور شام کر لگی اور دن کے ساتھ ہاؤں کے شام کرے گا **و**
 یہ حشر دنیا سے پھیلے ہوگا کہ تمام ملکوں کے نزدیک لوگوں کو تمام کے ملک میں آگ ہلکے گا
 گی لیکن مسلمان سوار ہوں گے اور کا زیادہ پا اور قامت کا حشر قیروں سے ہوگا

و سہل بن سعد مختصر الناس یوم القیامہ علی ارض بیضاء عفراء کفر صۃ اللہ
 لیس فیہا علم لا حد و قیل للبت فیہا علم من حد یث سہل او غیر بخاری
 اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت زبابہ کہ حشر ہوگا لوگوں کا قبائے دن
 سفید زمین پر جو سرخی ماری ہوگی جسے مہذب کی روٹی اور بین کہ بکا نشان مانی رہے گا
 یعنی کوئی مکان اور دیوار نہ رہے گا جیل میدان ہو جاوے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ نشان
 نہ رہے گا سفید حضرت کی حدیث میں بنین بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہے ان کے سوا کسی شخص کا

۴۵

مَنْ أَسْرَجَ مِنْ النَّارِ أَرْبَعَةً فَمِعْرُونٌ عَلَى اللَّهِ فَبَلَّغَتْ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ أَيُّ مَهْرٍ إِذْ
 أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلَا تَعِيدَنِي فِيهَا فَيُجِيبُهُ اللَّهُ مِنْهَا سَلَمٌ مِنَ النَّارِ رَوَيْتُ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ کابے جادوین گے ورنہ بتے جادو شخص تو سامنے لائے جادوین کے ساتھ
 سوادین میں سے ایک شخص ہند پھر کے کہگا اسے میرے رب جب کہ تو نے مجھ کو ورنہ دینے
 کا لالہ اب مجھ کو دینے بھرنے ڈالو تو خدا اور کونجات دے گا

۴۶

خ أَبُو سَعِيدٍ يَدْعَى نُوْحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَكَ وَسَعْدَانِكَ يَا مَهْرَتَ فَيَقُولُ هَلْ
 بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَا مَسِيَهُ هَلْ بَلَّغْتُمْ فَيَقُولُونَ مَا آتَانَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ
 يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمُّهُ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا
 كُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِنَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
 بخاری میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جادو کجا نوح فیاست کے کہگا امیر
 رب میں حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں تو خدا فرما دے گا کہ تو نے اپنی امت کو پیغام
 پہنچا یا تھا تب سے خدا سے پڑا یا تھا تو نوح کہگا کہ مان میں سے پیغام سنا دیا ہی تو اس کی امت کے کہا
 جادو کہگا کہ کیا نوح نے تم کو پیغام پہنچا یا تھا تو اس کی امت کے لوگ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی
 ڈر اپنے والا نہیں آتا تو خدا نوح سے فرما دے گا کہ تیرے دو جادو کون گواہ ہیں جو میری گواہی
 تو نوح کہگا کہ محمد اور اس کی امت میرے گواہ ہیں سو تم لوگ گواہی دو گے کہ مقرر نوح نے ان کو پیغام
 پہنچا یا تھا سو بھی مطلب ہے خدا کے اس قول کا اور یہ طرح سے نبیایا مکتو عادل اور افضل
 تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تم پر گواہ ہو **ف** اس حدیث اور اس آیت سے ثابت
 محمدی کی فضیلت سب امتوں پر خوب ثابت ہوئی اس واسطے کہ گواہی کی ایافت ہر ایک شخص کو نہیں
 ہوئی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے بعضی روایات میں ابابہ کی نوح کی
 امت کہی گئی کہ امت محمدی ہمارے وقت میں کہاں موجود تھی بن دیکھے انکی گواہی کو کہ کہ سند
 ہوگی تو امت محمدی جواب دے گی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت میں نہ تھے لیکن مکتوبہ حال قرآن

اس حدیث میں
 ابابہ کی گواہی

شرف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام کا وہ شریکے کلام کی سند ہیں
ف ابوہریرۃؓ یقول کہ ما کہ یقول قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ
 لیٰ بخاری اور مسلم بن ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی
 کی دعا اس وقت تک مقبول ہوگی جب تک کہ وہ اس طرح سے جلدی کرے کہ میں نے اپنے رب سے
 دعا کی تھی سو اس نے میری دعا نہ قبول کی **ف** دعائیں اس طرح سننا ہی کرنا ایسی سب سے اذی
 ہے کہ اس کا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدا تعالیٰ کا رخا بنے گا یہ سب کیا معلوم ہے جو جلدی کرنا ہی خدا ہی
 خوب جانتا ہے کہ جلد نہ دعا قبول ہوئے بن کیا حکمت ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان کی دعا
 ناقبول نہیں ہوتی خواہ دنیا میں اس کا اثر ظاہر ہوتا ہی خواہ آخرت میں بہت چیزوں کی تمنا آدمی بن
 کرنا ہی حالانکہ اس کے حق میں بہترین اسوایں حق تعالیٰ اس کے عوض آخرت میں نواب دیگا
 اسوایں کے لئے درود اس کے لئے کہ ہم کو محروم نہیں بہتر

۴۷۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد لله رب العالمین
 والصلوة والسلام

ص عبد اللہ بن عمرؓ یقول یُعْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلِّ ذَنْبٍ إِلَّا الذَّنْبَ سَلَمَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَؓ
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جائے ہیں سوائے قرض کے **ف**
 سے قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کر سنے
 میں سب سے قرض کے قائل ہے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمع حقوق العباد ہیں جسے شہید سے جدا
 گناہ سب معاف ہو جائے ہیں مگر نہ وہ گناہ کا مواخذہ ہوتا

۴۷۲

خ ابوہریرۃؓ یقول لَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُقًا وَلَا مَوْتَ وَلَا أَهْلَ النَّارِ بِأَهْلٍ النَّارِ
 خُلُقًا وَلَا مَوْتَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والوں سے
 کہا جاوے گا کہ تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی موت نہیں اور دوزخ والوں سے کہا جاوے گا کہ اب دوزخ
 تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی تمکو موت نہیں **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہیں
المَامُ
 نویں باب میں پانچ فصلیں ہیں پھلی فصل میں ویسے حدیثیں ہیں جن کے سر پر یہ فعل ماضی ہے

۴۷۳

۴۸۱

عَمَلَنَا فِي النَّكَلَةِ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُتِلْ
عُمَرَةُ فِي حَجَّةٍ بَخَارِجٍ غَرَفَارِقٍ مِثْلِهِ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْئَةِ نَبِيٍّ وَأَمَّا كَيْفَ بَرَزَ بَابُكَ
أَسْبَغَ وَالْأَبْرِبَ رَبِّ كِي طَرَفَ سَوَاوَسَ كَمَا كَهَيْئَةِ نَبِيٍّ اسْمُكَ نَابِيٍّ مِثْلِهِ عُمَرَةُ
دَاخِلٌ بِهَاجٍ مِنْ فَ نَوِيْنِ سَالِ حَضْرَتِ جِ كَوَيْطِ مِثْلِهِ سَبِيٍّ جَبَّ اَوْسِ نَابِيٍّ مِثْلِهِ
جَبَّكَ عَقِيْنِ نَامِ هِيَ تَبَّ حَضْرَتِ يَهْ حَدِثَ فَرَايَ سَبِيٍّ جِ اَوْسِ عُمَرَةُ سَابِيٍّ اَيْكُ اِحْرَامِ سَبِيٍّ اِدَاكَ اِكْرَامِ
فَرَايَ كَيْتِ هِيَنِ يَهْ حَدِثَ اِمَامِ اَعْلَمِ كِي دَبْلِ هِيَ كَهَيْئَةِ نَبِيٍّ اَفْضَلِ هِيَ نَبِيٍّ جِ اَوْسِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ
عُمَرَةُ كَرَبِيٍّ اِحْرَامِ نَابِيٍّ بَخَرِجِ كِي مِثْلِهِ دَوَسِ اِحْرَامِ اَبَدِ جِ اِدَاكَ

۴۸۲

اَبُو دَرَّانِي حَدَّثَنِي قَسْرَنِي اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يَشْرِي
بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَارْتَرَنِي وَارْتَرَنِي قَالُوا وَارْتَرَنِي
وَارْتَرَنِي سَوَقِيٍّ بَخَارِيٍّ اَوْسِ مِثْلِهِ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْئَةِ نَبِيٍّ اَسْبَغَ
اَبَا سَوَادِ سَبِيٍّ مِثْلِهِ نَابِيٍّ دِي كَهَيْئَةِ نَبِيٍّ اَسْبَغَ اِسْمُكَ نَابِيٍّ مِثْلِهِ
كَيْسِيٍّ حَيْرَ كَوَدِ هَيْسَتِ مِثْلِهِ دَاخِلٌ هُوَا اَوْسِ كَهَيْئَةِ نَبِيٍّ اَسْبَغَ اِسْمُكَ نَابِيٍّ مِثْلِهِ
كَرَبِيٍّ نَوِيٍّ هَيْسَتِ مِثْلِهِ دَاخِلٌ هُوَا حَضْرَتِ فَرَايَ اَبَا اِنْ اَكْرَبِ وَهَزَا اَوْسِ مِثْلِهِ
بِسَبِيٍّ اِبْمَانِ هَيْسَتِ مِثْلِهِ اِحْرَامِ كَوَيْطِ اَكْرَبِ اَكْرَبِ اَكْرَبِ اَكْرَبِ اَكْرَبِ

۴۸۳

اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي اَبُو اَدَمَ اَنَّ مَوْسَى فَقَالَ مَوْسَى يَا اَدَمَ اَنْتَ اَبُو نَا حَيْثُ
وَاَحْرَجْنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ اَدَمُ اَنْتَ مَوْسَى اَصْطَفَيْتَ اللَّهَ مُكَلِّمَهُ وَحَظَّ
لَكَ النُّوْرَانِ بِسَبِيٍّ اَتْلُوْنِي عَلَى اَمِيٍّ قَدَرَهُ اللَّهُ عَلَى قَسْبِ اَنْ تَحْلَقَنِي
بَارِعَيْنِ سَنَةِ فَحَجَّ اَدَمَ مَوْسَى بَخَارِيٍّ اَوْسِ مِثْلِهِ اَبُو هُرَيْرَةَ سَبِيٍّ رَوَيْتُ هِيَ كَهَيْئَةِ نَبِيٍّ
كَهَيْئَةِ نَبِيٍّ اَسْبَغَ اِسْمُكَ نَابِيٍّ مِثْلِهِ اَبَا اَدَمَ اَنْتَ اَبُو نَا حَيْثُ اَبَا اَدَمَ اَنْتَ اَبُو نَا حَيْثُ
نَبِيٍّ كَمَا اَبَا اَدَمَ اَنْتَ اَبُو نَا حَيْثُ اَبَا اَدَمَ اَنْتَ اَبُو نَا حَيْثُ اَبَا اَدَمَ اَنْتَ اَبُو نَا حَيْثُ
فَرَزَنْدِ نَبِيٍّ كَمَا اَبَا اَدَمَ اَنْتَ اَبُو نَا حَيْثُ اَبَا اَدَمَ اَنْتَ اَبُو نَا حَيْثُ اَبَا اَدَمَ اَنْتَ اَبُو نَا حَيْثُ

برگزیدہ کیا اور چھکو تو بیت استے دست قدرت سے لکھ دی کیا چھکو ملاست کرنا ہی اور الزام دینا
 ہی اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا چالیس برس میرے پیداکر سے اسے پہلے
 تو جیت گئے آدم موسیٰ سے **ف** پوری روایت مصباح میں یوں ہی کی گئی کہ آدم اور موسیٰ
 نے اپنے رب کے پاس نو غالب ہوئی آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے نبی آدم ہی کو خدا اپنے اپنے
 دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجہ بین پہنچی اور دشمنوں سے چھکو سجدہ کر لیا اور چھکو تپے
 بہشت میں رکھا پھر توبے اپنے گناہ سے لوگوں کو زمین پر گرانا تو آدم سے کہا تو ہی موسیٰ
 کو چھکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور چھکو تو بیت دی حسین ہر چہ کا مفصل
 بیان ہی اور چھکو مشاجات واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بلا تو کہ خدا نے تو بیت کو میرے پیدا
 کر سے پہلے ہی برس آگے لکھا تھا موسیٰ نے کہا چالیس برس آدم سے لکھا تھا تو بیت نے طلب
 بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسیٰ نے کہا کہ ہاں آدم سے کہا ہے کیون چھکو تو ملاست کرنا
 ہی اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں چالیس برس میری پیدائش سے آگے تحریر کیا تھا
 حضرت فرمایا سو جیت کیا آدم موسیٰ سے **ف** یہ گفتگو حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد
 عالم ارواح میں ہوئی اور جب تک حضرت آدم اس عالم میں زندہ رہی قصور کو اپنی طرف نسبت
 کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ آدمی اپنے گناہوں کو تقدیر کی طرف والہ کر کے
 ایکو اپنے قصور سمجھے اس واسطے کہ عالم اجسام کا اس عالم ارواح میں صحیح نہیں سلطان بنا لگا ہ
 اس عالم میں تقدیر کی نسبت کیا اور ایکو اپنے قصور جانا اسی سبب ملعون اور مردود ہوا اور
 حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب مقبول اور محبوب ہوئے اور بیت اور
 بندگی ادب کا نام ہی اور بیتے اولیٰ شیطانی کام ہی + شعر + بندگی بود کج عمر و ادب
 سے ادب مخروم نہ از فضل ب

عز ابن عباس احسنتم واجملتم کذا فاصعوا قال لکنی عبد المطلب جن سقوه التبت
 علی زمرم مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں یہ بہت اچھا کیا

ہر عالم بیا بعد الدین و آخر وہ بھی نہیں ہوا پھر عالم بیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سوجھا سہنے
 اور سونچ نکلیں کی **ف** حضرت نے جنگ موتہ میں لشکر بھیجا اور سکے بن سردار مقرر کئے اور
 فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے
 چنانچہ جنگ ہوئی تو سبے تیغوں سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے کشاکش کر کے خالد بن ولید
 کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہاں کی خبر ایسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی کہ سبے
 بن لوگوں سے فرمائی پھر اوسکے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد بن ولید نے سرداری
 فتح کی ہے حضرت نے اوسکو سردار نہیں بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اوسکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب
 فحش ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو سبے شک درست ہے
و ابوہریرہؓ اذنب عبد ذنبا فقال اللهم اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى
 اذنب عبد ذنبا عليا ان له ربنا يغفر الذنوب ويأخذ بالذنوب ثم عاد اذنب فقال
 اي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى عبد ذنبا فقال ان له ربنا يغفر
 الذنوب ويأخذ بالذنوب ثم عاد اذنب فقال اي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك
 وتعالى اذنب عبد ذنبا عليا ان له ربنا يغفر الذنوب ويأخذ بالذنوب اعلم ما
 شئت فقد عرفت لك قال عبد الا على احد رواة هذا الحديث لا اذني اقال في
 الثالثة او الرابعة اعلم ما شئت تجاوبى اور مسلم بن ابو هريره سے روایت ہے کہ حضرت
 زمانا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیوں نہ ہو پھر اوسے کہا کہ الہی میرے گناہ کو معاف
 کر دے تو حق تعالیٰ فرمایا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسے جانا کہ اوسکا ایسا رب ہی کہ
 گناہ کو معاف کرنا ہی اور گناہ کو کفرنا ہی پھر اوسے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اسے کہا اے میرے
 رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالیٰ فرمایا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسے جانا کہ اوسکا
 گناہ کو معاف کرنا ہی اور گناہ کو کفرنا ہی پھر اوسے توبہ توڑی سو اوسے گناہ کیا تو اوسے
 کہا کہ اے میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالیٰ فرمایا ہی کہ کیا میرے بندے نے توبہ

معجزہ اخبار
 زید جعفر عبد اللہ
 انصاف ان

۲۸۶

در بیان نبول
 کہ جس نے توبہ کی

جانا کہ اب کا ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو کڑٹائی کر جو تیراجی جا ہی سو مقرر سینے
 تجھ کو بخشا عبد اللہ علی اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت نے تیسری
 بار یا چوتھے بار فرمایا کہ کر جو تیراجی جا ہی **ف** یعنی نیٹے بار گناہ کر کے آدمی توبہ کر گا اور کسی
 توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کچھ تو دو تین بار میں تنگ ہو جاتا ہی یہاں کر ہی کی شان یا
 تنگی کا کیا اسکان ہی نظم + باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ + کر کا فور مذہبی پرستی باز آ + ابن درگر
 مادرگہ توبہ ہی نیست + خدا باز اگر توبہ کسی باز آ + لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت مذہب
 ہو اور اس گناہ کے کرنے کا قصد نہ ہو اور اگر اس گناہ کرنے کا قصد دل میں موجود نہ ہو تو صرف
 زبان سے توبہ کرنا گویا سحر اپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیراجی جا ہی یعنی جس گناہ کے بعد
 توبہ ہی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہیں روکتا اور یہ مطلب نہیں کہ توبہ کے بعد آدمی نے قید ہو

جاوے جو ہی جاوے سو کہے

۴۱۷ مَرَعِي وَبْنُ عَبَّسَةَ أَرْسَلَنِي بِصَلَاةِ الْأَرْحَامِ وَكَثْرَةِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ تُوحِّدَ اللَّهُ وَلَا تُشْرِكْ لَهُ
 بِهِ شَيْئًا قَالَهُ لَهُ حَبِيبُ سَأَلَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمَرْتُ سَلَّمَ بَعْنِي اللَّهُ مُسْلِمٌ مِنْ عَمْرِ بْنِ عَبَّسَةَ غِبَّ
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو بھیجا ہی برادر پروری ہٹانکو اور توبہ کے توڑنے
 کو اور اس واسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو ایلا مالک جانیں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک سمجھیں
 حضرت نے عمر بن عبسہ سے فرمایا جب کہ اویس نے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تم کو کس کام کے واسطے
 بھیجا ہی **ف** ابتدا و اسلام میں جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص نیٹے عمر بن عبسہ
 کے مین آیا حضرت اویس نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا میں پیغمبر ہوں اویس نے کہا پیغمبر کیا
 حضرت نے فرمایا خدا نے مجھ کو بھیجا ہی اویس نے کہا کس واسطے بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 پھر اویس نے کہا کتنے کتنے تمہارا ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی
 ابو بکر صدیق اور ملال نے پھر اویس نے کہا میں بھی تمہارا ساتھ دیتا ہوں حضرت نے فرمایا ہی تو
 میرا ساتھ نہ دے سیکگا تو نہیں دیکھتا میری ناوانی اور کافرو کا غلبہ آج تو اپنے گھر لپٹ جا

وَمَا فِيهَا فَتَحَا كَأَنِّي رَجُلٌ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ
وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ إِنَّكُمَا الْغُلَامَ الْجَارِيَّةَ وَأَنْفَعَا عَلَى أَنْفُسِكُمَا
صَبَّهُ وَقَصَدَا قَانَجَارِيٍّ اور سلم بن ابوربرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مولیٰ ایک مرد
دوسرے مرد کی زمین سوز میں سے مول لینے والے بنے اس کی زمین میں ایک گھڑا پا جس میں
سونا تھا تو پیچھے واسے تیسے زمین کے مول بنے واسے کہا کہ اپنا سونا مجھے بے مینے
تو مجھے زمین مول بھی اور مجھے بے سونا نہیں مول لیا تو پیچھے واسے نے زمین کے مول
لیجئے واسے سے کہا کہ مجھے تو مجھے زمین اور جو اس کے اندر تھا سب بیچ ڈال لینے وہ
بڑا جی ہئی میرا حق نہیں سو دے دو لون اپنا جگر ا فیصل کو اس نے گے ایک اور مرد کے پاس
تو جسکے پاس فیصلہ کو اسے کو گے اور سے کہا کہ تم دونوں کے اولاد بھی نہیں تو ایک نے کہا کہ میرے
ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے تو اویس نے کہا تم دونوں اس لڑکی کا روکے
کے ساتھ بیچ کر دو اور اس مال کو اون دونوں پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو **وہ**
اس حدیث میں خوش نتیجی اور دیاداری کا بیان ہے اور حاکم نے جب کہ اوکو خوش نصیب کہا
تو اون میں رشتہ داری مناسب جانی اور اس مال کے خرچ کرنے کا خوب طریقہ بچا لا
وَابْنُ عَبَّاسٍ أَصَبَتْ بَعْضًا وَأَخْطَأَتْ بَعْضًا قَالَ لَا بَيِّنَةَ لِي بِكَرِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہ ٹھیک
تبصر کیا اور بعضے مقام پر تھوک گیا یہ حضرت نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا **ف** ایک
شخص حضرت کے پاس آیا اویس نے کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بدلی سے گھی اور
شہد چکنا ہی لوگوں کو اسکو اپنے اونچوں میں ہر سنے میں بعضا زیادہ لیتا ہے اور بعضا کم اور میں نے
آسمان سے ایک آنکھ لگی رہی سو حضرت اسکو کڑے چڑھے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اسکو
کڑے چڑے کیا پھر ایک اور مرد چڑے کیا پھر ایک اور مرد سے اسکو کڑا سودہ رہی ٹوٹ گئی پھر خوری
گئی سودہ بھی چڑے گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرا باپ حضرت پیر و بان اگر اجازت ہو تو میں اس کو

کی تعبیر کہوں حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ سدیں اگر میرے کہا وہ بدی تو اسلام کی بدی ہی اور
 گہی اور شہد ہو چکا ہی سو قرآن ہی اور اسکی تفسیر ہی اور جو لوگ اونچلون میں سبتے ہیں سوزان
 خوان میں کیسکو بہت زان باد ہی اور کیسکو کم اور وہ رتبی جو آسمان سے لگی جی سودہ دین حق ہی
 جسپر زانم ہی سوخذ اوچکو اور اسکے سبب سے اپنی طرف چڑا لیکا پھر آپ کے بعد ابگا خلیفہ اور سبط
 چڑہ جاو لیکا پھر دوسرا خلیفہ چڑہ جاو لیکا پھر تیسرا خلیفہ چڑھے گا ارادہ کرگا تو کچھ خل پڑ جاو لیکا آخر کو
 وہ خل ملٹ جاو لیکا سودہ بھی چڑہ جاو لیکا حضرت اب زوہبی کہتے ہیں ہیک تعبیر کہی یا کہیں کہیں پو
 گبات حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** سنے علماء نے کہا کہ ہر حدیث تعبیر ہیک ہی لیکن خطا
 یہ ہوئی کہ حضرت نے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب
 ہوتا اور نصف عالم یوں کہتے ہیں کہ بعضی عبارت کی تعبیر میں خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی
 خوب ہوئی لیکن گہی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم

۴۹۳

اَمْ اَوْهَرِيَوْمَ اَصْلَ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ النَّبْتِ وَكَانَ
 لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْاَحَدِ فَمَآءَ اللّٰهُ مَنَا فَمَآءَ اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالنَّبْتِ
 وَالْاَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَنِ الْاَخْرُونَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوْكُونَ يَوْمَ
 الْقِيَمَةِ الْمَقْضَى لَهُمْ وَيَوْمَ يَنْتَهَمُ قَبْلَ الْخَلْدِ لِيَوْمِ الْمُسْلِمِ مِنْ اَوْهَرِيَوْمَ شَبَّ رَوَابِطِ هِيَ كَمْ
 حضرت نے فرمایا کہ ہنگامہ دیا خدا نے جمعہ سے اوکو جو ہے پہلے تھے تو یہودیوں کے واسطے
 کلاؤں ہوا اور نصاری کے واسطے یکشنبہ کا دن ہوا پھر خدا ہنگو لایا سوخذ اپنے ہمارے واسطے
 جمعہ کا دن بنلا یا سوخذ اپنے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنا یا جسے جمعہ کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبہ پراؤ
 اس طرح دسے لوگ ہمارے پس رتہ ہوں گے قیامت کے دن ہم دنیا میں تو پہلے ہیں اور قیامت
 میں پہلے ہیں جبکہ اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روابت یوں ہی کہ ہم اون لوگو
 میں مقدم ہیں جبکہ فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف** انسان کے واسطے خدا کے نزدیک
 جمعہ کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے

یہودیوں کی روابت یہاں تک کہ
 یہودیوں کی روابت یہاں تک کہ

اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت تھری لیکن یہود اور نصاریٰ کے فہم میں یہ بات نہ اسی یہود سے شے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا اپنے اسی دن پیدائش فراغت کی اور نصاریٰ سے یکیشہ کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اون کے گمان میں مولیٰ بابائے کے بعد قبر سے اسی دن نکلتے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اون کے دن پر دنیا میں مقدم ہی اس طرح قیامت میں امت محمدیٰ اون پر مقدم ہوگی کہ اولیٰ امت خدا کی ہے فراغت بناوکی جائزہ اپنے طالب حق کی پہل باب میں امت محمدیٰ کی صحت وجود کرکے یہی بات اگلی باب میں لکھیں گی

۴۶۴

ق جَاوَزَ هَـٰذَا الشَّجَرَ الْوَحْشَ الْوَحْشَ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ بخاری اور مسلم میں جاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنس کی خدا کے عرس سے سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ کی موت ہے **ف** سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ سے کے سردار فتح جنگ احد میں شہید ہوئے اون کی فیصلت میں حضرت نے یہ حدیث فرمائی عین جنس سعد کی روح کے ساتھ ہوئی اس واسطے کہ کالمیں کی روح میں موت کے بعد عرس کے فتح جاکر شہر میں ہیں

۴۶۵

ق اَلَسُّ بَا سَرَاكَ اللهُ فِي لَيْلَتِكَ كَمَا دَعَا بِهٖ لَا بِي طَلْحَةَ وَ اُمِّ سَلَمَةَ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونوں کی رات میں یہ دعا حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلمہ کے حق میں کی **ف** ام سلمہ ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا ابو طلحہ کا رطل کا مرگیا تھا ابو طلحہ کھو میں نہ تھے جب ابو طلحہ گھر میں آئے تو ام سلمہ نے رطل کے مرنے کی خبر نہ کی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اوہوں نے بخوبی کھانا کھا یا اور بی بی یا بھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلمہ کہا اسے ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگیں پھر دے لوگ اگر ایسی چیز طلب کریں تو دو روپے مانہ دیں ابو طلحہ نے کہا کہ بگانی چیز دے میں کچھ عذر نہ چاہئے تب ام سلمہ نے کہا تمہارا بیٹا مر گیا جبر کرنا کہ تو اب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے اون کے حق میں یہ دعا کی میں نے خدا کو دلا دے بعضی روایت میں آیا ہے کہ اسی رات ام سلمہ کو حل رہا پھر راگیدہا ہوا حضرت نے اس کا عید النعام رکھا حضرت کو ام سلمہ کی مصیبت ملی اور نبی عم میں خاندان

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انحرأسہ وان کانت فی الساقۃ ان استأذن لکم یؤذن لہ و
ان شفع لکم یشفع بخارجین ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہا کہ وہ اور روئے کا بندہ اور سیاہ کُٹل دہاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیکھے تو زانیہ رہی اور
اگر نہ دیکھے تو ناخوش ہو آوند باگر اور اولٹا ہو گیا اور اگر اوسکے کانٹا چھبے تو نہ کمال کیے خوشی
ہو جو اوس بندیکو جو اپنے گھوڑے کی باگہ راہ خدا میں تھا یہی ہی اوسکے سر کے بال کپڑے
اور اوسکے دونوں دھڑم گرد میں بھرے اگر اوسکو جو کیداری میں رکھے تو کیداری میں رہی
اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر رکھے تو دہن رہی اگر وہ فرار پاس آئے
کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسی سفارش کرے تو نہ قبول ہو **ف**
اس حدیث میں لابی کی نہایت مذمت اور گناہ غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی لابی کو بندہ
دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک اس واسطے فرمایا کہ لابی کے سب سے اوس کے دیناری اور خدا کی بندگی
نہیں ہو سکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے میں بسر ہوتی ہی تو حقیقت میں وہ خدا کا بندہ
نزد خدا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کُٹل دہاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اس واسطے حضرت
اوسکو ذکر کیا لیکن مراد پرستم کا عہد لباس ہی اس حدیث معلوم ہو کہ دیناری کے ساتھ
گناہی اور لوگوں میں بے قدری خدا کو نہا پسند ہے

۴۹۹

خ ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جاهد فی سبیلہ لا یخرجہ من بیتہ الا الجھاد فی سبیلہ
وتضدیف حکماتہ ان یدخلہ الجنة او یردہ الی مسکنہ بما نال من اجر او عینۃ بخاری
میں ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فاس ہو گیا ہی خدا اوسکا جسے اوسکی راہ
میں جہاد کیا نہ نکالا ہو اوسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا میں جہاد کی تبت نے اور ثابت اور نجات
کی تصدیق بنے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اوسکو بہشت میں داخل کرے یا اوسکو نکالے
وطن میں تو اب یا عینت کے ساتھ پھر لاوے گا **ف** یعنی خالص نیت سے غازی کا خدا
ضامن ہی کہ اگر وہ متہید ہو تو بہشت میں گیا اور اگر زندہ رہا تو تو اب یا عینت کا مال لیکن

گھر میں آیا دو نو نصرت میں اوسکا پہلا ہے

ف ابوہریرہؓ جاء ملک الموت الى موسى فقال له اُجب ربك فطمع موسى عن
ملك الموت ففقاها فرجع الملك الى الله فقال انك ازلتني الى عبد لك لا تريد
الموت وقد ففعا عيني فرده الله اليه عينه وقال ارجع الى عبدك ففعل الحيوة
تريد فان كنت تريد الحيوة فضع يدك على متن ثوري فما وارت يدك من شعرة
فانك تعيش بها سنة قال ثمرة قال نعم الموت قال فالان من قريب رب ادرني
من الارض المقدسة ومية حجر قال النبي صلى الله عليه وسلم والله لو اني عندك
لا ريتكم فذره الى جنب الطريق عند الكتيب الا حرمي اوسلم من ابوہریرہؓ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰؑ پاس آیا تو اس نے کہا اپنے رب کا حکم مان لیجئے
موت قبول کرو موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر طاحہ بار تو اس آنکھ کو پھوڑا الا فرشتہ خدا کی
طرف پلٹ گیا سو اس نے کہا ابھی تو نے مجھ کو اسے ایسے بزدلے پاس بھیجا جو موت کو نہ چاہتا
اور اس نے تو میری آنکھ پھوڑا لی سو خدا نے اوسکی گتھا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے
پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پٹہ پر رکھ جو جھڈا
ہاتھ بالوں کو ڈھک لگا تو جی بال ہوں گی اوس نے برس تو زندہ رہا مگر موسیٰؑ نے کہا پھر کیا ہوگا
فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہی موسیٰؑ نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی تھی اب میرے رب
مجھ کو قریب کر دے پاک زمین سے میرے بیٹے المقدس سے پیہر بھیک مارنے کی سادگی
براہرہ جھڈا نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں اوس مکان پاس ہوتا تو ٹکود کہلا دیتا موسیٰؑ کی قبر جو آج
کنا رہے کی طرف ہی سرخ شیلے کے پاس ف اس حدیث میں بے دین لوگ طعنہ
کرتے ہیں کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدے سے نہیں ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الہی کی
آیا تھا موسیٰؑ نے کون مارا اطاعت کیوں نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰؑ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی
اوسکا جواب یہی کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اوس پر ظاہر ہو چاہیں اوس

مورث ہے اگنہ کا سدب سبب ہے ہوتا کچھ نجب نہیں اور حضرت موسیٰ نے ملک الموت کو نہ بھانا
نہا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالے گا ہوتا دعویٰ کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوا اس کے
نہیں ہے کہ آدمی کا کام نہیں اس واسطے اس کو اسے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً اگنہ پر ہاتھ پڑ گیا
اگنہ پھوٹ گئی اور یہ لگان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو زندگی بہت پیاری تھی اس واسطے کہ دوسرے
بدریادنی عمر کا وہ اپنے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے قبول کیا

۵۰۱ **ف** ابوہریرہؓ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ فَأَمَسَتْ عِندَهُ لِسْتَعَةٍ وَلِسْتَعِينَ
وَأَنزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَأَّى أَحْمَرُ الْخَلَائِقِ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ
حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ نَجَارٌ أَوْ سَلَمٌ مِنَ الْوَهْرِ هُيَ رَوَيْتُ فِي رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي
فَرَاكَ هَذَا فِي رَحْمَتِ بَعْضِ سَوَاحِطِ بَعْضِ نَسَائِكِ هِيَ رَوَيْتُ فِي رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي
مِنْ أَوَّلِ مَا سَأَلَ مِنْ بَعْضِ رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي
پَرِزِیَسِ گھاسنے میں یہاں تک کہ جانور اپنا کھراؤ پھیلایا ہی اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ
کہیں اس کے نہ لگ جاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الہی بندوں پر بھاری
ہی اسی سبب سے کافروں کو جلد نہیں بڑھاتا اور آخرت میں ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگاروں
کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر سنے حدیث ہی سبھی حقیقت میں ارحم الراحمین کی شفاعت
۵۰۲ **ف** ابوہریرہؓ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ فَأَمَسَتْ عِندَهُ لِسْتَعَةٍ وَلِسْتَعِينَ
وَأَنزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَأَّى أَحْمَرُ الْخَلَائِقِ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ
حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ نَجَارٌ أَوْ سَلَمٌ مِنَ الْوَهْرِ هُیَ رَوَيْتُ فِي رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي
مِنْ أَوَّلِ مَا سَأَلَ مِنْ بَعْضِ رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي

۵۰۳ **ف** ابوہریرہؓ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ فَأَمَسَتْ عِندَهُ لِسْتَعَةٍ وَلِسْتَعِينَ
وَأَنزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَأَّى أَحْمَرُ الْخَلَائِقِ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ
حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ نَجَارٌ أَوْ سَلَمٌ مِنَ الْوَهْرِ هُیَ رَوَيْتُ فِي رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي
مِنْ أَوَّلِ مَا سَأَلَ مِنْ بَعْضِ رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ هَذِهِ فِي

خاندان کی راہ جوڑی بلکہ جسے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں
 صابو ہریرہ خلق اللہ اللہ ربہ یوم السبت وخلق فیما الخبال یوم الاحد وخلق
 الشجر یوم الاثنين وخلق المکرۃ یوم الثلاثاء وخلق التور یوم الاربعاء وبت فیما
 الدواب یوم الخميس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعة فی آخر الخلق فی آخر ساعة
 من الثہار فیما بین العصر واللیل مسلم من ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
 پیدا کیا زمین کو سنبھلے کے دن اور پیدا کیا اوسمین پہاڑوں کو یکشنبہ کے دن اور پیدا کیا درختوں
 کو دوشنبہ کے دن اور پیدا کیا ریح اور مہیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبہ
 کے دن اور زمین پر جانور پہلا یہ بخت بیہ کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعہ کے
 دن پہلے پیدائش میں دن کی پہلی ساعت میں بائیں عصر کے رات تک **ف** اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اس واسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے
 کہ اول خدا اور فرشتوں اور لوگوں کا رکھنا ہو پھر پانی کی سواری آتی ہے اور جمعہ کی
 پہلی ساعت جیسے حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہے کہ اس وقت جو دعا کہے مقبول
 ہوتی ہے یا خیرہ فیضیوں اور حاجت پان ہے

۵۰۶ **ع** العباس بن عبد المطلب ذاق طعمہ الايمان من رضى الله سبحانه
 ويا سلام دینا و عظمیٰ رسولہ وسلم من عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اوسنے ایمان کا خرہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمدی
 علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہوئے کی پر نشانی ہے کہ اوسکی نفسا اور
 راضی رہی ریح اور تکلف اور عیبت میں اوسکا گلہ شکوہ مکر ہے اور دین اسلام پر راضی ہوئے
 کی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام مضبوط ہو جاوے کفر کی رسوبات گزرتی تھکے اور حضرت
 کی پیغمبری پر راضی ہوئے کی یہ چہان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے خداوت رکھے
 اور جسکو یہ بات حاصل نہیں اوسکو ایمان کے خرب سے خبر نہیں

۵۰۷ خ انس ذَهَبَ الْمَفْطُورُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ آج روزہ کو اپنے نواب کو لکھے **ف** مصباح میں انس سے روایت

ہے کہ حضرت نے ساتھ سفر میں تھے سو بیٹے اصحاب روزہ دار تھے اور بیٹے بے روزہ رہنے

تو ہم ہمارے کتب خانہ میں لے کر بیٹھے تو روزہ دار لوگ گریٹے اور بے روزہ لوگ سن رہے تھے

فام کہے اور انہوں کو بانی پلا یا بت حضرت نے حد فرمائی یعنی حد تک تو اب آج حضرت نے روزہ رکھا ہے

۵۰۸ **ف** ابوہریرہؓ رَأَى عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ جَلَّالًا يُسْرِفُ فَقَالَ لَهُ اَسْمَعْ فَقَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى اَمِنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ عِيسَى بَخَارِي اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسیٰ بن مریمؑ نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اس سے کہا کیا

تو نے چوری کی سو اس نے کہا نہیں صاحب میں قسم کہتا ہوں اس کی جسکے سوا سب لڑکی

معبود دہنیں تو عیسیٰ نے کہا کہ میں اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو میرے جھوٹا جانا **ف**

یعنی واقعی ایمان دار چوری نہیں کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ جسٹن طن کے یہ

معنی ہیں ایک وہ لوگ ہیں جو بدوون دیکھے تہمت لگاتے ہیں اور عمل مجاہد ہیں اور ایک

پاک لوگ ہیں کہ آنکھ سے دیکھ کر بھی بدگمان نہیں ہوئے جب اس نے حد کی قسم کہا کہ چوری

نہی انکار کی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ سمجھے ہوں گے کہ شاید اس مال میں اس کا کچھ حق ہوگا

یا کہ بطور حق طبعی کے اس نے باہمی آخر کو یہ مال مالک کو دے دیا یا یہ نیت قرص لیا ہوگا قرص کو

ادار کر گا غصہ جس طن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہیں اور اس طرح بدگمانی سے دبے

بھی مسلمان کو بھی مناسب ہے کہ جس طن کی کرے اور بدگمانی نہ کرے

۵۰۹ **ف** صَابُوهُنَّ يَوْمَ رَغِمَ عَنْهُنَّ نَشْرُغَمَ عَنْهُنَّ مَنْ أَذْرَكَ أَبُوْنِه

عِنْدَ الْكَبَرَاءِ حَدُّهُمَا أَوْ كَلِمَةً فَلَمْ يَدْخُلِ الْحَسَنَةُ

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک میں ملا پھر خاک میں ملا جس نے اپنے

ناباب کو ضعیفی اور بُرائیت میں پایا ایک کو یاد و نون کو سو بہشت میں نہ داخل ہوا **ف**

یعنی وہ شخص برابرے نصیب ہی جو ضعیف باب کی خدمت کر کے بہشت نہ حاصل کرے اس سے
 معلوم ہوا کہ باب کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف رسائی اور بے خدمتی و رنج کا سبب
 ۵۱۰ **ح** ابو بکرؓ زَادَكَ اللهُ حُرّاً وَكَانَ نَعَسٌ ذَا قَالَةٍ لَّهِ بَخَارِ عَيْنٍ أَبُو بَكْرٍ مَنِيَّةٍ رَوَيْتُ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام بھر کر یا یہ حضرت نے ابو بکرؓ سے فرمایا
ف حضرت رکوع میں بیٹھے ابو بکرؓ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب نہ جانا رہی جلدی سے
 صفت کے پیچھے نہ کر کے رکوع میں شریک ہو گئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نہ کرنا کہ
 صفت میں ملا الفضل ہی اور صفت کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب عالم علم اور امام شافعی
 اور امام مالک کا صفت کے پیچھے نماز چرہا مکروہ ہی لیکن نماز نہیں باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی
 تو حضرت بھر پڑے کو فرماتے

۵۱۱ **ح** اَمَّا اَنْتُمْ بِرَبِّهِ سَمِعْتُمْ مَجْدِبَةً جَانِبٌ مِثْلُهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِثْلُهَا فِي الْبَرِّ وَالْوَا نَعَسَ
 يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْرُوكَ سَبْعُونَ الْعَامِنَ بَنِي آسَافٍ فَاَذْجَاوُ
 نَزَلُوا فَلَمْ يَفْعَلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ الْبَرُّ فَيَسْقُطُ
 أَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ الْبَرُّ فَيَسْقُطُ
 جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّلَاثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ الْبَرُّ فَيُفْرَجُ لَهُمْ قَيْدُ حُلُومِهَا
 فَيَعْمَلُونَ قَبِيئًا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَعَارِفَ أَذْجَاءَهُمُ الصَّرِيحُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ
 خَرَجَ فَيَتَرَكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ مسلم بن ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے
 سنائی ابراہیمؑ جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
 یعنی سنائی یعنی تشطیط یعنی ہی حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ لڑیں گے
 اوس شہر سے ستر ہزار حضرت احن کی اولاد موجب اوس شہر کے پاس اوہیں گے تو اتر پڑیں گے
 سو ہتھیار سے نہ لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اوسکی ایک طرف

جو دریا میں ہی گر پڑے گے پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کے دوسری طرف
 گر پڑے گے پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جاوے گا سو اس نے نہیں
 گھس نہیں گے تو لوٹیں گے سو جب کہ لوٹ کے مالوں کو باٹ رہی ہوں گے کہ اچانک
 ایک چیخ نے والا آدھکا سو کھٹکا کہ البتہ دجال تو نکلا سو دسے لوگ ہر جہر کو چہرہ زبون گے اور
 دجال کی طرف پلٹ کہیں ہوں گے **ف** اس حدیث میں تفسیر فیہ کی فتح کی نہی کہ
 کہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ بدواً پہنچنے سے
 صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب میں حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہاں چلے
 گا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلے گا لیکن آخر کو فتح کلمہ کی برکت سے ہوگی

ف عَلٰی شَعْلُوْنَ اَعْيَ الشَّكُوْةُ الْاَوْسَطٰی صَلَوٰةُ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبَوَّسَهُمْ
 ۵۱۲ نَارًا قَالَ يَوْمَ الْاُخْدِيْدِ بَخْرٰی اور مسلم بن علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہکو
 بازر کہا چوالی غازیہ بنے عصر کی نماز سے خدا اور کی قبروں اور گہروں کو اک سے بھرے گا
 حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** جنگ خندق میں کافروں نے نہایت ہجوم
 کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے فوجت نہ پائی عصر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے فرمایا
 فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ کے جسکے محافظت کی قرآن شریف بڑی تاکید ہے
 عصر کی نماز ہی اس واسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشاء کے چاروں میں ہوگی

خ اَبُو سَعِيْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رُوِّحًا وَاَدْلٰ اَسْحٰنٌ مِّنْ نَّمَلٍ قَتَتْ بِهٖ
 ۵۱۳ علیہم بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہی عبد اللہ بن مسعود تیرا خدا بناؤ
 تیرا بیٹا زیادہ رخصت رہی اور محتاجوں سے جن پر تو خیرات کرے **ف** رُئِبَ بِنْدُ اللّٰہِ
 مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپ نے خیرات کر کے کو فرمایا سو بیٹے چاہا کہ
 اپنا زور محتاجوں کو خیرات کروں سو عبد اللہ بن مسعود یوں کہتا ہے کہ میں اور میرا بیٹا اور محتاجوں سے
 زیادہ رخصت رہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جو مال اور ہوا اور خا

محتاج ہو کر حاضر ہو کر فرمایا اے اللہ

۱۳ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی میرے بنائی کا بیت چھوٹا ہی ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور سے کہا کہ میرے بنائی کا بیت چھوٹا ہی حضرت فرمایا اے اللہ کو شہید فرما او سے شہید فرمایا بیت نہ بد ہو ابھر او سے اسہال کا شکوہ کیا حضرت پھر شہید فرمایا اے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا جو تھے بار او سے کہا کہ یا حضرت شہید سے تو اور زیادہ دست آئی ہے تب حضرت یہ حدیث فرمائی اور جو تھے بار بھی شہید فرمایا کو فرمایا جناجہ جو تھے بار بیت شہید فرمایا یہ جو فرمایا کہ حدیث سچا ہی ہے خدا نے جو ان میں خبر دی ہے کہ شہید میں محبت اور بھائی سوچ ہی یا او اس شخص کی شفا شہید سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال ہوا کی کثرت سے ہوگا اس واسطے حضرت شہید ہو کر یا کہ مواد کو نکال دیوے جب مواد کل گیا نوٹ۔

بند ہو گیا اس حکمت کو اور کجا بھائی نہ جانتا تھا دست آئی سے گھبرا بھا

۱۵ عائشہ صدقہ قدام اللہ بعد بون عدا اللہ سمعہ البہائم کلھا یعنی عورتوں میں عجمی یہود المدینہ دخلنا علی عائشہ فقالت ان اهل القبور بعد بون فی قبورہم بخاری اور سلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دونوں عورتوں سے سچ کہا کہ مقرر مردوں پر ایسی مار پڑی ہے کہ او کو سب جانور سے ہیں یہود سے ملے ملوک کا دودھ پیمان مراد ہیں جو حضرت عائشہ پائیں آئیں سوا دہنوں سے کہا کہ قروال کو اذن کی قبر میں عذاب ہوتا ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میرے پاس ہود کی دودھ پیمان آئیں اوہوں نے مجھ کو عذاب قبر کی خبر دی ہے اس کی بات غالی جب وہ جلی گئیں تب سے یہ حال حضرت سے کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی ناز نہ پڑتی تھی کہ حسین عدا قبر سے پناہ مانگے ہوں شیخ ابو ہریرہ عجب اللہ عجبی قوم یدخلون الجنة فی السلاسل بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ عجب معاملہ کیا حد اس نے اذن کو گون سے جو بہشت کو جاوے گے اور قبر میں

ف یعنی اکثر کافرندی میں گرفتار ہوئے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پا کر بہشت میں داخل ہو گئے
 اب بعض کہتے ہیں کہ شش الہی کی بجز مراد ہی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت میں داخل ہوا
 ف الذراء بن عازب عمل هذا سييرا ويروى قليلا واجر كثيرا قال في رجل من

۵۱۷

بنی النبیۃ قال أشهد أن لا إله الا الله وأنت عبدہ ورسولہ ثم تقدم فقال لحي
 قتيل بخاري اور مسلم بن ہر او بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسے آسان عمل کیا اور
 دوسری روایت میں ہے کہ اس نے ہوتا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے اوس مرد کے حق
 میں فرمایا جو نبیۃ کی قوم سے تھا اوس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا اس بے خدا کے کوئی
 لائق عبادت کے نہیں پھر آگے بڑھ گیا اور اس نے لگایا کہ ہاں تک کہ مارا گیا ف بنی ہاشمی
 کی ایک قوم ہے اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوس نے کہا کہ میں اول کافرون سے ہوں
 پھر مسلمان ہوں یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہوئے پھر قتال کرو وہ شخص مسلمان ہو کر
 رہے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج کو کوئی
 نہیں کیا صرف گہری بھر کے جہاد سے بہشت میں داخل ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام
 عبادتوں پر مقدم ہے بعد اسلام کوئی عبادت کی قبول نہیں

۵۱۸

خ انس عامر بن ابي محمد بخاري من انس بنی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ لکھنا
 بھٹن کی مٹھاری مابے ف حضرت اپنے کسی بی بی کے کھڑے بیٹھے دوسری بی بی نے
 ایک پیالے میں کھانا بھجوا کر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اس
 کہانے کو پیالے میں سمیٹ کر رکھتے جانے بیٹھے اور یہ حدیث فرماتے بیٹھے پھر حضرت نے ایک
 عرصہ میں دوسرے پیالہ دیا بعضی روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ کے گھر میں حضرت بیٹھے
 اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھجوا کر رنگ لکھنا عورتوں میں پیدا ہونے کی چیز ہے خصوصاً عورتوں میں
 شرع میں اس پر کڑی تنبیہ ہے حضرت نے بھی اون پر کچھ غصہ کیا
 ف ابو هريرة عن أبي بن الحنفية قال لقومہ لا يتبعن رجل قذمًا لمالك بضع

۵۱۹

امْرَأَةً وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بَيْتًا لِابْنِهَا وَلَهَا يُخْلِفَ عَلَيْهَا أَوْ يُنْقِطُ وَلَمْ يُفْعَلْ لَهَا ذَلِكَ فَوَافَى الْقِسِيَّةَ
وَلَا أُخْرَفَ اسْتَرَى عَمَّا أَوْخَلَفَاتِ وَبَنِيظَرٌ وَلَا دَهَا فَعَزَا قَوَائِي الْقِسِيَّةَ
حِينَ صَلَوَةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَعْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ
أَحْسِنْهَا عَلَيَّ سَيِّئًا فَحَسِبْتُ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَعَلُوا مَا عَمِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ
لِنَاكِلِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فَبِكُمُ الْعُلُوفُ فَلْيَبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ مَبَايَعُوهُ
فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فَبِكُمُ الْعُلُوفُ فَلْيَبَايِعْنِي قَبِيلَتَكَ مَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُهُ
بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فَبِكُمُ الْعُلُوفُ أَنْتُمْ غُلَامٌ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ
ذَهَبٍ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالْصَّبِيِّ وَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ يَحُلْ الْغَنَاءُ لِأَحَدٍ
مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ يَأْتِ اللَّهُ تَرَايَ صَعْفًا وَعَجْرًا نَاطِقِيهَا لَنَا نَجَارِي أَوْ سَلَمٌ مِنْ أَوْفَرِهِ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے
کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے
اور نہ زنا و بے صحبت نہیں کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسے مکان بنایا ہو اور نہ زنا
اور کسی چہمت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جسے بکریاں اور گاہن اوشنان ل
لین ہوں اور وہ اون کے جیسے کامید وار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب
عصر کے اس گانوں میں پہنچا تو پیغمبر نے سوچ سے کہا تو بھی حکم بردار رہی اور میں بھی حکم بردار
ہوں الہی سوچ کہ میرے اوپر ہتھوڑا سار دک رکھہ تو سوچ ڈوبنے سے رک گیا بیان تک کہ لڑا
فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگوں نے جمع کی جو غنیمت پامی تھی پھر آگ منوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال
کو جلا دیے تو اوسینے نہ جلا یا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہی تو چاہیے کہ مجھے بیعت کوئی
ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سوا اون لوگوں نے بیعت کی تو چٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ
پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ میں چوری ہی تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھے بیعت کرے سوا اس گروہ
بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دوسرا بائیں مردوں کے ہاتھ سے چٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری

ہی تھے چوڑا یا ہی سوا و نہوں نے بتل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال میں رکھا
اور وہ مال زمین پر کہا تھا تو اگ متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کے سبکو سے بچنے حلال نہ
ہتی اور حکو اسو اسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری صنعتی اور عاجزی دی کہی تو غنیمت کو ہمارے پرے
پاک اور حلال کر دیا **ف** یہی غیر حضرت یونس بن یونس تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ نام
ملک بن اریخا شہر میں لڑائی ہوئی ہتی جبہ کے دن خدا نے اونکی دعا ہے آفتاب کو لڑائی کا
فتح ہوئے نک روک رکھا تھا حضرت یونس نے نئی شادی واسے کو اور نازہ مکان بنایا
واسے کو اور یاسے نے واسے جانوروں کے مالکوں کو اسو اسطے ساتھ نہ لیا کہ اسکا دل لگا کر
تو ان سے جہاد بخوئی نہو کیلک معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال ہے نعلن لوگوں سے خوب
ہو سکتا ہی اگلی استون میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دینی تھی اور بھی
نشانی تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا اوسکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا
۵۱ **صَحَابَةُ قَاتِلِ اللَّهِ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ** مسلم بن جابر رضیے روایت
ہی کہ حضرت فرما با کہ خدا لعنت کرے یہو کو اودنوں نے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا
۵۱ **خَالِدُ بْنُ عَبَّاسٍ قَاتِلُهُمُ اللَّهُ أَمَّا وَاللَّهُ قَدْ عَلِمُوا أَنََّّهُمُ الْخَرَسْتُ قَسِمًا بِهَا قَطُّ** بخاری
میں عبد اللہ بن عباس رضیے روایت ہی کہ حضرت فرما با کہ خدا لعنت کرے مشرکین کہ پوچھو
خدا کی قسم البتہ اوسکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور اسمعیل نے کہی تیروں سے فال نہیں لی **ف**
مشرکین کہ یاس تین تیر تھے ایک بر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے بر لکھا تھا کہ خدا نے
منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب اوسکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا کھج تو اودن تیروں سے فال
سیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ میں آتا تو وہ کام کرے اور اگر منہ کا تیر نکلتا تو اوس کام سے باز
اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز بٹھ جائے پھر اسطرح فال دیکھتے جب مکہ فتح ہوا تو حضرت فرمایا کہ
حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کہ دو تصویریں ہیں اور اودن سے ہاتھ میں بھی فال کے تیر ہیں
حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی باوجود کہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ دیے بزرگ یہ کام ہرگز نہ کرے

میں نے یہی حدیث
میں نے یہی حدیث
میں نے یہی حدیث

تھے لیکن پھر بھی سینے کوگ اپنے کفر اور افزائے نہ بار اپنے اس طرح اس امر سے کہ جاہل لوگ
 علی مرتضیٰ کی تصویر ہر دن ڈالتی تھی کہ بناتے ہیں اور امام قاسم کی ساجی اور غوث الاعظم کی ہڈیا
 نکالتے ہیں حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ یہ صریح افزائی دینے بزرگ این خرافاتوں سے پاک کیجئے
و ابوہریرہؓ قال لا تصدقن اللیلة یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج
 فی بذرانیۃ فاصبحوا یخددون تصدق اللیلة علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ
 لا تصدقن یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج
 علی غنی فقال اللہم لک الحمد علی غنی لا تصدقن یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج یصدقہ فخرج
 ید ساری فاصبحوا یخددون تصدق علی ساری فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ
 وعلی غنی وعلی ساری فانی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلہا
 تستعفی بہا عن زناہا ولعل العی یعتر فینبق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعفی
 بہا عن سریقۃ۔ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے
 کہا کہ میں مفرج آج کی رات خیرات دوں گا سو اپنی خیرات بیکر نکلا تو اسکو حرام کا رجوت سے ہاتھ
 میں رکھ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کا رجوت کو خیرات ملی تو اس مرد نے کہا
 الہی تیرا شکریہی حرام کا رکی خیرات پر مفرج اب اور خیرات کر دیکھا سو وہ اپنی خیرات بیکر نکلا سو اسکو
 مالہ ارکے ہاتھ میں رکھ آیا تو فجر کو لوگ بائین کرنے لگے کہ مالہ ار کو صدقہ بلا تو اس مرد نے کہا الہی
 تیرا شکریہی مالہ ار کی خیرات پر مفرج اب اور صدقہ دو دیکھا سو اپنا صدقہ بیکر نکلا تو اسکو جو سے لے کے ہاتھ میں
 رکھ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ جو سے لے کو صدقہ بلا تو اس مرد نے کہا کہ الہی تیرا شکریہی
 حرام کا ر اور مالہ ار اور جو سے لے کی خیرات پر تو اس سے جواب میں کہا کیا کہ تیری خیرات تو قبول
 ہو گئی حرام کا ر کی خیرات تو اسو اسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال باہر اپنی حرام کاری سے
 باز رہے اور شاید کہ مالہ ار سو سے اور شراب دے سو وہ بھی خیرات کرے اس مال سے جو خدا اپنے
 دیا ہے اور شاید کہ چوٹا اویسے سبب سے چوری سے باز رہے **و** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ

اس حدیث میں مذکور ہے کہ
 جو شخص روزانہ اپنے مال سے
 ایک سو روپیہ خیرات دے گا
 اس کو اللہ تعالیٰ ہر روز
 ایک سو روپیہ عطا فرمائے گا

کتاب کے ہر طرح صانع نہیں ہوتا اگر چہ باور افق سے سے موقع خج ہر نیت خالص چاہیے
 ابوہریرہؓ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْلَمْ حَسَنَةً قَطُّ لَّا هَلْهَلَا اِذَا مَاتَ فَمِنْ قُوَّةٍ لَمْ تَعْلَمُوا
 نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبُحْرِ قَوْلَا لِلّٰهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَبَعْدَ مَنَّهُ عَذَابًا لَا يَعْذِبُهُ اَحَدًا
 مِنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ مَعْلُوًا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ جَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبُحْرَ
 فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَمْ تَعْلَمْتَ هَذَا قَالَ مِنْ حَسَنِيَّتِكَ يَا مَرْثَبَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَعَفَّرَ اللّٰهُ
 لَهٗ خَجَارِي اور مسلمین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ ایک مرد نے کہی کوئی نیک
 کام نہ کیا تھا اپنے لوگوں سے کہا کہ جب وہ شخص مر جاوے تو اس کو جلاڑیوں پھر اس کی آویں کہ
 خشکی میں پھیر دو اور آویں دریا میں سوغم خدا کی اگر خدا نے اس کو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو پہن
 اوپر الہی بار مارے گا کہ غام عالم میں کسی پر دہا عذاب نہ ہوگا پھر جب وہ مرد مر گیا تو اس کے لوگوں نے
 وہی کیا جو اپنے اوں سے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اوبھیں خاک غمی اویں
 جمع کر دی اور دریا سے حکم کیا اویں سے بھی جمع کر دی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے یکم
 کیوں کیا تھا اویں نے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر زنا ہی سو خدا نے اس کو کفر کیا
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے
 ابوہریرہؓ قَالَ سَلِمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَوْفَ لِلنَّبِيِّ بِمَا يَفْعَلُ امْرَاَةٌ تَلِدُ كُلَّ امْرَاَةٍ
 مِنْهُمْ عَلَامًا يُقَارَنُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ سَاءَ اللّٰهُ فَلَوْ يَفْعَلُ وَرَسِي فَاَطَاعَ
 بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُمْ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَخْفَ وَكَانَ رَجُلِي
 لِحَاجَتِهِ وَيُرَوِّى سَبْعِيْنَ وَيُرَوِّى سَبْعِيْنَ خجاری اور مسلمین ابوہریرہؓ سے روایت
 ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ سلیمان بن داودؑ نے کہا کہ آج کی رات سو عورتوں پر گہوڑے لگا لینے اوس
 صحبت کر دے گا کہ اوں میں سے ہر ایک عورت لکھا جائے گی جو راہ خدا میں جہاد کرے گا تو فرستے گا
 اوس سے کہا کہ کہہ دے کہ اللہ چاہیے گا سو انشاء اللہ نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اوں سو گھوڑوں
 پر گہوڑا سوار دین سے کوئی نہ جی کر یک عورت آویں جنی اگر سلیمان انشاء اللہ لکھا تو اس کی

۵۲۲

۵۲۳

پوری ہوئی اور اپنے مطلب کا امیدوار رہتا اور ایک روایت میں عورت کے بدن سے ٹوٹنے عورت کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں شرف جب لوگوں نے جہاد میں جہنمی کی تب حضرت سلیمان نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں غرون کی حاجت نہ رہے مگر اللہ کہنا یہوں گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب حکام کا ارادہ کرے تو اللہ ضرور کہہ یوں اسوئے کہ بدوں خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا پیغمبر ہوا ولی حکیم ہوا یا پادشاه

ف ابوہریرۃ قتل سبعة ثم قتلوا هذا مینی وانا مینہ هذا مینی وانا مینہ یعنی جلیبیہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جلیبیہ قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اوکو قتل کیا یہ میرا ہی میں اسکا یہ میرا ہی میں اسکا ف جلیبیہ ایک صحابی کا نام تھا حضرت کسی ٹامی میں دیکھا کہ کافرون کے سات لاشوں کے پاس اونکی لاش پڑی ہے تب حضرت اون کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی پھر حضرت کمال مہربانی سے اس کے سر کو اپنی گود میں رکھا بعد اوس کے قبر میں دفن کیا

ف ابوہریرۃ قرصت ثملۃ نینا من الانیاء فامر بقریۃ التمل فاحرق فادحی اللہ والیہ ان قرصت ثملۃ احرق امۃ من الانیاء لیسع منیری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا ایک چھٹی سے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اسے حکم کیا سو چھٹیوں کا مکان جلا دیا گیا تو خدا نے اس پیغمبر سے فرمایا کہ چھٹا ایک چھٹی سے کاٹا تو بے مخلوقات کی ایک گردہ کو جلا دیا تو شیخ کو تھا ف حضرت موسیٰ نے جناب الہی میں عرض کی کہ الہی تو گنہگار و مکی بستوں کو ہلاک کرتا ہے حالانکہ اون میں نیک لوگ بھی ہوئے ہیں خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰ کو گرجی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے ساتھ میں جا کر لیٹے وہاں ایک چھٹی سے اونکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چھٹیوں کا مکان جلا دیا تب خدا نے فرمایا کہ تو نے ایک چھٹی کے قصوں میں سب جلیون کو جلا دیا خدا کرتی نہیں کیوں جلا دیا

خ عثمان بن حصین کان اللہ وکرمک شئ عینہ وکان عرشہ علی الماء وکتاب فی

الَّذِي كُلُّ شَيْءٍ مَخْلُوقٌ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بخاری بن حفص بن غفران سے روایت ہے کہ حضرت
 زبایہ کہ حدیثی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا سے کہا میں جو
 میں پر جو کہ بعد اوسکے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا **ف** غفران بن حفص سے روایت ہے
 کہ میں حضرت کے پاس تھا اپنے منہ میں بکے لوگ آئے سوا وہوں سے کہا کہ یا حضرت ہم
 کو بوجھنے آئے ہیں اور ہم یہ بات بوجھنے ہیں کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا نبی حضرت یہ حدیث
 فرمائی اپنے منہ میں کہ یہ ہے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا میں اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر میں
 وہیں رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ
 سوا بے ذات پاک کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اوسکے خدا
 عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ میں جو کہ اس عالم میں کرنا منظور تھا سوا لکھا اوسکے بعد آسمان اور
 زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو پانی حکیم کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین
 سوغلط ہے ہی آدمی کی عقل ناقص اسکو نہیں سمجھ سکتی یہی معصوم کے زبانی ہے بر اعتقاد کرنا چاہیے
و ابوہریرہؓ کا نبیؐ فرمایا ان مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الدَّيْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ أَحَدِهِمَا
 فَقَالَتْ لِمَا جِئْتَهُمَا أَمَّا ذَهَبَ بِابْنِكَ وَقَالَتْ الْآخَرَى أَمَّا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَخَالَ
 إِلَيْهِمَا وَفَقَّصَ بِهِ لِلَّذِي خَرَجْنَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرْتَاهُ فَقَالَ ابْنُ
 السَّكِينِ أَسْقَاهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَفْعَلْ مَرَجَلْتُ اللَّهَ هُوَ اسْتَفَقَّصَ بِهِ
 لِلصَّغْرَى بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت زبایہ کہ دو عورتیں تھیں اولیٰ
 ساتھ اولیٰ کے دو بیٹے تھے پہلی آیا سوا ایک عورت کے بیٹے کو لگیا نوزہ عورت اپنی ساتھی عورت سے
 کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو پھر لگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو پھر لگیا
 جو کہ دونوں داؤد کے پاس قصہ فیصلہ کروا لیے سوا وہوں سے وہ لڑکا بڑی عورت کو
 دلوایا سو ویسے دونوں نکلیں سلیمان بن داؤد پاس آئیں اور ان سے یہ حال کہا تو سلیمان نے
 کہا کہ پھر ہی چھکو دو تاکہ میں اس لڑکے کو آدھا آدھا کران دوں دوں جو رتوں کو دوں تو چھوٹی عورت

یا نبی
 زبایہ

ابوہریرہؓ
 کا نبیؐ
 فرمایا
 ان مَعَهُمَا
 ابْنَاهُمَا
 جَاءَ الدَّيْبُ
 فَذَهَبَ
 بِابْنِ أَحَدِهِمَا
 فَقَالَتْ
 لِمَا جِئْتَهُمَا
 أَمَّا ذَهَبَ
 بِابْنِكَ
 وَقَالَتْ
 الْآخَرَى
 أَمَّا ذَهَبَ
 بِابْنِكَ
 فَخَالَ
 إِلَيْهِمَا
 وَفَقَّصَ
 بِهِ لِلَّذِي
 خَرَجْنَا
 عَلَى سُلَيْمَانَ
 بْنِ دَاوُدَ
 فَأَخْبَرْتَاهُ
 فَقَالَ
 ابْنُ السَّكِينِ
 أَسْقَاهُ
 بَيْنَهُمَا
 فَقَالَتِ
 الصَّغْرَى
 لَا تَفْعَلْ
 مَرَجَلْتُ
 اللَّهَ
 هُوَ
 اسْتَفَقَّصَ
 بِهِ
 لِلصَّغْرَى

کہا نہ اچھ پر رحم کرے یہ نہ کر دے طحا اوس بڑی عورت کا بھی یعنی اب میں دعویٰ نہیں کرتی دوسری
کو دیکھتے تو سلیمان سے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان سے چھوٹی عورت کو
اسو ایسے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوس نے زنبک کا کاٹنا گوارا کیا تو معلوم ہوا کہ وہ طحا اوس کا تھا اور اگر
بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اوس کے کاٹنے پر راضی نہ ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہ ہوں
تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے

۵۲۹

مَا بُوِ سَعِيدٍ كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةً تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ
فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ حَشَبٍ وَحَامَتَا مِنْ ذَهَبٍ مُطْبَعًا لِحَشَشَتِهِ مِشْكَاً وَهُوَ
أَطْيَبُ الطَّيِّبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَفْرَحُوا بِهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا وَنَقَصَ شَعْبَةً
يَكُونُ مِنْ أَوْسَعِدٍ رَجُلٌ رَوَيْتُ هِيَ كَهْزَبَتِ فَرَمَا يَكُونُ اسْرَائِيلَ كِي قَوْمِ مِنْ أَيْكٍ تَكُونُ
نَحْيِي حَلَاكَ كِي نَحْيِي دَوْلَتِي عَوْرَتُونَ بَكِ سَاهَنَ سَوَاوِي سَكْرَتِي كِي دَوَا كَرْتُونَ بَا كَرْتِي اُور سَوَا
كِي تُولِ دَارِ اُور كُو تُو بَانِي بَحْرَا اُور سَوَا شَكِ سِي بَحْرَا اُور دَوَا تُو بَرِي عَدَا خُوشَبُو سِي نَوَا جَلِي دَوَا عَوْرَتُونَ
دَرِيَانِ تُو لُو كُونِ سِي اُور سَوَا پِي جَانَا سَوَا دِي سِي اِسِي پَانَتِي سِي يُونِ اِنْشَارِ كِي اِسْ حَدِيثِ كِي
اَيْكِ رَاوِي سِي جَسَا شَفِيْعَا مِ هِي اُور سِي اِنِيَا پَانَتِي جِهَارَا سِي اِسِي اُور سِي عَوْرَتِ كِي اِنْشَارِ كَرِي
كِي خَالِ دِي **ف** عورت سے کہراؤن اسو ایسے بھی تاکہ لہنی معلوم ہو اور دُشک کو اسو ایسے
لوگوں کی طرف جہاز تاکہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہوں اس حدیث میں اشارہ ہے
کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ تفتیش میں

۵۳۰

سَخَّ ابُو هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمْ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَرَأَتْهُ
لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ مُتَنَبِّئُونَ قَالُوا لِمَا نَا مَرْنَا قَالَ قَوْلُ السَّاعَةِ الْأَوَّلِ فَلَا وَّلَ
أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَ لَهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ فَخَارِعِينَ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ رَوَيْتُ هِيَ كَهْزَبَتِ
فَرَمَا يَكُونُ اسْرَائِيلَ كِي قَوْمِ مِنْ أَيْكٍ تَكُونُ نَحْيِي حَلَاكَ كِي نَحْيِي دَوْلَتِي عَوْرَتُونَ بَكِ
سَاهَنَ سَوَاوِي سَكْرَتِي كِي دَوَا كَرْتُونَ بَا كَرْتِي اُور سَوَا كِي تُولِ دَارِ اُور كُو تُو بَانِي
بَحْرَا اُور سَوَا شَكِ سِي بَحْرَا اُور دَوَا تُو بَرِي عَدَا خُوشَبُو سِي نَوَا جَلِي دَوَا عَوْرَتُونَ

كَانَ مِنَ الْعِدَائَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جَرِيحُ فَقَالَ يَا رَبِّ ائْمِي وَصَلَوْنِي فَأَقْبَلَ عَلَى
 صَلَواتِهِ فَأَنصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ ائْتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جَرِيحُ فَقَالَ يَا رَبِّ ائْمِي وَصَلَوْنِي
 فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَواتِهِ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُمَتِّهِ حَتَّى يَنْطَرِلَ إِلَى وَجْهِهِ الْمَوْسَاتِ فَمَدَّ أَكْرَ
 بُوا سِرَّائِيلَ جَرِيحًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَعِيَّةٌ تَمْتَلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ سَمِعْتُمْ لَا فِتْنَتُهُ
 الْكَرَّ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْفُغَتْ إِلَيْهَا فَاتَتْ رَابِعًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمِعَتِهِ فَأَمَكَّتْهُ مِنْ نَفْسِهَا
 فَوَقَعَ عَلَيْهَا لَحْمٌ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جَرِيحٍ فَأَنَوَّهُ فَأَسْتَرْزُوهُ وَهَدَّ صَوْمِعَتَهُ
 وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ فَقَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيَّةِ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ
 آيْنَ الصَّبِيُّ فَبَاوَاهُ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أَصِلِّي فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ آتَى بِالْصَّبِيِّ
 قَطْعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا عَلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فَلَانُ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جَرِيحٍ
 فَعَمَلُوا يُقْبَلُونَهُ بِمَسْخُوحٍ بِهِ وَقَالُوا ابْنِي لَكَ صَوْمِعَتُكَ مِنْ ذَهَبٍ فَتَالَ
 لَا أَعِيدُ وَهَذَا مِنْ طِينٍ كَمَا كُنْتُ فَعَمَلُوا وَبَنَوْا صَبِيًّا يُرْضِعُ مِنْ أُمِّهِ ثُمَّ جَلَّ رَأْيُ
 عَلَى دَائِهِ فَأَرْهَقَ وَسَارَهُ حَسَنَةً فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الشَّدَائِي
 وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَظَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى نَدْيِهِ فَعَمَلَ يَرْضِعُ قَالَ
 فَمَا كُنِيَ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَلِّي إِبْرِيضًا عَهُ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ
 فِي يَمِينِهِ فَعَمَلُ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّ وَاجِبَارِيَّةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتَ سَرَفَتْ وَهِيَ
 تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّصَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا
 فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلَنِي مِثْلَهَا فَهَمَّا تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ أُمُّهُ حَلَفِي مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ
 الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ وَمَرُّ وَاجِبَارِيَّةٍ الْهَيْئَةِ
 وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتَ سَرَفَتْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ
 اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ وَأَتَتْ
 هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتَ وَلَمْ تَزْنِي وَسَرَفَتْ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو حج ایک عابد مرد تھا سو اس سے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا سو اس کے پاس اس کی ما آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اس کی ما نے پکارا کہ اے حجج تو اوسے کہا کہ اے رب میرے پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ ہوا اس کی پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اس کی ما اس کے اسی اور وہ نماز میں تھا سو اس نے پکارا کہ اے حجج تو اوسے کہا کہ اے رب میرے پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ نماز ہی میں متوجہ ہوا تو اس کی ما پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اس کے پاس آئی سو اس سے پکارا کہ اے حجج تو اوسے کہا کہ اے رب میری پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ ہوا تو اس کی ما نے یوں کہا کہ اہی اس کو مت مار بوجہ نک کہ یہ بدکار عورتوں کا منہ کو نہ دیکھ یوں سے سوئی اسرائیل حجج کے اور اس کی عبادت کے آپس میں ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت بھی جس کی خوبصورتی ضرب الثبل بھی سو اس سے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں حجج کو بلا میں تمہاری خاطر سے گرفتار کروں سو وہ عورت اس کے سامنے آئی تو حجج سے اس کی طرف کچھ التفات کیا تو وہ چراہ سے دبا لے پاس آئی اور وہ اس کے عبادت خانہ میں ٹھہرا تھا سو اس عورت نے اس کو اپنی ذات پر فدا کر لیا سو اس سے اس سے صحبت کی تو اس کے پیٹ پر رہ گیا سو جب وہ مہینی تو اس عورت نے کہا کہ یہ لوگ حجج کا ہی تو لوگ اس کے پاس آئے اور اس کو حجج دت خانہ سے لے کر آرا اور اس کا عبادت خانہ ڈھادیا اور اس کو مارنے لگے سو حجج سے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا ہے کہ یوں مجھے مارے ہو سو وہ ہنسنے لگی کہ تو نے اس بدکار سے زمانا کیا سو وہ تیرے لطف سے لڑکا جی ہی تو اوسے کہا وہ لڑکا کہاں ہے سو اس کو دیے بے آئے تو حجج سے کہا مجھے جہیز تو ایک مین نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو حجج سے اس کے پیٹ میں ٹھوکا دیا اور کہا اے لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلاں چرایا ہے والا میرا باپ ہی حضرت سے فرمایا پھر تو لوگ حجج پر چمکے تو اس کو جو سنے چاہئے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادت خانہ سے بنا دیں گے حجج سے کہا کہ نہیں اس طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو

صحابی بن حضرت سے انکی سپہ گری اور اوستادی کی تعریف فرمائی

۵۳۲

ف ابوہریرۃ کان رجلاً یذاری الناس فکان یقول لِقائہ اِذَا اَنْتَ مُعْصِرُ فُجَاوِ
عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ یُخَاوِدُ عَمَّا قَالَ فَلَقِنِ اللّٰهَ فُجَاوِزَ عَنْہُ بخاری اور مسلم بن ابو ہریرہ رضی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابک مرد تھا کہ لوگوں کو قرص دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے بون کہا
کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اس سے درگزر کرنا یعنی سختی سے تقاضا کرنا شاید کہ تم سے بھی
درگزر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے بلا تو خدا نے اوس سے درگزر کی **ف** سے
بعد مرنے کے اوس پر عذاب کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہیں کرتا خدا اوسکو نہیں تنگ کرتا
اور ابوہریرہؓ کان کر کے بتا چکا اور مسلم بن ابو ہریرہ رضی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درگزر کرنا
کا کام کہ تیرے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہیں بلکہ
پیشہ داری مرد کے حق میں ہنری تا کہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے

۵۳۵

ف عائشۃ کان عذاباً یسعیۃ اللّٰہ علی من یسأ من عبادہ فجعلہ اللّٰہ رحمۃ
للمؤمنین ما من عبد یكون فی بلدۃ یكون فیہ یمکث فیہ ولا یمخرج من البلدۃ صابراً
مُحْسِباً یَعْلَمُ اَنَّهُ لَا یُصِیْبُهُ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہُ اِلَّا کَانَ لَہُ مِثْلُ اَجْرِ شَہِیدٍ قالہ
لعائشۃ حین سألته عن الطّاعون بخاری اور مسلم بن حضرت عائشہ رضی روایت
کہ حضرت سے فرمایا کہ وہ عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جس پر کہ چاہتا تھا اسے بندوں سے سو
خدا نے اوس کو انکو ایمان داروں سے کہ واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر میں ہوا اور ان میں
وہاں پڑھی ہو اور وہ وہیں ٹھہرایے نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے تو اب کی امید رکھیے جاتا ہو کہ
وہاں کا خدا بندوں سے تقدیر الہی کے اوسکو نہ بھیجے گا تو اوسکو شہید کے برابر تو اب بلکہ حضرت نے یہ حدیث
حضرت عائشہ رضی فرمائی جب کہ اوہوں نے حضرت کے وہاں کا حال پوچھا **ف** نے اگلی آ
پر وہاں عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہی جو کوئی وہاں میں ممبر کے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا
اعتقاد رکھے اور وہاں کے صدمے سے وہ مر جاوے تو وہ شخص شہید بن کر لکھا جاوے گا جس شہر میں

و با بر طے دیاں کے لوگوں کو دیاں سے نکلتا درست نہیں اور زیر شہر والوں کو اس شہر نہ بنا آجائے
و جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ جُنْدُبُ بْنُ كَانُ قَبْلَهُ رَجُلٌ بِهِ جُحُوحٌ فَجَحَّ فَجَحَّ
 ۵۳۶ **سَبِكْنَا فَرَّجَهَا يَدُهُ فَمَارَ قَالَ اللَّهُمَّ حَيِّ مَا تَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا كَانُ قَبْلَهُ رَجُلٌ بِهِ جُحُوحٌ فَجَحَّ فَجَحَّ**
فَحَرَّمَتْ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم بن جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 جسے اگلی امت میں ایک مرد تھا اس کے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اسی نے چھری کو لیا اور اس
 اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہاں تک کہ مر گیا حتیٰ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے

اپنی جان دینے میں چھری پر جلدی کی سو میں نے اس پر بہشت حرام کی
و ابْنُ سَعْدٍ كَانَ فَيَمِينُ كَانَ قَبْلَهُ رَجُلٌ قَتَلَ شَيْعَةً وَشَيْعَةً نَفْسًا
 ۵۳۷ **فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدْلَ عَلَى رَأْسِهِ فَأَنَاءَ فَقَالَ اللَّهُ قَتَلَ شَيْعَةً وَشَيْعَةً نَفْسًا**
فَقَوْلُ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا تَقْنَلَهُ فَكَمَلَتْ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدْلَ
عَلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُ قَتَلَ مِائَةً فَتَقَرَّرَ فَقَالَ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ تَعْمَرُ وَمَنْ جَحَّ لِيْنَهُ
وَبَيَّرَ التَّوْبَةَ إِلَى الْأَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَانْهَى أَنَا سَائِبُ عَبْدُ اللَّهِ فَاعْبُدَ اللَّهُ
مَعَهُ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ وَأَنَّهُ الْأَرْضُ سَوَاءٌ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا انْصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَلَكُ
فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ
جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ خَيْرًا فَأَنَاءَ
مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمَ فَجَعَلَهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قَلْبُكُمْ أَمَّا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ قَالِي أَيُّهُمَا
كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَالُوا قَوْلُكُمْ وَأَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي لَا تَقْبَضُ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ
فَنِي رَوَاهُ قَالَ سَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدْلَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا كَانُ قَبْلَهُ رَجُلٌ بِهِ جُحُوحٌ فَجَحَّ فَجَحَّ
 فزاویہ ص ۱۲۷ بخاری اور مسلم بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت
 میں ایک مرد تھا کہ اسے سناویہ جان کو قتل کیا تھا تو اسی نے لوگوں سے پوچھا کہ مردے
 زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سوا اس کو درویش بنایا کیا میں لوگوں کے کہہ کر فلا نادر ویش بڑا عالم ہی تو اس

تو نے
سب کو
دیکھ کر
دوبارہ

پاس ہوئے کہ کیا کہ اوس شخص سے کیا تو بے جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی فوج قبول ہوگی تو اس
 درویش سے کیا کہ تیری فوج قبول نہیں تو اس سے کیا تو اس کو قتل کیا سو اوس نے اوسکو قتل
 کر کے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص سے تو کون سے پوچھا کہ جہان میں بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک
 عالم مر دنیا لگتا ہے تو کون سے کہا کہ فلان امر بڑا عالم ہی سو اوس سے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا
 سو کیا اوسکی فوج قبول ہو سکتی ہی تو اوس عالم سے کہا کہ مان اور کون شخص گنگا اور غوبہ کے دریاں چال
 ہو سکتا ہی یعنی فوج کا کوئی مان نہیں تو فلانی فلانی زمین کی طرف چلتا تو وہاں چند لوگ ہیں کہ خدا کی عبادت
 کرتے ہیں سو فوجی خدا کی عبادت کرو ان کے ساتھ اور نہ پلٹو اپنی زمین کی طرف اسوقت کہ وہ میری زمین سے
 سو وہ شخص اوس طرف کو چلا بیان کہ کہ جب وہی راہ چل گیا تو اوسکو موت لیا تو چکر بن گئے اور سخت
 بے فوٹے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص فوج کر کے آیا ہی اپنے دل سے جدا
 گئی طرف متوجہ ہو کر اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اسے کہا گیا ہی نہیں کیا تو ان کے پاس ایک فوج
 آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتوں نے اوسکو اپنے درمیان بیچ مقرر کیا تو اوس سے کہا کہ دونوں زمینوں
 کی مسافت کو نا پوسو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوس کے لائق ہی تو فرشتوں نے
 نا پنا تو اوسکو اوس زمین کی طرف نزدیک تر پا جاو ہر کا اوسے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتوں
 لیا اور دوسری روایت یوں ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت
 کی زمین کو حکم ہو کہ فوج ہو جا اور تجارتی سے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھائی کے پہل فوج
 کی زمین کی طرف چھکا بیٹھے مرتبے کے وقت دونوں زمین کے بیچ میں برابر تھا جہاں سے ہر ایک
 اور دہر قریب ہو گیا تھا اس حدیث کے کئی عہدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے
 فوج کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بیار دن کی گھبت
 پھر اوسکو ملا میں نہ ڈالے جس سے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر اوسکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے
 نہ سخت کر دیتے جو سب سے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پچاسیت کرنا درست ہی یا پچاسین یہ کہ رحمت الہی کی
 کجہ نہایت اور ہر ایک نے خاص دل سے فوج کی اور ہر دور یا رحمت اور منہضت جو شش میں آیا

صُحُوبٌ كَانَ مَلَكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَلِمًا لِلْمَلِكِ إِلَى قَدْرٍ
كَرِهْتُ فَأَيَّعْتُ إِلَى عَلَامَةٍ أَعْلَمَهُ السَّحَرُ فَعَبْتُ إِلَيْهِ عَلَامَةً بَعْلَهُ فَكَانَ فِي طَرَفِهِ إِذَا
سَلَّكَ الرَّاهِبُ فَعَقِدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْلَمَهُ فَكَانَ إِذَا أَمَى السَّاحِرُ مَرَّ بِالرَّاهِبِ
وَقَعْدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَمَى السَّاحِرُ صَرِيحُهُ فَتَنَّى ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا أَحْسَنْتَ النَّاسَ
فَقُلْ حَسْبِي أَهْلِي وَإِذَا أَحْسَنْتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَسْبِي السَّاحِرُ فَبِمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا
أَمَى عَلَى دَائِمَةٍ عَظَمَهُ قَدْ حَسِبْتُ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرَ أَفْضَلَ أَمْ الرَّاهِبَ
أَفْضَلَ فَأَخَذَ حَجْرًا وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ
فَأَقِلْ هَذِهِ الدَّائِمَةَ حَتَّى يَمُوتَ النَّاسُ فِي مَا هِيَ وَقَبِلْهَا وَمُضَى النَّاسُ فَأَمَى الرَّاهِبُ
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيُّ بَنِي الْيَوْمِ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ
سَمِعْتَنِي فَإِنْ أَبْطَلْتَ فَلَا تَدُلُّ عَلَى وَكَانَ الْعَلَامُ يُبْرِي الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُبْدِي
النَّاسَ سَائِرَ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ حَلِيسُ الْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَنَادَاهُ بِهَذَا الْكَبِيرَةِ فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ
لَكَ أَتَجْعَلُ أَنْتَ سَقِينِي قَالَ إِنْ لَا أَسْقِي أَحَدًا إِلَّا بِسَقِي اللَّهِ فَإِنْ أَمِنْتُ بِسَقِي اللَّهِ
دَعَوْتُ اللَّهَ فَسَقَاكَ فَأَمِنَ بِاللَّهِ فَسَقَاهُ اللَّهُ فَأَمَى الْمَلِكُ فَحَلِسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ فَحَلِسَ
فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مِنْ مَرَدِّ عِلْمِكَ بَصْرَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَالَ وَلَيْتَ رَأَيْتُ خَيْرِي قَالَ
رَأَيْتُ وَرَأَيْتُ اللَّهَ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْعَلَامِ فَمَجِيءُ بِالْعَلَامِ فَقَالَ
لَهُ الْمَلِكُ أَيُّ بَنِي قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تَبْرِي الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيَفْعَلُ وَيَفْعَلُ
قَالَ فَقَالَ إِنْ لَا أَسْقِي أَحَدًا إِلَّا بِسَقِي اللَّهِ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى النَّاسِ
فَمَجِيءُ بِالرَّاهِبِ فَقَبِلَ لَهُ أَرْجَعَ عَنْ دِينِكَ فَأَمَى قَدْ عَمِيَ بِالْمُنْشَارِ فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ
فِي مَقَرِّ رَأْسِهِ فَسَقَاهُ بِهِ حَتَّى وَفَعَّ سَقَاهُ ثُمَّ جِئْتُ بِالْعَلَامِ فَقَبِلَ أَرْجَعَ
عَنْ دِينِكَ فَأَمَى قَدْ دَعَا إِلَى تَفْرِغٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِذَا هُوَ إِلَى حَجَلٍ كَذَا وَكَذَا
فَأَصْعَدُوا بِهِ الْحَجَلُ فَإِذَا أَبْلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَالْأَفَاطِلُ رَحْمَتُهُ

فذَهَبُوا بِهِ فَصَبَدُوا بِهِ الْحَبْلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِسْهُمْ لِمَ شِئْتَ فَرَجَفَتْ بِهِمُ الْحُلُ
 فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمِينِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْبَحْتَ قَالَ كَفَانِيَهُمُ اللَّهُ فَرَجَعَهُ
 إِلَى تَقْرِيرِ أَحْبَابِهِ فَقَالَ أَذْهَبُوا بِهِ فَأَحْلُوهُ فِي مَرْقُورٍ مَوْسُطُوا بِهِ الْخِرْقَانِ مَرَجَعَ عَنْ
 دِينِهِ وَأَلَا فَاذْهَبُوا بِهِ فذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِسْهُمْ لِمَ شِئْتَ فَكَفَسَتْ بِهِمُ
 الشَّقِيَّةُ فَعَرَفُوا وَجَاءَ يَمِينِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْبَحْتَ قَالَ
 كَفَانِيَهُمُ اللَّهُ فَقَالَ الْمَلِكُ أَتُكْتَلِي بِغُلَامٍ حَتَّى يَقْعَلَ مَا أُمَرْتُ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ
 جَمَعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصَلَّيْتُ عَلَى جَرَجٍ ثُمَّ خَدَسْتُهَا مِنْ كِنَانِي
 فَرَضَعْتُ السَّهْمَ فِي كَنْدِ الْعُوسِ ثُمَّ قُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ رَتِ الْعَلَامُ ثُمَّ رَمَيْتُ فَأَنْتَ
 أَنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ فَتَلَّيْتُ جَمَعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَّيْتُ عَلَى جَرَجٍ ثُمَّ أَخَذْتُ
 سَهْمًا مِنْ كِنَانِي ثُمَّ رَضَعْتُ السَّهْمَ فِي كَنْدِ الْعُوسِ ثُمَّ قُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ رَتِ الْعَلَامُ
 ثُمَّ رَمَيْتُ فَأَنْتَ فَوَضَعْتُ السَّهْمَ فِي صَدْعِهِ فَوَضَعْتُ يَدِي فِي صَدْعِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ
 فَأَنْتَ فَقَالَ النَّاسُ أَمَّا رَتِ الْعَلَامُ أَمَّا رَتِ الْعَلَامُ أَمَّا رَتِ الْعَلَامُ
 الْعَلَامُ فَأَنَّى الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا رَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْدِثُ قَالَ اللَّهُ نَزَلَ بِكَ حَدِيثُكَ
 قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَّا رَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْدِثُ وَدَا فَوَضَعْتُ الشَّكْلَ تَحْدِثُ وَأَصْرَمَ الْتَرَابُ
 وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ أَفَنُحْمُ فَعْمَلُوا حَتَّى جَاءَتْ
 الْأَرْأَةُ وَمَعَهَا صَبِيحٌ فَقَا عَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ الْعَلَامُ يَا أُمِّهِ
 أَصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ سَلِمَ مِنْ مَرِيضَةٍ رَوَيْتُ هِيَ كَهْفَتِي وَأَنَا كَهْفُ تَمِيمٍ أَيْ كَهْفُ الْإِسْلَامِ
 أَوْ رَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْدِثُ وَأَصْرَمَ الْتَرَابُ وَأَصْرَمَ الْتَرَابُ وَأَصْرَمَ الْتَرَابُ
 مَرِيضَةٍ بِاسْمِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ
 كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ
 وَدَلِيلُ خَلْقِهِ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ

پاس جانا تو درویش کی طرف ہو کر کھانا اور اودھ کے پاس پہنچنا پھر جب جادوگر پاس جانا تو جادوگر کو کہہ
 مارا سو اس کے لئے جادوگر کے بارے میں جادو درویش نے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادو کرے تو
 کہا کہ اے تو کہا کہ میرے گہر والوں میں جھجھک رہا تھا اور جب تو اپنے گہر والوں میں سے ڈوبے
 تو کہا کہ جادو کر کے جھجھک رہا تھا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد اور جالو
 بگڑا کہ اؤ نیسے لوگوں کو اتار دیتا ہے روکا تو اس طرف سے روکا تھا سو اس کے لئے کہا کہ آج میں دریافت کرنا ہوں
 کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہو اؤ نیسے ایک پتھر لیا اور کہا الہی اگر درویش کا طریقہ تیرے
 نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے تیرے تو اس جالو کو قتل کرنا کہ لوگ جلیں بہن بہا اور سکا مارا ہو
 اوس کو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ اٹھکا اور درویش پاس ملا اور اوس کو یہ حال بتلا تا تو درویش
 نے اوس سے کہا اے بیٹا تو مجھے افضل ہے مگر تیرا مرتبہ بیان تک بھی کہ جھجھک رہا تھا اور تیرا
 عنقریب تو آج یا جاوگا سو اگر تو آج یا جاوے تو جھجھک نہ تیرا تو اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ کھڑے
 اور کوٹھی کو چنگا کر اٹھا اور لوگوں کے علاج کرنا تھا ہر شتم کی ہمازی سے تو یہ حال یاد نہ رہا کہ
 ایک مہاجب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اس کے پاس سے سے لایا اور کہنا کہ جوال کہ یہاں
 وہ بہت تیرے واسطے ہے اگر تو جھجھک چکا کہ اوس لڑکے کے لئے کہا کہ میں کیسکو چنگا نہیں کرنا چکا
 کرنا تو خدا ہی کا کام ہی ہوا اگر تو خدا کا ایمان لاؤ نیسے تو میں خدا سے دعا کرتا تو وہ جھجھک چکا کہ تو لڑکھا
 سو وہ مہاجب خدا کا ایمان لا یا تو خدا نے اوس کو چنگا کر دیا پھر وہ مہاجب بادشاہ کے پاس گیا اور
 اوس کے پاس پہنچا مہاجب کہہ کھانا تھا تو اوس نے بادشاہ کے پاس کہا کہ کسے چیری آنکھیں درویش کر دی
 مہاجب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ سے کہا کہ میں نے کوئی تیرا لڑکے کے مہاجب سے کہا کہ
 میرا مالک اذیر ہا مالک خدا ہے سو بادشاہ نے اوس کو کھانا دیا پھر وہ اوس کو لایا تھا یہاں تک کہ لڑکے
 لڑکے کو بھلا دیا سو وہ لڑکے کو لایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ اسے چھلایا ہے جادو کی طرف سے
 کہ تو تیرے اور کوٹھی کو چنگا کرتے لگا اذیر ہا لایا کرتا ہی اذیر ہا کرتا ہی چھلایا تھا سو اوس
 لڑکے نے کہا کہ میں کیسکو چنگا نہیں کرنا چکا تو خدا ہی کرنا ہی سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور

قصہ درویش
 رحمت راست خطی و خطی
 جوی

اوسکو مارا کرنا تھا یہاں تک کہ اوسنے درویش کو تیرا واسوہہ درویش پر کیا اور اوس سے کہا گیا کہ ٹوٹ
 جا اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک ارہہ منگوایا اور درویش کی جانیر کر کہا
 اور اوسکو چروا لایا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے
 دین سے بہرہ جاسو اوسنے غمانسو اوسکی جان پر اتارہ رکھا اور اوسکو چروا لایا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر
 گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہہ کہ اپنے دین سے ٹٹ جاسو اوسنے غمانسو بادشاہ سے
 اوسکو اپنے چند مصاحبوں کو دیا اور کہا کہ اسکو فلا بے فلا بے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اوسکو پہاڑ
 پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے بہرہ جادے تو پھر ہے اونہیں تو
 اوسکو ڈھیل دو سو دیے اوسکو لگے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو ٹپکے بے کہا کہ الہی ان کے شریے
 بچا جس طرح ہے کہ تو چاہے سو پہاڑ سے اونکو خوب ہلایا اور دیے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ
 پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہہ کہ کیا حال ہوا یہ بے مانتیوں کا اوسنے کہا خدا ہے
 مجھکو اون کے شریے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبوں کے جوالہ کیا اور
 کہا اسکو لیجاؤ اور اوسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اوسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے بہرہ جادے
 تو خوب ہے اور نہین تو اوسکو دریا میں ڈال دو سو دیے لوگ اوسکو لگے سو لڑکے نے کہا کہ الہی مجھکو
 ان کے شریے بچا جس طرح ہے کہ تو چاہے سو اوسکو لیکر ناؤ آوندی ہو گئی تو وہ لوگ ڈوب گئے
 اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہہ کہ تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہوا اوسنے
 کہا خدا نے مجھکو اون کے شریے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہہ کہ تو مجھکو نہ مارے گیگا یہاں
 کہ تو وہ کام کرے جو میں مجھکو تیرا دن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز تھی اوسنے کہہ کہ وہ سب لوگوں کو
 ایک میدان میں جمع کرو ایک کہنے پر مجھکو ٹوٹی دیے پھر میرے ترکش سے ایک تیرے پھر
 کو کچان نیلے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مانتا ہوں پھر مجھکو
 تیرا سو اگر تو یہ کام کرے گا تو مجھکو قتل کرے گیگا سو بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع
 کیا اور اوس لڑکے کو ایک کہنے پر رسولی دیا پھر اوسنے اوس کے ترکش سے تیرا پھر ترکش کو کچان

اندر رکھا پھر کہا خدا ہے نام ہے جو اس رٹکے کا مالک ہے میں مانتا ہوں پھر اوسکو تیرا سوا
 اوسکی گٹھی پر نیز لگا اوسو رٹکے میںے اپنا ہاتھ اپنی لکٹی پر نیز کے مقام پر رکھا سوسرگیا تو گون سے
 کہا کہ ہم رٹکے کے مالک کا ایمان لایے ہم رٹکے کے رب کا ایمان لایے ہم رٹکے کے
 مالک کا ایمان لایے پھر جواب میں بادشاہ سے کہنے لگا کہ تو نے دیکھا جسکا بچہ کھڑے کھڑا خدا
 کی قسم مگر چہد پر نیز اور نیز اور گر بڑا البتہ لوگ تو ایمان لائے سو بادشاہ سے خند کہو دے
 کانچھون کے ناکوں پر حکم دینا سو خند میں کہو دے گئے اور اوسے اور میں کے لئے تو اب گھر کا بی
 اور کہا کہ تو جس سے اسے دن سے نہ بھرے سو اوسکو خندق میں ڈھکیں دو تاکہ یوں کہا جائے
 کیا تمہیں گرو سونو گون سے دیا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت ایی اور اوس کے ساتھ اور کہا
 اے کا بچا سو وہ عورت مجھے بھی تاکہ خندق میں نہ گرے تو رٹکے سے اوس سے کہا اے
 مائو نہ کر اوسو رٹکے کہ تو حق دین سے ہے **ف** اس حدیث میں اہل حق اور اہل باطل اور
 سبر کی فیصلت اور ہدایت الہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالیٰ سے سورہ والشعور اور

الزین بن یحییٰ بیان فرمایا ہی حضرت اوسکو مفصل بیان کیا
 ص معاویہ بن الحکم السدوسی کان نبی من الانبیاء یخط من و افاق خطہ فذات
 مسلم من معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ پیغمبر میں ایک پیغمبر تھے کہ لکیر بن عباس
 بنو حنیف لکیر اوکی لکیر سے موافق ہے سو وہی شک ہے **ف** معاویہ بن حکم سے روایت ہے
 کہ میں نے حضرت کو جہا کہ ہم کفر کی حالت میں غم نہ تھا او بن عباس جاتے تھے حضرت فرمایا کہ آپ اہل
 پاس مت جا بار دیکھ رہے کہا کہ بعض لوگ لکیر بن حکم کے کیمہ حال بتلائے ہیں نب حضرت سے
 یہ حدیث فرمائی عنہ انہ بن عباس سے روایت ہے کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ جب کیمہ کام کرنا
 منظور ہوتا تو جلد جلد بھٹ لکیر بن ہشمار کہتے تھے پھر دو دو لکیر بن ہزار کہتے جاتے تو کو اگر دو لکیر بن جاتے
 تو اوس کام کو تک جاتے تو اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو نہ جاتے علماء اہل حق سے کہا ہی کہ اس حدیث
 سے ثابت ہوا کہ خط کشی از حد نہیں اوسو رٹکے کہ خط کشی اوس میں ہوتا کہ عجزہ بھٹا تو اوس کے موافق اور گون

دیکھو حدیث
 علامہ ابن عربی

سے ہذا محال ہے لیکن مادان اس حدیث کو علم رسل کی دلیل جانتے ہیں سو غلط بات ہے اس سے
کہ اس میں پھر کی خط کشی بالیقین معلوم نہیں ہو سکتی تاکہ اس خط اور اس خط کی موافقت اور عدم موافقت
معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آئندہ کی بات بالیقین کوئی نہیں جان سکتا
اور اس کے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں کرنا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رسل اور جبر اور نجوم شرع
میں ہرگز درست نہیں

۵۴۰
ص عبد اللہ بن عمرؓ وکتاب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض
بخصین الف سنہ قال وعرشہ علی المساء مسلم بن عبد اللہ بن عمروؓ روایت ہے
کہ حضرتؓ فرمایا کہ حق تعالیٰ سے مخلوقات کی تعداد میں اور انداز میں کتنے آسمانوں اور زمین کے
پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس لگے تو آیا کہ عرش خدا کا بانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور
تھا اس کو اول لوح محفوظ میں لکھا پھر اس کے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ بانی کا وجود آسمان میں ہے
مقدم ہے

۵۷۱
ص حابرؓ کہ بت لاید خلکھا فانہ قد شہد بذراواحدینہ قال لعبد الحارث بن
ابی یلمعہ جاءہ لکون حارثا فقال یا رسول اللہ لکد خلک حارثا لکون مسلمین
جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ تو نہ تو ہا ہی ہا حارثؓ تو دوزخ میں نہ جاوے گا اسوائے کہ وہ
جنگ بدر اور حدیبیہ میں حاضر تھا یہ حضرتؓ حارث بن ابی بلتہ کے غلام سے فرمایا وہ غلام حضرتؓ
کے پاس حارث کا شکوہ کرنا آیا سو اونیسے کہنا کہ یا رسول اللہ مقرر حارثؓ تو دوزخ میں جاوے
گا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرتؓ اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ میں
موجود تھے ان پر دوزخ حرام ہی ہے مقرر ہستی میں جنگ بدر میں تین سو تیرہ اصحاب تھے
اور جنگ حدیبیہ میں پندرہ سو تھے

۵۷۲
خ عروہ بن الزبیرؓ کذب سعدؓ ولكن هذا يوم يعظم الله فيه الكعبة ويوم يكسني
فيه الكعبة تعني سعد بن عبادہ لما قال لا ابي سفيان اليوم يوم الحمة اليوم نسحل
البحر

الْكَذِبَةُ فَاخْبِرْ اَبُو سَفْيَانَ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَفَعَلَ مَرَّةً وَهُوَ
 مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ رُوَيْتُ عَنْ رُوَيْتِ
 ہجی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سند ہے لیکن یہ دن تو وہ بنی جس میں خدا کیسے کی تعظیم کروا دیے گا
 اور اس دن میں کعبہ پر غلاف چڑھایا جاوے گا یعنی سند بن عباس نے ابوسفیان سے کہا
 کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبہ میں رٹا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث
 مرسل ہے یعنی تابعی سے صحابی کا نام روایت میں نہیں ذکر کیا اور اس حدیث کی حضرت عائشہ سے
 ہی وہ حضرت سے روایت کرتے ہیں **ف** بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ جب حضرت نے
 فوج نکالنے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہنچی تو ابوسفیان اور حکیم اور عبد اللہ حضرت کی
 خبر دریافت کر کے کوٹھکے حضرت کے جاسوس انکو پکڑ لیگے ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ
 کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہونا کہ وہ مسلمانوں کی فوج کو دیکھے
 تو عباس اس کو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلتے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا
 جاتا تھا عباس شہلا بے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا جھکوان لوگوں سے کیا کام جب ایک بڑا چمڑا
 آیا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عباس نے کہا تھے انصاری لوگ ہیں اون کے سردار
 اور علیہ اسعد بن عباس وہ تھے سند ہے ابوسفیان سے کہا کہ آج خوب فوج بڑی کا دن ہے
 آج کعبہ میں رٹا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابوسفیان نے
 حضرت سے کہا کہ آپ سے سند کا قول نہیں سنا حضرت نے فرمایا کیا اوس نے کہا ابوسفیان نے وہ
 قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نو مسلم لوگوں کو دلاسا دیا
ف سلمۃ بن الأكوع کذب من قال ان له لاجرين وجمع بين اصبغائه انة
 لجاهد مجاهد قل عمرانی مثله یعنی عامر بن الأكوع آخاسمہ وقد اصاب راکبہ
 ذباب سیفہ مات منه بخاری اور مسلم میں اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 غلط کہا جسے وہ قول کہا مقرر اوس کے واسطے تو دو نواب ہیں اور حضرت نے اپنی دو انگلیوں کو ملا

وَعَدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ تَقَالُ أَبُو هُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لِحَفْصِ بْنِ غَزْوَةَ وَدَسَّ
 مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ غزوان کا ٹلک اپنے درم اور فقیر کو روئے گا اور
 شام کا ملک اپنے غنی اور دینار کو روئے گا اور فقیر کا ملک اپنے راز و راز کو روئے گا اور ہر جا
 تم سے اتنے اور بڑا تم سے اتنے اور بڑا تم سے اتنے پھر ابو ہریرہ نے کہا کہ اس حدیث پر کوئی
 دینا ہی ابو ہریرہ کا گوشت اور خون لئے آئیں کچھ شک نہیں **ف** فقیر اور غنی بنائے گا
 نام ہی جس میں ناز کو ناپتے ہیں اور راز و راز جو پہلے میر کا ہوتا ہے اس حدیث میں اور ناپتے ہیں
 فیساد کی خبر ہے کہ ان ٹکڑوں کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام
 سے پہلے بنے سردار ملک تھا وہاں ہی بجا دیا گیا

مَا أَسْأَلُكَ عَلَى نَفْسِي سُوْرَةُ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَا الْكَافِرِينَ
 فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرِ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْدَرُ ثُمَّ قَالَ تَذَرُونَ مَا الْكُفْرُ فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ تَعَدَّ وَعَدَنَاهُ رَبِّي عَلَيْهِ حَيْثُ كُنَّا هُوَ حَوْضٌ يُرَدُّ عَلَيْهِ أُمِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ
 عَدَدُ الْجَوْهَرِ فَيُخَالِفُ الْعَبْدُ مِنْهُ قَوْلَ رَبِّ أَنَّهُ مِنْ أُمِّي فَيَقَالُ مَا تَذَرِي مَا أَحَدٌ لَكَ
 مسلم بن انس سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ ابھی مجھ پر ایک سورت اتری پھر حضرت نے
 انا اعطينا کی سورت پڑھی ہے اب مجھ سے بچھو کہ کو تو فرمایا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور فرمائی کہ
 مقرر تیرا دشمن ہے نام و نشان ہے پھر حضرت فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے سو میں نے
 کہا کہ خدا اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت فرمایا کہ کوثر نہ ہی کہ میرے رب اس کا مجھ سے
 وعدہ کیا ہی اوپر بہت خبر ہی کوثر جو ہے جس پر میری امت گزری گی اویس کے بن بننے آسمان
 تارے تو ابک بندہ میری امت کا جو میں سے روکا جاوے گا تو میں کہوں گا ابے رب یہ تو میری
 امت ہے ہی تو حکم ہو گا کہ تو نہیں جانتا کہ میرے بعد اسے کیا نئی راہ نکالی ہے مرند ہو گیا
 عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرند ہو گئے صدیق اکبر نے ان کو مارا ویسے لوگ جوں کوڑے لگائے
و أَبُو مَسْعُودٍ عَقَبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضَارِ تَزِيلُ جَبْرِئِيلَ قَامَتِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ

تین رات پہنچو میرے پاس خوشنہ سے آتا تھا ریشمی ٹکڑے میں سو بون کہتا تھا کہ یہ بڑی حیرت ہے
 سے نیز اجہرا کہولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی ہی تو میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف
 سے ہی تو خدا یوں ہی کرے گا جسے وہ میرے رنج میں آویسے گی **ف** یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر
 یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر ہوئی تو معتبر نہ ہوگا ہوا کہ اس واسطے
 کہ پیغمبر کے خواب میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا ہے۔

ہر ابوہریرۃ اُرِيتَ لَيْلَةً الْقَدَرُ ثُمَّ يَقْطَعُ بَعْضُ أَهْلِ قَرْيَتَيْنِ وَيُرَوِّى فَيَنْسِيْنَهُمَا
 فَالْتَمَسُوْهُمَا فِي الْعَصْرِ الْاَوَّلِ وَاجْتَمَعَ سَلَمٌ مِّنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَنْتَبِىْ رِوَايَتِىْ كَيْ تَصْرُفَ لِيْ فَاَيَا كَشَفْتِ
 بِجُكُوْ خَوَابِ مِّنْ مَّعْلُوْمٍ هُوَ بِيْ بَرِّ مِرْبَ بَنِيْ اَهْلِيْ بَيْتِ جُكُوْ جُكُوْ دِيَا قَوْمِ اَوْ كُوْهُوْلُ كَبَا اَوْ دُوْ مَرِيْ
 رِوَايَتِ بَنِيْ كَرِيْمِ شَبَدَرُ كُوْهُوْلُ كَبَا اَوْ كُوْهُوْلُ كَبَا اَوْ كُوْهُوْلُ كَبَا اَوْ كُوْهُوْلُ كَبَا اَوْ كُوْهُوْلُ كَبَا
ف جَابِرٌ اَعْطَيْتُ حَسَنًا لِّمَنْ يَّعْطُوْنِ اَحَدٌ مِّنْ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ نَصْرَتٌ بِالْوَحْيِ
 مَسْبُوْرَةٌ سَهْرٌ وَجُعِلَتْ لِيْ اَرْضٌ مَّجْدًا وَطَهْوَرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةُ
 قَبْلُصَلِّ وَاَحَلَّتْ لِيْ اَلْعَنَاءُ يَوْمَ تَزُوْجُ لَكَ اَحَدٌ قَبْلِيْ وَاَعْصَيْتُ السَّعَاةَ وَكَانَ اَلْبَسِيْ يُّبْعَثُ
 اَزِيْ قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى الْمَآسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم جابر بن عبد اللہ روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ جبکہ کوئی نبی تمہیں ملے کہ مجھے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملے گا تو میں نے تمہیں پہلے کوئی نبی نہیں ملے گا کہ اسے پہلے
 کی راہ نکالے اور ساری زمین میرے واسطے سجود و گناہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی ہے ہر جگہ نماز
 اور تم درست ہے سو جس مرد کو میری امت کے جہان نماز کا وقت ملے وہ ان نماز پر یوسف علیہ السلام
 میرے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھے پہلے کسی کو کھلا نہ تھی اور جبکہ کوئی شفاعت کا یہ نہایت
 ہوا اور یہ بڑا نفع ہے جو میرے پاس ہے ہر جگہ نماز اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا گیا **ف** یعنی ان میں سے
 سے حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوئے حضرت کا رُحْب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کیا کرتا تھا کہ
 لشکر کو سوائے عبادت خانہ کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تم کا حکم نہ تھا است محمدی
 کو تمام زمین پر نماز اور تم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال ہی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں تم کو

میں اور قیامت مثل ہوا جسے سبے دونوں حضرت اپنی دونوں گھون کی طرف اشارہ کی ہیں جس کے
 کی انگلی اور بیچ کی انگلی **ف** حضرت خاتم النبیین بن حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک
 حضرت کا دین قائم رہے گا تو حضرت بن اور قیامت میں کوئی جاہل نہ ٹھہرے گا
ف ابوہریرہؓ بَعَثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرَؤٍ بَنِي آدَمَ قُرْأَةً قَرَأَتْ مِنْ الْقُرْآنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ
 بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا بنی آدم کے عہد زما سے و ان
 سے اب تک زمانے و ان کے بعد دوسرے زمانے و ان کے یہاں تک کہ میں ان زمانے و ان کے
 ہوا جسے ہوا **ف** یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے
 باب در ادبے خیرین اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ سلطان تھے
 مَرْجَاوُ بَعَثْتُ هَذِهِ الرَّجُلَ كَيُؤْتِيَ مَنَافِقَ بَيْتِ الْمَسْلَمِ جَابِرٌ رَوَى عَنْ بَنِي كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ
 چلائی گئی منافق کے مرتبے سے **ف** مصباح میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 نے جب دین کے زینت بنے تو نہ ہی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب دین سے میں اپنے
 تو معلوم ہوا کہ ایک منافق مر گیا یہ حدیث معمرہ ہے کہ آئندہ کی خبر دی
ف ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 ۵۶۰ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَالْحَجُّ فَقَالَ رَجُلٌ ابْنُ عُمَرَ الْحَجُّ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامَ وَصِيَامَ الْحَجِّ
 هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى شَهَادَةُ أَنَّ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ وَصَامَ رَمَضَانَ بِنَارِي
 اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پنج چیز پر بنی خدا کو ایک
 جاتے پر اور نماز قائم کرے پر اور زکوٰۃ دے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک ہونے
 عبد اللہ بن عمر سے کہ حج اور رمضان کے روزے پر عبد اللہ سے کہا نہیں رمضان کے روزے
 اور حج دونوں ہی سے حضرت نے سنا ہی ہے اول روزہ بعد اویس کے حج اور دوسری روایت یوں ہے
 کہ اسلام کی بنیاد پنج چیز پر ہی اسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہ تھی نہیں اور محمدؐ کا بند

اور اس کا رسول ہے اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے کرنا
و ابوہریرہؓ جُحِبَتِ الْجَمْعَةُ بِالْمَكَاوِرِ وَجُحِبَتِ الْمَنَارُ السَّهَوَاتِ وَسِرَ وَايَةُ الْفَصَاءِ عِ
 حُقَّتْ بَخَارِي اوسلم بن ابیہرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبیؐ فرمایا کہ رسولی گئی اور نبی گئی
 بہشت مشقت اور تکلیف ہے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذت ہے **ف** یعنی بہشت بدون
 عبادت اور بیزہر کاری کے بے سرنہن اور عبادت اور تقویٰ مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور

بہشت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہے
و عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التَّجَارَةُ فِي الْخَمْسِ بَخَارِي اوسلم بن حضرت عائشہؓ سے روایت
 ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ شراب کا پینا حرام ہے **ف** شراب کی خرید و فروخت مسلمان کو ہر گز نہیں
خ ابوہریرہؓ حُرِّمَ مَا بَيْنَ بَنِي الْمَدِينَةِ عَلَى السَّائِي بَخَارِي ابن ابیہرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ
 فرمایا کہ حرام ہو گیا میری زبان پر جسے بے خوف نگہ کشان کے **ا** یعنی علماء کے
 نزدیک جیسے مکہ حرم ہے ویسے ہی مدینہ یہ حدیث اولیٰ دلیل ہے

ہر ابو مسعود عقیقہ بن عامر الاقصاریؓ جو بیت رسولؐ میں کان فبکم فلم یوجد لہ
 من الخیر شیء الا انہ کان یخالط الناس وکان مؤمرا وکان بامر علمائہ ان یجادوا عن
 المعیر قال اللہ عن احسن ذلک منہ ففیما روای عنہ وسلم من ابو مسعود سے روایت ہے
 کہ حضرتؓ فرمایا کہ تم نے اعلیٰ امت میں جیسے ایک عمر کا حساب ہوا تو اس کی نیکی کچھ ہی باقی ہو گئی
 لوگوں نے برا بھلا کرنا چھا اور بدکاریاں کیا اور اپنے علماء میں سے حکم کرنا چھا کہ تمناج سے تم سے بات
 میں سختی کروں خدا نے فرمایا کہ تم اس کے نسبت زیادہ تر کرنا اور حسان بن سوار اور شعیب بن زکریا
خ ابوہریرہؓ جُحِفَتْ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَمَا كَانَ يَذُرُّ يَدَ وَلَدِهِ فَبَسَّحَ فَبَقِيَ الْقُرْآنُ قُلْ اَنْ
 لَّنْ سَخَّ دَوَابَّهُ وَلَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ حُلٍّ يَدَا بَخَارِي ابن ابیہرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ
 لکھا اور بیچ ہو گیا خداوند پر قرآن منو کا اپنے ہوا دیون سے کتب کا حکم کرتے تھے قرآن کو
 کہنے سے پہلے پڑھتے تھے اور نہ کہاتے تھے بلکہ اپنے ہاتھ کے کہتے تھے **ف** قرآن سے

مرا در پورے ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا سچہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کہا ہے تھے

۶۹۵ مَرَّ عَالَتُهُ حُلَّتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَحُكِّمَ الْحَاكِمُ مِنْ مَنَاجِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وَضَعَتْ
الْكَفَرُ مِنْ حَضْرَتِ عَالَتِهِ تھے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ میرے گئے فرشتے نور سے اور جرن

۷۰۹ سَخَّ النَّاسُ دَفْعَتِي إِلَى السُّدُورَةِ فَأَدَّارَ بَعْدَهُ أَتَاهَا يَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بِاطْنَانِ قَامَا
الظَّاهِرَانِ فَالْبَتَلُ وَالْقَرَأَتِ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفَهْرَانِ فِي الْحِجَّةِ وَأَتَيْتُ سَلْتَةً أَقْدَحَ قَدَحٍ
فِيهِ لَنْ دَفْعَ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدْ فِيهِ حَمٌّ فَاحْذَرْتُ لَدَيْهِ لَأَنْ يَفْعِلَ بِي أَصَبْتُ الْفُطْرَةَ بَنِي
مِنْ النَّاسِ تھے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ سُدُورَةُ النَّهْبِ کی طرف گیا تو وہاں چار نہر تھیں دو

بھریں ظاہر اور دو باطن ظاہر نہر تھیں تو بیل اور ذات اور باطن بھریں بہت میں جاری تھیں اور میرے
سایہ میں بیٹے ایک ایک بیابان میں دو وہ اور ایک بیابان میں تھیں اور ایک بیابان میں تھیں
تو میں نے دودھ کا بالہ لیا تو مجھ کو حکم ہوا کہ تو میری بی بی باف میرا حق کی حد میں اسکا مفصل بیان

۸۶۵ مَرَّ بِي عَدَدٌ مِنْ امْرَأَةٍ فِي حَرٍّ رِبَطَهَا لَمْ يَنْطَعْهَا وَلَمْ يَسْقِهَا وَلَمْ يَرْكُهَا تَاكُلُ
مِنْ خَشَائِرِ الْأَرْضِ مِنْ اَلْوَبَرِہ تھے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت

۵۱۰ مَرَّ بِي عَدَدٌ مِنْ امْرَأَةٍ فِي حَرٍّ رِبَطَهَا لَمْ يَنْطَعْهَا وَلَمْ يَسْقِهَا وَلَمْ يَرْكُهَا تَاكُلُ
مِنْ خَشَائِرِ الْأَرْضِ مِنْ اَلْوَبَرِہ تھے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت

مَسْلُومٌ مِنَ الْوَدَّ تھے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سایہ میں لائے گئے

ایک بھی اور میری ٹوٹنے سے ایک ایک اعمال میں پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے غلطی ہو ڈالی جاوے
اور امت کے بد اعمال میں سے پایا لکھا کہ جو مسجد میں ہو اور زمین میں نہ دانی جاوے

راہ میں تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور بنہر

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَرَضَتْ عَلَيْنَا لَمَّا فَخَذَ النَّبِيُّ بِمِرْمَعِهِ الْأَمَّةَ وَالَّتِي بِمِرْمَعِهِ النَّفَرُ
وَالَّتِي بِمِرْمَعِهِ الْعُسْرَةَ وَالَّتِي بِمِرْمَعِهِ الْخُسْفَى وَالَّتِي بِمِرْمَعِهِ فَطَرَتْ فَأَذَا سَوَادَ كَلْبٍ
يَا جَبْرِئِيلُ هُوَ لَا أُمْنَى قَالَ وَلَكِنْ انْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ فَطَرَتْ فَأَذَا سَوَادَ كَلْبٍ قَالَ هُوَ لَا أُمْنَى
وَهُوَ لَا سَبْعُونَ أَلْفًا وَأَمَّا هُمُوهَا حِسَابٌ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابٌ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا
لَا يَكُونُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَطْفِئُونَ وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَكُونُ الْحَدِيثُ مُنْفَقٌ عَلَيْهِ
وَالسِّيَاقُ لِلْبَخَارِيِّ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس رضی عنہما کہ میرے سامنے کی گئیں
اگلی آئینوں کو ایک پیغمبر جلا اور اوس کے ساتھ ایک گروہ تھا اور نبی صلی علیہ وسلم جلا اور اوس کے ساتھ بارہ ہزار
لوگ تھے اور نبی صلی علیہ وسلم جلا اور اوس کے ساتھ دس آدمی تھے اور نبی صلی علیہ وسلم جلا اور اوس کے ساتھ پانچ
آدمی تھے اور نبی صلی علیہ وسلم جلا اور اوس کے ساتھ پانچ آدمی تھے اور نبی صلی علیہ وسلم جلا اور اوس کے ساتھ پانچ
لوگ میری امت ہیں جبریلؑ نے کہا نہیں لیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھو دیکھا تو جبریلؑ
ہی جبریلؑ کے کہا کہ تم لوگ میری امت ہیں اور میں نے تمہارا رجا آگے بن نہ اون پر حساب ہے
اور نہ عذاب ہے کیا اسکا سبب ہی جبریلؑ نے کہا نہ بخاری میں بدل دیتے تھے نہ جابرؓ
کہتے تھے اور نہ لکھتے تھے اور اے رب پر توکل اور بہرہ ور کرتے تھے یہ حدیث بخاری
اور مسلم دونوں میں ہی لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہی ہے جس نے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لایا
ہوں گے وہی نبی امت میں آوے گا اور اوس کے ساتھ ہوں گے اور میں نے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اور اوس کے
ساتھ نہ کوئی ہوگا معلوم ہوا کہ جابرؓ نے حضرت کی امت سے زیادہ ہوگی شرک دوا توکل نہیں سوا اے
کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جہار پہونک اور لکھن لینا توکل کے مخالف ہی لیکن جب

کوئی علیٰ داغ ہے تو اسکا جاتی رہی تو اوس قس میں داغ اہی درست ہے

صَحَابَةُ عَرَضَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ فَأَذَا مُوسَى صَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ سَعُودٍ وَرَأَيْتُ
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأْيَتِي بِهِ سَبْعًا عَشْرَ وَهَذِهِ مَسْعُودٌ وَرَأَيْتُ
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأْيَتِي بِهِ سَبْعًا عَشْرًا حَتَّى يُعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جَبْرِئِيلَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبَ مِنْ رَأَيْتَ بِهِ شَيْئًا أَحْيَاهُ مِنْ خَلِيفَةِ مُسْلِمٍ مِنْ جَابِرٍ رَوَيْتَ
 کہ حضرتؑ فرمایا کہ میرے سامنے کئے گئے پیغمبرؐ سو موسیٰ تو دیکھتا تھا مرد بیسے نوم شتوے بکے مرد اور
 دیکھا بتے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگوں میں عیسیٰ سے زیادہ تر شاہدؑ وہ بن
 مسعودؓ ہی اور بنے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگوں میں ابراہیمؑ سے زیادہ تر شاہدؑ
 تمہارا صاحب ہی اپنے خود حضرتؑ اور تھے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگوں میں جبریلؑ
 سے زیادہ تر شاہدؑ وہ وحید بن خلیفہ ہے

۵۷۰ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ قُضِيَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ سِتْنَةٌ أُعْطِيَتْ جَوَامِعُ الْكَلِمِ وَلَصِيَ رَبُّكَ بِالرُّعْبِ وَكَانَ
 إِلَى الْمَعَارِفِ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهْوَرًا وَمَسْجِدًا وَأَمْرُ سِلَّتْ عَلَى الْخَلْقِ كَأَقْلَامِي وَخَلِّفَتَنِي
 الْأَنْبِيَاءُ مُسْلِمٌ مِنْ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ رَوَيْتَ هِيَ کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ مجھ کو فضیلت حاصل ہوئی اور میرے
 پر چھ چیزوں کے سبب مجھ کو جوامع الکلم عطا ہوئے اور مجھ کو رب کے نفع ملی اور میرے واسطے فضیلت
 کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کیے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور
 میں تمام عالم کا بے خبر ہوا اور میں خاتم النبیین ہوا **ف** جَوَامِعُ الْكَلِمِ اُسکو کہتے ہیں جس میں تھوڑی لفظ
 اور مطلب بہت ہوں جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہیں جتنکے معانی اور مطالب کی یکجہ
 حد نہیں جتنا غور کئے اوسنے مطالب کہلتے ہیں باقی تفصیل مضمون اس حدیث کا بارہویں حدیث میں
 گذر لیکن اس میں چھ چیز کو فرمایا اور اس میں پانچ چیز سوا اسکا سبب یہ ہے کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال

معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی غایت ہوئی

۵۷۱ **و** أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ دَنَتْ أَمَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ لَا يَذَرُونِي مَا فَعَلْتُهُ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارَ كَذَا
 وَضَعَهَا الْبَابُ الْإِبْرَءِيلَ لَمْ تَسْرُبْ وَإِذَا وَضَعَ لَهَا الْبَابُ الشَّاعِرِ شَرِيَتْ بخاری اور مسلم میں
 ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہیں معلوم کون کون
 ہو گئی اور مفر سوا سے چوسے کے کوئی میرے خیال میں نہیں آتا جب چوسے کے آگے اونٹ
 کا دودھ رکھے تو نہ سٹے اور جب اس کے آگے بکریوں کا دودھ رکھے تو پیچا **ف** یعنی بنی اسرائیل

کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قرآن مجید سے فرمایا کہ وہ لوگ چوبیس کی صورت پر سرخ ہو گئے اس واسطے

کہ چوبیس بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا ۵۷۲

وَابُوهُرَيْرَةُ قَبْلَ لَيْلِيْ اَسْرَائِيْلَ اَدْخَلُوْا الْبَابَ سَبْحًا اَوْ قَوْلًا حِطَّةً تَغْفِرُ لَكُمْ فَبَدَلُوْا

وَلَا تَدْخُلُوْا الْبَابَ يَرْحَمُوْنَ عَلَى اَسْتَاْهِمُهمْ وَقَالُوْا احْبَبْ فِيْ شَعْرَةٍ بَخَارِيْ اَوْ سَلَمٌ مِّنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ

یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ بیٹھو دروازے میں سجدہ کرنے اور کہو بیٹھو

ہم جانتے ہیں تاکہ ہم تمکو بخشیں سو اونہوں نے حکم بدل ڈالا تو دروازے میں داخل ہوئے جو خزان

کو کھولنے اور کہا دانہ بال میں بہتر ہے **ف** بَيْتُ الْقُدُسِ يَا اُدْحَاكَ دَرَوَانِيْ مِّنْ دَاخِلِ الْوُحُوشِ

کا حکم ہوا تھا سو وہ لوگ ایسے سے ادب تھے کہ مسخرانہ کہنے لگے سجدہ جس کے ہر پتے پر

سے کھیلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اس واسطے غضب الہی میں گرفتار ہوئے ۵۷۳

وَبَيْنَ عَبَّاسٍ نُّعْمَانُ بِالْقُبَا وَاهْلُكْتَ عَادًا بِالْأَبُوْسُ بَخَارِيْ اَوْ سَلَمٌ مِّنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عباس بنے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کو فتح نصیب ہوئی پوری کی پوری اور ہلاک ہوئی عادی کو فوج

تیمم کی خواہیے ۵۷۴

مَرَاتِسُ وَلَدِي الْاَلِيَّةَ عَلَامٌ فَتَمِيْنُهُ بِاسْمِ اَبِيْ اَبْرَاهِيْمَ سَلَمٌ مِّنْ اَبِيْ اَبْرَاهِيْمَ سَلَمٌ مِّنْ اَبِيْ اَبْرَاهِيْمَ

فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مجھے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا **ف** ہجری

اٹھویں سال یا یہ یقین ہے تھا جزا دہ پیدا ہوا حضرت نے اوسکا ابراہیم نام رکھا سترہ چھٹے کے بعد اوسکا انتقال ہوا

فصل فی الحکایۃ عن نفس المتکلم

اس فصل میں وہ حدیث ہیں جن کے سربراہی مشکل کی لفظ ہے ۵۷۵

وَأَسْأَلُكَ عَلَى نَفْسِيْ حَافَاةً قَبَابُ اللَّوْءُ لَوْ اَتَجَوَّوْنَ فَكَلْتُ مَا هَذَا يَا خَيْرُ رَّبِّ

قَالَ الْكُوْنُ بَخَارِيْ اَوْ سَلَمٌ مِّنْ اَبِيْ اَبْرَاهِيْمَ سَلَمٌ مِّنْ اَبِيْ اَبْرَاهِيْمَ سَلَمٌ مِّنْ اَبِيْ اَبْرَاهِيْمَ

دو دنوں کناروں پر پوسے سوئیوں کے جسمے ہیں تو سب نے جبریل سے کہا کہ یہ کیا ہے جبریل نے کہا

کہ جو میں کوثری

۷۷ مر ابوبھریرۃؓ اَسْتَاذَنْتَ رَبِّي اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَاحِيٍّ فَلَكَ مَا دَنْ لِي وَاَسْتَاذَنْتُهُ اَنْ
اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَادَنْ لِي سَلَمٌ مِّنْ ابُوْهِمْرِ رَضِيْعَةٍ رَوَيْتَ هِيَ كَهَضْرَتِے فرمایا کہ میں اپنے رب سے
اجازت مانگی کہ اپنی مائے مغفرت مانگوں سوچو کہ اجازت نہ دی اور میں نے اجازت مانگی کہ اواسکی قبر کی زیارت
کروں سوچو کہ زیارت کی اجازت دی **ف** حضرت جب اپنے مان کی قبر کی زیارت کی تو
حضرت روبے اور ساتھ واپسے روبے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبروں کی کہ اس سے موت
باز پڑتی ہے اگر کوئی کہے کہ قرآن میں مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرت نے اپنی مائے
مغفرت مانگنے کا کیوں ابرادہ کیا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اسنے اختصاص کی امید ہو گئی تھی

ہر چیز اور دن کو مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہیں مگر شاید یہ کہ درست ہو علی الخصوص
کہ حضرت کے سبب ابوطالب کے عذاب میں تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہوئے قبل ہوا ہو
۷۷ **ف** ابْنُ عَبَّاسٍ اَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ
اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم میں عبد الباقی بن عباس رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں جنت
جہنم کا تو نے دیکھا، اس کے اکثر لوگ محتاج و سیکھے اور میں دوزخ میں جہنم کا تو اس کے اکثر لوگ بوئین
دیکھیں **ف** محتاج ایمان دار اکثر تکلیفات میں رہتے ہیں تو صبر کرنے میں اس سبب سے پہلے
میں اور عورتیں اکثر بدخوا اور بد اعتقاد ہوتی ہیں اس جہت سے دوزخی ہوتی ہیں ۵
۷۷ **ف** اَسْأَلُ اَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ فِي النِّسْوَانِ بخاری میں اس رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے کہنے سے کہنے
کی غولی بار بار کہی **ف** غرض یہ کہ مسواک میں غنڈہ رستی نہ کر دوسرے کی طاوت والو

۷۷ **ف** جَابِرٌ جَاوَزْتُ حِجْرًا شَهْرًا فَلَمَّا قَصَيْتُ جَوَارِي تَزَلْتُ فَاسْتَبَقْتُ بَطْنَ الْوَادِ
فَوَدَيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَلَمَّا ارَاحِدًا فَوَدَيْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمَّا ارَاحِدًا
تَسْبُودِيَّتْ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَاَذْهَبُوا عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرِيلُ فَاَخَذَنِي رَجْعَةً شَدِيدَةً فَاَنْزَلَنِي
حَدِيحَةً فَقُلْتُ ذُرُونِي فَذُرُونِي فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللَّهُ بَالِيهَا الْمَذْذَرُ فَانْزَلَنِي بِخَارِيٍّ اَوْ سَلَمٍ
مِّنْ جَابِرٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاں سے ایک شخص نے کھانے کا احکام کیا جب

تین بیتہ سحاف ہوا کر بجا تو زمین نالے کے اندر اتر آ تو بھگو کسے بچکارا تو نے اپنے آگے اور
 پیچھے دیکھے اور این دیکھا تو نے کسی کو نہ پایا پھر بھگو کسے بچکارا تو نے دیکھے لگا سو نے کب کو نہ
 نہ دیکھا پھر بھگو کسے بچکارا تو نے اپنا سراوٹھایا تو ہی دسٹہ سے جبرئیل ہوا این تخت پر بیٹھا ہے
 سو بھگو سخت کپ کی ہے یا تو میں خدیجہ پاس آیا سو نے کہا بھگو اڑھاؤ نوا دہنوں سے بھگو اڑایا
 اور بھگو پرانی چہر کا بھر خدا ہے سورہ مدثر انا انشیہ جہرٹ ما نے ڈالے اُٹھ اور لوگوں کو خدا ہے
 الہی سے خوف دلاف حضرت پر اول اقرار کی سورت اُتری بہترین برس وحی بند رہی اوسکے
 بعد سورہ مدثر اُترا

وَالسُّورَةُ عَمْرَمَةَ حَبَاتُ هَذَا لَكَ حَبَاتُ هَذَا لَكَ قَالَ لَا يَنْبَغُ لَهُ عَمْرَمَةُ بَعْنِي قَبَاءُ
 مِنْ دِينَاجٍ مَرَدَّ بِالذَّهَبِ بخاری اور سلم میں مسووبین تحریر سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ یہ قبا سے تیرے واسطے چہاں رکھی یہ قبا سے تیرے واسطے چہاں رکھی یہ حضرت مسووب
 اب تحریر سے فرمایا اور لیشی قبا ہی جبین سے کالک لگا تھا ف جب حضرت یہ حدیث فرمائی
 اور فادی اوسوت تک لیشی کپڑا حرام نہ ہوا تھا یا اس واسطے دیا ہو کہ اوسکو بیچ لیوں

هَاسُ دَحَلَتْ الْجَنَّةَ فَمِمْعَتْ حَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هَذَا فَأَلُوْا هَذِهِ التَّحِيصَاءُ بِنْتُ
 مِلْجَانِ أَقْرَأَتْنِي بِنِ مَالِكٍ مُسْلِمٌ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ كَمَا كَرِهَتْ فَرَمَا کہ حضرت فرمایا کہ میں بہشت میں داخل ہوا
 ہے جو ہے کی چپ سنی بیٹے بوجہ یہ کون کونستون ہے کہا کہ یہ عیصا ہی ملجان کی بیٹی انس بن مالک کا
 صحیح سَمِعْتُ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ بَجَلِينَ فَصَعِدَا إِلَى الشَّجَرَةِ فَأَدَخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ
 لَمْ أَرَقَطًا أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخامین عمرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آج کی رات دو مردوں کو دیکھا سو بھگو ایک رخت پر چڑھا لیگے
 پھر بھگو ادھوں سے ایک گہر میں داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا میں اوس سے بہتر نہیں
 دیکھا اون دونوں مردوں نے کہا کہ یہ کھر تو شہیدوں کا گہر ہی ف یہ حضرت نے خواب میں دیکھا
 ح ابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ نَائِمَةً الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى تَرَكَتْ

من أخبار أرواحهن شيئا قالت الأولى رُوحى لحمي عث على رأس جبل لا سهل
 فيزني ولا سمين فبئس قالَت الثانية رُوحى لا أبت خبره إلى أخاف أن لا أذمها
 إن أذكرها أذكر عجزها وخبرها قالت الثالثة رُوحى العقيق إن انطى أطلق وإن
 استكت أعلق قالت الرابعة رُوحى كليله نهامه لا حرو ولا قرو ولا مخافة ولا سامة
 قالت الخامسة رُوحى إن دخل فهد وإن خرج أسد ولا يسئل عما عهد قالت السادسة
 رُوحى إن أكل لفت وإن شرب استيف وإن اضطلع لفت ولا يروح الكيف ليعلم الميت
 قالت السابعة رُوحى عيائء أو عيائء طبا فاء كل داء له داء شجيت أو قلت أو جمع
 كذا لك قالت الثامنة رُوحى المس مس أدب والريح ريح زر رب قالت التاسعة
 رُوحى ربيع العباد طويل الحاد عظيم الزماد قريب البني من البلاد قالت العاشرة
 رُوحى مالك وما مالك خير من ذلك إله ابل كذبات المباركة فليدات المسارح
 إذا سمن صوت الزهر أيقن أنهن هو لك قالت الحادية عشرة رُوحى أبو ذرع فما أبو ذرع
 أناس من حلي أدني وملاء من شجر عضدي وتحنى فحمت إلى نفسي ودعدي نفسي
 أهل غنمة يشق جعلني في أهل صهيل وأطيط ودائس وميق وعدة أقول فلا أفتح
 وأرد فأصيح وأشرب فأفصح وبروي أفصح أم أني رزع فما أم أني رزع عكوهما نزع
 وبشها سراح إن أني رزع فما أني رزع مضجعه كسل شطبة ولشبيعة ذراع الجفرة
 بشت أني رزع فما بشت أني رزع طوع أيبها وطوع أيبها وملا رسا لها وعبط جارتها
 جارية أني رزع فما جارية أني رزع لا بشت حدبشا لبششا ولا شقت ميرشا
 تقيشا ولا ملاء بشتا لعشبا خرج أبو ذرع والأوطاب فخص قلبي امرأة معها
 ولدان لها كالفهدين بلغبان من تحت خصرها بر ما بشتين فطلقني ففكها
 فنكحت بعده رجلا سريتا ركب سريتا وأحد خطما وأراح على شعرا وأعطاني
 من كل راحة روجا وقال كل أم رزع وميري أهيك قالت فلو جمعت كل شاة عطاني

مَا بَلَغَ أَصْفَرُ نِكَاحِي دَسَمَج بخارسی اور مسلمین حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر
 قریب حق میں ایسا ہوں جیسے ابودفع تھا اتم نزع کے ختم میں حضرت عائشہ رضی عنہا سے فرمایا اور
 حکایت ابودفع کی حضرت عائشہ کی روایت سے کہ کبارہ خورشید میں سوا دہنوں سے پہلے کجا
 قول فرمایا کہ اپنے خاوند کی خبریں کچھ بھی چہا دیں پہلی عورت سے کہا کہ میرا خاوند جیسے دلا کو
 اونٹ کا بھڑا نہ زمین پر اسے ہی کہہ دے جائے نہ تو باگوشت ہی کہ او کو بے آئے یعنی لائق اور
 سے حقیقت ہی دوسری عورت سے کہا کہ اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کروں گی میں ورنہ ہوں خبر کے چوٹ
 رہنے سے یعنی بڑا قصہ ہی مجھ سے بیان نہ ہو سکیگا اگر بیان کروں تو اوس کے ظاہر باطن کے عیب
 بیان کروں تیسری عورت سے کہا کہ میرا خاوند لباؤ بٹا ہی اگر تو لون تو طلاق یاؤں اور اگر حب رہوں تو
 اوڈھ ڈالی جاؤں نہ روٹی دے دے نہ کپڑا جو تہی عورت سے کہا کہ میرا خاوند جیسے رہتا ہے ملک کی رات
 نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اور اسی بھانہ عرب میں اوس زمین کا نام ہی حسین کہہ ہی وہاں کی رات
 مشہور ہی پانچویں عورت سے کہا کہ میرا خاوند اگر گھر میں آوے تو بچنے کی طرح سو رہی اور اگر باہر نکلتا
 شیریں جاوے اور نہ پوچھی عہد شکنی سے سننے حلیم اور کہ ہم ہی عہد شکنی کا مواخذہ نہیں کرنا چاہتی عورت
 سے کہا کہ میرا خاوند اگر گناہ دے تو بسمٹ جاوے اور اگر بچے تو مالکل بنی جاوے اور اگر لٹے تو بٹا
 لپیٹ دے اور نہ میرے خلاف بکے اندر ہاتھ اٹے کہ میرے کہہ در دو کو چاہئے بے نیل کی
 طرح سوائے کہانے اور بچنے اور سونے کے کچھ خبر نہیں ہوتا عورت کی بات نہیں پوچھنا سوا
 عورت سے کہا کہ میرا خاوند نامزد ہی یا شریز نہایت احمق ہی کہ کلام نہیں کر جانتا سب جہاں کچھ عیب
 اوس میں موجود ہیں ایسا ظلم ہی کہ میرا سر پوٹے یا ماتہ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں ٹوڑے یہاں
 عورت سے کہا کہ میرا خاوند چھوٹے میں نرم جیسے خرگوش اور اوسکی خوشبو جیسے زرب کی خوشبو
 ایک خوشبو دار گہاس کا نام ہی سنئے میرا خاوند ظاہر کا ہی اچھا باطن کا بھی اچھا فوٹن عورت سے کہا کہ
 میرا خاوند اوس کے محل والے بسترے والے یعنی قد اور بڑی را کہہ والا یعنی سخی ہی اوسکا باطن
 جیسے گرم رہتا ہی نور اکہ بہت کھلی ہی اوسکا گھر نزدیک ہی مجلس اور سارا خانہ سے یعنی سردار و سخی

حدیث ابودفع
 روایت کا
 بزرگ

یہی اوس کا لنگر جاری ہی دشمن عورت ہے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب مالک ہی مالک
 افضل ہی میری اس تقریر سے اوس کے اوتوں کے بہت شتر خانے ہیں اور کتر چراگاہیں ہیں
 یعنی ضیانت میں اوس کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہو کر لے گئے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم
 جڑے جاتے ہیں جب کہ اونٹ باجے کی آواز سننے میں اپنے ذبح ہوئے مسکینین کر کے لینے
 ہیں ضیانت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سننے کے اوتوں کو اپنے
 ذبح ہوئے کا یقین ہو جاتا تھا گیارہویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابو زرع ہی سوداہ کیا تو
 ابو زرع ہی اوسے زیور سے میرے دونوں کان چھلائے اور چڑی سے میرے دونوں بازو پیرے
 لیے چھکڑی موٹا کیا اور چھکڑی بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین میں رہی چھکڑی اوسے پیرے کبری والوں
 میں پابا جو پیٹ کے کنارے رہتے تھے سوا اوسے چھکڑی گھوڑے اور اونٹ اور کبیر اور خرس کا
 مالک کر دیا یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسے چھکڑی باغرت اور مالدار کر دیا سوا اوس کے پاس میں
 بات کرتی ہوں تو چھکڑی بہت نہیں کہتا اور سوتی ہوں تو جگر دیتی ہوں یعنی کچھ کام نہیں کر کے جڑتا اور
 جیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں مان ابو زرع کی سو کیا خوب ہی ابو زرع کی اوسکی بڑی بڑی گھڑیاں اور
 کشادہ گھڑیاں ابو زرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابو زرع کا اوسکی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین
 ہی اوسکو سودہ کر دیتا ہی حلوں کا ہاتھ لینے کم خور ہی بیٹی ابو زرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی ابو زرع کی
 اپنے ماما پ کی نابعدار اپنے لباس کی بہرے والی لینے جسم ہی اور اپنی سوت کی شک لینے
 اپنے خاوند کی پیڑی ہی اس واسطے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہی لوند ہی ابو زرع کی کیا خوب ہے
 لوند ہی ابو زرع کی ہماری ہانت مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کہا نا نہیں لجانی ادھکا اور ہمارا
 گہرا تودہ نہیں رکھتی کوڑے سے ابو زرع باہر نکلا جب کہ دشمنوں میں دودھ مہا جانا تھا گھبراہٹ سے
 کے واسطے سودہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اوس کے دواڑ کے نیچے جیسے دو چیتے اوسکی گود میں
 دواڑوں سے کھینچتے تھے سوا ابو زرع سے چھکڑی طلاق دیا اور اوس عورت نکاح کیا پھر سے اوس کے
 بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمرہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسے چھکڑی چوپائے جانور بہت

اور اس سے بچھو کر ایک موانشی سے چڑا چڑا دیا اور اس سے مجھے کہا کہ کہا اسے اُمّ زرع اور کہا اپنے
لوگوں کو اُمّ زرع نے کہا سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاندان نے دیا تو اُمّ زرع کے چھوٹے
برتن کے برابر بھی نہ پہنچے یعنی دوسرے خاندان کا احسان پہلے خاندان کے احسان سے نہایت
کمتر ہے **ف** جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گیارہ عورتوں کا یہ قصہ حضرت کے دربار و کہانت حضرت
فرمایا کہ اسے عائشہ میں ہی تیرا السانحس ہوں جیسے اُمّ زرع کا تحسین تھا

۵۹۲

ف ابو موسیٰ السدی انما حملکم و لکن اللہ حملکم قالہ لیس فی الا شترین بخاری اور
مسلم بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں نے تمکو سواری نہیں دی لیکن تمکو خدا نے سواری
دی یہ حضرت مخدوم اشعری کے چند لوگوں سے فرمایا **ف** ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے
کہ ہم لوگوں نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمکو سواری نہ دوں گا
اور میرے پاس سواری بھی نہیں ہے چند روز کے حضرت کے پاس دنٹ غنیمت بن ابی حضرت نے
پانچ اونٹ بکریاں اور دس ہمارے قوم کے بعض لوگوں سے غنم کی کہ با حضرت آپ نے ہمارے
سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا اب بھول گئے جو ہم کو سواری عنایت ہوئی حضرت نے
فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں پھر جو اس کے خلاف کو بہتر جانتا ہوں تو کفارہ دیکر قسم توڑ
دالتا ہوں چلو میں نے تم کو سواری نہیں دی خدا نے تمکو سواری دی

۵۹۳

ف ابن عمر رضی اللہ عنہما یأکلہ ولا یفترجہ یعنی الضبت بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمکو ہمارا کھانے والا نہیں اور نہ اسکا حرام کرنے والا **ف**
بجنتہ سے ہمارے گوسے حضرت کساہنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگوں سے پوچھا کہ کیا یہ حرام
جو حضرت نہیں کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چیز یہ حرام نہیں لیکن ہمارے طبیعت کو
پسند نہیں ابام اعظم کے نزدیک گوسے حلال نہیں کہ وہ ہی امام شافعی کے نزدیک حلال ہی
ہے **ف** انس بن مالک رضی اللہ عنہما یأکلہ فی عند الکئیب الکحی و هو قارہ یصلی فی
قتلہ مسلم بن انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں موسیٰ پاس سرخ شیلے کے نزدیک ہو کر

۵۹۵

نکاح جن بات کہ مجھ کو سراج ہوئی اور موسیٰ اپنی قبر میں غار پر رہے تھے **ف** سرخ سیلاب
 المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسے شہید
 مریڈہ تھیندے عن زیارة القبور فزورھا ونھینکم عن الحوام الا صاچی فوق
 ثلث فامسکوا ما بدأکم ونھینکم عن التئید الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیفہ
 کما کوا ولا تشربوا مسکرا مسلم بن بریدہ ثنیہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے مگوں سے کہا
 تھا قبروں کی زیارت سے سواب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے اور منہ کیا بھائے مگو تین روئے زیادہ فرمائی گئے
 گوشت رکھنے کو سواب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے اور منہ کیا بھائے مگو چہارے کے بشیرہ میں
 سے مگر چڑھے کے برتن میں سواب سب برتنوں میں ہو اور دست پونٹے والی چیز کو **ف** ابتداء
 اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہو گئے تھے اس واسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا
 کہ مبادا شرک میں پہر گرفتار ہو جاوین جب لوگوں کے دل میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا
 تو اجازت دی اور بعضی حدیث میں زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہوتی ہی موت اور
 آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے فائدہ اس واسطے بتلایا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہیں
 اور شرک میں گرفتار نہ ہوں اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا ہی منع ہونا کہ شراب
 زیادہ پڑے جب کہ اوس کے برائیوں میں بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو اوان برتنوں استعمال کی اجازت
 ہر ابوہریرہ ویددت انا قد سرائنا اخوا انا قالوا یا رسول اللہ السناء اخوا انک قال
 انتم اصحابی واخوا انا الذین کما یاتوا بعد فقالوا اکف تعرف من لمریات بعد من امتیاء
 یا رسول اللہ فقال ارایت لو ان رجلا لہ خیل عن محجلہ بین ظہری خیل دھیرہم
 الا تعرف خیلہ قالوا بلی یا رسول اللہ قال فانهم یأتون عرا محجلین من الوصوء وانا
 فرطہم علی الخوض مسلم بن ابوہریرہ ثنیہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے پیاروں
 کو دیکھتے اصحاب گمہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بہائی نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب
 ہو میں ہم صحبت اور رفیق ہوتا ہوں برابر کون ہو سکتا ہی اور ہمارے بہائی وہ لوگ ہیں جو ابھی

۵۹۶

۵۹۷

جوز زیارت قبور
 بعد از نماز

نوازش فراموشی
 در باب استغفار
 شریف

نہیں آئے یعنی اس زمانے میں موجود نہیں تھے اسی لیے کہا کہ آپ یا رسول اللہ کیا بہت ہیں شفاعت کے واسطے کیونکہ پہچانے گئے اور لوگوں کو جو ہنوز موجود نہیں سو حضرت نے فرمایا کہ پہلا تبارک و تعالیٰ اگر ایک شخص کو بچ کلیاں گھوڑے ہوں یا رنگ مٹکی گھوڑوں کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لے گا؟ اسحاق کے کیا رسول اللہ کون نہ پہچانے گا حضرت نے فرمایا تو ویسے لوگ ہی قیامت میں آؤں گے تمہارے ہاتھ پاؤں روشن کر کے دھواں ہے اور میں جوں کو تیرا دشمن ہوں سائن تبارک و تعالیٰ والا۔
ف اس حدیث میں حضرت اپنے مردان دیدار کو اپنا ہستی قائم اظہار کر کے دلاسا دیا اور جوں کو تیرا وعدہ کیا مسلمانوں کو اس سے زیادہ نکلون فخر ہو گا کہ حضرت نے اپنے اور کو اپنا پہچانی فرمایا۔ مصرعہ + معشوق کہ عشاق تو ازبہ میں بہت

ف جریرؓ رُحْلَ اَنْتَ مَرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ اَيِ الْكُفَّةِ التَّمَانِيَةِ الشَّامِيَةِ بخاری اور مسلم میں جریرؓ کے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا تو مجھ کو راحت دے دے والا ہی ذی الخلد کے ڈھانے سے بسنے میں کے کچھ ہے۔ جریرؓ سے روایت ہے کہ میں میں ایک بت خانہ تھا ذی الخلد اور کو کہتے تھے حضرت نے مجھ کو اس کے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی میں نے اسے سوار سے وہاں گیا اور اس کو ڈھایا اور اس کے پاس جن کا ذون کو پایا بلکہ اگر اس کی حضرت کے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعا دے کر

۱۶۹
 هَرَّ النَّسْلُ هَلْ تَدْرُونَ مَا أَصْحَبْتُ فَلَمَّا آتَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُوا قَالَ مِنْ مَخَاطِبَةِ الْعَبْدِ رَيْبُ
 قَالَ يَا رَبِّ اَلَمْ تَجْعَلْنِي مِنَ الظَّالِمِينَ قَالَ يَقُولُ بَلَىٰ قَالَ فَيَقُولُ فَإِنَّ لَكَ أُجْرًا عَلَىٰ نَفْسِكَ لَا شَاحِدًا
 مَعِيَ فَيَقُولُ لَقَدْ بَنَيْتُ الْيَوْمَ شَهِيدًا وَبِالْكَرَامِ الْكَانِينَ عَلَيْكَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمَرُ عَلَيْهِ
 فِيهِ فَيَقَالُ لَا تَرَكَاهُ اِنْطَفِئْ قَالَ فَيَنْطَفِئُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يَخْلِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُولُ بَعْدًا
 لَكَ وَتُخَفَّفُ عَنْكَ كُنْتُ أَنَا خَصْلٌ مُسْلِمٌ مِنَ النَّاسِ رُحْلُ هِيَ كَقَضِيَّةٍ فَرَأَىٰ كَيْفَ
 جاسے ہو کہ میں کو واسطے ہوتا ہوں ہے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفگوبے جو اپنے رب کے گناہ کو ہنسی آتی ہی بندہ کہیگا کہ ایسے میرے رب

کیا تو مجھ کو یاہ نہیں دے چکا ہی ظلم سے لینے تو نے وعدہ کیا ہی کہ ظلم نہ کروں گا حضرت نے فرمایا خدا
 جواب دے گا کہ یاں ہم ظلم نہیں کرے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کیسے گا کہ میں اجازت نہیں دیتا اپنی جان
 پر مگر اپنے ذات کے گواہی سے مجھ پر اوس وقت الزام ثابت ہو گا کہ جب میری ذات میں کوئی
 فسور کی دلیل ظاہر ہو اور گو اہی دے غیر کی گو اہی دے گا مجھ کو اعتماد نہیں توقع نقالی فرماویگا
 کہ تیری ذات ہی تجھ پر گواہ ہوئے میں کفایت کرتی ہی اور تجھ پر کرام کا تین کا گواہ ہونا کافی
 ہی حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اوس کے شہ پر حکم ہوگا اوس کے ہاتھ پاؤں سے کہ بولو حضرت نے فرمایا
 تو اوس کے بد کا سون کو ظاہر کریں گے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی توبہ اسے ہاتھ پو
 کیگا کہ تم پر خدا کی مار پڑے میں تو تھارے ہی طرف سے جھگڑا کرنا تھا لینے تھارے ہی بچا مار دوزخ
 سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر کے دوزخ میں گرے ہو

وَأَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَذْرُوعًا بَحَارِيٍّ أَوْ سَلَمٌ مِّنْ أَسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدٍ
 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہمارے اوسے عقیل نے گھر چھوڑا ہی **ف** اُسماہ بن زید سے
 روایت ہی کہ جب حضرت حجۃ الوداع میں گئے کے ذریعہ پہنچے تو میں نے عرض کی کہ آپ نے مکانات
 سے کس مکان میں حضرت اتریں گے آپ نے مکان میں یا علی کے یا جعفر طیار کے تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی ابو طالب کے چار سٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار او علی مرتضیٰ جب حضرت نے
 مکے سے مدینے میں ہجرت کی تو علی مرتضیٰ اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسے اسیطے کہ
 مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اوس وقت تک لالہ لالے تھے اس سبب کے میں رہ گئے اور اپنے
 باپ کے وارث ہوئے اور مکانات ہی واپس آئے امام اعظم کے نزدیک گئے کے مکانات کا

بیجا درست ہے اور یہ حدیث اولیٰ دلیل

مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَرَوْنَ قَبْلَتِي هَهُنَا وَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ مَنْ كُوْنَهُ وَلَا خُشُوعٌ كُمْ
 وَلَئِنْ كَرَاكَتُمْ مِّنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ فَلَمْ يَزَلْ يَسْمَعُ مِّنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِّنْ رَّوَايَتِ هِيَ كَهَيْئَةِ
 ہوا کہ میرا سنا ہوا دہری ہی حدیث کی قسم مجھ پر تھارے کوئی اور خشوع چہا نہیں رہتا اور مقرر میں جھوٹا

ہر اپنی ہی پریشانی جماعت میں یعنی نو مسلم ادب کے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور بیعت
میں برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے
باز رہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے معجزہ تھا کہ
وَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَىٰ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَىٰ مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَاكِلَ
بِهِمْ يَكُونُ أَفْعَى الْقَطْرِ قَالُوا لَمَّا أَتَيْتُ عَلَى أَطْعَمَ الْمَدِينَةَ بخاری اور مسلم میں سامہ بن زید
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا
کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے گہروں کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے پیشہ کرنے کے مقامات
معلوم ہوتے ہیں یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعہ جہانکھانہ تھا
اس حدیث میں ادن فسادوں کی خبر ہے جو مدینے میں حضرت کے بعد ہوئے جیسے حضرت

عثمان کی شہادت اور یرید کے وقت کا قتال
خ ابو ہریرۃ ھَلْ تَسْتَطِيعُ اِذَا خَرَجَ الْجَاهِدَانِ بِدَخُلِ مَسْجِدَكَ فَيَقُومُ وَلَا يَقْرَأُ وَتَصُومُ
وَلَا تَطْرُقُ قَالَ لَوْ جُلَّ لَكَ دِينِي عَلَىٰ عَمَلٍ بَعِيدٍ الْجَاهِدَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
فرمایا کہ کیا تجھے ہو سکتا ہے جب خارجی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد میں داخل ہو سو نماز میں گہرا رہے
اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کہے نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا ہے
حضرت نے کہا کہ مجھ کو وہ عمل بتلائے جو جہاد کے برابر ہو ف نے اگر تو ہر وقت شب و روز
نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ پلانا غزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر تو اب پاویں لیکن آدمی
سے یہ نہیں ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہیں ممکن

ھ ابو ہریرۃ ھَلْ تَسْمَعُ الدَّاعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجِبٌ قَالَ لَوْ رَجُلٌ أَتَىٰ حَيْثُ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَسَالَهُ اَنْ يَرْجُصَ لَهُ فَضَّلَ فِي بَيْتِهِ فَرَجَّصَ لَهُ
فَلَمَّا وُلَّى دَعَاةً فَقَالَ مُسْلِمٌ ابْنُ ابُو هُرَيْرَةَ ھَلْ تَسْمَعُ رَوایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان
سننا ہی سائل نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا تو مسجد میں حاضر ہوا کہ یہ حضرت نے اُن سے مرد سے کہا

جب کہ اوسے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لاسے والا آدمی نہیں جو مجھ کو مسجد میں لے آئے
اور اسے چاہا کہ حضرت اوس کو اجازت دیں تو اسے گھر میں نماز پڑھ جا کر کہے تو حضرت نے اوس کو
اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اوس کو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ جماعت واجب ہے گو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت
نہوئی تو صحیح مسلم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت مگر کہ ہے یعنی واجب کے قریب
ہی اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ

۴۰۵

مَا بُوْهُرَ بَرَّةً وَّابُو سَعِيْدٍ هَلْ تَضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا مَرْسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْقَمَرُ تَضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَانْكَرُوْهُ وَهَكَذَا كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسُ
وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرُ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوْاغِيْتَ الطَّوْاغِيَتْ
وَبَقِيَ هَذِهِ الْاُمَّةُ مِنْهَا فَقُوْهَا فَيَا تَتَّبِعُهُمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِ النَّاسِ
يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَنُوْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هَذَا مَكْنَأُنَا حَتّٰى يَا تَسْمَعُ اَنَا
فَاَدْحَا عَنَا سَاعَةً فَمَا هَ فَيَا تَتَّبِعُهُمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَنُوْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
اَنْتَ بَنَانَا فَيَتَّبِعُوْهُ وَيَضْرِبُ الصَّوْرَ طَبِيْنٌ ظَهَرَ فِيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاَصْحٰبِيْ اَوَّلَ مَنْ
يُخْرِجُوْكَ يَنْتَكِلُوْنَ يَوْمَئِذٍ اَلَا الرَّسُوْلُ وَدَعَوٰى الرَّسُوْلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَمِّعْ سَمْعِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ
كَلَامِيْ مِثْلَ شَوَاكِبِ السَّعْدَانَةِ هَلْ اَبَيْتُمْ شَوَاكِبَ السَّعْدَانَةِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوَاكِبِ السَّعْدَانَةِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عَظِيْمَتِهَا اِلَّا اللّٰهُ خَطَفَتْ
النَّاسَ بِاعْمَالِهِمْ فَنَهَمُ الْمُؤْمِنُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُخْرَدُ حَتّٰى يُخَيَّ حَتّٰى اِذَا فَرَّغَ اللّٰهُ
مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَارَادَ اَنْ يُخَيَّجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ ارَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمْرًا
الْمَلٰئِكَةُ اَنْ يُخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يَشْرِيْكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَنْ ارَادَ اللّٰهُ اَنْ يَرْحَمَهُ مَنْ
يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُوْهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُوْهُمْ بِاَلِ الشُّجُوْدِ تَاْكُلُ النَّارُ مِنْ اَبْنِ اَدَمَ

نور الابرار

اَلَا اِنَّ السَّجْدَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلْ اَثَرَ السَّجْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَمْسَحُوْا فَيَصْرُبُوْنَ
 عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ مِنْهُ كَمَا نَبَتَ الْحَبَّةُ فِي حِمْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْصَحُ اللّٰهُ مِنَ
 الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَقِيْ رَجُلٌ مُّقْبِلٌ وَجْهَهُ عَلَى النَّارِ وَهُوَ اَخْرَجَ اَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا
 الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَيُّ رَبِّ اَصْرَفَ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَاَنَّهُ قَدْ قَسَمَ بِرَبِّهَا وَآخِرُ قَرْنٍ دُخُوْلًا
 فَيَدْعُو اللّٰهَ مَا سَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوْهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ بِكَ
 اَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُوْلَ لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِيْ رَبُّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمَوَاقِفَ مَا سَاءَ اللّٰهُ
 فَيَصْرُبُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فاِذَا اَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتَ مَا سَاءَ اللّٰهُ اَنْ
 يَسْأَلَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ مَنِيْ اِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ
 عَهْدَكَ وَمَوَاقِفَكَ لَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَ الَّذِيْ اَعْطَيْتَكَ وَبَلَكَ يَا اَبْنُ اٰدَمَ مَا اَعْدَدْتُ لَكَ
 فَيَقُوْلُ اَيُّ رَبِّ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَعْطَيْتَكَ ذَلِكَ اَنْ تَسْأَلَ
 غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ لَا وَغَيْرُكَ فَيُعْطِيْ رَبُّهُ مَا سَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمَوَاقِفَ مَقْعِدٍ اِلَى بَابِ
 الْجَنَّةِ فاِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْخَبْرَةِ وَالشُّرُوْبِ
 فَيَسْأَلُ مَا سَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْأَلَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّ رَبِّ اَدْخَلَنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَيْسَ
 قَدْ اَعْطَيْتَ عَهْدَكَ وَمَوَاقِفَكَ لَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَ مَا اَعْطَيْتَ وَبَلَكَ يَا اَبْنُ اٰدَمَ
 مَا اَعْدَدْتُ لَكَ فَيَقُوْلُ اَيُّ رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْفِيْ خَلْقِكَ فَلَا يَرٰ اِلَّ اَيْدِي عَوَالِي حَتّٰى
 يَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْهُ فاِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ اَدْخُلِ الْجَنَّةَ فاِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ مُسَلِّمًا
 فَيَسْأَلُ رَبُّهُ وَيَسْمَعِيْ حَتّٰى اَنَّ اللّٰهَ لَيَذْكُرُهُ فَيَقُوْلُ مِنْ كَذَا اَوَّلًا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ
 الْاَمَانِيْ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ بخاری اور مسلم بن ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تم کو شک پڑتی ہے جو دوہرین رات کے چاند دیکھنے میں اصحاب نے
 کہا کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا پہلا ٹکڑا کھیر دو اور اختلاف اور از دعام ہو تا ہی سورج کے دیکھنے
 میں جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہیں فرمایا سو مفر تم خدا کو اپنی اسطرح

دیکھو گے حق تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو فرما دیگا کہ جو جس چیز کی بندگی کر رہا ہو تو وہی
 ساتھ دبوے رہے اپنے معبود کے ساتھ دوزخ میں جاوے سو جو شخص کہ اقبال کو پوجتا
 ہوگا تو اقبال کے ساتھ جاوے گا اور جو پناہ کو پوجتا ہوگا سو پناہ کا ساتھ دیگا اور جو تون اور دیوتا
 کو پوجتا ہوگا وہ ان کے ساتھ جاوے گا اور یہ امت محمدی باقی رہ جاوے گی اور میں منافق لوگ
 ہی ہوں گے تو حق تعالیٰ مسلمانوں پر ظاہر ہوگا اور اس صفت میں جو ان کے اعتقاد کے مخالف
 ہی سو فرما دیگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہیں گے کہ نوز باسد خدا ہو کہ جسے پناہ میں رہے
 ہم اس مکان میں منتظر ہیں یہاں تک کہ ہمارا رب ہم پر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان
 جاؤں گے پھر حق تعالیٰ اس صفت میں ظاہر ہوگا جو ان کے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماوے
 گا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہوا سو اس کا اتباع کریں گے اور دوزخ
 کی پشت پلٹ کر کہا جائے گا تو میں اور میری امت سب کے پہلے عبور کروں گے اور جو اسے پیروں
 گے اس دن کوئی نہ بول سکے گا اور پیروں کا قول اس دن یہ ہوگا کہ الہی پناہ یاہ اور دوزخ میں
 آکر یہ ہیں جیسے سعدان کاٹے سعدان ایک جہاز کا نام ہے اس کے کاسٹے مسکے ہوئے
 ہیں حضرت نے فرمایا کیا تم نے سعدان کے کاسٹے دیکھیں ہیں اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ حضرت
 فرمایا تو دے دوزخ کے آکر یہ بھی سعدان کے کاسٹوں کی طرح ہیں مگر یہ کہ سوائے خدا اس کے
 کوئی نہیں جانتا کہ کتنے کتنے ہر فرشتے ان کو ان کے سے لوگوں کو دوزخ کے اندر
 پلھراوے کہچ بیویں گے اور بے بد اعمال کے سبب کہ جو بعض آدمی تو اپنے عمل سے پاک
 ہو جاویگا اور بعض آدھ موانجات پائے تک یہاں تک کہ جب حق تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے
 فراغت کرے گا اور چاہے گا کہ تمہارے دوزخ والوں میں سے اپنی رحمت جس کو کہ چاہے تو فرشتوں کو
 حکم کرے گا کہ دوزخ سے اس کو نکالیں جیسے خدا کے ساتھ کچھ شرک نہ کیا ہو جس پر خدا نے رحمت کا
 ارادہ کیا ہو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اس کو دوزخ میں پہچان لیں گے اس کو سجدے کے
 نشان سے پہچانیں گے آگ آدمی کو جلا دے گی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر

سجدے کا مکان جلا احرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاویں گے سچے سچے پیراؤں پر تائب میرا
 چہرہ جاوے گا تو اس سے دس جم اوٹھیں گے جسے پانی سے نہاؤ گے کوڑے میں خود خود نہ
 جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالیٰ بندوں کا فیصلہ کرے گیگا اور ایک مرد باقی رہ جاوے گا دوزخ کا ساہنسا کئے
 ہوئے اور وہ اہل بہشت میں سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوگا تو وہ کیلگا اسے میرے رب
 میرا منہ دوزخ کی طرف ہے میرے رب کہ اوسکی بر بوسے چھوٹو تنگ کر دیا اور اوسکی ٹانگے پر چھوٹا
 سو خدا سے دعا کیا کہ گیگا جہان تک کہ خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالیٰ فرماوے گا کہ اگر عین یہ تیرا
 سوال پورا کروں تو اسے سوائے نو کچھ اور بھی سوال کرے گیگا سو وہ شخص کہیگا میں اسے سوائے
 نہ مانگوں گا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول فرار کرے گا جس طرح کہ خدا جانتے گا تو خدا اوسکے
 منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیرے گا سو جب کہ بہشت کا سامنا کرے گا اور اوسکو دیکھے گا جتنا کہ خدا چاہے
 گا پھر کہے گا اے میرے رب مجھکو آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالیٰ اوسکے
 زناوے گا کہ کیا تو قول فرار نہیں کر چکا ہی پہلے سوال کے سوائے نچھہ سے اور سوال کرے گا تیرا پورا ہو
 اے آدمی تو کیا ہی دعا باز رہی تو وہ مرد کہیگا اے میرے رب اور خدا سے دعا مانگیگا کہ جہان
 تک کہ حق تعالیٰ اوس سے فرماوے گا اگر عین بڑا یہ مطلب پورا کروں تو اسے سوائے نو اور کچھ
 بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگوں گا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول فرار کرے گا
 تو خدا اوسکو بہشت کے دروازے پر کرے گا سو جب بہشت کے دروازے پر پہنچا ہوگا تو تمام بہشت
 اوس پر نمود ہو جاوے گی سو اسکو نظر آوے گا جو کچھ اوس میں نعمت اور فرحت سے ہی توجہ رہے گا جتنا کہ خدا
 چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب اب مجھکو بہشت میں داخل کر تو حق تعالیٰ اوس سے فرماوے گا کہ کیا
 تو قول فرار نہیں کر چکا ہی کہ اب میں نہ مانگوں گا تیرا پورا ہو اے آدمی کیا ہی تو دعا مانگی تو وہ کہیگا
 اے میرے رب میں تیرے خلق میں بے نیابت میں نصیب نہیں ہوسے گا سو ہمیشہ دعا کا کرے
 گا کہ جہان تک کہ خدا اوس سے راضی ہو جاوے گا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماوے گا کہ جا بہشت میں سو جب
 وہ بہشت میں جاوے گا تو حق تعالیٰ اوس سے فرماوے گا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اسے رب سے اور

خاں برنگی پان تک دوسرے کرم ہو گا کہ حق تعالیٰ او کو یاد دلے گا تو کہیں گا کہ فنا فی ہیز اور فنا فی ہیز الگ
 یہاں تک کہ جب دل کی سب ہوس اور خواہشیں ہو چکیں گی حق تعالیٰ فرماوے گا تیرے سب سے سوال
 پورے ہوئے اور اس کے ساتھ اوتا اور یہی **ف** اس حدیث سے بتقبیل تمام رویت الہی
 قیامت میں ثابت ہوئی اور بھی ہر سب اہل سنت و جماعت کا جن لوگوں کی قسمت میں نعمت و برکتیں
 وہ اس کی انکار کرتے ہیں لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہئے کہ حق تعالیٰ شکل اور جسم سے پاک ہے
 اس کے دیدار کی کیفیت ہم کو نہیں معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہم کو دیکھتا ہے اور نہت کا مقید نہیں اس طرح
 اپنی نئے جہت دکھلائے پر بھی قادر ہے ہر جہت آدمی کی عقل یہاں جرات ہے لیکن اس کی قدر سے اس کے
 صر ابوہریرۃ ھَلْ بَصَّارُونَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ فِي الظُّهْرِ لَيْسَ فِي تَحَابَةِ قَالُوا لَا
 قَالَ قَهْلُ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا الْعَيْنِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي تَحَابَةِ قَالُوا لَا قَالَ قَوْلَ اللَّهِ تَقِي
 سِيدِهِ لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا رِيَكُمَا لَا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا فَيُلْقِي الْعَبْدُ
 فَيَقُولُ أَيْ قُلْ أَلَمْ أَكْرِمْكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزَوَّجَكَ وَاسْتَحْرَمَكَ الْخَيْلَ وَالْأَيْلَ وَأَذَرَكَ
 تَرْكُسَ وَتَرْجَ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَطَنْتَ أَنْتَ مُلَاقِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي
 قَدْ آتَاكَ كَمَا لَيْسَتَنِي تُرِيْلَقِي النَّارِي فَيَقُولُ أَيْ قُلْ أَلَمْ أَكْرِمْكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزَوَّجَكَ
 وَاسْتَحْرَمَكَ الْخَيْلَ وَالْأَيْلَ وَأَذَرَكَ تَرْكُسَ وَتَرْجَ فَيَقُولُ بَلَى أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ
 أَفَطَنْتَ أَنْتَ مُلَاقِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي آتَاكَ كَمَا لَيْسَتَنِي تُرِيْلَقِي النَّارِي
 فَيَقُولُ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَتَيْتُكَ وَبِكُنَايِكَ وَبِرُسُلَاتِكَ
 وَصَلَّيْتُ وَصَلَّيْتُ وَنَصَّدَقْتُ وَبَنَيْتُ بِخَيْرِ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَهُمَا أَذْنُ قَالَ ثُمَّ قَالَ
 أَلَا أَنْ تَبْعَثُ بِشَاهِدِنَا عَلَيْكَ وَيَقُولُ كَرِي فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ
 فَيَقُولُ عَلَيَّ وَيَقُولُ لَفِيْهِ انْطِقْ فَتَنْطِقُ فَيَقُولُ خُذْهُ وَكُفُّهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيَعْلَمَ
 مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُسَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْتَخْطُ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ مِنْ الْوَهْمِ وَخَسْرَةٍ وَابْتِغَاءِ
 كَرَمَتِهِ فَمَا لَمْ يَكُنْ يَكُنْ بَرُّ نَاهِي الْقَابِ كَيْ دَسِيسَةٍ مِنْ شَيْءٍ دَوَّجٍ كَوْجِبَ كَيْ بَدَلِي هُوَ السَّابِ

کہا کہ نہیں حضرت فرمایا سو کیا عکس نہ دینا ہی چاند سب کے دیکھنے میں جو دھوین رات کو جب کہ بہلی ہو اٹھا
کہا کہ نہیں حضرت سو قسم ہی اسکی جسکے قبضے میں میری جان ہی کہ عکس اپنے رب کی ہدایت میں مشاہدہ
اختلاف ہو گا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں سے جیسے چاند سورج کی رویت میں اشتباہ نہیں
دیسے ہی خدا کی رویت میں اشتباہ ہو گا پھر حق تعالیٰ حساب کرے گا بندے سے سو کہیگا کہ اسے فلا سے
بندہ پہلا سے پہچک کر کیا افضل الخیالات نہیں کیا اور پہچک کر دلائل نہیں بنایا اور پہچک کر تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں
اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور پہچک کر چوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتہ لیتا تھا تو بندہ
کہیگا کہ سچ ہی حضرت نے فرمایا تو حق تعالیٰ فرمائے گا پہلا پہچک کر معلوم تھا کہ تو مجھے بلکا سو بندہ کہیگا کہ نہیں
تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ تم بھی پہچک ہو تے ہیں جسے تو پہچک ہو لا پھر خدا دوسرے بندے سے
حساب کرے گا تو کہیگا کہ اسے فلا سے پہلا سے پہچک کر کیا افضل الخیالات نہیں کیا اور پہچک کر دلائل نہیں
بنایا اور پہچک کر تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور پہچک کر چوڑا کہ تو اپنی قوم
کی ریاست کرتا تھا اور چوتہ لیتا تھا تو بندہ کہے گا کہ سچ ہی اسے تیرے پھر خدا فرمائے گا پہلا پہچک کر معلوم
تھا کہ تو مجھے ملے گا تو بندہ کہیگا کہ نہیں پھر خدا فرمائے گا سو مقرر میں پہچک کر اب پہلانا ہوں جسے تو پہچک
ہو لا پھر تیرے بندے سے حساب کرے گا تو اس سے بھی اس طرح کہیگا سو بندہ کہیگا کہ اب رب کہ
میں تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبر کا اور میرے غار پر ہی اور روزہ رکھا اور زکوٰۃ اور
صدقہ دیا اس طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کرے گا جتنا کہ اس سے پہچکے گا تو حق تعالیٰ فرمائے
گا دیکھتے ہیں تیرا جو بڑا ظہر ہو ا جانا ہی حضرت نے فرمایا پھر حکم ہو گا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ بکرا کرے
ہیں بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دیگا پھر اوسکے منہ پر ٹھہرے گی اور حکم ہو گا اوسکی
ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیاں اوسکے عمل پر بولیں گی اور یہ
گواہی اس واسطے ہو گی تاکہ اوسکا عذر باقی نہ رہے اوسکی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق
ہے جو ہٹا مسلمان ہو گا اور اسی پھر خدا زیادہ تر غضب کرے گا اس حدیث میں اول دیدہ خدا
کا ذکر کیا پھر دو کا ذکر کیا جو قیامت کے حساب کتاب میں پھر منافق کا جو زبان اسلام کا اقرار کرے اور

دل سے انکار یا شک رکھے

۷۰۷ **و** أَبُو بَرْزَةَ هَلْ تَقْدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَا نَأْوُ فَلَانَا وَلَا نَأْوُ فَلَانَا أَرْنَاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَقْدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَا نَأْوُ فَلَانَا وَلَا نَأْوُ فَلَانَا قَالَ يَهْلُ تَقْدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكُنِّي أَفَقَدْ جَلَيْتُ بَا فَأُطْلِبُوهُ

بھاری اور سلم بن ابوبرزہ سے روتا ہی کہ حضرتؓ فرمایا کہ کیا تم سب کو تلاش کرتے ہو اصحابؓ کہا کہ ہاں ہم فلا نے اور فلا نے اور فلا نے اور فلا نے چار شخصوں کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرتؓ فرمایا کہ کیا تم سب کو تلاش کرتے ہو اصحابؓ کہا کہ ہاں ہم فلا نے اور فلا نے اور فلا نے اور فلا نے کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرتؓ فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو اصحابؓ کہا کہ اوں کے سوا اے ہم سب کو تلاش نہیں کرتے حضرتؓ فرمایا و لیکن میں تو جلیبٹ کو تلاش کرتا ہوں سو تم بھی اس کو تلاش کرو و کیسی جنگ میں لڑا ہی کے بعد اصحاب اپنے غریز اور دوستوں کی لاشیں تلاش کرتے تھے تب حضرتؓ

۷۰۸ یہ حدیث فرامی پھر جب جلیبٹ کی لاش ملی تو حضرتؓ ان کا سراپے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ بلوچ کا سر سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَلْ تَنْصُرُونَ وَتُؤْذِقُونَ إِلَّا يَضَعُكَ نَكَوً بَخَارِ عَيْنٍ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَوَيْتَ هِيَ كَهِرْتِ فَرَمَا يَا كَهْكَو فَنَحْ اور روزی نہیں ملتی کرا اپنے ناچار اور غریبوں سب سے اپنے اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گھنڈ کر و نکو فنج اور روزی غریبوں کی کر کے

۷۰۹ ملتی ہی تو ان کی خدمت اور خاطر داری اپنے حق میں غنیمت سمجھو اوں کو ناجیز اور ذلیل مت بنو **و** سَمِعْتُ هُذَيْفَةَ بْنَ جَنْدَبٍ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رَوِيَ فَلَمَّا لَا قَالَ لَكُنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي فَأَحَدُهُمَا يَدُ الْخُرْجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاذْأَرَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُبِيدُ كَلْبًا مِنْ حَدِيدٍ يَدُ حُلَّةٍ فِي شِدْقَةٍ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرَ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَمِسُ شِدْقَهُ فَيَعُوذُ بِصُغْرٍ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ يَقْفِئُ أَوْ يَنْقَرُ فَبَسَدَحَ بِهِ رَأْسَهُ فَاذْأَصْرَبَهُ نَدَاهُ الْخُرْجَانِي فَاَنْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَمِسَ

رأسه وعاد رأسه كما هو فعاد إليه فضر به فقلت ما هذا قال لا انطلق فأنطلقنا
إلى نقيب مثل الثور أغلاه صبي وأسقله واسع بوقد تحته نارا فإذا أوقدت
ارتفعوا حتى كادوا يخرجون فإذا أخذت رجعوا فيها وفيها رجال ولساء عساة
فقلت ما هذا قال لا انطلق فأنطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل فأمر
وعلى شيط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد
أن يخرج رمى الرجل حجر في فيه عرصة حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى
في فيه حجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قال لا انطلق فأنطلقنا حتى
انتهينا إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيوخ وصبيان وإذا
رجل قريب من الشجرة بين يديه نأري بوقد لها فصعد إلى الشجرة فأدخلني
دارا لم أر قط أحسن وأفضل منها فيها رجال شيوخ وشباب ولساء وصبيان
ثم أخرجاني منها فصعد إلى الشجرة فأدخلني دارا هي أحسن وأفضل لم أر قط
أحسن وأفضل فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتما في الدنيا
فأخبراني عما رأيته قال نعم أما نحن ما المرسل الذي رأيته يشق شدة فقلت
يحدث بالكذب ففعل عنه حتى نكح ألقا فقصص به إلى يوم القيمة والذي رأيته
يشق رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار ففعل به إلى يوم القيمة
والذي رأيته في النقيب هم الزناة والذي رأيته في النهر أكل الربوا والشيوخ الذي رأيته
في أصل الشجرة إبراهيم والصبيان حوله فأولاد الناس والذي يوقد النار مالك
جارت النار والدار الأولى التي دخلت دار عامة المؤمنين وأما هذه الدار فدار
الشهداء وأنا جبرئيل وهذا ميكريل فأرفع رأسك فرمعت رأسي فإذا أقو في مثل السحابة
ويروى مثل الزبابة البيضاء قال ذلك منزلك فقلت دعاني أدخل منزلي قال لا ينبغي لك
أن تسكنه فلو استكملته أتيت منزلك بخاري أمير المؤمنين جبرئيل جبرئيل رويته

حضرت فرمایا کیا تم میں سے کسے خواب دیکھا ہے کہ ہمیں کہا کہ ہمیں حضرت فرمایا اگر سننے تو آج
 کی رات خواب میں دیکھا دو مردوں کو کہ میرے پاس آئے سو اوہوں نے میرے دونوں
 ہاتھ پکڑے سو مجھ کو پاک زمین کی طرف لگے تو وہاں ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک کھڑا ہی اور اسکے
 ہاتھ میں لوہے کا انگرہ ہی اوسکو شیشے مرد بے گل پہرے میں ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہنچ
 جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پکڑے سے اسبطر کرنا ہی لینے جنگ دوسرے گل پکڑو
 چیز تابی پہلا گل پکڑا پھر جاتا ہی پھر دوبارہ اسبطر کرتا ہی تو سنئے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونوں مردوں نے
 کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہاں تک کہ چت لپٹے مرد پاس آئے اور ایک دو اسکے پر تہرے کھڑا
 ہی سو اوس سے اوسکے سر کو پکڑتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی تہرے ہلک جاتا ہی تو اوسکی طرف وہ
 چلا جاتا ہی کہ یے اویس سو یہاں تک پلٹ کر نہیں پچھتا ہی کہ اوسکا سر چڑھتا ہی اور درست ہو جاتا
 جیسا کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو سنئے کہا کہ یہ کیا ہی اوہوں نے کہا
 کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گر پڑے پر خوش توڑ تھا شیشے اوسکا ہتھ تنک اور اندر کشادہ ہی
 اوسکے شیشے آگ چل ہی ہی سو جب کہ آگ پکڑ کتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اوسپنے ہو آتے تھے
 یہاں تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑیں پھر جب بچھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمیں نیگے مرد
 اور عورتیں نہیں سو سنئے کہا کہ یہ کیا ہی اوہوں نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہاں تک کہ حون کی
 ٹھوس پٹھے اوسمیں ایک مرد کھڑا ہی اور ٹھوس کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونوں ہاتھوں میں پھرتا
 سو دیکھا سنئے چلا جو نہ میں تھا سو جب کہ اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے ہتھ
 میں پتھر مارا سو اوسکو ہٹایا جہاں کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے ہتھ میں پتھر مارتا تھا سو
 وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو سنئے کہا کہ یہ کیا ہی اوہوں نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہاں
 تک کہ ایک نیرنگ تک پہنچے اوسمیں ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ میں ایک پیر مرد اور اُسکے ہن او
 درخت کے قریب ایک مرد ہی اوسکے آگے آگ ہی وہ اوسکو پکڑا رہا ہی سو میرے ساتھی دونوں
 مرد مجھ کو اوس درخت پر چڑھائے اور ایک گہر میں مجھ کو داخل کیا کہ میں کہی اوس سے بہتر اور افضل

گہر نہیں دیکھا اوسین مرد میں بیڑ ہے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر چھوڑا انہوں نے اوس سے
نکالا تو درخت پر چھوڑا لیکن سو ایک گہر میں چھوڑا داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا بیٹے ہی
اوس سے بہتر اور افضل نہیں دیکھا اوسین بیڑ ہے اور جوان ہیں سو بیٹے اون سے کہا کہ تم دونوں
بیٹے چھوڑا رات بھر گھمایا تو اب تیرا ڈھکچو جو کہ بیٹے دیکھا ہی انہوں نے کہا کہ ہاں ہم تیرا بیٹے
اوس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جس کے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو چھوڑا آدمی تھا کہ جھوٹی بات
بنا کر لوگوں سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر اوروں سے نقل کرتے تھے یہاں تک کہ سارے
جہاں میں جو بیڑ شہور ہو جاتا تھا تو اوس پر یہ عذاب ہوا کہ گار روز قیامت تک اور جسکو تو نے دیکھا
تھا کہ اوسکا سر کھلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکھایا سو قرآن سے غافل ہو کر آتش
کو سوراہے یعنی تہی میں قرآن نہ پڑھا اور وہ کو اوس پر عمل کیا یہی عذاب اوس پر ہوا کہ گار روز قیامت تک
اور جس کو تو نے گرٹھے میں دیکھا ویسے حرام کار لوگ ہیں اور جسکو تو نے بھڑکتے دیکھا وہ ہود
خور ہی اور جس پر مرد کو کھنڈے درخت کی جڑ پاس دیکھا ویسے ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ جو لڑکے کہ
اون بے گرد ہیں سو لوگوں کی اولاد ہیں اور جو کہ آگ پر کانا ہی سو مالک ہی دونوں کا دار عذاب اور کھلا
گہر زمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمانداروں کا مقام ہی اور یہ گہر تو شہد و ککا گہر ہی اور میں چیل
ہوں اور یہ یکساں ہی اب اپنے سر کو تو اوٹھا سو بیٹے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہو کہ میرے
اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یوں ہی کہ میرے اوپر نہ بے سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی انہوں
نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو نے کہا جھپٹے چھڑو کہ میں نے مکان میں جاؤں انہوں نے کہا کہ
ابھی تیری عمر بانی ہی کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہیں کیا سو جب کہ تو عمر کو پورا کر چکا کہ تو اپنے مکان
میں آویگا **ش** اس حدیث میں جھوٹ اور قرآن کی غافل اور سو خورے کی تبرا کا بیان ہے
حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصاً رات کو تہجد میں اور ادب سے
احکام پر عمل کرے اور معلوم ہو کہ مسلمانوں کے لڑکے بعد مرے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو سپرد ہوئے ہیں اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوا بے شہدوں کا رتبہ اور مسلمانوں سے نہایت افضل ہے

۴۱۰

خَ النَّسْ هَلْ فِیْکُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ یَقْرِءِ اللَّیْلَةَ یَعْنِی الذَّنْبَ فَقَالَ أَبُو خَلِجَةَ أَنَا قَالُ فَانْزِلْ
 فِی قَبْرِهَا یَعْنِی قَبْرِ بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کوئی تم میں ایسا شخص ہی جسے آج رات کو گناہ کیا ہو سو ابو طلحہ نے کہا کہ میں ہوں حضرت نے
 فرمایا تو اسکی قبر میں اتر سے حضرت کی بیٹی کی قبر میں **ف** انس سے روایت ہے کہ حضرت کی
 بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور انسو جاری تھے تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسے رات کو حرکت نہ کی ہو میں نے عورت سے صحبت کی ہو معلوم
 ہو کہ قبر میں اخل ہونا اوسکا افضل ہے جسے اوس کو صحبت کی ہو

۴۱۱

ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أَنْ يَتَرَوَّجَ الْمَرْءُ أَمَّا
 ابْنِی عَرَصَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ بخاری اور سلم بن سہل بن سعد سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کو کچھ قرآن یاد ہے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسے اوس عورت
 کے نکاح کا ادا نہ کیا تھا جسے چاہا تھا کہ حضرت پاس رہے **ف** اسکا قصہ مفصل ہو چکا
 کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور تہرہ یہ مقرر کیا کہ
 مرد عورت کو قرآن کہلا دے

۴۱۲

صَالِحُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمِّیَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ قَالَ لَهُ مُسْلِمٌ
 میں ہرگز نہیں سونید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کو کچھ اُمیہ بن ابی الصلت کی شعر یاد ہے یہ حضرت نے
 ہرگز نہیں سونید سے فرمایا **ف** مصابیح میں ہرگز نہیں سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت کے
 پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تم کو اُمیہ کا شعر یاد ہے میں نے کہا کہ ہاں یاد ہے میں نے ایک شعر پڑھا
 حضرت نے فرمایا اور پڑھ میں دوسری شعر پڑھا **ف** فرمایا اور پڑھ میں نے تیسری پڑھی اس طرح سو شعر میں پڑیں
 معلوم کیا جا رہے کہ اُمیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اوسکی شعر میں محمد الہی اور مذمت دینا کا معنیوں
 تھا اسوا میں حضرت نے اذ کو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کا فورہ یعنی زبان سے
 معنیوں تو اسے پہلے نکلتے لیکن دل سے کفر اور حُب دنیائے گئی اور یہی حال ہے اکثر شاعر و کما کہ استعجاب

مصابیح میں ہرگز نہیں سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تم کو اُمیہ کا شعر یاد ہے میں نے کہا کہ ہاں یاد ہے میں نے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھ میں دوسری شعر پڑھا فرمایا اور پڑھ میں نے تیسری پڑھی اس طرح سو شعر میں پڑیں معلوم کیا جا رہے کہ اُمیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اوسکی شعر میں محمد الہی اور مذمت دینا کا معنیوں تھا اسوا میں حضرت نے اذ کو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کا فورہ یعنی زبان سے معنیوں تو اسے پہلے نکلتے لیکن دل سے کفر اور حُب دنیائے گئی اور یہی حال ہے اکثر شاعر و کما کہ استعجاب

بعضے منہوں تو نہایت خوب اور راست زبان سے کہتے ہیں لیکن دل سیاہ ہو شہرہ گوزبان
نیری نوز افشان ہوئی ہائے بدل کی سیاہی نہ گئی۔

صِرَافُ حَرَبِيَّةٍ حَلَّيْ نَظَرْتُ الْبَهَائَاتِ فِي عَيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَهُ لِرَجُلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ الْبَهَائَاتِ قَالَهُ عَلَى كَثَرَتِ زَوْجَتَهَا قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ
فَقَالَ لَهُ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ كَأَمَّا تَخْتَرُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نَعْطِيكَ
وَلَكِنْ عَسَى أَنْ تَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تَصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَتْ بَعَثًا إِلَى بَنِي عَبَسَ وَبَعَثَتْ
فِي ذَلِكَ الرَّجُلِ فِيهِمْ سَلَمٌ مِنْ الْبُؤْسِ زَوَانِتُ هِيَ كَهْ حَصْرَتُ زَوَانِتُ كَيْ تَوْبَتُ أَوْ كَوْدُ بَكْبَةٍ لِيَاكِي
اسو اسے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہی سیٹھے چھوٹی یا کر بنی انکھ ہوئی تھی یہ حضرتؑ اوس مرد سے
کہا جسے حضرتؑ کو خبر دی کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو میں نے کہا میں اوس عورت کو دیکھ
چکا ہوں حضرتؑ نے فرمایا کہ کتنی تھری توبے اوس سے نکاح کیا اوس سے کہا ایک سو ساٹھ درم
پر تو حضرتؑ نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر تھریاں دے گا تو یہ کہ تم لوگ اس بیباکی طرف سے چاندی کہو
لے ہو ہمارے پاس تو نہیں جو تم کو دیوں لیکن عنقریب ہی کہ تم کو ہم کسی دو درمین بھیجیں گے
وہاں تم کو فائدہ ہوگا رومیؒ نے کہا پھر حضرتؑ نے بنی عَبَسَ کی قوم پر دھڑ بھجی اور اوس مرد کو اوس
بہجیا معلوم ہوا کہ جن عورت سے نکاح کا ارادہ کر سیکہ اوس کو دیکھ کر تو سیکے تاکہ آخر کو افسوس
نہ کر لی پر طے اور طلاق کی فوٹ نہ پہنچے اور اسی سبب نقصان بیان کر دیا بھی درست ہی اور معلوم
ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے زیادہ تھریاں دے اسو اسے حضرتؑ نے اوپر بتایا لیکن زبردہا کر م
پھر اوس کا تباہ کر دیا

وَابْنُ عُمَرَ هَلَّ وَجَدَ نَصْرًا وَعَدَّ بَكْرًا حَقًّا ثُمَّ قَالَ انْقُصُوا الْآنَ لَيْسَ عَمَلٌ مَا أَقُولُ
قَالَ لَنَا وَقَفَّ عَلَى قَلْبِهِ بَدْرٌ بَخَارِيٍّ أَوْ سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ شَيْءٌ رَوَيْتُ هِيَ الْفَقْرُ
فرمایا کہ بھلا تم سے سچ پایا جو تم سے تھریاں دے کہ نوحہ کیا پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ لوگ ابھی سیتے
ہیں جو میں کہتا ہوں یہ حضرتؑ نے اوس وقت فرمایا جب کہ بدر کے کوٹے پر کھڑے ہوئے

جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو سرکار فرگتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت سینے
 اوکلی لاشوں کو کوسے میں ڈال دیا پھر حد و نامی۔

فصل فی فعل الامن

ایہام اس فصل میں حدیثین ہیں جنکے سر پہ فعل ای اٹھا۔

ح ابوسعید انبؤانی ولما تمربکم من بعد کے بعد بخاری میں ابوسعید رضی سے روایت ہے

کہ حضرت فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور جاہلے کہ تمہاری اقتدا کریں جو تمہارے بعد ہیں و

بعض اصحاب بعض سے پیچھے کہے تھے حضرت فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی

اول صف کے لوگ یا زمین میری پیروی کریں اور دوسری صف و ایسے پہلی صف والوں کی اقتدا

کریں اس طرح سنت احزاب حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور ذرا نا اصحاب کو صف اول میں گھرا

کرے تھے تاکہ حضرت کے آداب نماز کے سیکھیں اور غیروں کو سکھادیں

و علی ابیہما و ضیہ حجاج فان بها طعینہ بمعہ کتاب فخذوا منها قالہ

لعلی والربیر والمقداد و بروی انطلقوا حتی تأتوا بوضیہ حجاج قالہ لعلی

وای مزید النبی والربیر بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ جاؤ شفا کو سبے باغ میں سوا البتہ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اس کے پاس خط ہے سواؤں کے

اوس خط کو سبے بویہ حضرت علی مرتضیٰ اور زبیر اور مقداد سے فرمایا اور دوسری روایت یہ ہے

کہ حضرت علی مرتضیٰ اور ابو مرثد اور زبیر سے فرمایا چلو یہاں تک کہ شفا کو سبے باغ میں جاؤ و

یہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے کیے گئے جانی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اس واسطے

اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا یا فی قصہ مفصل ہو چکا۔

و ابن عباس انبؤانی بکتاہب الکتاب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ اسد

قالہ فی موضیہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میرے

پاس کا غلاؤ کہ میں تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دوں تاکہ اوس تحریر کے بعد تم کہیں نہ ہشو کہ یہ حضرت

اپنی مرض الموت میں فرمایا **ف** بخاری بن عبد اللہ بن عباس رضی عنہما روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علیؓ کو کاغذ لکھ دیا کہ اس کے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہ ہو تو اصحاب نے کاغذ لانے نہ لائے میں گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے درویش زبان کیا ہے قابو ہو گئی ہے اسکو حضرت نے تحقیق کر دیکھ حضرت نے اس بات کو تحقیق کر لیا کہ حضرت نے فرمایا اب مجھ کو نہ چہرہ و جسم میں بن مشغول ہوں اس کے ہاتھ ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو بین حیر کی وصیت کی ایک نوبہ کہ مشرکین کو عرب کے مانوس سے نکال دیجو اور دوسرے کہ ایچون سب سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا اور اسی نے کہا افری جی کہ یہ کویا دین میں نہ ہی جیسے علمائے کہا ہے کہ بفری بات یہ تھی کہ آسانہ کا لشکر تیار کر کے شام میں پہنچا اور بخاری بن ابن عباس رضی عنہما دوسری روایت یوں ہے کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بے نیاصحاب نے کہا کہ حضرت پر درویشی شدت ہے اور تمہاریے پاس قرآن موجود ہے چکو کہ اس کاغذ لکھا کرنا ہی ہے لکھنا چاہئے ان ضرورت میں اور بعضوں نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ ہر مقام میں عمر فاروقؓ پر طعنہ کرتے ہیں کہ اوہوں نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا تو فراموشی کی اور کہا کہ چکو قرآن کفایت کرتا ہے اسکا یہ جواب بھی کہ تمہارے ہم کا قصور ہے عمر فاروقؓ کو کوئی طعن کا مقام نہیں اس واسطے کہ ابوسفوف حضرت کی کوٹھڑی میں اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضیٰؓ بھی اون میں شامل تھے اور حضرت نے جب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر کچھ کاغذ نہ لائے تھے تو علیؓ کا نام نہ کہے بڑا افسوس ہے کہ یہاں ہوا ہے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اس واسطے اصحاب کو مائل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت نے پوچھا تھا لیکن حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر دیکھا جاتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اس واسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر کہنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن میں قرآن کی حضرت نے وصیت کی اون میں کو لکھواستے اور یہ عمر فاروقؓ نے لکھا کہ چکو قرآن کفایت کرتا ہے

یہ سیرت بابت جہاں لکھا ہے
صاف لکھا ہے کہ وہ
حضرت علیؓ کی خدمت کی
تائید و ترمیم و تفسیر
سوت کر نہ بیرون اور کلام
تفسیر و احادیث و کلام
کو و حدیث و کلام
اسیے کہ لکھا ہے کہ
تھی اسلئے لکھا کہ
بعد دین نہیں رہی کہ
ابو یا ابیہ الرسول
اور موجود ہے حضرت
نہ کہ حضرت نے فرمایا
بیشتر اور احکام
جنہ اور حکم دانی
سوت کے جب یہ آیت

جنہ اور حکم دانی کے بعد اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی خدمت میں لکھا

اوسکا یہ مطلب نہیں کہ سوائے قرآن کے حضرت کی صحبت کی بھی حاجت نہیں بلکہ اوسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قرآن میں اُمّ الکَلَمِ کَلِمَ دُیْنِکُمْ کی اہمیت اُتری جسے تمہارا سے دین کو پورے کر چکا ہے جسے اب کوئی نازہ حکم دین کا باقی نہیں رہا قرآن اور حدیث میں دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروقؓ نے حضرت کو عین شدت بیماری میں لکھوائے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافذ مانی نہیں کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیماری میں اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہیں چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سب سے بڑا سب کے واسطے لکھا دے تو شاگرد خیال اوسکی تکلیف کے سب سے انکار کرنا ہی یہ نافذ مانی نہیں یہ سراسر محبت اور رسوائی ہے

۴۱۸ **ق** عَالِشَةُ إِذْ تَوَالَهُ فَلَيْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ يَشْنُ كَجُلِّ الْعَشِيرَةِ وَيَوْمَ يَشْنُ أَخَ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ يَعْنِي رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ . بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اوسکو آتے دو جو برابر بیٹھا ہے اپنی قوم کا ہے اپنی قوم میں بُرا آدمی ہے یا یوں فرمایا کہ اپنی قوم میں بُرا آدمی ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اپنی قوم کا بُرا بھائی اور برابر بیٹھا ہے **ف** حضرت عائشہؓ سے پوری روایت یوں ہے کہ ایک شخص سے خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ بُرا آدمی ہے جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کہنا وہ بیٹھنا سے کلام کیا ہے کہا کہ یا حضرت آپ نے تو اوسکو بُرا کہا تھا پھر جب وہ آتا ہے حضرت نے اوس سے اخلاق سکے تو حضرت نے فرمایا کہ اسے عائشہؓ جھکو تو سب نے بد خلق اور خشن گو کہ پاپا تھا بدترین خلق ہے خدا کے نزدیک وہ شخص ہے قیامت کے دن جسکی لوگ لعنیم تو اضع کرین اوسکی بدی اور خشن کوئی سیکے دے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بد ذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظِ آبرو کے واسطے درست ہے اور فاسق کی جوئی پردہ فسق کرنا ہو غیبت کرنا درست ہے انا لولک اوسکا حال اسکی عمر بڑھنے

ق عَالِشَةُ إِذْ رَفَى لَهُ فَإِنَّهُ عَمَلَتْ تَرَبَّتْ بِمَعْنِيَةِ أَخِي أَخَا إِلَى الْقَعِيرِ

اوس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو حضرت نے تو اوسکا ازاد کرنا نہ دیر
رکھا اور فرمایا کہ اِسکو کون مول لیتا ہے ابک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے ویسے دین
اوس نصاریٰ کو دین اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کے خیرات کرنے سے اپنے اہل
عیال کا دنیا مقدم ہے اول خویش بعدہ دین

۴۲۲

وَأَمَّا عَطِيَّةُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا ضَعِيقُ الْوَضُوءِ مِنْهَا قَالَ لِلنَّسَاءِ اللَّاتِي عَسَلْنَ
ابْنَهُ وَهِيَ زَيْنَبُ وَجْهٌ لِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ الْكُرْنَاءُ بِهٖ بَخَارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ مِنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اویس کے داہنی طرفوں سے اور وضو کے مقاموں سے غسل دینا
شروع کر دینے حضرت نے اون عورتوں سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھیں اونکا
نام زینب تھا ابوالعاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیوں میں بھی سب سے بڑی تھیں
معلوم ہوا کہ میت کا داسے طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف میں وضو کے
مقاموں کو لینے منہ اور بائیں ہاتھ کو مقدم کرنا

۴۲۳

وَأَبُو ذَرٍّ أَبْرَدَ أَبْرَدَ أَوْ قَالَ لِنَظَرٍ لِنَظَرٍ قَالَ لِلْوُضُوْءِ بِالظُّهْرِ بَخَارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ مِنْ أُمِّ
بہیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہوئے دے ٹھنڈا ہوئے دے کہ یوں فرمایا کہ تم
کا انتظار کر یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے داسے سے فرمایا ہے یعنی گرمی کے موسم میں ٹھنڈا

۴۲۴

وَقْتُ آذَانِ دُحَا أَوْ غَارِ بَطْنِ سَبَبٍ
خَبْرُ الْوَهْرِيَّةِ أَبْرَدَ وَأَبَالَهُ تَلَوَةً فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قُبْحٍ جَهَنَّمِ بَخَارِيٍّ مِنْ الْوَهْرِيَّةِ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کر داسو اسے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے پورن
سے ہے ہاں یعنی گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں تاخیر مسجد کے تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونوں

۴۲۵

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَسْبٍ عَنْ أَبِي حَسْبٍ عَنْ أَبِي حَسْبٍ عَنْ أَبِي حَسْبٍ عَنْ أَبِي حَسْبٍ
وَقْتُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْبَشَرِ غَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتَ أُمَّتَكَ قَالَ لَهُ بَخَارِيٍّ
اور سلم بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہوا افسانہ کہ جو تجھے برگزیدہ جیسے کہ کھوکھو

نیری مائے بنایہ حضرت نے کتب سے فرمایا **ف** کتب جنگ بٹوک میں حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا اون پر پچاس وعابہ واجب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں بہتر دن وہی ہے جس دن اوس سے خدا راضی ہو

و عَمْرِؤُ بْنُ عَوْفٍ الْبَشْرِيُّ وَأَوَّلُوا مَا لَيْسَ رُكْنُهُ قَوْلَ اللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَحْسَنُ عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَحْسَنُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ لِمَا بَسَطْتُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتِسُوا هَلُمَّا تَأْتُوا وَنَهَلَكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ وَيُرَوَّى وَنَهَلَكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو ٹک خوش کرے یعنی فتح اسلام کی ہو قسم خدا کی جھکومحتاجی کا تم پر ڈر نہیں ولیکن میں تم پر خوف کہانا ہوں دنیا کی کشائش اور بہنائیک جیسے اگلی امتوں پر کشائش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور حسد کر جیسے اوہوں نے کیا اور تمکو جب دنیا ہلاک کرے جیسے اوکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت میں ڈالے جیسا اوکو غفلت میں ڈالا **ف** بخیرین کے ملک سے حضرت کے پاس مال آیا اوکو شے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھ کے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مشکوئے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر کے آئے ہو انصار کہا ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی بہر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا

و عَالِيَةُ الْبَشَرِي يَا عَالِيَةُ آمَّا اللَّهُ فَقَدْ بَرَأَ إِلَيْنَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اسے عائشہ خدا نے تیری پاکدامنی بیان کر دی **ف** جب کہ حضرت عائشہ پر نہایت ہوئی اور اذکی پاکدامنی میں قرآن اثرات حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ أَيْبُنِي أَجْبَادًا أَسْتَقْصِيهَا وَلَا تَأْتِي بَعْضُهَا وَلَا سَؤْيُهَا بخاری اور بیہوہی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لامیر سے واسطے پھر کہ میں اوس سے استنجا کروں اور نالامیر سے پاس پڑھی اور گوہر کو **ف** معلوم ہوا کہ دس بیسے سے پاک کرنا پاجانے کے بعد سفت ہے اور پڑھی اور گوہر سے استنجا کرنا درست نہیں اور اس طرح گونسے سے

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

مَرَّ النَّاسُ أَبْصَرُوا هَذَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَمِيضٌ سَطِطَ قَضِيهِ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لَهْلَالُ بِنِ أُمِّيَّةٍ
 وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْثَلُ جَعْدُ الْحَمَشِ السَّاقِينَ فَهُوَ شَرُّ لَيْثِ بْنِ الشَّحْمَاءِ سَلَمٌ مِنْ أَسْلِ بْنِ
 رَوَيْتِ هِيَ كَهِفْرَتُ زَيْنَا كَمَا دِيكَتُ رَهْوَا دُوسِ عَوْرَتِ كُو كَهْ أَرُوهُ حَسَنُ سِفْدِ رَنُكَ لَوَا كَسِبُ بَالِ
 مَبُوبِ أَكْهَوْنَ وَالْأَوُوهُ بِلَالِ بِنِ أُمِّيَّةٍ كَالْوَكَا هِيَ أَوْرَا كَرُوهُ عَوْرَتِ حَسَنُ سِيَاهِ حَسَنِمِ لَوَا كَسِبُ
 بَالِ بَنِي بَنِي لَوْنِ وَالْأَوُوهُ لَوَا كَسِبُ بِنِ تَحَا كَا هِيَ رَهْلَالِ بِنِ أُمِّيَّةٍ اِجْنِي جُورُ كُو نِي
 بِنِ تَحَا سَعِبِ لَكَا بَا جَانِ حَفْرَتِ اِدُونِ دُونِ مَنِ جَدَا هِيَ كَرَادِي اَوْسِي جُورُ وَحَالِدِ هِيَ اِسْوَا
 حَفْرَتِ اَصْحَابِ سَعِبِ حَبِثِ زَمَا هِيَ جَبَا دِسْكَ لَوَا كِيدِ اِهْوَا حَفْرَتِ كُو خِرُ بُو هِيَ كَسِبُ بِنِ شَحَا
 مَشَابِ هِيَ حَفْرَتِ زَيْنَا كَمَا اِذَا قُرْآنِ كَا حَكْمِ اِدِسْ جَارِي نَهْوَا كِيدِ اِهْوَا دُونِ اِدُونِ عَوْرَتِ بِرُ كِي حَكْمِ كَرَا
 مَزَادِ اِسْ حَدِيثِ سَلَمِ هُوَا هِيَ كَمَا شَبِثِ هِيَ اَوْ هِيَ مَذْهَبِ هِيَ اِمَامِ شَا فَنِي كَا لَكِنِ
 اِمَامِ اعْظَمِ كِي تَزْدِيكِ تِيَا فِ اَوْ رَشَا بِيَتْ حُجَّتِ اِهْنِ اَوْ رَحْفَتِ كُو يَهْ حَالِ وَجِي سَعِبِ سَلَمِ هُوَا
 خِ اَمْرُ كَالِدِ بِنْتِ سَعِيدِ بِنِ الْعَا صِ وَقِيلَ بِنْتِ جَالِدِ بِنِ سَعِيدِ اَبْنِي اَوْ اَخْلَقِي لَوَا كِيدِ اِهْوَا
 اَخْلَقِي لَوَا كِيدِ اِهْوَا بِنِ اِمَامِ خَالِدِ سَعِيدِ بِنِ عَا صِ اَخَا لِدِ بِنِ حَسِبِ كِي مِي سَعِبِ رَوَيْتِ
 هِيَ كَهِفْرَتُ زَيْنَا كَمَا حَذَا كَرِي تُو هِنِ بِهَارِطِ بِهَارِطِ بِهَارِطِ بِهَارِطِ اَكْرَبِ تُو هِنِ
 بِهَارِطِ اَمَامِ خَالِدِ سَعِبِ رَوَيْتِ هِيَ كَهِفْرَتِ اِهْوَا اَكْرَبِ اَكْرَبِ اَكْرَبِ اَكْرَبِ اَكْرَبِ اَكْرَبِ
 جُورُ هُوَا سِيَاهِ لَوَا كِيدِ حَفْرَتِ زَيْنَا كَمَا جَانِ هُوَا كِي مَنِ كَسُو هِنَا دُونِ اَصْحَابِ جَبَا رَسِبِ
 حَفْرَتِ مَجْهُو لَوَا كَرَا سَعِبِ مَاهِنِ سَعِبِ مَاهِنِ سَعِبِ مَاهِنِ سَعِبِ مَاهِنِ سَعِبِ مَاهِنِ

مَرْعَبُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَقْوَى الشَّيْخِ فَإِنَّ الشَّيْخَ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ كَعَمْرٍو سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 سَعِبِ رَوَيْتِ هِيَ كَهِفْرَتُ زَيْنَا كَمَا جُو بَحْلِي سَعِبِ اِسْوَا سَعِبِ كُو بَحْلِي سَعِبِ اِسْوَا سَعِبِ اِسْوَا
 كِيَا فِ جَبَا اِدِي بِرُخْلِ غَالِبِ هُوَا تَزْكُو كُو هِيَ سَعِبِ سَعِبِ كَا تُو رَمَنِ كُو نِي كَا اِسْوَا سَعِبِ لَانِ
 عَذَابِ كِي هُوَا

فَعَالِشَةُ اَتَقُو النَّاسَ وَلَوْ شِقِّ مَرَّةٍ بَخَارِي اَوْ سَلَمٌ مِنْ حَفْرَتِ عَالِشَةِ رَوَيْتِ هِيَ كَهِفْرَتُ زَيْنَا كَمَا

اور ایک جبریل سے مدد کر یہ حضرت خستان بن ثابت سے فرمایا **ف** کفار و منافقین سے حضرت کی بچہ کی تھی تب حضرت نے اوسکا جواب حسن کیا دلوایا

۴۳۴

ف أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا السَّبْعُ الْمُؤَيَّاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهُنَّ قَالَ الشَّرَائِكُ بِاللَّهِ وَالشُّعْرُ وَقُلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الزَّبَوَاتِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالنَّوْثَى يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَدْ فَتَحْنَا مَخَصَّمَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْعَا فَلَائِي بِخَارِی اور سلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچوسات کبیرہ گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر دیتی ہیں اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دسے کون کناہ ہیں فرمایا کہ خدا کے ساتھ شریک کرنا اور جادو اور وصال کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر بازدارت ہی اور بیجا جہاد کا ہانا اور یتیم کا لینے نے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور کرائی کے دن کافروں کے سامنے سے ہانگنا اور خداوند والی ایماندار عورتوں کو جو بیکاری سے واقف نہیں انکو عیب لگانا **ف** ہر چند اس حدیث میں گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثوں میں زیادہ بھی ثابت ہیں اور موقوف اسے ہی گناہوں کا ذکر کرنا

مصلحت ہوگا

۴۳۵

ف ابْنُ عُمَرَ جَعَلُوا الْآخِرَ صَلَوَاتُكَ يَا لَيْلٍ وَتَرَا بِخَارِی اور سلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز میں پہلی نماز وتر کو کرو **ف** یعنی تہجد کے بعد وتر چاہئے اور جو شخص کہ کہی رات کو اڑھتا ہوا اور کہی سو جاتا ہوا دسکو لازم ہے کہ وتر کو عشائیکہ پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہے کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے تھے **ف** ابْنُ عُمَرَ أَخْبَرُونَا أَنَّ النَّبِيَّ إِذَا دُعِيَ لَعَنَ لَعْنًا بِخَارِی اور سلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کر جب کہ اوسکے واسطے بلائی جاؤ **ف** یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضروری ہے

۴۳۶

ف عُمَرُو بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبَا سَفْيَانَ عَنِ عَبْدِ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَهُ لَعَنَ بَنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْفَتْحِ كَذَا وَقَعَ مَوْسِلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ عَنِ

السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخارمین عروہ بن زبیر رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت
 فرمایا کہ روئے رکھہ ابو سفیان کو پہاڑ کے ٹکڑے جس یا گہروں کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانوں کے
 لشکر کو دیکھے یہ حضرت عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکہ کے دن یہ روایت نو اسطیح مرسلی ہی
 سے عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث روایت کی لیکن حقیقت میں یہ روایت
 حضرت عائشہ رضی عنہا ہی سے ہے ابانی قصہ حدیث کا اسکی بیان ہو چکا

۴۴۱ صر المَعْدَادُ أَحْشَوَانِي وَجُوهَ الْمَدَارِ حِينَ التَّرَاكِبِ مسلم بن ہشام رضی عنہ روایت کیا
 کہ حضرت فرمایا کہ تقریب کرنے والوں کی مٹیوں میں خاک جہنم کو بٹھائے کہ نہ دوزخ
 اور تقریب اکثر مبالغہ اور جہنم سے خالی نہیں ہوتی تو انکو کچھ ہمت دینا کہ دوبارہ جہنم سے
 کافکہ نکلیں اور تاکہ تم اپنی مدح شکر مغرور نہ ہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اسے مدحوں کو انعام
 اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کی جو مدح ہی سب سچ تھی اور اوس میں ثواب تھا بخلاف اور دن کی
 مدح کے کہ ہرگز سبائے سے خالی نہیں اس حدیث میں اوس مدح کی مذمت ہی جیسے مذکور کی
 اپنی روزی کا پیشہ مفر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح سے طعنے دینا کہے کہ
 تو درست ہے تاکہ اور لوگ مدح کے نیک عمل میں افتد اکوین غرض کہ وہی مدح درست نہیں جس میں طعنے دینا ہو
 ۴۴۲ صر ابو ہریرۃ اَخْبَرَنِي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ نُلُقَ الْقُرْآنِ حَشْدًا مِنْ حَشْدٍ ثُمَّ
 خَرَجَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مسلم بن ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ
 تم لوگ یک جا ہو کہ میں اب دینا کی تمہاری بڑیوں کا سوچ جمع ہو جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت نے نُلُقَ قُلْ ہاں پڑھا
 ۴۴۳ صر ابو قتادۃ اَحْفَظْ عَلَيْكَ مِصْنَاتَكَ فَتَسْبِكُونُ لَهَا نَبَأُ قَالَهُ سَعْدُ لَبَّ لَكَ
 التَّعْرِيسِ مسلم بن ابوقتادہ رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت مجھ سے فرمایا کہ تمہارے رہے اسے کہو
 برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہونا ہی یہ حضرت نے اوس رات کے صبح کے وقت فرمایا جس رات کے
 بچہ کے انتقام ہوا تھا صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نہ تھا
 اوسی برتن سے پانی اوسے پلنے لگا اور ابو قتادہ پلا سنے لگے یہاں تک کہ تمام لشکر اسودہ ہو گیا اس

حدیث سے دو عجیب ثابت ہوئے ایک تو بانی کا جو سن کر دوسرے آئندہ کی خبر دینا
 ح جَابِرٌ أَخْبَرَ ذَلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَمْ يَلْمِ يَوْمَئِذٍ أَحَبْرُهُ بِقَضَاءِ دِينِهِ
 بخاری میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس کی خبر دینے والے نے عمر فاروق کو یہ
 حضرت نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اس سے قرض ادا ہو جائیے کی حضرت کو خبر دی وہ
 جابر کے باپ جنگبہ اٹھ مین شہید ہوئے اور بہت قرض تھا چنانچہ ان کے باغ میں ہوا
 اور نہیں چاہا کہ قرض خواہوں کو دین قرض بہت تھا اور خزانہ انہوں نے قبول کیا جابر نے حضرت سے
 سفارین کر دئی قرض خواہ یہودی تھے اور انہوں نے غنا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے
 خرمن کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت ایک بڑے ڈھیر کے گرد
 گھومے اور اوس کے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہوں کو تول تول کے دینا شروع
 کر جابر نے دینا شروع کیا یہاں تک کہ سب قرض ادا ہو گیا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ باوجودیکہ سب
 قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسط طرح پر تھا کچھ کی اوس میں جابر نے کہا یا حضرت سب میں
 ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے عمر فاروق کو اس حال کی خبر کر دے اس واسطے کہ عمر فاروق
 کو جابر کے قرض ادا ہوئے کی بڑی فکر تھی جب جابر نے عمر فاروق کو خبر دی اور انہوں نے کہا کہ
 جب حضرت تشریف لگئے تھے اسی وقت میں جان گیا تھا کہ اب ضرور بکرت ہوگی

عَلَيْهِ أَذْرَعِي يَا أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ
 أَن يَتَّقِي مُنْمَنٍ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوَّلِي وَيَأْتِي اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ أَكْأَبَابُكُمْ
 اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا لا میرے پاس اپنے باپ ابو بکر اور
 بہائی کو لانا کہ میں ان کو نوشتہ لکھ دوں میں نے خلافت نامہ اس واسطے کہ میں خوف کرنا ہوں کہ آرزو کرے
 کوئی آرزو کرے والا یا سیکھے کوئی کہنے والا کہ میں لائق نہ ہوں خلافت کا اور ناسے گا خدا اور
 مسلمان لوگ مگر ابو بکر کو **ف** اول حضرت نے جابا تھا کہ صدیق اکبر کو خلافت نامہ لکھ دین تاکہ دوسرے
 کو دعویٰ نہ رہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر میں تو یہی ہے کہ صدیق اکبر خلیفہ ہوں گے

اور اجماع مومنین بھی اونہیں کی خلافت پر ہوگا پھر کہنا کیا ضرور ہی اس حدیث کے صاف معلوم ہوا کہ سوائے صدیق اکبر کے کسی خلافت حضرت کو منظور نہ تھی

۴۷۶ **عَالِشَةَ اَذْكُرُوا اَنْتُمْ اَسْمُ اللّٰهِ وَكُلُّوْا** بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ شہیہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کہ خدا کے نام کو اور کہا یا کرو **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہیں کہ تازہ ایمان لائے ہیں ہمارے پاس گوشت لائے ہیں ہم نہیں جانتے کہ بیچ کے وقت خدا کا نام لیتے ہیں یا نہیں تب حضرت کہ یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا جائے دیے لوگ خدا کے نام کو بیچ کے وقت نہ ترک کرتے ہوں گے تم اپنے رفیق شہیہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہیں کہ اگر چاہو انہوں نے بیچ کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو یہی تمہاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاوے گا اس واسطے کہ بسم اللہ کننا بیچ کے وقت شرط ہی

۴۷۷ **اَنْتُمْ اَسْمُ اللّٰهِ وَكُلُّوْا اَنْتُمْ اَسْمُ اللّٰهِ وَكُلُّوْا اَنْتُمْ اَسْمُ اللّٰهِ وَكُلُّوْا** بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہاب نے بے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہئے کہ ہر شخص اپنے قریب طرف سے کہا یا کر **ف** یعنی رکابی کے بیچ سے نہ کہا کرو اور نہ دوسرے طرف سے بلکہ اپنی طرف سے

۴۷۸ **عَالِشَةَ اَذْكُرُوا اَنْتُمْ اَسْمُ اللّٰهِ وَكُلُّوْا** بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اون کے منہ میں خاک چھونک دیکھ یعنی جعفر بن ابیطالب کی عورتوں کے جب کہ اونہوں نے بکثرت زور زور سے جعفر پر زنا شروع کیا

حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جیسے کہا تھا یا رسول اللہ عورتیں ہم پر غالب ہو گئیں میں نے کہنا نہیں مانتی اور رونے سے باز نہیں رہتی ہیں **ف** جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتیں نوحہ کر کے روئے لیکن ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو جا کر باز رکھو اوسنے جا کر منع کیا عورتوں نے مانا اوسنے پھر حضرت کے عمن کی کہ نہیں مانتی ہیں حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسطرح

چنانچہ حدیث مذکور ہے

بن بار حضرت اوسکو پہنچا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتیں نہیں مانتی ہیں اور ہم پر غلبہ کرتی ہیں تب
 حضرت یہ حدیث فرمائی اور عورتوں پر غصہ کیا اس حدیث کو سگری اور جلا کر روئنی حوت بنا کر کھا کر پھر
و ابوہریرۃؓ اذْهَبْ فَأَطِيعْهُ أَهْلَكَ يَعْنِي عَرَفَانِيَهُ ثُمَّ قَالَ لَا لَدُنِي أَصَابُ
 ۴۷۹ اَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جا اور اپنے
 گھر والوں کو کہلا لینے اون کچھ روکھو جو ٹوکے میں ہیں تمہیں یہ حضرت اوس مرد سے فرمایا جس نے اپنی
 جوڑ سے رمضان میں صحت کی تھی **ف** ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت میں ہلاک ہوا حضرت
 فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ میں رمضان میں اپنی عورت سے صحت کی اور میں روزہ دار تھا حضرت فرمایا
 غلام آزاد کر اوسنے کہا مجھ کو مقدور نہیں حضرت فرمایا تو دو مہینے برابر روئیے رکھو اوسنے کہا مجھ کو
 طاقت نہیں حضرت فرمایا تو سناٹہ محتاجوں کو کھانا دے اوسنے کہا کہ مجھ کو مقدور نہیں حضرت فرمایا
 تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کچھورین تین حضرت اوس سے فرمایا
 کہ اسکو بیجا اور محتاجوں کو دیے اوسنے کہا کہ یا حضرت میں نے مین مہینے زیادہ ترک کوئی محتاج نہیں
 تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غم کو دنیا چاہئے خود کھانا درست نہیں اسواسطے بعضے علمائے
 کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضوں نے کہا
 کہ حضرت اوسکی محتاجی دیکھ کر اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب کہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہئے
و سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَكَتْهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ بخاری اور مسلم میں
 ۴۸۰ سہل بن سعد رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جاٹے مجھ کو اوس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد
 کر دے بے پردے پر **ف** عورت کو قرآن یاد کر دینا ہی اوسکا مہر ہی باقی قصہ مفصل ہو چکا
و عَائِشَةُ اِذْهَبُوا بِحُمَيْمِ بْنِ هَذِهِ اِلَى ابْنِ جَهْمٍ وَاتَوْنِي بِابْنِ جَهْمٍ اَيْتِهْ اَبْنِي جَهْمَ
 ۴۸۱ فَلَتَمَّا الْهَيْتِي اِنْغَا عَنْ صَلَوَتِي بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی عنہا روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ میری اس سیاہ لٹھی دبارخی دار کو ابوہم پاس نیجاؤ اور میرے پاس ابوہم کی مولیٰ ملی لے
 اوسواسطے کہ اوسنے مجھ کو ابھی نماز میں غافل کر دیا **ف** ابوہم نے بار یک سیاہ کلی چوٹھٹی

جسکے ہونے کا رونا پروردگار نے تعین فرمایا تھا کہ حضرت کو تھکاہٹ نہ ہوگی اور اسکو اور وہ کیے نماز پڑھیں پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی ہے، اسکی شدگی انقش کاری سے خشوع اور خضوع میں خلل ڈالنا اسواسطے حضرت اور اسکو پھیر دیا اور اسکی عوض سوئی گئی مگر اسکی تاکہ اونکی خاطر شکنی نہ ہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز میں خلل ڈالے اور یہاں بٹاویے اسکا پہنا کر وہ ہی اور اسبطر سجد اور جانماز کی نقش کاری کر دے کہ مقرر وہاں بٹا ہے

۴۵۲ **عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ إِذْ هَبْنِي فَأَطْعَمَنِي هَذَا عَيْلَالًا وَأَعْلَى أَنَا لَمْ تَزَلْ مِنْ مَخَاجِلِهِ زَادَ الْخَجَارَى بُشْبَاءً وَلَكِنَّ اللَّهَ اسْقَانَا قَالَ لَصَحَاءَ لَيْلَةٍ التَّغْرِيبِ لِدَايَةِ الْمَرْءِ أَذْيَبُ**

بخاری اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گلو کو کھلا اور دریافت کر لے کہ ہننے تیرا پانی کچھ نہ ہی نہیں کم کیا ولیکن خدا نے تمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التغریس کے پہرون چڑھے دو پہنال والی عورت فرمایا حضرت کسی سفر میں تھے گری کی شدت ہوئی اور پیاس لوگوں پر غالب ہوئی پانی کہیں نہ تھا اصحاب نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اور انہوں نے نہ دیکھا کہ ایک عورت شرمسوار پانی کی پتھال لادے چلی جاتی ہے اور اسکو حضرت پاس لے آئے حضرت نے پتھال سے پانی لیکر لوگوں کو پلانا شروع کیا یہاں تک کہ لوگ اسودہ ہو گئے اور وہ پکھالین اور سبطر پانی سے لبریز نہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دے کہ کچھ کہے آٹا کہے سنا اور اسکو دیکھتے حضرت نے اس عورت کو یہ حدیث فرمائی **هَرِ الْمَسْكُونُ بْنُ مَحْزَمَةَ ارْجِعْ إِلَى تَوَلِّكَ فَخُذْ مَا وَلَا تَمْشُوعَرَّةَ قَالَ لَهُ مُسْلِمٌ مِّنْ مَّسْكُونٍ مَّحْزَمَةَ** روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے اپنے کپڑے کی طرف سوا اسکو لے اور نہ چلا کر دستے یہ حضرت نے مسکون سے فرمایا **فَاحْسِنْ وَصُوعَكَ** روایت ہے کہ میں بہاری پتھال دھایا نے لئے جاتا تھا یہاں تک کہ میں اسکو نہ بانہ سکا اور ہر نہ اسکو لے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث

تابعی کہ شرمسوار عورت فرمے ہے

۴۵۱ **عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ إِذْ هَبْنِي فَأَطْعَمَنِي هَذَا عَيْلَالًا وَأَعْلَى أَنَا لَمْ تَزَلْ مِنْ مَخَاجِلِهِ زَادَ الْخَجَارَى بُشْبَاءً وَلَكِنَّ اللَّهَ اسْقَانَا قَالَ لَصَحَاءَ لَيْلَةٍ التَّغْرِيبِ لِدَايَةِ الْمَرْءِ أَذْيَبُ**

فَرَجَ فَوَصَّاهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِزَّ فَرادق عنے روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ بٹ جا سوا بہی طرح
سے اپنا دمنو کر یہ حضرتؑ اوس مرد سے کہا جسے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو
خشک چوڑا پھر وہ شخص بلتا سوا دمنے وضو کیا پھر نماز پڑھی **ف** معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی ایک
خشکی بھی وضو کو باطل کر دیتی ہے

۴۵۳ **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ لِي كُنْتُ وَبُزْ وَكُنْتُ
فِي غَزْوَةٍ لَكَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَةٌ بِخَارِی اور سلم بن عبد اللہ بن عباس رضی
روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ بٹ جا اور اپنی جور دیکے ساتھ حج کر یہ حضرتؑ اوس مرد سے کہا
جسے کہا تھا کہ حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی میں لکھا گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہے **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہیں

۴۵۴ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ لِي كُنْتُ وَبُزْ وَكُنْتُ
فِي غَزْوَةٍ لَكَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَةٌ بِخَارِی اور سلم بن ابو ہریرہ رضی
ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ بٹ جا پھر نماز پڑھ اس واسطے کہ تیری نماز نہیں ہوئی **ف** حضرت مسیحین
نے ایک شخص نماز پڑھ کے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز
پھر پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کر کے چلا حضرتؑ فرمایا
پھر نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی اس طرح تین سو گئے نماز پڑھی پھر اوس سے کہا خدا کی قسم جھکو اس سے زیادہ
بہتر نہیں پڑھ اتنی تب حضرتؑ فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کہ تو اسدا کہہا کہ پھر پڑھا کہ جو کچھ کہ
جھکو تو ان سے یاد ہو پھر رکوع کیا کہ آرام اور تسکین سے پھر سر اٹھایا کہ یہاں تک کہ خوب سیدھا
کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کہ اطمینان سے پھر سر اٹھایا کہ اطمینان سے پھر بٹھا کہ ہر اس طرح ہر رکعت
میں کیا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز میں واجب ہے نہایت جلدی کر کے

سے یا نماز باطل ہوتی ہے یا مکروہ

۴۵۵ **ق** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَبُزْ وَكُنْتُ فِي غَزْوَةٍ لَكَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَةٌ بِخَارِی اور سلم بن ابو ہریرہ رضی
سئلہ بنت سہیل بن عمرو وحین قالت یا رسول اللہ انی اری فی وجہہ انی حدیثہ

۱
بعضی نسخوں میں

مِنْ دُحُولٍ سَأَلَهُ فَقَالَ أَرْضِي بِهِ قَالَتْ رَكِيفٌ أَرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَثِيرٌ قَبَسَ رَسُولُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَثِيرٌ بخاری اور مسلم میں حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زینا بیکہ فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلا دیے سالم تو بیکہ کہ تو اس پر حرام دینا ہے
 ہر جاوے اور وہ کہہ نکا بھی جاتا ہے گاہ بواؤ لیلہ کے کہی میں آتا ہے یہ حضرت زینا بیکہ کہی بن عمر
 بنی سے فرمایا جب کہ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں بواؤ لیلہ کے منہ پر کچھ کر اہست سی دیکھتی ہوں
 سالم کے اندر آتے ہیں تب حضرت زینا بیکہ فرمایا تو اس کو اپنا دودھ پلا دیے اس نے کہا اور کیوں اس کو
 پلاؤں اور حالانکہ وہ بڑا مرد ہے یعنی اپنی چہانی سے جو ان مرد کو کیوں پلاؤں تو حضرت نے قسم کیا اور
 اور فرمایا البتہ میں نے جانا ہے کہ وہ جوان مرد ہے یعنی چہاتی سے پلانا ضرور نہیں جو چھو کرانی ہی کسی برن
 میں کہ بیکہ پلا دیے **ف** البواؤ لیلہ کا سالم بڑا غلام تھا اس کو اس کے اندر جاسے گمان ہے
 آتا تھا اس واسطے حضرت نے تدبیر تلامی شیر خوارگی سے حرمت طفلی میں ثابت ہوتی ہے جو الی بن

بنین میں آنے اور احادیث میں ظاہر ہے تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی بالکہ حکم منسوخ ہی
 ہوا ابوہریرہؓ اَمَّا كَبِّ ابْنِ التَّيْحِ فَإِنَّ اللَّهَ عَنِّي كَعَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم میں ابوہریرہؓ
 روایت ہے کہ حضرت زینا بیکہ فرمایا کہ سوار ہوئے اب بڑے سوار ہوئے اس واسطے کہ خدا تجھے اور میری نذر سے زیادہ
 ہی **ف** حضرت ایک پٹے کو دیکھا کہ پھیل جاتا ہے اور دونوں طرف اس کے دونوں سرے اس کو
 تھامتے جاتے ہیں حضرت نے بوجہ اس کا کیا سبب ہی لوگوں نے کہا کہ اسے پیادہ چلنے کی برکت
 تک نذر کی ہے اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے کیوں اسے تین مصیبت میں ڈالنا ہے خدا

کو اس کی کچھ پرواہ نہیں معلوم ہوا کہ جب طاقت نہ ہو تو نذر کا اور اگر نذر واجب نہیں
 صَحَابَةُ رَكِبُوا الْمَرْوَةَ إِذَا الْخَيْلُ حَتَّى يَجِدَ طَهْرًا لَبَنِي السَّيْدَةِ قَالَتْ حِينَ
 سَمِعَتْ عَنْ مُرَّ كُتُبِ الْهَدْيِ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت زینا بیکہ فرمایا کہ سوار ہوئے
 فرمائی ہے اس وقت پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اس کو تکلیف مت دے سوار ہونا اور وقت
 ہے جب کہ تو مضطر ہو اس کی طرف یہاں تک کہ چھوڑ دوسری سواری نہ ملے یہ حضرت نے اور وقت

میرزا محمد علی شاہ

زنا واجب کہ کہیں بیت اللہ صلاوا لی۔ قرانی کا مسئلہ جو چہا

۴۶۴

۴۶۴ **وَأَمْرٌ سَلَمَةٌ فِي وَجْهِهَا سَفَعَةٌ** بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زنا با کہ اس کے واسطے جہاڑ پہنک کر دواؤں کو لے کر گئی یہی حضرت اوس وقت فرمایا جب کہ حضرت ام سلمہ کے گہر میں ایک رٹکی کے منہ پر زردی دکھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ کی تاثیر درست ہی اور ذرا اور اسما الہی سے چہاڑ پہنک کر نا جائز ہی لیکن جس میں شرک کا مضمون ہوا اس کے معنی غیر معلوم ہوں تو ہرگز درست نہیں

۴۶۱ **مَرْجَأُهُ اسْتَكْبَرُوا مِنَ الْغَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا اسْتَقْبَلَ** مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت زنا با کہ جو تین پہنے کی زیادہ تر عادت کو واسطے کہ آدمی جب تک جو تہ پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہے **ف** عرب میں دیہات کے لوگوں کو جو تہ پہنے کی کم عادت تھی اس واسطے حضرت اذکویہ نعیم کی خصوصاً اذکویہ اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جو تہ پہنے کے آدمی سوار کی طرح چلنے پہرے بن مضبوط ہو جاتا ہے

۴۶۲ **وَأَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ حَلَقَتْ مِنْ خَيْلٍ وَارْتَبَتْ أَعْوَجَ مَا فِي الصَّنِيعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ ثِيَابُهُ كَسْرَتُهُ وَإِنْ تَوَكَّعَتْهُ لَبَسَتْ خَدْلَ أَعْوَجَ** بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زنا با کہ میری وصیت قبول کرو عورتوں کے مقدرے میں اس واسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقررہ پسلی میں زیادہ تر کچی اوپر کی طرف میں ہی سوار کرنا اس کا سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو ہمیشہ کچی رہے گی سو میری نصیحت مافوق عورتوں کے مقدرے میں **ف** حضرت خواص حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئیں تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہیں تو عورت کا بھی بالکل راستہ ہونا اور اس کی سب عادتیں بدلنا محال ہے اس واسطے حضرت اذکویہ کے حق میں اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہے کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اس کی بد مزاجی پر صبر کرے

تعلیم صحابہ کرام

اور مثال جابا کرے حکمت کی چال پہلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ تاہو اس بنی رہے نہ ہوا
بن ہوا خدہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہنچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری میں
عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور شرک فرائض میں اور کفر و گناہوں میں اوسکی رعایت نہ کرے

۴۴۲

ابو ہریرہؓ عن رسول اللہ ﷺ قَالَ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّتْ بِمُحَمَّدٍ إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ
غَيْرَ ذَلِكَ كَانَتْ شَرًّا لَمْ تَصْحَبْهُ عَنْ رَفِيقٍ بَكَرَ بَخْرَی اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ فرمایا کہ جلد بچایا کرو خنایہ کو سوا سوا پہلے کہ اگر مردہ تنگ ہی تو اوسکو مٹنی بہتری
سے نزدیک کر دیا ہے قبر میں جا کر ثواب پاویگا اور اگر تنگ نہیں تو تنے اپنی گردن سے شرکو

اوتارو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے
وَالزَّيْبِيُّ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَاءِ إِلَى جَارِكِ بَخْرَی اور مسلم میں زبیرؓ سے روایت ہے

۴۴۳

کہ حضرتؐ فرمایا کہ اب زبیرؓ تو اسے کہنت کو بیچ بے پیر چوڑے پانی کو اپنے ہمسائے کی طرف
خلاصہ یہ کہ جبکہ کہنت پانی کے قریب ہو وہ نہ بھلے اپنا کہنت سیمے اوسکے بعد ہوا سکے پاس

۴۴۴

صَاحِبُ مَرْثَةٍ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَاءِ إِلَى جَارِكِ بَخْرَی اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
عَلَيْهِ وَالْإِلَهُ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزَّيْدُ وَسُعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَبُرَّةُ
الْحَسَنُ اُحْدَا وَعَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزَّيْدُ وَسُعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَبُرَّةُ
روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ تمہارا اب جڑا سو تہہ پر تو سوا بے بنی اور صدیق اور شہید کے کوئی

نہیں اور اوس پہاڑ پر چراہر حضرتؐ تھے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعد بن ابی
وقاصؓ اور دوسری روایت یوں ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ تم جاو اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ
اور طلحہؓ اور زبیرؓ سے ف ابوبکرؓ کا صدیق ہوا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید ہیں سوا سب کے
ابن وقاصؓ کے کہ وہ اسہال کی بیماری سے مرے تو وہ بھی شہید دن میں داخل ہوئے

چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہے
صَاحِبُ مَرْثَةٍ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَاءِ إِلَى جَارِكِ بَخْرَی اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
وَالْإِلَهُ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزَّيْدُ وَسُعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَبُرَّةُ

۴۴۵

مَتَّى نَعْنِي بِسَيِّدِكُمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُسْلِمٌ ابُو بَرِزَه عَنْهُ رَوَايَتُ هِيَ كَهَذِهِ
 ذَايَا كَسَنَاسَ سَرْدَارِ كَيْ قَوْلُ كَوْمَقَرْدُو غَيْرَتِ دَارِ هِي اَوْرَمِنْ اَوْسِي سِي زِيَادَةُ غَيْرَتِ دَارِ هُون
 اَوْحَذَا جِهِي سِي هِي زِيَادَةُ غَيْرَتِ دَارِ هِي سَرْدَارِ سِي سَرْدَارِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ هِي **ف** سَعْدِ بْنِ جُهَّانِ
 الْفَصَارِيُونِ كَيْ سَرْدَارِ تَقِي اَوْنَهُونِ سِي حَضْرَتِ سِي كَهَا يَارَسُولُ اللّٰهِ اَكْرَمِنْ اِبْنِي جَوْرِي كَيْ بَاسْتَنْبِي
 مَرْدُو كَمَاؤُنْ نَوَاوَسْكُو جُورِي كَيْ جَارُ كَوَاهِ تَلَاثُ كِرْلَاؤُنْ حَضْرَتِ نَوَايَا كَيْ هَانِ سِي زِيَادَةُ عَوِي اَوْسِي وَتِ
 ثَابِتِ هُو كَا جَبِ جَارُ كَوَاهِ هُون سَعْدِ سِي كَهَا يِهْ كَوْنُكِرْ هُو قَسْمُ كَهَا تَا هُون اَوْسِ ذَاتِ پَاكِ كِي جِسْتِ نَهْ كُو
 دِيْنِ حَقِ پَرِ هِي كَا اَكْر اَوْسِ حَالَتِ مِيْنِ مِيْنِ هُون نَوَاوَارِ هِي مَارُوْنِ تَبِ حَضْرَتِ سِي حَضْرَتِ نَوَايِ
 سِي يِهْ قَوْلِ غَيْرَتِ كَيْ سَبَبِ هِي اَوْرِ غَيْرَتِ خُذَا اَوْرِ رَسُوْلُ كُو پَسَنْدِ هِي اِسْ حَضْرَتِ سِي مَعْلُوْمِ هُوَا
 كَيْ بَرَكَا رِي كَيْ دَفْتِ قَتْلِ كَرِي سِي عِنْدَ اللّٰهِ كَوَاهِ بِيْنِ لِيَكِنْ اَكْر كَوَاهِ نَهُونِ كَيْ نَوَا كَيْ قَسَا مِيْنِ لِيَكِنْ
مَرُوْا اَيْلُ مِّنْ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِيعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكُمْ مَّآجِلُكُمْ وَاَعَلَيْكُمْ مَّا سَأَلْتُمْ فَقَالَ
لَسَلَّمَتُ بَنِي يَزِيْدَ الْجَعْفَرِي مُسْلِمٌ مِّنْ دَاوَلِ بْنِ جَعْفَرِ عَنْهُ رَوَايَتُ هِيَ كَهَذِهِ نَوَايَا كَيْ كَهَا
 سَنُوَاوَا طَاعَتِ كُوَا سِي بَاوْشَا هُونِ كِي اَسُوَا سِي كُوَاوْنِ بَرِزَنْ هِي جِسْكَ بُو جِهِي اَوْنِ پَرِ هِي
 اَوْرِ عَمِ بَرِزَنْ هِي جِسْكَ عَمِ بَرِزَنْ هِي يِهْ حَضْرَتِ نَسَلُ بَنِي يَزِيْدِ نَوَايَا **ف** سَلَّمَتِ كَيْ كَهَا كَيْ حَضْرَتِ
 اَكْرِ حَارِي سِي سَرْدَارِ هُونِ كَيْ هَمِ سِي اِبْنِي طَاعَتِ لِيُوْنِ اَوْرِ حَارِ حَقِ نَهْ دِيُوْنِ نَوَاوَسُوْقَتِ مِيْنِ
 هَمِ كِيَا كُوْنِ تَبِ حَضْرَتِ سِي حَضْرَتِ نَوَايِ سِي اَكْرِ حَضْرَتِ كَرِيْنِ نَوَايِ عَمِ بَرِ طَاعَتِ نَوَايِ اَكْرِ وِي سِي عَدَالَتِ
 نَهْ كَرِيْنِ كَيْ نَوَاوَاوْنِ سِي كَيْ كَا

فَاَمَّا الْخَصِيْنُ اِسْمَعُوْا وَاَطِيعُوْا وَاِنْ اَسْتَعْلَيْكُمْ عَبْدُ حَبَشِي كَانَ سِي
 سَرَاةُ زِيْدِيَّةُ بَخَارِي اَوْرِ مِيْنِ اُمِّ الْخَصِيْنِ عَنْهُ رَوَايَتُ هِيَ كَهَذِهِ نَوَايَا كَيْ كَهَا نَوَاوَاوَا طَاعَتِ
 كُوَا اَكْرِ جِي حَبَشِي عَمِ بَرِ سَرْدَارِ هُو كَيْ كُوَا كَا اَوْسَا سَرِ سِيَا هِي **ف** غُلَامِ حَبَشِي كَا خَلِيْفَةُ اَوْرِ اَوْشَا
 هُوَا دَرِ سَتِ نَهِيْنِ نَوَا اِسْ حَضْرَتِ مِيْنِ رِيَا سَتِ جَرِي مَرَاوِي سِي اَكْرِ حَبَشِي تَهَارِ جَعُوَا رِيَا صُوْبِ دَارِ هُو
 نَوَاوَسْ كِي هِي طَاعَتِ مُزُوْرِ هِي اَكْرِ جِي بِيْظَا هُو اَكْرِ كِيَا فِتْ هُوَا سُوَا سِي كُوَا اَوْسْ كِي طَاعَتِ دَرِ حَقِيْقَتِ

خلیفہ کی اطاعت ہی جس نے اوس کو رہا کیا

۴۴۱

وَعَالِشَةُ اشْتَرَبَهَا فَأَعْتَقَهَا فَأَعْمَا الْوَلَاءَ لِمَنْ آخَتْ بَخَارِی اور سلم بن حضرت عائشہ رضی عنہا روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس کو مٹی کے پھرا دو سکوا کر اود کے اوسا بیٹے کہ آزاد ہو مٹی کے مال کا وہی وارث ہوتا ہے جو آزاد کرے ایک بوٹی کو حضرت عائشہ نے چاہا کہ مول لیون اور آزاد کرے اوس کے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اسکی وارث کا حق ہکو بیٹے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی وارث کا حق آزاد کرے دے دے کو چاہے اوس کے مالک کا حق شرط کرے میں نے

۴۴۹

وَأَبُو مُوسَى اشْتَرَبَ مِنْهُ وَأَفْرَ غَا عَلَى وَجْهِهِمَا وَمُحْوَرٌ كَمَا وَابْتِغَا لِيَعْنِي مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوءِهِ بَعْدَ مَا مَجَّ قِيَهُ قَالَ لَبَّيْ مَوْسَى وَبِلَا لِي بَخَارِی اور سلم بن ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں اس پانی کو پو اور اسے منہ دوسرے پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اوس پانی کا پانی حسین حضرت نے ماتمہ دھوئے اور کھڑکی پانی بھی یہی حضرت نے ابو موسی اور بلال جیسے فرمایا حضرت کے لعاب پانی منبر کے ہو گیا یہ شہد ابو موسی اور بلال کی جسکے پیش کیا آخ ابو موسی اشفعوا تو جروا بخاری میں ابو موسی رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غارن کیا کرو لوگون کی نواب پاؤ گے یعنی سنی سفارن سے اہل حاجت کا کام کمال فرمایا اچھا ہوگا

وَبِإِنَّ عُمَرَ ابْنَ مَسْعُودٍ إِشْهَدُوا إِشْهَدُوا وَابْتِغَا لِيَعْنِي مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوءِهِ بَعْدَ مَا مَجَّ قِيَهُ قَالَ لَبَّيْ مَوْسَى وَبِلَا لِي بَخَارِی اور سلم بن عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن مسعود رضی عنہما روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت ہون ہی کہ الہی نو گواہ رہو یہ حضرت نے چاہے کہ پیش کے وقت فرمایا عبد اللہ بن مسعود رضی عنہ روایت ہے کہ ہم نہا میں تھے جب کہ چاند دھڑک رہا ایک ٹکڑا چھڑ پڑھا اور دوسرا بھاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہم سے فرمایا کہ دیکھو اور شاہر ہوا اور بخاری میں انس سے روایت ہے کہ کفار کہنے حضرت سے بخیرہ لکھا تو حضرت نے دیکھ کر فرمایا قاضی عیاض کی شاہین ابن مسعود رضی عنہ روایت ہے کہ کفار قریش نے کہا کہ ہم پر محمد

۴۵۰
بِإِنَّ عُمَرَ ابْنَ مَسْعُودٍ إِشْهَدُوا إِشْهَدُوا وَابْتِغَا لِيَعْنِي مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوءِهِ بَعْدَ مَا مَجَّ قِيَهُ قَالَ لَبَّيْ مَوْسَى وَبِلَا لِي بَخَارِی

۴۵۱
بِإِنَّ عُمَرَ ابْنَ مَسْعُودٍ إِشْهَدُوا إِشْهَدُوا وَابْتِغَا لِيَعْنِي مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوءِهِ بَعْدَ مَا مَجَّ قِيَهُ قَالَ لَبَّيْ مَوْسَى وَبِلَا لِي بَخَارِی

خارج عادات اور نیز الامرتہا کہ نہ کہی کہنے دیکھا نہ سنا اگر اس رات کو کسی ملک میں کسی شخص نے اتفاقاً دیکھا ہی ہوگا تو اسے غلط آنکس اور خطایے بھری سمجھ کر اس کے کہنے اور لکھنے کو مناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شیخ القمورات کو واقع ہوا تھا اور تہوڑی دیر رہا تھا اور رات سوئے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانوں کے اندر رہتے ہیں اسے وقت میں آسمانی حال قلیل الگ سے غافل رہنا کچھ بعید نہیں اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہیں جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات انجوا اور حالانکہ اکثر عالم ان سے غافل رہتے ہیں غرض کہ شیخ القمورات سے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے قرآن اور حدیث اور ان لوگوں کی روایت جو اوس وقت میں حاضر تھے اور چشم خود دیکھ چکے تھے تو اسے ثابت ہے عاقل کو ہر گز شک اور تردد نہیں جیسے خام حکیم کہتے ہیں کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل میں نہیں آتا اس کا جواب یہ کہ ہم کیا اور ہماری عقل کیا + مصرعہ + آیا تو چہ مرغی و کد است بدو بال است + عام انبیاء کے جبر کا یہی حال ہے کہ عقل ناقص کا ہر بین عصا کا اثر دیا ہو جائے مگر دیکھ کا زندہ ہونا ہمارے اونیسی کا کلام بہتاری عقل خام میں آتا ہے جو شیخ القمور میں متروک ہو بلکہ حقیقت میں معجزہ اوس کا نام ہی جہان عقل جبران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ القمور اور دفع مشہدات مشکوٰۃ میں عجیب رسالہ لکھا ہے جس کو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق پودہ اوس کو تلاش کر کے دیکھے

۴۷۲

خ الْمَسْئُورُ بْنُ فَحْرٍ مَمَّةَ وَمَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ أَتَرُونَ أَنَّ آمِنًا إِلَى عِيَالِهِمْ وَزَرَارِي هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ يَرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّوْنَا عَنِ الْمَبْنِيِّ فَأَنَابُوا

كَانَ اللَّهُ قَدْ قَطَعَ عُبْقَارِ الْمَشْرُكِينَ وَالْأَتَرَكَ سَاهُمْ فَحَرَّوْ بِنَاتِ بِنَارِي مِنْ

مُسَوْرِبِنِ نَحْرَتِهِ فِيهِ اور مروان بن الحکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو صلاح دو اسے لوگو پہلا تم یہ بتلائے ہو کہ میں ان کے اہل و عیال کی طرف جھک چرون اور ان لوگوں کے رشتے بالوں کو گرفتار کروں جو کہ کھوکھلائے خدا سے رد کرتے ہیں پھر اگر وہ ہم سے لڑنے آئیں گے تو حق تعالیٰ سے شکر کریں گی جماعت کو توڑ دیا اور نہیں تو ہم ان کو مٹا دیں گے کہ چھوڑ دیں گے

دو نون مورت میں اور کھانسیان جی شہر حضرت جنک مہدیہ میں ہندو لو آدمی سے لڑنے
 بانہ کے ٹھوکر بنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوس نے حضرت کو خبر دی کہ غار
 فرس بنے بڑا ہوا کیا جی حضرت کہیں گے اور حضرت کو خائف دین ٹھوکر کرتے نہ جاتے دین
 شب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پہنچا ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو میرے
 کا قصد کر کے بچے ہیں اے کہ حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلے کر گناہ چھوڑ دیں
 گے تو ہم ان کو ماریں گے حضرت نے فرمایا تو ہم اللہ کا چنانچہ کا خون سے حضرت کو روکا حضرت
 اُن سے صلح کر کے پلٹ آئے دوسرے سال عمر و قتل کیا

۶۷۳ مہر اَنْسِ اِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ يَعْنِي بِالْحَائِضِ سَلِمَ مِنَ النَّسَبِ رُوَيْتُ جِي کہ
 حضرت عیسیٰ دلی غور کے حق میں فرمایا کہ جس کے سوا بے شبہ کہہ کر وہ اپنے جہنم کی

۶۷۴ حالت محبت حرام ہے بوسہ اور ساس درست ہے
 اَنْسِ اِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ يَعْنِي بِالْحَائِضِ سَلِمَ مِنَ النَّسَبِ رُوَيْتُ جِي کہ
 بخاری اور مسلم میں انس رضی عنہ روایت ہے جی کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور نہیں ہو جا یا کر وہ اپنے عجب
 میں اور ہم میں سے کوئی اپنے دو لونوں کو نہ پہچانے کہ اسے کہنے کی طرف سچے
 میں کہنوں کو زمین سے اور پٹ کو زانوں سے ملانا مکروہ ہے علیہ وسلم

۶۷۵ ابو ہریرہؓ اَعْتَقْنِي يَا نَبِيَّ اَمِنْ وَلَدِيَا سَمِعِلْ قَالَ لَعَلَّ اَيْتَهُ فِي سَبِيَّةٍ مِنْ بَنِي بَكْرِ
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے جی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابے فالتہ اوں نوہی کو زانو

۶۷۶ کر دے اس واسطے کہ وہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے جی یہ حضرت نوم بن یمن کی بیوی عورت کو میں فرمایا
 خ عَوَفُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ اَعْدَدَ سَبَا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فُتِحَ بَيْتُ
 الْمَقْدِسِ ثُمَّ مَوْتَانِ بِأَحَدٍ مِنْكُمُ لِقَاعُ الْحَيَاةِ ثُمَّ اسْتَفَاحَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ
 مِائَةَ دِينَارٍ فَيُظَلُّ سَاحِطًا ثُمَّ فُتِحَتْ لَأَيْمَنِي بَيْتُ مِنَ الْعَرَبِ اَلَا دَحَلَتْهُ ثُمَّ هَذِهِ تَكُونُ
 بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي اَلْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَ تَكُونُ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اَشَاعِرٌ لَفَا

فَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِغْرَفَ عِفَاصَهَا وَكَانَ اَتَمَّ عَزْمًا مِمَّا سَنَهُ فَاَنْ لَمْ تَعْرِفْ
 فَاسْتَفْقَهَا وَلَكِنْ وَدِيعَةٌ عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَائِلُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَادِّهَا اِلَيْهِ
 يَعْنِي لَقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم میں زید بن خالد رضی روایت ہے کہ حضرت ابن
 مسعودؓ اور چاندی کے مقدسے میں فرمایا کہ اوسکی تہیلی اور ماندہ ہے بے تابگی کو مشہور کریدہ اوسکو
 ایک برس شہرت دی سواگر کوئی اوسکو نہ پہچائے تو اسے خرچ میں لا اور چاہے کہ وہ مال میرے
 پاس امانت کے طور پر رہے سواگر عمر پیر میں کہی کسی دن اوسکا مالک طلب کرنا تو اسے نواد کو
 دے دے **ف** سے جو شخص دوسرے یا اشرفی بادے نواد کی تہیلی اور تابگی کو پہچانیا کرے اگر ایک
 سٹے نواد کو حوالہ کرے اور نہیں تو سال بہر کے بعد اسے خرچ میں لاو لیکن اوسکو قرض نہ چاہے جب مالک
 مانگے تو دیوے

ازب نفع حاصل است

صِرَاطُ بُرَّةَ الْأَسْبَاطِ اِغْرَافُ الْأَذَى عَنِ طَمَنِ نَبِيِّ السُّلَیْمِیْنَ قَالَ جُبْنَ قَالَ بَانِي اللَّهِ عَلَيَّ
 شَيْئًا اَنْتَقِعُ بِهِ مسلم میں ابو بزرہ رضی روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز نو
 مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیا کہ حضرتؓ ابو بزرہؓ سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا کہ یا حضرتؓ مجھ کو کچھ
 ایسا بتلائی جس سے مجھ کو فائدہ **ف** یعنی کائنات اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کرنا
 مسلمانوں کو آرام ہو چھکو ثواب ہو گا معلوم ہوا کہ نفع رسانی سلیم نجات کا عمدہ وسیعہ ہے
 صِرَاطُ اِغْرَافُ اَنْتَقِعُ اِنَّ شَيْئًا فَانَّهُ سَبَاكِي مَا قَدَّرَ لَهَا مسلم میں جابر رضی روایت ہے
 کہ حضرتؓ فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سوا ب
 نوبہ ہی کہ جو اوس کے مقتدر میں ہی سو ہونا ہی ہے اگر اوس سے اولاد ہوئی ہی تو ضرور ہوگی یہ تیر پر پہ
 کام نہ آوے گی **ف** ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی میں نہیں جانتے
 کہ اوس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علیحدہ ہو جایا کر دن تب حضرتؓ
 یہ حدیث فرمائی بعد اوس کے وہ شخص پھر آیا اور اوس نے کہا کہ یا حضرتؓ اوسکو چل رہا گیا حضرتؓ نے
 فرمایا بیٹھے تو یہ بھی کہہ دیا تھا

خ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَعْطَوْنِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعُضَاةِ نَعْمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ
فَلَا تَحْدُونَنِي بِخَيْلٍ وَلَا كَذَّابٍ وَلَا جَبَانًا قَالَ مَقْفَلُهُ مِنْ حَتِّينَ بخاری میں جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
یعنی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھ کو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے
شمار برابر اونٹ ہو جاتے تو میں تم کو بانٹ دیتا پھر تم مجھ کو بخیل اور جہوٹھا اور نامزدہ پاسے یہ حضرت
حَتِّینَ کے پاشی فرمایا ف حَتِّینَ کی راہی میں ہزاروں اونٹ اور گھوڑے اور دھیر بکران حضرت
کو ملین حضرت نے تقسیم کر دیں جب حضرت وہاں سے پہلے تو راہ میں گنوار لوگ حضرت کو پہنچے
اور مانگنے لگے یہاں تک کہ حضرت کی چادر کا زاری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

جو حضرت نے فرمایا

کمال سخاوت اور نہایت علم حضرت کا ثابت ہوا کہ سو آجی کے بستر سے ممکن نہیں
ہر عَقْبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَنْصَارِيِّ أَعْلَمُ أَبَا مَسْعُودٍ أَعْلَمُ أَبَا مَسْعُودٍ
إِنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيَّ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغَلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَوْ جَاءَ اللَّهُ
فَقَالَ لَوْ كَرِهْتَ لَفَعَلْتَ الْمَأْمُورَ وَلَمْ تَسْأَلِ النَّاسَ سَلْمٌ مِنْ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ
یعنی فرمایا کہ ابے ابوسعود دریافت کر ابے ابوسعود دریافت کر کہ جتنا
تو اپنے اہل غلام پر نادر ہے اوس سے زیادہ تر خدا پہنچہ پر نادر ہے تو بتے کہا یا رسول اللہ یہ غلام
آزاد ہے رضاداتی ہے کہ واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرنا تو مقرر مجھ کو درخ کی آگ جلائی
ف ابوسعود دیکھتے روایت ہی کہ میں اپنے غلام کو کوڑے مارنا چاہتا ہوں ابے جیسے

آواز سی کہ کوئی کہتا ہے ابے ابوسعود دریافت کر عَفْتِی سے سبب سے خیال کیا پھر حضرت نے
قریب آ کے فرمایا کہ ابے ابوسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت بن سنے اپنے ہاتھ
کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب
کرنے کی پہنچ سے زیادہ قدر ہے اس حدیث میں ارشاد ہے کہ لو تدری غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے
کہ اوس کا انجام درخ ہے

ف أَبُو هُرَيْرَةَ أَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِبَكُمْ مِنْ وَجَدَ

طراون

سہ

مِنْكُمْ عَالِهَ شَيْئًا فَلْيَبْعُهُ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْثَالَهُ الْأَرْضُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ لِلْيَهُودِ ۖ بخاری اور
 مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت یسویہ فرمایا کہ جان لو کہ تمہاری زمین اور اس کے کریم
 کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو وطن سے بھگا دوں سو جو شخص کہ تم کو گن میں سے اپنا مال باؤب سوچے
 کہ حج ڈالے اور زمین کو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اس کے رسول کی ہے ۱۱۱ ہونے پر حضرت
 کے قریب رہتے تھے انہوں نے حضرت کو غاکار اوہ کیا حضرت نے ان کو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حد
 فرمائی ہے اوٹھائے گا اسباب اوٹھا لیا اور زمین اور باغات کے تم مالک نہیں رہے چنانچہ وہ
 بوگ شام کے ملک میں بکھل گئے اور ان کے مکانات اور باغات حضرت کے قریب میں آئے
 ۴۱۴ ح ابْنُ عَبَّاسٍ اَعْلَمُوا فَاَنْتُمْ عَلَىٰ عَمَلٍ صَالِحٍ لَّوْلَا اَنْ تَعْلَمُوا لَلَزَلَتْ حَتَّىٰ اَصْحَ الْجَبَلُ عَلَىٰ
 هَذِهِ يَعْنِي عَاتِقُهُ بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کئے جاؤ
 کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمہاری مغلوب ہوئے گا ورنہ تو زمین ہی اُتر پڑے گا کہ کہ رشتی کو اپنے
 گدھے پر رکھتا ۱۱۱ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی سبیل پر جاویں کو بانی پلانے تھے حضرت نے ان کی
 تعریف کی اور فرمایا کہ بانی نکاحے میں ہیں ہی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجھ کو یہ ڈر ہے کہ اگر میں یہ کام کر دوں گا
 تو بھگو دیکھ کر سب لوگ اس پر حرم کرین گے پھر تم کو بانی پلانے کا مشکل پڑے گا
 ۴۱۵ ہر سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَّاصٍ اَعْلَمُوا فَكَيْفَ مَيَّسَّرَ لِمَا خَلَقَ لَهُ مُسْلِمٌ مِنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَّاصٍ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جس کے واسطے وہ
 پیدا ہوا ۱۱۱ اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ہو پھر ہی تو عمل اور عبادت کا فربہ
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے عمل کو نقد پر کے مخالفت نہ سمجھو بلکہ تمہارا یہ نیک عمل بھی ان ہی تقدیر
 ۴۱۶ ح اَنْسُ اَعْبُدْ وَاسْتَمْكُ فِي سَعَادَةٍ وَتَمْرُ كَرْنِي وَعَاتِيَهَ فَاَتِي صَاغِرًا فَالْحَيْنَ دَسَحَلْ
 عَلَيَّ اَمْرٌ سَلِيمٌ فَاتْنَهَ بِسَمْنٍ وَتَمْنِي بخاری میں انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھڑال
 اپنے گہنی کو اس کے برتن میں اور خرا کو اس کے برتن میں اس واسطے کہ میں روزہ دار ہوں یہ حدیث
 فرمایا اور سنت جب کہ تم مسلم بن گھر میں گئے تو وہی حضرت کے آگے خرا اور گہنی لائیں ۱۱۱

قول تو تو ایوانک کان نہ کاٹو اور لٹیکے کو نہ مارو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن کیلئے تو اذن یمن چرکے استغاثہ
 کر سوا دین سے جس اہت کو مانین تو اذن سے قبول کر اور اذن کے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اذن سے اسلام
 کی درخواست کر اگر وہ ماین تو اذن سے قبول کر اور اذن کے قتال سے باز رہ ہر اذن نہ خواہ اگر کہ تو وطن کو چھوڑا ہے
 مقام میں بیٹھے رہنے میں آئین اور اذن سے خبر کر دے کہ اگر وہ یہ کام کریں گے تو اذن
 کو یہ گاہ جو مہاجرین کو رہتا ہے یعنی نواب اور غنیمت اور اذن ہر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب
 ہے یعنی جہاد سوا کر دے لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نہ کریں تو اذن سے خبر کر دے کہ وہ
 جنگی مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر حکم خدا جاری ہوگا جسے مؤمنین پر جاری ہوتا ہے اور اذن کو
 غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا مگر اسی صورت میں کہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد
 کریں سوا کر دے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کریں تو اذن سے جزیہ مانگ سوا کر دے ماین تو
 اذن سے قبول کر اور اذن سے قتال سے باز رہ اور اگر وہ جزیہ دینا بھی نہ قبول کریں تو خدا
 مدد مانگ اور ان کو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ یہ تجھے چاہیں کہ تو اذن سے
 خدا کا اور اپنے رسول کا عہد کرے تو اذن سے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نہ کر و لیکن اذن سے
 اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والوں کا قول قرار کر سوا سٹے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے ساتھیوں
 کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور خدا رسول کی عہد شکنی سے گناہ میں کمتر اور آسان تر ہے اور جب کہ
 تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے سو دے تجھے چاہیں کہ تو اذن کو خدا کے حکم اتارے تو اذن کو خدا
 کے حکم پر نہ اذکار و لیکن تو اپنے حکم پر اتار سوا سٹے کہ تو نہیں جانتا کہ اذن کے مقدمے میں تو خدا
 کی مرضی جان سیکھا یا نہیں **ف** حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اذن کے
 سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر جہاد عہد شکنی ہر صورت سے درست نہیں
 لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کے عہد شکنی سے کمتر ہے اور اذن کے حکم اتارنے خدا کی طرف سے عہد کرنا
 منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا سوا سٹے کہ خدا کی مرضی نہیں معلوم ہو سکتی

رَأَيْتُ ذَلِكَ وَانْجَلَنِي فِي الْآخِرَةِ كَأَفْوَرًا وَتَشْيَا مِنْ كَأَفْوَرٍ قَادِرٍ عَلَى أَنْ تَنِي بِخَارِي أَوْ
 مِسْلَمٍ أَوْ مَطْلِيغِي جَسَاكَ تَسْتَيْبِتْ كُفَّ نَامِ هِي رَوَيْتُ هِي كَهْ حَضْرَتُ نَوَايَا كَهْ اسْكُو نَسْلُ دَوْنِ بَارِيَا
 بَانِجِ بَارِيَا سِي سِي زِيَادَه اِگَرَم اسْكُو هَتَر دِكُو اَو رَاخِر غَسْل مَن كَا فُورُ دَا تُو بَا حَضْرَت سِي بُون تُو يَا كَه تُو
 سَا كَا فُورُ دَا اَو بَر جَب تَم غَسْل دِيغِي سِي فِرَاغَت پَاو تُو بَه كُو خِر كَر وَف حَضْرَت كِي مِي كِي كَا اِنْقَالَ

ہوا تھا حوزہ میں اذکو غسل دیتی تھیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تن مبارک ہر وقت نہیں
 جہاں تک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہے اور آخر غسل میں کافور ڈالنا سنت ہے

۴۹۰

فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُسْلِمًا بِخَارِي أَوْ مِسْلَمٍ مِّنْ عَبْدِ السَّيْنِ عَبَّاسٍ طَيِّبٍ رَوَيْتُ هِي كَهْ حَضْرَتُ
 فَرَمَا كَهْ غَسْل دُوا اسْكُو بَانِي اَو رِيغِي كِي بُو تُون سِي اَو اسْكُو دُو دِکَر دُون مَن کَفْنِ دُو اَو اسْکے حُثْ بُو
 لَگَاؤ اَو اسْکے مَر کُو تَرَاؤ اَو اسو اسطے کہ خدا اسکو قیامت میں اُٹھاؤ گے گا لیکنگ لیکنگ بَخَارَسے

ہوئے اب تک مرد حضرت کے ساتھ حج میں تھا احرام باندھے مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 امام شافعی کے نزدیک مجرم اگر مرد ہے تو اس کے خوشبو لگانا اور اسکا سر چھپانا درست نہیں

۴۹۱

اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک مجرم اور غیر مجرم حسب برابر ہیں
 اَبْنُ عَبَّاسٍ اَقْبَلَ الْحَدِيثَ وَطَلَقَهَا تَطْلِيقًا قَالَ لَنَا ابْنُ قَيْسٍ بَنُ شِمَاسٍ

بَخَارِ عَيْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ طَيِّبٍ رَوَيْتُ هِي كَهْ حَضْرَتُ نَوَايَا كَهْ اسْكُو نَسْلُ دَوْنِ بَارِيَا
 طَلَق دِسے کہ یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف ثابت بن قیس کی جو روایت

کہا کہ یا حضرت میں ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بد کوئی نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں خاوند کو
 تکلیف دینا برا جانتی ہوں یعنی میرے اور اس کے موافقت نہیں ہو سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ سے

تیرے ٹھہر میں دیا ہے اسکو پھر دے گی اس سے کہا ہاں تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث
 فرمائی اس حدیث کے معلوم ہوا کہ حَلَع درست ہے یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض میں مال لینا

۴۹۲

صِرَافٌ مِّنْ مَّحْرُومَاتِ الْحَيَاتِ وَالْجِلَابِ وَاقْتُلُوا إِذَا الطُّفْلَيْنِ وَالْكَافِرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ

البصر وَلَيْسَتْ سَقَطَانِ الْحَبَّالِيَّ سَلَّمَ مِنْ جَمْدِ الْقَدَرِ عُرْفِيهِ رَوَيْتُ هِيَ كَهْفِ نَسْتِ فَمَا يَكُ مَا رَأَوُ
 سَابُونَ كَوَاوِرْ كَتُونِ كَوَاوِرْ مَارُوَاوُ دَوَاوِيرْ وَاسِيْ سَانِبْ كَوَاوِرْ مَارِيْهْ سَانِبْ كَوَاوِرْ مَارِيْهْ سَانِبْ
 اَنَّهُ بُوْطُوْا سَتِيْ بَيْنِ اَوْرَحَالِهْ عَوْرَتُوْنَ سِيْ بِيْطْ گَرَاوِيْغِيْ بَيْنِ ف سِيْ بِيْغِيْ اَوْنِ دَوْنُوْنَ سَابُونَ
 مِيْنِ يِهْ خَاصِيْتِ هِيَ كَهْ جَبَاوَنِكِيْ اَنَّهُ اَدَمِيْ كِيْ اَنَّهُ پَر پَرِيْ اَوْرَقَابِلِ هُوْ تَوَاكَلْ كِيْ رُوْشَنِيْ جَانِيْ رِيْغِيْ
 اَوْرَحَلِ سَاقَطِ هُوْ جَاوِيْ تَوَاسِيْ مَوْذِيْوَانَا هِيَ جَابِيْ

۳۳ **و** اِنْ مَسْعُوْدٍ اَقْرَأَ عَلَى الْقُرْآنِ قَالَهُ لَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَقْرَأْ عَلَيَّكَ
 وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ اِلَيْهَا حَتَّى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ
 اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا رَفَعْتُ رَاسِيْ اَوْ عَمَرْتِيْ
 رَاجِلًا اِلَى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَاسِيْ فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ
 بن مسعود رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ بیٹے کہا کہ یا رسول اللہ
 میں آپ کے آگے قرآن پڑھوں اور حالانکہ قرآن آپ پر اترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو یہ پہلا معلوم ہوتا ہے
 کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنوں تو میں سورۃ النازلہ پڑھا بیان تک کہ میں جب اس بات پر پہنچا کہ کیا حال
 ہوگا اوس وقت جب کہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاؤں گے اور مجھ کو اس امت پر گواہ لاؤں گے
 تو میں اپنا سر اٹھایا یا بون کہا کہ ایک مرد سے تیرے پہلو میں ہاتھ لگایا تو میں نے اپنا سر اٹھایا سو میں نے
 دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہیں **ف** حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کر کے روئے
 اور مریض تھکے ابھی امت پر روئے کہ ان کے افعال کا بیان کر دے گا اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ غیر قرآن سنا اور مطلب کو غور کر کے رونا سوچا اور ڈانٹا ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے شیعے

میں تاثیر زیادہ ہوتی ہے

۴۹۸ **ص** اَبُوْ اَمَامَةَ اَقْرَأَ الْقُرْآنَ فَاتَهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اَقْرَأَ الزُّهْرَاوِيْنَ
 الْبَقْرَةَ وَسُوْرَةَ اِلَى عِمْرَانَ فَاتَهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَاَنَّهُمَا عَمَّا مَنَّانٍ اَوْ عَيَّا بَنَاتٍ
 اَوْ كَاَنَّهُمَا فَرَقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ مُّخَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اَقْرَأَ وَسُوْرَةَ الْبَقْرَةَ

حکایت
ابو امامہ رضی اللہ عنہ
عن ابیہ عن ابیہ عن ابیہ
عن ابیہ عن ابیہ عن ابیہ

فَإِنْ أَخَذَ هَا بَرَكَةً وَتَرَكَ هَا حَسْرَةً وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلُ
 سلمین ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نوایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشنا دیکھا اپنے پڑھنے والوں کو
 زیادت کے دن پڑھو قرآنی پور توں کو جسے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو سب دو دن سو تین دن
 میں تین گئے جسے دو ابر یا جسے دو مائنان یا جسے دو قطارین صفت ہستہ چریوں کے عذاب
 کو پھاوین گی اپنے پڑھنے والوں سے پڑھا کر سورہ بقرہ کو اس واسطے کہ لو کا لبتا برکت ہے
 اور اس کا چوڑا پچھا دہی اور اوپر قابو نہیں جاتا جا دو گروں کا ہنسنے کی برکت عباد و نہیں اثر کرنا
و جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَا أَتَلَفْتُ قُلُوبَكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ
 فقو مواعنتہ بخاری اور سلمین جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نوایا کہ پڑھو
 قرآن کو جب تک تمہاری دل بجائے موافقت کوں اور جب تمہاری دل اور زبان میں اختلاف
 پڑے تو اس سے اٹھ کھڑے ہو **ف** یعنی قرآن حضور دل سے چاہئے اور جب
 دل پریشان ہو انوصف زبان سے پڑھنا ہے لفظ بلکہ غیب نہیں کہ کثرت خیالات کے کچھ پھر پڑھا
 صر ابوہریرۃ اَقِمُوا الصَّلَاةَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّلَاةِ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ
 سلمین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نوایا کہ سیدھا کر وصف کو نماز میں اس واسطے کہ سیدھا کرنا
 صفت کا نماز کی خوبصورتی ہے **ف** راستی صفت کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہوں اور درمیان میں فرق
خ حَدِيثُهُ الْكُنُوزُ مَنْ يَلْفِظُ بِالْإِسْلَامِ وَيُرْوَى أَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ فَكَانُوا
 خَمْسِيَّةً وَيُرْوَى مَا بَيْنَ سِتْمِائَةٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ وَيُرْوَى أَلْفًا وَخَمْسِمِائَةٍ بخاری
 حقیقہ ہے روایت ہے کہ حضرت نوایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے اونکو جو اسلام کا کلمہ پڑھنے ہوں اور
 دوسری روایت یوں ہے کہ شمار کر کے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہیں تو پانچ سو تھے اور ایک روایت
 یوں ہے کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یوں ہے کہ ہزارہ سو تھے
و النَّبِيُّ الْيَمِينُ لَنَا عَلَمًا مِنْ عَلَانِكَ مُحَمَّدٍ قَالَهُ لِي طَلْحَةُ
 انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نوایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکوں میں سے تاکہ میری صحبت

۴۹۰

۴۹۴

۴۹۷

۴۹۸

کبار سے یہ حضرت ابو طلحہ سے فرمایا کہ ایک سے دس میں اگر ایضاً کر کے بائیس کے وقت یہ سند نامی
و **اِنَّ عَبَّاسَ الْجَعْفَرِ الْقُرَاطِيَّ يَاهْلِكَ مَا بَعَثَنِي فَهُوَ لَا وَتِي رَجُلٌ ذَكَرَ** بخاری اور
 مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ملاؤ ذرا لیں کو فراتس والوں سے پہر جو
 مال باقی رہے سو قریب تر ششہ وار مرد کا ہی **ف** **فَرَاتُ مَقْرِيٍّ جَعْفَرِ مَقْرِيٍّ** کو کہتے ہیں جو
 زمان میں مفصل مذکور ہیں جسے آدھا حصہ لکلی کا اور چہا حصہ ماکا اور آٹھواں حصہ جو رد کا سو فرمایا کہ میت
 کے مال سے اول ذرا لیں والوں کو دینے اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اسکو عصبہ یا ویکاجا چہ
 اسکی تفصیل علیہ الرضیٰ میں موجود ہے

خ **مِمَّنْ مَوْنَهُ الْفُؤَاهَا وَمَا خَوْلَهَا وَجَلَّوْا لَهَا** بخاری میں حضرت جعفر بن زید سے روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ نکال کے پہلک دو چوہے کو اور اس کے پاس بے گاہی کو اور اپنے باقی گاہی کو کہ
ف **اَجْرًا لِّمَنْ مِّنْكُمْ** اور مر گیا حضرت مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اس صورت
 میں ہے کہ گاہی جا ہوا اور اگر گاہی بتلا اور گہلا ہو تو تمام گاہی ناپاک ہو گیا

ف **كُتِبَ لَكُمْ مَالُ امِّ سَلَمَةَ عَلَيْكَ بَعْضُ مَالِكَ فَهُوَ حَسَنٌ لَّكَ قَالَهُ لَهُ**
 بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ رکھ بیٹے تھوڑے مال کو بیکر
 حق میں بہتر ہے یہ حضرت کعب سے فرمایا **ف** **كُتِبَ جَنَاحُكَ** جو کہ حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے
 خدا اور رسول کا اوپر پنجاس درختا عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے اونہوں نے
 چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کریں تب حضرت سے یہ حدیث فرمائی

خ **اِنَّ امَّ سَلَمَةَ عَمَّارَةً قَالَتْ لَا تَزَالُ نَصْرًا وَبِرَةً تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي** بخاری میں انس سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دو رکہ اسے نقش دار پر دیے کو چارے آسے گیسے اسو اسے ملے کہ
 اسکی تصویر میں ہمیشہ میرے سامنے آتا کرتی ہیں **ف** **فَرَاتُ مَقْرِيٍّ** حضرت عائشہ رضیٰ رنگین پردہ جہین
 تصویر میں تھیں ہر میں لنگیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

هَرَابِ عَبَّاسٍ اَخْرَجَهَا نَصَبَ عَلِيٍّ فِي دِمَا نَفَرًا جَعَلَهُ عَلَى صَفْحَتَيْهَا وَلَا تَأْكُلُ مِنْهَا
 ۷۰۳

أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُقَيْقَتِكَ تَعْنِي مَا أَبَدَعَ مِنَ الْبَدَنِ مُسْلِمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّاسٍ مِمَّنْ رَوَيْتَ
 بَنِي كَثُوبَانِي كَاوْنُثَ رَاهِ بْنِ هَنْكٍ جَاوِسَ أَوْ بَيْتَ اللَّهِ نَكَبَ جَاوِسَ أَوْ سَكَبَ حَقَّ بَيْنَ حَضْرَتِ نَوَايَا
 كَرَاوِسْكَوْنِجْ كَپَرِ اوسكے خون میں جو خون کو رنگ پہر اوسکو اونٹ کے کوٹھان پر رکھ دیے اور نواو سکا
 گوشت مٹ کہا اونٹ کوئی حیرے ساتھ ہوں سے کہا ویسے **ف** حضرت جب حج کو چلے سڑو لگا کر
 قربانی کے ایک شخص کو حوالہ کئے کہ حساب کے چلے اوسے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ
 میں ماندہ ہو جاوے اور نہ چل سکے تو بزن کیا کر دن نب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے
 اس واسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جان کے نہ کہا ورنہ اور محتاج لوگ کہا ورنہ
 صَحَابَةُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَقْبَلُ الْفُلُوكَ أَنْ يَغْلِبَكُمْ الْمَأْسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ كَزَعْتُمْ مَعَكُمْ
 مسلم بن جابر رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ پانی کہچو اب عبدالمطلب کی اولاد اسو اگر چھکوتے
 خوف نہ تو کہ لوگ تمہاری آنکشی پر غلبہ اور چوم کر بن گئے تو میں ہی تمہارے ساتھ پانی کا ٹاف
 یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباسؓ سے فرمایا

خَالِئُ النَّصْرَةِ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا
 ۷۰۴
 أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَجُزُّهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنْ ذَلِكَ نَصْرُهُ بِنَارِ
 مِّنَ النَّاسِ هِيَ رَوَايَتُ هِيَ كَرَضَتْ نَوَايَا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مدد
 کھایا رسول اللہ اوسکی مدد کر لگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا پہلا یہ نوبت لائی کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اوسکی مدد
 کر دن حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظالم سے روک یہی اوسکی مدد گاری ہے

صَرْحُ حَدِيثِهِ أَنْصُرْ فَإِنِّي لَكُمْ رَءِيسٌ يَوْمَ تَسْتَعِينُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ لَهُ قَوْلًا بَيِّنًا مُسْلِمٌ مِنْ خُدَيْفَةَ
 ۷۰۵
 عِيسَى رَوَايَتُ هِيَ كَرَضَتْ نَوَايَا کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں ہٹ جاؤ ہم ادن کا فردن سے قول کو پورا کرینگے اور
 ادن پر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگیں گے یہ حضرت نے حدیث فرمائی اور ادن کے باپ نے فرمایا **ف**
 خُدَيْفَةُ عِيسَى رَوَايَتُ هِيَ كَرَضَتْ نَوَايَا کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت میں بن اور ہرا
 باپ کے سے سے کہنے کو جلا کا فردن نب نے چھوڑا اور پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو ہم نے کہا کہ ہم یہ

جائے ہیں کافروں سے کہا کہ تم بخاری صلح کو توڑا یا جاسے ہو تم سے خدا کا قول کر دو کہ ہم دہشت
جا کر لٹ آؤں گے اور غیر کے ساتھ ہو کر نہ لڑوں گے یعنی اوں سے اسطرح عہد کیا اور حضرت
اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضروری اگرچہ کافروں سے کیا ہو

۷۰۷ **و** اَنْوَهِرْنَا اَنْظُرُوا اِلَى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا اِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجَدُ
أَنْ لَا تُؤْذُوا نِعْمَةً اَللّٰهُ عَلَيْكُمْ

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ نظر کیا کرو اوکو جو تم سے کمتر ہیں اور نہ دیکھا کرو اوکو جو تم سے اونچے ہیں اسواسطے کہ یہ تمہارے
حق میں بہتر ہے کہ نہ حقیر جانو گے خدا کی نعمت کو جو تم پر ہے **ف** یعنی جو لوگ تم سے اعلیٰ اور بڑے
اور تندرستی اور ریاست میں کمتر ہوں اوکو خیال کیا کرو تا کہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ

دنیا میں تم سے افضل ہوں اوکو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلے اور ناحق سرخ ہوگا

۷۰۸ **و** سَفَلُ بْنُ سَعْدٍ اَنْفَذَ عَلَى رَسَائِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحِطِهِمْ تَرَادُّعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ
وَ اَخْبَرَهُمْ بِمَا يَحْبِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اَللّٰهِ فِيْهِ

بخاری اور مسلم میں انس بن سعد رضی عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلا جا اپنے طور پر یہاں تک کہ جب تو اون کے ڈاکٹ بے پر پہنچے پھر اون سے اسلام
درخواست کرو اور بتلاؤں کہ جو اون پر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام میں یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام

ف جب حضرت علی مرتضیٰ کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی

۷۰۹ **و** عُمَاؤُفَ بْنَ مَدْرَلَةَ قَالَ لَهُ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اَللّٰهِ اِنِّيْ لَكُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْحَاجَةِ
اَنْ اَعْتَمَلَنَّ لَيْلَةً وَفِيْهَا وَ اَيَةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروق رضی عنہ سے فرمایا جب کہ اونہوں سے کہا
کہ یا رسول اللہ میں نے کفر میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات اعتکاف کروں گا اور دوسری روایت میں ہے
کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ میں اعتکاف کروں گا **ف** معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے

بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو

۷۱۰ **و** اَلنَّسَّ اَوْلُوْهُ لَوْ لَيْسَتْ بِهٖ
بخاری اور مسلم میں انس رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نادی کا

آقا محمد گری
و رتخ حسن

ف سے اُبار قیامت اور اپنی موت پہلے جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم میں

دہوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ہر گھٹ بھل کا جوڑ بکے گا

۷۱۶ مَرَّ اَنْوَذَرُ لِبَنِي الْكَافِرِينَ لِكَيْ فِي ظُهُورِهِمْ تَمُوتَ مِنْ جُودِ بَعْضِهِمْ وَبِكَيْ مِنْ

فِي الْاَفْئَادِ تَمُوتَ مِنْ جِلْدِهِمْ وَتَمُوتَ لِبَنِي الْكَافِرِينَ

۷۱۷ اَوْضَعِ بَعْضُكُمْ عَلَيْهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَيُؤْضِعُ عَلَى حُلَّةِ ذِي الْحِكْمِ عَمِّي يَمُوتُ مِنْ غَضَبِ

كَتِفِهِ وَيُؤْضِعُ عَلَى غَضَبِ كَتِفِهِ حَتَّى يَمُوتَ مِنْ حُلَّةِ ذِي الْحِكْمِ يَمُوتُ لِبَنِي

السُّلَمِ اِنْزَوِي رَوَيْتُ هِيَ كَهْضَتُ بَيْنَ فَرَايَا كِبَارِ بَشَارَتِ دِي مَالِ جَمْعِ كَر كَسِي

وَالْوَن كُو دَا سَخِي كُو اُو كِي پُتھون مین وَاغَا جَا وِی پے گَا پُتھون سے نکلے گا اور اُو کِی

کُتھون کی طرف سے وَاغَا جَا وِیگا اُسکے مٹھون سے نکلے گا پُتھاری اور مسلم مین دوسری روایت

۷۱۸ یُونِی تَمُوتُ لِبَنِي الْكَافِرِينَ لِكَيْ فِي ظُهُورِهِمْ تَمُوتَ مِنْ جُودِ بَعْضِهِمْ وَبِكَيْ مِنْ

فِي الْاَفْئَادِ تَمُوتَ مِنْ جِلْدِهِمْ وَتَمُوتَ لِبَنِي الْكَافِرِينَ

اَوْضَعِ بَعْضُكُمْ عَلَيْهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَيُؤْضِعُ عَلَى حُلَّةِ ذِي الْحِكْمِ عَمِّي يَمُوتُ مِنْ غَضَبِ

كَتِفِهِ وَيُؤْضِعُ عَلَى غَضَبِ كَتِفِهِ حَتَّى يَمُوتَ مِنْ حُلَّةِ ذِي الْحِكْمِ يَمُوتُ لِبَنِي

السُّلَمِ اِنْزَوِي رَوَيْتُ هِيَ كَهْضَتُ بَيْنَ فَرَايَا كِبَارِ بَشَارَتِ دِي مَالِ جَمْعِ كَر كَسِي

وَالْوَن كُو دَا سَخِي كُو اُو كِي پُتھون مین وَاغَا جَا وِی پے گَا پُتھون سے نکلے گا اور اُو کِی

کُتھون کی طرف سے وَاغَا جَا وِیگا اُسکے مٹھون سے نکلے گا پُتھاری اور مسلم مین دوسری روایت

۷۱۹ یُونِی تَمُوتُ لِبَنِي الْكَافِرِينَ لِكَيْ فِي ظُهُورِهِمْ تَمُوتَ مِنْ جُودِ بَعْضِهِمْ وَبِكَيْ مِنْ

فِي الْاَفْئَادِ تَمُوتَ مِنْ جِلْدِهِمْ وَتَمُوتَ لِبَنِي الْكَافِرِينَ

اَوْضَعِ بَعْضُكُمْ عَلَيْهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَيُؤْضِعُ عَلَى حُلَّةِ ذِي الْحِكْمِ عَمِّي يَمُوتُ مِنْ غَضَبِ

كَتِفِهِ وَيُؤْضِعُ عَلَى غَضَبِ كَتِفِهِ حَتَّى يَمُوتَ مِنْ حُلَّةِ ذِي الْحِكْمِ يَمُوتُ لِبَنِي

۷۱۸ **م** رَأَى نَحْنُ نَحْنُ وَاللَّيْلَةَ الْقَدِيرِ فِي الشَّبَعِ الْوَاحِدِ سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ رَوَيْتُ

کہ حضرتؑ کو اپنا سون کر دشب قدر کو بچلی سات راتوں میں **ف** عینہ رمضان عشرہ آخرہ میں

۷۱۹ **م** رَأَى نَحْنُ نَحْنُ وَاللَّيْلَةَ الْقَدِيرِ فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ مِنْ مَرْمَصَانَ سَلَمٌ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ

عینہ سے روایت ہے کہ حضرتؑ کو اپنا سون کر دشب قدر کو رمضان کی بچلی دس راتوں میں **ف** عینہ طاق راتوں میں

۷۲۰ **م** رَأَى نَحْنُ نَحْنُ وَاللَّيْلَةَ الْقَدِيرِ فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ وَقَالَ فِي الشَّبَعِ الْوَاحِدِ سَلَمٌ مِنْ

مسلم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ طلب کر دشب قدر کو بچلی دس راتوں میں یا یوں

فرمایا کہ بچلی سات راتوں میں

۷۲۱ **ف** ابْنُ مَسْعُودٍ لَسَعْرًا فَإِنَّ فِي السَّحْرِ بَرَكَةً بَخَّارِي أَوْ سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ

سے کہ حضرتؑ فرمایا کہ سحری کہا یا کہ اسو سطلے کہ سحر کائنات ہی سے لوٹا اور نوبت موم

۷۲۲ **ف** حَارِثَةُ بْنُ وَهَبٍ الْخَرَّاعِيُّ نَصَدَقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمِشُّ بِصَدَقِهِ يَقُولُ

الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ حَسَنًا بِهَا لَا أَمْسَ قِيلَتْهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا

فَلَا يَحْسَدُ مَنْ يَقْبَلُهَا بَخَّارِي أَوْ سَلَمٌ مِنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَوَيْتُ کہ حضرتؑ فرمایا

کہ صدقہ دو اور خیرات کر دے یہی کہ مرد اپنا صدقہ بجا دے گا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اس کو کل لانا تو میں اس کو

قبول کرنا اور آپؐ تو مجھ کو اس کی حاجت نہیں تو کیا وہیگا کہ جو صدقہ قبول کرے **ف** امام مہدیؑ

کے وقت میں مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مال دار ہو جائیں گے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لیے سو

فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت حاصل ہو جو دنیا ہو سو محتاجوں کو دو

۷۲۳ **ف** أَبُو مُوسَى لَعَا هَذَا الْقُرْآنَ قَوْلَ الَّذِي نَفَسَ مُحَمَّدٌ بَيْدَهُ لَهْوًا أَشَدَّ لَعَلًّا

مِنْ الْإِبِلِ فِي عَقْلِهَا بَخَّارِي أَوْ سَلَمٌ مِنْ أَبُو مُوسَى عَنِ رَوَيْتُ کہ حضرتؑ فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا

کر د اس قرآن کو سو قسم ہے اس کی جسے قابو میں محمدؐ کی زبان ہی کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بہا گئے الا

بہت ہی اون اوٹوں سے جو اپنی آستینوں میں **ف** اوٹ جہاں اپنی رستی سے چھوٹا ہوا اس طرح

جب الفاظ قرآن کے دور چھوڑا ہوا اسو سطلے حضرتؑ فرمایا کہ ہمیشہ دور چھوڑا جاوے گا کہ قابو میں نہ آئے گا

کے ایمان حضرت نے فرمایا کہ خدا کا فرض اور اس واسطے کہ خدا کا فرض زیادہ تراد کر کے باقی
 ہی ایک عورت ہے کہا یہ صاحب میری باپ نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کے گھر
 نبی حضرت نے حدیث فرمائی **ف** امام اعظم کے نزدیک اگر نیت کا مال ہو اور اس نے حج کی
 نیت کی ہو تو دارفہرج کو مانا اس کی طرف سے واجب ہے اور اگر مال نہ ہو یا نیت نہ کی ہو تو
و عائشہ رضی اللہ عنہا و قَوْلِي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى حَبِيبَتِي فَالْكَرَامَةُ بِدَنِيَّةِ ۷۲۰
 الرَّبِّ لَمَّا أَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ وَكَانَتْ وَجَعَةً بخاری اور سلم بن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شہر کو رو بون کہہ کہ الہی جہان تو مجھ کو روک دیو گا میں نے جہان بیمار می غالب
 ہو جا دیے گی وہیں میں احرام اٹاروں گی یہ حضرت نے صحابہؓ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اس نے
 حج کر کے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی **ف** جب احرام باندھ کے حج کو جا رہے اور راہ میں
 بیمار ہو جاوے یا دشمن کے خوف سے نہ جا سکے تو احرام اتارے اور دوسرے سال حج کو فدا کر
و عائشہ رضی اللہ عنہا قَوْلِي لَمَّا أَدَّيْتُ خَلَّتْ فَرَأَيْنَهُ ذَكَرْتُ اللَّهَ شَيْئًا بَعْنِي سِتْرًا كَأَن فِينَهُ ۷۲۱
 تَمَنَّا لَطَائِفَ قَالَهُ لَهَا سلم بن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اٹاؤں
 اس واسطے کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا چھوٹی ہی مراد وہ پردہ ہی جس میں چھوٹ
 کی تصویریں تھیں یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا **ف** یہ پردہ اور وقت میں تھا جب میرا مقام
و عَجَبُ اللَّهِ بْنِ عَجْرِ وَحْدُ وَالْقُرْآنُ مِنْ أَسْرَافَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمٌ وَمُعَاذُ ۷۲۲
 وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلَى ابْنِي حَدِيقَةَ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 کہ حضرت نے فرمایا کہ تو قرآن کو اپنے چار شخصوں سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور سالم
 اور معاذ سے اور ابی بن کعب سے سالم وہی جو ابو حذیفہ کے نواسی ہیں **ف** حضرت کے
 وقت تکبیرے چار صحابہ قرآن کے بڑے واقف تھے اس واسطے حضرت نے ان کی ہمت کیا
 سند کر دی تاکہ لوگ ان سے سیکھیں

مَرْعَادَةُ بَنِي الْقَهَامِ حَدُّ وَاعْتَى حَدُّ وَاعْتَى فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبَكْرُ ۷۲۳

بِالْبَكْرِ حُلْدٌ مِائَةٌ وَنَعْفَى سِنَّةٍ وَالتَّيْبُ بِالتَّيْبِ جُلْدٌ مِائَةٌ وَالرَّيْجُ مَسْلَمٌ مِنْ مَبَاوِدِ بْنِ مَسْأُتٍ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکو چھ سیکو چھ مقرر خدا نے اون عورتوں کی راہ کردی کواری کہ
کواری کے ساتھ نہ کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح واپس کے ساتھ نہ کوڑے

اور سنگساری **ف** فان من اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتوں کو فید کرو یہاں تک کہ مر جاوین
یا ان کے مقبرے میں خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام شافعی
کے اور امام احمد کے مذہب میں یہی ہے کہ اگر کواری مر دیا کواری عورت حرام کاری کرے تو اس کی
حد یہ ہے کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر بھی کیجئے اور امام اعظم کے نزدیک کواری کی حد
صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہی کوڑوں کے ساتھ شہر بدر کرنا اور
سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہیں جمع کرنا و سنراؤن کا اون کے نزدیک بیش مینو
ہی اس واسطے کہ حضرت نے لکھی تھیں کہ سنگسار کیا اور حالانکہ اون کو کوڑے نہیں مارے
حضرت ابن حصین **حَدَّثَنَا وَامَّا عَلَيْهَا وَدَعُوها فَاتَّهَمَ مَلْعُونَةً** مسلم بن عثمان بن حصین
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انار لو جو کہ اس اوٹنی پر ہو اور اس کو چھڑا سو اسطے کہ وہ لعنی ہے

ف حضرت سفر میں نئے لعنت کی لفظ سنی پڑھا کہ یہ کیا ہے تو گونے کے کہا کہ فلاں عورت
اپنے اپنی اوٹنی کو لعنی کہا اب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنی ٹھہری تو اوپر چڑھنا کیا فتر
اوپر سے اس کا سباب انار لو اور اس کو چھڑا دو اس کلام سے حضرت نے اس عورت کو جہنمی

دی تاکہ دوسرے بار پھر ایسی حرکت نہ کرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہیں

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَامَّا وَجَدْتُ وَكَأَنَّ لَكُمْ إِذَا لَيْتَ بَعْثِي مَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى مُصَاصٍ
فی ثَمَارِ النَّبَا عَفَا فَلَئِنْ بَلَغَ ذَلِكَ وَفَاعَدَنِيهِ قَالَ لَعْنُ مَائَةٍ مسلم بن ابوسعید رضی عنہ روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ لو جو تم نے پایا اور اس کے سوا کسی کچھ نہ ملے گا **ف** ایک شخص نے اپنے
باغ کے بیل لوگوں سے بیچے اور قیمت لی پھر بیلوں پر کوئی آفت پڑی کہ بیلے ہو گئے مول نے
والوں نے اپنے مال کا دعویٰ کیا حضرت نے اصحاب کے کہا کہ اس کو خیرات دو کہ اپنا فرماؤ اور کہے

بموجبِ خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرین ادا ہوتا تب حضرت قرین خواہوں یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرین دبا کی طرف سے کچھ قرین دلو اس کے باقی قرین کو سنا کر دے

۷۳۶ **ق** عَائِشَةُ خُذُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تَطْبِقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ حَتَّى تَمْلُؤُوا بُخَارِي اور سلم بن حضرت عائشہ رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اوتے کر دیتے تھے ہو سکتے ہو سکتے تھے کہ خدا نواب دیتے ہے نہیں اُداس ہوتا جتنا تم عمل کرے تھے یہ نہ اُداس ہو ف لینے عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہو سکے جس سے دل نہ اُداس ہو

۷۳۷ **ق** زَيْدُ بْنُ جَالِدٍ خَذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِدَا ثَبِ يَعْنِي صَلَاةَ الْغَسْرِ

بخاری اور سلم بن زید بن خالد رضیے روایت ہے کہ حضرت نے بھولی بھنکی بکری کے حقیق فرمایا کہ یہ اوسکو سودہ تیرے واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھڑیے کے واسطے ہی

۷۳۸ **ق** جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصَارِمِي

بخاری اور سلم بن جابر رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے جابر اور پانی ڈال مجھ پر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہے جو انصاری کے چھوٹی مشک میں تھا

۷۳۹ **ق** عَائِشَةُ حَدَّثَنِي فِرَاصَةُ مِنْ مَسَلِكٍ وَيَزْوَى مُمَشَكَةً فَتَطْهَرُ بِهَا

بن حضرت عائشہ رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لڑکا کپڑے کا ششک سے آلودہ پہر اوسے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت میں جین کے بعد کس طرح طہارت کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد تھے میں ششک لگا کر کہہ یا کر بنے ناکہ خون کی بہ دو دفع ہو

۷۴۰ **ق** عَائِشَةُ حَدَّثَنِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكَ وَيَكْفِي وَلَدَكَ وَيَزْوَى سَخِيَّةَ

مَا يَكْفِيكَ وَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ لِمَنْ يَنْدِي بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ أُمِّ رُوَيْلٍ أُمِّ سَقِيَّانَ بَخَارِي اور سلم بن حضرت عائشہ رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لڑکا خروند کے مال سے دستور کے موافق

جنتا چھو اور نیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت بنہندہ عتبہ کی بیٹی سفیان کی جو روئے
 کہا **ف** بنہندہ ہے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھ کو اور میری
 اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہو سکتا ہی کہ او کی نادانستگی میں بقدر حاجت بے لوں یعنی اس طرح لینا
 درست ہے یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت
 ضروری کے بدون اوس کے اجازت لیوے تو درست ہی اسو اسطے کہ اسکا حق خاوند پر زمین
و اِنْ عَمَّائِيسَ دَعَوْنِي فَلَا تَنِي اَنَا فَيَهْ خَيْرٌ وَاَوْصِيكُمْ بِنِسَاءِ اَخْرَجُوا الْمُشْرِكِينَ
 مِنْ جَزْيَةِ الْعَرَبِ وَاَحْزَرُوا الْوَقْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اَحْزَرُهُمْ قَالَ وَتَسَكَّتْ عَنِ الثَّلَاثَةِ
 اَوْ قَالَتْهَا كَا لَيْسَتْهَا هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ اِنِّي مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم میں
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہرہ نہ بھوک جس میں کہ میں ہوں بہتر ہی اور میں
 نگوئیں چیز کی وسعت کرنا ہوں کہ کمال دیجو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایچوں کو
 جس طرح میں او کو انعام دیتا تھا رادوی سے کہا کہ نیری چیز سے حضرت تسکوت کیا یا کہ اسکو فرمایا
 مگر میں ہول گیا یہ قول ہے سلیمان بن ابی سلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی **ف** اسکا پورا قصہ

حدیث نطاس میں انسی باب میں ہو چکا

خ اَبُو هُرَيْرَةَ دَعَوْنِي مَا تَرَكْتُ اِلَّا اَهْلًا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سَوَّالَهُمْ وَاخْتَلَفَهُمْ
 عَلَى اَنْبِيَاءِهِمْ فَاِذَا نَهَيْتُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاَجْتَنِبُوهُ وَاِذَا اُمِرْتُ بِأَمْرٍ فَاَتَوْمُوهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ
 بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے سوال کرنا چھوڑ دو جنگ کہ مجھ کو پہرہ
 اور نہ تیل دونوں میں سے اگلی امتوں کو تو ادون کے سوال اور اختلاف ہی سے غارت کیا گیا ہے
 پیغمبروں پر اختلاف کر کے بے نیچے سو جب کہ میں نگو کہ کسی چیز سے منع کروں تو اس سے بچا کر دوں
 جب کہ میں کسی چیز کو کھانے کا حکم کروں تو اسکو کیا کروم جتنا کہ چاہے ہو **ف** حضرت خطیبہ
 اور فرمایا کہ اسے گو گو ہم پر فرض ہوا سو ہم حج کو ادا کر دوں اب تک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے
 حضرت جب یہ بیان کیا کہ او نے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میں مان کہتا تو تم پر ہر

سال حج کرنا فرماں ہو جانا اور جسے کبھی ہنوس کتنا پہر یہ حدیث فرمائی ہے یہ وہ سوال کیا کر دجہ تھا کہ
 من بن بہتری او سکون خود بیان کرد تا ہون نمکوانی کاوشش کرنا کیا ضرور ہے

و جابر دَعَا فَاثَمًا مَبْنِيَّةً بَعَثَتْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ اُنَى قَوْلِ الْاَنْصَارِ وَجِب
 كَسْبَةِ الْمُهَاجِرِي بِالْاَنْصَارِ بخاری اور سلم بن جابر نے روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ چہوڑ
 اوس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی ہے **ف** حضرت سفر میں بیٹھے ایک انصاری اور مہاجرین کے
 گفتگو ہو گئی مہاجر نے انصاری سے کہ چوٹر پر لات ماری انصاری نے چیخ مارا کہ یہ کسٹے انصاری
 دوڑو اور مہاجر نے اسے بطرح مہاجرین کو بلایا دونوں طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرت نے غور
 سر کر دیا کہ یہ کفر کا قول ہے گناہ بڑا کسوٹے ہوا اصحاب نے اون دونوں شخصوں کا حال عرض کیا

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

مَخِ ابُو مَرْثَدَةَ دَعْوُهُ وَاَمْرُ يَحْيَىٰ عَلَىٰ بَوْلِهِ تَبْلَا مِنْ مَاءٍ اَوْ دُنُوْا مِنْ مَاءٍ فَاَمَّا
 بَعَثَتْ مُبْتَدِيْنَ وَلَمْ تَبْعُوْهُ مُعْشِرِيْنَ بخاری اور ہر برہہ نے روایت کیا کہ حضرت نے
 فرمایا کہ چہوڑ دو او سکواور او سے پیشاب پر چھوٹا ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسوا سے کہ
 متوجہ نہ ہو گئے آسانی کرنے والے اور نہیں پہنچے گئے سختی کرنے والے **ف** ایک
 گنو حضرت کی مسجد میں پیشاب کر دیا اصحاب نے او کو لٹکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت
 او کو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہاں پیشاب کرنا مناسب نہیں معلوم ہوا کہ نادان کے
 قصور پر سختی کرنا سچا ہے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دو جگہ پانی
 و رَابِعٌ دَعَا فَاَمَّا الْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَهُ لِحُلِّ كَانِ يَعْطِ الْحَاءُ فِي الْحَيَاءِ
 بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا او کو نہ چہوڑ اسوا سے کہ شرم تو
 ایمان کی نشانی ہی ہے حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بہائی سے نصیحت کرنا تھا کہ زیادہ
 شرم کیا کہ **ف** سے لے لیا مصفیت ایمانی ہی ہر حالت میں ہمہ تنی اور بیجا ہی ہر طرح محبوب ہے
 ابُو سَعِيدٍ دَعَا فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْفَرُ احَدُهُمْ صَلَوَتَهُ مَعَ صَلَوَتِهِمْ وَصَلَاةُ

أَصْرِبَ عَنْقُ هَذَا الْمُنَافِقِ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَخْرَى اور مسلم بن جابر بنیہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑو اور ست مار کہ لوگ یہ گفتگو نہ کریں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کہ عرب نے حضرت سے کہا کہ مجھ کو حکم ہو تو میں اس منافق کی گردن مار دو یعنی عبداللہ بن ابی قیسؓ مہینے میں عبداللہ بن ابی ہرمان منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت میں سیلے اونی کی عمر فاروق رضی اللہ عنہ اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے حدیہ فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھیں گے مجھ کو سفاک اور خون ریز جان یکے مسلمان ہونے سے وحشت کریں گے سبحان اللہ حضرت میں کیا حکمت ہو چلا تھا

وَالْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعَمَهُمَا فَأَنَّى آدَحَلَهُمَا طَاهِرُ بْنُ يَعْنِي الْحَقِيقِ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ اور مسلم بن میسرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انکو روک دے اور ست مار اوسو پہلے کہ بیٹے پاک ہیں میں نے دیکھا ہے کہ حضرت نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ف مغیرہ بڑے دیوت ہی کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس بیاتی ہے بیٹے کہا کہ مان بھر حضرت ہجری سے اترے بیٹے پانی ڈالا حضرت کو صحن کیا منہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت مورے پھنے تھے میں چکا کہ مورے اماروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی انا ربی کی کج حاجت نہیں ہے مگر ضرور کے انکو پیتا تھا

مَرَعَالُ شَيْءٍ دَعَمَهَا وَهَلْ يَكُونُ الشَّيْءُ الْكَرْمُ مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ وَلَئِنْ أَعْلَمَ مَا هُمَا مَاءُ الرَّجُلِ الشَّيْءُ الرَّجُلُ لَحَوْلَهُ وَإِذَا أَعْلَمَ مَا الرَّجُلُ مَا هُمَا شَيْءٌ أَشْبَهُهُمَا مَاءُ مَسْلُومٍ مِنْ حَضْرَةِ عَالِشَةَ رَضِيَ اللہ عنہا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے نکرارت کرو اور مشابہت نہیں ہوئی مگر اسی کے سبب اور حجت ہوئی عورت کی سنی مرنی پر تو لوکا اپنے ماموں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کی سنی غالب ہوئی عورت کی سنی پر تو لوکا مشابہ ہوتا ہے اسے بچوں سے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہوا اور سنی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ان غسل کرے حضرت عایشہؓ نے اوس عورت سے کہا تیرا بڑا ہو گیا عورت

کوسہی اختتام ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے اگر عورت کی سنی نہ ہو تو لوگ اس کی صورت سے
کس طرح متشابہ ہوتا

۷۵۰ **خ** سَلَّمَ بَنُ الْأَكُوْعِ مَرْمُيَا بَنِي السَّمْعِينِ فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ رَأْسِيَا بَخْرِي مِّنْ سَلَمَةَ بْنِ كُوْعٍ
یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا نداری سپہکھوایے اسمعیل کی اولاد اسوایطے کہ تھارا باب
تیرا نداز خفاف چند انصار تیرا ندازی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم
فلانے قوم کے ساتھ ہیں و دوسری قوم سے تیرا ندازی تو قوت کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیوں نہیں
تیرا ندازی کرتے اور نہیں ہے کہا یا رسول اللہ ہم کیوں کرتے لگا دین اور آپ تو اس قوم کے ساتھ ہیں
اور ہماریساتھ نہیں حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ میں تم جسکے ساتھ ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار
حضرت اسمعیل کی اولاد ہیں تیرا ندازی کی اسوایطے تاکہ نہ فرمائی کہ جہاں دگاؤ بسکا

۷۵۱ **ق** جَابِرُ سَمِعَ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ لَكَ بَخْرِي أَوْ سَلَمَةَ بْنِ جَابِرِ يَطِيعُ رَوَايَتُكَ هَكَذَا
فرمایا کہ اپنے سے کا عبد الرحمن ہم رکھتے ہیں جابر یطیع روایت ہے کہ ہمارے قوم میں ایک شخص
کے بیٹا پیدا ہوا اور اسے قاسم نام رکھا پھر اسے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
۷۵۲ **ق** عَزْرَنَ ابْنِي سَلَمَةَ سَمِعَ اللَّهُ وَكُلَّ يَمِينِكَ وَكُلَّ يَمَانِكَ بَخْرِي أَوْ سَلَمَةَ بْنِ عَزْرَنَ ابْنِ
یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے راستے سے کہہ اور اس طرف سے
کہا تو تیرے قریب ہو **ق** عَزْرَنَ ابْنِي سَلَمَةَ يَطِيعُ رَوَايَتُكَ هَكَذَا وَكُلَّ يَمَانِكَ وَكُلَّ يَمِينِكَ
کھانا خفاف حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لکون کو ادب سے کہلا نا سنت ہے

۷۵۳ **ق** اَللّٰهُمَّ اِنَّا سَمِعْنَا وَلَا تَكُنْ لَنَا يَمِينًا وَلَا يَمَانًا بَخْرِي أَوْ سَلَمَةَ بْنِ عَزْرَنَ ابْنِ
حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کر میرے نام پر اور نہ گنت رکھو میری گنت کو **ق** گنت اوکو
کہتے ہیں حیرت کی لفظ جو جیسے ابوالقاسم اور ابوالحسن حضرت کی گنت ابوالقاسم ہی سو فرمایا
کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابوالقاسم اوکو نہ کہو مہاجج میں روایت ہے کہ حضرت بازار میں سے آئے ایک
شخص نے بخاریا یا ابوالقاسم حضرت او کی طرف متوجہ ہوئے اسے کہا کہ یا حضرت میں آپ کو نہیں

سہی ابوالقاسم
حضرت ابوالحسن

فلاسے شخص کو بکا راتحباب حضرت نے نہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کیفیت نہ لکھئے ہیں علمائے کبار بہت قول ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسی کو ابو القاسم کہنا بہتر نہیں چنانچہ اسکا مفصل بیان بقرۃ السعادت میں موجود ہے

وَالنَّسْ سَوَّاهُ صَفْوُ فَكَرَ فَإِنَّ السَّوْبَةَ الصَّفْوَةَ مِنْ عَامِ الصَّلَاةِ بخاری اور
مسلم میں انس بنیہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صنون کو واسطے کہ صنون کو برابر کرنا مذکور کا مال
صَرَاحُ تَهْنِئَةٍ سَمِعْتُ وَاهَذَا أَحَدُ أَنْ سَبَقَ الْمُقَرَّبُونَ قَالُوا وَمَا الْمُقَرَّبُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ الَّذِينَ كَرُونِ اللَّهُ كَثِيرٌ وَالَّذِي كَرِيتُ مَسْلُومٌ ابْنُ ابْنِ رَوَابِیْہِ رَوَابِیْہِ کہ حضرت نے فرمایا کہ
جُوہُجَان پہاڑی بڑھ گئے ایکے اصحاب نے کہا یا حضرت ابے کون ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا ہے بہت
یاد رکھنے والے مرد اور عورتیں حضرت کی راہ میں چلے جاتے تھے وہاں ایک کھٹ

۷۵۷

۷۵۵

منور ہوا جسکا ترجمان نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہیں بیٹھتا
یہ پہاڑ تنہا ہی اس طرح خدا کی یاد رکھنے والے بھی اوس کی یاد میں تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہنے
میں ترقی میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکے لوگ دیے ہیں جو خدا کی یاد میں حریص اور خدا
پر ہیں یاد الہی اور بے گناہوں کے بوجہ کو اللہ ڈالے گی سو وہ لوگ قیامت میں ہلکے ہلکے ہوں گے
صَرَاحُ تَهْنِئَةٍ سَمِعْتُ وَاهَذَا أَحَدُ أَنْ سَبَقَ الْمُقَرَّبُونَ قَالُوا وَمَا الْمُقَرَّبُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ الَّذِينَ كَرُونِ اللَّهُ كَثِيرٌ وَالَّذِي كَرِيتُ مَسْلُومٌ ابْنُ ابْنِ رَوَابِیْہِ رَوَابِیْہِ کہ حضرت نے فرمایا کہ
جُوہُجَان پہاڑی بڑھ گئے ایکے اصحاب نے کہا یا حضرت ابے کون ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا ہے بہت
یاد رکھنے والے مرد اور عورتیں حضرت کی راہ میں چلے جاتے تھے وہاں ایک کھٹ

نہایت
میں

۷۵۶

صر عن ابن عباس صلی اللہ علیہ وسلم قرأ قصص عن الصلوة حين يطلع الشمس حتى ترتفع
 وحين تطلع بين قرني شيطان وحين ينسجد لها الكفار لم يصل فإن
 الصلوة مشهودة مختومة حتى يستقل الظل بالريح ثم قصر عن الصلوة فإنه
 حينئذ يشرجه ثم فإذا أقبل التي فصل فإن الصلوة مشهودة مختومة حتى تصل
 العصر ثم قصر عن الصلوة حتى تغرب الشمس فإنها تغرب بين قرني الشيطان وحينئذ
 يسجد لها الكفار ثم من غروب شمس روايت في حضرت ف في ذلك صبح کی نماز پڑھ کر نماز کو موقوف
 کر جب کہ آفتاب نکلے یہاں تک کہ اونچا ہو جاوے اس واسطے کہ آفتاب جب کہ نکلنا ہی تو شیطان
 دونوں سینگوں کے اندر نکلتا ہی اور اوسوقت کا وہ آفتاب کو سجدہ کرے ہیں یہ سب آفتاب
 بلند ہو تو نماز پڑھ اس واسطے کہ اوسوقت نماز میں عبادت واسطے موجود اور حاضر ہوئے ہیں یہاں
 تک کہ سایہ تیز نہ ہو ساتھ قائم ہو جاوے یعنی دو پھر ہوا و زمین پر سایہ نہ پڑے پھر اوسوقت
 نماز موقوف کر اس واسطے کہ اوسوقت دن بخیر کامی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا پڑے اور پڑھ
 پڑے تو نماز پڑھ اس واسطے کہ اوسوقت عبادت واسطے نماز میں موجود اور حاضر ہوئے ہیں یہاں
 تک کہ عصر کی نماز سے تو رات پاوے پھر نماز کو موقوف کر یہاں تک کہ آفتاب دُوب جاوے
 اس واسطے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر دُوبتا ہی اور اوسوقت آفتاب کو
 کاؤ سجدہ کرے ہیں ف غرض ع یہی روایت ہی کہ حضرت ع سے من ان شریف لایے تو
 سے حضرت نماز کے وقت پوچھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جتنے پر وقت نماز پڑھا درست ہے
 لیکن تین وقت درست نہیں طلوع غروب کے وقت تو اس واسطے منع ہی کہ اوسوقت آفتاب کو کافر
 سجدہ کرتے ہیں تو مسلمانوں کو اون کی مشابہت نہ چاہیے اور دوپہر کو دن بخیر کامی جاتی حال احوال
ع عمر ان بن حصین صلی اللہ علیہ وسلم قائماً کان لا تستطیع قفاعة فان لم تستطیع فقل جنب قال لا
 بخاری میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت ع فرمایا کہ نماز پڑھ کر تھوکر اور اگر تھوکر نہ ہو سکے
 تو تھوکر کے پیرہ سو اگر تھوکر کے بھی انوس کے تو لپٹ پڑھ یہ حضرت عمران سے فرمایا ف

[illegible]

کہ حضرت نے دایا لیم چتر اؤ قیدی کو اور کہا نا کہ اہل نو بیوی کے کو اور خیر عافیت پوچھو بیمار کی وف دشمن

مظلوم کو چھڑانا قادیان میں اور اطعام اور عداوت و قرض کھانا سی

مر أبوه مرة قال لهم حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله فإذا فعلوا

[illegible]

حساب کریں گے ہم کو ظاہر کا حکم ہی

صاحب الزمان قاسم بن اوسید و مسلم بن ابی بکر و عیسیٰ بن ابی طالب روایت که حضرت نوایکده روی

اختیار کرو اور راہِ راست پر چلو۔ یعنی عبادتِ بلکہ ہر چیز میں افراط اور تفریط سے بچو نہ عباد

میں ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور بطول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل ہراوے اور کچھ نہ تاشہ نہ

مَرْجُوْرِيَّةٌ رَوْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَرْنُهُ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّاتِ الْعِظَمِ

مِنْ شَاءَ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ

روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی ہے کہ اگر میری امت میں کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو اسے میری امت پر بھی پہنچائے۔

روایت کہ حضرت فرمایا کہ اوس کوست کو میرے پاس لا اسوا سے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے

بمقام لوچ کسی حضرت کہا امانگا حضرت جویریہؓ یہاں کہ یا حضرت اس وقت کچھ حاضرین

لیکن میری ازاد لونی کی کو خیرات کا گوشت ملا ہی وہ حاضری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چند

زکوٰۃ اور خیرات ہم کو درست نہ تھی لیکن اول جب محتاج کو ملے اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اس کو دوسری

کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک ثابت سرد ہوا جی لوگ بدحواس ہو گئے تب حضرت خذیفہ کو خبر پہنچتے
بھیجا یہ خذیفہ کو اپنا کمل اڑھایا اور کو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے خذیفہ کو اپنی باتیں سنیں کہ چوتھے

باب میں گزرا

۷۷۷ **ح** أَبُو سَعِيدٍ قَوْلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ لَمَّا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَالْمُحَمَّدِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَالْإِبْرَاهِيمِ بِنَحَارِي مِنْ الْوَسْعَةِ مِنْ رِوَايَةِ

کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں درود پڑھو کہ الہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جسے توبہ نے الہیم
پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کے آل پر جسے توبہ نے برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کے آل پر

۷۷۸ **و** أَبُو حَنِيدٍ الشَّاعِدِيُّ قَوْلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ بخاری اور مسلم میں ابو حمید نے روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ درود
یوں کہا کرو کہ الہی اپنی مہر کر محمد پر اور او کی بیویوں پر اور او کی اولاد پر جسے توبہ نے مہر کی ابراہیم

اور برکت کر محمد پر اور او کی بیویوں پر اور او کی اولاد پر جسے توبہ نے برکت کی ابراہیم پر
توبہ خوبوں پر برا بھلائی والا ہے

۷۷۹ **ص** اُمُّ سَلَمَةَ قَوْلِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْفِ عَنِّي مِنْهُ عَفْوِي حَسَنَةً قَالَ لَهَا حِينَ مَا سَأَلَتْ
أَبُو سَلَمَةَ مُسْلِمٌ مِنْ حَضْرَتِ اُمِّ سَلَمَةَ رَوَيْتُ عَنْهَا کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں کہہ کہ الہی مجھ کو بخیر

اور او کو نیچے خاند کو اور او کے بعد مجھ کو اور او کا نیک بہ لادے یہ حضرت نے حضرت اُمّ سلمہ
نے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا حضرت اُمّ سلمہ کے لڑکاوند نے ابو سلمہ کا جب انتقال

تب حضرت نے اون کو یہ تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرت سے او کا نکاح ہوا
و أَبُو سَعِيدٍ قَوْلُوا لِلَّهِ سَيِّدٌ كَرَامًا إِلَىٰ خَيْرِكُمْ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ سَعْدٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ

۷۸۰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ هُوَ لَا يُسْرَلُ عَلَىٰ حُكْمِكَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید
روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اپنے سردار کی طرف یا یوں فرمایا کہ اپنے سے افضل اور مہتر کی

رہے سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں یہودی
 نہ بخیر ہر راہی ہو کر اترے ہیں **ف** بنی قریظہ ایک قوم تھی یہودی حضرت اور انہوں نے
 عہد نئی کی تھی حضرت نے اس کا قلعہ گہرا تھا وہاں لوگ اس بات پر راہی ہوئے کہ سعد بن معاذ
 رہا یہ حق میں تجویز کریں سو حکو قول ہی سعد زحی تھے حضرت نے اوکو مدینے سے بلایا جب
 وہ آئے تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اون کے قتل کر کے کاظم
 دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتیں اور لڑکے کو ذمی غلام کو بعضے علمائے
 کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہی اور بعض
 بواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زحی تھے اون کے سبہا نے کے
 واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک دوسرے کے واسطے
 نہ قیام کیا کہ وجہ سے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور بعضے علمائے فرمایا ہے کہ قیام افراد تعظیم کے واسطے
 مکروہ ہی اور اہل علم اور دین کی تکریم کے واسطے درست ہے

ہرَّ النَّاسِ قَوْمًا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالُوا حِينَ دَنَا الْمَسْكُوتُونَ يَوْمَئِذٍ
 صبح مسلم میں انس رضی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اوس بہشت کی طرف جبکہ پہلا آسمان
 اور زمین کے برابر ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر میں مشرک نزدیک آئے گئے
ف یعنی اوکو قتل کرو اس واسطے کہ ان کا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہے کہ اس کا عوض بہشت ہے
ف ابن عباس قَوْمًا عَجَازًا وَلَا يَبْغِي عِنْدِي النَّارُ عِزٌّ وَبُزْوَى عِنْدَ سَيِّئٍ تَنَارُ عِ
 بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس یہ اور
 لائق نہیں میرے پاس ہنگامہ کرنا اور دوسری روایت یوں ہی کہ سیر باس جہگڑا مناسب نہیں
ف حضرت عمر بن الخطاب رضی عنہ دوات قلم مانگا بعضوں نے کہا لاؤ بعضوں نے کہا کچھ ضرور
 نہیں کہ حضرت کو کہا ہے میں تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اس کا قصہ ایسا ہے میں فصل چکا
ف أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَكْلِ الصَّدَقَةِ وَيَرْوَى لَا يَحِلُّ لَنَا

الصَّدَقَةُ قَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ أَخَذَ ثَمَنَهُ مِنْ قَبْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا
رِيقِي فِيهِ بخاری اور مسلم بن ابی حاتم نے روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا اچھی بھی اسکو ایک سو
کیا تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ زکوٰۃ نہیں کہا ہے اور دوسری روایت یوں کہ ہر زکوٰۃ حلال نہیں یہ
حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا جب کہ انہوں نے زکوٰۃ کی کچھ روئے سے ایک کچھ روپائی اور
مٹہ بن رکھ لی **ف** حضرت امام حسن اور وقت میں لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت
ہو کہ سادات کو زکوٰۃ کلاماً

ف جَاءَ كُلُّ قَائِلٍ أَنَا حَيٌّ مَن لَّا مَتَا حَيٌّ يَعْنِي الثَّوَمَ لِلطَّبْخِ قَالَ لَهُ لُجْلُ مِنْ أَصْحَابِهِ
بخاری اور مسلم بن جابر نے روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کہا اسوا سیطے کے من کا ناپہوسی کہنا
اوس سے جس سے تو کا ناپہوسی نہیں کرنا **ف** حضرت کرور و پکا ساگ آیا او عین لسن کی بو آئی
حضرت نے اوسکو نہ کہا یا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کہا صحابی سے دیکھا کہ حضرت نہیں کہا ہے میں
نوا دے بھی ماہتہ کچھاب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بکا لسن کہانا ہر جہد حلال ہے مگر
میں عذریہ نہیں کہانا کہ مجھ سے اور جبریل سے کلام ہوا کہنا ہی اور انکو اسکی بوسے لقمہ
ف إِنَّ عُمَرَ كُتِبَ عَلَيْهِ حَلَالٌ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي يَعْنِي الصَّبْتِ بخاری اور مسلم بن
عبد اللہ بن عمر نے روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ کہا اوس نے کہ سوما لینے کو حلال ہی لیکن وہ ہماری
خواراک نہیں **ف** حضرت ایک مجلس میں تھے سوما کا گوشت بختہ آیا کسے کہا کہ یا حضرت یہ سوما
کا گوشت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر جہد حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہیں کھاتے
یعنی نزعی کراہت نہیں طبعی کراہت ہی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سوما حلال ہی اور
بھی حدیث انکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہیں اون کے نزدیک یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا
ف إِنَّ عُمَرَ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ مِنْ هَذَا حَدِيثٌ مَسْنُوحٌ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ
بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر نے روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ گوشت تین دن تک کھاؤ اس
کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے چنانچہ اسکا ذکر ہم ایسے کر چکے ہیں

نہیں تو نہ تارک دلوں میں اختلاف پڑ جاوے گا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث معلوم
ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہوں تاکہ مسائل کو سیکھیں اور اگر امام کو یہود و افعیٰ ہوتو
اوسکو خبردار کریں اور علمائے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف میں کھڑے ہوں ابوبکر صدیق کا دستور تھا
کہ نماز میں حضرت کے پیچھے برابر کھڑے ہوتے تھے اوس جگہ دوسرا شخص نہیں کھڑا ہوتا تھا

صِرَافُ سَعِيدٍ لِيَتَّبِعْتُ مِنْ كُلِّ رَجُلٍ أَحَدَهُمْ وَأَلَا جُزْئِيَهُمَا يَعْزِي فِي الْجِهَادِ قَالَ لَيْسَ
يُحْيَا حِينَ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا مِّنْ آلِ سَعْدِ بْنِ رُوَيْبِطٍ هَكَذَا هِيَ الْحَقِيقَةُ فَرَمَا بِأَجَابَ كَيْ دَوْدُ
مِنْ يَسَّ ابْكُ جِهَادُ كُو جَاوِي اُورِثُ اب دُونِ مِّنْ بَرَابِرِي يَ هُفْزَةُ اُومُوتُ فَرَمَا
جَب قَوْمِي خِيَانًا بِرَأْسِكَ بَهْجَا ف يَ قَوْمِي خِيَانًا بِرَأْسِكَ بَهْجَا ف يَ قَوْمِي خِيَانًا بِرَأْسِكَ بَهْجَا ف
اُومِي مَجَاهِدِينَ كَيْ جَوْرُ اَلْكَوْنِ كِي خَيْرُ كِي اَرْنُ ثَوَابُ نُوْكَوْ بَرَابِرُكُ

عَاكِشَةُ مَرْوَا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بَخَارِي اُورِثُ مِّنْ هُفْزَةُ عَالِيَةُ يَسَّ رُوَيْبِطٍ
فَرَمَا يَ هُفْزَةُ كَيْ كَهْوَا بَكْرِي يَسَّ كَيْ لُوْكَوْنُ كُوْ نَمَازُ بَرَابِرُ يَ هُفْزَةُ كَيْ لُوْكَوْنُ كُوْ نَمَازُ
فَرَمَا اُورِثُ دِنِ اُونِ يَسَّ اَمَامَتُ كُوْ نَمَازُ خِيَانُجَا اسْكَامُفْصِلُ قُصْدُ دُوسَرُ يَسَّ بَابِ مِّنْ كُوْ رَاوْجُوْهَدُ
هُفْزَةُ كُوْ خَاصُ تَخَالُفُ اَمَامَتُ كَا سَوَابِي حَيَاتِيْنِ اَبُوْ بَكْرٍ صَدِيقُ كُوْ دِيَا اَمِيْنُ مَثَا اَشَارَةُ هُفْزَةُ خِلَافَتُ كَا
كُوْ يَا هُفْزَةُ يَسَّ اُونِ كُوْ اِنَا اُولِيْ جِهَادُ كِيَا

خَابِثُ بَنِي سَعْدِ بْنِ مَرْوَا فَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَكُنْ مَرْوَمَةً يَعْزِي أَبَا اسْرَائِيلَ
بَخَارِي مِّنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَّاسٍ يَسَّ رُوَيْبِطٍ هَكَذَا هِيَ الْحَقِيقَةُ فَرَمَا بِأَجَابَ كَيْ دَوْدُ
اُدْ بَرَسَا يَ كَرِي اُورِثُ يَسَّ اُورِثُ رُوزَةُ تَامُ كَرِي هُفْزَةُ اَيَكُ شَخْصُ كُوْ دِيَا كَيْ دُوسَرُ
مِّنْ جُجْجَا كَهْوَا يَسَّ اسْكَامُ سَبَبُ بُوْجَا لُوْكَوْنُ كَيْ كَهْوَا يَسَّ اَبُوْ اسْرَائِيلَ يَسَّ اسْتِ نَذْرَانِي هِي كُوْ رُوزَةُ
دُوسَرُ يَسَّ كَهْوَا يَسَّ اُورِثُ كَيْ سَيَ كَلَامُ نَهْ كَرِي تَبْ هُفْزَةُ يَسَّ هُفْزَةُ فَرَمَا رُوزَةُ عِبَادَتُ تَخَالُفُ
اَجَادُ دِي لُوْثَنَا اُورِثُ مِّنْ كَهْوَا اَمَامَتُ تَخَالُفُ مَوْجُ فَرَمَا مَعْلُومُ هُوَا كَيْ غَيْرُ مَشْرُوعُ نَذْرَا اَدَا اَرَا اَسْكَامُ
هَرَا بَنِي مَرْوَا فَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَكُنْ مَرْوَمَةً يَعْزِي أَبَا اسْرَائِيلَ

فَلْيَطْلُقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يَسْكُهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطْلَقَ لَهَا الْإِسَاءُ

مسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہہ دیے کہ اپنی جو ردیہ خجست کر کے اپنے طلاق کو باطل کر کے پہرہ اوسکو اپنی جو ردیہ دے پہرہ اوسکو حیض سے پاک ہو جائے پہرہ دوسرا حیض اوسکو آوے پہرہ جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرے نہ پہرہ بچلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر میں رکھے سو مقرر بھی عدت ہے جیسا کہ حکم کیا ہے کہ عورتوں کے طلاق میں ہو کر ہے **ف** عبد اللہ بن عمر رضی عنہ روایت ہے کہ اپنے اپنی جو ردیہ کو حیض میں طلاق دی عمر فاروق رضی عنہ یہ حال حضرت کے کہا حضرت خفا ہوئے یہ تہنہ فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا بشدت مکروہ ہے اوسکو فقہ میں طلاق بدعتی کہنے میں سنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدعتی صحبت کے اوسکو طلاق دے

۷۲۱

ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَرِيٍّ عَمَّا مَاتَ النَّجَّارُ يَغْلِي لِي أَغْوَادًا أَكَلَهُمُ الشَّكْسُ عَلَيْهِمَا
بخاری اور مسلم بن اسماعیل بن سعد رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ ابے نبی غلام سے کہہ دیے کہ میرے واسطے لکڑیوں کا منبر بنا دیے کہ اوپر میں لوگوں سے کلام کیا کروں **ف** ایک انصاری عورت کا ردی غلام نبی کا کام کرنا تھا حضرت نے اوس سے ہنر کی فوایش کی چنانچہ اوس نے بنایا تھا حضرت اوپر خطبہ پڑھا کرے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اوس میں تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جب کا نام بنیم تھا غرض کہ کہ با حضرت منبر بنوائی جیسا شام کے ملک میں ہوتا ہے حضرت نے منبر بنوایا **م** عَائِشَةُ نَاوِلُ بِنْتُ الْحَمْرَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ لَهَا سَلَّمَ مِنْ حَضْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي
حضرت نے مجھے فرمایا کہ چٹائی لا دیے مسجد سے **ف** گھر میں ایک مکان تھا وہاں عورتیں نماز پڑھتی تھیں اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث میں حضرت کی مسجد مراد نہیں اس واسطے کہ حضرت عائشہ اور سوقت عائشہ تھیں اور عائشہ کو مسجد میں جانا درست نہیں اور بایہ مطلب کہ عائشہ عورت ہا تہہ بڑا پاک مسجد سے اگر کوئی چیز اٹھا لیوے تو درست ہے عائشہ کو مسجد کے اندر جانے سے

۷۴۹

۸۰ مَحْ عَائِشَةُ هَمَزُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تَحُلْ أَوْ كَيْفُ لَمْ يَحُلْ إِلَى النَّاسِ قَالَا
 جَبْنٌ أَشَدُّ وَجَعَهُ فِي نَفْسِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بَخَارِي مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ بِشَيْءٍ
 روايت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُنڈیو میرے اوپر بات نہ کیجئے دہا ہے نہ کھلے ہوں تاکہ میں لوگو
 وصیت کروں یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری میں جس میں
 حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہ رضی عنہا کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہے
 حضرت کو ایک تنہا میں پڑھایا اور اوس مشکون سے پانی ڈالا تا مروع کیا یہاں تک کہ حضرت اُٹھا
 کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری میں گرمی کی
 کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا جو غیر میں یہودی عورت نے دیا تھا

۸۰۱ وَ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ أَهْلَهُمْ وَ لَا تَعْلَمُونَ وَ لَا تَعْلَمُونَ وَ لَا تَعْلَمُونَ وَ لَا تَعْلَمُونَ
 روايت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ کرو اور شکن اور دلاسا دو
 اور نہ پھر کا وہ شیئہ نرمی چاہئے تاکہ لوگ دین سیکھیں بدخلق اور سختی لازم نہیں کہ لوگ دین کریں
الباب العاشر

یہ دسواں باب ہے اسکے اوّل میں دس حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لازم لکھا ہے
 مَرَجُوا كَخُرُوجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَ كَخُرُوجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ
 ۸۰۲ مسلمین غر فاروق رضی عنہما کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مقرر نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو
 عرب کے ماہیوں سے یہاں تک کہ سوائے مسلمان کے اوس میں کسی کو نہ چھوڑ دوں گا **ف** عرب مبدل اسلام
 بنی تو حکمت بھی تھی کہ وہاں سوائے مسلمانوں کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظم نے جو جب

اس حدیث کے یہود کو غیرہ نکالا اور شام میں کہا
 ۸۰۳ وَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَعْمَشِيُّ الرَّأْيِيُّ عَدَا رَجُلًا يَقَعُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ
 وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولَهُ يَقَعُ عَلَيْهِ أَمْرٌ مِنْ اللَّهِ عَنْهُ قَالَهُ يَوْمَ خَيْبَرٍ بَخَارِي أَوْ سَمِ مِنْ بَنِي
 بن سعد رضی عنہما کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں کل علم دون گا اوس مرد کو جسکے ہاتھوں پر خلیفہ

کر گاؤہ خدا اور رسول کو بابتا ہی اور خدا اور رسول او کو چاہتے ہیں یعنی علی مرتضیٰ کو جبر
جنگ خیبر کے دن فرمایا جنگ خیبر میں حضرت نحب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب چر جائیگا
کے کہ کہہئے یہ دولت کس کو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت کی خدمت میں اصحاب حاضر ہوئے
ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ یا حضرت
اونکی آنکھیں آٹی ہیں حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائے اسی وقت صحت ہو گئی
پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا نے اون کے ہاتھ فتح نصیب کی اس حدیث کے علی مرتضیٰ کی بڑی

عمرہ فضیلت ثابت ہوئی

- ۸۱۳ خ أَبُو سَعِيدٍ بْنُ الْمَعْلَى لَا عِلْمَ لَكَ سُوْرَةُ هِيَ اعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُدْرَاتِ قَالَهُ لَه
بخاری میں ابو سعید بن معلی نے روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں تم کو ایک سورت سکھاؤں گا
جو قرآن کی سب سورتوں سے بزرگ اور افضل ہے **ف** مراد سورۃ فاتحہ ہے چنانچہ سنا توین لب مذکور ہو چکا
۸۱۵ مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَنْ أَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ
مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ نے روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ والحمد
اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر ان کی چمکتی شمس
۸۱۶ مَرَّ الرَّبِيزُ كَانَ يَأْخُذُ أَحَدًا كَرَّ أَحْبَبَهُ لِقَرَّ بَانِي الْجَلِّ فَيَأْتِي بِخَيْرَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ
فَيَبِيعُهَا لِكَيْفَ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَسْتَعِينُ بِهَا خَيْرُهُ مَنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ
أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ مسلم میں ربیرہ رضی عنہ نے روایت کیا کہ اگر کوئی اپنی سرتیان کو
پہر پہار میں جاویے سو اپنے پیچھے ہر لڑکوں کا کٹھنہ لاویے پھر او کو بیچے تاکہ خدا اس کے سبب
اسے ادسکی آبرورکھے اور دوسری روایت ہے کہ ادسکی قیمت سے اپنا کام چلا دے تو یہ ادسکے حق
میں لوگوں کے سوال کرینے سے بہتر ہے او کو دیویں پانہ دیویں **ف** یعنی لڑکائی بیچ کہانا
سوال بہتر ہے اس واسطے کہ سوال میں ایک فوڈت ہے دوسرے حصول طلب کا یقین نہیں ملے یا نہ ملے
۸۱۷ مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ لَاَنْ يَجْلِسَ أَحَدٌ عَلَى حَصْرَةٍ فَحَرِّقْ بِهَا بَهْ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ
الْبَدَنَةِ

مِنْ ابْنِ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُعَادَ لِلشَّاهِدِ الْجَمْعُ
 مِنَ الشَّاهِدِ الْقَسْبِ نَاءً۔ مسلم بن ابو ہریرہ رضی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حق داروں کو
 حق دلا جائے گا۔ یہ قیامت دن یہاں تک کہ بد لایا جائے گا۔ منڈی بکری کا سینگ دار بکری سے
ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت میں انصاف ہوگا آدمی تو بکڑی جانور دن کی جی

زیادتی کا عوض ہوگا اگر سینگ دار بکری سے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مارو
و ابوسعید الخدریؓ لَتَبْنَعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شَيْئًا لَيْسَ بِهِ دِرْهَمٌ وَلَا دِينَارٌ حَتَّى أَجْزَلُوا
 ۱۱۲

سُحْرُ صَدِيقٍ لَتَبْنَعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شَيْئًا لَيْسَ بِهِ دِرْهَمٌ وَلَا دِينَارٌ حَتَّى أَجْزَلُوا
 میں ابوسعید رضی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الیتم تم چلو گے اگلے لوگوں کے چالوں پر بالشت
 بالشت بہر اور ہاتھ ہاتھ بہر یہاں تک کہ اگر وہ سو سار کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم
 بھی ان کی پیروی کر دے گے۔ یہاں رسول اللہؐ کیا یہود اور نصاریٰ کی چال پر چلیں گے حضرت نے

فرمایا اگر یہی نہیں تو پہر کون سی یہود نصاریٰ ہی مراد ہیں انہیں کی چال پر چلو گے **ف** فی
 الحقیقت جیسا حضرت نے فرمایا دلہا یہی ہوا کہ اس امت کے عوام خلف میں شرک اور بدعت بہت
 رائج ہو گئی تھیں برستی اور پیر برستی اور بدعتیادی علی العموم ظاہر ہی یہود نصاریٰ کے قدم قدم
 ہو گئے بلکہ تقریبہ داروں اور پیر برستوں نے ایسے اثرات نکالے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ کو بھی مرگھسے ہوئے

و النعمان بن بشیرؓ لَتَسُوْنَ صُفُوَكُمْ أَوْ يُحَاقِقَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ مَخَارِیْ اور
 ۱۱۳ مسلم بن نعمان بن بشیر رضی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں فوج اپہوٹ
 ڈال دیگا تمہاریے دلوں میں **ف** یعنی جماعت کے صف برابر نہوے گا۔ اثر ہی لکھتے ہیں

اختلاف پر جواب دے گا اور تکرار ہوگی تو یہ ہوگا
و ابوسعید الخدریؓ لَتَسُوْنَ صُفُوَكُمْ أَوْ يُحَاقِقَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ مَخَارِیْ
 ۱۱۴
 مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ قَائِمٌ تَوَمَّةٌ وَاسْتَيْقَظَ
 وَقَدْ دَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اسْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَسَّاءَ اللَّهُ

زمانہ گزر گیا کہ بلا سبب اور بے بہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو آسان معلوم ہو گا چنانچہ کچھ
اکثر سبب ہوجاتی ہی رہتی اور لکھنوی کے بانکوں میں صوفت انگہ ہلائے پرتلوار پلٹی ہی آدمی کی
جان کی پوٹھی برابر بھی نہیں جانے گویا بھی انسان کو ناسنے ہن جو ناجائز قتل کر ڈالنے ہن
۱۱۲ **خ** أَبُو سَعِيدٍ لَحْظَنَ النَّبِيَّ وَلَيَعْنَنَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ عِيسَى خُرُوجِ
بخاری میں ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کیے کاج اور عمرہ ہو گا یا حج ماجح کے ٹکٹے
کے بعد **ف** معلوم ہوا کہ یا حج ماجح کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہے کاج اور عمرہ ادا ہو گا
یعنی علمائے کہا ہی کہ اون کے ہلاک ہو گئے بعد میں برس تک آدمیوں کا قیام ہو گا واللہ اعلم
۱۱۴ **و** سَمِعْتُ ابْنَ سَعْدٍ يَقُولُ خَلَّيْنَا الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا وَسَبْعِينَ أَلْفَ
السَّكَّاتِ مِنْ آتِي حَارِمٍ مِمَّا يَسْكُونُ إِحْدَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوْ لَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ
اخْرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى جُوهِهِ وَالْقَوْمُ لَيْلَةُ الْبُكَدْرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں داخل ہون کے میری امت کے ستر ہزار یا اون فرمایا کہ
ستہ لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک آدمی ہی حضرت نے فرمایا وہ لوگ
بہشت میں جاوین گئے ہوئے ایک دوسرے کو تہاتہے اون کے اگلے نہ داخل
ہون گے جب تک کہ اون کے پہلے نہ داخل ہون گے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکساں گی اندر دین
گئے اون کے پہرے جو دہون رات کی جائز کی صورت پر ہون گے
۱۱۹ **و** ابْنُ مَسْعُودٍ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ رِجَالِ كُنُزٍ خُفِيَ إِذَا أَهْوَيْتَ إِلَيْهِمْ لَا نَأْوِي لَهُمْ
أَخْلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي يَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرُنِي مَا أَحَدٌ ثَوَابَعْدَ لَيْلَةٍ
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سے لاسے جاؤں
میں سے چند لوگ یہاں تک کہ جب ان کی طرف چھکوں گا کہ حوص کو تر کا پانی اون کو دوں تو وہ
لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوین گے تو میں کہوں گا کہ اسے میرے رستے تو میرے پاس ہی
ہن تو حکم ہو گا تو میں جانتا کہ اوہون سے تیرے بعد کیا بد عین نکالیں **ف** عرب کے چند گروہ و مسلم

حضرت کے بعد مرتد ہو گئے تھے جسکو صدیق اکبر نے قتل کیا وہ لوگ اس حدیث میں مراد ہیں
 خ لَيْسَتِيْنَ اَقْوَامًا سَقَعُ مِنَ النَّارِ يَذْنُوْبُ اَصَابُوْهَا عَقُوْبَةٌ تَقْرِيْدُ خَلْفَهُمْ اَللّٰهُ اَجَنَّةٌ
 بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيَقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمُ يَوْمَئِذٍ بخاری میں انس رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا چند لوگوں کو سوختگی دوزخ کا انزل لگ جاوے گا لگنا ہوں یہ سب سے جاوے میں ہو گئے یہ
 عذاب ہو گا یہ کاری کا بدلہ پھر خدا انکو بہشت میں داخل کرے گا اپنی عزیدہ رحمت سے سوا انکا لقب جہنمی ہو گا
 ف نوادر الاصول میں روایت ہے کہ تیسے لوگ جناب الہی میں عمر بن کزن کے کہ الہی تیسے
 تو تھے اسے کرم سے بہک دوزخ سے نکالا ویسی ہی یہ لقب بھی دور کر دیے تو حق تعالیٰ ایک
 فرشتے کو بھیج گا وہ ان کے ہاتھوں سے اس لقب کو مٹا دے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
 مسلمان ہر کار ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں گے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاویں گے۔

مرأؤهم ريرة كنتهين اقوام عن رفيعهم ابصارهم عند الدعاء في الصلوة الى السماء
 او لخطف انصارهم مسلم بن ابو هريرة رضي عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہیں لوگ
 اپنی آنکھ اٹھانے سے نماز میں دعائے وقت آسمان کی طرف نہیں تو انکی نظریں جہنم کی
 جاوے گی ف نماز میں دعائے وقت آسمان کی طرف اٹھانے اور نہ نہیں سوا اسے کہ حق تعالیٰ انکی
 مرأؤهم ريرة كنتهين اقوام عن رفيعهم ابصارهم عند الدعاء في الصلوة الى السماء
 ليكونوا من العاقلة مسلم بن ابو هريرة رضي عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہیں لوگ
 جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو خدا ان کے دلوں پر پھر کر دے گا پھر نہ شک و غافلون میں نہ جاویں گے۔

ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی ٹہر ہو جاتی ہے اور جب غفلت ہوئی تو
 رحمت الہی سے دور پڑتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز فرض ہے بدین شرعی عندہ کہ اسکا کب کرنا ہرگز نہیں
 مرأؤهم ريرة كنتهين اقوام عن رفيعهم ابصارهم عند الدعاء في الصلوة الى السماء
 مسلم بن ابو هريرة رضي عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لے لے کہ عیسیٰ بن مریم رزوحا کی راہ میں
 خواہ حج کرے خواہ عمر کرے یا عمرہ اور حج ساتھی کرے گا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کی

۸۲۰

۸۲۱

۸۲۲

۸۲۳

وہاں سے کہیں کہیں
 نہ آئے ہوں کہیں کہیں

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترے گئے تو منیریت محمدی پر عمل کر دیں گے اور کعبے کا چوہدری کریں گے رُوحاً ایک مقام کا نام ہے جس سے ادریکے کے درمیان

فصل فی انواع شتی

اس فصل میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں

۸۲۳ **وَابُوهُ نَزَرَةً اَيُّهُ الْمُنَافِقُ ثَلَاثًا اِذَا لَحَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَاَعَدَّ اَخْلَفَ وَاِذَا اُثْمِنَ**
 حَنَانِ بَخَارِی اور سلم بن ابو ہریرہ رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی بن نشانیاں ہیں کہ جب بات کہنے کو چاہے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اس کے پاس نیت کرے تو فوراً اسے
 ۸۲۵ **وَالْاَسْنَانُ اَحْبَبُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ** بخاری اور سلم بن انس رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا ہاں بخا اوسی قوم میں داخل ہے **ف** جسے جب کوئی قریب وارث نہ رہے تو سچا بخا اپنے ہاتھوں کا وارث ہے اور ہاتھوں کے وارث ہے

۸۲۶ **وَابْنُ مَسْعُودٍ اَجَلَ اَيُّ اَوْعَلَ كَمَا يُوَعَّلُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فِی مَرَضِهِ**
 حَیْنُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا لَوُعَلَكَ وَعُصِّكَ اَسَدِيْذَا بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن مسعود رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں مجھ کو تپ کی شدت ہوتی ہے جیسے کہ تم میں سے دو مردوں کو ہوتی ہے یہ حضرت ابنی بخاری میں فرمایا جب کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ میں نہایت تڑپ اور سخت یتابی ہوتی ہے **ف** جسے جتنی تکلیف دو مردوں کو ہوتی ہے اتنی مجھ پر ہوتی ہے تو زیادہ بقیہ راوی ہوا جب کہ حضرت پر زیادہ تکلیف کا یہ سبب کہ تمنا تو اب زیادہ ہو اوساے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتا تو اب زیادہ

۸۲۷ **وَابُوهُ نَزَرَةً اَجَدُّ جَبَلٌ يُحْتَبَا وَنَحْبُهُ** بخاری اور سلم بن ابو ہریرہ رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احدا اب پہاڑی کے سب سے محبت رکھتا ہے اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہیں
 ۸۲۸ **وَعَالِيَةُ اَحْيَا نَا يَا بِنْتِي مِثْلَ صَلَافَةِ الْجَوْسِ وَهُوَ اَشَدُّ عَلٰی فِیْهِ قَصِيْرٌ عَنِّي**
 وَقَدْ وَعَنْتُ مَا قَالَ وَاحْيَا نَا مِثْلَ لِي الْمَلِكُ رَجُلًا فَيَكْلِمُنِي فَاَعِي مَا يَقُولُ قَالَ لِحَسَنٍ

سَأَلَهُ الْخَازِمِيُّ بْنُ هِشَامٍ كَيْفَ بَاتَيْتَكَ الْوَسْجِيَّ بَخَارِي أَوْ سَلَّمَ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ عَمَلِي رَوَاهُ
 كَرِهُتُمْ زَيْنَا كَبِيْرِي بِهَكَوْنِي زَيْنِي هِيْ حَسْبِيْ كَهْنِيْ كِيْ جَهَنَّمَ أَوْرَدَهُ مَجْهَدِيْ رَهْنَابِيْ نَحْتِ كَزْنِيْ هِيْ
 بِهَرْمُوْنُوْنِيْ هَوْبَانِيْ هِيْ جَبِيْ كَزْنِيْ يَادُ كَزْنِيْ هَوْنِ أَوْرَكِيْ مِيْرِيْ هَسْ زَيْنِيْ مَرْدِيْ صَوْرَتِ بِنِ سَبْ أَمَانِيْ
 سَوْنِيْ سَبْ كَلَامِ كَزْنِيْ تَوْنِيْ يَادُ كَزْنِيْ هَوْنِ جُوْ كَهْنِيْ كَهْنَانِيْ يِهْ حَضْرَتِ أَوْ سَوْنِيْ زَيْنَا يَابِ جَبِيْ كَرَارَتِ
 بِنِ هِشَامِ نِيْ حَضْرَتِ بُوْ جَاهِ كَ تَابِ كُوْ وَحِيْ كَسَطَرَحِ آتِيْ هِيْ فَ بَخَارِيْ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ
 عَمَلِيْ رَوَاهُ كَرِهُتُمْ زَيْنَا كَبِيْرِيْ بِهَكَوْنِيْ زَيْنِيْ هِيْ حَسْبِيْ كَهْنِيْ كِيْ جَهَنَّمَ أَوْرَدَهُ مَجْهَدِيْ رَهْنَابِيْ نَحْتِ كَزْنِيْ هِيْ
 مَرَانِيْ مَسْعُوْدِيْ اِذْ نَلْتَ عَلِيْ اَنْ تَرَفَّحَ اِلْحَجَابِ وَلَسْتَمِعَ سَوَادِيْ حَتَّى اَنْهَكَ قَالَهُ كَرِهَ
 مَسْلَمٌ مِنْ عَبْدِ الدِّينِ سَوْدِيْ عَمَلِيْ رَوَاهُ كَرِهُتُمْ زَيْنَا كَبِيْرِيْ بِهَكَوْنِيْ زَيْنِيْ هِيْ حَسْبِيْ كَهْنِيْ كِيْ جَهَنَّمَ أَوْرَدَهُ مَجْهَدِيْ رَهْنَابِيْ نَحْتِ كَزْنِيْ هِيْ
 بِيْ كَوْنِيْ رَهْ اُطْهَوَسْ اَوْرَمِيْرِيْ هَبْنِيْ كِيْ بَاتِ سِيْ جَنَنَكِ كَهْنِيْ مِيْنِ بِهَكَوْنِيْ مَكُوْنِيْ يِهْ حَضْرَتِ وَرَدِيْ
 بِنِ مَسْوَدِيْ زَيْنَا فَ عَبْدُ الدِّينِ سَوْدِيْ حَضْرَتِ كَهْنَانِيْ حَسْبِيْ جَبِيْ قَرَانِيْ يِهْ حَسْبِيْ مَوَا كَرِهُتُمْ
 سَبْ كَهْنِيْ مِيْنِ لُوْ كَزْنِيْ اِبَارَتِ نِ اَوْنِيْ تَبِ حَضْرَتِ عَبْدِ الدِّينِ يِهْ حَسْبِيْ زَيْنَا سَبْ بِهَكَوْنِيْ رَوَاهُ
 اِبَارَتِ مَانِيْ كِنِيْ كِيْ حَاجَتِ نَهْنِيْ كَهْنَانِيْ حَسْبِيْ مِيْنِ حِيْ هُوْ كَزْنِيْ اِذْ اَنَا اَوْرَمِيْرِيْ سَبْ كَزْنِيْ رَوَاهُ
 اِبَارَتِ كِيْ اَوْرَجِيْ كَهْنِيْ مِيْنِ بِهَكَوْنِيْ مَكُوْنِيْ كَزْنِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ

خِ ابُوْ اَيُوْبُ اَبِيْ رَبِّ مَالِهِ فَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْلُ الصَّلٰوةَ وَ
 تُوِيْ الرِّكَوَّةَ وَتُصِلُ الرِّحْمَ دَخَ النَّاقَةَ قَالَهُ لَا عَزَايَ اَخَذْتُ بِحِطَامٍ مَا قِيَّهَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
 دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ يُدْنِيْنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُسَاعِدُنِيْ مِنَ الْمَنَسَا مِنْ حَضْرَتِ بَخَارِيْ مِنْ ابُوْ اَيُوْبِ عَمَلِيْ
 اتْنِيْ رَوَاهُ كَرِهُتُمْ زَيْنَا كَبِيْرِيْ بِهَكَوْنِيْ زَيْنِيْ هِيْ حَسْبِيْ كَهْنِيْ كِيْ جَهَنَّمَ أَوْرَدَهُ مَجْهَدِيْ رَهْنَابِيْ نَحْتِ كَزْنِيْ هِيْ
 مِيْنِ نَقِيْ يُونِ رَوَاهُ كَرِهُتُمْ زَيْنَا كَبِيْرِيْ بِهَكَوْنِيْ زَيْنِيْ هِيْ حَسْبِيْ كَهْنِيْ كِيْ جَهَنَّمَ أَوْرَدَهُ مَجْهَدِيْ رَهْنَابِيْ نَحْتِ كَزْنِيْ هِيْ
 نَازِ كَوْنِيْ كَزْنِيْ اَوْرَمِيْرِيْ رَوَاهُ كَرِهُتُمْ زَيْنَا كَبِيْرِيْ بِهَكَوْنِيْ زَيْنِيْ هِيْ حَسْبِيْ كَهْنِيْ كِيْ جَهَنَّمَ أَوْرَدَهُ مَجْهَدِيْ رَهْنَابِيْ نَحْتِ كَزْنِيْ هِيْ
 سَبْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ
 عَمَلِ تَبَا سَبْ جَوْنِيْ بِهَكَوْنِيْ مَكُوْنِيْ كَزْنِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ اَوْرَمِيْرِيْ

اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکامِ اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح بات کو اس دلیری سے کیوں
 بوجہ ناپی بہر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور برادرِ برور سے ہمت کا قرب درویشی سے دوری حاصل ہوگی
 ۱۳۱ **مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْلَمَ سَلَامًا عَلَى اللَّهِ وَعِمَارٌ عَقَرَهُ اللَّهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَأَمْلَأُهَا وَالْحَيْكَةُ لِلَّهِ قَالَهَا**
وَفِي نَزْوَاهَا خُفَاةٌ مِنْ كَرَامَاتٍ عَقَرَهُ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَلَامًا وَحَصْبَتُهُ عَصْنَتُ
اللَّهِ وَسُؤْلُهُ اللَّهُمَّ الْعَنِّ بَنِي لُحْيَانَ وَالْعَنِّ بَنِي غُلَاوَدَ كَوَانِ مسلم بن ابی ہریرہ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسلم سے خدا راضی ہوا اور عفا کو خدا نے اپنے بخشا جزوار ہو کہ میں
 یہ کلام نہیں کہا و لیکن خدا نے یہ کہا ہے یعنی حکم خدا نے یہ کہا اور خُفَاةُ بَنِي لُحْيَانَ کی روایت
 میں یوں ہے کہ عفا کو خدا نے اپنے بخشا اور اُسلم سے خدا راضی ہوا اور عَصْنَتُ سے خدا اور رسول کی
 نافرمانی کی آہنی لعنت کہ بنی لُحْيَانَ پیر اور لعنت کر بن غل اور دُکُوَانِ پیر **فَاسْلَمَ** اور عفا درو قوم
 سے اپنے اپنے ایمان لائے حضرت نے اُن کے واسطے بشارت اور دعا دی اور عَصْنَتُ اور
 بنی لُحْيَانَ اور بن غل اور دُکُوَانِ چار قوم سے انہوں نے حضرت کے اصحاب کو دعا سے نکل
 دیا اس واسطے حضرت نے اُن کو یہ دعا دی

۴۳۲ **مَرَّ أَبُو هُرَيْرَةَ أَكَلْتُ كُلَّ خَرِيٍّ نَأَيْبٍ مِنَ الْمَشَاعِ حَتَّى اسْلَمَ بَنِي ابِي هُرَيْرَةَ** روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ میں نے کھلے دانت واسطے درندہ جانور دُن کا کھانا حرام ہی **فَاسْلَمَ** یعنی جس جانور
 کے لوگ در دانت ہوں اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو جو پھاڑ کے کھانا ہو سو حرام
 ہی جیسے شیر اور چیتا اور بھیرا اور گتا اور بلی اور لوٹری اور گدڑ وغیرہ اور بھی مذہب کا امام اعظم اور
 امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک کے مذہب میں دو روایتیں ہیں ایک حرمت کی دوسری
 کہ حرمت کی اور جس کے لوگ در دانت ہوں لیکن درندہ نہ ہو جیسے اونٹ سو حلال ہے
 ۱۳۳ **مَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَمْعَةَ إِذَا لَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِمَّنْ أَتَاهُ جَلَدَ الْعَبْدَ وَلَعَلَّه يُصَاحِبُهَا مِنْ خَيْرِ**
 یوسفہا مسلم بن عبد اللہ بن رمعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جو رکوع غلام
 کی طرح کب تک اور کس واسطے لوٹے مارے گا اور شاید کہ وہی شخص اسی دن کے اخیر میں اوسکو

اپنے پاس سلاؤ گیارہ یعنی شرعاً اور عقلاً مناسب نہیں کہ جس کو اپنے پاس رہا سیئے اور کو کالیسی
سخت مارا دیئے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لانا آدمی کے بعد ہے

۱۳۳ مَعْبُدُ اللَّهِ مِنْ زَمَعَةِ الْأَمْ يَتَخَلَّأُ أَحَدُكُمْ فَيَقْعَلُ مُسْلِمِينَ عِدَّةً مِنْ زَمَعَةِ مَنْ رَوَيْتَ

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہ تک ہے گا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہی ف ایک شخص نے
گوز کیا دوسرا نہایت حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے تو خود کیجئے اور سیر کیا ہے معلوم ہو کہ
گوز پر ہندوستان میں کہ ہے آدمی اور دوسرے کو شرمندگی

۱۳۵ مَرَّ أَبُو حَمِيدٍ بِالسَّائِدِيِّ الْأَحْمَرِيِّ وَكَوَانَ تَقَرَّصَ عَلَيْهِ عَوْدًا قَالَهُ جِئْتُ أَسْأَلُ

بَعْدَ جِئْتُ مِنْ لَبْنٍ مُسْلِمِينَ أَبُو حَمِيدٍ رَوَيْتَ کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اس کو کیوں نہ دیکھت
دیا اگرچہ اوپر ایک آدمی لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دوڑ
کا پیالہ لایا ف حضرت نے ادب سکھایا کہ برتن کو کھلا رکھنا بچا ہے تاکہ کوئی پتھر او میں نہ کرے

اگرچہ کچھ نہ ہے تو اوپر لکڑی کو رکھ دے
۱۳۶ ف أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّتِي الْعَرَاءُ يَحْلُونَ يَوْمَ الْيَقِينَةِ مِنْ أَمَارِ الْفُصُوءِ بَخَارِي أَوْ سَلَمٍ مِنْ الْبُرْ

نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے منہ اور ہاتھ پانوں دشمن ہوں گے قیامت کے دن
وضو کے اثر ہے ف ہے جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت میں روشن ہوگا
۱۳۷ ف الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنْتَ أَخُو نَا وَمَوْلَا نَا قَالَهُ لَزِيدُ بْنُ حَارِثَةَ بَخَارِي أَوْ سَلَمٍ مِنْ

برابرین عازب سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تمہارا بھائی اور ہمارا زادہ وہی
سعد عروہ بن الزبیر انت اخي في دين الله وكنياه وحي لي حلال قال له لا لي بك لدا
خطب عائشة فقال له أبو بكر إنما أنا أخوك لدا وقع مرسلاً وهو من جد يث
عائشة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بخاري من عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو میرا بھائی ہی خدا سے کہ دین پر خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجھ کو حلال ہی یہ حضرت
نے ابی بکر صدیق سے فرمایا جب کہ اپنے ساتھ حضرت عائشہ سے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق

کہا کہ با حضرت بنی نو آپ کا بہائی ہوں یہ حدیث اس طرح مرسل آئی ہی یعنی عروۃ النبی سے۔
صحاح کانام نہیں دکر کیا اور حقیقت میں یہ حدیث حضرت عائشہ کی روایت سے ہی ہے حضرت
نقل کرتی ہیں **ف** ابی ہر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ کی سنگینی کے وقت یہ غدر کیا کہ حضرت
بجھ کر بہائی فرمایا کرتے ہیں سو بہائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہاں
اور میرے دو بیٹی براڑی ہی اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی حرمت کا سبب نہ بنتی براڑی

ف جَاءُوا لَكُمْ الْيَوْمَ حَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ قَالُوا كَيْفَ يَوْمَ الْحَدِيثِ وَكَانُوا أَلْفًا وَارْبَعًا
بخاری اور مسلم میں جاہل ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے
جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اس دن اصحاب ایک ہزار پارسو تھے **ف** اس روز اصحاب
نے موت پر محبت کی تھی بسنے میدان میں ٹکریے ہو جاوین گے مگر قدم نہ بٹاویں گے تب حضرت
نے انکو بشارت دی اور بعضی رجوت میں آیا ہی کہ پندرہ سو اصحاب تھے

ف النَّسُّ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہوگا جسے تو محبت رکھتا ہے **ف** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے
پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان لیا ہے جو چاہتا ہے
اوسے کہا کچھ سامان نہیں نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن میں نہ اور اوس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت میں تو محبت کے سبب ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے
راوی یعنی انس یوں کہا کرتے تھے کہ قیامت میں میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق اور
فاروق کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی
اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہے اسی واسطے کہ ہر شخص کا
حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا

ف الْبَرَاءُ بِنُ عَازِبٍ أَنْتَ مَعِيَ وَأَنَا مَعَكَ قَالُوا لَعَلِّي مَرَّحْنِي اللَّهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم
میں براہ بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضیٰ سے کہ تو میرا ہی میں تیرا ہوں **ف**

محببت خداوندی
خود و سبب انبیا

یعنے کمال اتحاد اور سب تکلفی ہی اس حدیث کے کمال قُرب اور فضیلت مرقضوی ثابت ہوئی
م اَنْسُ اَنْتَ هِيَ لَقَدْ كَذَبْتَ كَا كَذَبْتَ سِنَاتٍ قَالَهُ لَيْتِمَا كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ
 اُمِّ اَنْسٍ ثَمَّ اَلِ سَلَمَةَ اَنْسٍ عَنِ رُوَايَةِ اَنَّ هِيَ رَوَتْ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ
 نَبِيُّ جَوْهَرِ حَضْرَتِ اَوْسِ تَمِيمِ لَوْ كَيْ سِي فَوَايَا جَوْهَرِ سَلَمَةَ اَنْسٍ كِي مَاسِ كِي پَاسِ رَسْمِي نَحْيِ ف
 حَضْرَتِ خَوْشِ طَبْعِي سِي فَوَايَا بَرْدِ عَادِيَا مَنظُورِ نَحْيِ جَوْهَرِ اَسْكَافِ مَفْصَلِ بَايَا خَوْشِ بَابِ مِيْنِ جَوْهَرِ
 مَرَانُ مَسْمُوعُ اَوَّلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ مُسْلِمِ مِيْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ۱۴۳
 بِنِ سَوْدِ عَنِ رُوَايَةِ اَنَّ حَضْرَتِ فَوَايَا كِي اَوَّلِ فَيْصَلِ اَدَمِيُونِ كِي دَرَمِيَانِ قِيَامَتِ كِي دَرِ
 فَوَنُونِ مِيْنِ هَوْكَافِ مَعْلُومِ هَوْكَافِ نَاحِي خُونِ كَرَاخِدِ كُوْنَهَاتِ نَابِسْتِ اَوَّلِ بَايَا سَاحَتِ گَاهِ
 كِي قِيَامَتِ مِيْنِ پَھْلِ خُونِ رِزْمِي كِي مَقْدَمَاتِ رُجُوعِ هَوْكَافِ فَيْصَلِ هَوْنِ كِي عِبَادَاتِ مِيْنِ اَوَّلِ
 نَازِ سِي سَوَالِ هَوْكَافِ اَوْرِ مَعَامَلَاتِ مِيْنِ خُونِ كَا فَيْصَلِ هَوْكَافِ

ف اَبُو سَعِيدٍ اَوْ عَنِ الرِّبَا لَا تَقْعَلُ وَلَكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ
 بِبَيْعٍ اُخَرْتُمْ اَشْتَرِيَةً قَالَهُ لَيْدَالُ حِينَ جَاءَهُ بَيْتُ بَرِّي وَقَالَ كَانَ عِنْدَ نَافِثِ رَدِي
 قَبِيعَتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لَطِيفُ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ الْجَارِي
 اَوْ اَوْ كُوْنَتَيْنِ بَخَارِي اَوْرِ سَمِ مِيْنِ اَبُو سَعِيدِ عَنِ رُوَايَةِ اَنَّ حَضْرَتِ فَوَايَا كِي دَوَاهِ يِهْ تَوْعِيْنِ
 سَوْدِي اِيْسَاكِيَا كِي وَلِيْكِنِ جَبِ كِي تَوْعْمِ خَرَاخِرِ كَرَاچَايِ تَوَا كَارِي خَرُونِ كُوْنِجِ دُوسَرِي سَبْجِ سِي
 پَہرِ اَوْكِي قَبِيعَتِ عَمْدِ خَرَامُولِ يَا كِي حَضْرَتِ بَدَالِ سِي فَوَايَا جَبِ كِي دَوِ حَضْرَتِ پَاسِ عَمْدِ مَمْ
 خَرَاخِرِ جَسْكَوْرِبِ بَرِّي كَہْتِ ہِنِ اَوْرِ بَدَالِ شَہْتِ كَہَا كِي ہَا رِي پَاسِ نَا كَارِي خَرَاخِرِ مَوْتِ
 اَوْنِ كِي دَوِ صَاحِ اَبِكِ صَاحِ سِي سَبْجِ حَضْرَتِ كَہَا نَہْتِ كِي دَوِ سَیْطِ اَوْرِ بَخَارِي كِي رَوَا
 مِيْنِ یُونِ كِي حَضْرَتِ سِي دَوِ بَارِ دَوَاهِ دَوَاهِ فَوَايَا ہِنِ سِي اَبِكِ جَنْسِ كُوْنِ يَادِہِ اَوْرِ كَمِ كِي چَہَا
 اَوْرِ بَدَالِ اِيْسَا كَا نَامِ سَوْدِ بَلْ كَا نَا كَارِي چِيزِ كُوْجِہِ چِيزِ سِي بَدَلِ چَاہِي تَوَاوْ سِي يِهْ تَبْرِي كِي نَا كَارِي كُوْجِ
 دَوِ اِيْسِ پَہرِ اَوْكِي قَبِيعَتِ عَمْدِ چِيزِ كُوْجِہِ اِيْسَا كِي يِهْ بَاچِ نَہِنِ اَسْوَ سَیْطِ كِي جَنْسِ ہَلِ گُھِي اَنْ صَوْرَتِ مِيْنِ

بَابِ مِيْنِ جَوْهَرِ
 اَبُو سَعِيدٍ اَوْ عَنِ الرِّبَا لَا تَقْعَلُ وَلَكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اُخَرْتُمْ اَشْتَرِيَةً قَالَهُ لَيْدَالُ حِينَ جَاءَهُ بَيْتُ بَرِّي وَقَالَ كَانَ عِنْدَ نَافِثِ رَدِي قَبِيعَتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لَطِيفُ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ الْجَارِي اَوْ اَوْ كُوْنَتَيْنِ بَخَارِي اَوْرِ سَمِ مِيْنِ اَبُو سَعِيدِ عَنِ رُوَايَةِ اَنَّ حَضْرَتِ فَوَايَا كِي دَوَاهِ يِهْ تَوْعِيْنِ سَوْدِي اِيْسَاكِيَا كِي وَلِيْكِنِ جَبِ كِي تَوْعْمِ خَرَاخِرِ كَرَاچَايِ تَوَا كَارِي خَرُونِ كُوْنِجِ دُوسَرِي سَبْجِ سِي پَہرِ اَوْكِي قَبِيعَتِ عَمْدِ خَرَامُولِ يَا كِي حَضْرَتِ بَدَالِ سِي فَوَايَا جَبِ كِي دَوِ حَضْرَتِ پَاسِ عَمْدِ مَمْ خَرَاخِرِ جَسْكَوْرِبِ بَرِّي كَہْتِ ہِنِ اَوْرِ بَدَالِ شَہْتِ كَہَا كِي ہَا رِي پَاسِ نَا كَارِي خَرَاخِرِ مَوْتِ اَوْنِ كِي دَوِ صَاحِ اَبِكِ صَاحِ سِي سَبْجِ حَضْرَتِ كَہَا نَہْتِ كِي دَوِ سَیْطِ اَوْرِ بَخَارِي كِي رَوَا مِيْنِ یُونِ كِي حَضْرَتِ سِي دَوِ بَارِ دَوَاهِ دَوَاهِ فَوَايَا ہِنِ سِي اَبِكِ جَنْسِ كُوْنِ يَادِہِ اَوْرِ كَمِ كِي چَہَا اَوْرِ بَدَالِ اِيْسَا كَا نَامِ سَوْدِ بَلْ كَا نَا كَارِي چِيزِ كُوْجِہِ چِيزِ سِي بَدَلِ چَاہِي تَوَاوْ سِي يِهْ تَبْرِي كِي نَا كَارِي كُوْجِ دَوِ اِيْسِ پَہرِ اَوْكِي قَبِيعَتِ عَمْدِ چِيزِ كُوْجِہِ اِيْسَا كِي يِهْ بَاچِ نَہِنِ اَسْوَ سَیْطِ كِي جَنْسِ ہَلِ گُھِي اَنْ صَوْرَتِ مِيْنِ

ذیادنی کی کچھ مضائقہ نہیں

۱۴۵

مَرْثِيَّةُ الْهَدْيِ الْيَوْمَ الشَّرِيفِ اَتَاكُمْ اَكْلٌ وَشَرِبٌ وَذَكَرَ اللهُ مُسْلِمِينَ بِبَيْتِهِ
 روایت ہے کہ ایام تشریق کے کھانے پینے اور یاد الہی کے دن ہیں **ف** عید قربانی کے
 بعین بن کوئے گیارہویں بارہویں تیرہویں کو ایام تشریق کہنے میں لئے کھانے پینے کے دن
 ہیں انہیں روزہ رکھنا درست خیال میں پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے عبد العظا اور عید صبحی اور ایام تشریق

۱۴۶

ف عَالِشَةُ اَيْنَ اَنَا عَدَا اَيْنَ اَنَا عَدَا قَالَهُ فِي مَرْصُوهِ الَّذِي تَوَقَّيْهِ بِجَارِي وَ
 مسلم میں حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زونا کا کہنا ہوں گل کہان ہوں گل کہان ہوں گل
 یہ حضرت اوس بیماری میں فرمایا جبین انتقال ہوا **ف** حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن
 سب نبی یوں کے گھر رہتے تھے لیکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرنے
 الموت میں بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی گل کس نبی کی باری ہوگی اس کلام سے نبی یوں
 سمجھیں کہ حضرت کا دل بھی چاہتا ہے کہ حضرت عائشہ کے گھر میں رہیں سب کو نبی سے اجازت
 دی کہ آپ عائشہ کے گھر میں رہیں ہم نے اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہو گئے پھر
 رہے اور وہیں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے اس حدیث بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی

۱۴۷

هَرَأَوْقَتَادَةَ بُوَسَّ اَبْنِ سَمِيَّةَ تَقْتُلُكَ فَيَا بَاغِيَةً مُسْلِمِينَ ابُو تَادَةَ رَضِيَ رَوَايَةُ
 حضرت نے فرمایا کہ ابے سَمِيَّةَ کے لئے ہمارے بڑے سختی ہونے لگی ہے ابھی کہ وہ قتل کر گیا **ف**
 عَمَّارِ كِي مَا كَانُ مَسْمِيَةً نَحْنُ مَا لِي نَرْغَبُ فِيهِ شَيْءٌ مِمَّا يَدِيهِ اَوْ عَلِيٍّ مَرْتَضَى بَعْدَ رَأْيِي هُوَ يَتَب
 عائشہ ہوتے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام محمد بن علی مرتضیٰ رضی عنہ اور معاویہ کا لشکر باغی تھا

۱۴۸

هَرَأَيْنُ مَسْعُودٍ يَحْسِبُ الْمُؤْمِنَ الْكَذِبَ اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مُسْلِمِينَ عَبْدَ اللهِ
 بن مسعود رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اپنا جھوٹا کفایت کرتا ہے کہ جو بات سنی و سکو
 کہنے لگے **ف** ایسے جھوٹے صرف اسی چیز کا نام نہیں کہ اپنی طرف سے بات بگاڑے اور جھوٹ
 باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے کہ جو خبر سنی بدون تحقیق کیے اس کو کہنے لگے اس پر بیٹھ

ابو جحیفہ انصاری
 کہ عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے

کہ اکثر اخبار جھوٹے مشہور ہو جاتے ہیں تو مومن مائل کو اس کی تحقیق لازم ہی ہے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اس پر واسطے علماء اہل حدیث کی حدیث کی تحقیق میں جری محنت کی ہے اور خوب چہاٹ پھوڑ کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہے جو انسانی اور ان کے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہے کہ جو کسی سیدہ حدیث سنی یا کسی کتاب میں دیکھی تو اس کو نہ مانے جب تک کہ علم حدیث کی معتبر کتابوں میں اس کی سند نہ پائے

وَالْأَنْبَاءُ ذَٰلِكَ مَالُ الرَّائِحِ خُذْ ذَٰلِكَ مَالُ الرَّائِحِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتُ قَرَأْتُ
أَرَىٰ أَن يَجْعَلَ كَافِي الْأَقْرَبِينَ قَالَهُ لَا بَأْسَ بِكَ طَلْحَةَ بخاری اور سلم میں انس رضی اللہ عنہما
کہ حضرت زبایا کہ شاہنشاہ مال فرمانہ دے والا ہی شاہنشاہ یہاں فرمانہ دے والا ہے اور سب سے سنا جو یہاں ہمارا حکم ہے

معلوم ہوتا ہے کہ تو اس کو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کر دے یہ حضرت ابو طلحہ سے فرمایا
قرآن میں جب اس مضمون کی اتنی کہ نیکو کاری نہ حاصل کر سکیجے جب تک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا میں نہ خرچ کر دے تو ابو طلحہ انصاری سے کہہ کہ خدا یوں فرمانا ہی اور یہ سب سب قسم کے مال سے مجھ کو وہ باغ بہت پیارا ہے جس کا بیڑ خانام ہی اس کو سینے خدا کی راہ میں دیا سو اب اس کو جو چاہے سو کچھ اور جس کو مناسب دیکھے اس کو دے مجھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اور ان کی تعریف کی اور اس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ داروں کو دیا معلوم ہوا کہ خیرات دینے میں غیر دن کے نسبت برادری کے لوگ مقدم ہیں یہ باغ دینے میں نہایت

عمدہ تھا حضرت کی سجد کے سامنے تھا اس کا بانی نہایت عزیز تھا حضرت اکثر اس میں شریعت
لیجائے تھے اور اس کا باغ بنے تھے ایمان کامل کی بھی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا کے
ہر جا بڑی بختی نکلے قَاتِلَ عَسَىٰ أَنْ يَصُدَّ قِيَّ أَوْ يَقْعِلَ مَعْرُوفًا قَالَهُ لَيْسَ لَكَ حَاجَةٌ
وَقَدْ طَلَعْتَ فَأَرَادَتْ أَنْ يُجْعَلَ مُحَمَّدًا فَرَجَّ هَامَرُ جُلَّ أَنْ يَخْشُجَ بِحَسْبِ مِنْ حَاجَةٍ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون نہیں سو توڑے اپنے خرمن کو شاہد تو خیرات کرے یا اور کوئی
نیک بات کرے یہ حضرت نے نابز کی خالی سے فرمایا اور اس کو طلاق ملا تھا سو اس سے چاہا کہ اپنے

خزمن کو درخت سے توڑیے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا تھا امام شافعی کا بھی مذہب
ہی کہ عورت کو بے ضرورت عدت میں گھر سے باہر نکلنا درست ہے :

۴۵۱ **مَرْأَتُهُ بَيْتٌ لَا تَخْرُجُ فِيهِ حَتَّىٰ أَهْلُهُ** مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جس گھر میں خزانہ ہیں اوسکے لوگ ہو کہے ہیں اُنکو آسودگی نہیں ہے یہ حضرت سے اہل
مدینہ کے حق فرمایا اس واسطے کہ اُنکی غذا اکثر خزانہ تھا

۴۵۲ **مَرْجَاؤُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ** مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان غارت کر کے یہ کچھ فرق باقی نہیں رہتا **فَإِنْ بَلَغَ**
لِيْ بِلَا مَلَأَتْ غَارَهُ جب آدمی نے غارت نماز چھوڑی تو کفر میں اور اوس میں کچھ فاصلہ نہ رہا کہ فریاد
اور یہی مذہب ہی امام احمد اور اسحق اور عبد اللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب
میں کا فر نہیں ہو البکن واجب القتل ہو گیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب میں غارت ترک نماز سے
نہ کا فر ہی نہ واجب القتل بلکہ جنک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہئے تو امام اعظم کے
مذہب تک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے غارت ترک کرے تو کا فر ہی بہر صورت ترک نماز کفر
ہی یا مشابہہ کفر ہی مسلمان کو لازم ہی کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جانے کہ جلد تو تیرا اور غارت ہو جائے

۴۵۳ **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْقِلٍ بَنِي كُلِّ إِذَا بَيْنَ صَلَوةٍ بَيْنَ كُلِّ إِذَا بَيْنَ صَلَوةٍ تَعْرِفُ قَالَ فِي الْمَثَلِثَةِ**
لَمِنْ شَتَاءٍ مسلم میں عبد اللہ بن معقلؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے
درمیان نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز کے گھر حضرت نے بار فرمایا کہ جو کچھ ہو پڑے دینے نہیں
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ نَأَتْ الرُّؤْيَا وَرُؤْيَا الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ الصَّوْمُ عَمُودُ
لَا إِسْلَامَ وَلَا تِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ لَهُ حِينَ
قُضِيَ رُؤْيَا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا وہ نماز
تو اسلام کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو
اسلام قائم رہے گا میرے دم تک یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلامؓ سے فرمایا جب کہ انہوں نے اپنا خواب

بَابُ مَا خَلَّصَ مِنْهُ
سُورَةُ الْاَنْعَامِ

حضرت کے بیان کیا کہ خواب میں باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا حضرت نے اس کی تعبیر

کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتویں باب میں ہے

۱۰۰ **وَالْبَرَاءِیْنِ عَارِبٍ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْمَعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَا صَحَّحَتْ بِهَا النَّاسُ مَا تَسْمَعُ مِنْهُمْ قَالَهُ اُسَیْدُ بْنُ حَضِرٍ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ بِاللَّیْلِ وَعِنْدَ فَرَسٍ مَرْبُوطٍ لِشَیْطَانٍ فَخَشَّتهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَذُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ یَنْفِکُ مِنْهَا**

بخاری اور مسلم میں برادرین عارِب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے پیراؤں پر سوار تھے اور اگر تو پر ہے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے فرشتے اون سے نہ جھپٹتے یہ حضرت نے اُسید بن حذیر سے فرمایا جب کہ وہ سورہ کہف پڑھتے تھے اور اون کے پاس گھوڑا اور برادرین میں بندھا تھا تو اُسید کو ایک بدی نے چھالیا اور او میں جبرائیل روشن تھے تو دمدمہ بدی چوبہ

ہوتی جاتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکنا تھا **و** بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ اُسید بن حذیر کا لوکا اون کے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھرے کے سے ڈرے کہ کہیں رکنا نہ چل جائے تو ان چہرنا موقوف کیا بدی بھی غائب ہو گئی صبح کو بد حال حضرت سے عرض کیا کہ حضرت یہ حدیث و ناسی

معلوم ہوا کہ قرآن کی آیتیں کو فرشتے حاضر ہو تین ہر یک کو نظر نہیں آتے

۱۰۱ **بِعَرَالَشَّةٍ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطُفُهَا إِلَهِی فَيَقْرَأُ فِي أُذُنٍ وَلِیْهِ فَيَزِيدُ فِيهَا حِیَاةً كَذِبَةً قَالَهُ لَهَا حَیْنٌ قَالَتْ اِنَّ الْكَلِمَانَ كَانُوا یُحَدِّثُونَ مَا لَشَیْءٍ فَخَبَّرَهُ حَقًّا**

مسلم میں حضرت عائشہ رضیہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس جہات کو فرشتوں نے جس کے پہاگ ہی سوا اسکو اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا تو وہ اوس میں اور جو بڑھ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضیہ سے کہا جب کہ اوہوں نے کہا کہ لوگ ہم کو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو لوگو

جہج پاتے تھے **و** عرب میں چند لوگ تھے جو تن سے راہ رکھتے تھے اور ان سے دریافت کرکے آئندہ خبریں لوگوں کو بتلاتے تھے دین اسلام میں حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہیں جانتا تھا جو بڑھے اور بے حقیقت ہیں اون سے یہ حال دریافت کرنا درست نہیں حضرت عائشہ نے جو چاہا کیا

حضرت اگر کاہن جو سیٹھے میں تو اسکا کیا سبب ہے کہ اونکی باستیج بھی ہونی تھی تب حضرت نے یہ حد
فزائی یعنی جو اس عائم ہوا ہی اوسکا حکم فرشتوں کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر اسیسین اوسکی انگلی
کرتے ہیں شیطان اور جن و بان جاکر سن آتے ہیں اور اپنے بوسنے واسیے دوسنوں کو جھٹکتے
ہیں وہ لوگ ایک سچ کے ساجد ہو جوتھو ہٹھ ہٹاکر لوگوں سے کہنے ہیں ڈھی ایک بات فوج ہونی ہی
اور بانی و اہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل کر کے متفقہ ہو سکتے ہیں اور اونکی اکثر جھوٹی
بانوں کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہیں رکھتے

۱۵۷

مَرَيْنُ مَسْعُودٍ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَةَ قَالَ حِينَ سَمِعَ عَنْهَا وَهِيَ
مَالِكُ الْإِنْسَانِ فِي نَفْسِهِ مَا يَتَغَاظِمُ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُزَوِّي ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ
أَبُو هُرَيْرَةَ نَقَرْتَهُ بِهِ مُسْلِمٌ أَيْضًا مُسْلِمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَا
کہ اس دوسرے کو بجاننا تو محض ایمان ہی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ دوسرے کا حضرت سے
سوال ہوا دوسرہ اوسکو کہتے ہیں جبکا خیال آدمی اپنے دلیں بانا ہی اور اوسکے کہنے کو برا
جاننا ہی اور دوسری روایت ابو ہریرہ سے یوں ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی حضرت
مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب اصحاب حضرت
پاس آکر پہنچا کہ یا حضرت ہمارے دونوں میں نہایت برے برے خیال آتے ہیں کہ ہم دونوں زبان
پر لانا بڑا گناہ جانتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا
ایمان کی نشانی ہی اگر دلیں ایمان ہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہیں کہ برے خیالات آنا صریح
ایمان ہی چنانچہ ابو داؤد میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت سے کہا کہ میرے دل میں
بعضا ایسا بڑا خیال آتا ہے کہ اگر میں جلی کے کوٹلا ہو جاؤں تو بھی زبان سے نہ نکالوں حضرت نے فرمایا تم کو
کو جسے شیطان کا کام دوسرے ہی پر نہ لایئے شیطان کا فون سے تو شرک اور بت پرستی کو آتا ہی لیکن
مومن پر سو ابرے خیال آئے کہ اوسکا کچھ زور نہیں چلتا دوسرے کا علی یہ ہے کہ اوسکی طرف
دیہان کرے اور التجا کرے پناہ مانگے لا حول برے اور لا آلہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ کبرے

ایمان و وسوسہ ایک
دوسرا بڑا عقیدہ ہے
ایمان

۸۵۸ مر رافع بن خدیج عن الکلب خبیث و صهر البقی خبیث و کسب الحجام
 خبیث مسلم بن رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتنے کی حرام ہی اور خرجی
 حرام کا عورت کی حرام ہی اور بچنے لگانے والے کا کسب بیکہ **ف** امام شافعی کے نزدیک
 بموجب اس حدیث کے کتنے کی قیمت حلال نہیں اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہی قوادن کے
 نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر گناہکاری اور غلطی کے واسطے ہو تو اس کی قیمت حرام ہی اور
 خرجی بالاتفاق حرام ہی اور بچنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک
 حرام ہے اور امامون کے نزدیک حرام نہیں مگر ہے کہ نجاست خالی نہیں

۱۰۹ خ النَّسْ حُبُّکَ اَیَّاهَا اَدْخَلَتْ الْجَنَّةَ یَعْنِیْ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ بخاری میں اس سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورہ اخلاص کی محبت چھ کوہنشت میں داخل کرے گی **ف** ایک

۱۴۱ شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میں سورہ اخلاص لینے قل هو اللہ ہے بہت محبت کرتا ہوں حضرت نے فرمایا
 فَرُبُّیْدَةُ بْنُ الْحَصْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَى الْقَاعِدِیْنَ كَحُرْمَةِ امِّهِمْ وَامِّن
 رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلَفُ بَعْلًا مِنْ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِهِ فِیْحُوْنَهُ فِیْ حِلِّهِ لَا وَقِفَ لَهُ
 یَوْمَ الْقِیْمَةِ فَاِحْدُنْ مِنْ عَمَلِهِ مَا سَأَلْتُ النَّبِیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ظَنَنْتُمْ مُسْلِمٌ مِنْ رُبُّیْدَةَ بْنِ حُصَیْبٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیوں
 کی بی بیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہی جیسے اون کے ماؤں کی حرمت ہے اور جو غازیہ

مرد مجاہدین مرد کے گھر یا بی کے کام خدمت میں رہے پھر اونہیں خیانت کرے تو فیاس کے دن کھڑا
 کیا جاوے گا پھر مجاہد او بی کے نیک عمل سے جو چاہے گا سوے گا پھر حضرت ہم اصحاب کی

طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہمارا کیا گمان ہی **ف** یعنی اس کو حق جانتے ہو یا کچھ مرد سے
و ابن عمر حَسْبُکُمَا عَلَی اللّٰهِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا هِیْبَ لَکَ عَلَیْہَا قَالَتْ لَمْ تَلَا عَنِیْنَ

۸۶۱ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں کا حساب خدا پر ہی تم دونوں
 میں ایک فوج ہو تو ہا ہی چھ کوہاوس عورت پر کچھ غالب نہیں **ف** ایک شخص نے اپنی برادر کو مدکاری کا

جب لگایا اوسے انگارہ دونوں پیمین منعم کہا جھوٹے کو بد دعا کر کے جدا ہو گئے تب حضرتؑ
 یہ حدیث فرمائی ہے دو میں ایک مقرر ہو ٹھائی اگر جہ شرع میں کسی پر جھوٹ ثابت ہو لیکن فیست
 میں خدا صاحب کرے گا پھر مرے اپنا مال مانگا جو روک دیا تھا حضرتؑ فرمایا تم کو اب اس کے
 مال تنہا ہو اور غنائین اگر تو حجاز تو مال مجھ سے لے کرے گا اور اگر حورت جی تو مال کا لینا اور حدیث کے
ف ابوہریرہؓ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رِذَا السَّلَامِ وَرِغَادَةُ الْمَرْيُوسِ وَاتِّبَاعُ
 الْجَدَائِزِ وَإِيفَاءُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْغَاطِسِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے
 کہ حضرتؑ فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہیں سلام کا جواب دینا اور غیار کو پوچھنا اور
 خبازوں کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور جس کے دایے کو دعا دینا یعنی یہ حکم اللہ کا
 ہر ابوہریرہؓ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا الْغَيْبَةُ
 فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا اعْطَسَ فَمِنْ
 اللَّهِ فَتَشْمِئْهُ وَإِذَا مَرَضَ نَعُدَّهُ وَإِذَا أَمَاتَ فَانصَحْهُ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کثیر
 سے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چہرہ میں لوگوں سے پوچھا کہ وہ حق کون ہیں یا رسول اللہ
 حضرتؑ فرمایا کہ جب تو اس سے ملے تو اس کو سلام کر اور جب تم کو پوچھا تو اور دعوت کرے تو قبول کر
 اور جب تجھے کسی کام میں نصیحت چاہے تو اس کو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور اچھکے
 کہے تو اس کا جواب دے یعنی یہ حکم اللہ کا ہے اور جب کہ وہ بیمار پڑے تو اس کو جاکر پوچھ اور جب کہ
 مر جاوے تو اس کے جنازے کے ساتھ چل **ف** بھلی حدیث میں پانچ حق فرمائے اور
 اس حدیث میں چہرہ نہ مطلب یہ ہے کہ پانچ یا چہرہ میں مخصوص نہیں بلکہ اسلام کے حق بہت ہیں مگر جسکی
 زیادہ ضرورت دیکھی اس کو فرمادیا کہ پانچ کہیں چہرہ میں کم زیادہ
خ ابوہریرہؓ حَقُّ اللَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُغْتَسِلَ فِي سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْتَسِلُ بِرَأْسِهِ وَجَسَدِهِ
 وَيُرْوَى لِلَّهِ عَلَى مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يُغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا بخاری میں ابوہریرہؓ سے
 روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہے کہ ہر سب سے میں غسل کرے اپنے سر اور بدن

کو دھوپے اور دوسری روایت یوں کہ ہر مسلمان ہر خدا کا جو ہے کہ ہر شے میں غسل کرے ایک دن

مَجَارِجُ حَلِیْمًا عَلَی الْمَاءِ وَاعَارَهُ دَلْوًا وَاعَارَهُ قُلُوبًا وَصَبَّحَهَا وَحَمَلَهَا فِی سَبِیلِ

۱۹۵

اللّٰهِ قَالَ لَوْ جَلَّ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا نَحَقَ الْاِسْمُ نَحْلَ

کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسٹون کا دودھ دو ہتھ پانی پر اور اوس کے دھول کو اس کے سینا اور تر اوسٹ

کو عاریت دینا یعنی اور نئی گاہن کرنے کے واسطے اور محتاجوں کو اوسٹ دینا دودھ پینے کے

واسطے اور اونٹوں پر بوجہ رکھنا جہاد میں لینے غازی کو سوار کرنا یا سنبال دینا یہ حضرت نے اوس

مرد سے فرمایا جسے کہنا یا رسول اللہ اوسٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون بجز مالک کو مناسب ہے

۱۹۶

فَعَرَبُ كَادَسْتَوْحَا كَبِ النَّالِبِ يَكُوْبِي اَوْ تَوْكُوْبَانِي اَيُّا تَوَدُوْدَه دَوَسِي اَوْ مَحَاوُن كَوْدَا

وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو وَخَوْضِي مَسْتَدْرُة شَهْرُ مَاءٍ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ

مِنَ الْمَسْلِكِ وَلَكِنْ اِنَّهُ لَكَعُومُ السَّمَاءِ مِنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ اَسَدًا بَنِي

اور سلم بن عبد اللہ بن عمر رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیرا جو من کو تر چھینے بھری راہ ہے

پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ ہے اور اوسکی خوشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اوس کے

۱۹۷

کو ترپ اور انجور پر جیسے آسمان کے تارے جیسے ہستیا اور اس جو من سے پانی سے بہنے لگے

یاس نہ لگے ہر چند یاس نہ لگتا ہے میں سے پانی نہ لگے لیکن ان حب اللہ کے واسطے اوسکا پانی

مَرَامُ الدَّرْدِ اَوْ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لَاحِيَةٍ يَظْهَرُ الْخَيْبُ مُسْتَجَابَةً عِنْدَ رَايِسِهِ

مَلِكٌ مُّوَكَّلٌ كَمَا دَعَا لَاحِيَهُ يَخْبِرُ قَالَ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ اَمِيْنٌ وَلَكَ بِمِثْلِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْمَدَّادِ بْنِ أَهْلِ الْوَيْدِ وَالشَّكِينَةَ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زبایہ جو نبیؐ کی مشرقی طرف سے تھیں اور بڑی ماڑا اور گھنٹہ کرنا گھوڑے پر سوار تھیں اور ان کے والدین میں ہی اور شہر کے والدین میں جو اوٹ و اسے میں اور غربی اور غم خیزی بکری والدین میں ہی و اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئی اور دجال بھی وسط سے پہنچے گا یہ فرمایا کہ جولوگ کی محبت کی بھی تاثیر ہوئی ہی سائیس اور مشرق ان اکثر بہ خلق ہوتے ہیں اور بکری پر اسے و اسے بہ نثر مسکین ہوئے ہیں اس لیے بی بیوں کے بکریوں کو چرایا

۱۷۲ ہر ابو ہریرہ رَیَّةَ رَبِّتِ أَشْعَثَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَوَّهَ مُسْلِمٌ ابْنُ ابُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زبایہ کہتے لوگ پریشان ہو غبار الودہ دروازوں پر سے ڈھکیے ہوئے اگر خدا کے اعتقاد پر کسی بات کی قسم کہا بیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دیوے و بیٹھے بعض نبیگان خدا ظاہر کے تو ایسے بڑے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہوتے دیوے اوّلین اسے صاف کہ خدا کو ان کی خاطر داری منظور رہتی ہی اس حدیث کے وفائد سے معلوم ہوئے اوّل یہ کہ کہیں مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے + شعر + خاکسارین جہان را بجاقت مگر تو چہ داری کہ درین گرد و آسے یا تہہ مگر یہ بھی نہ چاہئے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسوالات کے کہ حضرت انس حدیث میں بعض پریشان موخاکساروں کو قبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ متراب خوار و از ہی منطبق بھی اسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ لیکن کے شاکسار ہی اور گنہگار می حق ثنائے کو بہت ہے

۱۷۳ خ سَهْلٌ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطِيٍّ مَرِيٍّ سَمِيعٌ مِنَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَبُوطِ أَحَدٍ كَرَمٌ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالزَّوْجَةُ حَمِيمٌ وَحَمِيمٌ الْعَيْدُ فِي سَمِيعِ اللَّهِ أَوْ الْعَدْوُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زبایہ کہ راہ خدا میں دارالاسلام کے سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرائش سے آوٹ نہیں تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرائش سے اور جہاد میں اول و

یا آخر و زبیدے کا کوشش کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی واپس ہے **ف** آخرت کا تو

اور آخرت کا کتر مکان تمام دنیا سے اسو سے بہتر ہو کہ دنیا کافی ہے اور آخرت عمدہ اور بقی
 ۱۷۳ **مَرَّ سُلَيْمَانُ بِرِبَاطِ بَنِي إِثْرَةَ حَتَّى مَرَّ بِمَدْيَنَ وَفِيهَا مَرْيَمُ وَكَانَتْ جَارِيَةً عَلَيْهِ عَمَلُهُ
 الَّذِي كَانَ تَعْلَمُهُ وَاجْرَى عَلَيْهِ سِرِّهُ وَكَانَ مِنَ الْفُقَرَاءِ** مسلم بن سلمان غیبی روایت ہے کہ
 حضرت نوح علیہ السلام پر ایک رات اور دن جو کی دنیا بہتر ہی ایک مہینے کے روز اور شنبہ
 سے اور اگر گریا تو جو تک عمل کیا کرتا تھا اسکا خواب ہمیشہ جاری رہا اور اسکی روزی اوپر
 جاری رہے گی اور سکر کبر کے خوف سے بڑھ رہا ہو گا **ف** موت سے نہ بیکار نزع اور عمل کا

نواب موقوف نہیں ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کچھ نہیں رہتا
 ۱۷۵ **مَرَّ لَيْثَةُ بْنُ أَبِي الْحَزْمِ بِالْمَدِينَةِ وَفِيهَا** مسلم بن حضرت عائشہ غیبی روایت ہے کہ
 حضرت نوح علیہ السلام پر ایک رات اور دن جو کی دنیا بہتر ہی ایک مہینے کے روز اور شنبہ
 سے اور اگر گریا تو جو تک عمل کیا کرتا تھا اسکا خواب ہمیشہ جاری رہا اور اسکی روزی اوپر
 جاری رہے گی اور سکر کبر کے خوف سے بڑھ رہا ہو گا **ف** موت سے نہ بیکار نزع اور عمل کا

نہایت مقدم جاتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے
 ۱۷۶ **مَرَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَافِرًا فِي الْقَوْمِ أَخُوهُ شَرِيكًا** مسلم بن غیر بن شعبہ غیبی روایت ہے کہ
 کہ حضرت نوح علیہ السلام پر ایک رات اور دن جو کی دنیا بہتر ہی ایک مہینے کے روز اور شنبہ
 سے اور اگر گریا تو جو تک عمل کیا کرتا تھا اسکا خواب ہمیشہ جاری رہا اور اسکی روزی اوپر
 جاری رہے گی اور سکر کبر کے خوف سے بڑھ رہا ہو گا **ف** موت سے نہ بیکار نزع اور عمل کا

ف ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو گالی دینا گناہی اور اسکو ناحق قتل
 ۱۷۷ **مَرَّ النَّاسُ بِسُحَّانَ اللَّهِ لَا يَطْبِقُهُ أَوْلَا تَسْتَطِيعُهُ وَيُرْوَى لَكَ جَلَّالَةٌ لَكَ يَعْذَابُكَ اللَّهُ أَفَلَا
 قُلْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَلْبَسْتُكَ حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عَذَابَ النَّارِ قَالَ لَمْ يَجُلْ**

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کتاب التہذیب
 باب التہذیب

عَادَةً قَدْ عَا لَہُ فَشَفَّاهُ مُسْلِمٌ مِّنَ الشَّعْبِ رَوَاہُ شُعْبَةُ کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ
 تو عذاب الہی کو نہ اوجھاسیگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ چھکھک عذاب خدا کی طاقت نہیں تو سبحان
 یوں کیوں نہ کہا کہ الہی ہلکو دنیا میں پہلائی دے اور آخرت میں بھی پہلائی اور ہلکو بچا لے دونوں
 کے عذاب یہ حضرت اوس مرد سے فرمایا جس کے بیار برس کو تشریف لیگے تھے پھر اوس سے یہی دعا
 مانگی سو خدا نے اوس کو شفا بخشی **ف** حضرت ایک مسلمان کے بیار برس کو تشریف لیگے
 وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا جسے مرغی کا پوزہ سو حضرت اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہیں
 کی ہے اوس نے کہا مان میں صحت میں یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الہی جو تھکو آخرت میں میرے اوپر عذاب کرنا
 ہو سو دنیا میں جلد مجھ پر کر لے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سننے آدمی کو عذاب الہی کی طاقت
 نہیں نہ دنیا میں طاقت نہ آخرت میں دنیا کی تکلیف تو نے اپنے منہ سے کیوں مانگی پھر اوس کو
 دین اور دنیا کی جزت کی دعا تعلیم کی جیانیجہ اوس کو اسی دعا سے صحت ہو گئی

خ اُمِّ سَلَمَةَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا ذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْكَوْكَبِثِ مَا ذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْكَوْكَبِثِ
 يُوقِظُ صَوَابَ الْحَجَرِ رَبِّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ بخاری میں حضرت
 اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کے گنج کے گنج اُتر
 ہیں اور آج کی رات کیا ہی نینے اور فساد نازل ہوئے ہیں کوئی ہے کہ کوہر یوں والی عورتوں کو بجا
 لےئے تاکہ نہ چہرہ میں بہت عورتیں دنیا میں پوشاک دار ہیں اور آخرت میں نہ رہیں یعنی دنیا میں باغی
 اور آخرت میں گناہ سے نصیحت **ف** حضرت اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سوکر
 جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہوئے اے حضرت کو خواب میں نمود ہوئے
ب أَبُو هُرَيْرَةَ سُبْحَانَ وَبِحَمْدِكَ يَا أَيُّهَا الرَّحْمَنُ الْبَاقِي الْبَاقِي الْبَاقِي الْبَاقِي الْبَاقِي الْبَاقِي
 اور مسلم بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سُبْحَانَ وَبِحَمْدِكَ يَا أَيُّهَا الرَّحْمَنُ الْبَاقِي
 بہشت کی بہرین ہیں **ف** سبحون اور حیون ترک نماں میں ہیں اور فرات عراق میں اذیل
 مصر میں سننے ان نہروں کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا اگر ان نہروں کی امداد وہاں پہنچے

۸۷۹

۸۸۰

خَشِدَ اَدْنٰی اَوْ سَيِّدًا اِلَّا سَتَعْفَا رَاٰنَ تَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عِبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْلَكَ يَنْفَعُكَ عَلٰی وَاَبُوْلَكَ يَذِّبُنِيْ فَاَعْفِرْ لِيْ مَا لَيْتُهُ لَا يَغْفِرُ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي السَّاهِرِ مُوقِنًا بِهَا مَا تَنْ يَوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يَمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَا تَنْ قَبْلَ اَنْ يَضْحَكَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری میں مثنیٰ ابن اوس رضی عنہ روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ بونہی کہ الہی نویر اماں گاہی کوئی لائق بندگی کے نہیں سو یہ تیریے تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیریے قول اور تیریے وعدے پر ہوں اپنے مقدور کے موافق تیرے پناہ مانگتا ہوں اپنے کرب کی برائی سے میں تجاہد ہے اقرار کرتا ہوں تیریے احسان کا جو مجھ پر ہے اور اپنے گناہ کا تجہ سے اقرار کرتا ہوں سو مجھ کو بخش دے مقرر بھی ہے کہ کوئی گناہ کو نہیں بخش سکتا سو اس کی تیریے جو یقین سے اس کو دن میں کہے پھر اوسے دن شام سے پہلے مر جاوے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو کو رات میں کہے یقین کر کے پھر مر جاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہے **ف** اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَنْتَ نَحْمَدُكَ صَبَاحًا وَبَارَکَ رَاٰتَ اور دن و دنوں آگے رات یا دن میں جب مرگا اس عمدہ بہتارت میں داخل ہے اس دعا کو سیدہ اَلْاِسْتِغْفَار کہتے ہیں

ف اَبُو بکرؓ شَہْرَ اَعِيْدَ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ بخاری اور مسلم میں ابوبکرؓ روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذی الحجہ **ف** امام احمد نے اس حدیث کا مطلب یوں کہا کہ ایک سال میں سے دو دنوں مہینے سا بھی کم نہیں ہوتے اگر ایک دن نہیں دن کا ہوگا تو دوسرا نیتس دن کا ہوگا اور اس حدیث نے کہا کہ ان دو دنوں مہینے کا ثواب کم نہیں ہوتا پورا ملتا ہے اگر یہ دو دنوں شمار میں کم ہوں اور بھی قول ٹھیک ہے واسطے علم **م** رَحْمٰی صَدَقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْنَا مَا قَبَلُوْا صَدَقَتْهُ لَعْنَةُ الْفَصْرِ فِي السَّقَرِ مَعَ الْاَمْنِ مسلم میں عمر فاروق رضی عنہ روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہے کہ خدا نے تم پر تصدق کیا

سوا دیکے حد سے کو قبول کرو یعنی اس کی حالت میں ہی نماز کا قصر سفر میں چاہئے
سفر میں چار رکعت نماز کو دو رکعت پر ہے ماحکم ہی یہ خدا کی طرف سے تحقیقاً درخص ہے
وتماسب نہیں کہ خدا کی رخصت کو غنائے اور پوری پر ہے اور ہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ

سفر میں پوری نماز پڑھنا درست نہیں
۱۱۲ حضرت ابی بن ارقم صلوٰۃ الاوابین اذا مرا مصیبت الفضال و مسلمین زید بن ارقم نے روایت کی

کہ حضرت فرمایا کہ صلوٰۃ الاوابین اس وقت ہی جب کہ اونکے بچوں کے تلوے جلنے لگیں
یعنی چاشت کے وقت پرتل گرم ہوتی ہی بچوں کے تلوے جلنے لگتے ہیں دیکر ہر طرف پہاں
اونٹوں کے گرد ہو جاتے ہیں میٹھاچ لوگ مغرب کے بعد چہر رکعت نماز کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں
اس حدیث معلوم ہوا کہ صلوٰۃ البطحی اور نماز چاشت کا نام صلوٰۃ الاوابین ہی اور ابین اور عابدین
کو کہتے ہیں چکا دل عبادت الہی کی طرف جھکا رہتا ہے

۱۱۵ ابوہریرہ صلوٰۃ الجماعة افضل من صلوٰۃ احدکم وحدہ خمسہ وعشرون حسن ع
مسلمین ابوہریرہ نے روایت کی کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے چھٹے افضل ہے

۱۱۶ ابن عمر و ابو سعید صلوٰۃ الجماعة تفصل صلوٰۃ الفرد خمسہ وعشرون درجۃ ہذہ
روایۃ ابی سعید و فی رواۃ ابن عمر بسبع وعشرون بخاری میں عبد اللہ بن عمر

اور ابو سعید نے روایت کی کہ حضرت فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے چھٹے افضل
ہی یہ ابو سعید کی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمر کی روایت میں تائیس درجے کا ذکر ہے

۱۱۷ ابوہریرہ صلوٰۃ الرجل فی جماعة تریذ علی صلوٰۃ فی بیئہ وصلوٰۃ فی سوقہ
بضعاً وعشرون درجۃ وذلك ان احدہم اذا توضاء فاحسن الوضوء ثم اقام
المسجد لا یفرغ الا الصلوٰۃ لم یخط خطوۃ الا رقبۃ اللہ بما حمر حجة وحط عنہ
بما حط عنہ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی الصلوٰۃ ما کان فی الصلوٰۃ
تخسہ والملائکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون

اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ثَبِّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُخَيِّرْ شَيْءَ فِيهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں اس کے گہرا دربار کی غازیے بتیں اور چند درجے زیادہ ہیں یعنی پچیس یا سٹائیس اور اس کا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا بخولی پہر مسجد میں آیا اس حالت میں کہ سوائے نماز کے اس کی جنبش کا کوئی سبب نہ ہو تو بالبا شخص کوئی ڈگ نہ چلے گا مگر کہ خدا اوس ڈگ کے سبب اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اوس کی جہت اس کا گناہ دور کرے گا یہاں تک کہ مسجد میں آوے پہر جب مسجد میں آیا تو نماز میں داخل ہوا جب تک کہ اوس کو نماز کے رہنے سے جو مدت نماز کی انتظار میں گذریے گی وہ نماز میں شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب یلیکا اور فرشتے اوس کو دعا کر رہے ہیں جب تک کہ اوس مکان میں بیٹھا رہے گا جس میں نماز پڑھ چکا فرشتے کہتے ہیں الہی او سر رحم کر الہی اوس کی مغفرت کر الہی اوس کی توبہ قبول کر او سر رحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط پر ہی جب تک کہ مسجد میں کیونکہ تکلیف نہ ہو کہ جب تک مسجد میں دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ کرے **ف** ان ینون حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی غازیے پچیس درجے افضل اور ثواب میں زیادہ ہیں اور اگر گنت زیادہ خالص ہوئی تو سٹائیس درجے تک یعنی توبہ بھیجی ہی پہر حضرت نے اس کا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد میں صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز میں داخل ہونا اور فرشتوں کا دعا دینا اور مسجد میں طہار اور ابواب رہنا فضول کلام اور تکلیف نام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب یہ تھا نماز پڑھنے میں سے امور حاصل ہیں

۸۸۱

ف ابن عمر رضی اللہ عنہما قَالَا اخْفَتِ الصُّبْحُ فَأَمْتَرْتُ بِوَاحِدَةٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی عنہما روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو رکعتیں ہیں پہر جب توبہ ہو یہ توبہ ایک رکعت کی وتر کر **ف** امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو

دو رکعت افضل ہیں اور یہی حد ان کی دلیل ہے

۸۸۹

مَرَّ بِهِ نَزْرَةٌ صَبَاحَ الْمَوْلُودِ جِئْنِ يَنْقُ نَزْرَةً مِنَ الشَّيْطَانِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ چمنٹا کے کاجب کہ پیدا ہوا ہی اور زمین پر گرنا ہی شیطاں کے ٹھوکی کے سبب ہی
 صراۓ ہر بڑے غیر نسی الکافر مثل احد و غلط جلد و مسیرۃ تلبث مسلمین ابو ہریرہ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ برابر ہوگا اور اس کے کھال کی دبانت
 اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی **ف** یعنی دوزخ میں کافر کا قہ نہایت لبنا چڑا ہوگا کہ

غذاب زیادہ ہو اور آگ بدن بہت ہی لپٹے
 صراۓ طعام الواحد یکنی اثنتین و طعام اثنتین یکنی الاثر بعة و طعام الاثر بعة
 یکنی الثمائیۃ مسلمین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دود کو کفایت
 کرتا ہی اور دود کا کھانا چار کفایت کرتا ہی اور چار کا کھانا آٹھ کفایت کرتا ہی **ف** یعنی مومن کو
 حرص بچا ہے اپنے کھانے میں دوسرے ہو سکے بہائی مسلمان کو شریک کرے ایک روز
 آسودگی نہ ہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف ہے کہ اپنا تو پیٹ بھر کرے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے
 اور دیکھا کرے

صہیب بن سنان عجب لا امر المؤمن ان امره كله له خير ولا شيء لك ولا احد الا
 للمؤمن ان اصابته شره شکره کان خیرا له وان اصابته ضره ضره کان خیرا له
 مسلمین صہیب بن سنان عظیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ناہر ابھی مومن کا مقرر ہو سکا ہے
 اس کے واسطے بہتر ہی اور یہ بات کیوں حاصل نہیں ہو اس مومن کے اگر اس کو خوشی ہو تو کرے تو
 شکر گزاری اور سکے حق میں بہتر ہو اور اگر اس کو بوج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اس کے حق میں
 بہتر ہو **ف** یعنی مومن کا کہ بطرح نقصان نہیں خوشی میں شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے
 اور ثواب پاوے اور غم میں صبر کے سبب خدا کا مقبول ہو اور نجیساب ثواب ملے اور کافر

کو یہ بات حاصل نہیں نہ خوشی میں اس کی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے نہ غم میں
 صراۓ بن سمرۃ علی ما تروون یا تدیکر کا تھا آذنا ب جمل شمس و اما یکنی احدکم
 ان یضع یدہ علی فخذہ و یرکب علی اخینہ من علی یمینہ و یشمالہ مسلمین جابر سے

حضرت روایت کیا کہ حضرت فرمایا کسی پر اشارہ کر کے ہو اپنے ہاتھوں کے گویا کہ تھارے ہاتھ پھیل گئے ہوں
کی زمین میں سے جسے نہر گرھڑا ہو تم اپنی دم اور ہر او دہر ہلا تا ہی دستے تم ہلا تے ہو اور آدمی کو تو
اتنا کفایت کرنا چاہیے ہاتھ کو ان پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کر کے جو اس کے
درستے اور بائیں پر ہوں **ف** نماز کے اخیر میں بعضے لوگ ہاتھ اٹھا کر اپنے بائیں کے
لوگوں کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز میں سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کا

و اُمِّ قَيْسٍ بَنَاتِ مُحْصِنٍ عَلامَ نَدْعُهُنَّ اَوْ لَا دَكْنُ يَهْدِي الْعِلَاقِي عَلَيْنَكُنَّ يَهْدِي
الْعَوْدُ الْيَهْدِي فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا خَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُدَسِ وَ يَسْلُكُ

مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور کتب میں اُمِّ قَيْسٍ بناتِ محسن بنے ہوئے ہیں کہ حضرت نے خود ان کے
فرمایا کہ کیون تالو اور طعن ملتی ہو اپنی اولاد کا اس کہانتے سے تم لازم پکڑو اس گوٹ کو اس واسطے
کہ اس میں سات بیماری کی شفا ہی اور پونے ایک ذراتِ الجنب ہی بنے بائیں کا درد حلق کے درمیان
ناک میں ڈالے اور ذواتِ الجنب میں حلق کے اندر ڈالے **ف** غریب کی عورتیں ورم
جلق میں جو اپنے لڑکوں کو کھانسی دیتی ہیں حضرت نے ان سے منع کیا اور فرمایا کہ گوٹ کی کھانسی
دیکھ کر دیکھ کر فرمایا کہ گوٹ میں سات بیماریوں کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذواتِ الجنب
کو پانچ بیماریوں کو نہیں بند کر سکتا ہی لیکن معلوم کیا جاتا ہے کہ گوٹ گرم خشک ہے جیسے میناب کو جاری
کرنا ہی اور زیر کو دفع کرنا ہی اور جماع کی قوت زیادہ کرنا ہی اور بڑے کپڑوں کو قتل کرنا ہی جب کہ شہد کے
سایہ پیچھے اور جگر اور معدے کے صفت کو دفع کرنا ہی اور بخاری کے بیمار کو شفا دینا ہی لڑکوں
کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اس واسطے حضرت نے یہ دو تجویز کی اہل حدیث عوم ہندی کو مضطرب بنے
گوٹ کہتے ہیں لیکن اطباء عوم ہندی کو اگر کہتے ہیں اگر بھی گرم خشک ہے دماغ اور دل اور معدہ اور
جگر کو قوت دیتا ہے اور سچ کو تحلیل کرنا ہے اور کھانسی اور دمہ اور غشی اور سرد خفقان کو اور

اس حال اور ہفتا کو دور کرتا ہے
و ابْنُ عَمْرٍو عَلَى الْمَرْءِ السُّلْبُ الشَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ كَرَاهَةً الْإِنِّ يَوْمَ مَعْصِيَةٍ يَأْتِيهِ

کتاب فی الطب
گوٹ عوم ہندی کا

يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبَنَهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمَ كَسَبَتْهُ وَيَوْمَ شَهَرَ وَيَوْمَ
 جَعَلَهُ وَسَائِرَ أَيَّامِهِ كَمَا كَرَّمَكُمُ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَسَبَتْهُ أَنْ تَقْبَلَ فِيهِ
 صَلَواتُهُ يَوْمَ قَالَ لَا أَقْدَرُ ذَلَّةً قَدَرَهُ فَلَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا اسْتِرَاعَهُ فِي الْأَمْرِ قَالَ كَانَتْ
 أَسْبَدُ رُبَّةَ الرِّيحِ فَبَاتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَحْيُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ
 فَيَمْطُرُ وَالْأَرْضَ فَيَنْثُرُ فَيَرْجِعُ عَلَيْهِمْ سَائِرَ حَتْمِهِمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ دُرِّي وَأَسْبَقَهُ
 صُرُوعًا وَأَمْدُهُ خَوَاصِرُ تَمْرِي إِلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيَدُونُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُونَ عَنْهُمْ
 فَيُضْحِكُونَ مُخْلِينَ لَيْسَ بَأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَمِنْ خَيْرِهَا يَقُولُ لَهَا أخرجي نورَكَ
 فَتُتَبَّعُ نُورُهَا كَيْفَا سَبَبِ الْخَلْقِ تَقْرُبُ عَوْرَتُهَا فَتُجَلِّدُهَا بِأَبْصَرِي بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهَا
 حِرْزَيْنِ رَمِيَهُ الْفَرَسَ تَقْرُبُ عَوْرَتُهُ فَيُقْبِلُ بِهَيْكَلٍ وَجْهَهُ وَيَضْحِكُ فَيَمْلَأُ هَوْلَهُ ذَلِكَ الْعَقْدُ
 اللَّهُ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ بْنِ عَبْدِ الْمَاشَةِ الْبَيْضَاءِ شَرِيفِي وَمَسْنُونِ مَهْرُودَتَيْنِ وَأَصْبَحَا
 كَقِيَّةٍ عَلَى أَحْبَبَةِ الْمَلَائِكَةِ إِذَا طَافَ رَأْسَهُ قَطْرًا وَرَأْسُهُ رَفَعَهُ فَيُحْدِثُ مِنْهُ حِجَابًا كَالْوَلْوَلِ
 فَلَا يَحُلُّ بَكَافٍ يُحْدِثُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَسْهُي حَيْثُ يَسْهُي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى
 يَدْرِي لَهُ بَابٌ لَمْ يَفْعَلْهُ تَمْرِي إِلَى عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَوْهُمْ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسُحُ عَنْ
 وَجُوهِهِمْ وَيُحْدِثُ لَهُمْ يَدْرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَمْلَأُ هَوْلَهُ ذَلِكَ إِذْ أَحَى اللَّهُ إِلَى عَيْسَى إِلَى
 قَدْ أَخْرَجَتْ عِبَادِي إِلَى لَا يَدَانِ لَا حِدَيقَةً لَهُمْ فَخَرَّ عِبَادِي إِلَى الظُّلُومِ وَبَعَثَ اللَّهُ
 يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدِيثٍ يَسْأَلُونَ فَيَمُرُّونَ وَأَلْهَمَهُمْ عَلَى خَيْرِ طَبِيعَةٍ فَيَسْأَلُونَ
 مَا فِيهَا وَيَمُرُّونَ بِهَا فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ يَهْدِي مَرَّةً مَاءً كَثِيرًا يَسْأَلُونَ حَتَّى يَسْأَلُوا إِلَى الْحَبْلِ
 الْحَرِّ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قُلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلَاكَ فَلَنَقُصِّلَ مَنْ
 فِي السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ لَسَابَهُمْ مَحْضُوبَةً وَيَحْضُرُ عَيْسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ
 الثَّوْرِ لَا حِدَيقَةً خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لَا حِدَيقَةً الْيَوْمَ فَيَرْجِعُ عَيْسَى إِلَى
 عَيْسَى وَأَصْحَابُهُ فَيَرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْتِ فِي رِقَابِهِمْ فَيُضْحِكُونَ فَرَسِي كَقَوَاتِ

نَفْسٍ وَاحِدَةٍ تَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ
مَوْضِعَ شَيْءٍ إِلَّا مَلَأَهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ فِي عِيسَى وَآلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرٌ أَلْغَا فِي الْبَحْرِ فَطَرَهُمْ حَبْتِ سَاءَ اللَّهُ تَوْبَتُ رَسُولِ اللَّهِ مَطَرٌ
لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرُوكٌ وَلَا وَبَرٌ يَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَبْرُكَهَا كَالرَّلَقَةِ ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ
أَنْتِي تَمْنِيكَ وَرَدِّي بِنَكْلِكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرَّمَانَةِ وَتَسْتَظِلُّونَ بِحُفَّتِهَا حَتَّى
لَتَكْفِيَ الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللُّغَةَ مِنَ الْقَبِيلَةِ لَتَكْفِيَ الْفَخْزَ مِنَ النَّاسِ بَيْنَهُمْ كَذَلِكَ
إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِجَالًا طَيِّبَةً فَنَاحَهُمْ تَحْتَ آيَاتِهِمْ فَتَقِيصُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ
وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَتَقْبَلُ شِرَارَ النَّاسِ يَهَارِجُونَ فِيهَا نَارَ جَهَنَّمَ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ
مُسْلِمٌ مِنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ رَأْسِهِ كَهْضَةٌ فَرَايَا كَهْضَتِهِ أَوْ بَرْدِ جَالِ كِهْضَتِهِ
مَجْهُوْرٌ رَأْيَا هِيَ بَيْنَهُ دَجَالِ كِهْضَتِهِ سَوَا كِهْضَتِهِ هَارِي حَتَّى يَمُوتَ أَوْ فَنَادَ دَجَالُ كِهْضَتِهِ
أَوْ مِنْ قَمَلُوكُونِ مِنْ مَوْجِدِهَا قَوْمَتُهُ يَمُوتُ مِنْ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ نَزَلَ مِنْهَا دَجَالُ
أَوْ أَرَادَ نَهْضَةً أَوْ مِنْ قَمَلُوكُونِ مِنْ مَوْجِدِهَا قَوْمَتُهُ يَمُوتُ مِنْ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ
مِنْ أَوْ خَلِيفَةُ أَوْ رِجَالُ هِيَ مِنْ مَسْلَمَانِ بِرَأْسِهِ دَجَالُ كِهْضَتِهِ بَالُونِ الْأَمِّ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ
هِيَ كَوْنَا كِهْضَتِهِ مِنْ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ بَالُونِ الْأَمِّ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ
جَوْشَخُضْ كِهْضَتِهِ مِنْ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ بَالُونِ الْأَمِّ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ
دِهْ نَهْضَةً كِهْضَتِهِ مِنْ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ بَالُونِ الْأَمِّ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ
أَيْ كِهْضَتِهِ مِنْ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ بَالُونِ الْأَمِّ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ
بِقَامَتِهِ مِنْ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ بَالُونِ الْأَمِّ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ
مَنْهِنَا أَوْ رِجَالُ دَجَالُ كِهْضَتِهِ مِنْ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ بَالُونِ الْأَمِّ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ
سَوَا دَجَالُ كِهْضَتِهِ مِنْ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ بَالُونِ الْأَمِّ أَوْ سَوَا الْأَمِّ دَجَالُ كِهْضَتِهِ

اندازہ کر لیا اوس دن بن ہندراو سیکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دونوں میں نماز پڑھتے ہو اور سطح
اوس دن بھی اٹکل کر کے پڑھو استحباب ہو یہ یا رسول اللہ اور اوسکی کتاب دی زمین میں کہوں
کر ہوگی حضرت فرمایا جسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اُڑاتی ہی سودہ ایک قوم پاس آویسے
گا تو انکو کفر کی طرف بلا و گاسودہ اسکا ایمان لا دیں گے اور اوسکی بات مانیں گے تو
آسمان کو حکم کر گاسودہ پانی برسا دیسے گا اور زمین کو حکم کرے گا سودہ گہاس اور اناج جاسے
گی تو شام کو اون کے مواسخی آویں گے نسبت سابق کے دراز کو مان ہو کر اور کشادہ تہن ہو کر
اور کو کہیں خوب تن کرے یعنی خوب تازہ ہو جاویں گے پھر دجال دوسری قوم پاس آدیکا تو انکو
کفر کی طرف بلا و سیکے گا تو دے اوسیکے قول کو او سبر در کرین گے یعنی اوسکی بات مانیں گے
تو اُنکی طرف سے ہٹ جائیگا تو اون پر غلط اور خشتی برے گی اون کے ہاتون میں اون کے مالون
میں سے کچھ باقی رہے گا اور دجال دیران زمین پر نکلے گا تو اوس سے کہے گا کہ لیے زمین اپنے سحر
نکال تو دہاں کے مال اور خزانے ظاہر ہو کر اوسکے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے شہد کی مکین
برے کہتے ہیں گے کہ جو جم کرتی ہیں پھر دجال ایک جوان مرد کو بلا دیکا تو اوسکو تلوار سے مارے گا
سو اوسکو قتل کرے گا تو کہے گا کہ اے ایسا ایسا نشانہ دو لو کہ ہو جانا ہی پھر اوسکو زندہ کرے گا دیکا
سودہ جوان ساہنے آدیکا چہرہ دکھاتا ہوا اور ہنستا سودہ دجال اسی حال میں ہو گا کہ ناگہ حق تعالیٰ عیسیٰ
بن مریم کو بھیجا تو عیسیٰ اتریں گے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف رزدنگین جو رہا
اپنے درون ہاتھ دو فرشتوں کے ہر ہون پر رہے ہوئے تو جب کہ عیسیٰ اپنا سر جھکا دیں گے
تو پسینا پٹکے گا اور جب کہ اپنا سر اٹھا دیں گے تو موتی سے بوند ہین گے سو جس کا فریاس آئیں گے
اور اوسکو اون کے دم کی باہر لے گی سودہ مر جا دیکا اور اوسکا دم پچھا جہان نکالون کی نظر پچھی
پھر عیسیٰ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اوسکو ناب لڈیا دیں گے لڈیا میں ایک پہاڑ کا نام
سوا دسکو قتل کریں گے پھر عیسیٰ بن مریم اون لوگوں سے پاس آویں گے حکومت دجال سے
بچا پاسو شفقت اون کے چہروں کو مہلا دیں گے اور اونکو اون کے بہشت کے درجات کی خبر دے

سواسی حال میں ہوں گے کہ ناگاہق تعالیٰ عیسیٰ کو حکم کرے گا کہ سینے اپنے ایسے بند بچا کر لے لیں
 کہ کبکھو اور اسے رشتہ کی طاقت نہیں سونپناہ میں ایجا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف
 اور خدا بھیجے گا یا جو کچھ کو اور ویسے ہر ایک بلند سی سے کل پڑیں گے تو اداں کے پہلے لوگ
 طہرستان کے دربار گزین گے تو بی جا دین گے جتنا پانی کہ اوس میں ہوگا اور اداں کے پہلے
 لوگ جب وہاں آدیں گے تو کہیں گے کہ یہی اس دریا میں بھی پانی تھا پھر جلدیں گے یہاں تک کہ اس
 پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درخون کی کثرت ہی ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو ویسے کہیں گے البتہ ہم
 زمین والوں کو قتل کر چکے آداب آسمان والوں کو قتل کریں تو اپنے تیروں کو آسمان پر ماریں گے
 سو خدا اداں کے تیروں کو خون الودہ کر کے دھابے گا اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور اداں کے اصحاب
 گہرے رہیں گے یہاں تک کہ اداں کے نزدیک تل کا سرفاضل ہوگا سواشرنی سے آج تہارے کبر
 یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اداں کے اصحاب دعا کریں گے سو خدا انہیں
 یا جوح ماجوح پر عذاب بھیجے گا اداں کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاویں گے ایک جان
 کا سواشرنی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اداں کے اصحاب زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک البنت ہر جگہ اداں کی
 سڑا ہوا اور گندگی سے خالی نہ پاویں گے یعنی تمام زمین پر اداں کی سڑی لاشیں پڑی ہوں گی پھر خدا
 کا رسول عیسیٰ اور اداں کے اصحاب خدا سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ یا جوح ماجوح پر چڑیان بھیجے گا ایسے
 بڑے اونٹوں کی گردنیں سو دیے اداں کو اٹھایا جاویں گی اور اداں کو پہنک دیوں گی جہاں خدا کو منظور
 ہوگا پھر خدا الہا پانی برساوے گا کہ کوئی گہری چوٹی کا اور اداں کا اداں پانی سے باقی نہ رہے گا سو خدا زمین کو
 دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو غسل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کر دے گا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے
 پہلے جا اور اپنی برکت کو پہر ویسے تو اداں دن ایک شمار کو ایک گروہ کہاں جاگا اور اداں کے چیلے
 کو بھگے سانپا کر اداں کے سامنے بیٹھیں گے اور وہ وہاں برکت ہوگی یہاں تک کہ دو بار اداں میں اداں
 کے بڑے گروہ کو کھانے کی آدرو دھارے گا یا ایک اداں کی کو کو کھانے کی آدرو دھارے گا یا ایک اداں کی کو کو کھانے کی
 کرے کی سواسی حالت میں لوگ ہوں گے کہ کیا ایک حق تعالیٰ ایک ہاک ہو سکتا ہے کہ اداں کی بغلوں

کے بچے لگی گی اور انہر کہ جاویں گی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور ہر بد آدمی
لوگ باقی رہ جاویں گے آپس میں ہرگز نہ ہوں گی طرح سواون ہر قیامت میں ہوں گی
ابکے روز حضرت کو بتال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال
معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دینی اگر میری زندگی میں دجال آیا تو میں کھابت
کرنا ہوں اور نہیں تو خدا امیر خلیفہ ہی اہل ایمان کو بچا دے گا پھر اوسکی نشانیاں بتلا میں اور سورۃ
کہف کا پڑھنا اور اوسکا سورۃ کہف کے سربے کی دس آیتوں میں دفع شر دجال کی تاثیر ہی بہتر حال
کا تمام نقص اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور اوسکا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل ہونا اوسکے بعد باجوج
ماجوج کا نکلنا اور اوسکی کثرت اور نوکنت پیر اوسکا مہر جانا اور بعد چند کے کفار بد ذات کے وقت میں
قیامت کا تمام ہونا ارشاد کیا دجال اور باجوج ماجوج کو خدا انہی طاقت دے گا اہل ایمان کی امتحان کے
واسطے کہ کون اوسکے داوین آٹا ہی اور کون ایمان پر ثابت رہنا ہی اہل ایمان کو لازم کہ جب کسی کافر
یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد کرے اوسکو دجال کا نائب جانے
ایمان اور تقویٰ پڑھے شعبہ بازی پر خیال کرے کہ انات اوسکا نام ہی جو ولی یعنی متقی مومن
ہو اور جو کافر اور سیکہ دین فاسق سے ہو اوسکو مستہزاج کہتے ہیں

۹۰۱. حَدِّ يَنْفَعُ هُنَا الرَّحْلُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَخَارِجِهِ يَكْفُرُ هَا الصِّيَامُ
وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم میں ہے
یعنی روایت ہے کہ حضرت تمنا کیا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والوں کے حق میں اور اوسکے مال اور
جان اور شے اور ہمسایہ میں اور سوردہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بولنا اور شے کام سے
روکن دوز کر دنا ہی **ف** یعنی اگر آدمی سے جان مال جو دھڑکے ہے اسے حق میں

کچھ قصور پایا الفانی ہو جائے گی تو ان عبادتوں سے معاف ہو جاویں گی
۱۰۲. مَرَعَدَ اللَّهُ مِنْ عَمِي وَفَرَّاشٍ لِلرَّحْلِ وَفَرَّاشٍ لَمْ تَرَاهُ وَالتَّالِثُ لِلصَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ
مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچہ نماز دکا اور دوسرا بیچونا اوسکی جو

کا اور تیسرا بچہ زنا محمان کا اور چوتھا بچہ زنا شیطان کا **ف** یعنی حاجت کے زیادہ فرض رکھنا نام و
 فخر کو شیطانی کام ہی اور اگر محمانوں کے واسطے جاریا جائے زیادہ فرض کیے تو درست نہیں ہو سکتا
 ۹۰۳ **ہ** ابو موسیٰ و انس فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام
 مسلم میں ابو موسیٰ اور انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتوں پر جسے
 شریعت کی فضیلت باقی کہانوں پر **ف** شریعت اوس کہائے کہ کہتے کہ روٹی کو شوربے میں بھگایا ہو
 کوئی کہنا نہایت پسند تھا اب کہانوں سے زیادہ حضرت عائشہؓ علم اور ادب حضرت کے
 ۹۰۴ **ہ** نسبت اور عورتوں کے زیادہ سیکھے تھے اس واسطے اوکی فضیلت حضرت نے بیان فرمائی
 حضرت کا یہ قول کہ **ف** ما صاحب الحبل الا حصر قالہ علی ثنیۃ الزمر مسلم میں جاری ہے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سوئم میں ہر ایک شخص بحث کیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ الزمر
 پر فرمایا **ف** ثنیۃ الزمر ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اس پر چڑھ جاوے گا گناہ بخشا جاوے
 سب اصحاب اس پر چڑھ گئے ایک گنوارہ چڑھا یا سرخ اونٹ فلاں کیا کیا اور اوسے کہا کہ اونٹ
 کا منہ میرا ایک حضرت کے زیادہ سار اکتب حضرت نے یہ نہ فرمایا معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی
 ۹۰۵ **ف** ابو ہریرۃ فی الخیرۃ السود او شفاء من کل داء الا الشام بخاری اور مسلم
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونی بین ہر بیماری کی دوا ہی سوائے موت کے
ف یعنی سب مرد بیماریوں کی کلونی دوا ہی باقی اسکی تفصیل سابقین باب میں گذری
 ۹۰۴ **ف** ابو ہریرۃ فی کل کید حی آخر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ ہر شے بکری کے بالی بلب ہے **ف** سر آدم بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کیا
 ہو لا جائز میرے عرصے پر آویسے اور میں اسکو یا نی لاؤں مجھکو اس میں کچھ تو اب ہو گا نہ تھ
 نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان میں نواب آدمی ہوا یا نور سلطان کا
 ۹۰۷ **ہ** صر جاً ثم سقت الا تھا سراً والغیر العسوی و قیما سقی بالشاربۃ یضف العسور
 مسلم میں جاری ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کہت کو دریا اور مدلی سے بھی اس میں رسولان

حصہ زکوٰۃ ہی اگر جو کہتے اوٹھن پر پانی لا کر سچا سچا دے، دس سو بیسوں حصہ زکوٰۃ ہی
 جس میں کم محنت تھی اور کسی زکوٰۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جس میں محنت زیادہ تھی، اور کسی کم زکوٰۃ مقرر ہوئی حکم کا نام
 صراجاً بولنا قال اللہ الیہوذا اتخذوا قبوراً لنبیائہم مساکیناً مسلم بن جابر رضی اللہ عنہ
 ۹۰۸ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیوں پر اور انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد

بھی یا ف امین اشارہ ہے کہ امت محمدی ایسا کرے
 ۹۰۹ اَنْتُمْ قَدْ رَحَضْتُمْ كَمَا بَيْنَ اَبْنَاءِ وَصَنَعَاءِ مِنَ الْيَمَنِ وَارْتَفَعُوا مِنْ اَلَا بَارِئِ
 كَعْدٍ مَجْزُومٍ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ
 اتنا ہی جتنا فرق ہے ایلہ اور یمن کے مینا میں اور البتہ اوسین انجریس میں آسمان کے تاروں کے

شمار برابر
 ۹۱۰ اَبُو هُرَيْرَةَ قَوْلُ لَيْسَ لَكُمْ مَوَالٍ وَلَا نَصَارٌ وَجُوهٌ مِّنْهُ وَمَوَالِيَةٌ وَأَسْلَمُوا وَأَتَّبَعُوا وَعَفَا لَهُمْ مَوَالِيٌّ
 لَيْسَ لَكُمْ مَوَالٍ دُونَ اللَّهِ وَمَا سَأَلَهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ قریش اور انصار اور حبشیہ اور غزنیہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہیں اور کچھ کوئی گناہ
 میرا ہے خدا اور رسول کے
 ۹۱۱ سہا سہا سہا حضرت نے ان کی فضیلت بیان کی

خ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ يَدَا سَوْدَاقٍ يَفْلَعُهَا جَحْرًا جَحْدًا بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
 ۹۱۱ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ پہنڈے کو دیکھتا ہوں
 کہ اوس کے تپہ پہنچ کر اوکھاڑتا ہوں ف قیامت کے قریب ایک حبشی کے ہاتھ سے کعبہ مہدم ہو گا
 ۹۱۲ مَرَعِبَةُ بْنُ عَادٍ كَفَّارَةُ النَّذِيرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ
 دیو سے قسم کا کفارہ یہی ہے کہ دس محتاجوں کو دو نوں وقت کھانا کھلا دے یا لباس دیوے یا
 غلام آزاد کرے اور اگر مفقود رہے تو تین روز سے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ كَلَّا كَمَا قَالَهُ بَعِي أَبِي جَهْلٍ قَالَ لِمَعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْكَوْجِ وَمَعَاذِ بْنِ عَفْسٍ أَعُوذُ بِخَارِی اور سلم بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ تم دونوں نے اس کو قتل کیا یعنی ابو جہل کو یہ حضرت کنعاذ بن عمرو بن جموح اور مجاہد بن عمرو
سے فرمایا ان دونوں نے حضرت کو زبردستی کہنے ابو جہل کو مارا حضرت نے دونوں کی تلواروں کو خون آلود

دیکھ کر یہ حدیث فرمائی

أَبُو هُرَيْرَةَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّيْطَانَةَ لَتَلْتَقِبُ عَلَيْكَ سَارًّا
أَخَذَ هَاتِمَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تَصِبْهَا الْمَغَاسِرُ قَالَ لَمْ يَلْعُدْ لَهُ اسْمُهُ سِرَاعَةٌ وَ
يَقَالُ لَهُ مَدْعَمٌ قَتِلَ بِوَادِي الْقُرَى مَقْفَلًا ^{Relat} مِنْ خَيْبَرَ بخاری اور سلم بن ابو ہریرہ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں اس کی قسم جس کے قابو میں محمد کی جان ہی کہ مقرر کیا تو اس کے

بدن پر ہرگز رہی ہی اگر یہ اس نے گلی کو جنگ خیر میں تقسیم ہوئے یہ تیلے بے ہوش
یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق میں فرمایا سکا درنا غلام اور لقب اس کا مدغم تھا وہ قتل ہوا تھا
وادی القری میں خیر سے ملے **و** وادی القری یہودیوں کی ایک بستی کا نام تھا جب
خیر فتح کر کے حضرت کا لشکر وہاں پہنچا تو حضرت کے غلام یعنی مدغم کے تیر لگا وہ مر گیا اصحاب

وہی تعریف کی کہ اس کو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہاں
وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ میں جا رہا ہے جب لوگوں نے یہ سنا تو بہت گہراے ایک چار
چربے کا شتمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا اگر کا شتمہ ہی یعنی اگر تو دنیا تو گاہ ہو کہ تیر لگا ہو
صَحَابَةُ بْنُ سَمُرَةَ كَرَمَنَ عِدِّي مَعْلَقٍ أَوْ مَدْعَمٍ وَجَوَى مَدْلَلٍ فِي الْحِجَةِ لَا يَلِي
الدَّخْرَاجِ مسلم میں جاہلیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر تیرے خرمائے کے ہتھے لک رہے

یا جہمک رہے ہیں ابو دخرج کے واسطے اور دوسری روایت یوں ہی کہ ہشت میں کچھ
جہمک رہے ہیں کہ اس کا ڈرنا نہایت آسان ہے **و** ایک نیم اور ابولبابہ نے ایک خرمائے کے
درخت میں جہاڑ تھا نیم روئے لگا حضرت نے ابولبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اس کو درخت دیے ڈالے

نوبت میں اسیکے حوضِ کُربا کے گچھے پاویے اَبُو لُبَابَہ سے روخت نہ دیا ابو ذر خراج سے نہ
روخت اَبُو لُبَابَہ سے مول لیکر اوس تمیم کو واجب ابو ذر خراج سے لگے حضرت نے اون کے چھڑے کی
نماز پڑھ کے یہ حدیث تو اسی آیت میں اشارہ کیا کہ تمیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو ناپسند

۹۱۲

خ اَبُو ذَرٍّ كَيْفَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اَمْرًا يُمَيِّنُونَ الصَّلَاةَ اَوْ قَالَ يُوَجِّزُونَ
الصَّلَاةَ عَنْ وَفِيهَا قُلْتُ فَاَنَا مِمَّنْ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا اَنْ اَذْرَكَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ
فَاَنَّا لَكَ نَافِلَةٌ قَالَ لَهُ لَهٗ بَخَارِي مِنْ اَبُو ذَرٍّ رَضِيَ رَوَاهُ عَنْكَ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تو کیا کر گا

اوس وقت جب کہ تجھ پر ایسے حاکم ہوں گے جو نماز کو مار ڈالیں گے یا اون فرمایا کہ نماز کو مستحب
ونسے تاخیر کریں گے یعنی کمرہ وقت میں پڑھیں گے میں نے کہا اوس وقت میں جبکہ تو آپ کا حکم
کرتے ہیں حضرت نے فرمایا نماز کو مستحب وقت میں پڑھ لیا کیجیو پھر اگر جماعت کی نماز اون کے ساتھ
پاویے تو اون کے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق میں نفل ہو جاویے گی یہ حضرت

ابو ذر سے فرمایا **ف** اسلام میں نماز کی سبستی اول سلطنت قرآنیہ سے شروع ہوئی

۹۱۷

خ اِبْنُ عُمَرَ اَوْ عَنِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو كَيْفَ اَنْتَ بَاعْتَدَ اللّٰهُ بِنَ عَمْرٍ وَاَذَا اَبْقَيْتَ فِي حُثَالَةٍ
مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرَجَتْ عَهْدُهُمْ وَاَمَّا نَا نَهُمْ وَاخْتَلَفُوا اَقْصَارًا وَاَهْكَذَا اَوْ تَسَلَّكَ
اَصَابِعُهُ قَالَ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعِي مَا تَكْفُرُ وَتُقْبِلُ

عَلَى حَاضِرَتِكَ وَتَدَعِيْهُمْ وَتَعُوْا مَشْهُرٌ بَخَارِي مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِاعْتَدَ اللّٰهُ بِنَ عَمْرٍ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسے عبد اللہ بن عمر تو کیا کر گا جب کہ تو باقی رہے جاو گا کوٹھالیں لوگوں
میں جسکے عہدِ دہمان اور امانت دار بن کر جاوین گی اور اون میں چھوٹ پڑ جاو گی تو وہ لوگ

اس طرح ہو جاوین گے اور حضرت نے اون کے اختلاف کی مثال دی اس نے دونوں ہاتھوں کی
انگلیاں فینچی کر کے عبد اللہ بن عمر سے کہا سو اوس وقت میں یا رسول اللہ میں کیا کروں حضرت نے فرمایا
جو تیری دانت میں اچھی بات ہو اوس کو لے لیو اور بُری کو چھوڑ دو اور خاص لےنے حال پر توجہ نہ کرنا

اور اون کو اون کے حالات پر چھوڑنا **ف** یعنی جب نہ ہو جاویے اور نہ دیا نہی کے سبب

وہاں سے روایت ہے کہ
نہیں شیعہ نے روایت کیا
وہاں سے روایت ہے کہ
نہیں شیعہ نے روایت کیا

لوگوں میں اختلاف چھپ اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہوا ایسے وقت میں دیندار کو لازم ہی کہانی
اسلام اور درستی پر کرنا پڑے اور عوام سے خبر نہی لائن

صَرَحَ كَيْفَ يَأْتِ إِذَا أَخْرَجْتَ مِنْ حَيْدٍ قَدْ وَبَّكَ فَلَوْ صَلَّاتَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَ لَا يَخْدُ
بَنِي أَبِي الْحَقِيقِ مِنْ يَهُودٍ خَيْرًا فَاجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَسْرَ تَيْمَاءَ سَلَمٌ مِنْ عُمَرَ وَدُفِنَ

918

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جس وقت تو خیر سے نکالا جاوے گا مجھ کو بے دردی کی
تیری اونٹنی راتوں کو لینے سوار ہو کر سفر کرے گی یہ حضرت سے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے
فرمایا یہ عمر فاروق نے اپنے اونکو تیار اور آرمی کی طرف نکال دیا ف خبر میں یہودی رہتے تھے

جب خیر فتح ہوا تو حضرت نے وہاں کے یہودیوں کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق
اپنی خلافت میں چاہا کہ ان کو خیر سے پرہیز کرین یہودیوں نے کہا تم ہلو کیوں کر نکالو گے حالانکہ

تمہارے پیغمبر نے ہلو یہاں قائم رکھا تب عمر فاروق نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث
میں تہارے ہلو کے لئے اشارہ کیا ہے یہودی نے کہا کہ ابوالقاسم نے یہ کلام ہٹنے کی راہ سے کہا

فاروق نے کہا ابے دشمن خدا کے نوچوڑھا ہے یعنی ہٹھا کر یا عجز کی شان نہیں بہراؤن کو
شام کی طرف نکال دیا ان بیتوں میں جا کر بسے جگا تیار اور آرمی نام ہے

مَرْعُوبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ رَعِمْتَ أَنْ قَدْ رَضَعْتُمْ كَمَا وَيُؤْوَى كَيْفَ قَدْ ذَلَّ
دَعَا عَنْكَ قَالَ لَهُ حِينَ تَرْجِعُ أُمَّ يَحْيَى بِنْتُ إِيَّاهَا بِنْتُ عَزْرَةَ فَجَاءَتْ أَمْرًا

919

سَوْدَاءَ فَقَالَتْ وَصَّعْتُكَ سَلَمٌ مِنْ عَقْبَةِ حَارِثِ عَسَى رَوَايَتِ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیوں کر ہوگا اور
حالانکہ وہ کہتی ہے کہ میں تم دونوں کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یوں ہے کہ یہ کیوں کر ہوگا اور

حالانکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت نے عقوبہ سے فرمایا
جب کہ اوس نے اُمّ یحییٰ ابی ایاب بن عزیٰ کی بیٹی سے نکاح کیا بہر ایک سیاہ عورت امی اوس نے

کہا کہ میں تم دو نوچور و خاوند کو دودھ پلایا تھا ف جب اوس عورت نے کہا تو عقوبہ نے
کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ میں نے تیرا دودھ یا ہو یا اپنی جور و کے لوگوں سے پوچھا اوہوں نے بھی انکار

کی پہرہ میں نے حضرت کے کہانب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا بھی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے کفایت یعنی شیرخوار کی نابت ہو جاتی ہے لیکن اگر امامون سے مذہب میں ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہیں یا دوم و کہیں یا ایک مرد اور دو عورتیں تو اذن سے کچھ نزدیک

اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضرت نے حکم از راہ احتیاط اور تقویٰ فرمایا نہ از راہ فتویٰ
قَالَ النَّبِيُّ كَيْفَ يَطْلَعُ قَوْمٌ يَشْكُونَهُمْ وَكُسْرُو رَأْيِهِمْ وَهُوَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَحَدٌ
 ۹۲۰ عَاقِبَةُ النَّجَارِيِّ وَأَسَدُ مُسْلِمٍ بَخَارِي أَوْ سَلَمٌ مِّنَ النَّاسِ رَوَيْتُ أَنَّهُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ
 ہوگا اس قوم کا جنہوں نے اسے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حالانکہ وہ اذکر بٹیکہ ہے

بلکہ یہ حضرت نے ایک حدیث میں فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہیں منکر کی اور سلم پوری سند بانی
قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَالنَّبِيُّ لَئِنْ لَمْ يَأْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدَرٍ عَذْرَاءٍ مِّنَ بَخَارِي أَوْ سَلَمٍ
 ۹۲۱ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دعا باز کا ایک حصہ
 ہوگا بقدر اس کی دعا بازی کے کف یہ سوائے ہر گاہ کہ نصیحت ہو

صِرَافُ عَنَابٍ لِّمَنْ لَّمْ يَصَلِّ يَوْمَئِذٍ إِلَّا تَوْصَاءُ وَبُرُوءِي لِمَنْ لَّمْ يَصَلِّ يَوْمَئِذٍ إِلَّا تَوْصَاءُ
 ۹۲۲ قَالَ جِبْرِيلُ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَإِنِّي بَطْعَامُ فَقِيلَ لَا تَوْصَاءُ مُسْلِمٌ مِّنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیوں وضو کروں کیا نماز ہے اور ایک روایت یوں ہی کسوا سے
 کیا جھکونے نماز پڑھنا ہی جو وضو کروں اور دوسری روایت یوں ہی کہ کیا میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں جو
 وضو کروں یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ اب پاخانے سے نکلے تو آپ آگے کہا نا کہا یا
 سو لوگوں نے کہا کہ آپ وضو نہیں کرتے **قَالَ** بَرِّافِضَةُ يَوْمَئِذٍ کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ
 میں پانی لگایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہے کھانے کے واسطے
 واجب نہیں ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے لیکن حضرت نے اس واسطے ہاتھ نہ دھوئے
 تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہوں تو دھونا واجب نہیں

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ لَيْسَ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ حَيْثُ وَلَوْ كَانَ لَكُمْ لَدَعَالَهُمْ وَبِهِ يَغْنَى لَأَهْلُ مَكَّةَ
 ۹۲۳

حِينَ دَعَا لَهُمْ اِنْزَاهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی ربوب
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسے والوں پاس وں زیادے میں اناج نہ تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
بہ السلام اون کے واسطے اناج میں بھی دعا مانگتے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
نے والوں کے واسطے کثرت مہوجات کی دعا کی اوسوقت وہاں فراغت تھی اگر ہوتی تو کسی بھی دعا کے
ف عَالِيَهُ كَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَخْرُسُنِي اللَّيْلَةُ بخاری

اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی ربوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب آج
کی رات میری نگہبانی کرے **ف** یہ حضرت بلالہ العریس میں فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص نے ہمار
باندہ کے اسے حضرت نے پوچھا تو کیوں آیا ہی سعد نے کہا کہ یا حضرت میں آپ کی محافظت کے
واسطے آیا ہوں پھر حضرت نے اون کے حق میں دعا خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے

۶۲۷ هـ أَبُو قَتَادَةَ مَتَّى كَانَ هَذَا مَسِيرًا مَتَّى قَالَ لِي قَتَادَةُ سَمِعْتُ لَيْلَةَ النَّعْرِ لَيْسَ حِينَ
دَعَا لَيْلَةَ مَسِيرًا مَتَّى كَانَ هَذَا مَسِيرًا مَتَّى قَالَ لِي قَتَادَةُ سَمِعْتُ لَيْلَةَ النَّعْرِ لَيْسَ حِينَ
نَحْيَ يَهْضُمُ ابْنُ قَتَادَةَ مَتَّى كَانَ هَذَا مَسِيرًا مَتَّى قَالَ لِي قَتَادَةُ سَمِعْتُ لَيْلَةَ النَّعْرِ لَيْسَ حِينَ
كُوْتَاهُمْ يَأْفُفُ حَضْرَتُ بَرَاتِ نَهْرُ لِي كَيْتَ دَعَا لَيْلَةَ النَّعْرِ لَيْسَ حِينَ
تَبْنِ بَارِ حَضْرَتُ كُوْتَاهُمْ يَأْفُفُ حَضْرَتُ بَرَاتِ نَهْرُ لِي كَيْتَ دَعَا لَيْلَةَ النَّعْرِ لَيْسَ حِينَ
يَهْضُمُ ابْنُ قَتَادَةَ مَتَّى كَانَ هَذَا مَسِيرًا مَتَّى قَالَ لِي قَتَادَةُ سَمِعْتُ لَيْلَةَ النَّعْرِ لَيْسَ حِينَ
ف ابْنُ عَبَّاسٍ مَتَّى كَانَ هَذَا مَسِيرًا مَتَّى قَالَ لِي قَتَادَةُ سَمِعْتُ لَيْلَةَ النَّعْرِ لَيْسَ حِينَ

حِينَ قَالَ لَهُمْ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ مِنَ الْوَقْدِ قَالُوا رَيْبَعَةٌ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس
رضی ربوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشحال قوم یا اون فرمایا کہ خوشحال الجحان نہ ذلیل ہوئیں نہ
شریبہ یہ حضرت نے عبد القیس کے ایچوں سے فرمایا جب کہ اون سے پوچھا کہ تم قوم یا کون ایچی ہو
تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ریبہ کی قوم سے ہیں **ف** عبد القیس ریبہ کی قوم سے گوہ کا نام
سے جب تو یہ حضرت کی خدمت میں مسلمان ہوئے تو اسے حضرت نے یہ حدیث سن کر ان کی بڑی

وَبِأَنَّكَ أَهْلُ الْخَارِثَةِ بِنُ رُبْعِي مُسْتَرَجِحٌ وَمُسْتَرَجَحٌ مِنْهُ قَالَ أَيْسَرُ سَوَّلَ اللَّهُ
 مَا الْمُسْتَرَجِحُ وَالْمُسْتَرَجَحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرَجِحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ
 الْفَاجِرُ يَسْتَرَجِحُ مِنْهُ الْعِبَادَةُ وَالْيَلَادَةُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُّ بِخَارِيٍّ أَوْ سَلَمٌ بِنُ ابْنِ ابْنِ
 جَحْكَارِثَ بِنُ رُبْعِي تَامٍ بِی رَوَايَتِی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مُردہ آرامِ پائے والا ہی آرامِ دینی
 والا ہے پائے کہا یا رسول اللہ آرامِ پائے والا اور آرامِ دینی والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار
 بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور ستیان اور دُور
 اور جاوید آرامِ پائے ہیں **ف** حضرت کے پائے ایک جنازہ مکتوب حضرت نے یہ حدیث
 فرمائی یعنی مومن متقی کے حق میں دنیا قید خانہ ہی جہاں وہ مر گیا عذاب کے چھوٹا ایمان اور عبادت
 کی برکت بھری ہے بہشت کی لذت کا نمونہ پائے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہے
 ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دینا ہی تو اس کی موت سے عالم کو آرام ہے

وَبِأَنَّكَ أَهْلُ الْخَارِثَةِ بِنُ رُبْعِي مُسْتَرَجِحٌ وَمُسْتَرَجَحٌ مِنْهُ قَالَ أَيْسَرُ سَوَّلَ اللَّهُ
 مَا الْمُسْتَرَجِحُ وَالْمُسْتَرَجَحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرَجِحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ
 الْفَاجِرُ يَسْتَرَجِحُ مِنْهُ الْعِبَادَةُ وَالْيَلَادَةُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُّ بِخَارِيٍّ أَوْ سَلَمٌ بِنُ ابْنِ ابْنِ
 جَحْكَارِثَ بِنُ رُبْعِي تَامٍ بِی رَوَايَتِی کہ حضرت نے فرمایا کہ نالدار کا نالہ اس قسم ہی اور جب قرض دار تمہارے
 قرض کو کسی نالدار پر تار پڑے تو مان لینا چاہئے **ف** یعنی نالدار ہو کر قرض نہ ادا کرے
 اور طے نوہر اس قسم ہی اور اگر محتاج قرض دار کسی مالدار کے اپنا قرض دلاؤ تو لازم کہ لکھتے زیادہ نکالے
 مَحَابِرُ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَخْدُثَ النَّاسُ إِلَيَّ أَقْبَلُ أَصْحَابِي إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَفْرُقُونَ
 الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَاجِرُهُمْ يَفْرُقُونَ مِنَ الَّذِينَ كَمَا يَمُوتُ فِي السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ
 سَلَمٌ بِنُ جَابِرِی رَوَايَتِی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خدا کی بناہ مانگتا ہوں اس کے کہ لوگ یہ جبراً
 کریں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اس کے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں کہ وہ
 مخرودن کے بیٹے نہیں آتے یا یہ قرآن کی دلیل تاثیر نہیں ہوتی یہ لوگ دین کے گلے جیسے جبراً اور
 پار ہو جاتا ہی **ف** فری انکو نصیرۃ ایک منافق تھا اس سے حضرت نے کہا کہ اب انصاف سے
 نہیں تقسیم کرے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں نہ انصاف کر دگا تو کون کرے گا عفرادین نے کہا یا حضرت اگر

ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ نے دین لائق قتل کے
ہی لیکن اس میں ہذا می ہوگی کہ سیر اپنے ساتھیوں کو قتل کرنا ہی تو لوگ ملاقات سے دشت کر رہے
اسلام سے محروم رہیں گے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے یعنی جگہ مال جانا چاہئے
مرسلان بنی عامر الصبی مع اللعالم عقیقہ فافہر یقوا عتہ دما و امیطوا عتہ
الا دنی سلم بن سلمان بن عامر بنی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو کا پید ا ہونے کے ساتھ اس کا
سننے ہے تو بہاؤ اور یکے عوض خون اور دور کر داس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو لینے سر کے
بال مونڈوا اور غسل دوف جب لو کا پید ا ہوتا تو بن دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو در بیان اور لڑکی ہو تو

۹۳۰

تو ایک بکری فوج کرے

مرکب بن عجرہ معقبات لا یخرب ما لکھن آفاعة کھن دبر کل صلوة ثلاث وثلثون
تسبیحہ وثلث وثلثون تحنیدہ و أربع وثلثون تکبیرہ مسلمین کعب بن عجرہ رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہیں کہ ہر نماز کے بعد آتے ہیں اور اس کا کہنے والا

۹۳۱

یا کہنے والا نقصان نہیں پاتا ویسے الفاظ ہیں بنتیسن یا سبحان اللہ اوتیسن یا لا الہ الا اللہ اور جو بنی اللہ
خ المسک بن خرمۃ معنی من ترون واحب الحدیث الی اھد فہ فاختاروا الی اھدی
الطریقین لکمال المال وامما السبی وقد کنت استانیبت بکفر فاکہ لوفدھو ازان حین

۹۳۲

حاکمہ مسیلین فسألوه ان یرد الیہم أموالہم و سببہم بخاری میں مسورین
مخبر ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے آؤ میرے نزدیک آجی آتے

بسم سوئم د باتون سے ابک بات اختیار کرو یا مال لو یا جود و لڑکے اور بے ہمتا رہی نظری

کی بھی یہ حضرت نے ہوازن کے پیلون سے فرمایا جب کہ ویسے حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے

پہر اوہوں ہے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جو و لڑکے پہر دین ف جنگ جبین میں
ہوازن کے قوم ہر فتح ہوئی اون کے جو و لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اون کی انتظار کی کہ اگر
مسلمان ہوں تو اون کے مال اور آدمیوں کو پہر دیوں جب اون کے آئے میں دیر ہوئی تب حضرت نے

اون کے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اوس کے وہ لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونہوں نے مال چھوڑا اسیتے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے اون کے جو وارث کے پیروں سے

۹۳۳

خَابْنُ عَمْرِو مَقَاتِلُ الْعَيْنِ حَسَنٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي عَدَاةِ اللَّهِ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ وَلَا يَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ عَدَاؤُهَا وَلَا تَكْسِبُ نَفْسٌ بَأْسَ أَرْضٍ مُؤْتٍ وَمَا يَكْذُرِي أَحَدٌ مَنِيَّ حُجِّي الْمَطَرِ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گنجان غیب کی بلایں ہیں اور کوئی نہیں جانتا سو آپ خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سو آپ خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہی لڑکی یا لڑکا اور کوئی ہی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی ہی نہیں جانتا کہ کس زمین میں لڑکی یا لڑکا مینہ کب آوے گا۔ **ف** یعنی غیب کی بات بالیقین سو آپ خدا کے کوئی نہیں جانتا غیب کا دروازہ

سارے عالم پر بند ہی اسکی کئی کیسے پاس نہیں کہ کہو یہ جب چاہیے خود دریافت کرے پھر دن کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب الہی نہیں خدا کے تلامذہ سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو میں نہیں کہ جب چاہیں دریافت کر لیں جو ہم اور برمل اور بصر میں یقین نہیں حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالفت ہوتا ہی کہی اونی بھی بڑھ جاتا ہی اور ہر چند علم طب میں حاملہ عورت کی علامات لکھیں ہیں کہ پیٹ میں لڑکی ہی یا لڑکا بہر جب علامات اور قرآن پر بردہ اٹھتا تو غیب فی الہی نبوی علاوہ اسکے اکثر حفاظ بھی ہوتی ہی اور یہ تو کہی نہیں معلوم ہوتا کہ لڑکا گوراہی یا کالا اسکے اعصاب درست ہیں یا ناقص علاوہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین ہے نہ کہ کسی کو نہیں معلوم ہو سکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے اس عقائد میں خلل ہی بالیقین اوسکے ایمان میں خلل ہے

۹۳۴

ہر اَنُوحٌ مِّنْ آدَمَ إِلَىٰ نَحْنَا نَأْتِي لِيُخْبِتَ أَفْسُ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوْمَ أَحَدٌ هَمَزَ لَوْرَانِي بَاحِلِهِ وَمَالِهِ۔ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری امت زیادہ تر میری محبت میں

وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے کوئی اون میں سے چاہے گا کہ کاش مجھ کو دیکھنا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے بیٹے حضرت کی تمنا ہی دیدار میں اپنے اہل و عیال اور مال نہ کرے گا زور و نہ ہوگا یہ شعر حضرت احمد ہے ہر ایمان مند جان و مال اور سب کی جہالت پر قربان
وَعِنْدَ اللَّهِ بَنِي عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ الْكَبِيرِ سَلَّمَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ قَالَ يَا نَسْرُ سَلِّ اللَّهُ وَهَلْ لَيْسَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ قَالَ نَعَمْ لَيْسَ أَبَا الرَّجُلِ لَيْسَ أَبَاكَ وَكَيْسَتْ أُمُّهُ فَلَيْسَتْ
 اُمُّہ بھاری اور سلم بن عبد اللہ بن عمر بنیہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا باب کو گالی دینا میرے گناہوں سے یہ گناہ ہی اصحاب کے گناہوں سے کہ کوئی مرد اپنے ماما کو بھی گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور یہ اور کبھی کو گالی دیتا ہی تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہی **ف**۔ سب سے جب کہ اسکے ماما کو گالی دے تو وہ بھی اسکے ماما کو گالی دے گا حقیقت میں ہے ماما کو گالی دینے کا بھی باعث ہوا

۹۳۵۰

م ابو ہریرہؓ عن خیر معاش الناس اھم رجل تمسك عثمان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی منبہ کلنا سمع ہدیۃ او فرغہ طار علیہ یبغی القتل والموت مظاہرۃ اور رجل فی غلیظۃ فی راس شیعۃ من ہذہ الشعث او یظن واد من ہذہ الاودیۃ یفہم الصلۃ ویؤتی الزکوۃ ۱۰ ۹۳۶۰
 ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہو وہی دوزخ پھرنا ہی اور اسکے پیٹھ پر جب کہ شوریہ لہر اٹھ سکتا ہی دوزخ پھرنا ہی اسے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرنا پھرنا ہی یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو کبریاں لیکر کسی بیمار کی چوٹی پر اینٹیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے لپکھ کر کسی نائے میں اینٹیں نالوں میں سے رہتا ہی نماز کو قاصر نہ کرنا ہی اور زکوۃ دینا ہی اور اسے رب کی عبادت کرنا ہی میرے دم تک آدمیوں کے کوئی شخص خیر میں نہ ہو سکے **ف**
 حضرت نے اس حدیث میں دو مضمون کو اسے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے کو نیک

عابد کو گوشہ گیری میں ہزاروں فائدے ہیں غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے بچا ہے
 فراغت عبارت ہو سکتی ہے لیکن گوشہ گیری اس وقت میں بہتری کہ اسلام ضعیف ہو جاوے
 عالم میں شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نہ رہے اور اگر ایسا ہو تو لوگوں کے اندر رہنا افضل
 چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں میں رہنا اور ان کی زبانیں سہنا گوشہ گیری سے افضل ہے

۹۳۷ **وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى هَرِ قُلْ عَظِيمُ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ**
الْهُدَى أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ أَدْعَاكَ يَدْعَايَةَ الْإِسْلَامِ وَيُزَوِّي بَدَا عِمَّةِ الْإِسْلَامِ أَسْلَمَ
لَتَسْلَمَ وَأَسْلَمُوا نَوَيْتَ اللَّهُ أَحْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْرَ الْأَرْبَعِينَ
وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا شَرِكَ
لَهُ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ كَتَبَهُ إِلَى

قیصم بخاری اور سلم بن عبداللہ بن عباس نے روایت ہے کہ حضرت زروم کے بادشاہ کو اس منہ
 کا خط لکھا کہ یہ خط ہے محمد خدا کے رسول کا ہر قتل کی طرف جو روم کا سردار ہے اور ہر سلام ہی جو
 راہ راست پر چلا بعد اس کے میں تجھ کو بلاتا ہوں اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کرنا کہ تو دین
 دنیا میں سلامت ہے اور تو مسلمان ہو جاؤ تو مجھ کو دو ہر اوقات دیگا میں ایک نواب عیسوی دین
 قبول کرے گا اور دوسرا نواب محمدی ہوگا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور
 تابع داروں کا گناہ پڑے گا لیکن جب تو مسلمان ہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی تو ان کی گمراہی کا
 عذاب تجھ پر ہوگا اور اسے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے
 وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوا سب کے سب کی عبادت اور پرستش کریں اور کسی چیز کو اس کے
 ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ میں سے بعض آوی بعضوں کو خدا کے سوا سب انبار اور مالک
 نہ بناؤ میں سوا اہل کتاب تو حید سے منہ موڑیں تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ ہو کہ ہم جو مسلمان
 ہیں حکم الہی کے مطیع ہیں **ف** صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ابو سفیان
 نے مجھ سے قصہ نقل کیا کہ جب ہم سے اور حضرت عذیر بن صلیح ہوئی تو میں شام کے ملک میں

یہ حضرت عذیر بن
 بادشاہ زروم کا خط ہے
 ان

گیا اوی زماں نے بن حضرت رخصہ گلی سب کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو رخصہ گلی سینے
 شام کے سردار کو خط دیا اوی نے روم کے بادشاہ کو حوالہ کیا ہر قل نے روم کا بادشاہ اور حضرت
 مین ابناختہ ہر قل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو کچھ پیغمبر جانتا کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی
 معہ چند فریشتے ہر قل نے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے اس پیغمبر کا رشتہ میں کون شخص زیادہ تر
 ورت ہے کہ ہا کہ میں تو مجھ کو لوگوں سے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے سامنے میرے
 پیچھے بیٹھ کر پہرہ تر تم نے دو بھائی با طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے سامنے ہوں کہ میں اس
 شخص سے کچھ پوچھتا ہوں اگر یہ جھوٹ ہوئے تو تم اسکو جھٹلاؤ اوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی
 اگر دروغ کوئی مشہور ہو نیکا دہنوتا تو میں حضرت کے حال میں کچھ جھوٹ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس
 پیغمبر کا حسب اور نسب کیا ہے میں نے کہا ہم لوگوں میں وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہے
 بادشاہ نے پوچھا کہ ایک باپ دادی میں کوئی بادشاہ بھی تھا ہے کہ ہا کہ میں بادشاہ نے
 پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے کبھی جھوٹ بولنے کی نہمت بھی اسکو لگی ہی ہے کہ ہا کہ نہیں بادشاہ
 نے کہا کہ سردار لوگ اس کے تابع ہوئے ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا غریب اس کے تابع ہوئے ہیں
 بادشاہ نے کہا اوی کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں یا کہتے ہیں میں نے کہا نہیں بلکہ بڑھتے جاتے
 ہیں بادشاہ نے کہا کہ کوئی او میں سے اوی کے دین سے پہر بھی جاتا ہی نا خوش ہو کر میں نے کہا کہ ان
 بادشاہ نے کہا کہ تم سے اور اس سے لڑائی بھی ہوتی ہی میں نے کہا ہاں بادشاہ نے لڑائی کا حال
 کیا ہے میں نے کہا کہ یہ وہ ہم پر غالب ہونا ہی کہی ہم اوس پر غالب ہوئے بادشاہ نے کہا کہ یہی قول کہ
 دغا بھی کرتا ہی ہے کہ ہا کہ نہیں لیکن اب میرے اور اس سے صلح ہوئی ہے مجھ کو نہیں معلوم کہ اب
 کیا کرے والا ہی اوسفیان نے کہا واللہ اتنی بات کہ سو ایک کوئی اور بات کو میں نہ ملا سکا بادشاہ نے
 کہا کہ تم لوگوں میں اس طرح نبوت کا دعویٰ کیسے آگے بھی کیا ہی یا نہیں میں نے کہا کہ نہیں پہر بادشاہ
 دو بہانے سے کہہ دیتے اس کا حسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی پیغمبر
 کو اس طرح سے اپنی قوم میں شریف اور عمدہ خاندان ہوتا ہے میں نے پوچھا کہ اوی کے

باب دوا کے مین کوئی بادشاہ تھا تو بے کہا نہیں سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہنا کہ یہ شخص سو
 بردیے مین اپنے باب دوا کے کی سلطنت چاہتا ہی اور سینے اوسکے تابعہ اردون کا حال دیکھا
 کہ سردار مین یا غریب تو بے کہا غریب مین سو بھی حال ہی پیغمبرون کا کہ اون کی اول غریب لوگ عطا
 کرے مین بے برٹے آدمی غریب سے مین نصیب کرے مین اور مین پوچھا کہ تو بے کہل کہی
 اوسکی دروغ گوئی بھی ثابت ہوئی ہی تو بے کہا کہ نہیں تو بے مین جانا کہ جو کہی آدمیون پر جو ہونہ نہ ہے
 کا پہلا وہ خدا پر کو کر جو ہونہ نہ ہے گا اور سینے تجھ سے پوچھا کہ اوسکے لوگ مین سے ناخوش ہو کر
 پھر بھی جاتے مین تو بے کہا کہ نہیں سو بھی حال ہے ایمان کے نور کا جسے ل مین رج گیا سینے
 ایمان کی ہی خاصیت ہے کہ اوسکو تین نہیں ہوتا اور سینے تجھ سے پوچھا کہ اوسکے کو زیادہ ہوئے جاتے
 مین یا کم تو بے کہا زیادہ ہوئے مین سو بھی حال ایمان کا ہی کہ اوسکو تری ہوئی ہی یہاں تک کہ کمال
 کو پہنچا ہی اور سینے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہے تو بے کہا کہ کہی وہ غالب ہوتا ہی اور کہی ہم
 سو بھی سنت ہے پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمائش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی مین
 اور سینے پوچھا کہ وہ دعا بھی کرتا ہی تو کہا کہ نہیں سو بھی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وہ ہرگز دشمن
 کرے اور سینے پوچھا کہ ایسا دعویٰ اوسکی قوم مین کسی اور شخص بے بھی کیا تھا تو بے کہا کہ نہیں سو
 اگر ایسا کسی سے دعویٰ کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر جلا اگلون کی طرح ہو
 ہی ہونے سے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا خبر ہو گا بھلا ما ہی بے کہا کہ ہو گا نماز اور زکوٰۃ اور ہر اور بروری
 اور ہر ہر گاری سکھاتا ہی بادشاہ بے کہا کہ اگر یہ سب باتیں سچ مین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی اوتون
 آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگوں مین
 ہو گا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین اوس تک نہ سچ سکون گا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے
 پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکے سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک
 پہنچے گی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھا تو اول دربار مین بہت گفتگو
 اور نہایت غل اور شور ہوا پھر حکم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان بے کہا کہ جہاں

اتخراج ہوا تو سنے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھ کا یہ رشتہ یہی کہ بادشاہ روم اور اس سے ملا رہا ہے مجھے
 مجھ کو یقین ہو گیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہوں گے یہاں تک کہ خدا نے مجھ کو اسلام میں داخل کیا اور
 بے کہا کہ پہرہ قتل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان میں جمع کیے اور دروازوں میں قفل کیا
 پہرہ دن سے کہا کہ اب روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری جاسے ہوا رہی
 سلطنت کا قیام جاسے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ تو روم کے سردار سب پرٹیکے اور گورنروں
 کی طرح سب کے اور بچھا گئے لیکن دروازے بند پائے پہرہ بادشاہ نے ان کو بلایا اور کہا کہ میں
 تمہارے دین کی مصدوقی آزمائی تھی شاہین جو مجھ کو پسند تھی وہی تجھے کی پہرہ تو اون لوگوں نے
 بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہو گئے **ف** پہرہ قتل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اسے دین کا
 بڑا عالم تھا اور بہر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو گئی تھی لیکن اس نے قوم کے خوف سے مسلمان
 نہ ہوا چہرے پہلے سال حضرت نے بادشاہوں کے خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہان
 میں سے تین بادشاہ ہندو، آرمی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہو گئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی
 دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور تھو قسطنطین سکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے حکما دین
 عیسوی تھا حضرت کے خط کا یوں جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہے تم توحید الہی کی دعوت کر رہے
 ہو اور بت پرستی چھڑانے ہو بلا شک ایک پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے والا ہی میرا مکان یہ تھا
 کہ شاید کہیں اور ہوگا اور اوسے کچھ سونا اور ایک خیر جس کا بدلہ نام تھا اور دو دختر تیں رہے
 مار بنہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگا وٹ کی لیکن مسلمان نہیں ہوا اور ایران کے بادشاہ نے
 غزو یہ حضرت کا نام پہاڑ الا حضرت کی بددعا ہے اوس کے بیٹے نے اوس کا پیٹ پھاڑا اور
 اور حضرت عثمان کی خلافت میں سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نہ رہا اسلام ہو گیا ہندوستان
 میں نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی پیغمبر کے ہوئے کی خبر نہیں ہو غلط کہتے ہیں اس واسطے
 کہ خود انجیل میں خبر موجود ہے کہ عیسیٰ کے بعد فاروقیٹ نے ہمارے حضرت آدین کے دوسری
 دلیل یہ کہ حضرت نصرانی بادشاہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہی کے ہونیکا اقرار کیا خیر پہر قتل

اور متوفیوں کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور جس کا بادشاہ تو کھل کر مسلمان ہوا اور کبھی نہایت
حضرت کے یہ نہیں کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں ہے کیونکہ پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہو تو صاف
ثابت ہو کہ عیسیٰ کے بعد پیغمبر کا انکار کرنا صریحاً پستی اور انسانی ہے

وَمِنْهُمْ مَّنْ نَّكَدَنَ بَدْرَنَ شَيْئًا وَمِنْهُمْ مَّنْ كَرَّ يَاجَ الصَّيْفِ مِّنْهَا صَاحِرٌ
وَمِنْهَا كِبَارٌ يَعْنِي الْفِتَنَ مسلمین حدیث جیسے روایت ہے کہ حضرت نے فساد اور فتنوں کے
ذکر میں فرمایا کہ اُن میں سے تین فتنے ایسے ہیں کہ نہیں لگنا کہ کچھ بھی چھوڑیں اور اُن میں سے
ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیاں کہ بعضی اُن میں سے چھوڑیں نہیں اور بعضی بڑی ہیں **ف** یعنی
تین فساد تو عالم گیر ہوں گے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہیں کہ تین فسادوں میں سے
کون فساد اور میں بعض کہتے ہیں کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خوشنویزی یعنی جنگیز خان اور ہلاکو
وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا کھلا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

۳۳۹

ف ابوہریرہؓ ناؤ کے چرچر میں سے تین چرچے آئے نَارِ جَهَنَّمَ وَالْوَاوُ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ كَانَتْ لَكَ كَافِيَةٌ قَالَ فَإِنَّهَا فَضِلَتْ عَلَيْكَ بِسِتْعَةٍ وَسِتِينَ جُرْعًا أَكْثَرُ مِمَّا تَحْتِهَا
نَهَادَ الْبَخَارِيُّ نَارُكَ مَعَهُ هَذِهِ الَّتِي يُوقِدُ بَابُ آدَمَ - بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے سرچھتے سے اٹھائے
کہ اللہ خدا کی یا رسول اللہ جلا سے کو تو بھی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ
دنیا کی آگ سے انتہی تر حصہ زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے
بخاری سے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمہاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ
کی آگ کے سرچھتے سے **ف** یعنی دوزخ کی آگ کے برابر دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کثرت
بہر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی نیاہ

۳۴۰

ف أَمْ حَرَامٌ بَيْنَ مَلْجَانِ نَاسٍ مِنْ أُمَّتِي عُرْضُوا عَلَيَّ عِزِّي فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُ
بَيْنَ هَذَا الْبَحْرِ مَلْجَانِ عَلَى الْأَيْمَنِ مَلْجَانٌ عَلَى الْيَسَارِ - بخاری اور مسلم میں اُمّ حرامؓ
کہتے

نجان شہ ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے گئے گئے اس لئے خدا
 کی راہ میں اس شخص کے اندر سوار بادشاہ سے خون پر ایسے بادشاہ تختوں پر ف اتم حرام
 روایت ہے کہ حضرت میرے گھر میں سو کر رہتے جاگے گئے کہا یا رسول اللہ آپ کیون نہیں تین
 تب حضرت علیہ حدیث فرمائی خدا نے خواب میں دکھلادیا کہ میری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ
 جہازوں پر سوار ہو کر جہاں دیکھیں گے بادشاہوں کی طرح اتم حرام بنے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے
 دعا کیجئے کہ خدا جھکو بھی اون غازیوں میں شریک کرے حضرت دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے
 میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا اتم حرام ہی غازیوں میں داخل تین یہ جہاز اس سوار کی گزین اور تین
و ابوہریرہ عن اخی بالشک من ابراہیم اذ قال لب ابی کیف یحیی الموی
 قال اوم تؤمن قال بلی لکی طہنت قلبی ویزحمہ اللہ لوطا لقد کان یادی الی
 رکن شدید وکولت فی السجین طول لبث یوسف بلا جنت الداعی
 بخاری اور مسلمین ابوہریرہ رضی روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ نیک شکر کیا
 کے لائق ہیں جب کہ ابراہیم نے کہا کہ اسے رب جھکو دکھلادے کہ تو مردوں کو کیوں کر زندہ
 کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا جھکو اسکا یقین تین ابراہیم نے کہا یقین کیوں نہیں دیکھ رہتا اس واسطے
 ہی کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اوسے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان
 میں پناہ پکڑے اور اگر جھکو فقید خاص تین دیر لگتی بعد درازی درگی یوسف کے تومیں بلائے آد
 کی بات مان لیتا یعنی نکرار کرنا اوس کے ساتھ جلا جانا **و** حضرت حضرت ابراہیم کا ذکر کر کے
 ایک مشہد دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلائے میں شک تھی اس واسطے
 دیکھنے کی درخواست کی اور ہماری نبی سے کہی ایسی درخواست نہیں کی سو حضرت یہ مشہد اس طرح
 دفع کیا کہ جھکو تو مردہ ہوئے تین کچھ مردہ اور شک نہیں تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر کو
 شک ہوئی تو جھکو ہی المبتہ ہوئی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہی کہ جب کافروں نے حضرت لوط کو
 مہاجرین کی سب سے غری جا ہی تو حضرت لوط نہایت تنگ ہوئے اور گہرا ہے اور یہ تمنا اس وقت کی

کہ کاش مجھ کو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصہ کو بظرف اشارہ کیا کہ خدا الوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا بے محفوظ مکان کی تہا کرنا شان نبوت کے مناسب نہ تھا اور حضرت یوسف کا قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب بڑی حضرت یوسف سے نہ ہوئی تو اس نے اونکو قید کروایا بہت لگا کر جو وہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خوب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف بلائے واسطے کے ساتھ نہ گئے چاہا کہ اولیٰ قصوری ثابت ہو تب قید خائبے سے نکلیں چنانچہ بعد تحقیق اور باگد امنی کے بادشاہ یاس کے حضرت یوسف کو اس حدیث میں حضرت یوسف کے کامل اور صبر کا تعریف کی کہ باوجود طویل حبس کے بدون تحقیق قید خانے نہ نکلے میں اتنا وقت نکلے میں نہ نکلا اولے کے

ساتھ جلا جاتا

ہر ابو ذرؓ تو رآی آراہ قالہ جن سألہ هل رأیت بکک مسلمین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا خدا انور ہی میں اس کو کیوں کر دیکھتا یہ حضرت نے اوصوف فرمایا جب کہ ابو ذرؓ نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا **ف** یعنی اس کی ذات پاک پر نور جلال کے

الکمر پر وہ زمین دنیا میں آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہاں **خ** ابو سعیدؓ و یحییٰ بن عمارؓ یدعوہما الی الجنة و یدعوہما الی النار بخاری میں ابو سعیدؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ افسوس ہے تم کو پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلا دے گا اور وہ

لوگ اس کو دوزخ کی طرف بلا دیں گے **ف** جب علی مرتضیٰؓ اور معاویہؓ سے رائی ہوئی تب عمارؓ شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت و خولت کا سبب اور بقا و انوار نامی فنون و دوزخ کا

ف ابو سعیدؓ و یحییٰ بن عمارؓ ان العجوة شأما شدید فهل لك من ایل قال نعم قال فمطی صدقها قال نعم قال فهل تمنع منها قال نعم قال فحلها یوم و ردھا قال نعم قال فاعل من و راء العجوة قال الله کن یدرک من عملک شیئا قال لا عرابی سألہ عن العجوة بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ اب بحال تو البتہ

۱۲۲
عبداللہ بن مسعودؓ و یحییٰ بن عمارؓ
و یحییٰ بن عمارؓ

ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو اون کی
زکوٰۃ دیا کرتا ہے؟ اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا پہلا اونکو دو دہ پٹے کے واسطے عاریت بھی دے گا
اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا پانی پلا سب نے بکے دن اونکا دو دو روپہا ہی لینے محتاجوں کو دے گا
اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا اب سطرچ کیا کر اپنے دیہات میں جو شہر دن سب پرے ہے
سو بیشک خدا تر ہے، اسی پرے کچھ نہ گھٹا دے گا یہ حضرت نے ایک دیہاتی عرب کے فرمایا جب کہ اوسنے
ہجرت کا حال پوچھا قرآن حدیث میں مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہے اوسکو بھی ہجرت
کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دنیاوی کہ وطن چھوڑے ہجرت کی تکلیف اٹھائے گا اسکو ہجرت
سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن میں زکوٰۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزہ کا اوس سے
ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوٰۃ اور خیرات دیتا، نماز روزہ کہ اس میں کچھ مال نہیں خرچ ہوتا بطریق اولیٰ

۹۶۴ **وَابُو بَكْرَةَ وَيَحْيَىٰ قُطَيْبَةُ عَتَقَ صَاحِبَاتِ وَيَحْيَىٰ قُطَيْبَةُ عَتَقَ صَاحِبَاتِ**
قَالَ عُمَرَا بِنْدَارِی اور مسلم بن ابوبکر رضی عنہما کہ حضرت نے فرمایا کہ بابہ نے اپنے
بہائی کی گردن کاٹی باپ نے نوے نوے بہائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا
ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف
آدمی کے حق میں نہ ہے کہ وہ خود میں آجائے کہ میں ایسا ہوں اور جب فرمایا تو کمال حاصل کرے یہ
یہ نصیب رہا۔ علیہ السلام

۹۶۵ **وَالْمَسْعُودِيُّ مَحْرَمَةٌ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكِيمِ وَنَلِ امِيَّةٌ مَسْعُودِيٌّ لَوْ كَانَ لَهُ اخٌ**
ابو بصیر بخاری اور مسلم بن حزم بن حرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی
مالکی کی بھتیجی وہ تو لڑکی کی آگ بہر گاہے والا ہی کا سن اوسکا کوئی مددگار نہ ہوتا یعنی ابوبصیر
حضرت اور قریش میں یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت میں جاکر حضرت اوسکو خواہ کر دین
اور اگر حضرت کا آدمی قریش میں جادے تو دے نہ دیوں چنانچہ اس صلح کے بعد ابوبصیر قریش
کی قوم سے بہاک کے حضرت پاس سے بنے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح

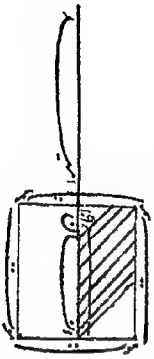
عمر ایسا چاہتا ہے اور جنگ کر دیا چاہتا ہے باقی قصہ ابو بصیر کا چھٹیجے باب میں گزرا
 ۹۴۶ **م** حَاجِبُ رُوَيْلَاتٍ مَنْ يَغْدِلُ إِذَا لَمْ أَغْدِلْ لَعَنَ خُبْرَتِ وَيَحْمِلُ أَنْ لَمْ أَغْدِلْ
 مسلم میں جا رہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھ پر خرابی پر طے کون انصاف کرے گا جب کہ
 سنیہ انصاف کیا البتہ تجھ پر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر میں نصف ہوا **ف** ایک منافق نے
 ادنیٰ سے کہا کہ یا حضرت آپ نفیم انصاف نہیں کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ
 کئی بار اس کتاب میں ہو چکا

۹۴۷ **ق** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَارِجِيِّ اور سلم میں عبد اللہ بن عمر رضی
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایزدوں کو دوزخ سے **ف** حضرت نے چند لوگوں کو کہا
 کہ انہوں نے وضو کیا اور اون کی اڑیاں خشک رہ گئیں تین وہاں پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہیں خشک نہ رہے پاویں

۹۴۸ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ وَبِئِلَ الْعَرَبِ مِنَ النَّاسِ بخاری اور سلم میں ابو ہریرہ رضی روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کو چون کو دوزخ سے لیے اگر وضو میں کو چون خشک رہیں گے تو دوزخ میں
 جلیں گے **ف** ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو میں فرض ہے
 تہو را بھی خشک رہنا ایسا گناہ ہے کہ اسکا انجام دوزخ ہی ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ وضو
 کی ایسی سی شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہیں سو عطا قرآن کا مطلب حضرت سے پھر کون سمجھ سکے گا

۹۴۹ **ق** زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَبِئِلَ الْعَرَبِ مِنَ النَّاسِ قَدْ أَقْرَبَ فَخِ الْيَوْمِ مِنْ يَوْمِ بَأْسِ
 وَمَا حُجَّ مِثْلَ هَذِهِ وَحَقَّقَ بِأَصْبَعِيهِ الْإِسْلَامَ وَالَّتِي تَلَيْكَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَكَ قِيْنَا الصَّالِحُونَ قَالَ لَعَمْرَاؤُكَ لَأَكْبُرُ الْخُبْرَتِ بخاری اور سلم میں حضرت
 زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہے عرب کو اس بلا سے جو نزدیک ہو چلے
 باج و باج کی دیوار سے آج کھل گیا اس کے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کا حلقہ
 بنا یا یعنی اس حلقے کے برابر اس دیوار میں سوراخ ہو گیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم

وَابْنُ أَخِي هَذَا هَاشِمَةُ هَذَا قَالَ لَمْ يَنْ خَطَّ خَطَّ مَرْتَبًا وَخَطَّ خَطَّ فِي الْوَسْطِ خَارِجًا
 مِنْهُ وَخَطَّ خَطَّ صَغِيرًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ بخاری میں عبد اللہ بن مسعود رضی
 عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہی اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو گھیرے ہی اور یہ خط جو باہر
 نکلا ہی سو آدمی کی امید اور تمنا ہی اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیر بن مصیبت اور آفات میں سوا گزرت
 آفت جو کی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکے تو اسے کاٹنا یہ حضرت نے اوس وقت
 فرمایا جب کہ جو کہنٹی لکیر کچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ
 والی لکیر سے ہلکا چھوٹی چھوٹی لکیر بن کچھیں اس طرح سے ۱ اس حدیث میں حضرت
 نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہی اور حد ہا آفات
 اور مصائب در پیش ہیں اگر ایک بلا سے بچا تو دوسری سے نہیں بچ سکتا بہر بھی ترک دنیا اور
 قناعت نہیں کرتا حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہیں لیکن صد ہا برس کا سامان کرنا ہے



ادنی کمال غافل اور نہایت نا عاقبت اندیش ہے

۹۵۲

وَعَائِشَةُ هَذَا الْكَمَالُ لِأَجْلِ خَيْرِ هَذَا الْبَرِّ وَتَبْنَا وَأَطْهَرُ كَانَتْ يَمْتَلِئُ بِهِ عِنْدَ نَقْلِهِ
 الْوَلَدَيْنِ فِي بَيْتِيَانِ الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ
 بوجہ اٹھانا افضل ہے نہ کہ خیر کا بوجہ آپے ہمارے رب یہ نیکتر اور پاک تر ہی حضرت یہ فرماتے تھے
 اپنی مسجد کی تعمیر میں ایٹھن لاینے کے وقت ۱ مدینے کے لوگ خیر سے خیر سے لا رہے
 تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے ایٹھن لاؤنا خیر کے خیرے لا دینے سے بہتر اور افضل ہے
 کہ اسمیں دنیا کی فلاح ہے اور اوسمیں آخرت کی

۹۵۳

خ عَائِشَةُ هَذَا إِنَّ سَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلَ قَالَ جِئْتُ بَرَكْتَ نَائِفَةُ عِنْدَ
 مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ بخاری میں حضرت عائشہ رضی عنہا کے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا
 تو بھی رہنے کا مکان ہو گا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس بیٹھ
 گئی ۱ حضرت نے خیر کے لئے سیرت کی اور مدینہ میں تشریف لا کر تو مینے کے ہر ایک

میں نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان میں تشریف رکھیں حضرت نے فرمایا مجھ کو اس میں اختیار نہیں جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہیں یہ اونٹنی بیٹھ جاویں گی سوچنا حضرت کی اس سجدہ ہی وہیں اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابوالیوب انصاری کا گھر وہاں سے قریب تھا حضرت وہاں چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہیں کھڑا کیا اور وہیں قبر مبارک ہوئی

۹۵۳
ح اِنَّ عَمَّاسَ هَذَا جَدِّكَ اَخِي اَبَا سَيْفٍ وَ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ
 بخاری میں عبد الدین عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبریل ہی اپنے گھر پر کھڑے
 تھا مجھے ہی اور ابوراسی کے ہتھیار میں **ف** حضرت نے جنگ کے وقت کہہ دی فریاد پر
 چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اس کا قصہ میرے باب میں گذرا

۹۵۵
هـ الْعَمَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ هَذَا جَدُّ جَدِّي الْوَطْنِيُّ قَالَ كُنْتُ مَعَ جَدِّي سَلَمٍ مِّنْ حَضْرَةِ
 عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تم لوگ اپنے تو جنگ کو
 گرم ہویت گھسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرت نے جنگ جبین کے دن فرمایا **ف** پھر حضرت نے
 چند کتب لکھ کر کی طرف بھجوائے اور فرمایا کہ لکھا جاسکے کتب کے رب کی شہادت کفار کی نفی ہوئی

۹۵۶
و الْمَسْنُونُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ هَذَا قَلَابٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعْطَوْنَ
 النَّدَنَ فَاَتَعَوْهَا لَهُ بِعَيْنِي رَجُلًا مِنْ كِسَانِهِ قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ
 لِكُفَّارٍ قُرَيْشٍ دَعُونِي اِيَهْ بِعِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَرَفَ عَلَيْهِ
 قَالَ فَلَمَّا اسْتَرَفَ مَكَرُؤُنِي حَفِصٌ قَالَ هَذَا مَكَرُؤُنِي حَفِصٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِحٌ
 وَكَانَ قَالَ اَيْضًا لَهُمْ دَعُونِي اَبِيَّةَ بَخَارِي اَوْ سَلَمٍ مِّنْ مَّزِينٍ اَوْ مَرْوَانَ بْنِ سَلَمٍ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلا نام شخص ہی اور یہ اوس قوم سے ہی جو قربانی کے جاہل و دن کی
 تعظیم اور عزت کرتے ہیں جو قربانی کے اونٹوں کو اوس کے سامنے کر دیتے قوم کے لئے کا وہ
 جسے حدیث میں ہے کہ دن کفار قریش کے کہا کہ مجھ کو جانے دو زمین اوس کے پاس جاؤں میں نے حضرت
 پاس پہر جب کہ وہ شخص خود ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسرے بار کر بن حنفی نمود ہوا

کہاں سے بنی تیر کوئی

۹۰۹ **خ** ابان عکابرہ بن زید و ہذا سوا و یغی الخ ص ۱۰۱

میں عبد اللہ بن عباس رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت بے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہے یعنی
چٹنگی اور انگوٹھا خون سے بن برابر ہے **ف** سب آدمی کا بول و خون ہزار ہزار بار دس بار
درم یا سوا دس اور انگلی کا خون بہا و سواں حصہ ہے پوری دھیت کا لینے سو دینار یا ہزار درم

۹۱۰ **ل** ابان عکابرہ بن زید و ہذا سوا و یغی الخ ص ۱۰۱

دس اونٹ خطا ہے کہ دھیت سب لکھوں کی برابر ہے چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں
میتہ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباس رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے
ادس کی کہاں کیوں نہی سوا کو نیک صاف کر کے پھر ادس کو اپنے کام میں لائے میں نے حضرت
میمونہ کی مردہ بکری **ف** حضرت میمونہ کی بکری مر گئی ادس کو گھوڑے پر ڈال دیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی میں نے مردے جانور کی کہاں صاف کر کے نیکے بعد کام دوائی کے لائن

ہی موت سے کہاں حرام نہیں ہونی

۹۱۱ **خ** ابان عکابرہ بن زید و ہذا سوا و یغی الخ ص ۱۰۱

ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاک قریش کے لونڈوں کے ہاتھ سے
ہوگی **ف** صحیح بخاری میں روایت ہے کہ میں نے حضرت کی مسجد کے اندر مردان کے دروازے
ابو ہریرہ رضی عنہ یہ حدیث بیان کی مردان نے کہا خدا اوں پر لعنت کرے کیا دیکھ لوٹے ہوئے
ابو ہریرہ نے کہا اگر میں چاہوں تو اوں کے نام بھی تیرے دون کے ملانا اور غنہ ناف لینے ویش
کی قوم ہے چند نوجوان خدا ترس نے عقل حاکم ہوں گے مسلمانوں کی اپنے غری اور غریز
ناحق کر کے جیسے زید بلیہ اور اکثر مردان کی اولاد اور بعض عباسی بادشاہ یہ حدیث سنا ہے
کہ عسبیا حضرت نے فرمایا وہاں ہی ہوا یا پھر اسکا مفصل حال تاریخ میں مذکور ہے

۹۱۲ **ف** ابان عکابرہ بن زید و ہذا سوا و یغی الخ ص ۱۰۱

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں وہی نہایت سخت ہیں وہاں پر سے یعنی بنی تمیم
یعنی جب کہ وہاں پہنچے گا تو بنی تمیم کی قوم پر اس کا قابو نہ چلے گا
و أَبُو ذَرٍّ هُمْ الْأَخْصَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَبِيتُكَ
أَيُّ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَثَرُونَ أَمْوَالًا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ
خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي
زَكْوَتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَظْمٌ مَا كَانَتْ وَأَسْمَةٌ تُشَبِّهُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ
يَا ظُلَامًا فَهَا كُنَّا نَقْدَتِ أَخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهَا حَتَّى بَقِيَ بَيْنَ النَّاسِ بَخَارِي مَسْرُومٍ
میں ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہی نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے واسیے
ہیں قسم ہی رب کے کہ بنی تمیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے باب قربان وہی نہایت زیان کار
ہیں حضرت نے فرمایا وہی بڑے مالدار مگر وہی نہایت بیکار نہیں جو دیوے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح
اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داسے سے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تو کم ہیں
جو اونٹ اور گائے اور بکریاں مالک ان کی زکوٰۃ نہ دیں گے تو قیامت میں وہی جانور دنیا سے بہت بڑے
اور نہایت موٹے ہو کر آئیں گے اوسکو کوٹیں گے اپنے سر سینگوں سے اور اوسکو دیکھ
اپنی نالیوں اور گھروں سے جب پہنچے جانور گزر چکیں گے تو پھلے جانور پر ہلٹ آئیں گے
اسی طرح کوٹیں گے اور نہ ان کے گھرانے تک کہ آدمیوں میں فیصلہ ہو چکا **ف** ابو ذر رضی اللہ عنہ
کہ حضرت نے اسے سنانہ میں بیٹھ کر فرمایا کہ جب تم کو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی
سچی مالدار تو کم ہیں اگر بخیل ہوتے ہیں نہ زکوٰۃ دیوں نہ محتاجوں کی ضروریوں جب قیامت کے دن
میں گنہگار ہوں گے تب ان کی زیاکاری ثابت ہوگی
خ أَبُو ذَرٍّ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْيَمِينِ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَقَدْ جِئْتُ نَفْسِي بَيْنَ وَتَعْمُرُ الْجَنَّةُ فَمَا لَوْ
الرَّادُ فَدَعَوْتُ اللَّهُ لَهُمْ إِلَّا يَمُرُّوْنَ بِعَظْمٍ وَلَا يَرَوْنَ إِلَّا وَجْدًا وَعَلَيْهَا طَعَامٌ قَالَهُ لَهُ
حِينَ قَالَ لَهُ لَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْنَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْنَةِ بَخَارِي مِنْ أَبُو ذَرٍّ

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وہ دو وزن سے بڑھی اور لہجہ جن کا کہنا ہی اور اسکا حال تو یوں
 کہ میرے پاس شہر یمن کے جن کے اپنی آبیے اور وہ خوب بن بن سوا دہنوں سے مجھے
 کہنا مانگا تو میں نے ان کے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وہ مجھ سے بڑھی اور لہجہ پر ہو کر نکلیں اور میری
 خوراک پادین یہ حضرت انکو ہریرہ میں سے فرمایا جب کہ حضرت ان سے فرمایا کہ میرے پاس بڑھی
 اور لہجہ نہ لانا تو ابو ہریرہؓ کہا کہ بڑھی اور لہجہ نہ لائیے گا کیا سبب ہے **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے
 کہ حضرت مجھے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لانا کہ میں طہارت کروں اور بڑھی اور لہجہ نہ لانا
 تب سے اسکا سبب پوچھا تب حضرت یہ حدیث فرمائی یمن میں ایک شہر کا نام ہی وہاں کے جن
 مسلمان ہو گئے تھے اسواسطے حضرت ان کی تعریف کی اور دعائی حضرت کی دعائی بڑھی پر
 گوشت جم جانا ہی انکو من کہا ہے بن اور لہجہ کہاں ہو جاتی ہی انکو ان کے جانور کہا ہے بن
 واس سبب بڑھی اور لہجہ سے استخارج ہوا

ہر أبو عبیدة بن الجراح هو رزق آخر حجة الله لغيره فقال معكم من حجة ثم قطعوا
 قال أبو عبیدة قارسلنا إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم منه فأكل قال
 في حوت ميتة رماة البحر قال الصعاني مؤلف هذا الكتاب حقوا الله
 سلطانة أماله وصداق ببرهانه أقواله أخذت مصححي ليلة الأحد الحادية عشر
 من شهر الربيع الأول سنة اثنين وعشرين وستمائة وقلت اللهم آريني الليلة
 نبئت محمد صلى الله عليه وآله وسلم في المنام فأنك تعلم أسئلتني إليه فزأيت
 بعد هجوة من الليل كاني والي الذي صلى الله عليه وآله وسلم في مشربة ونقر من أصحاني
 أسئل من عند درج المشربة فقلت يا رسول الله ما تقول في حوت ميتة رماة
 البحر أحلال هو فقال وهو يتسمر إلى نعم فقلت وأنا أضيف إلى من يسئل الذبح فقال
 لا أصحاني فأنهم لا يصدقوني فقال لقد شمتني وعابوني فقلت كيف يا رسول الله
 فقال كلاما ليس مختصرا في لفظه وإنما معناه عرست قولي على من لا يقبله نعم أقبل

عَلَيْهِمْ يَوْمَهُمْ وَيَعْظُمُ قُلْتُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَأَنَا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَنْ أَعْرَضَ
حَدِيثُهُ بَعْدَ لَيْلَتِي هَذِهِ إِلَّا عَلَى الَّذِينَ يَحْكُمُونَهُ فِيمَا شَجَرْتَهُمْ نَعْلًا يَجِدُونَ
فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَىٰ وَيُسَلِّمُونَ تَسْلِيمًا) مسلم من ابو عبیدہ بن جراح سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ بھلی روزی ہی کہ خدا سے تمہارا واسطہ نکالی سو کیا تمہاریساتھ دیکھ
کونستے کہہ باقی ہی تو ہو گا کہلا اور ابو عبیدہ سے کہا تو ہے حضرت کے پاس پہرہ اور کا گوشت یہی سو حضرت
کہا یا یہ حضرت نے اس مردہ بھلی کے حق میں فرمایا جسکو سمندر سے باہر خشکی میں ڈال دیا تھا وہ
جابر بنیے روایت ہے کہ حضرت نے ہو کر لڑائی پر پہنچا اور ابو عبیدہ کو ہم پر حاکم کیا ہماریساتھ کاٹھا
ہو چکا اور ہم پر ہو کر غالب ہوئی تو مندر سے ایک مردہ بھلی باہر ڈال دی ویسی بڑی بھلی تھی
کہہی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے نیلے سے گھوڑے کا سوار گزر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہوئے
میں مزد ہو ابوالد اوسکے اضطراب کے سبب اوسکو کہا نا شروع کیا ہم میں سو آدمی بٹھے نہیں ہر
ویان رہے اؤ کہا یا نے جب ہم میں سے میں نے تو حضرت کے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی امام اعظم کے مذہب میں اگر بھلی سے سبب مر جاوے اور یا بی بر اثر اوسے تو حلال نہیں اور اگر
کسی صد سے اور سبب سے مر جاوے تو حلال ہی ہے حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے
کہا کھڑا اوسکی امید دن اپنی قدرت کے مر لاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولوں کو
سچا کرے کہ میں اپنے فرزند پر لٹا اور کی رات شہر بروج الاول کی گیارہ دن تاریخ سن چہ ہوائیں
ہجری میں اور سے کہا کہ اسی کھانچ کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک دیکھا دیکھا کہ
دہرا کو میرا اشتیاق تو جانتا ہی قرات کو ایک نیند کے بعد سے دیکھا کہ گویا میں اور حضرت
ایک بالا خانہ میں پڑے ہوں اور چند لوگ میرے ساتھ ہے ہم سے بچے بالا خانے کی پیر تھی پاس
موجود ہیں تو نے کہا یا رسول اللہ کیا فرمایا ہیں مردہ بھلی کے مقصد میں جسکو سمندر سے باہر
ڈالا گیا وہ حلال ہی تو حضرت نے ہنس کر اسے فرمایا کہ ہاں حلال ہے تو نے عرض کی اور جو لوگ کہ
بڑی بڑی بچے ہیں ادن کی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیوں سے فرما دیجئے کہ یہ لوگ چھوٹے

نہیں جلتے تو حضرت فرمایا کہ کھڑکالی دی اور اون لوگوں سے بچھو عیب لگایا تو میں نے عرض
کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہے تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اوسکی لفظین چھو یا وہ نہیں رہیں دیکن اور مطلب
تو بھی تھا کہ نوے تیرہی حدیث اون لوگوں سے بیان کی جو اوسکو نہیں قبول کرتے یعنی نااہلون
روبر و حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال میں اونی ہے گالی دینے کے برابر پھر حضرت اون لوگوں
کی طرف متوجہ ہوئے اور کو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر میں نے اس رات کی بھر کو کہا کہ میں
خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس رات کے بعد میں حضرت کی حدیث کو کو کسی سے بیان کروں
مگر وہ نہیں لوگوں سے کہوں گا کہ جو اپنے اختلافات میں حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرے
والا جانتے ہیں پھر اپنے دونوں میں حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اسی نہیں پائے
اور اپنا کاروبار حضرت ہی کو سونپتے ہیں دل سے مان کر کہ مصنف کو اس سے بھی
معلوم ہوا کہ ایسی چھپی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نااہلون سے کہ روبر و بیان کرنا
سے اونی ہے مستحق دوزخ سے کہے نااہل سے کہ روبر و ضائع کرے

وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِي مَخْصَصٍ مِنَ النَّارِ وَلَوْ أَنَا لَكُنَّا فِي
الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِي أَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم بن عباس بن عبدالمطلب
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وہ اپنے ابو طالب دوزخ کی پابا ہے چھپی لگ میں ہی اور اگر میں نہ ہوتا
تو دوزخ کی بجائی میں ہوتا ابو طالب ابو طالب تو حضرت کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور
مددگار رہے اس واسطے دوزخ میں اون پر کتر ہکا عذاب ہوا

وَالنَّبِيُّ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدْيَةٌ يَعْنِي لَهَا أَصْدَقُ بِهِ عَلَى بَرِيئَةٍ بخاری اور
مسلم بن انس ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وہ گوشت اوس کے حق میں صدقہ ہی اور ہمارے واسطے
تحفہ ہی یعنی وہ گوشت جو ہرگز کو صدقہ ملا تھا ہرگز حضرت عائشہ کی خادمہ تھی اوسکو زکوۃ
کا گوشت ملا تھا حضرت اوسکو کہا یا اور یہ فرمایا یعنی جب زکوۃ کا اول محتاج ہاں کہ ہوا پھر اوس سے
غنی یا ماسخی کو دیا تو درست ہے

۹۶۱

مَرَحْمَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَحَدَهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ لَحَبَّ أَنْ
يَصُومَ فَلَا كَصَاحَ عَلَيْهِ قَالَهُ لَهُ جِبْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجِدُ فِي قُوَّةٍ عَلَى الصِّيَامِ
فِي الشَّهْرِ فَهَلْ عَلَيَّ جَبَاحٌ مسلم بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں
انظار کرنا رخصت ہے خدا کی طرف سے جو اس رخصت کو لویے تو اچھا ہی اور جو کہ روزہ رکھا جائے
تو اوسپر کچھ گناہ نہیں یہ حضرت نے فرمایا کہنا جب کہ روایت ہے کہ اتنا تھا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اندر سفر
میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں تو مجھ پر گناہ ہی روزہ رکھنے میں ف یعنی تخفیف اور
آسانی کے واسطے خدا سے روزہ کہا ہے کی سفر میں اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہیں
سفر میں روزہ رکھنے نہ رکھنے میں کوئی کو احسان ہے

۹۶۹

هَذَا أَبُو مُوسَى هِيَ مَا بَيَّنَّ أَنْ يَجْلِسَ إِلَّا مَا أَمَرَ إِلَى أَنْ يَقْضِيَ الصَّلَاةَ يَعْنِي سَاعَةَ الْجُمُعَةِ
مسلم بن ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے
غذا کے ادا ہونے تک ہے ف بہت احادیث میں ثابت ہے کہ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اوس میں
مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اول میں
نہایت صحیح میں ایک تو یہ کہ وہ ساعت اوس وقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہاں تک کہ غار ہو سکے
اس قول کی سند بھی حدیث دوم سے قول یہ کہ وہ ساعت جمعہ کی آخر ساعت ہے جب افتاب ڈوبنے
لگے چنانچہ عبداللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علماء کے نزدیک دوسرا قول یہاں تو ہے
چنانچہ اسکی تفصیل صراط السیف میں منبر الساعات کی شرح میں موجود ہے جسکو تحقیق کا شوق ہوا وہ سو گز سے

۹۷۰

مَخْ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ اللَّهِ مَلَأَ لَا تَقْضِيهَا نَفَقَةُ سَبْعَةِ الْكَلْبِ وَالْكَهْلَانِ أَرَأَيْتُمْ
مَا أَلْفَقَ مِنْدَ خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَذَاتِهِ لَمْ يَخْضُ مَا بَيْنَ يَمِينِهِ وَعِشْرَةِ عَلَى الْمَاءِ وَبَيْدِ
الْأُخْرَى الْقَبْضُ أَوْ الْغَيْضُ يَرْفَعُ وَيَنْقُضُ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا دہنا ہاتھ یہی صریح کرنا اوسکو کم نہیں کرنا اوس کی قدرت غیب و روز
اندیشی والا ہے یعنی ہر دم فیض کا دریا جاری ہے پہلا دیکھو کہ جو کہ خدا سے نعرہ کیا جیسے کہ اسانوں نے

مسلم بن ابوموسیٰ
ابن ابی ہریرہ
ابن عمر بن الخطاب

اور زمین کو بنایا کہ اسے خرچے کے لئے نواہیکے واسطے ہاتھ میں سے کچھ نہیں گم کیا اور خدا لاکھ فیروزوں سے ہی کہ عرشِ خدا پانی پر تھلنے ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں روک ہی بایوں فرمایا کہ فیض کیسکا ٹھکانا ہی اور کیسکا ٹھکانا ہی **ف** یعنی کنشائش اور تنگی دونوں خدا کی صفیں ہیں **م** راؤ ہریرہ بڑے بھیکے علیٰ مایصدی قلت بہ صاحبک و فی رواية یصدی قلت علیہ صاحبک مسلم بن ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیری ساتھی کے تصدیق کا اور دوسری روایت یوں ہے کہ تیری قسم وہی معتبر ہے جسے تیرا ساتھی تصدیق کرے **ف** یعنی مدنی کی مراد یہ کہ اس کے معنی چنانچہ اسکایان سانوں میں گذرے

۹۷۱

الباب الحادی عشر فی الکلمات القدسیۃ الی أخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن یہوہی جل جلالہ گیارہویں باب میں قدسی حدیث میں جن کی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اسل باب میں مصنف صرف قدسی حدیثیں لایا ہے قدسی حدیث اس کو کہ جس میں کہ حضرت یوں کہیں کہ خدا ہے یوں فرمایا قرآن اور قدسی حدیث میں چونکہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونوں خدا کی طرف سے ہیں اور حدیث قدسی میں مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا سے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کو مل میں والا حضرت اس کو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا چھوٹا سا ہے وضو درست نہیں اور حدیث قدسی کا چھوٹا درست ہے

ابن ماجہ
ترمذی
در حدیث قدسیہ

خ انس اذ ابتلیت عبدک بحسب تنبیہ ثم صبر عو ضتہ عنہما الجنة بخاری میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب میں نے اپنے بندہ کو اس کی دو بیماری چھوڑ دیں میں نے اس کو کما جائے دونوں انگلیوں کی جاتی رہیں پھر اس سے صبر کیا تو ان سے عفو میں اس کو کوئی عیب نہ ہوگا **ک** دونوں انگلیوں آدمی کو بہت بیماری ہیں اس کا پھر ٹھکانا اولیٰ روشنی کا کم ہونا اور بے نیابتی غنا ہی جب اسے السی سخت مصیبت صبر کیا اسے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اس کو سب سے اس کا بلا ہشت کی طرف کیا **خ** ابو ہریرہ اذ اجبت العبد لقاۃ حبیب لقاۃ و اذ اکرہ لقاۃ کبرھت لقاۃ بخاری میں ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب بندہ مجھے میرا ملا دوست

۹۷۲

۹۷۳

رکھا تو میں بھی اوسکا ملازمت رکھتا اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجھکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی
 ف یعنی ایمان دار کو مرے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کے
 حضور کی کاشتاف ہوتا ہی اور کا فر کو مرے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت کا اور خدا کے حضور
 خ ابوہریرہؓ اِذَا التَّلَاقُ عَبْدِي لِشَيْءٍ تَلَقَّيْتُهُ يَدْرَاجٌ وَاِذَا التَّلَاقُ يَدْرَاجٌ تَلَقَّيْتُهُ
 يَدْرَاجٌ وَاِذَا التَّلَاقُ يَدْرَاجٌ حَسَنَةً يَأْتِيهِ بَخَارِجُ الْوَبْرِ مَرَّةً شَبَّ رُوَيْتُ اَنَّهُ كَهْ حَصْرُ
 فَمَا يَاحْدَا فَمَا يَاحْدَا اَنَّهُ يَزِيدُ مَرَّةً اَسْجَلُ بَالِشْتِ بَہرِ بَرْتَنَہِی نوین اویسے اگے ہاتھ بھر بڑھتا
 ہوں اور جب وہ میرے اگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی نوین اویسے اگے دو دن ہاتھ بھر
 پہلا دوبرابر بڑھتا ہوں اور جب وہ میرے اگے دو دن ہاتھ بھر بڑھتا ہی پہلا دوبرابر بڑھتا ہے
 نوین اویسے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہوں ف یعنی خدا بندہ خدا کی طرف
 متوجہ ہوتا ہی اوسکا دنیا جو گناہ اپنے پر متوجہ ہوتا ہی اوسکا نہ دگار ہو کر دین کے مشکل کام دیکر
 آسان کر دیتا ہی اس حدیث میں نیک کاموں کی عترت ہیں خدا کی نیکی حاصل ہوتی
 خ ابوہریرہؓ اِذَا هُوَ عَبْدِي لِشَيْءٍ فَلَا تَكْتُبُهَا عَلَيْهِ وَاِنْ عَلِمَهَا فَالْكَتُوبُهَا سَيِّئَةٌ
 وَاِذَا هُوَ حَسَنَةٌ فَلَوْ عَلِمَهَا فَالْكَتُوبُهَا حَسَنَةٌ وَاِنْ عَلِمَهَا فَالْكَتُوبُهَا عَشْرُ مَسَلَمِينَ الْوَبْرِ مَرَّةً شَبَّ
 روایت ہے کہ حضرتؓ فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اور
 مت لکھو اور اگر اچھے اوس بد کام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب وہ نیک کا قصد کیا اور اچھے
 عمل نہ کیا تو ایک نیک لکھو اور اگر اچھے نیک کام کیا تو دس نیکیاں لکھو ف سبحان اللہ کیا
 اوسکی رحمت اپنے بندوں پر بے حساب کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھا وی اور نیک کام کے قصد کو
 بدوں کے لکھا وی اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیک کو دس لکھا وی لیکن اگر سکودریافت
 کیا جائے کہ بدی کا قصد البتہ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر غم مقیم ہو گیا یعنی اوسکا کارڈ
 خوب سادہ لیکن بہن گیا ہو تو اوسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بعد غم مصمم ہو جائے کہ اوس بد کام
 کو توڑ لے ہی سے عمل میں نہ لایا اور او میرا شرمندہ ہوا تو ایک نیک لکھی جاویں گی اسواری کے لئے

اچھے بڑھتا ہے

خدا کے واسطے اپنے خواہش نفسانی کو مار اور سچی صورت یہ کہ بدی کا غم مصمم سوئے خوف الہی
 کسی اور سب سے ظاہر نہ ہوئے پایا تو سب نے شک ایک گناہ لکھا جاوے گا جیسے کسی نے رات کو
 اپنے دل میں یہ غم مصمم کیا کہ میں کل فلاں کے کو قتل کروں گا فلاں نے عورت سے حرام کو لنگا اور
 اسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اسے قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ بظاہر
 حدیثوں میں صاف مذکور ہے

فَإِنْ أَتَاهُ رَجُلٌ أَعَدَّ دُفْعًا لِّعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا كَانَ عَلَيْهِ رَأْيٌ وَلَا أَذَى سَمِعَتْ

9۷4

علیٰ قلبہ شیخی بخاری اور سلمین ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا خدا فرمائی کہ میں نے
 تیار کر رکھا ہے اپنے نیک بندوں کے لئے جو کسی انگلی نہ دیکھا اور نہ کسی کا بوسہ سنا اور
 نہ کسی آدمی کے دلیں خیال گذر آئے ہیں بہشت میں نیکوں کے واسطے ایسی عمدہ
 نعمتیں ہیں کہ ان سے مانند دنیا میں کوئی چیز نہیں جسکو مثال دیتے ہیں جیسے شکر را با عالم پاک
 صابو ہریرہ اَنَا أَعْنَى الشَّرْكَاءِ عَنِ الشَّرْكَاءِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فَيَدْعُوهُ عِبْرِي بَرَكَةُ
 وَشَرُّهُ لَكُمْ يَسْلَمُ مِنَ الْوَجْهِ رَضِيَ رُوَيْتُ أَنَّكَ حَفَرْتُمْ فَمَا جَاءَ وَفَاتَاهُ كَيْفَ مِنْ بَشَرَةٍ أَوْ زَكْرَانٍ
 نہایت سنبہ پرواہ ہوں ساچھے بے حسے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے بغیر لایا
 اور ساچھی کیا تو میں اسکو اور اس کے ساچھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں یعنی جو عبادت
 اور عمل دکھائے اور شہر کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مرد و سب سے خدا وہی
 عبادت اور عمل کو مقبول کرنا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اور میں کہہ چکی گا کہ
 فَإِنْ أَتَاهُ رَجُلٌ أَعَدَّ دُفْعًا لِّعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا كَانَ عَلَيْهِ رَأْيٌ وَلَا أَذَى سَمِعَتْ

9۷۷

9۷۸

بخاری اور سلمین ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا فرمائی کہ میں نے اپنے بندے
 کے گمان اور اٹکل کے پاس ہوں جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور میں اپنے بندے کے
 ساتھ ہوتا ہوں جسدم کہ چھوڑا کرتا ہے پوری روایت میں ہے کہ اگر بندہ چھوڑا دے
 میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر چھوڑ کر جمع میں یاد کرتا ہے تو میں اسکو

اوس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اوس کے مجمع سے بہتر یعنی اوس کا ذکر فرشتوں اور ارواح انبیاء میں کرتا ہوں اس حدیث میں ذکر کی فضیلت ہے اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہوا دیر نہیں کہ گناہوں پر تواتر جادے اور یوں سمجھئے کہ خدا جب کو ضرورت بخشے گا اسو اسے ملے گا اسکا نام رجا اور حسن ظن نہیں بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسوسہ ہے جس سے کوئی بدون جوبت ہوئے خیر میں کی آرزو رکھے تو سودا ہی اور بلانہ گنا جادے گا

- ۹۷۹ **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ** بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں اوس کا بدلہ لا دوں گا یعنی اوس کا فرشتوں کے بدلہ لاؤں گا خود درو نگا **فَ رُوِيَ كَوْضَاءُ ابْنِ أَبِي طَرَفٍ** اس واسطے نسبت کیا کہ اور عبادت میں جیسے نماز کو حج چھوڑ دیا اور خوداری کو دخل ہے لیکن روزے میں دخل نہیں کہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اوس کو کوئی نہیں جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت میں فرشتے آدمی کے شریک ہیں مگر روزے میں شریک نہیں اس واسطے کہ اون کو بہو کہ پیاس نہیں جس کو کہیں **هَإِنْ أَتَيْتَ لَيْلًا لَا تَكُنْ يَاقُونَ يَفْعَلُونَ مَا كُنَّا كُنَّا لَحَقَى يَفْعَلُونَ هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ** مسلم میں انس رضی اللہ عنہما کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہیں گے ایسا کیا ہے ایسا کیا ہے یہاں تک کہ کہیں گے یہ تو خدا ہی جس نے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کہنے پیدا کیا **فَ لَيْسَ اس امت کے** بعینہ نادان یہودہ سوالات کرتے کہ یہ یہاں تک نوبت پہنچا دیں گے کہ خدا میں ترو کر دیں گے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہیں اس واسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جواد اور اس کا وجود نہ ہو بعد از ہم کے ظاہر ہوا اور جس کے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر نیک محتاج ہوئے وہی سوال ایسا ہے جیسے کوئی سمجھے کہ ہر چہ توفیق ہے کی روشنی سے ظاہر ہے اور اقباب کسی روشنی سے ظاہر ہے + مصرعہ + اقباب الدلیل اقباب + حدیث میں آیا ہے جس کو ایسا دوسرہ ہے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پر ہے **هَإِنْ أَتَيْتَ لَيْلًا لَا تَكُنْ يَاقُونَ يَفْعَلُونَ مَا كُنَّا كُنَّا لَحَقَى يَفْعَلُونَ هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ** مسلم میں ابو ہریرہ

یہی روایت ہے کہ حضرت فرمایا خدا فرماتا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشی ہیں جب کہ اوسینے روزہ کھلا
خوش ہو گیا اور جب خدا کے لگا تو خوش ہو گا **ف** روزہ کھولنے کے وقت نوبہ خوشی
ہی کہ روزہ پورا ہوا اور وہ کہ یاس کا غلبہ گیا اور خدا کے ملکہ نواب روزے کا پاب کا تو خوش ہو گا
خ ابو ذرؓ اِنِّیْ حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَحَرَمْتُ عَلٰی عِبَادِیْ اِلَّا فَلَانَظَالِ الْمَوَا

۹۱۲

بخاری میں ابو ذرؓ یہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے
بندوں کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو **ف** یعنی خدا ظلم سے
پاک ہی اوسکی صفت عادل ہے اسبواسطے بندوں میں بھی عدل کو بند رکھنا ہے
م ابو ہریرہؓ اِنَّ الْمَخَابِرَ تَحِلُّ لَیْ الْیَوْمِ اَظْلَمُھُمْ فِیْ ظِلِّ یَوْمٍ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ

۹۱۳

مسلم میں ابو ہریرہؓ یہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا خدا فرماتا ہے کہ ان میں وہ لوگ جو اپنے میں
رکھے بچے میری عفت اور جلال کے سب کے آج انکو سب میں رکھوں گا اپنے سب میں
جس دن کوئی سایہ نہیں میرے سایہ کے سوا **ف** یعنی جو آپس میں لحدیجت رکھتے ہیں
اون کی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی رہا اور طبع دنیا اور خواہش نفسانی سے اون

کی محبت پاک ہی وہی قیامت کو اب عمرہ درجہ پاون گے کہ خدا کی محبت اور عین کے سبب ہو گیا
م ابو ہریرہؓ اِنَّکُمْ تَلْتَمِھُوْنَ اَنَا حَصَمْتُھُمْ یَوْمَ الْعِیْمِ فَرَجُلٌ اَعْطٰی نِیْ ثُمَّ عَدَّ وَرَجُلٌ بَاعَ خَرًا
فَاَکَلَ ثَمَنَہُ وَرَجُلٌ اَسْتَاخَرَ اَیْمًا اَسْتَوٰی مَنَہُ وَلَوْ لَطَمْتُہُ لَجَزَّ بَخَارِیْ میں ابو ہریرہؓ یہ روایت ہے کہ

۹۱۴

کہ حضرت فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں شخص کا میں مدعی دشمن ہو جاؤں گا قیامت کے دن ایک نودہ
مرد ہے میرا درمیان دیا یہ دغاکی اور دوسرا مردہ جسے آزاد آدمی کو بیچا ہوا اوسکی قیمت
کہا ہی اور تیسرا مردہ جسے کسی مزدور کو مزدوری لگا یا یہ اوس سے پورا کام کر دیا اور اوسکی
مزدوری نہ دی **ف** خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول تم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے

فرق نہ لیا خدا کو خدا میں دیکر
م ابو ہریرہؓ قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنِ عَمْدِیْ وَبَیْنِ عَمْدِیْ مَا سَأَلَ

۹۱۵

مسلم بن ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو بپا اپنے اور اپنے
 بندے کے درمیان آدھوں آدھوں اور میرے بندے کے لیے ہی جو اسے گئے پوری
 روایت یوں ہے کہ جب بندہ کچھ تندرست اَلْعَالَمِینَ کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے میری
 تعریف کی اور جب اَلْزَمِیْنِ کہتا ہے خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے میری ثنا اور صفات کی اور
 جب اَلْمَالِکِ یَوْمَ الدِّیْنِ کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے میری بڑائی بیان کی اور جب اَلْیَاکُ لِقَبْدِ
 اَلْیَاکُ شَقِیْقِیْنِ کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ یہ ایت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہی ہے یعنی
 عبادت خدا کو اور وہ لگانا بندہ کو اور جب اِنِّیْذَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ صِرَاطُ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرِ
 الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہتا ہے خدا فرماتا ہے یہ میرے بندے کے واسطے ہی ہے یعنی سورہ فاتحہ
 میں دو مطلب ہیں ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا بندے کے
 واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھوں
خ اَبُو مُوَسَّوۃً کَذَبَ النَّبِیُّ اِبْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذُلٌّ وَشَقِیۡیٌ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذُلٌّ قَاۡمًا
 تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لَنْ یُعِیْدَیْیَ کَمَا بَدَاۤیِیَ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَحْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِہٖ
 وَاَمَّا سَمِیۡہُ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَدَاۤءَا اَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ
 وَلَمْ یُوَلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ بخاری میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا خدا فرماتا ہے کہ آدم کے بٹے بے جھکو جھٹلایا اور اس کو یہ لازم نہ تھا اور جھکو گالی دی
 اور اس کو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اس کے اس قول میں ہے کہ کہتا ہے کہ خدا جھکو کہی تو خدا
 نہ بناو گی جیسے اوس نے اول بار جھکو بنایا اور حالانکہ اول بار کا بنانا مجہر بہت آسان نہیں دوسرے
 بار کے بنانے سے یعنی دونوں بار کا بنانا جھکو برابر ہی اور یہ نہیں کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو
 دوسری بار کا شکل اور جھکو گالی دینا تو اس قول میں ہی کہ بندہ کہتا ہے کہ خدا بے بیٹا یا اور حالانکہ
 میں تو بسا اکیلا پاک ہوں جو نہ کسی کو جنم نہ کسی سے جنا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی **ف** خدا نے
 قرآن میں خبر دی کہ قیامت ہوگی مردیے دوسرے بار پیدا ہوں گے اور عرب کے کافروں کی انکار

کرتے تھے تو اس واسطے اسکو مکہ بکھا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاریٰ کہتے ہیں عیسوی
 خدا کا بیٹا ہی اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہیں اور عرب کے کافروں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے
 صریحاً ابن جریر کمال محلہ عَنِدَ اَحْلَا وَ لَاتِي حَلَفْتُ عِبَادِي حَقّاً
 کَلِّمُوا اَنْتُمْ الشَّيَاطِينَ فَاَنْجَا لَكُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَخْلَقَ
 لَهُمْ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَنْتَرُوا بَيْنَ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانَا مسلم بن عباس بن مہر
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو مال کہ جسے بندہ کو دیا سو حلال ہی اور جسے اپنے

۹۸۷

سب بند کو حقانی پیدا کیا جو باطل دین پر نہ جھکے اور البتہ اون کے پاس شیطان ابے سوا نہ کو اور ان کے
 پیہ البشی دین سے پہرہ ڈالا اور اون پر حرام کیا جو جسے اون پر حلال کر دیا تھا اور شیطان اون سے
 اون کو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو نہ کھا کر کہ پھر دین جس پر جسے کوئی دلیل نہیں آتا ہی
 لینے اگر شیطان اور کفار کب کو نہ کھائے تو ہر آدمی اپنے پیدا شدی دین پر رہتا لیکن شرک کرتا
 اور حلال چیز کو بدون حکم الہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول ان کے بتوں کے نام پر سادہ چوری ہے
 اور اوس کا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطان کی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہیں اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ مذہب نازک کے کھابے کو جسکو جو دین اچھوتا کھیتی ہیں بدون فاتحہ نبویہ نہ کھانا یا حضرت
 فاطمہ کی فاتحہ کے کھابے کو مردوں کو نہ دینا ہر گز درست نہیں یہ بھی شیطان کی بات ہے کہ شرع میں ایک کو دین
 ہر ابوہریرہ لَا يَتَّبِعِي لِعَبْدِي وَ يَتَّبِعِي لِعَبْدِي اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ

۹۸۸

مَتَّى مسلم بن ابوہریرہ غیبی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرے بند کو لای نہیں
 یون کہنا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی قوم سے
 نکل گئے تھے سوا اگر کوئی اون کو اپنے مہر جاننا اپنے میں بہتر کہے تو ہر گز درست نہیں سوا اس کے

یہ یونس کے کوئی بہتر نہیں کہنا اور حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرے بند کو لای نہیں
 ہر ابوہریرہ مَا اَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نَفْسٍ اَوْ اَصْحٰبٍ قَرِيبٍ مِنْهُمْ يَكْفُرُ بِمَا كَفَرُوا
 الْكُوفُؤُ وَ يَكْفُرُ الْكُوفُؤُ مسلم بن ابوہریرہ غیبی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے اپنے

۹۸۹

بندہ کوئی ایسی نعمت نہیں دیتا جسکے بعضے بندہ شکر نہیں دیتے ہیں کہتے ہیں فلاں نے شکر
پانی برسایا اور فلاں نے تارے کے سبب پانی برسا ف بعضے ہمیشہ خود ابرسا تا ہے اولاد
مورگ و سکو تارے اور کھیت کی تاثیر سے جانکو خدا کا شکر نہیں کرتے

۹۹۰

خ **أَبُو هُرَيْرَةَ** مَا نَالَ عَبْدٌ يَقْرُبَ إِلَى التَّوَّافِلِ حَتَّى أَخْبَتْهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي
يَسْمَعُ بِهِ وَيُبْصِرُهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَذَرُهُ الَّذِي يَبْطِشُ بِهَا وَيُجِلُّهُ الَّذِي يَمْشِي بِهَا وَلَيْتَنِي
سَأَلْتَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَإِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيدَنَّ لَهُ بَخْدِي مِنْ أَوْهَرِهِ يَفِيءُ رَدًّا

کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میرے نزدیک فیصل عبادتوں کے واسطے سے
چاہا کرتا ہی یہاں تک کہ میں اسکو چاہتے لگتا ہوں تو میں اسکا کان ہوجاتا ہوں جس سے سنتا ہے
اور اسکی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے دیکھتا ہی اور اسکا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے پکڑتا ہی اور اسکا
پانچو چھوچاتا ہوں جس سے چلتا ہی اور اگر مجھے وہ کچھ ماسیگے تو مقرر میں اسکو دوں اور اگر مجھے نہ

ماسیگے تو البتہ اسکو پناہ میں رکھوں **ف** اس حدیث میں اس مقام کا بیان ہی جسکو علم
سلوک میں نفاذ فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم کہ جب بندہ کثرت عبادت سے
مقبول ہوا تو خدا اس کے دل اور خواج کا لیے آنکھ کان ہاتھ پاؤ کا حافظ ہوجاتا ہی گناہوں سے
اون کو بردگنا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی براویکے کان
آنکھ اور پاؤں سے بھی زیادہ توجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب محبت الہی سے بندہ پر سارہ
ڈالا ہوا اسکو خدا کے سوا کسی چیز سے غفلت اور دلبستگی نہیں ہوتی اور ہر رضائی الہی کے کوئی
آذر و اور نما اس کے دل میں داخل پانی تو کوئی کام حسین خدا کی مرضی ہوا اس سے نہیں ہو سکتا آنکھ
کان ہاتھ پاؤں مرضی خدا کے تابع ہوجاتے ہیں اس لیے اس کے مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات
کو سنے سوا ایسے غرہ درجے حاصل کرے کہ طرقلہ اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل
ہوتا ہی اس لیے جب بندہ کیے جانا کہ توبہ الہی اور خدا کی نزدیک کا بدو عبادت کوئی طریق نہیں
نوا سوا اسطے وہ عبادت پر کربا نہ ہوتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت

میں نہیں ہوتی کہ اوس کے وقت غفر میں خوشنماں رہے اور وقتوں میں جو فرس سے خالی ہیں
سے شغل اور غالی نہیں رہا بلکہ اس واسطے ان وقتوں کو نفل عبادت سے معمور رکھنا ہی جب چند
کمال شوق اور خلوص سے اس طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدہ کے مقبول درگاہ صدی کو
محبوب الہی ہو کر اوس کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ شعی + ہمد گو شمیم تاجہ فرمای + ہمہ شمیم ناظر امی +
اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہیں میسر ہوتا ہی تو معلوم
ہو کہ یہ جو بعض جاہل بعض خلاف شرع کے غازی نقیرون کو ایسا کمال ثابت کر کے ہیں سوا دیکھا
غلط کمان ہے اس واسطے کہ نفل کا ذکر ہے وہ لوگ تو زمین کو بھی چٹ کر ڈالتے ہیں
خ ابو ہریرۃ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ اِذَا قَضَيْتُ صَفِيَةً مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا
تَحْتَ احْتِسَابِ اِلَّا الْجَنَّةَ بخاری میں ابو ہریرہ رضیہ روایت ہے کہ حضرت زبیرؓ فرماتا ہے کہ
بہشت کی سیوا ایمان دار میرے ہندے کا کوئی بدلہ نہیں جب کہ مرنے اوس کا اہل دنیا کا بد راہیے
پہر اوس نے ثواب کے واسطے صبر کیا ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے ناباب باوجود

۹۹۱

بائی یا بھائی یا ستاد مرگیا تو اوس نے صبر کیا تو اوس کا بدلہ اسے بہشت مقرر کیا
خ اَلَسْ وَابُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَهَانَ لِي وَيُرْوِيْ مِنْ عَادِي لِي وَلَيْتَا فَقَدْ بَارَزْتَنِي
بِالْحِكْمَةِ وَمَا رَدَدْتُ فِيْ شَيْءٍ اَنَا فَاَعْلَهُ مَا رَدَدْتُ فِيْ قَبْضِ نَفْسٍ عِنْدَ الْمُؤْمِنِ بِكْرَةَ الْمَوْتِ
وَ اَكْرَهُ مَسَانَةً وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ الزُّهْدِ
فِي الدُّنْيَا وَلَا تَقْبَلُ بِمِثْلِ اِحَادَةِ مَا اقْرَضَتْهُ عَلَيَّ بخاری میں انس اور ابو ہریرہ
رضیہ روایت ہے کہ حضرت زبیرؓ فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور
دوسری روایت میں ہے کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اس نے البتہ میرے ساتھ رائی
پر کمر باندھی اور کسی چیز میں جس کا میں کرے والا ہوں مجھ کو نزدیک نہیں ہوتا جیسے اپنے جینے کا کندار
روح قبض کرے میں تردد ہوتا ہے وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اوس کے حصول میں ہوسے
مکروہ جانتا ہوں اور حالانکہ اوس کو موت کے کوئی چارہ نہیں لینے اوس کو مضر ضروری اور میرے

۹۹۲

پہنچے ایماندار سے میری نذر کی نہیں چاہی ترک دنیا کے برابر اور نہ میری زندگی کے ذمہ اور اگر کسی
 کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن میں حدیث فرمائی کہ اولیاء اللہ ہیں
 کچھ خوف اور غم نہیں اولیاء اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پھر ہر گاہی کہتے رہتے
 اور یہ جو فرمایا کہ جیسا جھکوا ایماندار کی موت میں مزدور ہوتا ہی کسی چیز میں ویسا مزدور نہیں ہوتا ہر چند
 خدا ترن وہ ہے پاک ہی لیکن اس میں مزید رحمت کا بیان ہے یعنی ایمان کی برکت سے اور خوشی و رحمت
 مومن کے مزدور کو خدا اپنے اپنی طرف نسبت کیا جیسے جو تہی حدیث میں بیماری اور یہ ہو کہہ اور پیاس
 اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہیں اور کوئی
 عبادت اور فرض سے افضل نہیں یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سکراؤن شیعہ کے برابر
 ہوئے کاشتق ہو اس کو لازم ہی کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت پر کر
 باند ہے اور فضل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہیں کہ فرض نماز
 تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی ہو چین مارین اور پر کے وظیفے بٹلائے کو دود و دہیز مڑ پڑین
 ۹۹۳ ہر جُذُبْ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَبْتَائِي عَلَيَّ أَنْ لَا أَخْفِرَ لِفُلَانٍ إِنِّي قَدْ خَفَرْتُ لَهُ
 وَأَخْبَطْتُ عَمَلَاتِ مُسْلِمٍ مِنْ جُذُبْ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ثَمَّ رَوَيْتُ أَنَّكَ جُذُبْ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 فرمایا وہ کون ہی جو مجھ پر قسم کھاتا ہی کہ میں فلاں کو نہ بخشو گا مگر اس کو تو بے بخشا اور
 ترا عمل کا رہ گیا جس نے نون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلاں نے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشے گا
 اور میں نے گویا خدا پر حکومت کی اس واسطے اوس کے نیک عمل کو خدا بڑا کر ڈالنا ہی اور جبرائیل نے
 قسم کھائی اس کو اپنی رحمت سے بخش دینا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمہ کے حال سے خدا
 کہہ کا کہ سب کو معلوم کیا ہی سخت کا فوہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو یا یقین اس کو دوزخی جانا یا
 کہنا درست نہیں اس واسطے کہ شاید اس کا خاتمہ بخیر ہو اور میں نے تو بے شک
 ۹۹۴ مَا أَبْهَرُ بَرَّةً وَمَنْ أَظْلَمُ مِنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا
 حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً مُسْلِمٍ ابُو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرمایا ہی کہ اے

سے بڑا کون ظالم ہی ہو گیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح تو چاہئے کہ ایک نثرہ بناوین یا اگر نہ
پیدا کریں یا ایک جو بناوین **ف** یعنی جاندار کی صورت بنائے تو ایسے پیدا کر سیتے ہیں خلیجے
ساتھ شاہت کر سکتے ہیں حالانکہ اسی عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف کفرہ یا جو بزرگ جان صغیر تر کو بھی نہیں
ہر ابوہریرہؓ یا ابن آدم اَتَقْنَعُ النَّفْقَ عَلَیْكَ مسلم میں ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا خدا فرماتا ہے کہ ایسے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو میں بھی تجھ کو دیا کرونگا **ف** اس
حدیث میں سچی کو خدا کے کشائش مال کا وعدہ کیا ہے بھی سبب ہے کہ سچی کو محتاج نہیں دیکھا گیا کہ
دریافت کیا جاسے کہ سخاوت خدا کو سبب اور اسراف ناپسند ہی سخاوت یہ کہ شرع کے نفی
نیک کاموں میں خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع بجا کاموں میں مال کو ادا کرنا جیسے ناپسند

میں یا نمود کے مقام میں

۹۹۵
ہر ابوہریرہؓ یا ابن آدم مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوذُكَ وَاَنْتَ رَبُّ
الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَّا عَلِمْتَ اَنْ عِنْدِي فَلَا مَا مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَّا عَلِمْتَ اَنْكَ لَوْ عُدْتَهُ
لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ اَدَمَ اسْتَطَعْتُمْ فَلَمْ تَطْعُمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَطْعِمُكَ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَّا عَلِمْتَ اَنْكَ اسْتَطَعْتَكَ عِنْدِي فَلَا اَنْكَ لَوْ تَطْعَمُهُ اَمَّا
عَلِمْتَ اَنْكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ اَدَمَ اسْتَسْقَيْتَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ
يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عِنْدِي فَلَا اَنْكَ لَوْ تَسْقِيهِ
اَمَّا اَنْكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي مسلم میں ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہے کیا تم میں کہ ایسے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو نے مجھ کو نہ پوچھا نہ کہہ
کہ ایسے میرے رب میں کیونکر مجھ کو پوچھنا اور تو سواریسے جہان کا مالک پائے والا ہی سینے
بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرمایا گیا کہ کیا مجھ کو معلوم
نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اس کی بیماری پر سی گئی کیا مجھ کو معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی بیماری
پر سی کرتا تو مجھ کو ایسے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو یا تو ایسے آدم کے بیٹے نے

بدایت مانگو کہ ٹکونیک راہ لگاؤں ایک میرے بند و تم سب بہو کے جو ٹکر حبس کو سینے کھلا یا تو مجھے
کہانا مانگو کہ ٹکر کھلاؤں ایک میرے بند و تم سب تنگے ہو کر حبس کو سینے پہنایا یا تو مجھے لباس مانگو کہ
ٹکرو چنناؤں ایک میرے بند و تم گناہ کیا کرتے تھو دن رات اور میں سب گناہوں کے بخشنے پر قادر ہوں
تو مجھے مغفرت مانگو کہ ٹکرو بخشوں ایک میرے بند و تم کہی مجھ کو ضرر نہیں پہنچا سکے کہ میرا کچھ ضرر کرو اور کہی
مجھ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے کہ مجھ کو کچھ فائدہ پہنچاؤ ایک میرے بند و اگر تمہارے ایگلے اور پچھلے اور ہتھکڑیاں
آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد کے ہرٹے متقی پر ہتھکڑیاں لگائیے کہ برابر ہو جاؤں تو یہ سب کا تقویٰ
اور ہتھکڑیاں میری سلطنت میں کچھ نہ بڑھائے تیسے میرے بند و اگر تمہارے ایگلے اور پچھلے اور
تمہارے آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد کے نہایت بڑے لنگھار دل کے برابر ہو جاؤں تو یہ
سب کا منق اور لنگھاری میری بادشاہی سے کچھ نہ کھٹاؤ سب ایک میرے بند و اگر تمہارے ایگلے
اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھ سے اپنے اپنے سوال کریں
اور میں ہر ایک آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دوں تو ایسا دینا اوس سے کچھ نہ کھٹاؤ سب جو میرے پاس ہی ہو گیسے
سو ہی گھٹائی ہی جب کہ اوسکو سمندر میں ڈالنے سے ایسی عطائے بھی میری قدرت کے حیرانہ نہیں
کی نہیں ہرٹی اسے میرے بند و میرے تو تمہارے ہی اعمال میں جنکو تمہارے لئے شمار کرتا رہتا ہوں
پھر ٹکرو ان اعمال کا پورا بد لاؤ لگا ہو جو شخص بہتر بد لا پاؤیے تو چاہے کہ خدا کا شکر کہے کہ وہی
کما ہی کو ضائع کیا اور جو اسکے سوا برابر لا پاؤ تو وہ اپنی جان کے سوا کچھ کو الٹا نہ دیتو سب
کہ اوس سے جیسا کیا ویسا ہی پایاؤ اس حدیث میں تمام بندوں کی محتاجی اور عاجزی اور
خدا کی شوکت اور شہنشاہی اور نیلے پرواہی اور کوئی اور عدالت کا بیان ہی لینے بدوں میرے
انجام کے تمہارا کوئی کام نہیں چل سکتا نہ دنیا میں راہ یابی اور طعام اور لباس ٹکرو مل سکتا ہی نہ آخرت
میں گناہوں کی مغفرت بدوں میرے ہو سکتی ہی تو ٹکرو میرے آئیے کہ اگر گناہ اور دعا کا پڑا
میں لازم ہوا اور میری سینے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سے کسی کتب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ
تو اس پر میری سلطنت کی کچھ روفی موقوف نہیں آدرا اگر تمام جہان ابو جہل اور فرعون کے برابر

ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہیں پھر اپنی عطا و بھینسا کی مثال دی کہ اگر چنانچہ اس کے طرح طرح کے سوال پورے کچھ تو بھی یہاں کچھ کی کاحرف نہیں پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمہاری اعمال میں ہمارے طریق کے بہرہ ظلم نہیں

فَإِنْ أَتَى أَحَدُكُمْ إِذَا أَقْبَضْتُمْ قَضَاءً أَوْ آثَارَهُ لَا يَرْضَىٰ وَلَا يَرْضَىٰ أَعْطَيْتُكُمْ كَمَاتٍ أَنْ لَا أَهْلَكُمْ لِسَنَةِ بَعَاثَةٍ وَلَا أَسْلَطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سَوَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَيْسَتْ مِنْهُمْ بَعْضُهُمْ وَلَا أَجْمَعُ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالِ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّىٰ يَكُونَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ بَعْضًا

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حد افرو تابی کہ ایسے محمد میں جب کسی چیز کا حکم کرنا ہوں تو اس کو کوئی نہیں پہن سکتا اور البتہ میں نے مجھ کو دیا ہے بڑی امت کو ایسے یہ مجھ پر احسان کیا کہ ان کو میں عالمگیر خطبے نہ پڑاؤں گا اور ان کے سوا اور کسی دشمن کو ان پر نہ غالب کروں گا اس طرح پر کہ ان کی جریر کو دیکھا ڈابے اگرچہ ان پر تمام دنیا کے اطراف جو اب کے کافر جاؤ کرین کا فون کا غلبہ اسوایسے نہ ہوگا تاکہ اس امت کے بعض لوگ بعضوں کو ہلاک کرین اور بعض ان کے بعضوں کو قید کرین میں نے قضا و قدر میں یہ ہٹن چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہے گی نہ ایسا خط پڑے گا جس میں سب مر جاوین نہ ایسے کافران پر غالب ہوں گے کہ بالکل ان کو نیست و نابود کر ڈالیں ہر چیز پر کھینچا اور ہلاک کے وقت میں لا کہوں بلکہ کروں مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست و نابود نہیں ہو گئے ہاں یہ البتہ ہی کہ اس امت میں ایسے کا اختلاف اور غرور و فساد اور غارت کرنی اور قتل

موقوف نہ ہو گا چنانچہ تاریخ کی کن بوہنیں حال ظاہر

الباب الثانی عشر فی جوامع الادعیۃ

بارہویں باب میں حضرت کی دعائیں ہیں جو ہر ایک مطلب کی جامع ہیں افضل بھی ہی کہ حضرت کی دعائیں یاد کر کے عمل میں لاویں اسوایسے کہ اول قویہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیوی نہیں جسکی حضرت نے مجھ سے مفصل دعا کی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گزری ہو

بارک اور قبول ہی تو ہوئے حضرت کی دعاؤں کے کیا ضرور کہ اور دعاؤں کو سیکرے
عَنِ النَّبِيِّ الْبَاسِ رَبِّ النَّاسِ اَشْفَعُ اَنْتَ الشَّافِعُ لَا شَفَاعَةَ لَشَيْءٍ اِلَّا بِشَفَاعَتِكَ
 شَيْءًا لَا يَتَعَادُ شَيْءًا كَانَ اِذَا اَشْفَعْتُ لِي الْبَاسِ اَشْفَعُ بِمَنْ يَشْفَعُ لِي بِكَ شَيْءًا قَالَ بَخَارِي اور مسلم
 میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سچی کو لیا ایسے آدمیوں کے
 پاسے واسیے اور صحیحے تو ہی ثانی سے صحت نصین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے
 جو باری کو بخوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا تو سکو ایسے ٹالینے
 ہاتھ سے پٹھالے پھر دعاؤں کے ساتھ کہ فرمایا ہے

اَسْأَلُكَ اِيْلَهُ الَّذِي اَنْقَذَهُ مِنَ الشَّكِّ قَالَهُ عِنْدَ اِسْلَامِ عَلَامٍ يَحْجُو عَنْهُ مَوْتَهُ
 وَكَانَ يَخْلَعُ مِنْهُ بَخَارِي میں انشیکس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جس نے اسکو روح سے
 بچا یہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہوئے فرمایا اور وہ لڑکا حضرت
 کی خدمت لیا کرتا تھا **ف** ایک یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت
 اوس کے دیکھنے کو گئے اور اوس کے سرہائے دیکھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا دیکھنے اپنے
 باپ کی طرف دیکھا اوس کے باپ نے کہا کہ ابوالقاسم کا کھانا ان پھر وہ مسلمان ہو گیا ت حضرت نے
 اس طرح شکر کیا اس حدیث کے معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عبادت
 جائز ہے اور مرض الموت میں مسلمان ہونا مقبول ہے بشرطیکہ آخرت کا عذاب سنا سے نہ لگیا ہو
عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَبَّرَ اَطِيبًا مُبَارَكًا فَيَذَرُ فِيهِ عِزْمَةً كَفِيًّا وَكَانَ يَخْلَعُ مِنْهُ
 رَحْمَتًا كَانَ يَقُولُ اِذَا رَفَعَ مَا اُتِدَتْهُ بَخَارِي میں ابوالقاسم سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ خدا کو شکر ہے بہت یا ستمگر بربکت شکر نہ ایسا شکر جو یکبار کہایت کرے اور چھوڑا
 جا دے اور اوس کے کچھ حاجت ہے ایسے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہے
 یہ حضرت دعا کرتے تھے جب دسترخوان اٹھاتے تھے **ف** یعنی کھانے کے بعد دعا کرتے
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَبَّرَ اَطِيبًا مُبَارَكًا فَيَذَرُ فِيهِ عِزْمَةً كَفِيًّا وَكَانَ يَخْلَعُ مِنْهُ

مُفَرِّقِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغِيثُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالْقَوَىٰ وَمِنْ أَعْمَلٍ مَا تَرْضَىٰ اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْطَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُرْجَسٍ أَيْضًا وَرَدَّ الْحَوْرُ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعَا عَوْنُ الظُّلُومِ سَلَامٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَيْهِ رَوَايَتُ هِيَ كَمَا حَضَرَتْ نَرَا بِمَا كَرَّمَ خُذَّاسَ بِي بَرَا خُذَّاسَ بِي بَرَا پاك ذات ہی جسے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اسکو قابو میں نہ کر سکتے اور ہم ہر حال میں اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہیں الہی ہم اپنے اس سفر میں نیکو کاری اور پرہیز کاری تجھ سے مانگتے ہیں اور وہ کام چاہتے ہیں جس میں تو راضی ہو جاؤ الہی ہم پر اس سفر کو آسان کر دیے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہم سے لپٹ ڈال یعنی جلدی سے سفر کرتے جا دیے الہی تو سفر میں تو ساتھی بھی اور کربار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی اور بدشکلی سے اور مال اور کھربار کی برکات الٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الہی تیری پناہ تو نے سے جو فائدے کے بعد ہوا اور مظلوم کی بددعا سے **ف**

یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرمائیے

ف اَيْنَ عَمْرٍ وَاذْ اَرْجِعْ فَالْهَيْهْ وَزَادَ فِيْهِمْ اَسْبُؤْنَ تَاْمِيْنَ عَايِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّكَ اَحَادِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَتَصَرَّعْدَهُ وَهَرَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ بخاری اور سلم بن عبداللہ بن عمر علیہ روایت ہے اور جب حضرت سفر سے پہلے تو اس ایگلے سفر کی دعا کو پڑھیں اور اوسی دعا میں اتنا اور پڑھا ہے کہ ہم سفر سے پھر سے توبہ بند کی سجدہ کر سنے والے ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بند کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے کروہوں کو ہلکا یا وہ اکیلا ہی اسکا کوئی شریک نہیں **ف** اس میں اشارہ سے جناب خدق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے

دعای وقت سفر

۱۰۴ دعای وقت رجوع از سفر

مدنہ گہر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے

وَاللّٰهُمَّ اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ

۱۰۰۳

النَّارِ كَانَ هَذَا اَكْثَرُ دُعَائِهِ بِجَارِی اور مسلم بن انس شیعہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ الہی ہکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور ہکو دوزخ

کی عذاب سے اس دعا کو حضرت اکر لیا کرتے تھے **ف** دنیا کی بہتری صحت اور

بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب کمزوریاں سے پناہ

اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجہ اور دیدار الہی علیٰ ہر قضیہ سے روایت ہی

کہ دنیا کی بہتری نیکیت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہی اور دوزخ کے عذاب سے

مرا د کھینچ عورت ہی اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اسوا

حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے

مَا اَبُوهُمُ بِرَبِّهِمُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ تَقُولُهَا وَرَكِبَهَا اَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رَكِبَهَا وَاَنْتَ

۱۰۰۵

وَلَيْلُهَا وَمَوْلَاهَا سلم بن ابو ہریرہ شیعہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی دعا

میری جان کو اس کی پرہیز کاری اور اس کو گناہ اور بد خوئی سے پاک صاف کر ڈال تو ہی

اس کا بہتر پاک کر دے والا ہی اور تو ہی اس کا کار ساز اور مددگار ہی **ف** جو چیز آخرت

میں ضرر کرے اس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیز کاری ہی باطن کی صفائی ہے تقویٰ

مکن نہیں اسوا سے حضرت نے اول تقویٰ کی دعا کی ہر صفائی کی

خ زَيْدُ بْنُ اَسْمَ قَرَأَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ تَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری میں زید بن اسلم

۱۰۰۴

روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی الہی ان کے تابعدار و نگو انہیں میں کر دے

ف انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجئے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہم سے مسلمان

ہو جاوین تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جو رولڑکے اور لوبڈی غلام یا آشنا دوست

وَاللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَاتِ بخاری

۱۰۰۷

اور سلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مد سے میں برکت کراؤ سکی دو فی
 جوتے کے میں برکت کی ہے **ف** حضرت ابراہیم نے سیکے کے واسطے دعا
 کی اور حضرت نے مد سے کے واسطے برکت فراد کسائیں رزق یا باطنی تسبیح ہے
و اَبُو هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اِلٰی مُحَمَّدٍ قُوَّةً بخاری اور سلم بن ابوررہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زہمت کہ **ف**
 یعنی اتنی روزی کہ جس میں حیات کی رزق باقی رہے مال کی تنہا نہ ہو اس واسطے کہ
 کشائش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت کی
 حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بی بیان اور حضرت کی اولاد
 بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شامل ترمذی میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
 حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دور و برابر رہتے
 نہیں بھرا اور اسی کتاب میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت
 کی بی بیان دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور اسی
 کتاب میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے رزق کی بھرا ایک دن میں
 دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دو دنوں وقت کو سنت کھایا
ع اَبُو عُبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ
 يَحْيٰى نُورًا وَعَنْ شِمَاكِ نُورًا وَاَمَّا عَنِّيْ نُورًا وَحَلِيفِيْ نُورًا وَفَوْفِيْ نُورًا وَنَحْنُ نُورًا وَاجْعَلْنِيْ
 نُورًا بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی میرے دل میں
 روشنی کراؤ میرے کان میں روشنی اور میرے اکہ میں روشنی اور میرے درجے
 سے روشنی اور میرے بائیں سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے
 پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور گردن وال جھکے
 سراپا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہے جسے تاریکی سے باطل باطل

دعا کی حضرت کی روزی
 اہلبیت نبوی بقدر تنہا
 حیات باشد

مرا ہے ہوتی ہی تو مطلب یہ کہ تیرے دل اور اعضا کو حق میں مصروف رکھ بلکہ مشغول
 چھوڑ دے کہ تیرے تاباں دل کی کسی طرف سے وحل نہا دے
 خ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْ عَمَّا حَاكَ بَعْنِي عَمَّادُ بْنُ لَيْثٍ قَالَ قَالَ جِبْنٌ تَهَجَّدَ فِي بَيْتِ
 عَائِشَةَ فَمَرَّ بِصَوْتِهِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ بَارِي مِنْ حَضْرَةِ عَائِشَةَ شَيْءٌ رَوَيْتُ عَنْ هِيَ
 فَرَمَا إِلَهِي عَمَّا بَرَّحِمَ كَرِيْمٍ عَمَّا بَرَّحِمَ بَرَّحِمَ بَرَّحِمَ بَرَّحِمَ بَرَّحِمَ بَرَّحِمَ بَرَّحِمَ
 عَائِشَةَ شَيْءٌ كَرِهِيْنَ تَهَجَّدُ بِمَا تَوْحَّاهُ وَبِشَيْءٍ ابْنِي أَوْازِلَهُ كِي أَوْرَسِي بَيْنَ نَازِ بِرَّحِمِي
ف اس حدیث میں ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد میں تہجد بلند آواز پر پڑھو
و الدَّاءُ مِنْ عَارِزِ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي الْبَيْتِ وَوَجْهَتُ وَجْهِي الْبَيْتِ
 وَقَوَّضْتُ أَمْرِي الْبَيْتِ وَالْحَاكِمُ ظَهَرِي الْبَيْتِ رَحْمَةً وَرَهْبَةً الْبَيْتِ لَا مَلِي
 وَلَا مَنِي مَنَاتِ اَلَا الْبَيْتِ اَللّٰهُمَّ اَمْنْتُ بِكَ تَايِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَتَبَيَّنْتَ الَّذِي
 اَمَرْتَ سَلَّمَ بَارِي اَوْرَسِمَ بَيْنَ بَرَّحِمِ عَارِزِ شَيْءٌ رَوَيْتُ عَنْ هِيَ كَرِهِيْنَ فَرَمَا إِلَهِي
 ابْنِي عَانِ تَهْجُو سَوِيْ اَوْرَسُوْهُ كُوْتِرِيْ سَاغِيْ كَبَا اَوْرَا بِنَا سَبْ كَامِ تَبْرِيْ حَوَالِيْ كَبَا
 اَوْرَا بِنِي تَهْجُو تَبْرِيْ طَرَفِ جَامِي تَبْرِيْ شَوْقِ اَوْرِ تَبْرِيْ خَوْفِ كَبِيْ نَجْمِيْ رُوْجِيْ كَبِيْ
 جَكَمِيْ نَجَاوُ كَابِيْ كَانِ اَبِيْ كَرَبْرِيْ هِيْ طَرَفِ اَلِیْ مِنْ تَبْرِيْ كِتَابِ كَابِيْ اِيْمَانِ لَا يَا جُوْزِيْ
 اُنَا رِيْ اَوْرِ تَبْرِيْ مَغْمَرِ كَابِيْ اِيْمَانِ لَا يَا جُوْزِيْ سَبْ اَبِيْ جَامِيْ **ف** حضرت نے کسی سے
 فرمایا کہ جب تو صویا کر توجہ دے گا پڑھا کر انہو اسیطے کہ اگر تو اسی رات میں مر گیا تو ایمان پڑھا
 مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی ناست ہوئی

مَرَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اَشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اَشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اَشْفِ
 سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اَشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اَشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اَشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اَشْفِ
 دَعَا كِي كَرَا اَلِیْ سَعْدُ كُوْشَا دَعَا اَلِیْ سَعْدُ كُوْشَا دَعَا اَلِیْ سَعْدُ كُوْشَا دَعَا اَلِیْ سَعْدُ كُوْشَا
 سَعْدُ نَهَا يَتِ بِيْمَارِيْ تَحِيَّ حَضْرَتِ اُوْكِيْ اَعَاوِيْتُ كُوْشَا شَرِيْفِ كَلِيْ كَلِيْ دَعَا كِي

اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الہی میں پناہ مانگتا ہوں میرے
 رضاء منہ کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے
 اور تیری پناہ مانگتا ہوں تجھے یعنی تیرے فہرے میں تیری سزا اور تعریف کو کہ میں نہیں سکتا
 تو دیا ہی ہے جیسی تو نے اپنی ذات کی خود تعریف کی **ف** مصباح میں حضرت
 عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں حضرت کو بستر پر پایا سو میں تلاش کر رہے
 تھے تو میرا ہاتھ حضرت کے تلووں پر پڑا اور حضرت سجدے میں یہ دعا کر رہے تھے
 صِرَافِنِ عَبَّاسِ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَصْلِيَنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
 لَا يَمُوْتُ وَ لَا يَحْنُ وَ لَا يَنْسُ يَمُوْتُوْنَ مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ الہی میں پناہ مانگتا ہوں بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود
 برحق نہیں سوا ہے تیرے اس لیے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ کو گمراہ اور ضائع کر ڈالے
 تو دیا زندہ ہے جسکو کہیں موت نہیں اور جن اور آدمی مر جاوین کے

و اَنْسُ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا فَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا
 بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہمارے فی ہاؤس
 ہم پر مہینہ کو برس الہی ہم پر مہینہ کو برس الہی ہم کو بانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب
 میں دعا کی **ف** ایک بار حضرت کے وقت میں قحط پڑا حضرت نے ہر
 جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اوسے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور
 لڑکے بایں بہو کون مرتے ہیں دعا کیجئے خدا پانی برسا دے تب حضرت نے
 ہاتھ اٹھا کر بدعا کی تین بار اور آسمان پر کہیں بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک ہاتھ کے نیچے
 سے بادل اٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگتا تار پانی برساکہ آفتاب
 نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اوسے کہا یا رسول اللہ
 جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہیں بند ہو گئیں دعا کیجئے کہ خدا مہینہ کو

تو حضرت نے ہاتھ اٹھایے اور یوں دعا کی کہ الہی ہمارے آس پاس بانی برسے ہم پر
اب نہ برسے الہی ٹیلون پر اور پہاڑ یوں پر اور نالوں میں اور جنگل کے درختوں میں مینہ
برسے تو دہنے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھل کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس بسا
کینا یہ معجزہ تھا حضرت کا

۱۰۱۹ **م** اُمُّ سَلَمَةَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأَبِي سَلَمَةَ وَأَرْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِ بَيْنَ وَأَخْلَفَ فِي عَقِبَةٍ
فِي الْغَايِبِينَ وَأَغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَقْبِضْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَتَوَزَّ لَهُ فِيهِ
مسلم میں حضرت اُمّ سلمہ رضی عنہا روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اس کا
ہدایت والوں میں درجہ بلند کر اور اس کے بعد باقی رہتے لوگوں میں تو خلفہ بنے یعنی اس کا
حافظ اور نگہبان رہ اور بخش دے ہیکو اور اس کو ای رب العالمین اور اس کی کوکشا دہ کر
اور اس میں روئسی کر دے **ف** اَبُو سَلَمَةَ حضرت اُمّ سلمہ کے پہلے خاندان سے تھے جب
وہ مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے ان کے واسطے دعا کی

۱۰۳۰ **م** عَائِشَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأَهْلِ بَيْتِكَ الْغُرَقَةَ مِمَّنْ فِيهِمْ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا
حضرت نے فرمایا کہ الہی بقیع الغرقہ والے مردوں کو بخش **ف** بَقِيعُ الْغُرَقَةِ
کے قبرستان کا نام ہے اس میں عین بشارت ہے حضرت کی انکو جو بدین مر اور وہاں گریں
ف اَبُو مُوسَى اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِي أَبِي عَامِرٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ
مِنْ خَلْقِكَ أَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُو مُوسَى فَقُلْتُ وَيْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی بخش دے ابی عامر کو جس کا عتبیہ نام ہے الہی تبارک
دن اس کو اپنے اکثر خلق سے باون فرمایا کہ اگر لوگوں سے اوچا کر کہ ابو موسیٰ نے کہا میں
کہا اور میرے واسطے دعا کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الہی عبد اللہ بن قیس کا
گناہ بخش اور قیامت کے دن اس کو عزت و اعلیٰ مقام میں داخل کر **ف** اَبُو مُوسَى

روایت ہی کہ حضرت نے مجھ کو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس میں بھیجا تو ابو عامر کے زانوین تیر لگا دیں زخم سے دیے دیے مرنے لگے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور میں نے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھے کہا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کریں تب حضرت نے دعا کی پھر ابو موسیٰ نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے

۱۰۲۱ **و** زَيْدُ ابْنِ اَرْقَمٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلَا بَنَاءَ الْاَنْصَارِ وَلَا بَنَاءَ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم میں زید بن ارقم رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی

۱۰۲۲ **و** اَبُو هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّفِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّفِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّفِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مغفرت کر سرمد اہلے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کتر اہلے والوں کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الہی مغفرت کر سرمد اہلے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور کتر اہلے والوں کے لئے بھی دعا کیجئے حضرت نے فرمایا الہی مغفرت کر سرمد اہلے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کتر اہلے والوں کے لئے بھی دعا کیجئے حضرت نے فرمایا الہی کتر اہلے والوں کی بھی مغفرت کر **و** حجۃ الوداع میں حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرت نے میں پہنچا تو اصحاب سے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی ہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سرمد اوپے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سرمد بدون قربانی سکے ہوئے نہ منڈایا تو جس کے ساتھ قربانی نہ تھی وہ نہیں ہے بعضوں نے تو ہو جب حکم کے اپنے سرمد واسنے اور بعضوں نے اپنے سر کے نہر

نہر زبہ بال کراہے سر نہ منڈائے ویسے یہ سمجھے کہ بدون حج کئے ہوئے کیا سر منڈا
حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کراہوں نے حکم بجائے مین کون تامل کیا اس واسطے تین بار
منڈائے والوں میں سے ایک واسطے دعا کی اور کراہے والوں کے واسطے نئی خوش کو
نیریں بار رحمت نے جو شش کیا کراہے والوں کو بھی مغفرت کی دعائیں شامل کر لیا
منہم ہوا کہ حج میں سر منڈانا بال کرنے سے افضل ہی

۱۰۲۳

عَفُوْتُ بْنُ مَالِكٍ أَلَا تَسْمَعِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَرْحَمِهِ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنَّهُ
وَأَكْرِمْ نَزْلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَأَغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالْثَلَجِ وَالْبَرْدِ وَتَقَرِّبْ مِنَ الْخَطَايَا
كَمَا تَقَرَّبُ النَّبِيُّ مِنَ اللَّهِ وَأَيِّدْ لَهُ دَارَ الْخَيْرِ مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ
أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَمِنْ عَذَابِ النَّارِ
قَالَ جَعْنِي صَلَّيْ عَلَى جَنَائِذِهِ سَمِعَ مِنْ عَفُو بْنِ مَالِكٍ يَضَعُ رِوَايَتَهُ هِيَ كَهَذِهِ أَنَّ
الْهَيَاوُسَ لَوْ سَكُو خَشَنَ أَدَاوَسُ بِرَحْمٍ كَرَامٍ أَوْ سَكُو عَافِيَتٍ أَدَاوَسُ رُبَّ أَدَاوَسٍ سَكَا كُنَاهُ عَافٍ
أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ
أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ
طَرَحَ طَرَحَ كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ
مِلَّ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ
لَوْ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ
أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ
كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ
حَدِيثُ كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ
نَفِصِلُ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ كَلَّ عَزَّتْ بَيْتُهُ بَهَانِي كَرَامٍ أَدَاوَسُ
تَوَاتُرُ

۱۰۲۴

أَبُو مُوسَى اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ

دعا بخانہ کے جامع
منزلت طالب بہت

اَعْلَمِيهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِيْ هَذِهِ وَجِدْتِيْ وَخَطْبَتِيْ وَعَمَدِيْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عَمْدِيْ
 بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت سیدے فرمایا الہی بخش دے میری
 جو کہ اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھے اپنے حال میں ہوئی ہو اور بخش دے
 اور بس خیر کو جسکو تو مجھے زیادہ تر واقعہ ہے اور بخش دے میری یہود کی اور میرے گناہ
 کی کوشش کو اور میری ہول جو کہ اور میرے قصہ کو اور یہ سب میری طرف سے ہے
 ف ہر چند حضرت گناہ سے مصروع تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے بابرک
 اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائیں کر رہے تھے جن کا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ
 مثل مشہور ہے کہ نزدیکان را پیش بود جراتی بندگی کے یہی معنی ہیں کہ بندہ اپنے
 مالک کے روبرو لرزنا کا پتہ ہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ ہو اقرار کیا کرے
 ۱۰۲۵ ۱۱ اَبُو هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ ذَنْبًا وَجَلًّا وَآوَلَةً وَآخِرَةً
 وَعَلَادِيَةً وَسَيِّئَةً مسلم میں ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت سیدے فرمایا کہ الہی بخش
 میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پہلا خواہ اگلا خواہ چھٹا
 مسابیح میں انس رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت اس دعا کو سجدے میں پڑھتے تھے
 ۱۰۲۶ ۱۲ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ بِالرَّحْمٰنِ اَلَا عَسَىٰ
 وَعَايِرُ عِنْدَ وَفَاتِهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی عنہا روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا الہی بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور مظلوموں کے مجھ کو بلند رتبہ رفیقوں میں یہ حضرت سیدے
 موت کے وقت دعا کی ف رفیق اعلیٰ ہے مراد انبیاء کی اور واح اور مفرق
 فرشتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ رفیق اعلیٰ مراد خدا ہے
 ۱۰۲۷ ۱۳ اُمُّ سَلَمَةَ مَنَّانُ اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا اَعْطَيْتَهُ
 دعائے لائیں غنم مالک بخاری اور مسلم میں ام سلمہ بنت ابی طالب رضی عنہا روایت
 ہے کہ حضرت سیدے فرمایا کہ الہی ہدایت دے اس کے مال اور اس کی اولاد میں اور

اور یکے بے برکت کر جو توبے اور سکو دیا یہ حضرت بے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے دعا کی
ف انس بن مالک حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی ماں نے
 اُمّ سلمہؓ کے لئے انکو حضرت کی خدمت میں دیا بھانج میں روایت ہے کہ اُمّ سلمہؓ نے حضرت سے
 کہا کہ یا حضرت اس بچے خادم انس کے واسطے دعا دیجئے تب حضرت نے یہ دعا کی
 بتھے روایت میں یوں ہے کہ حضرت اپنے دھوکا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت
 بہول گئے انس بے ادھوکو بھر دیا جب حضرت نے اسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کس نے یہ بھرا
 ہی معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کے کثرت
 کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو پچیس برس تک زندہ رہے اور ایک سو پچیس اونکے لڑکے
 پیدا ہوئے اور بصرہ میں اونکے کھجور کے باغ سال میں دو بار پھلتے تھے اور
 اونکے پیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہیں

ف عَائِشَةُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى بخاری اور مسلم میں حضرت
 عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی بن عالی رتبہ رفیقوں کی صحبت مانگتا ہو
ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حالت صحت میں فرما رہے تھے کہ
 بغیر رضامندی کسی غیر کو موت نہیں آتی جب حضرت کو مرض الموت میں غش سے پریش آیا
 تو حضرت نے اُنکے کہول کے یہ دعا کی اُو وقت میں جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور
 موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نہ کیا
 مَرَّ عَائِشَةُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَصَلْتَ السَّلَامُ تَبَادَكَتْ يَا ذَا الْجَبَلِ
 وَالْأَكْرَامِ مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی تجھی
 کو سچی سلامتی ہے تو ہر عیب اور مکر دہات سے سالم ہے اور تیرے ہی طرف سے خلق کو
 سلامتی حاصل ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہے اسی حلال بڑائی واسیلے **ف** صحیح روایت
 اتنی ہی ہے اور یہ جو شہر ہے کہ بعد مینک السلام کے والیک یرجع السلام داؤد علیہ السلام

وَارْتَبِلْ تَبَارَكَ رَبُّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ زبَادہ کرتے ہیں سوا سکی

حضرت یحییٰ مسیح روایت میں کہیں اصل نہیں پائی

طَرَعَا اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَافْتَرَيْتُ
بِدِينِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا تَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ
لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي لَا بَصُوفَ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ
لَيْتَكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْحَيُّ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشُّرُكُ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا إِلَيْكَ قَدْ لَيْتَكَ تَبَارَكَ
وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ كَانَ يَقُولُهُ بَعْدَ قَوْلِهِ وَجَهَنَّمَ وَجَهَنَّمَ وَإِذَا
رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي
وَمِجْنِي وَعَظْمِي وَعَصِي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ لَكَ الْحَمْدُ مِلَاءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلَاءُ الْأَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلَاءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ قَوْلِهِ اسْجُدْ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ
آمَنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ سَجَدَ الَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ مَبَارَكَ
اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ تَمَرُّكَ مِنْ أَحْسَنِ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالْتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ اعْفِرْ لِي
مَا قَدْ مَنُوتُ وَمَا لَحَرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مسلمین علی مرتضیٰ نے روایت ہی
کہ حضرت یحییٰ فرمایا کہ الہی تو بادشاہ ہی کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے تیرے تو میرا
رب ہی میں تیرا بندہ ہوں میں نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے
سب گناہوں کو بخش دے یہ نہیں بخشا کہتا ہوں کہ سوائے تیرے اور ہدایت کہ مجھ کو بہتر
خوین نہیں ہدایت کہنا بہتر خون کو سوائے تیرے اور ہدایت کہ مجھے بری خواہوں کہ نہیں
ہٹاتا بری خواہوں کہ سوائے تیرے بار بار تیری خدمت میں حاضر ہوں اور یکے بالیکے تیرے
پاؤں میں ہی اور بدی تیری طرف نہیں میں تجھے قاہم ہوں اور تیری ہی طرف بھرتا
والا ہوں تو بڑی برکت والا ہی اور سب سے اونچا تجھے مغفرت مانگتا ہوں اور

۱۳۰

و دعا یحییٰ حضرت کر
رون تار سید بنی
عبد بنی سید بنی
عبد بنی سید بنی

تیری حضور میں تو برکراہوں اس دعا کو حضرت بعدِ دو جہنم سیکے پڑھنے سے بھیجے
اللہم بے اُتوب الیک تک اور جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے
اللہم بے عقیبتی تک یعنی الہی تیرے ہی واسطے بسنے رکوع کیا یعنی جہکا اور تیرا میں
ایمان لایا اور تیرا ہی میں تابعدار ہو کیا تھک پڑی تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور
میرا گو دا اور میری ہڈی اور میرا پہا پھر جب حضرت رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس
دعا کو پڑھتا ہے مِنْ شَيْءٍ نَقَدْتُكَ پڑھنے سے بھیجے یعنی اے میرا رب تیرے ہی واسطے
حمد اور شکر آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہے اویسے برابر
اور اس کے بعد جو چیز تیری خواہش میں ہو اویسے برابر جو جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس
دعا کو اللہم سے اُخسن الخالقین تک پڑھتے تھے یعنی الہی میں تیرا بخش کیا اور تیرا
میں ایمان لایا اور تیرا میں تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میری چہرے نے اوسکو جسے اوسکو پیدا کیا
اور اوسکی صورت بنائی اور اوسکی کان اور آنکھ چہرے خدا بڑی برکت والا الہی سب بنائے
والون سے بہتر پھر نماز میں آخر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان
اللہم سے اِلَّا اَنْتَ تک فرماتے تھے یعنی الہی بخش دے میرے لیے جو میں سے
کیا اور جو سچے والا اور جو میں سے چاہا یا اور جو میں سے کہو لا اور جو میں سے زیادتی کی اور اوسکو
بخش جسکو تو مجھے زیادہ تر دانا نہی تو اس کے کرنا ہی جسکو چاہی اور سچے ڈالنا ہی جسکو چاہتا ہے
تیرے سوائے کوئی بندگی کے لائق نہیں **ف** یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہیں یعنی
بد کام سے تیرے نزدیک حاصل نہیں ہوتی یا یہ مطلب کہ ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہی
لیکن بندگی کا ادب یہ ہی کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا جائے جسے دعائیں باخلاق
الشر باخلاق الکلبہ الخیر نہیں لاسے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہی حقیقی مذہب
میں یہ دعائیں نقل نماز میں کرے نہ فرض میں

اِنْ اَحْبَبْتَهَا فَاَحْفَظْهَا وَاِنْ اَمْتَهَا فَاَعِزّها اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ
 اَمْرٌ بِهِ رَجُلَانٌ يَقُولُ لَهُ اِذَا اَجَدْتُمْ مَضْجَعِيْ سَلِّمْ عَلَيَّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی تو ہے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اس کو مارا
 تیرے ہی واسطے اس کی زندگی اور موت ہے اگر تو ہے اس کو زندہ رکھا تو اس کو اس کی جان
 میں رکھ اور اگر اس کو مارا تو اس کو بخش دے جو الہی میں تجھے عافیت اور صحت مانگتا ہوں
 یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائے کہ جب لیٹا کرے تو اس کو پڑھا کرے

وَبِأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِمَاسِينَ
 بَنِي أَبِي رَبِيعَةَ وَالسُّتَيْضَعَيْنِ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مَضْجَعِي
 اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْهَا عَلَيْهِمْ سِتِّينَ كِسْفِيْ يَوْمَئِذٍ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلم بن ہشام
 اور عیاش بن ربیعہ کو اور نیکے کے دبے ہوئے نے زور سلطانوں کو الہی بانشاء
 خدا بڑا مال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال جس سے بوسے کے وقت
 میں قحط پڑتا تھا کہ میں جد غریب مسلمان تھے جسے ولید اور عیاش اور سلمہ
 اور عمار اور خطاب وغیرہ کفار قریش اور مکہ بہت ستاتے تھے سو حضرت نے اس کی غلصہ
 کی دعا کی آخر خدا نے ان کو نجات دی اور مضر ایک عرب میں قوم تھی وہی ربیعہ سخت
 لوگ تھے اس واسطے حضرت نے ان پر یہ دعا کی

مَرْحَمِ اللّٰهُمَّ اَخْرِجْنِيْ مَآ وَعَدْتَنِيْ اللّٰهُمَّ اَيْنَ مَآ وَعَدْتَنِيْ اللّٰهُمَّ اِنْ تَهَلَّتْ هَذِهِ
 الْعَصَابَةُ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبِدُنِيْ الْاَرْضِيْ سَلَمٌ مِنْ عَرَفَارٍ وَنَحْوِهَا
 حضرت نے فرمایا کہ الہی پورا کر جو تو نے مجھے وعدہ کیا ہے الہی کہاں وہ نسخہ جھکاؤ
 مجھے وعدہ کیا ہے الہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری
 بندگی نہو گی جنگ بدر میں حضرت نے دیکھا کہ با صامان ہزار آدمی کا کافروں کا لشکر

اور حضرت کا لشکر پہلے سامان میں سویرہ آدمی کا ہی تھا اضطراب سے بے زحاک سو
خدا اپنے قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہو تو میری
عبادت پہ نہو گی پس میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہو گا جو لوگوں کو میرے بعد پڑا ہے کہ سب سے بڑا
چہرہ اویسؓ سو اگر میں اور میرے ساتھ ہی مسلمان ہلاک ہو سکتے تو پھر کون عورتا ہے جسے خالص
عبادت ہوئے کی حضرت کو زیادہ اضطراب ہی تھا کہ کہیں دین الہی نہ مٹ جاوے اگر
کوئی کہے کہ جب خدا ہے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اسے اضطراب کا کیا مقام تھا
اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت نے نیازی اور بے پڑا ہی کی شان سے دوسرے وہ ملک
ہی جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑے والا ہی بندگی اسی کا نام ہی کہ بندہ
اور نار ہے کہی نظر نہو دے اور دوسرا سبب یہ تھا کہ انا اصحاب کو لشکر میں ہوا اپنی بیباکی
نہ دین اسوا سے کہ اوکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا سے شک مقبول ہے
خ **اِنَّ عِبَّاسَ اللّٰهِمَّ اَسْئَلُكَ عَمَّا لَكَ دَعَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنَّا لَاشِيْءٍ**
بَعْدَ اَلْيَوْمِ فَاَلْيَوْمٍ بَدَّرُوْنِيْ رِقَابَةً اَنْتَ اَلْاَوْفَرُ اَنْتَ اِنْ كُنَّا لَاشِيْءٍ
فِي الْاَوْفَرِ فَاَلْيَوْمِ اَحْسَنُ بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الہی میں تیرا قول قرار نہو گا و لا تا ہوں میرے کمال عاجزی سے تیرے عہد و بجا
کے وسیلے سے سوال کرنا ہوں الہی اگر تو چاہے تو آج سب کے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت نے
جنگ بدر کے دن دعا کی اور اس کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اگر
تو نے چاہا ہے ہمکو ہلاک کرنا تو زمین میں بہریری عبادت نہو گی یہ دعا حضرت نے جنگ
احد کے دن فرمائی **ف** مصابیح میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ
بدر کے دن غنیمہ میں یہ دعا حضرت کو سنیے غنیمہ خواہو کہ صدق میں نے حضرت کا ہاتھ پکڑا
اور کہا کہ یا حضرت اسی دعا کا فائدہ کر لی ہی آپ نے پہلے میرے کی التجا اپنے رب کی کی تو
حضرت زندہ ہیں غنیمہ سے سیکھے اور یہ فرمایا ہے جا میں نے سیکھے کہ اب کا فردن کا لشکر ہلاک

جانتا ہی اور میٹ پھر تائے ضایع و بیا ہی ہوا بلا تفاوت
 ۱۰۳۵ **هَرَعَالَتْهُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَكْثَرُ عِلْمِي السَّلَامُ بِالْعَنْتِ أَوْ سَيِّئَتِهِ فَاجْعَلْ لَهُ**
زَكَاةً وَأَجْرًا مسلم میں حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی میں
 تو بشر ہی ہوں سو جس مسلمان کو میں کو سون بالغت کر دوں تو اس سے بد دعا کو اس کے واسطے
 گناہوں کی طہارت اور ثواب کر دوں **مَجُوف** یعنی شاید اگر بشریت سے میں کسی مسلمان
 کو بد دعا کر دوں تو اس کے حق میں اثر نکرے بلکہ بد دعائیں بد دعا خیر ہو جاوے اس دعا
 کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر ثابت ہوئی

۱۰۳۶ **هَرَأَيْتُ اللَّهُمَّ أَنَّهُمْ مَزَّاجِبِ النَّاسِ لِي اللَّهُمَّ أَنَّهُمْ مَزَّاجِبِ النَّاسِ لِي اللَّهُمَّ**
لَهُمْ مَزَّاجِبِ النَّاسِ لِي بَقِي كَلْبُضًا مسلم میں انس رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ الہی البتہ ویسے انصار میرے نزدیک اون لوگوں میں سے ہیں جو بہت پیارے ہیں الہی ویسے
 میرے نزدیک اون لوگوں میں سے ہیں جو زیادہ تر محبوب ہیں الہی ویسے میرے نزدیک اون
 آدمیوں میں سے ہیں جو نہایت پیارے ہیں یہ حضرت نے انصار کے حق میں تین بار فرمایا
 ۱۰۳۷ **خَرَأَيْتُكَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَكْثَرُ عِلْمِي خَالِدًا فَكُلُّكُمْ مَنُصَرِّفٌ رَحِمَ الدِّينِ**
الْوَالِدِينَ مِنْ بَنِي تَحِيَّةٍ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ الہی میں تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہوں خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے
 دوبار فرمایا جسوقت خالد بن ولید قوم بنی خزیمہ سے پہلے **ف** عبد اللہ بن عمر رضی عنہما سے روایت
 ہے کہ حضرت نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا اون کے مسلمان کر کے کو سو خالد نے
 اون کو اسلام کی دعوت کی تو وہ بخوبی یہ بات سمجھ سکے کہ ہم اسلام لائے اوہوں نے
 یوں کہا کہ ہم نے دین ہوئے ہم نے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اس واسطے
 کہ کافر مسلمانوں کو دین دین کہتے تھے سو خالد نے اون کا قتل کرنا اور قید کرنا
 شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تا کہ قتل کرے تو میں نے کھنسا واسدہ کہن

اپنے قیدی کو نہ قتل کروں گا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پہلے تو یہ حال حضرت
 کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ بے مطلب ہو گئے
 اونکو ارا اللہی بن اسین شہر یک نہیں معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر خلاف مقصود نکلی
 یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں + شعر + مادر و ن را
 بنگریم و حال را بعد نے برون را بنگریم و قال را بعد اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن ہی
 کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وہ اسلام نہ لا دیں تو قتل کر دے و انہوں نے اسلام کو حجت
 نہیں ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین اسین یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا
 ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ
 یوں کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم

۱۰۳۸ **و** اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُحِبُّهُ فَأَحْبَبَهُ وَأَحْبَبْتُ مَنْ يُحِبُّهُ بَعْنِي الْحَسَنِ

بن علی رضی اللہ عنہما بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ الہی میں اسکو چاہتا ہوں یعنی حسن بن علی کو سوتو بھی اسکو چاہ اور اسکو چاہو اور اسکو چاہو

۱۰۳۹ **ف** حَضْرَتُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُحِبُّهُمَا فَأَحْبَبَهُمَا وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُمَا فَأَحْبَبَهُمَا
 الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ بَخْرِي مِّنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی میں حسن اور حسین کو چاہتا ہوں سوتو بھی
 اونکو چاہ اور دوسری روایت یوں ہے کہ الہی میں مقرر ان دونوں پر رحم کرتا ہوں سو
 تو بھی ان پر رحم کرو **ف** ان دونوں حدیثوں میں حسین کی بڑی عمدہ فضیلت ہے کہ
 حضرت نے انکی محبت اور انکی محبت کی خدا سے دعا کی محبت سے

مراد رحم اور کمال رحمت ہے

۱۰۴۰ **م** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أَمَرَ سَلْتُ بِهِ

مانگتا ہوں دیو بہوت اور بہو تینوں کے شر سے یہ دعا حضرت پانچا سبتے میں داخل ہوئے
 فرماتے **ف** پانچا سبتے میں خدا کا نام نہ کر نہیں ہوتا اس واسطے شیطان وہاں

رہتے ہیں اس سبب سے حضرت سبتے یہ دعا کی
ف اَبُو سَعِيدٍ وَ اَكْبَسُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْجُزْنِ وَالْجَزْوِ وَالْكَسَلِ وَالْخُلَّةِ
 وَصَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ وَ عَلَیْهِ الرِّجَالِ بخاری اور علم میں ابو سعید اور انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدنکی
 کاہلی سے اور بخلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے غلبہ سے
ف مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پرے یا کہ
 شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو

۱۰۳۵ **ف** اَبُو سَعِيدٍ وَ اَكْبَسُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ خُبَاآتِ
 نِقْمَتِكَ فَجَمِيعُ سَخَطِكَ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ الہی میں
 تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور نیری دی عافیت اور آرام کے
 بدلنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور تیرے غضب و ایلے کاموں سے
 ۱۰۳۶ **ف** عَارِثُہُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
 الدَّجَالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَمِيَا وَ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنَ الْمُنَا بَسْمِ الْمَغْسُوْمِ مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں کج عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح و دجال کے فتنہ سے
 سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے الہی میں تیری پناہ
 مانگتا ہوں گناہ و کجی سے **ف** زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا
 نقصان یا کثرت مال کی جو خدائے غافل کرے یا کفر اور کراہی اور موت کا فتنہ اور موت
 کی شدت اور ذہنت یا معاذ اللہ خاتمہ ہوتا۔

ہر اَنْسُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَفْهَمُ وَوَعْدٍ لَا یَسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
 سلم میں اَنْسُ نصیب سے روایت ہے کہ حضرت سید نے فرمایا کہ الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس
 علم سے جو فائدہ نہ کرے اور اس دل سے جو تیرے حضور میں نہ پہنچے اور اس غیب سے
 جو نہ سنی جاوے یعنی قبول نہ ہو اور اس حی سے جسکو آسودگی نہ ہو یعنی لالچی ہو
 قلیل پر قناعت نہ کرے **ف** علم غیر نافع یعنی علم بیسے مال اور جسکی شرع میں اجازت
 نہ ہو جیسے سحر اور نجوم اور رتل اور جفر اور جو آخرت میں کام نہ آوے بلکہ ضرر کرے
 جیسے بونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہے جو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں فائدہ
 کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب میں اور صرف آخرت کا فائدہ علم
 معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں اور دنیا اور آخرت دونوں کا فائدہ شریعت کے
 علوم میں اور جو علم کہ نہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور
 علم لغت میں زیادہ دخل پیدا کرنا

ہر عَاشَةِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِئْثَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِئْثَةِ الْقَبْرِ
 وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِئْثَةِ الْغِنَىٰ وَمِنْ شَرِّ فِئْثَةِ الْفَقْرِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ
 شَرِّ فِئْثَةِ الْمَسِيْحِ الَّذِیْ کَانَ فِیْہِ سَلَامٌ سلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ الہی میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے
 فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مالدار کی فتنہ کی بُرائی سے اور
 محتاج کی فتنہ کی بُرائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح و جال کے فتنہ کی بُرائی سے
ف مالدار کی کا فتنہ غفلت اور غرور اور دخل اور محتاج کی کا فتنہ مالداروں پر حسد کرنا
 اور ان کے مال میں طمع کرنا اور اپنے مقسوم پرندہ راضی ہو کر مال کی طلب میں حرام
 کاموں کو اختیار کرنا

ف اَبُو بَکْرٍ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظَلَمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ہم نہیں اور شریف کو اگر حرام کاری میں پکڑتے تو چوڑ دیسے اور اگر غریب اور کمینے کو
پکڑتے تو اس کو سنسکار کر کے پھر منے آپسین صلاح کی کہ لاٹو ایک چیز مقرر کر لیوں
کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کریں تو یہی صلاح پھری کہ سنسکاری کے عیوض کوڑوں کی
مار اور منہ کا لاکر دینا ہو اگر بے پھر ہو دیوں بے حضرت سے تخفیف چاہی بسنے
سنسکاری نہ ہو حضرت نے اونکی بات پر کچھ وہیان نکلیا اور اس کو سنسکار کر دیا
پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یوں ہی کہ جب یہودیوں نے سنسکار کیے
حکم کی انکار کی تو عبداللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ تو بیت میں سنسکاری کا
حکم ہی پھر تو بیت منگو ائی تو یہودیوں نے سنسکاری کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا عبداللہ
بن سلام نے اونکا ہاتھ اٹھا کر اس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت نے اس کو سنسکار کر دیا
۱۰۵۱ **وَأَمَّا أَبُو هُرَيْرَةَ أَلْفُ مِائَةٍ أَلْفٍ هُرَيْرَةُ أَلْفُ مِائَةٍ عُبَيْدٌ لَكَ هَذَا**
وَأَمَّا إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِيبُ الْيَهُودِ سَامُ الْمُؤْمِنِينَ
مسلم بن ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی
ماکو الہی اپنے اس بندے کو اور اسکی ماکو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندوں کے
نزدیک اور ایمانداروں کو ان دونوں کے نزدیک پیارا کر دے **ف** مصابیح
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میری مامشک تھی میں اس سے کہا کہ تاجا کہ تو مسلمان
ہو جا سوا دینے ایکبار حضرت کے حق میں ایسی بے ادبی کی کہ مجھ کو نہایت بُری معلوم
ہئی سو میں حضرت کی خدمت میں روتا آیا اور سے کہہا کہ یا حضرت میری بائکے واسطے
دعا کیجئے کہ خدا اس کو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو میں حضرت کی اس دعا سے
خوشی ہو کر نکلا جب میں اپنے گھر کے دروازے پہنچا اور میری بیوی نے میری جوتی
کی چپ سنی تو کہا ائی ابو ہریرہ کہڑا رہا اور سے پانی کی گواڑ سنی سوا دینے غسل کر کے
جلدی سے پکڑے ہیں کے دروازہ کھولا اور یوں کہہا کہ اسی ابو ہریرہ **بَشَّهْدُ أَنْ**

کرے خدا و سکو گلاڑی ایسے جسے نہک پانی میں گھٹائی **ف** مدد سہاڑ ہی صاع کی

جو تھا ہی خمبنا بقدر تین پاؤں کے
۱۰۰۵ **ه** اَبُو هُرَيْرَةَ **اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَعْنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدْنَا **اَللّٰهُمَّ** اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدَكَ وَخَلِيْقَكَ وَنَبِيَّكَ وَرَاٰهُ دَعَاكَ لِمَلَكَةٍ وَاَتٰى اَدْعُوْلَكَ لِلدِّيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَلَكَةٍ وَصِثْلَهُ مَعَهُ كَاَنْ يَقُوْلُ اِذَا اخَذَ اَوَّلَ التَّمْرِ لَقَدْ دَعَا صَغْرًا وَلِيْدُهُ فَيُعْطِيْهِ ذَلِكَ التَّمْرَ**

مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت سید فرمایا کہ الہی ہکو برکت دے ہمارے پھل میں اور برکت دے ہمارے مدینے میں اور برکت دے ہمارے صاع میں اور برکت دے ہمارے خمبنا بقدر تین پاؤں کے اور تیرا پھر ہی اور البتہ اس کے نیچے کے واسطے دعا کی تھی اور میں نے جسے سب کے واسطے دعا کرتا ہوں مثل او کے جواباً یہی سب کے واسطے دعا کی اور اس کے برابر اس کے اور بھی جیسے کے کی دینی برکت دے میں چاہتا ہوں حضرت یہ دعا کرتے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہلبیت کے چھوٹے لڑکے کو ملاتے پھر اسکو

وہ پھل دیتے **ف** صاع اور مذ کی برکت سے عراذ اناج کی برکت ہی حضرت ابراہیم کے کے پھلوں کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہ ان اناج نہیں ہوتا تھا اور حضرت سید نے دے کے پھل اور اناج دونوں کی دعا کی اسواسطے کہ وہ ان دونوں چیزیں ہوتی ہیں سنت کی بنا پھل پھر ملے لیکو دیوے اسواسطے کہ نبی جسے شخص کو دینا مناسب ہے

۱۰۰۶ **خ** اِنَّ عُمَرَ **اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَاْمِنَا **اَللّٰهُمَّ** بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا** بخاری میں عبد بن عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت سید فرمایا کہ الہی برکت دے ہمارے شام میں الہی برکت دے ہمارے یمن میں **ف** اور یہی روایت یمن ہی کہ لوگوں نے کہا کہ ہمارے یمن کے واسطے برکت کی دعا ہے حضرت سید دوبار جواب نہ دیا

تیسری بار فرمایا کہ وہیں تو زلزلے اور فساد ہیں اور وہیں سے شیطان کا سنگ یلعنے
 سورج نکلتا ہے شام کا ملک یکے بعد سے یکے اتر کی طرف ہی اور زمین و آسمان کی طرف
 اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہی شام کو اپنی طرف اسوا سے نسبت کیا کہ وہ پیغمبروں کی
 زمین ہی اور زمین کو اپنی طرف اسوا سے نسبت کیا کہ مکہ تھا مکہ کی زمین ہی اور تھا مکہ میں سے
 ۱۰۵۷ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْبٍ** قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَخْبَرَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 الْهِيَ بَرَكَةُ الرَّسُولِ وَاسْطُ الْأَوَّلِينَ وَتَوَسُّعُ الْأَوَّلِينَ وَتَوَسُّعُ الْأَوَّلِينَ وَتَوَسُّعُ الْأَوَّلِينَ
 اُون پر یہ دعا حضرت نے عبد الصمد کے باب میں کے واسطے کی جس کا شہر نام می
ف عبد اللہ بن بُسَیْب سے روایت ہے کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا
 اور کچور رکھائے اور شربت پیا باقی شربت دعا اپنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت

سوار ہوئے تو میرے باب نے باگ کڑ کیے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی
 ۱۰۵۸ **الْبَرَاءُ مِنْ عَارِبِ اللَّهِ بِاسْمِكَ الْحَيِّ وَبِاسْمِكَ الْمُحْيِي كَأَنْ يَخْرُجَ إِذَا أَخَذَ**
مَضِجَهُ وَإِذَا انْتَبَهَ قَالَ اللَّهُمَّ

بَعْدَ مَا آمَنَّا بِاللَّهِ الْكَشْبُ بخاری میں برابر ابن عازب سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ الہی تیرے نام سے جینا ہوں اور تیرے نام پر مرنے لگا یہ حضرت دعا کرتے تھے
 جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر کی
 خدا کو جسے ہم کو جلا یا بعد ہماری موت کے اور اسی کی طرف جی کر اٹھنا ہے یعنی قیامت

ف بن فہد کو موت اسوا سے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہیں
 رہتے وہی جیسے ہی غنیمت میں ہی نہیں رہتے پھر اس کے بعد قیامت کا جی اٹھنا اسوا سے
 حضرت نے ذکر کیا کہ ہم گناہ قیامت کی زندگی کی مثال ہی بعض جیسے غنیمت کے بعد
 جاگتے ہیں اسی طرح موت کے بعد قیامت میں زندہ ہونے کے

۱۰۵۹ **و** اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَا عَدَيْتُنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَا عَدَيْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ تَقْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقْنِي السَّكْبَةَ لَا تَبْصُرُ مِنَ اللَّذَنِسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْثَلْجِ وَالْبَدْرِ بَخَارِی اور سلم میں ابو ہریرہ رضیے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی فرق ڈال دیے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہی مشرق اور مغرب میں الہی جہانٹ ڈال چھو گناہوں کے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہی میل سے الہی دھو ڈال میرے گناہوں کو پانی اور ہر طرف اور اوسے سے نئے طرح کی مغفرت کر

۱۰۶۰ **و** جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا وَعَارِيَةً لَهُ جَنَّ شَكْلِي الْبُورَانَةَ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَبْلِ بَخَارِی اور سلم میں جریر رضیے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ الہی ٹہرادیے اوسکو گھوڑے پر اور کر دیے اوسکو ہدایت کر سنے والا اور راہ یاب یہ دعا حضرت نے جریر کے لئے کی جب کہ اوسے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جم سکتا **ف** جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے چھو گناہوں کے بتخانہ توڑنے کو یہ سجاوے کہا کہ میں گھوڑوں پر نہیں ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سیدے اپنا ہاتھ ملا پھر دعا کی تو شہسوار رہو گئے

۱۰۶۱ **و** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَبِيبَتُنَا الْمَدِينَةِ مَكِينَتُنَا مَلَكَةُ أَوَّاشِدَ اللَّهُمَّ صَحَّحْنَا وَبَابِلَةً لَنَا فِي مَدِّهَا وَصَارِعَهَا وَانْقُلْ حِمَّاَهَا فَأَجْعَلْهَا بِأَجْحَفَةٍ بَخَارِی اور سلم میں حضرت عائشہ رضیے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہکو کیے کی محبت ہی کیا اوس سے بھی زیادہ الہی اور چنگا کر دیے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دیے اور برکت کر ہمارے لئے اوس کے تیر اور اوس کے صاع میں اور لیجا اسکی تہ کو سو ڈال دیے اوسکو جحفہ میں **ف** مصباح میں حضرت عائشہ رضیے روایت ہی کہ جب حضرت

کے یہ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو ابو بکر صدیق اور بلال تمپ سے کے مرض میں بیمار ہوئے اور بلال بکے کچھ جاننے کے استیثاق میں شرین پڑھنے لگے تو سہ ماہی یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینہ کی بہت شراب تھی اکثر وبائی پ ہو کر تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی مجھے مدینہ سے چھڑک کر ایک مکان ہی وہاں یہود رہتے تھے مدینہ کی بیماری حضرت کی دعا سے واپس جاتی رہی

۱۰۶۲

وَاللّٰهُمَّ حَوِّ لَنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم میں اس نص سے روایت ہے کہ حضرت

فرمایا کہ الہی ہمارے اس پاس بیٹھ کر رہے ہم پر نہ برسے **ف** اسکا قصہ اسی باب میں ہو چکا کہ اول حضرت نے مینہ کی دعا کی جب بات روز کی چھری لگی تب یہ دعا فرمائی

۱۰۶۳

هَمُّ ابُوْهُمُ بَرَّةٌ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ قَالِي الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْجِلَ الْمَوَدَّةِ وَلَا تَحْبِلْ وَالْفَرَقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اَحَدٌ بِنَا صَبِيْهَا اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظّٰهَرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَمَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ الہی اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے رب ای بڑے عرش کے رب ہمارا

رب اور ہر چیز کا رب اگاسنے والا داسنے اور گھنٹی کا چیر کے اور تار سے والا تو ریت اور انجیل اور قرآن کا میں خبر نئی مانگتا ہوں ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو

پکڑنے والا ہی یعنی ہر چیز ترے قابو میں ہی الہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھے پہلے نہیں اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تجھے بعد نہیں اور تو ہی اگلا ہی تو کوئی چیز تجھے بڑھ کے پہلی

نہیں اور تو ہی چھایا ہی تو کوئی چیز تجھے چھایا ہو سیدہ تر نہیں ادا کر ہم سے قرض کو

اور بچا دے مگر تجھ پر ہی **ف** دانا اور گھنٹی بھسنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہے اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہے اور نیچے سے جڑ ٹلے

رب تیری کونج ہی تو ہی اسانوں اور زمین کا تھا بننے والا ہی اور جو اس کے درمیان ہے
 اور تجھی کو شکر ہی تو ہی اسانوں اور زمین اور اس کے درمیان والوں کی رونق ہے
 اور تیری ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانوں اور زمین اور اس کے درمیان والوں کا بادشاہ
 اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو ہی سچ ہی اور تیرا وعدہ سچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہے
 اور تیرا قول حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور پیغمبر حق ہیں اور محمد حق ہے
 اور قیامت حق ہی یعنی سب چیزیں سچ ہی انہیں کچھ شک نہیں الہی میں تیرا
 تابعدار ہوا اور تیرا ایمان لایا اور تجھ پر بیٹھے بھر دسا کیا اور تیری طرف سے منجوع
 کی اور تیری مدد سے نین جھکنا ہوں اور تیری طرف میں جھکنا شروع کرنا ہوں کہ تو
 فیصل کرے سو بخش دے جھکو جو کہنے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو پیچھے چھاپا
 اور جو ظاہر کیا اور بعد اس کے روایت ہی کہ یہ فرما بیٹھے تھے اور اس گناہ کو بخش
 جسکو تو مجھے زیادہ تر واقف ہی تو ہی آگے کرنا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی سچے
 ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا بے تیرے راوی کو شک ہی
 کہ حضرت نے لا الہ الا انت یا لا الہ الا انت فرمایا لیکن مطلب دو وزن کا ایک ہی یہ رہا
 حضرت نے سنے تھے جب کہ رات کو اڑھتے تھے تہجد کی نماز پڑھتے تھے کہ
 ۱۷۶
 مَ اَبُو سَعِيدٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَادُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلَادُ مَا بَيْنَهُمَا سُبْحَانَ
 شَيْءٍ بَعْدَ اَهْلِ الشَّأْوِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكَلَّمَكَ عَبْدُكَ لَمْ يَنْفَعْ لِمَا
 اَعْطَيْتْ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَدُّ قُلْتُ اَنْتَ
 اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ اَلْوَكُوْعِ مُسْلِمٌ اَبُو سَعِيدٍ رَوٰهُ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اسی ہمارے رب تیری ہی واسطے تعریف ہی آسمانوں
 اور زمین کی برابر اور بعد اس کے جو حضرت تیری خواہش میں ہوا اس کے برابر ہی بڑا ہی اور
 تعریف کے لائق جو بندے کے کہنے کا تیری تعریف میں سوا اسکا تو نہیں ہی اور ہم

تیرے بندے ہیں الہی کوئی روئے کے والا نہیں تیری دہی چکر اور کوئی دینے والا نہیں
تیری بروکی چیز کو اور تیرے روبرو ہے واسطے مالدار کو اس کے کما نصیب اور مال کو پورا فائدہ
نہیں کرتا یعنی بدوں عبادت اور عارضی کے مالدار اسی فیامت کے کچھ کام نہ آویسے گی
یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سراوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے **ف**

یہ دعا حق تعالیٰ نے نفل نماز میں پڑھے فرض میں نہیں

۱۰۹۷ **ع** أَبُو بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًا وَلَا يَجْعَلُ عَشْمَهُمَا كَدًّا وَعَافَا
يُجْلِسُنِي وَأَخْرَأْتَهُ مُسْلِمٌ بَيْنَ ابْنِ ابْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
عَلِ بْنِ رِمَالٍ كُنَا وَنَدِيلُ كُرَّوْرٍ نَكَرَ انْكِارَ نَدِيلٍ أَدْرَكَ رَانَ كُونُكٍ أَوْ سَخَتْ بِهِ دَعَا
حَضْرَتُ بِنْتِ عُلَيْيَةَ وَأُورِئْتُ جُورَ دَيْكٍ حَقِّ مَنَ كِي **ف** یہ جو روح و عبادت

نہایت محتاج تھے اس واسطے حضرت نے ان کے واسطے فراغت کی دعا کی

ف عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی رحم کر
ابی اوفیٰ کے لوگوں پر **ف** جب یہ آیت اُتری کہ اے محمد لوگوں کے مالوں سے
زکوٰۃ لے اور ان کے واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفیٰ زکوٰۃ لاسے تو حضرت

ان کے حق میں یہ دعا کی

ف اَسْأَلُ اللَّهَ عَلَى الْأَكَامِ وَالْطَّرَابِ وَطُفُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَائِلِ الشُّجْرِ

وَعَابِيرِ حِينٍ اسْتَشَقَى فَقِيلَ لَهُ هَلَكْتَ الْأَمْوَالُ وَأَنْقَطَعَتِ الشُّبُلُ
فَأَدْعُ اللَّهَ بِمَسْكَا عَسَا بخاری اور مسلم میں ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الہی بانی برے ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اچھ مالوں کے اندر اور درخت جسے
کے مکانوں پر یہ حضرت نے دعا کی جب کہ اول چہنہ مانگا گیا پھر حضرت نے بون کہا کہ
پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہیں بند ہو گئیں پھر اسے دعا کی کہ ہم سے

میں مارے گئے اور کوبین بن ڈالے گئے لیکن اُمّیہ بن خلف حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے زخمی ہو کر یکے میں جا کر مر گیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ سائرانِ شخصِ عمارہ بن ولید بنی یہ بات خوب نہیں مبنی اس واسطے کہ کہنے میں کہ عمارہ کی موت جس کے ملک میں ہوئی واجباً علم

۱۰۷۱

لَمَّا وَضَعَهُ لَهُ وَضَعَهُ كَمَا بَخَارِي اور مسلم میں عبدالمعین بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اور سکودین میں اہم اور بوجہ دینے ابو مسعود و محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اسکودین اور حدیث کا ایرہر سکا دینے یہ دعا حضرت عبدالمعین بن عباس کے واسطے کی جب کہ انہوں نے حضرت کے واسطے وضو کر سکا پانی رکھ دیا **ف** اسی دعا کی برکت سے عبدالمعین بن عباس بریے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر ادھنیں سے روایت ہے ابو مسعود و اس محدث کا نام ہے جسے مستدرک کتاب جمع کی

۱۰۷۲

ف اَسْأَلُ اللّٰهَ لَا عِشَ إِلَّا عِشَ الْآخِرَةِ فَأَعْفِرْ لِي الْاَبْصَارَ وَالْمُحَاجِرَةَ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور ہاجرین کو **ف** جنک خندق میں ہاجر اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے تَحْنُ الذِّنِّ يَا يَعْزُوكُمْ عَلَى الْيَحَادِ مَا بَقِيَْنَا اَبَدًا یعنی ہم نے محمد سے سبقت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہیں گے تب حضرت نے ان کے جواب میں یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہیں زندہ گی ابھی آخرت کی تو الہی انکی مغفرت کر تو وہ انکی زندگی کا لطف اور محارین

م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِوٍ وَاللّٰهُمَّ مَصْرِفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ (ابو داؤد) علی طاعتک وسلم میں عبدالمعین بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اسی دلوں کے بہرے دے

۱۰۷۳

بہر کربے ہمارے دلوں کو اپنی طاعت پر

۱۰۶۷

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَثَرِ مَزْنِلَ الْكِتَابِ سَرَّحَ الْحَسَابِ اَهْلًا مَلَكًا
 اللَّهُمَّ اَهْزِمْهُمْ وَذَرِكْهُمْ وَغَايِرَ عَلَى الْاَحْزَابِ بَخَارِی اور مسلم میں عبد اللہ بن ابی
 ثبیہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی الہی انا ربی نے واسلے کتاب کے اور جلد
 حساب کرینے واسلے بھگا دے کفار کے گرد ہوں کو الہی اور انکو شکست دے اور انکو
 ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گرد ہوں پر کی **ف** جنگ خندق اور
 جنگ احزاب میں کفار نے مدینہ گھر لیا تھا حضرت کی دعا بے نہایت سر ہو
 چلی کفار گہرا بے بھاگ گئے

۱۰۷۵

مَعَالِشَةُ اللَّهِ مَن وَلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُتَمَيَّنِّ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِ فَاشْفُو عَلَيْهِ وَتَمَنَّ
 وَلِيَّ مَن أَمْرًا شَيْئًا وَتَمَنَّ مَن كَانَتْ فِيهِ سَلَمٌ مِّنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ رَوَايَتِ هِيَ كَهَضْرَتِ
 فرمایا کہ الہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اون پر سختی ڈالے تو اوپر تو سختی ڈال
 اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر او سے نرمی کرے تو الہی تو بھی او سے
 نرمی کر **ف** مسلمانوں کے حاکم کو لازم ہے کہ ظلم نہ کرے تنگ نہ پکڑے حضرت کی
 اس بد دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اس سے نرمی کرے

۱۰۷۶

مَرَجَاؤُ اللَّهِ وَلَيْدِيهِ فَأَعْفُ عَنِّي رَجُلًا مِّنْ دَوَسٍ هَاجَرَ مَعَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرِو
 الدَّوْسِيِّ إِلَى الْمَدِينَةِ فَاجْتَوَاهَا فَأَخَذَ مَسَافِقُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَايِحَهُ فَأَتَتْ مُسْلِمِينَ
 جابر رضیے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اور اس کے دو ذون ہاتھوں کو بھی بخش دے
 یعنی اس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ
 مدینہ میں ہجرت کر آیا تھا سوداؤں کی ہوا سکونا موافق پڑے تو اس نے چوڑی گالیوں سے
 اپنی انگلیوں کے درمیان ایلے جوڑ کاٹ ڈالے سودہ مر گیا **ف** مصابیح میں
 جابر رضیے روایت ہے کہ جب حضرت نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ

نصار ہی سب سے مباہک نورانی شکلین دیکھیں تو ڈرے اور مباحہ ہے انکار کی اور
جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال ختن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی
بی بیوں اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اس واسطے کہ ایسے وقت میں ادب کیلئے سب
نصاری پر حضرت کا رعب پڑنا اور کمال حقیقت ثابت نہرتی اس واسطے کہ رفیعون اور
بی بیوں کا نقصان آدمی پر انا گران نہیں ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہی آوزیہ
جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضیٰ کی خلافت کی دلیل بکڑتے ہیں محض
بی جو زبات ہی اس سے اور خلافت سے کہا مناسبت ہی قرابت اور محبت اور جبریم
اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ

علی مرتضیٰ پر خلیفہ ہونے میں مقدم تھیں حالانکہ یہ کسی کا مذہب نہیں
خ عَالِمَةُ اللَّهِ هَالَهُ يَنْتَ حَوْلِي أَخْتِ خَدِيجَةَ قَالَهُ لَمَّا اسْتَأْذَنَ
عَلَيْهِ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْتَبْدَانَ خَدِيجَةَ
بجاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی یہ ہا کہ ہی اسکو
بخش دے ہا کہ مراد ہی جو حو بلکہ کی بی بی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہی یہ حضرت نے اوسوقت
فرمایا جب کہ ہا لے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اوسکی اور
حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یا د کیا اور پھانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال
بعد اونکی بہن ہا کہ حضرت کے گھر آئیں اور دروازے کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت
گھر میں آنے کی مانگی حضرت اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یا د پڑیں حضرت غماک ہوئے

بھریہ حدیث فرمائی

هَرَأَيْتُمْ مَسْعُودًا مَسِينًا وَأَمْسَى الْمَلِكُ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ
الْلَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللَّهُمَّ

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکَسْلِ وَسَوْءِ الْکَلْبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ السَّارِ
 وَ عَذَابِ ابٍ فِی الْقَبْرِ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَنْسَى وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَحْمَدُ
 وَاَصْبَحَ الْمَلٰٓئِکَةُ لِلّٰهِ سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعُوْدٍ یَرْوِیْهِ رَوَاتُہِیْ کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیں
 شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے لائق نہیں
 سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اور کا شریک نہیں اسی کا ملک ہی اور اسی کو قربت
 ہی اور وہ ہر چیز کو سکتا ہی الہی میں تجھے اس رات کی خیریت اور اس کے بعد دنیٰ خیریت
 مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس رات کی بُرائی اور اس رات کے بعد دن کی
 بُرائی سے الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور پیری کی بُرائی سے الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں
 دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت فرماتے تھے شام کے
 وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اس طرح فرماتے تھے مگر اسناد اس ملک کے
 مقام پر اصحاً و اَمْبَحاً و اَمْبَحَ الْمَلٰٓئِکَةُ بِدُفْعَاتٍ تَحْتِیْ بِعَیْنِ صَبْحِہِیْ کی اور خدا کے ملک نے صبح کی
 ۱۰۸۰ عَاشَۃً لِّسَمِیْعِ اللّٰہِ اَللّٰہُمْ تَقَبَّلْہُ مِنْ اُمَّتِہٖ مُحَمَّدٍؐ قَالَتْ عِنْدَ الدَّیْلِجِ
 سلم میں حضرت عائشہؓ کے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے نجات کرتا ہوں الہی
 اس کو قبول کر محمد کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قرانی فرج
 کرنے کے وقت فرماتے تھے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت ہے کہ حضرت نے
 ایک مینڈ یا سینگ والا جبکہ منہ اور بائیں ہاتھ پاؤں سیاہ تھے لگوا یا بھڑھایا کا عیاشہ
 چھری لا اور اس کو نیز کر بھر حضرت نے چھری لپکا اور اس کو فرج کیا اور یہ منہ مایا
 ۱۰۸۱ عَاشَۃً لِّسَمِیْعِ اللّٰہِ تَرَبَّۃً اَرْضًا رَیْقَہٗ بَعْضًا لِّشَفِیْ سَقِیْمًا بِاِذْنِ سَمِیْعِ
 کَانَ اِذَا اَشْکَلَ اِنْسَانٌ الشَّیْءَ مِنْہٗ اَوْ کَانَ تَرَبَّۃً اَوْ جَرَحَ قِیَالَ
 لِسَبَابِیْتِہٖ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا اِنْخَارَی اور سلم حضرت عائشہؓ سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ میری ہی ہماری زمین کی لپٹی ہی ہماری بعض کے

لعاب دہن سے چٹکا کر لی ہی ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا
معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا ادیکے ارم کا زخم جو تباہین
کہاؤ ہوتا تو حضرت زمین پر کھل کی انگلی لگا دیتے پھر اٹھ جاتے اور یہ فرماتے
لعاب دہن اور خاک سے شفا ہو ناصر حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اس واسطے
دے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہیں

۱۲۲
۱۲۳

وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباس رضی عنہما روایت ہی
حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو اونچا بڑا مٹی والا صا
علم ہی نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہی نہیں کوئی
پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہی اور عزت و اعزاز عرش کا رب ہی
حضرت اسکو رنج اور کمال بخشی ہیں فرماتے تھے

۱۲۳
۱۲۴

وَالْمُغِيرَةُ بْنُ سَعْبَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ دُونَكَ
بِسْمِكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ حَلْفَةٍ بخاری اور سلم بن مغیرہ بن شعبہ رضی عنہما روایت ہی کہ حضرت
فرمایا کہ نہیں کوئی معبود برحق سوا خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اور کا شریک نہیں اسی کا مالک ہی اور
اسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی الہی کوئی روہ کیے والا نہیں تیری وہی جزا اور کوئی
نہیں تیری روکی جزا اور تیرے رب و ربیب و البک و البک الفید کہ نفع نہیں کرتا اس کو کہ ہر شے کے رب و ربیب

۱۲۴

وَجَاءَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَهُ عِبْدُهُ وَهُوَ أَعَزُّ
وَحْدَهُ قَالَ عَلَى الصَّفَةِ بخاری اور سلم بن جابر رضی عنہما روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ کوئی

بدگلی کے سزا نہیں خدا کے سوا وہ اکیلا ہی کوئی اور کا شریک نہیں اور اسی کا ملک ہی اور اس کے حمد اور نود ہر چیز پر قائم رہی نہیں کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوا وہ اکیلا ہی پورا کیا اور سب نے وعدہ کیا اور مدد کی اپنے بند کی یعنی حضرت کی اور نہا اسی نے آخرا ب کو یعنی کفار کے گرد و ہر کو شکست دی یہ حضرت نے صفا فرمایا **ف** جب مکہ فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی قسم اور مدد کا یہ شکر ادا کیا

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَلَا تَقْوَى إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَقْبُدُ إِلَّا إِلَهَهُ لَهُ الْيَقِينُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّانُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ كَانَ يُدْعَى بِهِنَّ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ صَلَوةً بِخَارِجِ أَدْرَسَمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرْقُومٍ رَوَايَةُ هِيَ كُتْرُفِيَّتُهُ فَرَمَا لَكَ كَوَيْ مَعْبُودٍ بِرَحْمَتِ نَبِيِّ سَوَاءَ خَدَايَكِ دَهْ اِكِلَا هِي كَوَيْ اِدَسَا شَرِيكَ نَبِيِّ اِنْسِيَا مَلِكِ هِي اِدْرَاوِي كَوْتَرَفِيَّتِ هِي اِدْرَاوِي هَرْجَرِ كَسَلَا هِي نَبِيْنِ جَنِيْشِ گَنَاهِ سِيْءِ اِدْرَهْ نَاطَقَتِ بِنْدِكِ سِرْ كَوْتَرَفِيَّتِ تَوْفِيْقِ سِيْءِ نَبِيْنِ كَوَيْ مَعْبُودٍ بِرَحْمَتِ نَبِيِّ سَوَاءَ خَدَايَكِ اِدْرَهْمِ كِيَلِي بِنْدِكِ نَبِيْنِ گَرَسِيْءِ سَوَاءِ اِدَسْكَ اَوِيْ سِيْءِ نَفْعِيَّتِ هِي اِدْرَاوِي كَا فَضْلِ اِدْرَاوِي كَوَعْدِ تَعْرِيفِ هِي سَوَاءَ خَدَايَكِ كَوَيْ بِنْدِكِ سِيْءِ لَاقِي نَبِيْنِ بَارَا نَوِيْءِ جَالِ هِي كَوَيْ هَمِ دِيْنِ كَوَصَرَفِ اِدْرَاوِي سِيْءِ اِدَسْطِ خَالِصِ كَرَسِيْءِ كَرَجِ كَا فَرَوْنِ كَوِيْءِ بَرَا اِنْسِيَا بَلَكَلِمِ

حضرت مجتبیٰ سے ہر ایک نماز کے بعد
 رَاجِعْ مَعِيَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْخَيْرَ وَالْبَرَّةَ وَالْمَلَائِكَةَ
 لَا شَرِيكَ لَكَ كَانَ يَلْقَى فِي هَذِهِ التَّلْبِيَةِ فِي حُجَّهِ دُعَايَ بَجَائِزِ اور مسلم میں عبدالمعین نے روایت کیا
 کہ حضرت مجتبیٰ نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں الہی حاضر ہوں خدمت ہوں کوئی تیرا
 شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے
 کوئی تیرا شریک نہیں حضرت کا معمول تھا کہ اسے حج اور عمرے میں ہی تلبیہ فرماتے تھے
 تلبیہ اس ذکر کو کہتے ہیں جو احرام باندھنے کے وقت تلبیہ کی لفظ طارکہ کہتے ہیں حضرت

۵۲۹

اس نکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے سچے اور اونچے نیچے پر چڑھنے اترنے کے اور لوگوں کے ملنے کے وقت غمایتیں سب روایتوں میں یہ تفسیق علیہا ہیں اختلاف نہیں امام اعظم کے نزدیک اس کے کم کرنا درست نہیں اس پر اگر کچھ زیادہ کرے تو مضائقہ نہیں لیکن عرب میں کچھ نیچے جواب میں کہتے ہیں جیسے ہندوین جی بولتے ہیں بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگوں کو قیامت تک حج کے واسطے پکارو و چنانچہ انہوں نے پکارا تھا تو حجاجوں کا یہ لبیک کہنا اسی پکارنے کا جواب ہی

۱۰۸۷
مر آنس لبیک عمی و حجتا مسلمین انس شبے روایت ہے کہ حضرت فرمایا حاضرین
نبری خدمت میں غریبہ اور حج کی نیت کرنا ہوں وہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے
حجۃ الوداع میں حج اور عمر کے ساتھ ہی نیت کی اسکو قرآن سننے بن لئے ایک احرام بے حج اور عمرہ
ادا کرنا اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ قرآن افضل ہی تمتع اور ایفرا دے تمتع یہ کہ اول احرام
عمر کیا کرے پھر عمرہ ادا کرے احرام انار ہے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دو سہر احرام
یا مذہب اور ایفرا دے کہ صرف حج کے واسطے احرام یا مذہب نہ کرے بدون حج کئے احرام نامائے
الحمد لله على الاتمام والصلوة على رسوله وآله وصحبه السلام

مثنوی

مشنوی

شکر کہ انجام کو پہنچ کر کتاب
جو کہ مطالب تھے راج فلک
بے کسے کہ اُردو کی پہن کر قبا
گنج خفی دست بدست آگیا
دوستو اب اسکا ادا حق کرو
اسکو نہ جز دان میں رکھ چورو
پیرو سنت ہی کا رہو بیکان